بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سنن ابن ماجہ شریف مترجم

## جلد دوم

مصنف

الامام ابی عبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل وحواشی

مولانا قاری احمد یار صاحب

تخریج آیات

مولانا داؤد ارشد صاحب

اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ ۔ چوک اردو بازار ۔ لاہور
Ph:7223506-7230718

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

83852

نام کتاب ــــــ سنن ابن ماجہ شریف جلد دوم
مصنف ــــــ الامام ابی عبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم ــــــ علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ
تسہیل و حواشی ــــــ مولانا قاری احمد یار صاحب
تخریج آیات ــــــ مولانا داؤد ارشد صاحب
ناشر ــــــ اسلامی کتب خانہ
طابع ــــــ ممتاز احمد
پرنٹر ــــــ لٹل سٹار پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

Marfat.com

# فہرست


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| كِتَابُ النِّكَاحِ | ۱۹ |
| نکاح کی فضیلت کا بیان | |
| قلندری کی ممانعت | ۲۰ |
| عورت کا حق خاوند پر | ۲۱ |
| خاوند کا حق عورت پر | |
| عورتوں کی فضیلت | ۲۳ |
| دیندار عورت مقدم ہے سب پر | ۲۵ |
| کنواری عورتوں سے نکاح کرنا | |
| آزاد عورتوں سے اور جننے والی عورتوں سے نکاح کرنا | ۲۶ |
| جب کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اس کو دیکھ سکتا ہے | ۲۷ |
| جب ایک مسلمان بھائی کسی عورت کو پیام دے تو دوسرا اُس پیام کو نہ دے | ۲۹ |
| کنواری یا ثیبہ دونوں سے نکاح کی اجازت لینا | ۳۰ |
| جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح کر دے اور وہ ناراض ہو | ۳۱ |
| نابالغ لڑکیوں کا نکاح ان کے باپ کر سکتے ہیں | ۳۲ |
| اگر نابالغ لڑکی کا نکاح باپ کے سوا اور کوئی کر دے | ۳۳ |
| نکاح ولی کے بغیر درست نہیں ہوتا | |
| شغار کی ممانعت | ۳۵ |
| عورتوں کا مہر | |
| ایک شخص ایک عورت سے نکاح کرے لیکن مہر معین نہ کرے پھر مر جائے تو کیا حکم ہوگا | ۳۸ |
| نکاح کے خطبے کا بیان | |
| نکاح کو مشہور کرنا لوگوں پر | ۳۹ |
| گانا اور دف بجانا | ۴۰ |
| ہیجڑوں کا بیان | ۴۲ |
| نکاح کی مبارکباد دینا | ۴۳ |
| ولیمہ کا بیان | |
| کنواری اور ثیبہ کے پاس کیونکر رہے | ۴۶ |
| جماع کے وقت ستر اور پردہ پوشی کرنا | ۴۸ |
| عورتوں سے دبر میں وطی کرنے کی ممانعت | ۴۹ |
| پھوپھی نکاح میں ہو تو اسکے اوپر بھتیجی کو نہ لائے اور خالہ نکاح میں ہو تو اس کے اوپر بھانجی کو نہ لائے | ۵۱ |
| ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں اُس عورت نے دوسرے سے نکاح کیا لیکن دوسرے خاوند نے جماع سے پہلے اس کو طلاق دی تو اب پہلے خاوند کو اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں (اگر صحبت کرے دوسرا خاوند پھر طلاق دے تو پہلے خاوند کو نکاح کرنا جائز ہے) | ۵۲ |
| دودھ پلانے سے وہی حرمت ہوتی ہے جو نسب سے ہوتی ہے | ۵۴ |
| ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی | ۵۶ |
| بڑے آدمی کے دودھ پینے کا بیان | |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| دودھ چھٹنے کے بعد رضاعت نہیں | ۵۹ |
| دودھ مرد کی طرف سے ہے | |
| ایک آدمی مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا کرے؟ | ۶۰ |
| ایک مرد مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں چار عورتوں سے زیادہ ہوں | ۶۱ |
| نکاح میں شرط کا بیان | ۶۲ |
| مرد اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کر لے | ۶۳ |
| غلام کا نکاح بغیر اپنے مالک کی اجازت کے ناجائز ہے | ۶۴ |
| متعہ کے نکاح سے ممانعت | |
| جو شخص احرام باندھے ہو (حج یا عمرے کا) وہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں | ۶۶ |
| کفو کا بیان | ۶۷ |
| عورتوں کے پاس باری باری رہنا | ۶۸ |
| اپنا دن اپنی سوکن ہبہ کر دے | ۶۹ |
| نکاح کرا دینے کے لئے سفارش کرنا | ۷۱ |
| عورتوں سے محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنا | ۷۲ |
| عورتوں کو مارنا | ۷۴ |
| بالوں کا جوڑ لگانا اور گودنا کیسا ہے | ۷۵ |
| عورتوں سے صحبت کن دنوں میں مستحب ہے | |
| مرد اپنی بی بی سے دخول کرے اور اس کو کوئی چیز نہ دی ہو | ۷۷ |
| کون سی چیز منحوس اور کون سی مبارک ہوتی ہے | ۷۸ |
| غیرت یعنی رشک (جلاپے) کا بیان | ۷۹ |
| جس نے اپنی جان کو بخش دیا آنحضرت ﷺ کو | ۸۱ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| آدمی کا اپنے لڑکے میں شک کرنے کا بیان | ۸۲ |
| ہمیشہ بچہ خاوند کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں | ۸۳ |
| اگر میاں بیوی میں سے کوئی دوسرے سے پہلے مسلمان ہو | ۸۴ |
| دودھ پلانے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا | ۸۶ |
| جو عورت اپنے خاوند کو ایذا دے اس کا بیان | ۸۷ |
| حرام سے جو حلال ہے وہ حرام نہیں ہوتا | ۸۸ |
| کِتَابُ الطَّلَاق | ۸۹ |
| طلاق کا بیان | |
| سنت کے موافق طلاق کیونکر ہے | ۹۰ |
| عورت حاملہ کو کیونکر طلاق دی جائے | ۹۲ |
| جو کوئی اپنی عورت کو ایک ہی جلسہ میں تین طلاق دے دے | |
| طلاق کے بعد رجوع کرنے کا بیان | ۹۴ |
| جب حاملہ عورت کو طلاق دیا جائے تو بچہ جنتے ہی وہ بائنہ ہو جائے گی | |
| حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو اسکی عدت جننے کے ساتھ ختم ہوگی جب جنے تو نکاح کر سکتی ہے | ۹۵ |
| جس عورت کا خاوند مر جائے وہ کہاں عدت کرے | |
| عدت کے اندر عورت اپنے گھر سے نکل سکتی ہے یا نہیں | ۹۸ |
| جس عورت کو تین طلاق دی جائے تو عدت تک خاوند پر مکان اور نفقہ دینا واجب ہے یا نہیں | ۹۹ |
| طلاق کے وقت عورت کو کچھ کپڑے دینا | ۱۰۰ |
| اگر مرد طلاق دینے سے انکار کرتا ہو (اور عورت | |


Marfat.com

| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| ۱۰۱ | اس کا دعویٰ کرتی ہو ) |
| | جس نے ہنسی سے طلاق دی یا نکاح کیا یا رجوع کیا |
| ۱۰۲ | جس نے اپنے دل میں طلاق دی لیکن زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالا |
| | دیوانے اور نابالغ اور سونے والے کی طلاق کا بیان |
| ۱۰۳ | زبردستی یا بھولے سے طلاق دے |
| ۱۰۵ | نکاح سے پہلے طلاق درست نہیں |
| | کن کلموں سے طلاق پڑ جاتی ہے |
| ۱۰۶ | بتہ یعنی بائن طلاق کا بیان |
| ۱۰۷ | آدمی اپنی عورت کو اختیار دے |
| ۱۰۸ | عورت کے لئے خلع کی کراہت |
| | خاوند نے خلع کے بدل جو عورت کو دیا ہے وہ لے سکتا ہے |
| ۱۰۹ | خلع والی عورت کی عدت کا بیان |
| ۱۱۰ | ایلاء کا بیان |
| ۱۱۲ | ظہار کا بیان |
| ۱۱۴ | کفارے سے پہلے اگر ظہار کرنے والا جماع کر لے |
| ۱۱۵ | لعان کا بیان |
| ۱۱۸ | عورت کو اپنے اوپر حرام کر لینے کا بیان |
| ۱۱۹ | جب لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار ہوگا |
| ۱۲۰ | لونڈی کی طلاق اور عدت کا بیان |
| ۱۲۱ | غلام کی طلاق کا بیان |
| ۱۲۲ | جو شخص لونڈی کو دو طلاق دے پھر اس کو خرید کر لے |
| ۱۲۲ | ام ولد کی عدت کا بیان |
| | جس عورت کا خاوند مر گیا ہو وہ زینت نہ کرے |
| ۱۲۴ | کیا عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کا سوگ کر سکتی ہے؟ |
| ۱۲۵ | اگر باپ بیٹے کو حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو باپ کا حکم ماننا چاہئے |
| ۱۲۶ | **كِتَابُ الْكَفَّارَاتِ** |
| | کفاروں کا بیان |
| | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی قسم کھاتے |
| ۱۲۵ | سوا خدا کے اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت |
| ۱۳۰ | جس نے قسم کھائی اسلام کے سوا اور دین میں چلے جانے کی |
| ۱۳۱ | جس کے لئے اللہ کی قسم کھائی جائے تو اس کو راضی ہو جانا چاہئے |
| ۱۳۲ | قسم کھانے میں یا قسم توڑنا ہوتی ہے یا ندامت ہوتی ہے |
| ۱۳۳ | اگر قسم میں کوئی انشاء اللہ کہہ لے تو (یعنی اگر خدا چاہے) |
| ۱۳۴ | جس شخص نے قسم کھائی پھر قسم کے خلاف کرنا بہتر سمجھا |
| ۱۳۵ | جس نے کہا بری قسم کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دے |
| | قسم کے کفارہ میں کتنا کفارہ دے؟ |
| ۱۳۶ | مسکینوں کو کس قسم کا کھانا دینا چاہئے |
| ۱۳۷ | آدمی اپنی قسم پر اصرار کرے اور کفارہ نہ دے |
| | اگر کوئی قسم دے تو اس کی قسم پوری کرنا چاہئے |
| ۱۳۸ | یوں کہنے کی ممانعت جو اللہ اور تم چاہو گے |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| جوکوئی قسم میں توریہ کرے | ۱۳۹ |
| نذر سے ممانعت | ۱۴۰ |
| گناہ کی بات کی نذر کرنا | ۱۴۱ |
| جس شخص نے نذر مانی لیکن بیان نہیں کیا کہ کون سی نذر اور کس چیز کی تو وہ کیا کرے | ۱۴۲ |
| نذر کو پورا کرنا | ۱۴۳ |
| جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ نذر رہو | ۱۴۴ |
| جوکوئی نذر کرے پیداج کرنے کی | ۱۴۵ |
| جوکوئی نذر میں عبادت اور گناہ دونوں کو شریک کرے | |
| کِتَابُ التِّجَارَاتِ | ۱۴۷ |
| تجارت (اور معاملات) کا بیان | |
| کمائی کرنے کی ترغیب | |
| روزی کمانے میں میانہ روی کرنا | ۱۴۸ |
| تجارت میں تقوی کرنا | ۱۴۹ |
| جب آدمی کو اللہ سبحانہ وتعالی روزی کا کوئی ذریعہ دے تو اس کو پکڑے رہے | ۱۵۰ |
| پیشوں کا بیان اور حرفوں کا | ۱۵۱ |
| حکرہ اور جلب کے بیان میں | ۱۵۲ |
| دم یا تعویذ کی اجرت کا بیان | ۱۵۴ |
| قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا | ۱۵۵ |
| کتنے کی قیمت اور زانیہ کی خرچی اور نجومی کی اجرت اور سانڈ چھوڑنے کی اجرت ان سب سے ممانعت کا بیان | ۱۵۶ |
| پچھنے لگانے والے کی اجرت کا بیان | ۱۵۷ |
| جن چیزوں کا بیچنا حلال نہیں ہے | ۱۵۸ |
| منابذہ اور ملامسہ کی ممانعت | ۱۶۰ |
| کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اس کے نرخ پر نرخ کرے | ۱۶۰ |
| نجش کی ممانعت | |
| شہر والا باہر والے کو مال نہ بیچے | |
| باہر سے جو لوگ مال لا رہے ہوں ان سے بستی میں آنے سے پیشتر جا کر ملنا منع ہے | ۱۶۲ |
| جب تک بائع اور مشتری ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو ہر ایک کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر ڈالے | ۱۶۳ |
| اختیاری بیع | ۱۶۴ |
| اگر بائع اور مشتری اختلاف کریں | ۱۶۵ |
| جو چیز پاس نہ ہو اس کی بیع اور جس چیز کا ضامن نہ ہو اس کا نفع لینا منع ہے | |
| جب دو حقداروں نے بیع کی! | ۱۶۶ |
| عربان کی ممانعت | ۱۶۷ |
| بیع حصاۃ اور بیع غرر سے ممانعت | ۱۶۸ |
| جانوروں کے پیٹ میں اور انکے تھنوں میں جو ہے اسکی بیع کی ممانعت اور غوطہ مارنے والا اپنا غوطہ بیچے یا شکاری اپنا ایک بار کا شکار یہ بھی منع ہے | ۱۶۹ |
| نیلام (بولی) کا بیان | ۱۷۰ |
| اقالہ یعنی بیع فسخ کرنے کا بیان | ۱۷۱ |
| نرخ مقرر کرنا منع ہے | |
| خرید وفروخت میں آسانی کرنا | ۱۷۳ |
| نرخ چکانا جائز ہے | |
| خرید وفروخت میں قسم کھانے کی کراہت | ۷۵ |
| پھلوں کی خوبی جب تک معلوم نہ ہو جائے ان کی بیع درختوں پر صحیح نہیں ہے | |
| کئی برس کا میوہ بیچنا کیسا ہے اور آفات کا بیان | ۱۷۹ |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| جھکا کر تولنا (یعنی کچھ زیادہ) | ۱۷۹ | ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدل ادھار بیچنا منع ہے | ۱۹۹ |
| ماپ تول میں احتیاط کرنا | ۱۸۰ | ایک جانور کو دو یا زیادہ جانوروں کے بدل نقد بیچنا | ۲۰۰ |
| دھوکا دینے سے ممانعت | | سود لینا سخت گناہ ہے | |
| اناج کا بیچنا اس پر قبضہ کرنے سے پہلے منع ہے | ۱۸۱ | ایک مقرر ماپ یا تول میں سلف یا (سلم) کرنا ایک معین مدت کے وعدے پر | ۲۰۲ |
| ڈھیر لگا کر بیچنا | ۱۸۳ | جو شخص ایک مال میں سلم کرے تو اس کے بدل دوسرا مال نہ بدلے یا اس کو قبضہ سے پہلے دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے | ۲۰۴ |
| اناج ماپنے میں برکت ہوتی ہے | | ایک شخص نے سلم کی ایک خاص کھجور کے درخت کے پھل پر اور اس سال پھل نہ نکلا | |
| بازاروں کا اور بازاروں میں جانے کا بیان | ۱۸۴ | جانور میں سلم کرنے کا بیان | ۲۰۵ |
| صبح سویرے برکت کا وقت ہے | ۱۸۵ | شرکت اور مضاربت کا بیان | ۲۰۶ |
| مصراۃ کی بیع کا بیان | ۱۸۶ | آدمی کو اپنی اولاد کے مال میں سے کیا درست ہے | ۲۰۷ |
| ہمیشہ فائدہ اسی کو ملے گا جو ضامن ہو | ۱۸۸ | عورت اپنے خاوند کے مال میں کیا تصرف کر سکتی ہے | ۲۰۸ |
| غلام لونڈی میں مشتری کو پھیر دینے کا اختیار کتنے دن تک رہے گا | ۱۸۹ | غلام کو کیا دینا اور کیا صدقہ کرنا درست ہے | ۲۰۹ |
| جو شخص عیب دار چیز بیچے تو اس کے عیب کو بیان کر دے | | اگر کوئی شخص جانوروں کے گلہ یا باغ پر سے گزرے تو دودھ یا میوہ لے سکتا ہے صرف اپنے کھانے کے لئے | ۲۱۰ |
| قیدیوں کو جدا جدا بیچنے کی ممانعت | ۱۹۰ | بلا اجازت کسی دوسرے کی چیز لینے کی ممانعت کا بیان | ۲۱۲ |
| غلام لونڈی خریدنے کا بیان | ۱۹۱ | جانور رکھنا کیسا ہے | ۲۱۳ |
| بیع صرف کا بیان اور جن چیزوں کا نقد بھی کم و بیش بیچنا درست نہیں ان کا بیان | ۱۹۲ | **کِتَابُ الْاَحْکَام** | ۲۱۴ |
| جو شخص کہتا ہے سود نہیں ہے مگر جب ایک طرف میعاد ہو اس کی دلیل | ۱۹۴ | حکم اور فیصلے کا بیان | |
| سونے کو اگر چاندی کے بدل بیچے | ۱۹۵ | | |
| سونے کے بدل چاندی لے لینا اور چاندی کے بدل سونا لے لینا | ۱۹۶ | | |
| روپیہ اشرفیاں توڑنے کی ممانعت | | | |
| تازہ کھجور کو خشک کے بدل بیچنا کیسا ہے | ۱۹۷ | | |
| مزابنہ اور محاقلہ کا بیان | ۱۹۸ | | |
| عرایا کا جواز | | | |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| قاضیوں کا ذکر | ۲۱۴ |
| ظلم کرنے کی اور رشوت کھانے کی سزا | |
| جو کوئی حاکم اجتہاد کرے پھر حق کو پہنچ جائے | ۲۱۶ |
| حاکم غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے | ۲۱۸ |
| حاکم کے حکم کر دینے سے جو حرام ہے وہ حلال نہ ہوگا اور جو حلال ہے وہ حرام نہ ہوگا | |
| جس شخص نے پرایا مال لے لیا اور اس کے لئے جھگڑا کیا | ۲۱۹ |
| مدعی پر گواہ ہیں اور مدعی علیہ پر قسم ہے | ۲۲۰ |
| جو کوئی جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے | ۲۲۱ |
| قسم کہاں کھائے | |
| یہود اور نصاریٰ کو کیونکر قسم دیں | ۲۲۲ |
| دو آدمی ایک چیز کا دعویٰ کرتے ہوں اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں | ۲۲۳ |
| ایک شخص کی چیز چوری ہوگئی پھر ایک شخص کے پاس ملی جس نے اس کو خریدا | |
| جانور جو مال خراب کر دیں اس کا کیا حکم ہے؟ | |
| کوئی شخص کسی کی چیز توڑ ڈالے | ۲۲۴ |
| اپنے ہمسائے کی دیوار پر چھت رکھے تو کیسا ہے | ۲۲۶ |
| اگر لوگ جھگڑا کریں سڑک یعنی راستے کی مقدار میں | ۲۲۷ |
| کوئی شخص اپنی ملکیت میں ایسا کام کرے جو اس کے ہمسایہ کو نقصان پہنچاتا ہو | |
| دو آدمی ایک جھونپڑی کا دعویٰ کریں | |
| جس نے قبضہ کی شرط لگائی | ۲۲۸ |
| قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا | ۲۲۹ |
| قیافہ کا بیان | ۲۳۰ |
| بچے کو اختیار دینا کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس رہنا چاہے رہے | ۲۳۲ |
| صلح کا بیان | |
| جو شخص اپنا مال تلف کرتا ہو تو اس پر حجر کرنا درست ہے | ۲۳۳ |
| جس کے پاس مال نہ رہے اور مفلس ہو جائے اس کا بیان (یعنی دیوالیہ اور قرقی) | ۲۳۴ |
| ایک شخص مفلس ہوگیا اور کسی نے اپنا مال بجنسہ اس کے پاس پالیا | ۲۳۵ |
| بغیر گواہی طلب کئے ہوئے خود بخود جا کر گواہی دینا | ۲۳۷ |
| ایک شخص کو ایک معاملہ معلوم ہے لیکن جس کا معاملہ اس کو خبر نہیں | ۲۳۸ |
| قرض پر گواہ کرنا | |
| جس کی گواہی جائز نہیں ہے | ۲۳۹ |
| ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے فیصلہ کرنا | ۲۴۰ |
| جھوٹی گواہی کا بیان | ۲۴۲ |
| اہل کتاب کی گواہی آپس میں ایک دوسرے پر قبول ہوگی | ۲۴۳ |
| کِتَابُ الْهِبَاتِ | ۲۴۴ |
| ہبہ کے ابواب | |
| آدمی اپنے بچہ کو کچھ دے | |
| کسی نے اپنی اولاد کو کچھ دیا پھر پھیر لیا | |
| عمر بھر کے لئے کوئی شے دینا | ۲۴۵ |
| رقبیٰ کا بیان | ۲۴۶ |
| ہبہ کر کے پھیر لینا کیسا ہے | ۲۴۷ |

Marfat.com

| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| ۲۴۸ | جوکوئی ہبہ کرے عوض کی امید سے |
| | عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ (ہبہ) نہیں کر سکتی |
| ۲۵۰ | کِتَابُ الصَّدَقَاتِ |
| | صدقات کے ابواب |
| | صدقہ دے کر رجوع کرنا |
| | جو شخص صدقہ دے پھر صدقہ کا مال بکتا ہوا پائے اور اس کو خرید لے تو کیسا ہے |
| ۲۵۱ | ایک شخص نے ایک شے صدقہ دی پھر اس کا وارث ہو گیا |
| ۲۵۳ | وقف کرنے کا بیان |
| ۲۵۴ | عاریت (یعنی مانگی چیز) کا بیان |
| | امانت کا بیان |
| | اگر امانت کے مال میں سوداگری کرے پھر نفع اٹھائے |
| ۲۵۵ | حوالے کا بیان |
| | ضمانت کا بیان |
| ۲۵۷ | جو شخص قرض لے ادا کرنے کی نیت سے |
| ۲۵۸ | جس نے قرض لیا اور ادا کرنے کی نیت نہیں رکھتا |
| | قرض میں سختی کا بیان |
| | جو شخص قرضہ یا بال بچے بے سہارا چھوڑ جائے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ہے |
| ۲۶۱ | جب قرض دار محتاج ہو تو اس کو مہلت دینا |
| | مطالبہ نرمی کے ساتھ کرنا اور حق وصول کرنے میں برے کاموں سے بچنا |
| ۲۶۲ | |
| | عمدہ قرض ادا کرنا کیونکر ہے |
| ۲۶۳ | قرض خواہ کو سخت بات کہنے کا حق ہے |
| | قرض کی وجہ سے قید کرنا اور قرض دار کا پیچھا کرنا |
| ۲۶۴ | اس کے ساتھ رہنا |
| ۲۶۵ | قرض دینے کا ثواب |
| ۲۶۷ | میت کی طرف سے قرض ادا کرنے کا بیان |
| | جو کوئی تین باتوں میں قرض دار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کر دے گا |
| ۲۶۹ | |
| ۲۷۱ | کِتَابُ الرُّهُوْنِ |
| | رہن کے ابواب |
| | رہن کا بیان |
| | رہن کے جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ دوہنا مرتہن کو درست ہے |
| ۲۷۲ | |
| | جب راہن شے مرہون کو چھڑانا چاہے تو مرتہن اس کو روک نہیں سکتا |
| ۲۷۳ | |
| | مزدوری کا بیان |
| | صرف پیٹ کی روٹی پر نوکر رہنا |
| | آدمی ایک ڈول ایک ایک کھجور کے بدل کھینچے اور عمدہ کھجور کی شرط کرے |
| ۲۷۵ | |
| ۲۷۶ | تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کرنا |
| ۲۷۸ | زمین کا کرایہ پر دینا |
| | خالی زمین جو جس میں کھیتی نہ ہو کرایہ پر دینے کی اجازت سونے چاندی کے بدل |
| ۲۷۹ | |
| ۲۸۰ | جو مزارعت مکروہ ہے اس کا بیان |
| | تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنے کی اجازت ہے |
| ۲۸۱ | |
| ۲۸۲ | غلہ کے بدل زمین کرایہ پر دینا |
| | جو شخص دوسرے کی زمین میں بغیر اس کی اجازت کے کھیتی کرے |

Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| کھجور اور انگور کا معاملہ (یعنی بٹائی پر) | ۲۸۲ |
| کھجور میں پیوند لگانا اس سے میوہ خوب پیدا ہوتا ہے | ۲۸۳ |
| مسلمان تین باتوں میں شریک ہیں | ۲۸۴ |
| نہروں اور چشموں کا جاگیر میں دینا | ۲۸۵ |
| پانی بیچنے کی ممانعت | ۲۸۶ |
| جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اس سے روکنا اس لئے کہ وہاں کا گھاس بھی روک سے منع ہے | ۲۸۷ |
| کھیت اور باغ میں پانی لینے کا بیان اور کہا تک پانی لینا چاہیے | ۲۸۸ |
| پانی کی تقسیم | ۲۹۰ |
| کنوئیں کے حریم کا بیان | ۲۹۱ |
| درخت کا احاطہ کتنا ہوگا | |
| جو شخص زمین یا باغ یا مکان بیچ ڈالے اور دوسری زمین یا باغ یا مکان خرید نہ کرے | ۲۹۲ |
| کِتَابُ الشُّفْعَةِ | ۲۹۳ |
| شفعہ کے ابواب | |
| جو شخص کوئی جائداد غیر منقولہ بیچے تو اپنے شریک کو (اگر شریک ہو خبر کردے (بیع کی) | |
| ہمسائیگی کی وجہ سے شفعہ کا بیان | |
| جب حدود معین ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں ہے | ۲۹۴ |
| شفعہ کی درخواست شفیع کی طرف سے | ۲۹۵ |
| کِتَابُ اللُّقْطَةِ | |
| لقطہ کے ابواب | |
| اونٹ' گائے اور بکری کے لقطہ کا بیان | ۲۹۷ |
| پڑی ہوئی چیز کا بیان | ۲۹۸ |
| چوہا بل میں سے جو مال نکالے اس کا لینا درست ہے | ۳۰۰ |
| کِتَابُ الْعِتْقِ | ۳۰۳ |
| آزادی کے ابواب | |
| مدبر کا بیان | |
| ام ولد کا بیان (وہ لونڈی جس کی اولاد ہو مالک سے | |
| مکاتب کا بیان | ۳۰۵ |
| آزاد کرنے کا ثواب | ۳۰۷ |
| جو شخص اپنے محرم ناتے والے کا مالک ہو جائے | |
| جو شخص ایک غلام کو آزاد کر دے لیکن اس سے شرط لگالے خدمت کی | ۳۰۸ |
| ایک مشترک غلام ہو اور شریک اپنا حصہ آزاد کر دے | ۳۰۹ |
| جو کوئی ایک غلام کو آزاد کرے اور اس کے پاس مال ہو | ۳۱۰ |
| ولد الزنا کی آزادی کا بیان | |
| جو شخص میاں بیوی دونوں کو آزاد کرنا چاہے تو پہلے میاں کو آزاد کرے | ۳۱۱ |
| کِتَابُ الْحُدُوْدِ | ۳۱۲ |
| حدود کے ابواب | |
| مسلمان کا قتل درست نہیں مگر تین وجہوں میں سے ایک وجہ سے دین سے پھر جانے والا | |
| حدوں کا قائم کرنا | ۳۱۴ |
| جس پر حد واجب نہیں ہے | ۳۱۵ |
| مسلمان کا عیب ڈھانپنا اور حدوں کا شبہوں سے دفع ہو جانا | ۳۱۶ |
| حدوں میں شفاعت کرنے کا بیان | ۳۱۷ |
| زنا کی حد کا بیان | ۳۱۹ |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| جو کوئی اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کرے | ۳۲۰ |
| سنگسار کرنا | ۳۲۱ |
| یہودی مرد اور یہودی عورت کے رجم کا بیان | ۳۲۲ |
| کوئی عورت فاحشہ معلوم ہو لیکن قاعدے سے زنا ثابت نہ ہو | ۳۲۳ |
| جو کوئی لواطت (لونڈے بازی) کرے | ۳۲۴ |
| جو شخص محرم سے جماع کرے یا جانور سے | ۳۲۵ |
| لونڈیوں پر حد قائم کرنا | ۳۲۶ |
| حد قذف کا بیان | ۳۲۷ |
| شرابی متوالے کی حد کا بیان | ۳۲۸ |
| جو شخص کئی بار شراب پیئے | ۳۲۹ |
| بوڑھے اور بیمار کو حد لگانا | ۳۳۰ |
| جو کوئی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے | ۳۳۱ |
| جو شخص رہزنی کرے اور ملک میں فساد پھیلائے | ۳۳۲ |
| جو شخص اپنا مال (ظالم سے) بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے | ۳۳۳ |
| چوری کی حد کا بیان | ۳۳۴ |
| چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکا دینا | ۳۳۵ |
| چور کے اقرار کا بیان | |
| غلام اگر چوری کرے | ۳۳۶ |
| امانت میں خیانت کرنے والے اور لوٹ لینے والے اور اچک لیجانے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا | ۳۳۷ |
| پھل اور گابھہ کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا | |
| حرز میں سے چرانے کا بیان | ۳۳۸ |
| چور کو تعلیم دینا | ۳۳۹ |
| جو شخص جبر کیا جائے حد کے کام پر (جیسے عورت سے بالجبر زنا کیا جائے) | ۳۴۰ |
| مسجد میں حد قائم کرنا منع ہے | |
| تعزیر یعنی سزا کا بیان | ۳۴۱ |
| حد کفارہ ہے گناہ کی | |
| مرد اپنی عورت کے پاس اجنبی مرد پائے | ۳۴۲ |
| جو کوئی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے باپ کے مرنے کے بعد | ۳۴۳ |
| جس نے اپنے باپ کے سوا دوسرے کو باپ بنایا یا اپنے مولیٰ کے سوا دوسرے کو مولیٰ ظاہر کیا | ۳۴۴ |
| جو شخص کسی شخص کو اس کے قبضہ سے نکالے | ۳۴۵ |
| ہیجڑوں کا بیان | ۳۴۶ |
| **کِتَابُ الدِّيَات** | ۳۴۹ |
| قتل اور قصاص اور دیت کے احکام | |
| مسلمان کو ناحق قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے | |
| آیا مومن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہے یا نہیں | ۳۵۰ |
| جس کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس وارث کو اختیار ہے تین باتوں میں سے ایک بات کا | ۳۵۳ |
| ایک شخص نے عمداً قتل کیا پھر مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو گئے | ۳۵۴ |
| شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے | ۳۵۵ |
| قتل خطا کی دیت کا بیان | ۳۵۷ |
| دیت عاقلہ پر (یعنی قاتل پر اور قاتل کے کنبے والوں پر) واجب ہوگی اگر کسی کا عاقلہ نہ ہو (اور قاتل کے پاس مال نہ ہو دیت کے موافق) تو بیت المال میں سے دیت دی جائے گی | ۳۵۹ |
| جو مقتول کے وارثوں کو قصاص یا دیت لینے دے | |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| اس کا گناہ | ۳۵۹ |
| جس میں قصاص نہیں ہے | ۳۶۰ |
| اگر قصاص کے بدل زخمی کرنے والا کچھ فدیہ دے اور مجروح راضی ہو جائے تو درست ہے | |
| پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان | ۳۶۱ |
| دیت میں ترکہ ہوگا | ۳۶۳ |
| کافر کی دیت کا بیان | |
| قاتل وارث نہیں ہوتا | ۳۶۴ |
| عورت کی دیت اس کی عصبات پر واجب ہوگی اور اس کی میراث اس کی اولاد کو ملے گی | |
| دانت میں قصاص کا بیان | ۳۶۵ |
| دانتوں کی دیت کا بیان | ۳۶۶ |
| انگلیوں کی دیت کا بیان | |
| اس زخم کا بیان جو ہڈی کو کھول دے لیکن توڑے نہیں | ۳۶۷ |
| ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا (دانتوں سے) اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے | |
| کافر کے بدل مسلمان مارا نہ جائے گا | ۳۶۸ |
| باپ اپنی اولاد کے بدل قتل نہ کیا جائے گا | ۳۶۹ |
| آزاد غلام کے بدل مارا جائے یا نہیں | ۳۷۰ |
| جس طرح قاتل نے قتل کیا اسی طرح قصاص لینا | ۳۷۱ |
| قصاص نہیں ہے مگر تلوار سے | ۳۷۲ |
| ہر ایک قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا جس نے قصور کیا | |
| کس چیز میں نہ دیت ہے نہ قصاص یعنی وہ ہدر | |
| اور لغو ہے | ۳۷۴ |
| قسامت کا بیان | ۳۷۵ |
| جو شخص اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹے تو وہ آزاد ہو جائے گا | ۳۷۷ |
| سب قاتلوں میں عمدہ وہ ہیں جو اہل ایمان ہیں | |
| مسلمانوں کے خون برابر ہیں | ۳۷۸ |
| جو کوئی ذمی کافر کو مار ڈالے اس کا گناہ | ۳۷۹ |
| ایک شخص کو امان دے کر پھر مار ڈالنا کیسا ہے | ۳۸۰ |
| قاتل کو معاف کر دینا | |
| قصاص میں عفو کر دینا | ۳۸۲ |
| اگر حاملہ عورت پر قصاص لازم ہو | |
| **كِتَابُ الْوَصَايَا** | ۳۸۳ |
| وصیتوں کے ابواب | |
| (وصیت وہ ہے جو مرتے وقت انسان بات کرتا ہے) کیا آنحضرت ﷺ نے وصیت کی تھی | |
| وصیت کرنے کی ترغیب | ۳۸۵ |
| وصیت میں ظلم کرنا | ۳۸۶ |
| زندگی میں بخیلی اور مرتے وقت فضول خرچی سے ممانعت | ۳۸۷ |
| تہائی مال میں سے وصیت کرنے کا بیان | ۳۸۹ |
| وارث کے لئے وصیت درست نہیں | ۳۹۰ |
| قرض وصیت پر مقدم ہے | ۳۹۲ |
| کوئی شخص مر جائے اور وصیت نہ کرے تو اس کی طرف سے صدقہ دینا کیسا ہے | |
| اس آیت کی تفسیر کہ جو کوئی محتاج ہو وہ یتیم کے مال میں سے دستور کے موافق کھائے | ۳۹۳ |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| **کتاب الفرائض** | ۳۹۴ |
| فرائض یعنی ترکوں کا بیان | |
| علم فرائض حاصل کرنے کی ترغیب | |
| اولاد کے حصوں کا بیان | |
| دادا کا حصہ کیا ہے | ۳۹۶ |
| دادی اور نانی کے حصے کا بیان | ۳۹۷ |
| مسلمان مشرکوں کے وارث نہ ہوں گے | ۳۹۹ |
| ولاء کی میراث کا بیان | ۴۰۰ |
| قاتل کو میراث نہ ملے گی | ۴۰۲ |
| ذوی الارحام کا بیان | |
| عصبات کی میراث کا بیان | ۴۰۴ |
| جس کا کوئی وارث نہ ہو | |
| عورت تین شخصوں کا ترکہ پائے گی | ۴۰۵ |
| جو کوئی انکار کرے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے | |
| بچہ کا دعویٰ کرنا | ۴۰۶ |
| حق ولاء کی بیع اور ہبہ کی ممانعت | ۴۰۷ |
| ترکوں کا بانٹنا | |
| جب بچہ پیدا ہو کر استہلال کرے (یعنی چلائے یا روئے) تو وہ وارث ہوگا | ۴۰۸ |
| جو شخص کفر سے کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو | ۴۰۹ |
| **کتاب الجہاد** | ۴۱۰ |
| جہاد کے ابواب کا بیان | |
| اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت | ۴۱۱ |
| اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کا ثواب | |
| جو کوئی غازی کو جہاد کا سامان کر دے | ۴۱۲ |
| اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت | |
| جہاد چھوڑ دینے کا عذاب | ۴۱۳ |
| جو شخص عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکے | ۴۱۴ |
| اللہ کی راہ میں مورچہ میں رہنے کی فضیلت | ۴۱۵ |
| اللہ کی راہ میں چوکیداری کی فضیلت اور تکبیر کا بیان | ۴۱۶ |
| جب کوچ کا حکم ہو تو اسی وقت نکلنا چاہئے | ۴۱۷ |
| دریا کے جہاد کی فضیلت | ۴۱۸ |
| دیلم اور قزوین کا بیان | ۴۲۰ |
| آدمی کو جہاد کرنا کیسا ہے جب اس کے ماں باپ زندہ ہوں | ۴۲۱ |
| لڑائی کی نیت کا بیان | ۴۲۳ |
| اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے گھوڑے رکھنا ثواب ہے | ۴۲۴ |
| اللہ کی راہ میں لڑنے کا ثواب | ۴۲۶ |
| اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت | ۴۲۸ |
| شہادت کے درجوں کا بیان | ۴۳۲ |
| ہتھیار باندھنے کا بیان | ۴۳۳ |
| اللہ کی راہ تیر مارنا کیسا ہے | |
| علموں اور جھنڈوں کا بیان | [illegible] |
| حریر اور دیباج (ریشمی کپڑوں) کا پہننا لڑائی میں کیسا ہے؟ | [illegible] |
| لڑائی میں عمامہ باندھنا | |
| جہاد میں خرید و فروخت کرنا | |
| مجاہدین کو وداع کرنے جانا اور رخصت کرنا | ۴۳۵ |
| سرایا کا بیان | ۴۳۵ |
| مشرکوں کی دیگوں میں کھانا کیسا ہے | |
| جنگ میں مشرکوں سے مدد لینا کیسا ہے | ۴۴۲ |
| لڑائی کے لئے نکلنے کا اور سامان کا بیان | ۴۴۳ |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| رات کو چھاپہ مارنا کافروں پر (شب خون) اور عورتوں اور بچوں کا حکم | ۴۴۵ |
| دشمن کے ملک میں آگ لگانا | ۴۴۷ |
| قیدیوں کو فدیہ کے طور پر دینا | ۴۴۸ |
| اگر کافر مسلمانوں سے کوئی چیز لے کر اپنے ملک میں پہنچ گئے پھر مسلمان کافروں پر غالب ہوئے اور وہی چیز ہاتھ آئی | |
| غنیمت میں چوری کرنے کا بیان | ۴۴۹ |
| انعام دینا | ۴۵۰ |
| غنیمت بانٹنے کا بیان | ۴۵۱ |
| اگر غلام یا عورتیں لشکر میں شریک ہوں | ۴۵۲ |
| حاکم کیا کہے فوج سے جب جہاد کو جانے لگے | |
| امام کی اطاعت کا بیان | ۴۵۵ |
| اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے | ۴۵۶ |
| بیعت کا بیان | ۴۵۸ |
| بیعت کا پورا کرنا ضروری ہے | ۴۶۰ |
| عورتوں کی بیعت کا بیان | ۴۶۱ |
| گھوڑ دوڑ کا بیان | ۴۶۲ |
| دشمن کے ملک میں یعنی دار الکفر میں قرآن مجید ساتھ لے جانے کی ممانعت | ۴۶۴ |
| خمس بانٹنے کا بیان | ۴۶۵ |
| **کِتَابُ الْحَجِّ** | ۴۶۷ |
| حج کے ابواب | |
| حج کے لئے نکلنے کا بیان | |
| حج کی فرضیت کا بیان | ۴۶۹ |
| حج اور عمرے کی فضیلت | ۴۷۰ |

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| کجاوے یعنی پالان پر سوار ہو کر حج کرنا | ۴۷۱ |
| حاجی کی دعا کی فضیلت | ۴۷۲ |
| حج کو کون سی چیز واجب کر دیتی ہے؟ | ۴۷۳ |
| عورت بغیر محرم کے حج نہ کرے | ۴۷۴ |
| عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے | ۴۷۵ |
| میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان | |
| جب زندہ شخص حج کرنے کے قابل نہ ہو تو اس کی طرف سے حج کرنا | ۴۷۶ |
| بچے کا حج | ۴۷۸ |
| نفاس اور حیض والی حج کا احرام باندھ سکتی ہے | |
| ہر ایک ملک والوں کے میقات کا بیان | ۴۷۹ |
| احرام کا بیان | ۴۸۰ |
| لبیک کیونکر کہے | ۴۸۱ |
| لبیک پکار کر کہنا | ۴۸۲ |
| جو شخص احرام بندھے ہو (یعنی محرم ہو) | ۴۸۳ |
| احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان | |
| محرم کون سے کپڑے پہنے | ۴۸۴ |
| اگر محرم کو تہبند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اسی طرح اگر جوتی نہ ملے تو موزہ پہن لے | |
| احرام میں کن باتوں سے بچنا چاہیے | ۴۸۵ |
| محرم اپنا سر دھو سکتا ہے | |
| محرم عورت اگر اپنے منہ پر کپڑا لٹکائے (لیکن منہ سے دور رکھے احرام کی حالت میں تو جائز ہے) | ۴۸۶ |
| حج میں شرط لگانا جائز ہے | ۴۸۷ |
| حرام میں داخل ہونے کا بیان | |
| مکہ میں داخل ہونے کا بیان | ۴۸۸ |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| حجر اسود کو چومنا | ۴۸۹ |
| چھڑی سے حجر اسود کو مس کرنا | ۴۹۱ |
| طواف میں رمل کرنا | |
| اضطباع کا بیان | ۴۹۳ |
| حطیم کو طواف میں داخل کر لینا (یعنی اس کے پرے سے دورہ کرنا) | |
| طواف کی فضیلت کا بیان | ۴۹۴ |
| طواف کے دوگانے کا بیان | ۴۹۵ |
| بیمار سوار ہو کر طواف کرے | ۴۹۷ |
| ملتزم کا بیان (ملتزم کعبہ میں وہ مقام ہے جو حجر اسود اور کعبہ کے درمیان ہے لوگ اس سے چمٹ کر دعا مانگتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام ملتزم ہوا | |
| حائضہ عورت حج کے ارکان تمام ادا کرے سوا طواف کے | |
| حج مفرد کا بیان | ۴۹۸ |
| حج اور عمرے میں قران کرنے کا بیان | ۴۹۹ |
| قارن کے طواف کا بیان | ۵۰۱ |
| تمتع کا بیان | |
| حج کا احرام فسخ کر ڈالنا اور اس کو عمرہ کر دینا | ۵۰۴ |
| جو لوگ کہتے ہیں کہ حج کا فسخ کرنا خاص تھا ان لوگوں سے ان کی دلیل | ۵۰۸ |
| صفا اور مروہ میں دوڑنے کا بیان | |
| عمرہ کا بیان | ۵۱۰ |
| رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان | |
| ذیقعدہ میں عمرہ کرنے کا بیان | ۵۱۱ |
| رجب میں عمرہ کرنے کا بیان | |
| تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا | ۵۱۲ |
| جس نے بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھا | ۵۱۳ |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے عمرے کئے | ۵۱۴ |
| منا کو جانے کا بیان | |
| منا میں اترنے کا بیان | |
| صبح سویرے منیٰ سے عرفات کو جانے کا بیان | ۵۱۵ |
| عرفات میں کہاں اترے | |
| عرفات میں کہاں ٹھہرے | |
| عرفات کی دعا کا بیان | ۵۱۷ |
| جو شخص عرفات میں دس تاریخ کی صبح سے پیشتر آ جائے | ۵۱۸ |
| عرفات سے لوٹنے کا بیان | ۵۱۹ |
| اگر کچھ کام ہو تو عرفات اور مزدلفہ کے بیچ میں اتر سکتا ہے | |
| مزدلفہ میں دو نمازیں مغرب اور عشاء جمع کرنا | ۵۲۰ |
| مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان | |
| جو شخص کنکریاں مارنے کے لئے مزدلفہ سے منیٰ کو پہلے چلا جائے | ۵۲۲ |
| کتنی بڑی کنکریاں مارنا چاہئے | ۵۲۳ |
| جمرہ عقبہ پر کہاں سے کنکریاں مارنا چاہئے | ۵۲۴ |
| جب جمرہ عقبہ کو مارے تو مارنے کے بعد پھر وہاں کھڑا نہ ہو (بلکہ اپنے ٹھکانے کی طرف یا اور کہیں چل دے | |
| سوار ہو کر کنکریاں مارنا | ۵۲۵ |
| عذر سے کنکریاں مارنے میں دیر کرنا | |
| بچوں کی طرف سے دوسرا شخص رمی کر سکتا ہے | |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| حاجی لبیک کہنا کب موقوف کرے | ۵۲۶ | اگر محرم ہو جائے (تو اس کا منہ نہ ڈھانپیں نہ اس کے بدن اور کفن میں خوشبو لگائیں | ۵۴۷ |
| جب آدمی جمرہ عقبہ کی رمی کرے تو اب کون سی باتیں اس کو درست ہوگئیں | | اگر محرم شکار کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے (اس کی صورت کا بیان) | ۵۴۸ |
| سر منڈوانے کا بیان | ۵۲۷ | | |
| جس نے اپنے سر کی تلبید کی | ۵۲۸ | محرم کو کون سے جانور مارنا جائز ہے | |
| ذبح کرنے کا بیان | ۵۲۹ | محرم کو کون کون سا شکار منع ہے | ۵۴۹ |
| ایک شخص نے حج کے ایک رکن کو بھول کر دوسرے رکن سے پہلے ادا کیا تو کچھ قباحت نہیں ہے | | اگر محرم کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو تو اس کا کھانا درست ہے | ۵۵۰ |
| | | قربانیوں کی تقلید | |
| ایام تشریق میں کنکریاں (یعنی ۱۱۔۱۲۔۱۳) ذی الحجہ کو) | ۵۳۰ | بکریوں کی تقلید کا بیان | ۵۵۱ |
| یوم النحر کے خطبہ کا بیان | ۵۳۱ | اونٹوں کا اشعار کرنا (یعنی ایک طرف سے ان کا کوہان چیر کر خون نکال ڈالنا یہ بھی نشانی ہے ہدی کے جانور کی) | |
| طواف الزیارت کا بیان | ۵۳۳ | | |
| زمزم کا پانی پینا | ۵۳۴ | جو شخص قربانی کے جانوروں پر جھول ڈالے | ۵۵۳ |
| کعبہ کے اندر جانے کا (یعنی داخلے کا) بیان | | ہدی میں نر اور مادہ دونوں درست ہیں | |
| منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنا | ۵۳۶ | میقات کے پرے سے ہدی کا لے جانا | |
| محصب میں اترنے کا بیان | | ہدی کے اونٹوں پر سوار ہونا جائز ہے | ۵۵۴ |
| رخصت کا طواف | ۵۳۷ | اگر ہدی کا جانور راہ میں ضائع ہو جائے | |
| رخصت کے طواف کرنے سے پہلے حائضہ جا سکتی ہے | | مکہ کے گھروں کی قیمت لینا یا کرائے پر دینا درست نہیں | ۵۵۵ |
| آنحضرت ﷺ کے حج کا حال (مفصل طور سے یہ حدیث جو ابن ماجہ نے اس میں بیان کی | ۵۳۸ | مکہ کی فضیلت کا بیان | ۵۵۶ |
| | | مدینہ منورہ کی فضیلت | |
| جو شخص حج سے روکا جائے (کسی بیماری یا دشمن کی وجہ سے) وہ کیا کرے | ۵۴۵ | کعبہ میں جو مال دفن ہے اس کا بیان | ۵۵۸ |
| احصار کا فدیہ اور جنایت کا (قصور کا) | ۵۴۶ | رمضان شریف کے روزے مکہ میں رکھنا کتنا ثواب ہے | ۵۵۹ |
| محرم کو پچھنے لگانا درست ہے | ۵۴۷ | بارش میں طواف کرنے کا بیان | |
| محرم کو کون سا تیل لگانا درست ہے | | پیدل حج کرنا | ۵۶۰ |


Marfat.com

# کِتَابُ النِّکَاحِ

## ۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ النِّکَاحِ

۱۸۴۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَۃَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِمِنًی فَخَلَا بِہٖ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَجَلَسْتُ قَرِیْبًا مِنْہُ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ هَلْ لَکَ اَنْ اُزَوِّجَکَ جَارِیَۃً بِکْرًا تُذَکِّرُکَ مِنْ نَفْسِکَ بَعْضَ مَا قَدْ مَضٰی فَلَمَّا رَاٰی عَبْدُ اللّٰہِ اَنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ حَاجَۃٌ سِوٰی ھٰذَا اَشَارَ اِلَیَّ بِیَدِہٖ فَجِئْتُ وَھُوَ یَقُوْلُ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ لَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔

## باب : نکاح کی فضیلت کا بیان

۱۸۴۵ : حضرت علقمہ بن قیسؒ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا منیٰ میں تو امیر المومنین عثمان بن عفانؓ نے ان سے تنہائی کی میں نزدیک بیٹھا تھا حضرت عثمانؓ نے عبداللہ سے کہا تم چاہتے ہو میں تمہارا نکاح کر دوں ایک کنواری چھوکری سے جو تمہارے گزرے ہوئے کچھ مزے یاد دلا دے (جوانی کے مزے) جب عبداللہؓ نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ ان سے اور کوئی راز کی بات اس کے سوا نہیں کہنا چاہتے تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا (پاس آنے کیلئے) میں آیا اس وقت عبداللہ کہہ رہے تھے تم اگر ایسا کہتے ہو تو آنحضرتؐ نے بھی فرمایا ہے اے جوانو! جو کوئی تم میں سے بیوی رکھ سکے (یعنی کھانے' کپڑے' مہر وغیرہ کی قدرت ہو) تو وہ نکاح کر لے اس لئے کہ نکاح سے آنکھ نیچے رہتی ہے (غیر عورتوں کی طرف آدمی نہیں گھورتا) اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے (زنا سے بچا رہتا ہے اور جس شخص کو اس کی قدرت نہ ہو (یعنی بیوی پالنے کی) تو وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزہ آدمی کو خصی کر دیتا ہے۔

تشریح ✿ نکاح کہتے ہیں لغت میں جماع کو اور اصطلاح شرع میں نکاح عبارت ہے ایک عقد سے جس سے عورت کی فرج ملک ہو جاتی ہے مرد کی یعنی اس سے فائدہ لینا اس کو درست ہو جاتا ہے اور غیر کو حرام ہو جاتا ہے جب تک یہ عقد قائم رہے یعنی شہوت کو کم کر دیتا ہے بلکہ کل خواہشیں روزے سے ٹوٹ جاتی ہیں حضرت عثمان نے شاید عبداللہ بن مسعود کو میلے کچیلے حال میں دیکھا تو یہ خیال کیا کہ ان کے پاس بیوی نہیں ہے جو ان کی خدمت کرے اور ان کو نہلا دھلا کر صاف ستھرا رکھے نکاح کی ترغیب میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے۔

۱۸۴۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْھَرِ ثَنَا اٰدَمُ قَالَتْ عِیْسٰی بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۶ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح میرا طریقہ ہے جو کوئی میرے طریقہ پر نہ چلے وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا اور نکاح کرو اس لئے کہ میں اپنی امت کی کثرت

Marfat.com

النِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ لَمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَتَزَوَّجُوْا فَإِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ وَمَنْ کَانَ ذَاطَوْلٍ فَلْیَنْکِحْ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَعَلَیْهِ بِاالصِّیَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ۔

سے فخر کروں گا اور امتوں پر قیامت کے دن اور جس کو مقدرت ہو وہ نکاح کرلے جس کو نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی کر دے گا۔

تشریح ۞ اس حدیث میں نکاح کا لفظ امر کے ساتھ وارد ہوا ہے اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ جس کو نان ونفقہ مہر وغیرہ کی قدرت ہو اس کو نکاح کرنا سنت ہے اور اگر اس کے ساتھ گناہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو نکاح کرنا واجب ہے ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے صحیحین میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ بعضے صحابہ نے کہا میں نکاح نہیں کروں گا بعض نے کہا میں ساری رات نماز پڑھوں گا سوؤں گا نہیں بعضوں نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا کبھی افطار نہ کروں گا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ایسا ایسا کہتے ہیں میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پھر جو کوئی میرے طریق سے نفرت کرے وہ میرا نہیں ہے۔

۱۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ سُلَیْمَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَیْسَرَةَ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ (یُرَ) لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلُ النِّکَاحِ۔

۱۸۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح سے بہتر محبت بڑھانے والا نہیں دیکھا گیا۔

تشریح ۞ یعنی اکثر دو قوموں میں یا دو شخصوں میں عداوت ہوتی ہے جب نکاح کی وجہ سے باہمی رشتہ ہو جاتا ہے تو وہ عداوت جاتی رہتی ہے اور کبھی محبت کم ہوتی ہے تو نکاح سے زیادہ ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ قرابت دو طرح کی ہوگئی ہے ایک قرابت نسبی دوسرے قرابت سببی اور انسان کو اپنی بیوی کے بھائی بہن سے ایسی الفت ہوتی ہے جیسے اپنے بھائی بہن سے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

## ۲: بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّبَتُّلِ

## باب: قلندری کی ممانعت

۱۸۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا۔

۱۸۴۸: حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عثمان بن مظعون کو قلندری سے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے تا کہ بالکل عورتوں کا خیال بھی نہ رہے۔

۱۸۴۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ وَ زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ التَّبَتُّلِ زَادَ زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ وَقَرَاَ قَتَادَةُ: ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَذُرِّیَّةً﴾ [الرعد: ۳۸]۔

۱۸۴۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قلندری سے۔ زید بن اخزم رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں یہ بڑھایا کہ قتادہ نے یہ آیت پڑھی بے شک ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں اور اولاد کیں۔

Marfat.com

تشریح: قلندری یہ ہے کہ انسان شادی نکاح نہ کرے اکیلے اور مجرد رہ کر بسر کرے جیسے بعضے فقیر کیا کرتے ہیں اور نصاریٰ بھی ایسا کرتے ہیں ان کی اصطلاح میں اس کو رہبانیت کہتے ہیں یعنی ترک دنیا اور انگریزی زبان میں میری اور مانک بولتے ہیں ایسے لوگوں کو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتا ہے یا کافروں کا اعتراض آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے رد کرتا ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیبیاں کیں اور اولاد تو یہ نبوت کے منافی نہیں ہے اگلے بہت پیغمبر ایسے گزرے ہیں جنہوں نے بیبیاں کیں ان کی اولاد بھی بہت تھی بلکہ بنی اسرائیل تو سب حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد ہیں جن کے بارہ بیٹے اور کئی بیبیاں تھیں اور حضرت ابراہیم کی دو بیبیاں تھیں ایک حضرت سارۂ دوسری حضرت ہاجرۂ اور حضرت سلیمان کی ایک کم سو بیبیاں تھیں روضہ میں ہے کہ مانو یہ اور نصاریٰ نکاح نہ کرنا عبادت سمجھتے تھے اللہ نے ہمارے دین میں اس کو باطل کیا اور مقتضا ئے شرع اور عقل بھی یہی ہے کہ انسان نکاح کرے اور اپنے بنی نوع کی نسل قائم رکھے اور بڑھائے البتہ جس شخص کو بیوی پالنے کی قدرت نہ ہو اس کو اکیلے رہنا درست ہے۔

## ٣: بَابُ حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ

## باب: عورت کا حق خاوند پر

١٨٥٠: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ قَزَعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَقُّ الْمَرْاَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ اَنْ يُّطْعِمَهَا اِذَاطَعِمَ وَاَنْ يَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسٰى وَلَا يَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا يَهْجُرْ اِلَّا فِى الْبَيْتِ۔

١٨٥٠: حکیم بن معاویہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ عورت کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب کھانا مانگے تو اس کو کھانا دیا جائے اور جب کپڑا مانگے تو اس کو کپڑا دیا جائے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور اس کو برانہ کہے یعنی بدزبانی نہ کرے یا اس کی شکل اور صورت کو برانہ کہے اور اگر اس کو الگ سلائے تو اپنی گھر میں۔

تشریح: یہ نہیں کہ خاوند دوسرے گھر میں رہے اور دوسرے گھر میں عورت کو بھیج دے اس میں عورت کے پریشان اور آوارہ ہونے کا ڈر ہے۔

١٨٥١: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ الْبَارِقِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِوابْنِ الْاَحْوَصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّهٗ شَهِدَحَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَوَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًاغَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِى

١٨٥١: حضرت عمرو بن الاحوص سے روایت ہے وہ حجۃ الوداع میں آنحضرتؐ کے ساتھ شریک تھے آپؐ نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثنا بیان کی اور پند کی اور نصیحت کی اور پھر فرمایا عورتوں سے نیک سلوک کرنے کی وصیت میری ہے اس پر عمل کرو اس لئے کہ عورتیں تمہاری قید میں ہیں بس تم اسی امر کے مالک ہوان سے (یعنی ان کی فرج کے مطلب یہ ہے کہ جماع کرنے کا تم کو اختیار ہے) اور کسی امر کے نہیں مگر جب وہ کھلی بدکاری کریں (جیسے شرارت نافرمانی زنا کاری) اگر وہ ایسا کریں تو ان کو اپنے ساتھ سلانا چھوڑ دو اور مارو لیکن سخت نہ مارو (جس سے ہڈی پسلی ٹوٹ جائے یا زخم ہوئے) اس

Marfat.com

الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْتَغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ لَكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔

مارنے پر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو اب ان پر زیادتی نہ کرو (پھر انکو زیادہ نہ ستاؤ) تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر ہے تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارا بچھونا اس کو روندنے نہ دے جس کو تم ناپسند کرتے ہو یعنی تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو اپنے گھر میں نہ آنے دیں نہ اس سے بات کریں اگر چہ وہ محرم ہو یا عورت ہو) اور اذن نہ دیں تمہارے گھروں میں آنے کا ان لوگوں کو جن کو تم ناپسند کرتے ہو آگاہ رہو ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اچھی طرح سے ان کو کھانا اور کپڑا دو۔

## ۴: بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْاَةِ

## باب: خاوند کا حق عورت پر

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَمَرَ امْرَاَةً اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَحْمَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَحْمَرَ لَكَانَ نَوْلُهَا اَنْ تَفْعَلَ۔

۱۸۵۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر میں حکم کرتا کسی کو دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر مرد اپنی عورت کو حکم کرے پتھر ڈھونے کا لال پہاڑ سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ پہاڑ سے لال پہاڑ کی طرف (یعنی مشکل اور سخت کاموں کا حکم کرے اور لال پہاڑ اکثر سیاہ پہاڑ سے دوری پر ہوتا ہے تو ایک سے دوسرے تک لے جانا بڑا مشکل کام ہے) تو عورت پر حق ہے کہ اس کام کو بجالائے۔

تشریح ❀ یعنی سجدہ تحیت اور تعظیم اور سجدہ عبادت کیونکہ عبادت غیر خدا کی شرک ہے اور شرک کبھی جائز نہیں ہوسکتا نہ پیغمبر اس کا حکم دے سکتے ہیں البتہ سجدہ تحیت ملاقات کے وقت اگلے دینوں میں جائز تھا اور ملائکہ نے حضرت آدمؑ کو سجدہ تحیت ہی کیا تھا اسی طرح حضرت یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ تحیت کیا تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے لیکن ہماری شریعت میں سجدہ تحیت بھی منع ہوگیا اب مطلقاً سجدہ کسی کو جائز نہیں ہے سوا خداوند کریم کے اور سجدہ وہ عبادت ہے جو پروردگار سے خاص ہے کیونکہ سجدہ تحیت کا وجود ہی ہماری شریعت میں نہیں ہے البتہ بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اگر اس زمانہ میں بھی تحیت کے طور پر کسی کو سجدہ کرلے تو وہ گنہگار رہوگا مشرک نہ ہوگا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ معاذ نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا تھا جب شام سے لوٹ کر آئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے معاذ اخیر حدیث تک اس میں یہ ہے کہ ایسا مت کرو بہرحال سجدہ تحیت کے حرام ہونے میں کچھ شک نہیں اور بعضوں نے اس کو بھی شرک کہا ہے اس خیال سے کہ ہماری شرع میں سجدہ بجز سجدہ عبادت کے نہیں ہے تو گویا اس نے غیر خدا کی عبادت کی اور یہ کھلا ہوا شرک ہے واللہ اعلم۔

یعنی مرد کی اطاعت کرے یہ آپ ﷺ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ورنہ پہاڑ کے نزدیک پتھر ڈھونا سخت مشکل ہے نولها بمعنى خطها......

83852

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ

۱۸۵۳: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے جب معاذ

Marfat.com

أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا يَا مُعَاذُ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَوَافَقْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِأَسَاقِفَتِهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ فَوَدِدْتُ فِي نَفْسِي أَنْ نَفْعَلَ ذٰلِكَ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

بن جبل (مشہور صحابی) شام سے لوٹ کر آئے تو انہوں نے سجدہ کیا آنحضرت ﷺ کو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے اے معاذ انہوں نے عرض کیا میں شام کو گیا تھا وہاں میں نے دیکھا نصاریٰ سجدہ کرتے ہیں اپنے پادریوں کو اور فوج کے سرداروں کو میرے دل میں اچھا معلوم ہوا کہ ہم آپ کو سجدہ کریں آپ نے یہ سن کر فرمایا ایسا مت کرو (یعنی مجھ کو سجدہ مت کرو) اس لئے کہ اگر میں کسی کو حکم کرتا سوا خدا کے کسی اور کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے کیونکہ پروردگار ہی کا حکم ہے کہ خاوند کا حق ادا کرو اور اگر خاوند عورت سے کہے اپنے تئیں سپرد کر دو نیکو (یعنی جماع کے لئے راضی ہونے کو اور عورت اس وقت پالان پر سوار ہو (جہاں جماع کرنا مشکل ہے) تو بھی عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند کو نہ روکے۔

تشریح معاذ نے آنحضرت ﷺ کو سجدہ تحیت کیا اور یہ کفر نہیں ہے جیسے بعض فقہاء نے گمان کیا اس لئے کہ معاذ جلیل الشان صحابی تھے وہ کفر کو کیونکر جائز رکھتے البتہ اس کے حرام ہونے میں کلام نہیں جمہور علماء کے نزدیک ایسا ہی ہے شاہ عبدالغنی صاحب مجددی نے خاوند کی اطاعت کرے اگرچہ سواری پر ہو یا کھانا پکاتی ہو اگر خاوند اس وقت بھی صحبت کرنا چاہے تو انکار نہ کرے مترجم کہتا ہے سجدہ بہ نیت عبادت غیر خدا کے لئے کفر اور شرک ہے بالاتفاق اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

اس لئے کہ نیک بخت عورت سے دنیا کا عیش ہوتا ہے آدمی کو خوشی ہوتی ہے اس کی صحبت سے باہر سے کتنے ہی رنج میں آئے جب اپنی پاک سیرت عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو سارا رنج غم بھول جاتا ہے بخلاف اس کے اگر عورت خراب ہو تو دنیا کی زندگی دوزخ بن جاتی ہے کتنا ہی مال اور دولت ہو سب بیکار اور لغو ہو جاتا ہے کچھ مزہ نہیں آتا حضرت علیؓ نے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً سے نیک عورت مراد رکھی ہے اور آخرت کی حسنہ سے حور جنت کی اور عذاب النار سے خراب اور بدزبان عورت مراد رکھی ہے زینہا از قرین بد زینہا وقنا عذاب النار۔

۱۸۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔

۱۸۵۴: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی مر جائے اور اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی

## ۵: بَابُ فَضْلِ النِّسَاءِ

## باب : عورتوں کی فضیلت

Marfat.com

۱۸۵۵ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَرْاَةِ الصَّالِحَةِ۔

۱۸۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا چندروز کا سامان ہے اور دنیا کے سامانوں میں سے کوئی چیز نیک بخت عورت سے عمدہ نہیں ہے۔

۱۸۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ قَالُوْا فَاَيَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَنَا اُعْلِمُ لَكُمْ ذٰلِكَ فَاَوْضَعَ عَلٰى بَعِيرِهٖ فَاَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِي اَثَرِهٖ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ فَقَالَ لِيَتَّخِذْ اَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِينُ اَحَدَكُمْ عَلٰى اَمْرِ الْاٰخِرَةِ۔

۱۸۵۶: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے جب سونے چاندی کی برائی میں قرآن اترا: الذین یکنزون الذھب والفضۃ اخیر تک لوگوں نے کہا اب ہم کون سا مال اپنے لئے رکھیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں تم کو بتلاتا ہوں اور اپنے اونٹ کو تیز کیا اور آنحضرت ﷺ تک پہنچے (آپ آگے ہوں گے سفر میں) اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کون سا مال رکھیں آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی رکھے شکر کرنے والا اور زبان رکھے ذکر کرنے والی اور بی بی رکھے جو مومنہ ہو (ایمان والی) اور مدد کرے اس کی آخرت کے کام میں۔ (اس کی سند میں عبداللہ بن عمروؓ بن مرہ متکلم فیہ ہے)۔

تشریح ۞ عورت کی مدد آخرت کے کام میں یہ ہے کہ آدمی اس کی وجہ سے گناہوں سے اور بدنظروں سے بچتا ہے اور گھر کے تمام کام عورت کرلیتی ہے مرد کو عبادت کی فرصت ملتی ہے اگر عورت نہ ہو اور یہ کام خود کرے تو عبادت کی فرصت مشکل سے ملے گی بعض عورتیں خود صالح اور عابدہ ہوتی ہیں ان کی صحبت کی وجہ سے مرد بھی زاہد اور عابد ہو جاتا ہے بعض عورتیں اپنے مرد کو جگاتی ہیں تہجد کی نماز کے لئے۔

۱۸۵۷ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهٖ۔

۱۸۵۷: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کے تقویٰ کے بعد پھر مومن کو اور کوئی چیز اتنی مفید نہیں ہے جیسے نیک بخت بی بی اگر خاوند اس کو حکم کرے تو وہ مان لے اگر اس کی طرف دیکھے تو خوش ہو جائے اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اس کو سچا کرے اگر خاوند باہر جائے (سفر وغیرہ میں) تو وہ اس کی خیر خواہی کرے اور اپنی ذات کو محفوظ رکھے (برے کاموں سے) اور اس کے مال کو محفوظ رکھے اس کی سند میں ......

تشریح ۞ مثلاً کہے قسم کھا کر لوگوں کے سامنے اگر میں اپنی عورت کو وہاں جانے سے منع کروں تو وہ کبھی نہیں جائے گی پھر عورت ایسا کرے تا کہ اس کا خاوند سچا ہو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ خاوند اگر کسی بات پر عورت سے قسم کو سچا کرے اور اپنی قسم کے خلاف نہ کرے۔

Marfat.com

## ٦: بَابُ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّيْنِ

## باب: دیندار عورت مقدم ہے سب پر

١٨٥٨: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ اَبِى سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

١٨٥٨: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا عورتوں سے نکاح کرنے میں چار باتیں دیکھی جاتی ہیں ایک تو مال اور دولت دوسرے حسب نسب (یعنی خاندانی شرافت تیسرے حسن و جمال چوتھی دینداری یعنی تقویٰ اور پرہیزگاری تو حاصل کر دین والی عورت کو مٹی لگے تیرے ہاتھوں کو۔

تشریح: یعنی دینداری اور خدا ترسی اور تقویٰ اور پرہیزگاری کو سب پر مقدم رکھ اور جس عورت میں یہ صفت ہو اسی سے نکاح کر کیونکہ مال و دولت کا اختیار نہیں اگر ہے بھی تو عمر بھر خاوند کو طعنہ دیا کرے گی غلام سمجھے گی حسب نسب بغیر عمدہ خصائل کے کون سے کام کا بلکہ اور خرابی ہے کہ برے کام کرے گی اور اپنی خاندانی شرافت پر مغرور رہے گی بجز خاوند کو حقیر سمجھے گی رہا حسن و جمال وہ ایک دن کے بخار میں تشریف لے جاتا ہے دوسرے چند روز کے بعد کیسی ہی حسین عورت ہو اس کی قدر جاتی رہتی ہے اب اگر اس میں تقویٰ اور پرہیزگاری نہ ہو تو خاوند کی جان پر آفت ہوگی سارے محلہ کے لوگ خاوند کے دشمن ہو جائیں گے اور عورت کو طرح طرح سے بھڑکائیں گے تو بہر حال دینداری سب پر مقدم ٹھہری دیندار عورت سے راحت ہوگی گو وہ مفلس ہو خاندانی نہ ہو کیونکہ وہ خاوند کے حقوق سمجھے گی اور خدا سے ڈرے گی البتہ اگر دینداری کے ساتھ ان صفات میں سے بھی کوئی صفت ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور ایسی عورت کو اختیار کرے۔

١٨٥٩: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَوَّجُوْا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ فَعَسَى حُسْنُهُنَّ اَنْ يُرْدِيَهُنَّ وَلَا تَزَوَّجُوْهُنَّ لِاَمْوَالِهِنَّ فَعَسَى اَمْوَالُهُنَّ اَنْ تُطْغِيَهُنَّ وَلٰكِنْ تَزَوَّجُوْهُنَّ عَلَى الدِّيْنِ وَلَاَمَةٌ خَرْمَاءُ سَوْدَاءُ ذَاتُ دِيْنٍ اَفْضَلُ۔

١٨٥٩: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا مت نکاح کرو عورتوں سے ان کے حسن و جمال کے لئے شاید حسن ہی ان کو تباہ کرے اور مت نکاح کرو عورتوں سے ان کے مالوں کو دیکھ کر شاید مال ہی ان کو شرارت میں ڈالے لیکن نکاح کرو ان سے دین کو دیکھ کر البتہ ایک لونڈی کان چھیدی ہوئی کالی دیندار بہتر ہے۔ (اس کی سند میں عبداللہ بن زید افریقی ضعیف ہے)۔

تشریح: یعنی دیندار اور نیک بخت لونڈی کان چھدی ہوئی یا سوار خدار کان والی کالی کلوٹی بہتر ہے گوری چٹی خوبصورت عورت سے جو دیندار نہ ہو ان حدیثوں کی تصدیق آگے چل کر تی ہے جب انسان تجربہ پاتا ہے ورنہ پہلے پہل تو جوانی کی امنگ میں خوبصورت عورت ہی بہتر معلوم ہوتی ہے۔

## ٧: بَابُ تَزْوِيجِ الْاَبْكَارِ

## باب: کنواری عورتوں سے نکاح کرنا

١٨٦٠: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

١٨٦٠: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے عہد میں ایک عورت سے نکاح کیا پھر آپ ﷺ

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَاجَابِرُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِكْرًا اَوْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ كُنَّ لِيْ اَخَوَاتٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذَنْ۔

سے ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر تو نے نکاح کیا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے (ثیبہ وہ عورت جس سے مرد صحبت کر چکا ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کنواری کیوں نہ کی وہ تیرے ساتھ کھیلتی (تو اس سے کھیلتا) میں نے عرض کیا میری بہنیں ہیں (ان کے باپ دس لڑکیاں چھوڑ گئے تھے) تو میں ڈرا کہیں کنواری لڑکی آکر ان میں اور مجھ میں جھگڑا نہ کرا دے (یا کنواری لڑکی آکر انہی میں شریک ہو جائے اور بجائے ترتیب کے ان کے ساتھ کھیلنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہے تو خیر۔

تشریح ۞ چونکہ ان کو کسی اور خاوند سے سابقہ نہیں پڑا ہوتا وہ جو خاوند دے اسی کو بہت جانتی ہیں اور رحم جننے والی سے یہ غرض ہے کہ کنواری عورتوں کی اولاد بہت ہوتی ہے اس لئے کہ ان کے رحم صاف ہوتے ہیں ان میں بیماری نہیں ہوتی اگرچہ اولاد کا ہونا اللہ کی قدرت سے متعلق ہے کبھی ثیبہ کے اولاد ہوتی ہے کنواری کے نہیں ہوتی لیکن اکثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۸۶۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْعَةَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ۔

۱۸۶۱ : حضرت عویم بن ساعدہؓ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورتوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ ان کے منہ شیریں ہوتے ہیں اور رحم جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے مال پر راضی ہو جاتی ہیں (اس حدیث کی سند میں محمد بن طلحہ ضعیف ہے اور عبدالرحمن بن سالم کے متعلق امام بخاری نے فرمایا ہے کہ اس کی حدیث صحیح نہیں ہوتی)

تشریح ۞ یہ بات کہ عورت جننے والی ہے اس کے خاندان سے ہوتی ہے بعض خاندان کی عورتیں بہت جنتی ہیں بعض خاندان کی اکثر بانجھ ہوتی ہیں۔

## ۸ : بَابُ تَزْوِيْجِ الْحَرَائِرِ وَالْوَلُوْدِ

## باب : آزاد عورتوں سے اور جننے والی عورتوں سے نکاح کرنا

۱۸۶۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَلَّامُ ابْنُ سَوَّارٍ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔

۱۸۶۲ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ اللہ سے پاک صاف رہ کر ملے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے (اس کی سند میں کثیر بن سلیم ضعیف ہے اور سلام بن سوار منکر الحدیث ہے)

Marfat.com

تشریح کیونکہ آزاد عورتیں بہ نسبت لونڈیوں کے زیادہ لطیف اور پاک ہوتی ہیں اور ممکن ہے کہ مطلب یہ ہو جو کوئی آزاد عورتوں سے نکاح کرے گا اس کی نگاہ اجنبی عورتوں کی طرف نہ اٹھے گی پس وہ اس گناہ سے بچا رہے گا۔

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنْكِحُوْا فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ۔

۱۸۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت سے اور امتوں پر فخر کروں گا۔

تشریح تو جب نکاح کرو گے تو اولاد ہوگی میری امت زیادہ ہوگی مؤلف نے اَنس کی حدیث بیان نہیں کی جس کو احمد اور ابن حبان نے نکالا اس میں یہ ہے کہ نکاح کرو عورت سے جو خاوند سے محبت رکھے اور بہت جننے والی ہو اس لئے کہ میں اور انبیاء پر فخر کروں گا قیامت کے دن وہ امام احمد نے ابن عمر سے ایسا ہی نکالا ہے اس کی سند میں جریر بن عبداللہ ہے بعضوں نے اس کو ضعیف کہا ہے بعضوں نے ثقہ کہا ہے اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان نے معقل بن یسار سے ایسا ہی نکالا۔

## ۹: بَابُ النَّظْرِ اِلَى الْمَرْاَةِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا

## باب: جب کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اس کو دیکھ سکتا ہے

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمِّهِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً فَجَعَلْتُ اَتَخَبَّاُ لَهَا حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهَا فِيْ نَخْلٍ لَهَا فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا۔

۱۸۶۴: حضرت محمد بن سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کو میں نے نکاح کا پیغام دیا پھر چھپنے لگا لوگوں سے اس کے دیکھنے کے لئے یہاں تک کہ میں نے اس کو دیکھ لیا کھجور کے درختوں میں لوگوں نے ان سے کہا تم ایسا کرتے ہو (یعنی عورت کو چوری سے دیکھتے ہو) اور تم صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب اللہ کسی مرد کے دل میں ڈالے وہ کسی عورت کو پیغام دے (نکاح کا) تو کچھ قباحت نہیں اگر اس کو دیکھ لے اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ہے کوئی ضعیف بھی ہے اور مدلس بھی اور اس نے عنعنہ سے روایت کیا ہے۔

تشریح کیونکہ یہ ضرورت کے وقت دیکھتا ہے اور ضرورت کے وقت ایسا روا ہے جیسے قاضی اور گواہ کو عورت کا دیکھنا درست ہے اسی طرح طبیب کو اس مقام کو دیکھنا درست ہے جہاں دیکھنے کی ضرورت ہو علاج کے لئے اور یہی قول ہے اہلحدیث اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر کا کہ جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو اس کا دیکھنا درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ عورت کے اذن سے درست ہے بغیر اذن کے درست نہیں اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ مطلق درست نہیں ہے اور اس باب میں ایک یہ حدیث ہے دوسرے مغیرہ کی حدیث ہے جو آگے آتی ہے تیسرے ابوہریرہ کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کو دیکھا تھا؟ وہ بولا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا اس کو دیکھ لے اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ویسا ہی ہوا اور اس عورت سے خوب موافقت رہی افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمانوں نے جیسے اور سنتوں کو چھوڑ دیا اس سنت کو بھی چھوڑ دیا ہے جس لڑکی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اس کو سات کوٹھریوں کے اندر چھپاتے ہیں دولہا کو تو کیا دولہا کے عزیز اقربا بھی دلہن کا سایہ تک نہیں دیکھ سکتے اور نکاح کیا کرتے ہیں گویا اندھا شکار کرتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بی بی کو میاں سے اور میاں کو بی بی سے رغبت نہیں ہوتی چند ہی روز میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور طلاق کی نوبت آتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا فَفَعَلَ فَتَزَوَّجَهَا فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا۔

۱۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جا تو اس عورت کو دیکھ لے ایسا کرنے سے زیادہ امید ہوگی کہ تم دونوں میں موافقت ہو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر مغیرہ نے بیان کیا اپنی موافقت کا حال اس عورت سے۔

تشریح: یعنی ان کی طبیعت کو یہ امر پسند نہیں آیا کہ لڑکی کو دولہا دیکھ لے یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے حدیث کو پسند نہیں کیا یا اس کا انکار کیا کیونکہ یہ کفر ہے فرمایا اللہ نے قسم تیرے رب کی کہ ایسے مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حکم نہ کریں اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کر دے ان سے ان کا دل تنگ نہ ہو اور اس کو مان لیں (شاہ عبدالغنی)۔

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ امْرَاَةً اَخْطُبُهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَطَبْتُهَا اِلٰى اَبَوَيْهَا وَاَخْبَرْتُهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهُمَا كَرِهَا ذٰلِكَ قَالَ فَسَمِعَتْ ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا فَقَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَكَ اَنْ تَنْظُرَ فَانْظُرْ وَاِلَّا فَاَنْشُدُكَ كَاَنَّهَا اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا۔

۱۸۶۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا ایک عورت کا کہ میں پیام دیتا ہوں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے اس سے تم دونوں میں محبت زیادہ ہونے کی امید ہے آخر میں ایک انصار کی عورت کے پاس آیا اور میں نے اس کو پیام دیا اس کے ماں باپ کے ذریعہ سے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ ان سے بیان کر دیا لیکن ایسا معلوم ہوا جیسے ماں باپ نے اس کو پسند نہ کیا۔ اس عورت نے پردے میں سے یہ بات سنی تو کہنے لگی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے تو دیکھ لے ورنہ میں تجھے خدا کی قسم دیتی ہوں گویا کہ اس نے بری بات سمجھا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں نے اسے دیکھا پھر موافقت کا بتایا۔

## ۱۰: بَابُ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى

## باب: جب ایک مسلمان بھائی کسی عورت کو پیام دے

Marfat.com

## خِطْبَةِ اَخِيْهِ

## تو دوسرا اس پیام (پر پیام) نہ دے

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ۔

۱۸۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔

تشریح ﴿﴾ عقبہ بن عامر کی روایت میں ہے یہاں تک کہ پیام دینے والا اس کو چھوڑ دے یعنی اگر پہلا پیام موقوف ہو جائے تو دوسرے کو پھر پیام دینا درست ہے نکالا اس کو مسلم نے اور جمہور علماء رحمہا اللہ علیہ اس طرف گئے ہیں کہ یہ فعل حرام ہے۔

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ۔

۱۸۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد پیام نہ دے اپنے بھائی کے پیام پر۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِیْ فَاٰذَنْتُهٗ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اَبُو الْجَهْمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ النِّسَاءِ وَلٰكِنْ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا اُسَامَةُ. اُسَامَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهٖ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرٌ لَّكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهٗ فَاغْتَبَطْتُ بِهٖ۔

۱۸۶۹: حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تیری عدت گزر جائے تو مجھے خبر کر دینا آخر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو پیام دیا اس کو معاویہ اور ابوالجہم بن صخیر اور اسامہ بن زیدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ تو مفلس غریب ہے اس کے پاس مال نہیں ہے اور ابوالجہم ایسا مرد ہے جو عورتوں کو بہت مارتا ہے لیکن اسامہ بہتر ہے یہ سن کر فاطمہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا اسامہ (فاطمہ نے اسامہ کو حقیر جانا اس خیال سے کہ وہ زید کے بیٹے تھے اور زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے لیکن آپ نے ان کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنایا تھا) آپؐ نے فاطمہ سے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کی بات ماننا تیرے لئے بہتر ہے آخر اس نے اسامہؓ سے نکاح کیا فاطمہ کہتی تھی دوسری عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

تشریح ﴿﴾ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی برکت ایسی ہوئی کہ اسامہ کے پاس مجھ کو بہت عیش اور آرام حاصل ہوا یہاں تک کہ دوسری عورتیں اس پر رشک کرنے لگیں پہلے فاطمہ نے اسامہ کو برا جانا اس وجہ سے کہ فاطمہ قریش کی شریف عورتوں میں سے تھیں اور اسامہؓ ایک حبشی غلام کے بیٹے تھے لیکن خدا اور رسول کی اطاعت ضروری ہے اس وجہ سے مان لیا اور حق تعالیٰ نے اس میں برکت دی اس حدیث سے ایک اور بات نکلی کہ اگر نکاح کے باب میں کوئی بھائی مسلمان مشورہ لے تو حق بات بیان کر دے یعنی جو واقعی عیب ہو اس کو ظاہر کر دے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم کا اور معاویہ

Marfat.com

کا عیب بیان کر دیا دوسری روایت میں ہے کہ ابوجہمؓ اپنی لاٹھی کاندھے سے نہیں رکھتا یعنی ہروقت عورتوں کو مارتا رہتا ہے اور معاویہؓ صعلوک ہے یعنی مفلس قلاش سبحان اللہ کیا قدرت ہے خدا کی ایک زمانہ معاویہؓ کا ایسا تھا کہ مفلس تھے ایک پیسہ نہ تھا پھر چند ہی روز کے بعد اللہ نے ان کو ایسی بڑی بادشاہت دی کہ روم' شام' ایران' عرب' مصر سب ان کے زیر تھے تعز من تشاء و تذل من تشاء

## ۱۱: بَابُ اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

## باب: کنواری یا ثیبہ دونوں سے نکاح کی اجازت لینا

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّيُّ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَوْلٰى بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِيْ اَنْ تَتَكَلَّمَ قَالَ اِذْنُهَا سُكُوْتُهَا۔

۱۸۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر والی عورت (یعنی جو پہلے شوہر کر چکی ہو یعنی ثیبہ) زیادہ حق رکھتی ہے اپنے نفس پر اس کے ولی سے اور کنواری عورت سے اجازت لی جائے گی اس کے نفس کے باب میں لوگوں نے عرض کیا آنحضرت ﷺ کنواری تو شرم کرتی ہے بات کرنے میں آپ ﷺ نے فرمایا اس کی اجازت یہ ہے کہ چپ ہو رہے۔

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُبْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا السُّكُوْتُ۔

۱۸۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور کنواری کا بھی نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت یہ ہے کہ خاموش رہے۔

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا وَالْبِكْرُ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

۱۸۷۲: حضرت عدی کندی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ خود اپنی رضامندی ظاہر کرے اور کنواری کی رضامندی اس کا چپ ہو رہنا ہے (اس حدیث کے مضمون کی تائید اور حدیثوں سے بھی ہوتی ہے لیکن یہ سند منقطع ہے کیونکہ عدی کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں۔

تشریح ۞ لیکن ثیبہ کا چپ ہو جانا کافی نہیں بلکہ زبان سے ہوں یا ہاں کہنا چاہئے مراد یہاں کنواری اور ثیبہ سے وہ لڑکی ہے جو جوان ہوگئی ہو لیکن جو نابالغ ہو اس سے اجازت لینا ضروری نہیں بلکہ دل کی اجازت کافی ہے جیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہؓ کا آپ ﷺ سے نکاح کر دیا تھا اس وقت حضرت صدیقہ کی عمر صرف چھ برس کی تھی۔

Marfat.com

## ۱۲: بَابُ مَنْ زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ

## باب: جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح کر دے اور وہ ناراض ہو

۱۸۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّيْنِ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ يُدْعٰى خِذَامًا اَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ فَكَرِهَتْ نِكَاحَ اَبِيْهَا فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَرَدَّ عَلَيْهَا نِكَاحَ اَبِيْهَا فَنَكَحَتْ اَبَا لُبَابَةَ ابْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَذَكَرَ يَحْيٰى اَنَّهَا كَانَتْ ثَيِّبًا۔

۱۸۷۳: حضرت عبدالرحمن بن یزید اور مجمع بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دونوں انصاری تھے کہ ایک شخص نے جس کا نام خذام تھا اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اس نے اپنے باپ کا نکاح پسند نہ کیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کا نکاح فسخ کر دیا پھر اس نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے نکاح کیا یحییٰ بن سعید نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ یہ لڑکی ثیبہ تھی۔

۱۸۷۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتْ فَتَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهُ قَالَ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ اَنْ لَيْسَ اِلَى الْاٰبَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

۱۸۷۴: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے ایک جوان عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے اپنے بھتیجے سے اس کا نکاح کر دیا ہے تا کہ اس کے بھتیجے کی ذلت میرے نکاح کی وجہ سے اٹھ جائے اس کا بھتیجا شاید مفلس ہو گا راوی نے کہا تو آنحضرت ﷺ نے عورت کو اختیار دیا اس نے کہا میں نے اپنے باپ کا نکاح جائز رکھا لیکن میرا مطلب یہ تھا کہ عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کے باپوں کو ان پر اختیار نہیں پہنچتا (جبراً بلا ان کی رضامندی کے ان کا نکاح کر دینے کا۔)

تشریح ۞ یہ بیٹی دو حال سے خالی نہیں کنواری ہو یا ثیبہ اور پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں جوان بالغہ ہو یا نابالغ اہلحدیث کے نزدیک ہر صورت میں لڑکی کو اختیار ہے کہ نکاح فسخ کر دے اور ایک قول یہ ہے کہ فسخ نہیں کر سکتی اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہر صورت میں اگر لڑکی نابالغہ ہو خواہ کنواری ہو خواہ ثیبہ تو باپ اس کا نکاح جبراً نہیں کرا سکتا اور امام شافعیؒ کے نزدیک باکرہ کا کرا سکتا ہے اور ثیبہ کا نہیں کرا سکتا لیکن ابن عباسؓ کی حدیث سے نکلتا ہے کہ یہ لڑکی کنواری تھی اور اس سے شافعیؒ کا مذہب رد ہوتا ہے اس حدیث سے نکلا کہ نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کا باپ کرا سکتا ہے اور یہ بھی نکلا کہ کم سنی میں عورت کا نکاح کر دینا درست ہے لیکن اس کو خیار بلوغت حاصل ہے۔

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا اَبُو السَّقْرِ يَحْيَى بْنُ يَزْدَادَ الْعَسْكَرِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَرُّوْذِيُّ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ۔

۱۸۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا اور وہ ناراض تھی اس نکاح سے تو اختیار دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (خواہ نکاح قائم رکھے خواہ اس کو توڑ ڈالے)۔

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا مُعَمَّرُ بْنُ

۱۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت بھی

Marfat.com

سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایسی ہی ہے۔

## ١٣ : بَابُ نِكَاحِ الصِّغَارِ يُزَوِّجُهُنَّ الْآبَاءُ

## باب: نابالغ لڑکیوں کا نکاح ان کے باپ کرسکتے ہیں

١٨٧٧ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي حَتَّى وَفَى لَهُ جُمَيْمَةٌ فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبَاتٌ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ عَلَى وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

١٨٧٧: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی پھر ہم مدینہ میں آئے تو بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اترے مجھے بخار آیا تو میرے بال جھڑ گئے اس کے بعد پھر ایک چھوٹا سا گچھا بالوں کا موڈھوں تک ہو گیا اس کے بعد پھر میری ماں ام رومان میرے پاس آئی اور میں جھولے میں تھی میرے ساتھ میری کئی سہیلیاں تھیں وہ میرے اوپر چیخی (یعنی بلند آواز سے مجھ کو پکارا) میں ان کے پاس گئی مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا چاہتی ہے آخر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مکان کے دروازے پر کھڑا کر دیا اس وقت میرا دم چڑھ رہا تھا یہاں تک کہ میری سانس ٹھہری پھر میری ماں نے تھوڑا سا پانی لیا اور اس سے میرا منہ دھویا اور سر پونچھا پھر گھر کے اندر گئی وہاں انصار کی کئی عورتیں تھیں ایک کوٹھری میں انہوں نے کہا بہتری اور برکت کے ساتھ آئی اور اچھی قسمت کے ساتھ میری ماں نے مجھ کو ان عورتوں کے سپرد کر دیا انہوں نے میرا سنگار کیا یعنی آراستہ کر کے (دلہن بنایا) پھر میں نہیں ڈری یکا یک کسی چیز سے مگر آنحضرت ﷺ سے جب آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور ان عورتوں نے مجھ کو آپ ﷺ کے سپرد کر دیا اس دن میری عمر نو برس کی تھی۔

١٨٧٨ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سَبْعٍ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَتُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ سَنَةً۔

١٨٧٨: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا جب ان کی عمر سات برس کی تھی اور ان سے محبت کی جب ان کی عمر نو برس کی تھی (نو برس میں بعض لڑکیاں جوان ہو جاتی ہیں اور جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ ابو عبیدہ کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

Marfat.com

تشریح: فضائل حضرت عائشہ ام المومنین کے بے حد اور بے شمار ہیں اور وہ افضل ہیں آنحضرت ﷺ کی تمام بیویوں میں سے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے اور بعضوں نے حضرت خدیجہ سے بھی ان و افضل کہا ہے غرض وہ بڑی بے نفس تھیں جناب رسالت مآب ﷺ کی اور آپ ﷺ کی بیویوں میں سوا ان کے کوئی کنواری نہ تھی اور اس کم سنی میں حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ حال تھا کہ علم و فنیات اور حفظ اور عقل و دانش میں بڑی بوڑھی عورتوں سے سبقت لے گئی تھیں۔

## ۱۴: بَابُ نِكَاحِ الصِّغَارِ يُزَوِّجُهُنَّ غَيْرُ الْآبَاءِ

## باب: اگر نابالغ لڑکی کا نکاح باپ کے سوا اور کوئی کر دے

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّهُ حِيْنَ هَلَكَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ تَرَكَ ابْنَةً لَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَزَوَّجَنِيهَا خَالِي قُدَامَةُ وَهُوَ عَمُّهَا وَلَمْ يُشَاوِرْهَا وَذٰلِكَ بَعْدَ مَاهَلَكَ اَبُوْهَا فَكَرِهَتْ نِكَاحَهُ وَاَحَبَّتِ الْجَارِيَةُ اَنْ يُزَوِّجَهَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ۔

۱۸۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عثمان بن مظعون صحابی جلیل القدر کا انتقال ہوا انہوں نے ایک بیٹی چھوڑی میرا نکاح اس بیٹی سے میرے ماموں قدامہ نے کر دیا اور وہ چچا تھے اس لڑکی کے اور اس لڑکی سے نہیں پوچھا۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب اس کے باپ مر چکے تھے تو اس لڑکی نے اس نکاح کو ناپسند کیا اور اس نے چاہا کہ اس کا نکاح مغیرہ بن شعبہ سے کر دیا جائے آخر قدامہ نے اس کا نکاح مغیرہ ہی سے کر دیا (اس کی سند موقوف ہے اور عبداللہ بن نافع متفقہ طور پر ضعیف ہے)۔

تشریح: شاید عثمان کی بیٹی جوان ہوگی اور جوان لڑکی کا نکاح بغیر اجازت کے نافذ نہیں ہوتا اور حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ نابالغ لڑکی کا نکاح اگر باپ دادا کے سوا اور کوئی ولی کر دے تو نکاح درست ہو جائے گا لیکن لڑکی کو اختیار ہے جوان ہونے کے بعد نکاح کو فسخ کر دے اگر وہ اس نکاح سے ناراض ہو۔

## ۱۵: بَابُ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

## باب: نکاح ولی کے بغیر درست نہیں ہوتا

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ اَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ۔

۱۸۸۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس عورت کا نکاح اس کے ولی نے نہیں کیا اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے باطل ہے اگر مرد نے ایسی عورت سے جماع کیا تو عورت والا مہر دلا میں گے اگر ولیوں میں جھگڑا ہو (اور دونوں ولی ایک درجہ کے ہوں جیسے ایک عورت کے دو بھائی ہوں ایک مرد کے ساتھ اس کا نکاح کرنا چاہے اور دوسرا دوسرے مرد سے اور عورت بالغہ نہ ہو) تو بادشاہ ولی ہے اور اس کا جس کا کوئی ولی نہیں اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے۔

تشریح: یعنی اختلاف کی صورت میں بھی اسی طرح جب کسی عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو اس کی ولایت بادشاہ وقت کو حاصل ہوگی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث لا نکاح الی بولی آنحضرت ﷺ کی تمام بیویوں سے صحیح ہوئی جیسے حضرت

Marfat.com

عائشہؓ سے ام سلمہؓ سے زینبؓ بنت جحش سے اور بلیس حصبیوں سے اور جمہور کے نزدیک ولی وہ ہے جو عصبات میں سب سے زیادہ عورت کے قریب ہو اور ابوحنیفہ کے نزدیک ذوی الارحام جیسے ماموں نانا وغیرہ بھی ولی ہیں جب عصبات نہ ہوں حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ ولی کی شرط نکاح میں اس لئے رکھی گئی کہ اگر عورت اپنا نکاح آپ کرے تو اس میں ایک طرح کی بے شرمی ہے دوسرے یہ کہ نکاح میں شہرت چاہئے اور وہ اسی سے ہوتی ہے کہ عورت کے اولیاء حاضر رہیں تیسرے یہ کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں تو احتمال ہے کہ برے آدمی یا غیر کفو کے ساتھ نکاح کر لیں شافعیؒ نے کہا نکاح منعقد نہیں ہوتا مگر ولی کی زبان سے اگر قریب کا ولی نہ ہو تو بادشاہ یا اس کا نائب نکاح کر دے تو اگر کسی عورت نے اپنا نکاح کر لیا آپ ہی اگرچہ ولی کے اذن سے ہو تب بھی نکاح باطل ہوگا اور یہی قول ہے اہل حدیث کا اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اگر عورت آزاد اور عاقلہ بالغہ ہو تو اپنا نکاح آپ کر سکتی ہے خواہ کنواری ہو یا ثیبہ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ بے شرمی کی نشانی ہے اور بعض حنفیہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا واللہ اعلم اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث مختلف طریقوں سے مروی ہے تو بہت صحابہؓ سے تو اس کی صحت میں کلام نہیں ہے اب قرآن میں جو حتی تنکح کا لفظ آیا ہے اس سے یہ نہیں نکلتا کہ بغیر ولی کے نکاح صحیح ہے بلکہ آیت میں نسبت کی ہے نکاح کی عورت کی طرف اور یہ حدیث کے خلاف نہیں اور یہ جو حنفیہ دوسری حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ ثیبہ زیادہ حقدار ہے اپنے نفس کی اپنے ولی سے اس سے بھی حجت پوری نہیں ہوتی اس لئے حقداری سے وہاں یہ غرض ہے کہ ولی ایسی عورت کا نکاح جبراً نہیں کر سکتا اب یہ حدیث کہ ام سلمہ نے اپنا نکاح آنحضرت ﷺ سے آپ کر لیا تھا اور کہا تھا کہ میرے اولیاء میں سے کوئی حاضر نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بادشاہ تھے دین و دنیا دونوں کے اور تمام مومنین اور مومنات کے ولی تھے اور فرمایا آپ نے انا ولی من لا ولی لہ نکاح بغیر ولی کے کہاں ہوا علاوہ اس کے اس نکاح پر اور نکاحوں کا قیاس نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نکاح کے باب میں کئی اور امور آنحضرت ﷺ سے خاص تھے شاید یہ بھی ان میں سے ہو دوسرے یہ کہ آپ ﷺ کے ساتھ نکاح کرنا باعث فخر اور سعادت دارین ہے اس میں ولی کی کیا ضرورت ہے اور اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا جب ام سلمہؓ نے یہ کہا کہ میرا کوئی ولی حاضر نہیں ہے کہ تیرے اولیاء میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے ساتھ نکاح کرنے سے ناراض ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۸۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ۔

۱۸۸۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ بادشاہ ولی ہے اس کا جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔

۱۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔

۱۸۸۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح نہیں جائز ہے بغیر ولی کے۔

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۸۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ عورت اپنا نکاح کرے اس لئے کہ بدکار ہے وہ عورت جو اپنا نکاح آپ کرتی ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی بازاری عورتیں جو ہوتی ہیں وہ بھی تو خرچی ٹھہرا کر ایک عقد کرتی ہیں لیکن اس کو نکاح نہیں کہتے اس لئے یہ عورت کے اولیاء حاضر نہیں ہوتے خود عورت اپنے آپ معاملہ طے کر لیتی ہے اس حدیث کے ہوتے ہوئے حنفیہ کو بھی لازم ہے کہ نکاح بغیر ولی کے نہ کریں ورنہ احتمال ہے کہ نکاح جائز نہ ہو اور تمام عمر زنا میں صرف ہو۔ لا حول ولا قوة الا باللہ۔

## ١٦: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشِّغَارِ

## باب: شغار کی ممانعت

١٨٨٤: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِيْ اِبْنَتَكَ اَوْ اُخْتَكَ عَلٰى اَنْ اُزَوِّجَكَ اِبْنَتِيْ اَوْ اُخْتِيْ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

١٨٨٤: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے اور شغار یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن کا مجھ سے نکاح کر دے اس شرط پر کہ میں اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح تجھ سے کر دوں اور دونوں طرف کچھ مہر قرار نہ پائے۔

تشریح ﴿﴾ بلکہ ہر ایک کی جانب مہر یہی ہو کہ دوسرے کی بیٹی یا بہن یہ حاصل کرے ابن عبدالبر نے کہا یہ نکاح باجماع علماء ناجائز ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں جمہور اس کو باطل کہتے ہیں اور شافعیؒ نے کہا یہ نکاح باطل ہے مثل نکاح متعہ کے اور ابو حنیفہؒ نے کہا نکاح صحیح ہو جائے گا اور ہر ایک پر مہر مثل لازم ہوگا۔

١٨٨٥: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ۔

١٨٨٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شغار سے۔

تشریح ﴿﴾ مسلم نے ابن عمر سے بھی ایسا ہی نکالا ہے۔

١٨٨٦: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ۔

١٨٨٦: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں شغار نہیں ہے۔

## ١٧: بَابُ صَدَاقِ النِّسَآءِ

## باب: عورتوں کا مہر

١٨٨٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ

١٨٨٧: حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا مہر کیا تھا؟ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صَدَاقُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ فِيْ اَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَوْقِيَةً وَ نَشًّا هَلْ تَدْرِيْ مَاالنَّشُّ هُوَ نِصْفُ اَوْقِيَةٍ وَذَالِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

کی بیویوں کا مہر بارہ اوقیہ چاندی اور ایک نش تھا تو جانتا ہے نش کیا ہے وہ آدھا اوقیہ اس سب کے پانچ سو درہم ہوتے ہیں۔

تشریح اور ہمارے ملک میں انگریزی سکہ سے تخمیناً سوا روپیہ ہوتے ہیں ایسا ہی باندھنا عمدہ ہے اور اہل حدیث کے نزدیک مہر گراں باندھنا مکروہ ہے طبرانی نے اوسط میں نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بڑی برکت اس نکاح میں ہے جس میں بوجھ کم ہو اور اس کی سند ضعیف ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے انصاری عورت سے نکاح کیا آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا تو نے کتنا مہر باندھا وہ بولا چار اوقیہ آپ ﷺ نے فرمایا چار اوقیہ جیسے تم اس پہاڑ میں سے چاندی تراشتے ہو ہمارے پاس اتنا مال نہیں ہے لیکن ہم تجھ کو ایک لڑائی میں بھیجیں گے شاید وہاں تجھ کو مال مل جائے پھر آپ ﷺ نے ایک لشکر بنی عبس کی طرف بھیجا اور اس شخص کو اس میں روانہ کیا اور ابوداؤد اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مہر کو مقرر نہیں کیا چونکہ وہ مختلف ہوتا ہے باعتبار رسوم اور عادات اور رغبت کے تو اس کا تقرر نہیں ہو سکتا جیسے اشیاء کی قیمت معین نہیں ہو سکتی اور اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی چیز تلاش کر اگر چہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو مگر آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کے مہر میں بارہ اوقیہ سنت رکھے اور ایک نش اور حضرت عمرؓ نے کہا عورتوں کے مہر نہ بڑھاؤ اگر مہر بڑھانا دنیا کی عزت ہو یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ ہوتا تو تمہارے نبی ﷺ اس کو ضرور اختیار کرتے۔ انتہیٰ۔

١٨٨٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ لَا تَغَالُوْا صَدَاقَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْكَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَاللّٰهِ كَانَ اَوْلَاكُمْ وَاَحَقَّكُمْ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْدَقَ امْرَاَةً وَلَا اَصْدَقَتْ امْرَءَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اَوْقِيَةً وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُثْقِلُ صَدَقَةَ امْرَاَتِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِيْ نَفْسِهِ وَيَقُوْلُ قَدْ كَلِفْتُ اِلَيْكِ عَلَقَ الْقِرْبَةِ اَوْ عَرَقَ الْقِرْبَةِ۔ وَكُنْتُ رَجُلًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا مَا اَدْرِيْ مَا عَلَقُ الْقِرْبَةِ اَوْعَرَقُ الْقِرْبَةِ۔

١٨٨٨: ابوالعجفاء سلمی سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا عورتوں کے مہر مہنگے نہ کرو ایسا کرنا عزت ہوتی دنیا میں یا تقویٰ ہوتا اللہ کے پاس تو تم سب میں اس کے زیادہ حقدار اور اولیٰ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں میں سے اور بیٹیوں میں سے کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا اور مرد اپنی عورت کا مہر بھاری کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے دل میں اس کی دشمنی پیدا کر لیتا ہے وہ کہتا ہے میں نے تیرے لئے تکلیف اٹھائی یہاں تک کہ مشک کی رسّی بھی اٹھائی یا مجھے پسینہ آیا مشک کے پانی کی طرح ابوالعجفاء نے کہا میں ایک مولد آدمی تھا یعنی اصلی عرب کے رہنے والا نہ تھا بلکہ دوسرے ملک سے آکر عرب میں پیدا ہوا تھا تو میں نہیں سمجھا حضرت عمرؓ نے جو لفظ بولا علق القربۃ عرق القربۃ۔

١٨٨٩ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ

١٨٨٩: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی فزارہ میں سے نکاح کیا دو جوتیوں

Marfat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَاَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ نِكَاحَهُ۔

پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نکاح جائز رکھا۔

۱۸۹۰ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَزَوَّجُهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَيْسَ مَعِيَ قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۱۸۹۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون اس سے نکاح کرتا ہے ایک مرد بولا میں آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کچھ دے اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو وہ بولا میرے پاس تو کچھ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی اس قدر قرآن اس عورت کو سکھلا دو یہی مہر ہے ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے ایک لوہے کی انگوٹھی بھی مہر ہو سکتی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو قرآن کا سکھلا دینا بھی مہر ہو سکتا ہے اہلحدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے جابرؓ سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مرد ایک عورت کو مٹھی بھر اناج دے مہر کے طور پر تو وہ اس کے لئے حلال ہو جائے گی اس کی سند ضعیف ہے اور دارقطنی کی روایت میں ہے ابوسعیدؓ سے کہ اگرچہ ایک مسواک ہو پیلو کی اور صحیحین میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے نکاح کر دیا ایک عورت کا تعلیم قرآن پر اب ان حدیثوں کے معارض وہ روایت نہ ہو گی کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہے اس کو دارقطنی نے نکالا جابرؓ سے کیونکہ اس کی سند میں مبشر بن عبید ہے اور حجاج بن ارطاۃ یہ دونوں ضعیف ہیں ابن قیمؒ نے کہا صحیح حدیثوں سے نکاح کا جواز دس درہم سے کم مہر پر ثابت ہے اور قرآن میں اموالکم کا لفظ عام ہے شامل ہے قلیل اور کثیر کو اور مہر کا قیاس نصاب سرقہ پر ایک فاسد قیاس ہے بھلا نکاح کو چوری سے کیا علاقہ اور تعین فرج کو قطع ید سے کیا تعلق اور کئی بار اوپر گزر چکا کہ سب سے زیادہ صحیح قیاس اہلحدیث کا ہوتا ہے اور جس قدر آدمی حدیث سے واقف ہوگا اتنا ہی اس کا قیاس عمدہ ہوگا اور جس قدر حدیث سے دور ہوگا اتنا ہی اس کا قیاس فاسد ہوگا۔ انتہی۔

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ثَنَا الْاَغَرُّ الرَّقَاشِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ عَائِشَةَ عَلٰى مَتَاعِ بَيْتٍ قِيمَتُهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا۔

۱۸۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا گھر کے اسباب پر جس کی قیمت پچاس درہم تھی (اسکی سند میں عطیہ عوفی ضعیف ہے)۔

تشریح ﴿﴾ پچاس درہم کے ساڑھے بارہ یا تیرہ روپے ہوئے جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کا جو تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں اور ایسے بادشاہ دین اور دنیا کی محبوب بی بی ہیں یہ مہر ہو تو اور کسی عورت کی کیا حقیقت ہے جو کہا جائے کہ یہ مہر اس کے لائق نہیں ہے قسم خدا کی کوئی بادشاہ بیگم اور شہزادی اس لائق بھی نہیں ہے کہ حضرت عائشہ

Marfat.com

تشریح ۞ جوتیاں اپنے سر پر رکھا کرے یا اللہ ہم کو قیامت میں ہماری ماں کی خدمت نصیب کر اور ہم کو اپنی ماں کی کفش برداری میں رکھ۔ آمین یا رب العلمین۔

## ۱۸: بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَلَا يَفْرُضُ لَهَا فَيَمُوْتُ عَلٰى ذَالِكَ

۱۸۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَاوَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَهَا الصَّدَاقُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِىْ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ ذَالِكَ۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

## باب: ایک شخص ایک عورت سے نکاح کرے لیکن مہر معین نہ کرے پھر مر جائے تو کیا حکم ہوگا

۱۸۹۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر مر گیا اور اس عورت سے صحبت نہیں کی اور نہ اس کا مہر مقرر کیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس عورت کو مہر ملے گا اور ترکہ بھی ملے گا اور اس پر عدت بھی لازم ہوگی یہ سن کر معقل بن سنان رضی اللہ عنہ اشجعی کھڑا ہوا اور بولا کہ میں موجود تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے باب میں ایسا ہی حکم دیا ہے۔

دوسری روایت بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی ہے۔

تشریح ۞ یہ روایت مختصر ہے دوسرے طریقوں میں یوں ہے کہ عبداللہ نے کہا اس عورت کو مہر مثل ملے گا یعنی اس کے کنبے کی عورتوں کا جو مہر ہوگا وہی اس کو دلایا جائے گا نہ کم اور نہ زیادہ پھر معقل نے گواہی دی تو عبداللہ بن مسعودؓ نہایت خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہوا ابن قیم نے کہا اس فتویٰ کے معارض کوئی فتویٰ نہیں تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

## ۱۹: بَابُ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اُوْتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَوَامِعَ الْخَيْرِوَخَوَاتِمَهٗ اَوْقَالَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ فَعَلَّمَنَا خُطْبَةَ الصَّلٰوةِ وَخُطْبَةَ الْحَاجَةِ خُطْبَةُ الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ

## باب: نکاح کے خطبے کا بیان

۱۸۹۳: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہتری کی ساری باتیں دیئے گئے تھے یا بہتری کی خاتم اور بہتری کی فاتح باتیں (یعنی بھلائی کے شروع اور بھلائی کے اخیر کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز کا خطبہ سکھلایا اور حاجت کا یعنی نکاح کا نماز کا تو خطبہ یہ ہے التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

Marfat.com

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخُطْبَةُ الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَصِلُ خُطْبَتَكَ بِثَلَاثِ اٰيَاتٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ﴾ [اٰل عمران: ۱۰۲] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ﴾ [النساء: ۱] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ [الأحزاب: ۷۰، ۷۱] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور حاجت یعنی نکاح کا خطبہ یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اس کے بعد قرآن میں سے تین آیتیں پڑھنا چاہئے ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ﴾ [اٰل عمران: ۱۰۲] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ﴾ [النساء: ۱] اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ [الأحزاب: ۷۰، ۷۱] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

تشریح: دارمی کی روایت میں ہے کہ اس خطبے کے بعد پھر نکاح پڑھایا جائے یعنی ایجاب قبول کرایا جائے ترمذی نے روایت کیا حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس خطبے میں تشہد نہیں ہے وہ جزامی ہاتھ کی طرح ہے۔

۱۸۹۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ۔

۱۸۹۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی خطبے میں) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ۔

۱۸۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوْا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ اَقْطَعُ۔

۱۸۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بڑا کام (یعنی اعتبار کے لائق کام جیسے کتاب یا رسالہ یا خطبہ وغیرہ اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ کٹا ہوا ہے۔

تشریح: یعنی ناتمام ہے یا بے برکت ہے۔

## ۲۰: بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ

## باب: نکاح کو مشہور کرنا لوگوں پر

۱۸۹۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اِلْيَاسَ

۱۸۹۶: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظاہر کرو اس نکاح کو

Marfat.com

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالْغِرْبَالِ۔

اور دف بجاؤ نکاح پر (اس کی سند میں خالد بن الیاس عدوی متفقہ طور پر ضعیف ہے ابن حبان اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے)

۱۸۹۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصْلُ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ۔

۱۸۹۷: محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال اور حرام میں فرق یہ ہے کہ دف بجایا جائے اور بلند آواز سے نکاح کا اعلان کیا جائے۔

تشریح تا کہ سب لوگوں کو خبر ہو جائے کہ یہاں نکاح ہوا ہے اب اختلاف ہے علماء کا کہ سوائے دف کے اور باجے بھی درست ہیں یا نہیں جیسے طبلے سارنگی وغیرہ بعضوں نے دف کے سوا اور سب باجوں کو ناجائز رکھا ہے اور بعضوں نے شادی اور عید میں جائز رکھا ہے اور وقتوں میں جائز نہیں رکھا۔

## ۲۱: بَابُ الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ

## باب: گانا اور دف بجانا

۱۸۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْحُسَيْنِ (اِسْمُهُ خَالِدُ الْمَدَنِيُّ) قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَالْجَوَارِي يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَتَغَنَّيْنَ فَدَخَلْنَا عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لَهَا فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عُرْسِي وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ يَتَغَنَّيَانِ وَتَنْدُبَانِ اٰبَائِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ وَتَقُوْلَانِ فِيْمَا تَقُوْلَانِ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَافِي غَدٍ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَلَا تَقُوْلُوْهُ مَا يَعْلَمُ مَافِي غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ۔

۱۸۹۸: ابوالحسین سے روایت ہے جن کا نام خالد مدنی تھا کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے عاشورہ کے دن اور لڑکیاں دف بجاتی تھیں اور گاتی تھیں پھر ہم ربیع بنت معوذ کے پاس گئے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے جس دن میری شادی ہوئی تھی اس کی صبح کو اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو گاتی تھیں اور میرے باپ دادوں کا ذکر کرتی تھیں جو بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے اور گانے میں وہ بھی گانے لگیں وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَافِي غَدٍ یعنی ہم میں ایک نبی ﷺ ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ مت کہو کل کی بات کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کے سوا۔

تشریح تو دف بجانا شادی اور عید میں درست رکھا ہے اور اس کی اباحت میں احادیث صحیحہ وارد ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ غیر محرم عورتیں نہ گاتی ہوں اور جیسا اس زمانہ میں رواج ہے کہ جوان فاحشہ عورتیں گاتی بجاتی ہیں اس کے حرام ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہے۔

۱۸۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ فِي يَوْمِ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ

۱۸۹۹: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ابو بکر صدیقؓ میرے پاس آئے اور اس وقت میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں گا رہی تھیں جو اشعار ان لوگوں نے بعاث کے دن کہے تھے (بعاث ایک مقام کا نام ہے وہاں انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی پھر یہ لڑائی ایک سو بیس برس تک قائم رہی

Marfat.com

ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ أبمزمور الشیطان فی بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک فی یوم عید الفطر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا۔

جب اسلام آیا اس کی برکت سے یہ لڑائی موقوف ہوئی) اور وہ پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں ابوبکرؓ نے کہا یہ شیطان کا باجا بیٹھی ہیں آنحضرت ﷺ کے گھر میں یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابوبکرؓ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (جس دن وہ خوشی کرتے ہیں گاتے بجاتے ہیں اور یہ ہماری عید ہے۔

تشریح : بعض علماء نے کہا یہ واقعہ حجاب سے پہلے کا تھا اور حافظ ابن حجر نے کہا مجھے قوی دلیلوں سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ خاصا تھا کہ آپ ﷺ کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور اس کی طرف نظر کرنا درست تھا ہم کہتے ہیں اس حدیث میں تو اس باب کی کوئی دلیل نہیں ہے اور لڑکیوں سے مراد نابالغ لڑکیاں ہیں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غیب کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے اور اس پر اتفاق ہے علماء کا اور یہ بھی نکلتا ہے کہ شادی اور خوشی میں دف بجانا اور گانا کچھ منع نہیں ہے۔

۱۹۰۰ حدثنا ھشام بن عمار ثنا عیسی ابن یونس ثنا عوف عن ثمامة بن عبداللہ عن انس بن مالک ان النبی ﷺ مر ببعض المدینة فاذا ھو بجوار یضربن بدفھن ویتغنین ویقلن نحن جوار من بنی النجار یاحبذا محمد من جار فقال النبی ﷺ یعلم اللہ انی لاحبکن۔

۱۹۰۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بعضے راستوں میں گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا چھ لڑکیاں اپنی دف بجاتی ہیں اور گاتی ہیں اور کہتی ہیں: نحن جوار من بنی النجار یاحبذا محمد من جار لڑکیاں بنی نجار کی کیا عمدہ پڑوسی ہیں حضرت محمد ﷺ یہ سن کر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

تشریح : تو آپ ﷺ نے جائز رکھا عید کے دن گانے کو۔

۱۹۰۱ حدثنا اسحق بن منصور انبانا جعفر بن عون انبانا الاجلح عن ابی الزبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال انکحت عائشة ذات قرابة لھا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اھدیتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معھا یغنی؟ قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار قوم فیھم غزل فلو بعثتم معھا من یقول اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم۔

۱۹۰۱: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے عائشہؓ نے انصار میں سے ایک اپنے رشتہ دار کا نکاح کیا تو آنحضرت ﷺ بھی وہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے دلہن کو روانہ کر دیا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا۔ عائشہؓ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا انصار ایسے لوگ ہیں جو غزل پسند کرتے ہیں (یعنی عورتوں سے باتیں کرنا) تو کاش تم دلہن کے ساتھ ایک شخص بھیجتے جو کہتا (گا کر) اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم ہم تمہارے پاس آئے اللہ تم کو اور ہم کو سلامت رکھے اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم اس حدیث کی سند میں اجلح اور ابوالزبیر میں اختلاف ہے۔

تشریح : دوسری روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ سے تشریف لائے اور مدینہ پہنچے تو انصار کی لڑکیاں راستوں پر نکلیں گاتی بجاتی تھیں آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں طلع البدر علینا من ثنیات الوداع وجب الشکر علینا مادعا للہ داع آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تم سے محبت رکھتا ہے اصل یہ ہے کہ الاعمال بالنیات ان لڑکیوں

Marfat.com

تشریح ۞ گانے بجانے سے اور کوئی غرض نہ تھی سوا اس کے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی خوشی سے ایسا کرتی تھیں اور ... کے رسول ﷺ کی محبت بیکار جانے والی نہیں ہے بلکہ محبت ہی اصل ہے اور سب اس کے تابع ہیں اور لڑکیاں کچھ رسر گانے والیاں نہ تھیں بلکہ کمسن اور نابالغ تھیں اور آپ ﷺ کے تشریف لانے کی خوشی میں معمولی طور سے گانے لگیں یہ مباح ہے اس کی اباحت میں کچھ شک نہیں۔

اس کے بعد یہ ہے فلولا الحنطة السمراء لم تسمن عذارا کم اگر سانولے رنگ کی گندم نہ ہوتی تو تمہاری کنواری لڑکیاں موٹی نہ ہوتیں۔

۱۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ طَبْلٍ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ تَنَحّٰى حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۰۲: حضرت مجاہد سے روایت ہے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے طبلہ کی آواز سنی تو انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں اور وہاں سے سرک گئے تین بار ایسا ہی کیا پھر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

تشریح ۞ یہ دلیل ہے ان لوگوں کی جو مزامیر کو حرام کہتے ہیں شائد آنحضرت ﷺ کو طبلہ کی سخت آواز ناگوار گزری ہوگی تو آپ ﷺ نے کان بند کر لئے ورنہ راستہ میں چلنا اور محلّہ میں رہنا دشوار ہوگا۔

## ۲۲: بَابُ فِي الْمُخَنَّثِيْنَ

## باب: ہیجڑوں کا بیان

تشریح ۞ عربی میں ہیجڑے کو مخنث کہتے ہیں یہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو خلقی جس کے بدن میں پیدائش سے نرمی اور اعضاء میں لوچ ہوتا ہے عورتوں کی طرح اس پر گناہ نہیں نہ یہ برا ہے اللہ کے نزدیک دوسرے جو بنایا جاتا ہے خصیے نکال کر یہ مذموم اور ملعون ہے۔

۱۹۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ يَفْتَحِ اللّٰهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَاَةٍ تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرِجُوْهُ مِنْ بُيُوْتِكُمْ۔

۱۹۰۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ ان کے گھر میں گئے وہاں ایک مخنث کو دیکھا جو عبداللہ بن ابی امیہ سے کہہ رہا تھا اگر اللہ کل طائف کو فتح کر دے گا تو میں تم کو ایک عورت بتلاؤں گا جب وہ سامنے آتی ہے تو چاونٹیں اس کے پیٹ پر ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں دکھلائی دیتی ہیں (وہی چاونٹیں دونوں طرف سے نمودار ہو کر آٹھ ہو جاتی ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ عورت موٹی ہے اور پر گوشت اور عرب لوگ موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو نکال دو اپنے گھروں سے۔

تشریح ۞ پہلے یہ مخنث ام المومنین کے گھر میں جاتا تھا اس وجہ سے کہ عورتوں کو مخنث سے تعلق نہیں ہوتا تو وہ غیر اولی الاربہ میں داخل ہوا بعد اس کے جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ وہ عورتوں کی تعریف کرتا ہے تو اس کو گھروں میں جانے سے منع کر دیا اس مخنث کا نام ہیت تھا بعد اس کے آپ ﷺ نے اس کو مدینہ سے نکلوا دیا حمے کی طرف جب حضرت

Marfat.com

تشریح ۞ عمر کی خلافت ہوئی تو لوگوں نے کہا اب وہ بوڑھا اور ناتوان ہو گیا ہے اور محتاج ہے تو حضرت عمر نے اس کو اجازت دی کہ ہفتہ میں ایک بار جمعہ کے دن شہر میں آیا کرے اور بھیک مانگ کر پھر اپنی جگہ چلا جایا کرے اور وہیں رہے۔

۱۹۰۴ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمَرْاَةَ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَالرَّجُلَ تَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ۔

۱۹۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی اس عورت پر جو مردوں کا بھیس بنائے اور لعنت کی اس مرد پر جو عورتوں کا بھیس بنائے۔

۱۹۰۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِىُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَلَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔

۱۹۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کریں۔

## ۲۳ : بَابُ تَهْنِئَةِ النِّكَاحِ

## باب: نکاح کی مبارکبادی دینا

۱۹۰۶ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّاَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِىْ خَيْرٍ۔

۱۹۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دولہا کو مبارکباد دیتے تو یوں فرماتے اللہ برکت دے تم کو اور برکت ڈالے تم پر اور تم دونوں میں اتفاق رکھے خیریت کے ساتھ۔

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَقِيْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ بَنِىْ جُشَمٍ فَقَالُوْا بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ۔

۱۹۰۷: حضرت عقیلؓ بن ابی طالب نے ایک عورت سے نکاح کیا جو بنی جشم میں سے تھی لوگوں نے (جاہلیت کے دستور کے موافق) یوں کہا بالرفاء والبنین یعنی بیوی مرد میں اتفاق ہو اور بیٹے پیدا ہوں عقیل نے کہا اس طرح مت کہو بلکہ وہ کہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت ان کو اور برکت ڈالے ان پر۔

تشریح ۞ اگرچہ جاہلیت کا کلام بھی کچھ ایسا برا نہ تھا اس موقع پر مگر چونکہ اس سے یہ نکلتا تھا کہ بیٹیوں کا ہونا اس کو پسند نہیں ہے اس وجہ سے ممانعت کی۔

## ۲۴ : بَابُ الْوَلِيْمَةِ

## باب: ولیمہ کا بیان

تشریح ۞ ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو خاوند کی طرف سے ہوتا ہے شب زفاف کے بعد اور یہ کھانا مسنون ہے اقل وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک بکری ذبح کرے اور ستو اور جو اور مٹھائی پر بھی ولیمہ درست ہے غرض ہر کھانے سے ہو سکتا ہے اور بعضوں نے اس کو واجب کہا ہے۔

Marfat.com

۱۹۰۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا اَوْمَهْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ۔

۱۹۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا (زعفران کا ان کے کپڑے یا بدن پر) تو فرمایا یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے ایک نواۃ (پانچ درہم) سونے پر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ برکت دے تجھ کو ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔

تشریح ۞ شاید دلہن کے پاس رہنے سے عبدالرحمٰن کے بدن یا کپڑے پر زعفران لگ گئی ہو اور حنفیہ اور شافعیہ نے مرد کو زعفران لگانا منع رکھا ہے گو شادی میں سہی اور مالکیہ نے کہا کہ کپڑے میں لگانا درست ہے لیکن بدن میں درست نہیں تو ولیمہ کی کوئی حد نہیں جس قدر مقدور اور جتنی ضرورت ہوا تنا کھانا تیار کر سکتا ہے۔

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ نِسَآئِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً۔

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بڑا ولیمہ اپنی کسی عورت کے نکاح میں کرتے نہیں دیکھا جتنا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح میں کیا آپ ﷺ نے ایک بکری ذبح کی۔

۱۹۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ وَغِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ۔

۱۹۱۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ولیمہ کیا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ستو اور کھجور پر۔

۱۹۱۱: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ خَيْثَمَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَةً مَا فِيْهَا لَحْمٌ وَلَا خُبْزٌ قَالَ ابْنُ مَاجَةَ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ اِلَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ۔

۱۹۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ولیمہ میں شریک تھا اس میں نہ گوشت تھا نہ روٹی ابن ماجہ نے کہا اس کو نہیں بیان کیا مگر سفیان بن عینیہ نے۔

۱۹۱۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتّٰى نُدْخِلَهَا عَلٰى عَلِيٍّ فَعَمَدْنَا اِلَى الْبَيْتِ فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ اَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيْفًا فَنَفَشْنَاهُ بِاَيْدِيْنَا ثُمَّ اَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيْبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا اِلٰى

۱۹۱۲: ام المومنین حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے ہم کو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے کہ حضرت فاطمہؓ کے جہیز کی تیاری کریں اور ان کو لے جائیں حضرت علی کے پاس تو ہم گئیں ایک کوٹھری کی طرف اور بطحاء میدان کے کونوں سے نرم مٹی لی وہ اس کوٹھری میں بچھائی گئی گویا یہی فرش تھا پھر دو تکیے ہم نے تیار کئے خرمے کی چھال ان میں بھری اور اس کو توما ہم نے اپنے ہاتھوں سے بعد اس کے ہم نے (لوگوں کو) کھلایا کھجور اور انگور اور میٹھا پانی پلایا اور لکڑی ہم نے لی وہ کوٹھری کے ایک کونے

Marfat.com

عَوْدٍ فَعَرَضْنَاهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقِي عَلَيْهِ الثَّوْبَ وَيُعَلِّقُ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ۔

میں لگا دی کپڑا ڈالنے کے لئے اور مشک لٹکانے کے لئے اور ہم نے حضرت فاطمہؓ کی شادی سے اچھی شادی نہیں دیکھی (اس کی سند میں فضل بن عبداللہ ضعیف ہے اور جابرؓ متہم ہے)۔

تشریح سبحان اللہ دنیا اور دین کی بادشاہ زادی اور اس کی شادی میں اس قدر کم سامان اب اس زمانے میں غریب سے غریب آدمی کی شادی میں بھی اس سے کہیں زیادہ سامان ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ اللہ نے دنیا سے آپ کو پاک رکھا اسی طرح آپ کی آل کو بھی اور جب تک زندہ رہے ہمیشہ فقر و فاقہ اور مصائب میں مبتلا رہے کیونکہ آخرت کے مزے انہیں کے لئے ہیں اور یہ جو اس حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی شادی سے اچھی ہم نے شادی نہیں دیکھی اس کا مطلب یہ ہے کہ بے تکلفی اور خوشی اور راحت کے ساتھ شادی ہو تو وہی شادی ہے اور جتنا تکلف زیادہ ہو اتنی ہی شادی کیا ہے بربادی ہے۔

١٩١٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُرْسِهِ فَكَانَتْ خَادِمَهُمُ الْعَرُوسُ ۔ قَالَتْ تَدْرِي مَاسَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَنْقَعْتُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ صَفَّيْتُهُنَّ فَأَسْقَيْتُهُنَّ إِيَّاهُ۔

۱۹۱۳: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں بلایا تو سب لوگوں کی خدمت دلہن ہی نے کی وہ دلہن کہتی تھی تم جانتے ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا پلایا میں نے چند کھجوریں رات کو بھگو دی تھیں صبح میں نے ان کو صاف کیا اور وہ شربت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پلایا۔

## ٢٥ : بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي

## باب: دعوت قبول کرنا چاہئے

١٩١٤ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ۔ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ۔ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

۱۹۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگ بلائے جاتے ہیں اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی۔

تشریح ہر چند ولیمہ کا کھانا سنت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا ہے مگر اس کو برا کہا اس وجہ سے کہ اس میں مالداروں کی ہی دعوت ہوتی ہے اور محتاجوں کو کوئی نہیں پوچھتا معلوم ہوا کہ عمدہ کھانا وہ ہے جس میں محتاج بھی شریک ہوں خیر یہ بات تو صحابہؓ کے وقت میں تھی کہ صرف ولیمہ کے کھانے میں کم محتاج شریک ہوتے تھے لیکن اور کھانوں میں محتاج شریک رہتے سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ محتاجوں کو دعوت میں زیادہ بلائے اگر کچھ لوگ اپنے دوست آشنا مالدار بھی ہوں تو مضائقہ نہیں پھر جب یہ محتاج آئیں تو ان کو بڑی خاطر داری کے ساتھ عمدہ عمدہ کھانے کھلائے اور اگر ممکن ہو تو خود بھی محتاجوں میں شریک ہو کر ان کے ساتھ کھائے۔

١٩١٥ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۹۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

Marfat.com

نُمَيْرٍ - ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى وَلِيْمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شادی کی دعوت میں (ولیمہ میں) بلایا جائے تو قبول کرے۔

تشریح ۞ بعضوں نے کہا اس حدیث کی رو سے ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور بعضوں نے کہا فرض کفایہ ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے یہ جب ہے کہ دعوت معین ہو اگر دعوت عام ہو تو قبول کرنا واجب نہ ہوگا اس لئے کہ اس کے نہ جانے سے میزبان کی خاطر شکنی نہ ہوگی اور دعوت کا قبول کرنا ساقط ہو جاتا ہے عذر کی وجہ سے مثلاً دعوت کا کھانا مشتبہ ہو یا وہاں نرے مالدار حاضر ہوتے ہوں یا صاحب دعوت صحبت کے لائق نہ ہوں یا دعوت سے مقصود حب جاہ اور استکبار ہو وہاں خلاف شرع کام ہوں جیسے فواحش کا اجتماع وقص وغیرہ۔

۱۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ - ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ' عَنْ مَنْصُوْرٍ' عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَلِيْمَةُ اَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيْ مَعْرُوْفٌ' وَالثَّالِثُ رِيَاءٌ وَسَمْعَةٌ۔

۱۹۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ اول دن حق ہے یعنی واجب ہے (ایک روز دعوت کرنا یہ ان کے نزدیک معنی ہوگا جو ولیمہ کو واجب کہتے ہیں اور جو سنت کہتے ہیں وہ حق سے یہ معنی لیں گے کہ ایک دن ضروری ہے اور دوسرے دن دستور کے موافق ہے) جو لوگ باقی رہ گئے ہیں ان کو کھلانے کیلئے اور تیسرے دن ریاکاری اور سنانے کیلئے اور شہرت کیلئے یہ منع ہے۔

## ۲۶: بَابُ الْاِقَامَةِ عَلَى الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

## باب: کنواری اور ثیبہ کے پاس کیونکر رہے

تشریح ۞ باب کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک شخص کے پاس پہلے سے بی بی ہو اب ایک نئی بی بی اور کرے تو اگر وہ کنواری ہو تو سات دن تک اس کے پاس رہے اور اگر ثیبہ ہو تو تین دن تک پھر دونوں بیبیوں کے پاس باری باری ایک ایک روز رہا کرے شافعی اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ نئی دلہن کا دل ملانا ضروری ہے اگر پہلے سے ہی باری باری رہے تو اس کو وحشت ہو جانے کا ڈر ہے اور کنواری کا دل ذرا دیر میں ملتا ہے اس لئے سات دن اس کے لئے رکھے اور ثیبہ کا دل جلدی مل جاتا ہے تین دن اس کے لئے رکھے اور اس باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں لیکن حنفیہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور اپنی عادت کے موافق عموم آیت سے دلیل لی ہے **فان خفتم ان لا تعدلو** اور ہم کہتے ہیں کہ یہ عدل کے خلاف نہیں ہے اور قرآن شریف کو آنحضرت ﷺ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا اور باب کی حدیثیں مشہور اور متعدد صحابہ سے مروی ہیں تو کتاب اللہ کی تخصیص ان سے جائز ہوگی اور خود حنفیہ نے مسح ناصیہ کے باب میں اسی قسم کی احادیث سے حجت لی ہے۔

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ - ثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ ' عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ' عَنْ اَنَسٍ' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثًا' وَلِلْبِكْرِ سَبْعًا۔

۱۹۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثیب کے لئے (جس سے نئی شادی ہو) تین دن ہیں اور کنواری کے لئے سات دن (پھر برابر تقسیم کرے۔

Marfat.com

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ' ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ (یَعْنِی ابْنَ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ) عَنْ اَبِیْهِ' عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ لَیْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ۔ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ.

۱۹۱۸: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو تین دن تک ان کے پاس رہے اور فرمایا تو میرے نزدیک ذلیل نہیں ہے اگر تو چاہے تو میں سات روز تک تیرے پاس رہ سکتا ہوں یعنی اور سات روز تک ان تین دن کے سوا پھر میں اپنی سب عورتوں کے پاس سات سات دن تک رہوں گا۔

تشریح: اور سب کے بعد تیری باری آئے گی اس میں بہت عرصہ ہوتا تھا لہٰذا ام المومنینؓ نے اس کو قبول نہیں کیا اور کہا کہ بس تین دن آپ ﷺ کا رہنا میرے پاس کافی ہے اب باری باری ایک ایک روز سب کے پاس رہ کر میرے پاس بھی آیئے۔

## ۲۷: بَابُ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلِ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْهِ اَهْلُهُ

## باب: آدمی اپنی بی بی کے پاس جائے تو کیا کہے؟

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی ' وَصَالِحُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی الْقَطَّانُ۔ قَالَا ثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰی۔ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ' عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو' وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفَادَ اَحَدُكُمْ امْرَاَةً اَوْ خَادِمًا اَوْ دَابَّةً فَلْیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِهَا وَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَاجُبِلَتْ عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَاجُبِلَتْ عَلَیْهِ۔

۱۹۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے حاصل کرے بیوی یا غلام' لونڈی یا جانور تو اس کی پیشانی پکڑے اور کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خیر تک یعنی یا اللہ میں اس کی بھلائی تجھ سے مانگتا ہوں اور اس کی خلقت اور طبیعت کی بھلائی اور پناہ مانگتا ہوں تیری اس کی برائی سے اور اس کی خلقت اور طبیعت کی برائی سے۔

۱۹۲۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ' عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰی امْرَاَتَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ ثُمَّ كَانَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ یُسَلِّطِ اللّٰهُ عَلَیْهِ الشَّیْطَانَ اَوَلَمْ یَضُرَّهُ۔

۱۹۲۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جب اپنی عورت سے صحبت کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ پھر اس صحبت سے حمل رہ جائے تو اس بچے پر شیطان کا زور نہ ہوگا یا شیطان اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

Marfat.com

تشریح ﴿﴾ نقصان شیطان کا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک یہ کہ بچے کو بڑا ہونے پر گمراہ کرے اور کفر اور فسق اور حقوق والدین میں مبتلا کرے دوسرے جب وہ پیدا ہو تو اس کی کوکھ میں کونچے۔ تیسرے مرگی کا عارضہ اس کو لگائے چوتھی یہ کہ باپ کے ساتھ خود بھی جماع میں شریک ہوتا کہ بچے کے نطفے میں اپنا اثر ہو جائے مجاہدؒ سے منقول ہے کہ جو شخص جماع سے پہلے اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان مرد کے ذکر پر لپٹ جاتا ہے اور جماع میں اس کا شریک ہو جاتا ہے اور امید ہے کہ یہ دعا پڑھنے سے سب نقصانوں سے حفاظت ہوگی۔

## ۲۸: بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْجِمَاعِ — باب: جماع کے وقت ستر اور پردہ پوشی کرنا

تشریح ﴿﴾ یعنی بالکل برہنہ نہ ہونا جانوروں کی طرح ایسا کرنا مستحب ہے گو اپنی بی بی کے سامنے ننگا ہونا بھی درست ہے۔

۱۹۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ۔ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ۔ قَالَا ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! عَوْرَاتُنَا۔ مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ۔ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! اَرَءَ یْتَ اِنْ كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ؟ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تُرِیَهَا اَحَدًا فَلَا تُرِیَنَّهَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! فَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا خَالِیًا؟ قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُسْتَحْیٰ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

۱۹۲۱: بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے دادا سے میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہماری شرمگاہیں ہیں یعنی ستر کی جگہ ان میں سے ہم کیا کھول سکتے ہیں اور کیا چھپائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اپنے ستر کو چھپائے رکھ (یعنی قبل اور دبر کو اور بعضوں نے کہا ران کو بھی بعضوں نے کہا ناف کو بھی بعضوں نے کہا گھٹنے کو بھی) مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر لوگ ملے جلے رہتے ہوں (جیسے ناتے والے ایک گھر میں رہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو یہ کر سکے کہ تیرے ستر کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کر کوئی اس کو نہ دیکھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی ہم میں سے اکیلا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ سے شرم کرنا چاہئے لوگوں سے زیادہ۔

تشریح ﴿﴾ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرح کشف ستر کی اجازت نہ دی اب جو لوگ حمام میں نہلانے والوں یا حجام کے سامنے ننگے ہو جاتے ہیں یا عورتیں ایک دوسری کے سامنے یہ شرع کی رو سے بالکل منع ہے اور حاکم وقت کو اس پر سزا دینا چاہئے اگرچہ تنہائی میں ننگے ہونا درست ہے مگر ضرورت سے جیسے نہاتے وقت یہ نہیں کہ بلا ضرورت ننگے ہو کر بیٹھے اللہ تعالیٰ سے اور فرشتوں سے شرم کرنا چاہئے سبحان اللہ جیسی شرم و حیا اسلام کے دین میں ہے ویسی کسی دین میں نہیں ہے یہود اور نصاریٰ ننگے نہاتے ہیں ایک دوسرے کے سامنے اور مشرکین جاہلیت کے وقت ننگے ہو کر طواف اور عبادت کیا کرتے تھے اور اب بھی یہ رسم ہندوؤں میں موجود ہے مگر اسلام نے ان سب ہی باتوں کو رد کر دیا اور تہذیب اور حیاء اور شرم سکھلائی۔

۱۹۲۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ

۱۹۲۲: حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ ۔ ثَنَا الْأَحْوَصُ ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ ۔ وَرَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ ۔ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ وَلَا يَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ ۔

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرے تو پردہ اوڑھ لے اور گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو (اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں تابعی مجہول ہے)۔

تشریح: یعنی جیسے گدھا گدھی جماع کرتے ہیں ننگے ہوکر یہ نہی تنزیہی ہے کیونکہ اوپر گزر چکا ہے کہ اپنی عورت کے سامنے ننگا ہونا درست ہے۔

۱۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۔ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللّٰهِ قَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ ۔

۱۹۲۳: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی۔

تشریح: سبحان اللہ شرم وحیا اسی کو کہتے ہیں۔

## ۲۹: بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

## باب: عورتوں سے دبر میں وطی کرنے کی ممانعت

۱۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ۔ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا ۔

۱۹۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا اس شخص کی طرف جو عورت سے دبر میں جماع کرے گا۔

تشریح: نکالا اس کو امام احمد اور بزار اور سنن والوں نے اس لفظ سے کہ ملعون ہے اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی حائضہ عورت سے دبر میں آئے یا نجومی کی بات سچ جانے اس نے انکار کیا اس کا جو محمد ﷺ پر اترا اس کی سند میں ابو تمیمہ ہے بزار نے کہا وہ حجت نہیں ہے اور جس روایت کو وہ اکیلا نقل کرے وہ کوئی چیز نہیں ہے اور بخاری نے کہا اس نے ابو ہریرہؓ سے نہیں سنا اور احمد اور ترمذی نے اور نسائی نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مت جماع کرو عورت سے ان کی دبر میں اس کے راوی ثقہ ہیں اور احمد اور نسائی نے عمرو بن شعیب سے نکالا عن ابیہ عن جدہ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عورت سے دبر میں جماع کرنا لواطت صغریٰ ہے اور اس بات میں کئی حدیثیں ہیں جو ایک دوسری کو قوی کرتی ہیں اور ائمہ اربعہ اور تمام علماء حدیث نے اتفاق کیا اس کی حرمت پر اس لئے کہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ۔ فاتوا حرثکم انی شئتم اور حرث کہتے ہیں کھیتی کو جہاں سے پیدا ہو وہ کھیتی ہے یعنی قبل اور دبر فرث ہے یعنی نجاست۔

۱۹۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ۔ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ

۱۹۲۵: حضرت خزیمہ بنت ثابت رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

زِيَادٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَرَمِيٍّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ۔

عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سچی بات سے شرم نہیں کرتا تین بار یہ فرمایا مت جماع کرو عورتوں سے ان کی دبر میں۔

تشریح ۞ اس کی اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

۱۹۲۶ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ، وَجَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ. قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَتْ يَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتَى امْرَاَةً فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا، كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ : ﴿نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ [البقرة : ۲۲۳]

۱۹۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودیوں کا یہ اعتقاد تھا جو کوئی اپنی عورت سے جماع کرے اس کے قبل میں دبر کی طرف سے تو لڑکا بھینگا ہوگا۔ (احول) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ [البقرة : ۲۲۳]

تشریح ۞ انصار بھی یہود کی پیروی کرتے تھے اور کہتے تھے جو کوئی دبر کی طرف سے قبل میں جماع کرے تو لڑکا احول ہوگا اللہ نے اس کو باطل کیا اور قبل میں ہر طرح سے جماع کو جائز رکھا امام احمدؒ نے روایت کیا کہ انصار کی ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا عورت سے قبل میں کوئی جماع کرے دبر کی طرف سے تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میں ہلاک ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا کیوں؟ انہوں نے کہا میں نے اپنے پالان (عورت) کو الٹا کیا رات کو آپ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا تب یہ آیت اتری یعنی اختیار ہے آگے سے جماع کرو پیچھے سے لیکن دخول ضرور ہے کہ قبل میں ہو اور فرمایا کہ بچ حیض سے اور دبر سے نکالا اس کو امام احمد اور ترمذی نے تو مطلب آیت کا یہ نہیں کہ دبر میں دخول کرنا جائز ہے طیبی نے کہا اگر دبر میں جماع کیا اجنبی عورت سے تو مثل زناء کے ہے اور جو اپنی عورت یا لونڈی سے کیا تو امر حرام کا مرتکب ہوا لیکن اس پر حد نہ ہوگی اور نووی نے کہا کہ مفعول اگر صغیر یا مجنون ہو یا زبردستی اس پر کی تو ایسا فعل کرنے والے پر حد پڑے گی۔

## ۳۰ : بَابُ الْعَزْلِ

## باب: عزل کا بیان

۱۹۲۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ۔ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ اَوَ تَفْعَلُوْنَ؟ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ، قَضَى اللّٰهُ لَهَا اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

۱۹۲۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو کچھ قباحت نہیں اگر ایسا کرتے ہو اس لئے کہ جس جان کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پیدا کرنا چاہا ہے تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔

Marfat.com

تشریح ؛؛ وہ یہ ہے کہ انزال کے وقت شرمگاہ کو باہر نکال لے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو۔

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ۔

۱۹۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن اترا کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اگر عزل منع ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ممانعت اتارتا۔

تشریح ؛؛ البتہ لونڈی سے اس کی اجازت کے بغیر بھی عزل درست ہے اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ عزل مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے اور بہت صحابہؓ اور تابعین سے اس کی اجازت بھی منقول ہے اور مسلم نے جذامہ بنت وہب سے نکالا کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پوشیدہ داؤ ہے (یعنی زندہ گاڑنا) اور جابرؓ کی حدیث سے جواز نہیں نکلتا شاید اس کو ممانعت کی خبر نہ ہوئی ہو اسی طرح ابو سعید کی حدیث سے وہ محتمل ہے بعضوں نے اس سے ممانعت نکالی اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے متعلق فرمایا کیا تو اس کو پیدا کرتا ہے کیا تو اس کو روزی دے گا نطفہ کو رکھ دے جہاں اس کی جگہ ہے کیونکہ پیدائش تقدیر سے ہوتی ہے اور احمد اور مسلم نے اسامہ بن زید سے نکالا ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا میں عزل کرتا ہوں اپنی عورت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں؟ وہ بولا میں ڈرتا ہوں اس کے بچہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ نقصان کرتا تو فارس اور روم کو نقصان کرتا اور ابن عبدالبر نے کہا کہ اجماع ہے اس پر کہ آزاد عورت سے عزل نہ کیا جائے مگر اس کی اجازت سے بدلیل حدیث حضرت عمرؓ کے لیکن اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ عورت کو جماع میں کچھ حق نہیں ہے۔

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَرَّرِ ابْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا۔

۱۹۲۹: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا آزاد عورت سے عزل کرنے سے مگر اس کی اجازت سے (اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے)۔

## ۳۱: بَابُ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

## باب: پھوپھی نکاح میں ہو تو اسکے اوپر بھتیجی کو نہ لائے اور خالہ نکاح میں ہو تو اس کے اوپر بھانجی کو نہ لائے

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا۔

۱۹۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی خالہ پر۔

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۱۹۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ نِكَاحَيْنِ اَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا۔

انہوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے دو نکاحوں سے ایک یہ کہ مرد جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی میں دوسرے یہ کہ جمع کرے خالہ اور بھانجی میں۔

۱۹۳۲ : حَدَّثَنَا جَبَّارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ـ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ ـ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ ـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا ـ

۱۹۳۲ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کی جائے عورت اس کی پھوپھی پر اور نہ اس کی خالہ پر۔

## ۳۲: بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَتَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ

## باب: ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں' اُس عورت نے دوسرے سے نکاح کیا لیکن دوسرے خاوند نے جماع سے پہلے اس کو طلاق دی تو اب پہلے خاوند کو اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں (اگر صحبت کرے دوسرا خاوند پھر طلاق دے تو پہلے خاوند کو نکاح کرنا جائز ہے)

تشریح ۞ یعنی جماع کرے اور جماع میں حشفہ کا غائب ہونا کافی ہے اور یہ مسئلہ متفق علیہ ہے اور ابن مسیبؒ سے منقول ہے کہ جماع کی حاجت نہیں صرف شوہر ثانی سے نکاح کافی ہے اب وہ حلال ہو جائے گی شوہر اول کے لئے کیونکہ قرآن میں تنکح کا لفظ ہے اور ہم کہتے ہیں تنکح سے مراد جماع ہے اور رفاعہ کی صحیح حدیث اس کی دلیل ہے اور سعید کا قول اعتبار کے لائق نہیں۔

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ـ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، اَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ ـ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيْرِ ـ وَاِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ ـ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقُ عُسَيْلَتَكِ ـ

۱۹۳۳: حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے رفاعہ قرظی کی بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کے پاس تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا ان کے پاس تو ایسا ہے جیسے کپڑے کا سرا (یعنی وہ جماع نہیں کر سکتے یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کیا پھر تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے یہ نہیں ہو سکتا جب تک عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا مزہ☆ تو نہ چکھے اور وہ تیرا مزہ نہ چکھے۔

☆ حلالہ معاشرہ میں کس طرح ناسور بن کر سرایت کر گیا ہے اگر اس کو ملاحظہ کرنا ہو تو کتاب: ''حلالہ کی تباہ کاریاں'' کا مطالعہ کیجئے۔ (احمد یار سلفی)

Marfat.com

تشریح جب کوئی اپنی بی بی کو تین طلاق دے تو اب ضروری ہے کہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور اس سے جماع کرائے اس کے بعد اگر دوسرا مرد طلاق دے تو وہ عورت پہلے خاوند سے پھر نکاح کر سکتی ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ دوسرا خاوند جو نکاح کرے وہ حلالہ کی نیت سے نہ کرے نہ حلالہ کی شرط زبان سے لگائے ورنہ نکاح ناجائز ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ زبان سے اگر شرط لگائے تو منع ہے لیکن دل میں اگر صرف نیت ہو حلالہ کی تو قباحت نہیں بہر حال حلالہ کا نکاح حرام ہے اور ایسا کرنے والا اور جس کے لئے کیا جائے دونوں ملعون ہیں۔

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ ـ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ زَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُطَلِّقُهَا۔ فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ـ اَتَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ؟ قَالَ لَا ـ حَتّٰى يَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ ـ

۱۹۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مسئلہ میں اگر مرد کی ایک عورت ہو جس کو وہ طلاق دے (یعنی تین طلاق) پھر اس سے ایک دوسرا نکاح کرے اور وہ دخول سے پہلے اس کو طلاق دے تو وہ پہلے خاوند کے پاس پھر جا سکتی ہے ہرگز نہیں پھر جا سکتی جب تک دوسرے خاوند کا مزہ نہ چکھے (یعنی اس سے صحبت داری نہ ہو)۔

## ۳۳: بَابُ الْمُحَلِّلِ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

## باب: حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں کا بیان

۱۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنَ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ ـ

۱۹۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لعنت کی اس شخص پر جو حلالہ کرے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس حدیث شریف کا مضمون صحیح ہے۔

۱۹۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ ـ

۱۹۳۶: جناب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۱۹۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ۔ ثَنَا اَبِيْ۔ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ اَبُوْ مُصْعَبٍ مِشْرَحُ بْنُ هَامَانَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ قَالُوْا بَلٰى ـ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ الْمُحَلِّلُ لَعَنَ اللّٰهُ

۱۹۳۷: حضرت عقبہ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ بتاؤں مانگا ہوا سانڈ کون ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں بتایئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے لعنت کرے اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور

Marfat.com

الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ ۔ جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

تشریح اس کی سند میں یحییٰ بن عثمان ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا وہ مرسل ہے اور احمد اور نسائی اور ترمذی اور حاکم نے ابن مسعودؓ سے ایسا ہی نکالا اس کو صحیح کہا ابن القطان اور ابن دقیق العید نے اور احمد اور بیہقی اور بزار اور ابن ابی حاتم اور ترمذی نے علل میں ابو ہریرہؓ سے ایسا ہی نکالا اور بخاری نے کہا وہ حسن ہے اور حاکم اور طبرانی نے اوسط میں نکالا حضرت عمرؓ سے کہ حلالہ کرنے کو ہم زنا سمجھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت عمرؓ سے صحیح ہوا انہوں نے کہا میرے پاس حلالہ کرنے والا یا جس کے لئے حلالہ کیا جائے لایا جائے میں اس کو رجم کروں اس کو ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق اور ابن منذر نے نکالا اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے نکالا انہوں نے کہا دونوں زانی ہیں اور ابن تیمیہ نے اس باب میں ایک رسالہ لکھا اس کا نام ہے بیان الدلیل علی ابطال التحلیل ۔ ابن قیم نے کہا حلالہ کا نکاح کسی ملت میں مباح نہیں ہوا اور کسی صحابی نے نہیں کیا نہ اس کا فتویٰ دیا افسوس ہے کہ اس زمانہ میں لوگ حلالہ کا نکاح کرتے ہیں اور وہ عورت جو حلالہ کراتی ہے گویا دو آدمیوں سے زنا کراتی ہے ایک حلالہ کرنے والے سے دوسرے پھر اپنے پہلے خاوند سے اور اللہ پناہ میں رکھے اس آفت سے۔

## ۳۴ : بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

## باب: دودھ پلانے سے وہی حرمت ہوتی ہے جو نسب سے ہوتی ہے

۱۹۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۔ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ۔

۱۹۳۸: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دودھ پلانے سے بھی وہ لوگ محرم ہو جاتے ہیں جو ناتے کی وجہ سے محرم ہوتے ہیں۔

تشریح جیسے ماں بہن وغیرہ لیکن رضاعت میں چار عورتیں حرام نہیں ہیں جو نسب میں حرام ہیں ایک تو اپنے بھائی کی رضاعی ماں اور بھائی کی نسبی ماں حرام ہے کس لئے کہ وہ یا اپنی بھی ماں ہوگی یا باپ کی بیوی ہوگی کس لئے کہ وہ بہو ہوگی اور دونوں محرم ہیں دوسرے پوتے یا نواسے کی رضاعی ماں اور پوتے یا نواسے کی نسبی ماں حرام ہوگی کس لئے کہ وہ بہو ہوگی یا بیٹی تیسری اپنی اولاد کی نانی یا دادی رضاعی اور اولاد کی نسبی نانی یا دادی حرام ہے کیونکہ وہ اپنی ساس ہوگی یا ماں چوتھی اپنی اولاد کی رضاعی بہن اور نسبی بہن اپنی اولاد کی حرام ہے کیونکہ وہ اپنی بیٹی ہوگی یا ربیبہ اور بعض علماء نے اور عورتوں کو بھی بیان کیا ہے جو رضاع میں حرام نہیں ہیں جیسے چچا کی رضاعی ماں یا پھوپھی کی رضاعی ماں یا ماموں کی رضاعی ماں یا خالہ کی رضاعی ماں مگر نسب میں یہ سب حرام ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو رشتہ محرمات کی اس آیت میں مذکور ہے حرمت علیکم امهاتكم اخیر تک وہ سب رضاع کی وجہ سے بھی محرم ہو جاتی ہے اور جن عورتوں کا اوپر بیان ہوا وہ اس آیت میں مذکور نہیں ہے۔

۱۹۳۹ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ۔ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ

۱۹۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ دیا گیا حمزہ بن

Marfat.com

قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدَ عَلٰى بِنْتِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

عبدالمطلب کی بیٹی سے پیام دینے کا (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلاح دی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا) اور رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جونسب سے حرام ہوتے ہیں۔

۱۹۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ۔ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحْ اُخْتِيْ عَزَّةَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ ۔ وَاَحَقُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِيْ ۔ قَالَتْ فَاِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ ۔ فَقَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّهَا لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَاحَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ اَخَوَاتِكُنَّ وَلَا بَنَاتِكُنَّ ۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۹۴۰: ام حبیبہ ام المومنین (معاویہ کی بہن) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجئے جب دودھ پیٹ میں چلا جائے اور بعضوں نے کہا تین بار سے کم میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور بعضوں نے کہا دس بار سے کم میں اور یہ مذہب شافعی ہے اور حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ اس کی قائل تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرتی ہے انہوں نے کہا جی ہاں کچھ میں اکیلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں ہوں (کہ اور سوکن کا ہونا پسند کروں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بہت بیبیاں ہیں) پھر میرے ساتھ اگر بہتری میں میری بہن شریک ہو تو وہ زیادہ بہتر ہے (اور غیر عورتوں کے شریک ہونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے لئے درست نہیں ہے اس لئے کہ دو بہنوں کا جمع کرنا جائز نہیں اور ام حبیبہ نے یہ خیال کیا کہ شاید خاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ امر جائز ہو) ام حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ہم باتیں کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درہ ام سلمہؓ کی بیٹی انہوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی جب بھی مجھے درست نہ ہوتی اس لئے کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور اس کے باپ (ابوسلمہ) کو دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا تو میرے سامنے پیش نہ کرو اپنی بہنوں کو اور اپنی بیٹیوں کو۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔

تشریح ﴿﴾ کیونکہ وہ میرے لئے درست نہیں ہو سکتیں بہنیں تو اس وجہ سے کہ دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں اور بیٹیاں اس لئے کہ وہ میری ربیبہ ہوئیں اور ربیبہ حرام ہے بنص قرآنی ربیبہ وہ لڑکی جو اپنی بیوی کی ہو پہلے خاوند سے۔ جب تک پانچ بار نہ چوسے ابن مسعودؓ اور عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن زبیر اور عطاء اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عروہ اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق ابن حزم اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور حنیفہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مدت رضاعت میں قلیل اور کثیر سب سے حرمت ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

## ۳۵ :بَابُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

## باب: ایک باریا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

۱۹۴۱ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ ۔

۱۹۴۱: حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار دودھ پینا یا ایک بار دودھ نچوڑنا یا دو بار حرام نہیں کرتا۔

۱۹۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَاشٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ ۔

۱۹۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۱۹۴۳ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ۔ ثَنَا اَبِىْ۔ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ سَقَطَ لَا يُحَرِّمُ اِلَّا عَشْرُ رَضَعَاتٍ اَوْ خَمْسٌ مَعْلُوْمَاتٌ۔

۱۹۴۳: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پہلے قرآن میں یہ آیت تھی پھر اس کا پڑھنا موقوف ہو گیا کہ حرام نہیں کرتا مگر دس بار دودھ پینا یا پانچ بار پینا۔

تشریح ۞ جن کا پینا بالیقین معلوم ہو حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں مطلق ہے اور ضعنکم اور یہ شامل ہے قلیل اور کثیر سب کو اور ہم کہتے ہیں کہ حدیث صحیح اور مشہور ہے تو اس سے تخصیص ہوگئی قرآن کی اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ پہلے قرآن میں دس بار دودھ پینا اترا تھا پھر پانچ بار پینے سے وہ حکم منسوخ ہوا اور حضرت ﷺ کی وفات تک یہ پانچ بار پڑھی جاتی تھی قرآن میں تو اب یہ حکم ٹھہرا کہ پانچ بار سے کم حرام نہ کرے گا اور یہ حدیث کہ ایک بار دو بار دودھ پینا حرام نہیں کرتا اس کو مؤید ہوں گی نہ مخالف اور مطلب ان کا یہی ہوگا کہ ایک یا دو یا تین یا چار بار تک حرام نہیں کرتا اور حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بعض آیتوں کی تلاوت منسوخ ہوگئی لیکن حکم باقی ہے جیسے آیت رجم اور یہ آیت اب تو حنفیہ کو یہ کہنے کا بھی موقع نہ رہا کہ قرآن شریف میں مطلق ہے کیونکہ خود قرآن پاک ہی سے یہ بھی ثابت ہے کہ پانچ بار سے کم میں حرمت نہیں ہوئی۔

## ۳۶ :بَابُ رِضَاعِ الْكَبِيْرِ

## باب: بڑے آدمی کے دودھ پینے کا بیان

تشریح ۞ اس باب میں کئی صحابہ سے مروی ہے جیسے حضرت عائشہ سہلہ بنت ام سلمہ سے اور ان سے بہت تابعین نے روایت کی ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک جوان لڑکا آیا کرتا تھا ام سلمہؓ نے کہا میں نے اس کا آنا پسند نہ کیا اور ان سے کہا انہوں نے کہا تم کو رسول اللہ ﷺ کی چال بھلی معلوم نہیں ہوتی ابو حذیفہؓ کی عورت نے

Marfat.com

آپ ﷺ سے عرض کیا کہ سالم میرے پاس آتا ہے اب وہ جوان مرد ہو گیا ہے اور ابو حذیفہؓ کے دل میں اس کی طرف سے شک گزرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو دودھ پلا دے تاکہ وہ تیرے پاس آیا کرے اور بخاری نے بھی حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی نکالا اور حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ اور عروہ بن زبیر اور عطا بن ابی رباح اور لیث بن سعد اور ابن علیہ اور داؤد ظاہری اور ابن حزم کا قول ایسا ہی ہے (یعنی بڑے آدمی کو دودھ پلا دینا اس لئے کہ اس سے پردے کی ضرورت نہ رہے جائز ہے) اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے اور وہ کہتے ہیں کہ بڑے آدمی کو دودھ پلا دینے سے نظر جائز ہو جانے کی البتہ حرمت ثابت نہ ہوگی حرمت جب ہی ہوگی کہ دو برس کے اندر دودھ پلائے اور جمہور علماء اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے اور دلیل لی ان حدیثوں سے جن میں یہ ہے کہ دو برس کے بعد رضاع نہیں ہے اور ابن مسعودؓ نے کہا اس شخص کے باب میں جس کے منہ میں اپنی بی بی کا دودھ چلا گیا تھا اور ابو موسیٰ نے حرمت کا فتویٰ دیا ہے کہ رضاعت نہیں ہے مگر جو دو برس کے اندر ہو نکالا اس کو ابو داؤد نے اور حضرت عمرؓ نے کہا اس شخص کے بارے میں جس کی بی بی وسوکن نے دودھ پلا دیا تھا کہ وہ تیری بی بی ہے اس لئے کہ رضاعت بچپن میں ہے یہ روایت موطا میں ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں ہمارے مذہب کے خلاف نہیں ہیں کس لئے کہ غرض ان سے یہ ہے کہ رضاعت سے حرمت نہیں ہوتی مگر جو دو برس کے اندر ہو اور ہمارا بھی یہی قول ہے اور کبیر (بڑے آدمی) کو دودھ پلا دینے سے وہ حرام نہیں ہوتا لیکن اس کا آنا جانا گھر میں درست ہو جاتا ہے اور اس سے پردے کی ضرورت نہیں رہتی اور جب ایسی حاجت آن پڑے تو یہ حکم نہایت مناسب ہے جیسے ابو حذیفہ کی حدیث میں ہے ان کی بی بی نے کہا ہم نے سالم کو بچپن سے پالا تھا اور ابو حذیفہؓ نے اس کو بیٹا کہا تھا اب وہ بڑا ہو گیا ہے اور بغیر اس کے آئے ہوئے بن نہیں پڑتا امام ہمام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے بھی اس کو ترجیح دی ہے کہ جب ضرورت آن پڑے تو اس حدیث پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں آسانی ہے اور حنفیہ جو کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ آیا ہے تو دو برس تک رضاعت کا اہتمام ہو جاتا ہے اب اس کے بعد کیونکر رضاعت درست ہوگی اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں وہ رضاعت مراد ہے جس سے نکاح کی حرمت ہوتی ہے وہ تو بے شک دو برس پر ختم ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ رضاعت کا بھی حکم قرآن میں اترا تھا جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوگا لیکن اس کی تلاوت جاتی رہی تیسرے یہ کہ سالم کی حدیث مشہور ہے اس کو کئی صحابہؓ نے روایت کیا ہے پس قرآن شریف پر زیادت حدیث کی رو سے جائز ہوگی اور افسوس ہے کہ حنفیہ اہل حدیث پر تو یہ اعتراض کرتے ہیں حالانکہ اہلحدیث کے پاس اس کے ثبوت کے لئے آیت اور احادیث اور اقوال صحابہ موجود ہیں لیکن ان کے امام ابو حنیفہ نے جو رضاعت کی مدت کو اڑھائی برس تک رکھا ہے اور خلاف کتاب کے چھ مہینے اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں اس کی دلیل نہ آیت سے ہے نہ حدیث سے نہ اقوال صحابہؓ سے پس حنفیہ خود اپنے دل میں شرمائیں وہ کس منہ سے دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں اور خود سب سے زیادہ قابل اعتراض ہیں۔

۱۹۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ۔ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۹۴۴: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ابو حذیفہؓ (اپنے خاوند) کے چہرے پر

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ الْكَرَاهِيَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ كَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ. فَفَعَلَتْ . فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا اَكْرَهُهٗ بَعْدُ . وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا .

ناراضی پاتی ہوں سالم کے ہمارے پاس آنے سے یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا تو سالم کو دودھ پلا دے اس نے کہا میں کیونکر اس کو دودھ پلاؤں وہ بڑا آدمی ہے آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا میں جانتا ہوں کہ وہ بڑا آدمی ہے آخر سہلہ نے ایسا ہی کیا (یعنی سالم کو اپنا دودھ پلا دیا) پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی کہ میں نے ابوحذیفہ کے منہ پر اس کے بعد وہ بات نہیں پائی جس کو میں برا جانوں اور ابوحذیفہؓ بدر کی لڑائی میں حاضر تھے۔

۱۹۴۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ . عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ' قَالَتْ لَقَدْ نَزَلَتْ اٰيَةُ الرَّجْمِ وَرَضَاعَةُ الْكَبِيْرِ عَشْرًا . وَلَقَدْ كَانَ فِيْ صَحِيْفَةٍ تَحْتَ سَرِيْرِيْ . فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشَاغَلْنَا بِمَوْتِهٖ دَخَلَ دَاجِنٌ فَاَكَلَهَا .

۱۹۴۵ : ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رجم کی آیت اتری اور بڑے آدمی کو دس بار دودھ پلا دینے کی اور یہ دونوں آیتیں ایک کاغذ پر لکھی تھیں میرے تخت کے تلے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات ہوئی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات میں مشغول تھے تو گھر کی پلی ہوئی بکری آئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔

تشریح ؟؟ اس حدیث سے یہ نکلا کہ یہ حکم بھی قرآن مجید میں اترا تھا کیونکہ حضرت عائشہؓ کی شہادت اس باب میں کافی ہے اور وہ بڑی عالم تھیں دین کے عالموں میں سے اور صاحب حفظ اور صاحب عقل تھیں اور فقیہ تھیں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اب سالم کی حدیث میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بڑے آدمی کے لئے یہ کیسے جائز رکھا کہ وہ اجنبی عورت کے پستان میں منہ لگائے اور ہم کہتے ہیں کہ اہل حدیث میں اس کی تصریح کہاں ہے اور جائز ہے کہ ابو حذیفہ کی بی بی نے دودھ نچوڑ کر ان کو پلا دیا ہو اگر چھاتی سے بھی پلایا ہو تو کچھ قباحت نہیں جب سالم ان کے بچپن کے پالے ہوئے اور مثل بیٹے کے تھے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے ایسا کیا اور اہل ایمان کا یہ کام نہیں کہ احادیث میں ایسے واہی احتمالات نکالیں اور ان کو رد کر دیں آنحضرت ﷺ کی ہر حدیث ہمارے سر اور آنکھوں پر ہے گو ہماری رسم و رواج بلکہ ہمارے باپ دادا تمام خاندان تمام ملک کے خلاف ہو سب کو چھپر پر پھینکو ہماری جان ہماری عزت ہماری اولاد سب آنحضرت ﷺ کے قدموں پر سے تصدق ہے یا اللہ اپنے پیغمبر ﷺ کا عشق ہم کو عطا فرما اور اس پر شب و روز ثابت قدم رکھ آمین ظاہر یہی ہے کہ ابوحذیفہ کی بی بی نے سالم کو چھاتی سے دودھ پلایا کیونکہ پہلے انہوں نے عذر کیا تھا کہ میں اس کو دودھ کیوں کر پلاؤں وہ بڑا ہے اگر نچوڑ کر پلانا منظور ہوتا تو اس کا عذر کوئی محل نہ تھا اور ممکن ہے کہ انہوں نے یہ خیال کیا ہو کہ عورت کا دودھ بڑے آدمی کے لئے حرام ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت کا دودھ حلال ہے اور بڑے آدمی کو بھی اس کا پینا درست ہے خصوصاً جب علاج کے لئے ضرورت پڑے۔

Marfat.com

## ۳۷: بَابٌ لَا رِضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ

## باب: دودھ چھٹنے کے بعد پھر رضاعت نہیں

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ۔ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ ' عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ' اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ ۔ فَقَالَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَتْ هٰذَا اَخِیْ۔ قَالَ انْظُرُوْا مَنْ تُدْخِلْنَ عَلَیْکُنَّ ۔ فَاِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ ۔

۱۹۴۶: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے ان کے پاس ایک مرد بیٹھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ میرا بھائی ہے آپؐ نے فرمایا دیکھو تم کن لوگوں کو اپنے پاس آنے دیتے ہو رضاعت تو اسی وقت ہے جب آدمی کی غذا دودھ ہی ہوتی ہے (یعنی بچپن میں)۔

تشریح ❁ یعنی دو برس کے بعد پھر رضاعت نہیں ہے اس باب کی حدیثیں اگلے باب کے خلاف ہیں اور جمہور علماء کے موافق ہیں لیکن اہل حدیث وہی جواب دیتے ہیں جو اوپر گزرا کہ یہاں رضاعت سے مراد وہ ہے جس سے نکاح کی حرمت ہو اور وہ بے شک دو برس کے بعد نہیں ہے۔

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ ۔ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ ۔

۱۹۴۷: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت نہیں ہے مگر وہی جو آنتوں کو چیرے (یعنی صغر سن میں دو برس کے اندر۔

تشریح ❁ اس حدیث سے جمہور نے دلیل لی کہ رضاعت کبیر نادرست ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ بات حدیث سے نہیں نکلتی اس لئے کہ آپ نے اعتراض کیا ایسے مرد کے ساتھ خلوت اور تنہائی کرنے پر اور ہم جو کبیر رضاعت کو جائز کہتے ہیں وہ صرف آنے جانے کو اور اس لئے پردہ ضرورت نہ ہونے کو ہے۔

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِیْعَةَ ' عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَعَقِیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ ' عَنْ اُمِّهٖ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ ' اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلَّهُنَّ خَالَفْنَ عَائِشَةَ وَاَبَیْنَ اَنْ یُدْخَلَ عَلَیْهِنَّ اَحَدٌ بِمِثْلِ رَضَاعَةِ سَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَقُلْنَ وَمَا یُدْرِیْنَا؟ لَعَلَّ ذٰلِکَ کَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ وَحْدَهٗ ۔

۱۹۴۸: زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب بیبیوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خلاف کیا اس مسئلہ میں اور انہوں نے انکار کیا کہ سالم کی سی رضاعت کوئی کر کے ان کے پاس آ جائے اور انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں شاید یہ صرف سالم کے لئے رخصت ہو۔

تشریح ❁ یعنی یہ حکم خاص ہو سالم سے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پر دلیل کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کا ہر ایک حکم عام ہے جب تک اس کی تخصیص ثابت نہ ہو ورنہ ہر حکم میں ایسے احتمال ہو سکتے ہیں۔

## ۳۸: بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

## باب: دودھ مرد کی طرف سے ہے

Marfat.com

۱۹۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَانِیْ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ بْنُ اَبِیْ قُعَيْسٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ، بَعْدَ مَاضُرِبَ الْحِجَابُ۔ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ۔ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِی الرَّجُلُ؟ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ۔

۱۹۴۹: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میرا رضاعی چچا افلح بن ابی قیس میرے پاس آیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حجاب کا حکم اتر چکا تھا میں نے انکار کیا کہ اس کو اجازت دوں یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو فرمایا وہ تیرا چچا ہے۔ اس کو اجازت دے دے میں نے عرض کیا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے نہ مرد نے آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے یا دائیں ہاتھ کو مٹی لگے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی ہر چند بچہ عورت کا دودھ پیتا ہے مگر اس کا خاوند بچہ کا باپ ہو جاتا ہے کیونکہ عورت کا دودھ اسی مرد کی وجہ سے ہوتا ہے اب اس مرد کا بھائی بچہ کا چچا ہوگا اور نسبی چچا کی طرح وہ بھی محرم ہوگا۔

یہ کلمہ اس مقام میں کہتے ہیں جب کسی سے نادانی کی بات ہوتی ہے اس پر افسوس کرتے ہیں۔

۱۹۵۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِی الرَّجُلُ۔ قَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ۔ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

۱۹۵۰: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا رضاعی چچا آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا میں نے انکار کیا اس کو اجازت دینے سے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آئے میں نے عرض کیا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے نہ مرد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آئے۔

## ۳۹: بَابُ الرَّجُلُ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ اُخْتَانِ

## باب: ایک آدمی مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا کرے؟

۱۹۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ ا بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ، عَنْ اَبِیْ وَهْبِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ اُخْتَانِ تَزَوَّجْتُهُمَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ اِذَا رَجَعْتَ فَطَلِّقْ اِحْدَاهُمَا۔

۱۹۵۱: ویلمی سے (ان کا نام فیروز تھا انہوں نے اسود عنسی کو مارا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) روایت ہے میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے پاس دو بہنیں تھیں جن سے میں نے نکاح کیا تھا جاہلیت کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو لوٹ کر اپنے گھر کو جائے تو ان میں سے ایک کو طلاق دے دے۔

تشریح ﴿﴾ جمہور علماء اور ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے اس لئے کہ جاہلیت میں ان دونوں کا نکاح صحیح ہو گیا تھا اب جب اسلام لایا تو گویا ایسا ہوا کہ دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا اور اس صورت میں اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس کو

Marfat.com

پ ہے چھوڑ دے تو یہ حکم عام ہے خواہ جاہلیت کے زمانہ میں دونوں بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو یا آگے پیچھے یا ہو اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب آگے اور پیچھے نکاح ہوا اگلی کو رکھ لے اور پچھلی کو چھوڑ دے کیونکہ پچھلی کا نکاح صحیح ہی نہ ہوا اور ہم کہتے ہیں کہ یہ رائے حدیث کے خلاف ہے اور اگر نکاح صحیح نہ ہوتا تو آپ ﷺ یہ کیوں حکم فرماتے کہ جس کو چاہے طلاق دے دے اس لئے طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہوتی ابن قیم نے کہا کہ ابوحنیفہ نے جو رائے قائم کی اس کا باطل کرنا بلکہ ویسی ہزار رائیں باطل کرنا ہمارے نزدیک آسان ہے ایک حدیث کے رد کرنے سے اور اہل حدیث کا مذہب ہے کہ کفر کے نکاح قائم رہیں گے اگر شرع کے خلاف نہ ہوں گو ان نکاحوں میں ہماری شرع کے موافق شرطیں نہ ہوں جیسے گواہ یا ولی وغیرہ۔

۱۹۵۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ۔ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ بْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ ۔

۱۹۵۲: فیروز دیلمی سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے پاس دو بہنیں ہیں میرے نکاح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے جس کو چاہے طلاق دے دے۔

## ۴۰: بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ

## باب: ایک مرد مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں چار عورتوں سے زیادہ ہوں

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانِ نِسْوَةٍ ۔ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ۔

قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار چن لے۔

تشریح: امام محمد نے موطا میں کہا ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چار چن لے اور باقی کو چھوڑ دے لیکن ابوحنیفہ نے یہاں بھی حدیث کا خلاف کیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ جن چار عورتوں سے پہلے نکاح کیا تھا ان کا نکاح صحیح ہے اور باقی کل عورتوں کا باطل ہے۔

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ۔ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ ۔

۱۹۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے غیلان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ثقفی) اسلام لایا اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار

Marfat.com

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا ۔ چن لے۔

تشریح ۞ اور باقی سب کو چھوڑ دو (مشکوٰۃ) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور بعضوں نے اس میں یہ علت نکالی ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے حضرت عمرؓ پر اور ہم کہتے ہیں کہ رفع کی روایت ثقہ نے کی ہے تو واجب ہوگا قبول اس کا۔

## ۴۱ :بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

## باب: نکاح میں شرط کا بیان

۱۹۵۵ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشَّرْطِ اَنْ يُوْفٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ۔

۱۹۵۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جن شرطوں کا پورا کرنا ضروری ہے وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے۔

تشریح ۞ یعنی جن شرطوں پر عورت سے نکاح کیا یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے نکالا اور اہل حدیث کا مذہب اس حدیث کے موافق یہ ہے کہ مرد نکاح کے وقت جو شرطیں کرے ان کو پورا کرنا واجب ہے گو وہ شرطیں کسی قسم کی ہوں اور بعضوں نے کہا مراد وہ شرطیں ہیں جو مہر کے متعلق ہوں یا نکاح سے اور جو اور شرطیں ہوں جیسے یہ کہ عورت کو اس کے گھر سے نہ نکالے گا یا اس کے ملک سے نہ لے جائے گا یا اس کے اوپر دوسرا نکاح نہ کرے گا تو ایسی شرطوں کا پورا کرنا خاوند پر واجب نہیں ہے لیکن اگر اس نے ان شرطوں پر قسم کھائی ہوگی اور ان کا خلاف کرے گا تو قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور ہم کہتے ہیں کہ حدیث عام ہے تمام شرطوں کو شامل ہے پس جو شرط خاوند نے نکاح کے وقت کی ہو اور اس شرط پر نکاح کیا ہوا ہو خاوند کو اس کو پورا کرنا واجب ہے اگر اس کا خلاف کرے تو عورت اگر چاہے تو قاضی سے فریاد کرے اگر خاوند شرط پوری کرے تو خیر ورنہ وہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے اور ملک سے نہ لے جانا یا دوسرا نکاح اس کی زندگی میں نہ کرنا یہ شرطیں ایسی ہیں کہ عورتوں کو ان کا بڑا خیال ہوتا ہے پس کیا وجہ ہے کہ حدیث کے خلاف ہم ان شرطوں کو قابل ایفاء نہ سمجھیں اور جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسی میں دین اور دنیا والوں کی مصلحت ہے۔

۱۹۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ صِدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ هِبَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اُعْطِيَهُ اَوْ حُبِيَ وَاَحَقُّ مَا يُكْرَمُ الرَّجُلُ بِهِ ابْنَتُهُ اَوْ اُخْتُهُ ۔

۱۹۵۶: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شرط مہر سے متعلق ہو یا کچھ دینے سے یا ہبہ کرنے سے نکاح بندھنے سے پہلے تو وہ عورت کا حق ہے اور جو نکاح بندھنے سے بعد ہو تو وہ اس کا حق ہے جس کو دیا جائے یا عطا کیا جائے اور سب سے زیادہ مرد جس چیز کی وجہ سے سلوک کیا جاتا ہے وہ اس کی بیٹی یا بہن ہے۔

تشریح ۞ مطلب یہ ہے کہ نکاح سے پہلے جو کچھ مرد دے وہ عورت کا مال سمجھا جائے گا اس لئے کہ نکاح سے پہلے عورت کا دل ملانا ضروری ہوتا ہے تو ظاہر یہی ہے کہ عورت ہی کے لئے اس نے دیا ہے اور نکاح کے بعد جو دے وہ جس کو دیا جائے اسی کا حق ہے کبھی مرد انعام یا احسان کے طور پر عورت کے باپ یا بھائی کو کچھ دیتا ہے کہ اس نے اپنی بیٹی یا

Marfat.com

بہن سے اس کا نکاح کرا دیا۔

## ۴۲ : بَابُ الرَّجُلُ يُعْتِقُ اَمَتَهٗ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

## باب: مرد اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کر لے

۱۹۵۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ' اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ' عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا۔ وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا۔ ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ فَلَهٗ اَجْرَانِ ' وَاَيُّمَا عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ ' فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

قَالَ صَالِحٌ قَالَ الشَّعْبِيُّ : قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ۔ اَنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ فِيْمَا دُوْنَهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۱۹۵۷: حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اس کو ادب سکھلائے اچھی طرح اور اچھی طرح اس کی تعلیم کرے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو شخص اہل کتاب میں سے ہو (یہود یا نصاریٰ میں سے) وہ اپنے پیغمبر پر ایمان لائے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو غلام اللہ کا حق جو اس پر ہو۔ ادا کرے (جیسے نماز روزہ وغیرہ) اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کرے (خدمت کا) تو اس کو دو اجر ہیں شعبی نے جو اس حدیث کا راوی ہے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث تجھ کو مفت سنا دی اور اس سے کم حدیث کے لئے آدمی مدینہ تک سوار ہو کر جاتا تھا۔

تشریح ﴿﴾ شعبی کوفہ میں تھے کوفہ سے مدینہ تک دو ماہ کی راہ ہے مطلب یہ ہے کہ ایک ایک حدیث سننے کے لئے اگلے لوگ دو دو مہینے کا سفر کرتے تھے سبحان اللہ خدا اگلے لوگوں کو بخشے اگر وہ ایسی محنتیں نہ کرتے تو ہم تک دین کیونکر پہنچتا یہ جو فرمایا ایسی لونڈی کے نکاح میں دو اجر ہیں یعنی ایک اجر اس کے آزاد کرنے کا اور دوسرا اس کی تعلیم یا نکاح کا۔ اب اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ اپنی لونڈی کو آزاد کرے اور اسی آزادی کو مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے تو درست ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست نہیں ہے اہل حدیث کی دلیل آگے آتی ہے۔

۱۹۵۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔ ثَنَا ثَابِتٌ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ ' عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔ قَالَ حَمَّادٌ فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ لِثَابِتٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ ! اَنْتَ سَاَلْتَ اَنَسًا مَا اَمْهَرَهَا ؟ قَالَ اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا۔

۱۹۵۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے پہلے حضرت صفیہؓ (جو خیبر میں پکڑی گئی تھیں وحیہ کلبی کے حصے میں آئیں بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی ان کا حق مہر کیا حماد نے کہا عبد العزیز نے ثابت سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کا مہر کیا مقرر کیا تھا؟ انہوں نے کہا آپؐ نے خود حضرت صفیہؓ کا مہر انہی کے نفس کو مقرر کیا تھا (یعنی ان کی آزادی ہی مہر قرار پائی تھی۔

Marfat.com

تشریح ﴿﴾ وہ حضرت ہارون کی اولاد میں تھیں اور یہودیوں کے بادشاہ کی بی بی تھیں اس لئے مسلمانوں کے بادشاہ کے پاس ان کا رہنا مناسب تھا۔

۱۹۵۹ : حَدَّثَنَا حُبَيْشُ بْنُ مُبَشِّرٍ۔ ثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَتَزَوَّجَهَا۔

۱۹۵۹: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی ہی مہر قرار پائی اور ان سے نکاح کیا۔

## ۴۳ : بَابُ تَزْوِيجِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

## باب: غلام کا نکاح بغیر اپنے مالک کی اجازت کے ناجائز ہے

۱۹۶۰ : حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ۔ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ۔ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ۔ كَانَ عَاهِرًا۔

۱۹۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو وہ زانی ہے۔

تشریح ﴿﴾ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے اس کو جابر سے نکالا اور کہا صحیح ہے اور جابرؓ کی ایک روایت میں ہے کہ نکاح باطل ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد کا مذہب یہی ہے ابو حنیفہؒ یہاں بھی حدیث کے خلاف کہتے ہیں کہ نکاح صحیح ہوگا لیکن موقوف رہے گا مالک کی اجازت پر اگر مالک اجازت دے تو نافذ ہو جائے گا جیسے نکاح فضولی ہم کہتے ہیں کہ حدیث میں زانی کا لفظ ہے اور زنا جب ہی ہوگا کہ نکاح باطل ہو اور خود باطل کا لفظ ایک روایت میں وارد ہے پھر تمہاری رائے حدیث کے خلاف لغو ہے۔

۱۹۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ۔ قَالَا ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ۔ ثَنَا مَنْدَلٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ زَانٍ۔

۱۹۶۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس غلام نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر نکاح کیا وہ زانی ہے۔

## ۴۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

## باب: متعہ کے نکاح سے ممانعت

تشریح ﴿﴾ متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک میعاد معین تک نکاح کرے جیسے ایک دن دو دن ایک ہفتہ ایک ماہ ایک سال تین سال کے لئے یہ نکاح اوائل اسلام میں حلال تھا پھر حرام ہوا پھر حلال ہوا پھر حرام ہوا پھر قیامت تک حرام ہو گیا لیکن بعض لوگ اس کی حرمت سے مطلع نہیں ہوئے اور اباحت کے قائل رہے۔

۱۹۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ۔ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ [illegible]

۱۹۶۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا خیبر کے

Marfat.com

وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ ۔

دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے پالتو گدھوں کے گوشت سے۔

تشریح: بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس وجہ سے نہیں تھی کہ پالتو گدھا حرام ہے بلکہ اس وجہ سے کہ لوگوں نے یہ جانور مال غنیمت استعمال ہونے سے پہلے لے لئے تھے اوران کا گوشت پکنے کے لئے چڑھا دیا تھا چنانچہ امام مالک کے نزدیک پالتو گدھا حلال ہے پس یہی احتمال متعہ میں بھی قائم ہوسکتا ہے علاوہ اس کے جنگ خیبر کے بعد مدت فتح ہوا اور فتح مکہ میں پھر متعہ حلال ہوا تھا جیسے دوسری حدیث شریف سے ثابت ہے لہٰذا یہ ممانعت حرمت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ۔ ثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعُزْبَةَ قَدِ اشْتَدَّتْ عَلَيْنَا ۔ قَالَ فَاسْتَمْتِعُوْا مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ ۔ فَاَتَيْنَاهُنَّ ۔ فَاَبَيْنَ اَنْ يَنْكِحْنَنَا اِلَّا اَنْ نَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ اَجَلًا ۔ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُنَّ اَجَلًا ۔ فَخَرَجْتُ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ ۔ مَعَهٗ بُرْدٌ وَمَعِیْ بُرْدٌ ۔ وَبُرْدُهٗ اَجْوَدُ مِنْ بُرْدِیْ وَاَنَا اَشَبُّ مِنْهُ ۔ فَاَتَيْنَا عَلَى امْرَاَةٍ فَقَالَتْ بُرْدٌ كَبُرْدٍ فَتَزَوَّجْتُهَا فَمَكَثْتُ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ ۔ ثُمَّ غَدَوْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ ۔ اَلَا وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا ۔ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا ۔

۱۹۶۳: سبرہ بن معبد جہنی سے روایت ہے ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں (یہ وہم ہے اور صحیح فتح مکہ کی روایت ہے) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ مجردی (بغیر عورت کے رہنا) ہم پر سخت ہوگئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو متعہ کرلو ان عورتوں سے ہم ان کے پاس گئے انہوں نے نہ مانا اور یہ کہا کہ نکاح کرو ہم سے ایک معین مدت تک (یہ بھی مثل متعہ کے ہے صرف لفظ کا فرق ہے) لوگوں نے اس کا ذکر کیا آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا ایک مدت مقرر کرلو اپنے اور ان کے درمیان تو میں نکلا اور میرے ساتھ ایک میرا چچا زاد بھائی تھا اس کے پاس ایک چادر تھی اور میرے پاس بھی ایک چادر تھی لیکن اس کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی اور میں اس کی نسبت زیادہ جوان تھا پھر ہم دونوں ایک عورت کے پاس آئے (اس نے پہلے میرے چچازاد بھائی کی چادر عمدہ دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوئی لیکن میری جوانی اور خوبصورتی اس کو چادر سے زیادہ بھی گئی) چادر چادر برابر ہے (یہ اس نے عذر کیا ظاہر میں کیونکہ شرم سے یہ نہ کہہ سکی کہ میں تیری جوانی اور حسن کو زیادہ پسند کرتی ہوں) آخر میں نے اس سے نکاح کیا (وہی نکاح موقت یعنی متعہ) اور اس رات کو اس کے پاس رہا صبح کو میں آیا تو آنحضرت ﷺ (کعبہ کے پاس) رکن اور باب کے درمیان میں کھڑے ہوئے تھے اور فرماتے تھے اے لوگو میں نے تم کو اذن دیا تھا متعہ کرنے کا لیکن خبردار رہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے قیامت تک اب جس کے پاس ان متعہ والی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو تو اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ اس کو دے چکا ہے وہ اس سے واپس نہ لے۔

Marfat.com

١٩٦٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي حَازِمٍ ' عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ 'قَالَ لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ' خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ' ثُمَّ حَرَّمَهَا وَاللّٰهِ ! لَا اَعْلَمُ اَحَدًا يَتَمَتَّعُ وَهُوَ مُحْصَنٌ اِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَنِيْ بِاَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ) اَحَلَّهَا بَعْدَ اِذْ حَرَّمَهَا ۔

١٩٦٤: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو متعہ کی اجازت دی تین بار پھر اس کو حرام کیا تو قسم خدا کی اب میں اگر کسی کو جانوں گا کہ وہ متعہ کرتا ہے اور وہ محصن ہوگا تو اس کو رجم کروں گا پتھروں سے مگر یہ کہ چار گواہ لائے جو گواہی دیں اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کرنے کے بعد پھر متعہ کو حلال کیا تھا۔

تشریح ۞ شرح السنۃ میں ہے کہ علماء نے اتفاق کیا متعہ کے حرام ہونے پر اور گویا اجماع ہوگیا مسلمانوں کا اس کی حرمت پر اور اس میں اختلاف نہیں ہے کہ متعہ پہلے شریعت میں جائز تھا خود قرآن میں موجود ہے **فماستمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن** اور صحیحین میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی نہ ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو خصی ہونے سے اور اجازت دی ہم کو کہ عورت سے نکاح کرلیں ایک میعاد پر ایک کپڑا دے کر اور فسخ اس کا متعدد احادیث سے ثابت ہے ان میں سے ایک سبرہ کی حدیث ہے جو اوپر گزری اس کو مسلم نے بھی نکالا لیکن مسلم کی روایت میں فتح کا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں حجۃ الوداع مذکور ہے یہ وہم ہے اور ترمذی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ متعہ شروع اسلام میں جائز تھا یہاں تک کہ یہ آیت اتری **الا علی ازواجهم او ماملکت ایمانهم** اور اس باب میں بہت احادیث ہیں اور کلام اس میں طویل ہے اور شوکانی نے نیل الاوطار میں اس کی تفصیل خوب کی ہے۔

## ٤٥ : بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ

## باب: جو شخص احرام باندھے ہو (حج یا عمرے کا) وہ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

١٩٦٥: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِي شَيْبَةَ ' ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ' ثَنَا جَرِيْدُ بْنُ حَازِمٍ ۔ ثَنَا اَبُوْ فَزَارَةَ ' عَنْ يَزِيْدَا بْنِ الْاَصَمِّ ۔ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ ۔

قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِيْ وَخَالَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا)ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

١٩٦٥: یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآل واصحابہ وسلم حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میمونہ میری بھی خالہ تھیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بھی خالہ تھیں۔

تشریح ۞ اہل حدیث کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا لیکن ابوحنیفہؒ نے محرم کو نکاح کرنا یعنی صرف عقد کرنا جائز رکھا ہے اور دلیل لی انہوں نے ابن عباسؓ کی اس حدیث سے اور ہم کہتے ہیں کہ یزید بن اصم کی روایت اس کے معارض ہے تو اب عثمانؓ کی حدیث پر عمل کرنا واجب ہوگا جو معارضہ سے خالی ہے اور قولی بھی ہے

Marfat.com

اور قولی فعلی پر مقدم ہے جیسے علم اصول میں ثابت ہوا ہے دوسرے امام احمد اور ترمذی میں ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے اور ابورافع وکیل تھے اس نکاح میں تو ان کا قول سب سے زیادہ معتبر ہے اور ابن عباس اس وقت کمسن تھے تو احتمال ہے کہ ان کو دھوکہ ہوا ہو اور اگر ان کی حدیث صحیح بھی ہو تو احتمال ہے کہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو اور حضرت عثمانؓ کی حدیث صاف قولی ہے جس پر عمل کرنا امت پر ضروری ہے اور احتیاط بھی اس میں ہے کہ حالت احرام میں نکاح نہ کرے اور افسوس ہے کہ حنفیہ باوجود ان سب باتوں کے ابن عباسؓ کی حدیث پر اڑ گئے ہیں اور بعض حنفیہ نے اپنے اصول میں ابن عباسؓ کی حدیث کو یزید بن اصم کی حدیث پر ترجیح دی ہے اس وجہ سے کہ میمونہ خالہ تھیں ابن عباسؓ کی ان کو اس بات کی خبر نہ ہوئی کہ وہ یزید بن اصم کی بھی خالہ تھیں اور یہی حال ہوتا ہے ان لوگوں کا جو بغیر علم حدیث اور رجال میں معرفت پیدا کرنے کے انکل پچو باتیں اپنی کتابوں میں لکھ مارتے ہیں۔

۱۹۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ. ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۱۹۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۹۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۹۶۷: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا محرم نکاح نہ کرے نہ اپنا نہ کسی دوسرے کا اور نکاح کا پیام بھی نہ دے۔

## ۴۶: بَابُ الْاَكْفَاءِ

## باب: کفو کا بیان

تشریح کفو کہتے ہیں اپنے برابر والے کو اسی سے ہے یہ آیت ولم یکن له کفوا یعنی اللہ کے جوڑ کا یعنی اس کے برابر والا کوئی نہیں ہے اور احادیث اور آیات سے یہ ثابت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدمیوں میں مراتب رکھے ہیں بعضوں کا درجہ بلند ہے بعضوں کا کم ہے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا میں روکوں گا عورتوں کا نکاح کرنے سے مگر اپنے کفو سے مگر یہ ضروری ہے کہ ادنیٰ فرق نہ دیکھا جائے جیسے مال کا کم ہونا یا حسن کا کم ہونا یا لونڈی کی اولاد ہونا جیسے اس زمانہ کے لوگ دیکھتے ہیں بڑا امر جس کا لحاظ کفاءت میں ہے وہ دین کا درست ہونا اور اخلاق کا عمدہ ہونا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ یعنی مومن فاسق کی مثل نہیں ہو سکتا اور دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور فرمایا: وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ اب اختلاف ہے کہ کفائت میں کون سی باتیں معتبر ہوں گی اکثر نے کہا کہ وہ یہ چیزیں ہیں دین اور آزادی اور نسب اور پیشہ اور دین سے اسلام اور عدالت مراد ہے اور شافعی نے کہا کہ عیب سے سلامتی بھی معتبر ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ اگر عورت غیر کفو سے نکاح کرے گی تو ولی اس نکاح کو فسخ کرا سکتا ہے اور شافعی کے نزدیک اگر برابر کے اولیاء میں سے ایک ولی عورت کی رضا سے غیر کفو سے نکاح کر دے تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا صحیح ہوگا اسی طرح اگر باپ کنواری لڑکی کا خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ اس کی رضا کے بغیر غیر کفو سے نکاح کر دے تو دوسرے ولی نکاح کو فسخ کرا سکتے ہیں اس میں بھی دو قول ہیں۔ (روضہ)

Marfat.com

۱۹۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَابُوْرٍ الرَّقِّيُّ. ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ ' اَخُوْ فُلَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ' عَنِ ابْنِ وَثِيْمَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهٗ وَدِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ. اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ.

۱۹۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کے خلق اور دین کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو ملک میں فساد پھیلے گا اور بڑی خرابی ہوگی۔ (یہ حدیث مرسل ہے اور صحیح ہے)۔

تشریح ۞ کیونکہ اگر ساری باتیں عمدہ دیکھو گے تو خاوند کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور بہت سی عورتیں بغیر خاوندوں کے رہیں گی اور زنا اور بدکاری میں مبتلا ہوگی اس سے زیادہ آفت کون سی ہے ادھر مرد بھی پریشان ہوں گے بیوی نہ ملنے کی وجہ سے غرض ایک فساد عظیم پھیلے گا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کفائت میں بڑی بات جو دیکھنے کی ہے وہ یہی ہے کہ آدمی دیندار ہو اور اس کے عادات اور اخلاق اچھے ہوں گو خاندان اور قوم کوئی ہو اگر بالفرض خاندان اچھا بھی ہو اور اخلاق اچھے نہ ہوئے تو آفت ہی آفت ہے ترمذی نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین چیزوں میں دیر نہ کی جائے ایک تو نماز میں جب وقت آ جائے دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو تیسرے بے شوہر والی عورت کے نکاح میں جب اس کا کفو مل جائے اور حاکم نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عرب کفو ہیں ایک دوسرے کے ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کا اور ایک شاخ دوسری شاخ کی اور ایک مرد دوسرے مرد کا مگر جولاہا پچھنے لگانے والا اس کی سند میں ایک شخص مجہول ہے اور ابو حاتم نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اس کا کچھ اصل نہیں لیکن بزاز نے اس کو دوسرے طریق سے نکالا معاذ سے کہ عرب کفو ہیں ایک دوسرے کے اس کی سند میں سلیمان بن ابی الجون ضعیف ہے اور صحیحین میں ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے جو تم میں جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں جب فقیہ ہوں اور ترمذی نے ابو حاتم مزنی سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس وہ آئے جس کا دین اور خلق پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو اور دار قطنی نے حضرت عمرؓ سے نکالا انہوں نے کہا میں منع کروں حسب والی عورتوں کو نکاح کرنے سے مگر اپنے کفو سے (روضہ)

۱۹۶۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِيُّ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ وَانْكِحُوا الْاَكْفَاءَ وَانْكِحُوْا اِلَيْهِمْ.

۱۹۶۹: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اختیار کرلو اپنے نطفوں کے لئے (یعنی عورتوں میں سے اچھی عورت چن لو) اور نکاح کرو کفو مردوں سے اور نکاح کرو کفو والوں سے (اس حدیث کی سند میں حارث بن عمران مدنی ضعیف ہے متروک ہے اور اس حدیث کا کوئی اصل نہیں ہے۔

## ۴۷ : بَابُ الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَآءِ

## باب: عورتوں کے پاس باری باری رہنا

۱۹۷۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ. ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ ' عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ ' عَنْ بَشِيْرِ بْنِ

۱۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس

Marfat.com

نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ يَمِيْلُ مَعَ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ ۔

کی دو عورتیں ہوں گی اور وہ ایک عورت کی طرف جھکے گا تو قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔

تشریح ﴿﴾ جیسے فالج سے گر جاتا ہے اس حدیث کو احمد اور اصحاب سنن اور دارمی اور ابن حبان اور حاکم نے کہا وہ صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور آنحضرت ﷺ تقسیم کرتے تھے اپنی بیبیوں میں اس طور سے کہ باری باری ایک ایک رات ہر ایک کے گھر میں رہتے بہر حال یہ قسمت واجب ہے مرد پر۔

١٩٧١: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ ۔

١٩٧١: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب سفر کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔

تشریح ﴿﴾ اور جس عورت کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو سفر میں اپنے ہمراہ لے جاتے باقی عورتوں کو مدینہ میں چھوڑ جاتے اور یہ آپ ﷺ کا کمال انصاف تھا ورنہ علماء نے کہا ہے کہ آپ ﷺ پر تقسیم واجب نہ تھی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو اختیار دے دیا تھا جس عورت کے پاس چاہیں رہیں فرمایا ترجی من تشاء منهن و تؤوي اليك من تشاء۔

١٩٧٢: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ۔ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ۔ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِي فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ ۔

١٩٧٢: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں (یعنی باری باری ہر ایک کے پاس رہتے تھے) پھر فرماتے تھے یا اللہ یہ میرا کام ہے اس امر میں جس کا میں مالک ہوں تو مت ملامت کر مجھ کو اس امر میں جس کا تو مالک ہے اور میں اس کا مالک نہیں ہوں۔

تشریح ﴿﴾ یعنی مرد کا اختیار جہاں تک ہے وہاں تک عدل کرے تو ہر ایک عورت کے پاس باری باری رہنا یہ اختیاری ہے ہوسکتا ہے لیکن دل کی محبت اور جماع کی خواہش یہ اختیاری نہیں ہے کسی عورت سے رغبت ہوتی ہے کسی سے نہیں ہوتی تو اس میں برابری کرنا یہ مرد سے نہیں ہوسکتا بس اللہ اس کو معاف کر دے گا روضہ میں ہے کہ عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری کسی دوسری عورت کو ہبہ کر دے جیسے اس کا ذکر آگے آتا ہے یا اپنی باری خاوند کو معاف کر دے۔

## ٤٨: بَابُ الْمَرْاَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا لِصَاحِبَتِهَا

## باب: اپنا دن اپنی سوکن کو ہبہ کر دے

١٩٧٣: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ

١٩٧٣: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب حضرت سودہ ام المومنین زمعہ کی بیٹی بوڑھی ہوگئیں تو آنحضرت ﷺ نے ان کو طلاق دینا چاہا انہوں نے کہا آپ ﷺ مجھے طلاق نہ دیجئے مجھے

Marfat.com

عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ لَمَّا كَبِرَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ ۔ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِ سَوْدَةَ.

اب مرد کی خواہش نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن میرا حشر آپ کی بیبیوں میں ہو تو انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو بخش دیا (وہ جانتی تھیں کہ آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ حضرت عائشہؓ سے محبت رکھتے تھے) پھر آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس رہتے جب سودہؓ کی باری کا دن آتا۔

تشریح ۞ اور ایک دن حضرت عائشہؓ کی باری کا تو ہر دورے میں ان کی باری دو بار آئی۔

۱۹۷۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى ۔ قَالَا ثَنَا عَفَّانَ ۔ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُمَيَّةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فِیْ شَیْءٍ فَقَالَتْ صَفِيَّةُ يَا عَائِشَةُ ! هَلْ لَكِ اَنْ تُرْضِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِّیْ وَلَكِ يَوْمِیْ ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ ۔ فَرَشَّتْهُ بِالْمَاءِ لِيَفُوْحَ رِيْحُهُ ، ثُمَّ قَعَدَتْ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ ! اِلَيْكِ عَنِّیْ ۔ اِنَّهُ لَيْسَ يَوْمَكِ فَقَالَتْ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ فَاَخْبَرَتْهُ بِالْاَمْرِ ۔ فَرَضِیَ عَنْهَا ۔

۱۹۷۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ غصے ہوئے ام المومنین صفیہ بنت حیی پر کسی بات میں تو صفیہ نے کہا اے عائشہؓ ہو سکتا ہے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے راضی کر دو اور میں اپنی باری کا دن تم کو دیتی ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں پھر انہوں نے اپنی اوڑھنی لی جس کو زعفران سے رنگا تھا اور اس پر پانی چھڑکا تا کہ اس کی خشبو پھوٹے بعد اس کے آنحضرت ﷺ کے جا بیٹھیں آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ جا اپنا کام کر یعنی میرے پاس سے سرک جا) آج تیرا دن نہیں ہے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے وہ دیتا ہے پھر حضرت عائشہؓ نے کل قصہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راضی ہو گئے۔

تشریح ۞ جناب رسالت مآب ﷺ کو خوشبو سے کمال رغبت تھی اور آپ ﷺ خود سراپا معطر اور خوشبو دار تھے آپ ﷺ جدھر سے نکل جاتے تو در و دیوار وہاں کے معطر ہو جاتے عرق مبارک گویا عطر تھا اور عطر سے ہزار درجے بڑھ کر تھا اور بیبیوں میں سب سے زیادہ حضرت عائشہؓ کی الفت تھی جب انہوں نے خوشبو لگائی تو اور زیادہ آپ ﷺ کا دل ان کی طرف مائل ہو گیا لیکن عدل کے خیال سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو چلی جا جب یہ حال معلوم ہو گیا تو آپ ﷺ خوش ہو گئے سبحان اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً اس کی سند میں سمیہ بصریہ مجہول ہے۔

۱۹۷۵ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ۔ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ، اَنَّهَا قَالَتْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ فِیْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ قَدْ طَالَتْ صُحْبَتُهَا ۔ وَوَلَدَتْ مِنْهُ اَوْلَادٍ ۔ فَاَرَادَ اَنْ

۱۹۷۵ : ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ محبوبہ حبیب اللہ سے روایت ہے کہ یہ آیت : ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ ۔ ایک شخص کے باب میں اتری جس کی ایک بی بی تھی جو مدت سے اس کے نکاح میں تھی اور اس سے کئی اولادیں ہوئی تھیں اب مرد نے ارادہ کیا کہ دوسری عورت کرے (اور اس کو طلاق دے) اس عورت نے مرد

Marfat.com

يَسْتَبْدِلَ بِهَا ۔فَرَاضَتْهُ عَلٰى اَنْ تُقِيْمَ عِنْدَهٗ وَلَا يَقْسِمَ لَهَا ۔

کو راضی کر لیا اس بات پر کہ اس کو اپنے نکاح میں رہنے دے لیکن اس کے لئے باری نہ کرے۔

تشریح کیونکہ وہ بہت اولاد ہو جانے کی وجہ سے اب جماع کے کام کی نہ رہی تو دوسری جوان عورت کے پاس رہا کرے بہر حال عورت مختار ہے ۔ اپنی خوشی سے اگر چاہے تو باری اپنے خاوند کو معاف کر دے لیکن جب چاہے اپنی باری طلب کر سکتی ہے اور خاوند کو لازم ہوگا کہ باری میں اس کے پاس رہے اگر یہ منظور نہ ہو تو اس کو طلاق دے دے اگر چہ شرع میں طلاق مباح ہے مگر بغیر ضرورت کے وہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اور خصوصاً جب عورت ایک مدت دراز تک اپنے پاس رہے اور اس سے اولاد بہت ہو جائے اور وہ بوڑھی ہو جائے تو اب اس کو طلاق دینا انسانیت اور مروت سے بھی بعید ہے دیکھنا چاہئے کہ جب اس نے اپنی جوانی ہمارے پاس کھوئی اور ہم نے اس کی جوانی کے مزے لوٹے تو اب بڑھاپے میں اس کو نباہنا ضروری ہے گو شرعاً یہ حکم لازم نہیں ہے لیکن اخلاقاً اور مروۃً لازم ہے البتہ خاوند یہ کر سکتا ہے کہ دوسری جوان عورت کر لے اور اگر یہ عورت اپنی باری معاف کر دے تو ہر روز اسی جوان عورت کے پاس رہا کرے۔

## ۴۹ :بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي التَّزْوِيْجِ

## نکاح کرا دینے کے لئے سفارش کرنا

۱۹۷۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ۔ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ يَحْيٰى۔ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ اَبِيْ دُهْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَفْضَلِ الشَّفَاعَةِ اَنْ يُشَفَّعَ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ فِي النِّكَاحِ ۔

۱۹۷۶ : حضرت ابو دہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا افضل شفاعت (سفارش) یہ ہے کہ آدمی مرد اور عورت میں نکاح کرا دینے کے لئے سفارش کرائے یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابو دہم رضی اللہ عنہ تابعی ہے صحابی نہیں)۔

۱۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ، ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَثَرَ اُسَامَةُ بِعَتَبَةِ الْبَابِ فَشُجَّ فِيْ وَجْهِهٖ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنْهُ الْاَذٰى فَتَقَذَّرْتُهٗ فَجَعَلَ يَمَصُّ عَنْهُ الدَّمَ وَيَمُجُّهٗ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ اُسَامَةُ جَارِيَةً لَحَلَّيْتُهٗ وَكَسَوْتُهٗ حَتّٰى اُنَفِّقَهٗ ۔

۱۹۷۷ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے اسامہ بن زید (آپ کے متبنیٰ کے بیٹے) دروازے کی چوکھٹ پر گر پڑے ان کے سر میں زخم لگا آنحضرت ﷺ نے فرمایا زخم پر سے گرد و غبار دور کر میں نے زخم صاف کر دیا آپ ﷺ ان کا خون زخم سے نچوڑنے لگے اور ان کے منہ سے خون دور کرنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر اسامہ چھوکری ہوتا تو میں اس کو زیور پہناتا اور کپڑے پہناتا یہاں تک کہ اس کا نکاح کر دیتا اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن بہی کا حضرت عائشہ سے سماع اختلافی ہے۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو آراستہ کرنا زیور اور لباس سے درست ہے بلکہ مستحب ہے نکاح کے وقت۔

Marfat.com

## ۵۰ : بَابُ حُسْنِ مُعَاشَرَةِ النِّسَآءِ

## باب: عورتوں سے محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنا

۱۹۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَفٍ ' وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى. قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِبْنِ يَحْيَى ابْنِ ثَوْبَانَ ' عَنْ عَمِّهٖ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ' عَنْ عَطَاءٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' عَنِ النَّبِيِّ قَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ

۱۹۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں وہ شخص ہے جو بہتر ہو اپنی بی بی کے لئے اور میں تم سب سے بہتر ہوں اپنی بیبیوں کے لئے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی عمدہ سلوک اور اخلاق کے ساتھ اگرچہ تمام لوگوں سے معاشرت عمدہ طور سے لازم ہے تاکہ سب خاص و عام اپنے سے خوش رہیں اور مرتے وقت تعریف کریں اور دعا دیں لیکن سب لوگوں سے زیادہ حق اپنی بی بی اور بال بچوں کا ہے اس کے بعد دوسرے عزیزوں اور ناتے والوں کا اس کے بعد دوستوں کا اس کے بعد اور لوگوں کا۔

۱۹۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ. ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ شَقِيْقٍ 'عَنْ مَسْرُوْقٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ.

۱۹۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔

۱۹۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ' قَالَتْ سَابَقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهٗ.

۱۹۸۰: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ دوڑے میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔

تشریح ﴿﴾ دوسری روایت میں ہے کہ جب میں موٹی ہوگئی تو آپ ﷺ آگے نکل گئے آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ یہ پہلی دوڑ کا بدلہ ہے اس حدیث کے یہاں لانے سے یہ غرض ہے کہ خاوند کی حسن معاشرت اپنی بیویوں کے ساتھ معلوم ہو باوجودیکہ آنحضرت ﷺ کا سن مبارک زیادہ تھا اور حضرت عائشہؓ کم سن تھیں لیکن آپ ﷺ ان کے خوش کرنے کے لئے ان کے ساتھ کھیل بھی کرتے اور دوڑنا مباح ہے کچھ برا کھیل نہیں ہے۔

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ ' عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ ' ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ. ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ' عَنْ اُمِّ مُحَمَّدٍ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُوَ عَرُوْسٌ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ. جِئْنَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ فَاَخْبَرْنَ عَنْهَا. قَالَتْ' فَتَنَكَّرْتُ وَتَنَقَّبْتُ فَذَهَبْتُ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَيْنِيْ فَعَرَفَنِيْ. قَالَتْ فَالْتَفَتُّ فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ. فَاَدْرَكَنِيْ فَاحْتَضَنَنِيْ فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِ؟ قَالَتْ ' قُلْتُ اَرْسِلْ يَهُوْدِيَّةٌ وَسْطَ يَهُوْدِيَّاتٍ.

۱۹۸۱: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب آنحضرت ﷺ مدینہ میں آئے (خیبر سے لوٹ کر) تو آپ ﷺ نوشاہ تھے (یعنی دولہا) صفیہ بنت حیی کے نکاح سے انصار کی عورتیں آئیں اور صفیہ کا حال بیان کیا میں نے اپنی صورت بدلی اور منہ پر نقاب ڈالی اور میں گئی آنحضرت ﷺ نے میری آنکھ کو دیکھا اور مجھ کو پہچان لیا میں نے یہ دیکھ کر منہ موڑا اور دوڑتی ہوئی چلی آنحضرت ﷺ نے مجھ کو پکڑ لیا اور گود میں لے لیا اور فرمایا تو نے کیا دیکھا میں نے کہا بس چھوڑ دیجئے ایک یہودی عورت ہے یہودیوں میں سے (اس کی سند کمزور ہے کیونکہ اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے)۔

Marfat.com

تشریح: یہ حضرت عائشہؓ نے غصہ کی راہ سے فرمایا حالانکہ حضرت صفیہؓ اس وقت مسلمان ہوئی تھیں لیکن تحقیر کی نیت سے ان کو یہودن کہا سوکنوں میں اکثر ایسی باتیں بہ مقتضائے بشریت اور غیرت ہو جاتی ہیں آخر آدمی کتنے بڑے درجہ کا ہو لیکن پھر انسان ہی ہے کبھی نہ کبھی نفس زور کر بیٹھتا ہے۔

١٩٨٢: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا عَلِمْتُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَيَّ زَيْنَبُ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَهِيَ غَضْبَى ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَسْبُكَ إِذَا قَلَبَتْ لَكَ بُنَيَّةُ أَبِي بَكْرٍ ذُرَيْعَتَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَأَعْرَضْتُ عَنْهَا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَكِ فَانْتَصِرِي فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا حَتَّى رَأَيْتُهَا وَقَدْ يَبِسَ رِيقُهَا فِي فِيهَا مَا تَرُدُّ عَلَيَّ شَيْئًا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ۔

۱۹۸۲: عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا مجھے معلوم نہ ہوا کہ اچانک زینب بنت جحشؓ میرے گھر بغیر اجازت کے آ گئیں وہ غصہ میں تھیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھتی ہوں جب ابوبکرؓ کی چھوکری اپنی قمیص الٹے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی ہے اس کے بعد وہ میری طرف متوجہ ہوئیں میں نے ان کی بات سے منہ موڑا یعنی جواب نہ دیا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی کہو اور اپنی مدد کرو (میں ان کی طرف پھری اور میں نے ان کو جواب دیا) یہاں تک کہ میں نے دیکھا ان کا تھوک سوکھ گیا منہ میں وہ کچھ جواب ہی نہ دے سکتی تھیں (حضرت عائشہؓ کی اول تو تقریر حق تھی حق بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ دوسرے حضرت عائشہؓ بہت فصیحہ اور مقررہ تھیں ان کے سامنے کسی عورت کو گفتگو کرنا دشوار تھا) پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ جگمگا رہا تھا۔ (اس حدیث کی سند میں زکریا بن ابی زائدہ مدلس ہے جو عنعنہ سے روایت کرتا ہے)۔

تشریح: حضرت زینبؓ قرشیہ تھیں حسین اور صاحب نسب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں ان ہی کو دعویٰ تھا حضرت عائشہؓ کی برابری کا وہ کہتی تھیں میرا نکاح اللہ جل جلالہ نے کیا سات آسمانوں کے اوپر سے اور تمہارا نکاح تمہارے والیوں نے کیا وہ غصہ میں تھیں اس وجہ سے کہ حضرت عائشہؓ کی طرف آپ کی توجہ زیادہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کر رہی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو انہوں نے تحقیر کی راہ سے بنیۃ جو تصغیر ہے بنت کی کہا یعنی چھوٹی لڑکی یعنی چھوکری دکن میں اس کو پوٹی کہتے ہیں اور ذریع تصغیر ہے درع کی یعنی چھوٹا کرتہ یعنی کرتی مطلب یہ ہے کہ آپ تو حضرت عائشہؓ کے شیفتہ اور عاشق ہیں اور بیبیوں کی آپ کو فکر ہی نہیں ہے نہ کسی کا آپ کو خیال ہے حضرت عائشہؓ نے اپنا کرتہ الٹا اور بانہہ کھولی تو یہی آپ کو کافی ہے خوشی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا معلوم ہوا حضرت عائشہؓ کا جواب دینا اور حضرت زینبؓ کا ہار جانا جو ناحق شکایت کرتی تھیں دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ سے فرمایا تم نہیں جانتی ہو یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔

١٩٨٣: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ

۱۹۸۳: ام المومنین جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں گڑیاں کھیلتی تھی اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری ہمجولی چھوکریوں کو چھوڑ دیتے تھے

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَرِّبُ اِلَيَّ صَوَاحِبَاتِي يُلَاعِبْنَنِي۔

وہ میرے ساتھ کھیلا کرتیں (اس کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ عمر بن حبیب عدوی متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

تشریح ﴿﴾ گڑیاں کپڑے کی مورتیں جو چھوکریاں بناتی ہیں ان کی شادی کرتی ہیں یہ بچوں کا کھیل ہے اور ان میں پوری صورت نہیں ہوتی اس لئے تصویر کا حکم نہیں دیا گیا اور لڑکیوں کو اس کا کھیل درست رکھا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کم سن تھیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق تھا کہ بچوں پر شفقت کرتے اور کھیل کود سے ان کو منع نہ کرتے نہ زیادہ غصہ ہوتے اور باب کی کل حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرتے۔

## ۵۱ : بَابُ ضَرْبِ النِّسَآءِ

## باب: عورتوں کو مارنا

۱۹۸۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ. ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ' قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءِ فَوَعَظَهُمْ فِيهِنَّ. ثُمَّ قَالَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْاَمَةِ؟ وَلَعَلَّهُ اَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ۔

۱۹۸۴ : عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ سنایا پھر عورتوں کو نصیحت کی اور ان کو وعظ سنایا اور فرمایا تم میں سے کوئی کہاں تک اپنی عورت کو مارے گا لونڈی کی طرح اور شاید پھر وہ اسی دن اخیر دن میں اس کو اپنے ساتھ لٹائے۔

تشریح ﴿﴾ تو پہلے ایسی سخت مار پھر اس کے بعد اتنا پیار بالکل نامناسب ہوگا اور دل شرمائے گا مناسب یہ ہے کہ حتی المقدور عورت پر ہاتھ ہی نہ اٹھائے اگر ایسا ہی سخت قصور کرے تو زبان سے خفا ہو ساتھ سلانا چھوڑ دے اگر اس پر بھی نہ مانے تو ہلکی مار مارے یعنی غصہ کے طور پر دنیا کے لئے البتہ اللہ کے لئے جہاد میں مارا یہ مارنا اور ہے۔

۱۹۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا لَهُ ' وَلَا امْرَاَةً ' وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا۔

۱۹۸۵ : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کسی خادم کو اور کسی عورت کو نہیں مارا اور کسی چیز کو بھی اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔

۱۹۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ۔ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ' عَنِ الزُّهْرِيِّ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ ' قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُنَّ اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْذَئِرَ النِّسَاءُ عَلَى اَزْوَاجِهِنَّ ۔ فَاْمُرْ بِضَرْبِهِنَّ ۔ فَضُرِبْنَ ۔فَطَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفُ نِسَاءٍ كَثِيْرٍ ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ

۱۹۸۶ : ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کی لونڈیوں کو مت مارو یہ سن کر حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عورتوں نے تو زور کر لیا مردوں پر (کیونکہ ان کو معلوم ہوگیا کہ حضرت محمد ﷺ نے ان کے مارنے سے منع کر دیا ہے تو شرارت اور زباندرازی شروع کر دی آپ نے حکم دیا ان کے مارنے کا پھر ان کو مار پڑی پھر آنحضرت ﷺ کے گھرانے پر بہت سی عورتیں آئیں اور اپنے خاوندوں کے ظلم کی شکایت کی) جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے

Marfat.com

لَقَدْ طَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً كُلُّ امْرَاَةٍ تَشْتَكِي زَوْجَهَا فَلَا تَجِدُوْنَ اُولٰئِكَ خِيَارَكُمْ ـ

فرمایا محمد ﷺ کی آل کے پاس آج کی رات ستر عورتیں آئیں اور ہر ایک عورت اپنے خاوند کا شکوہ کرتی تھی تو تم ان مردوں کو بہتر نہیں پاؤ گے۔

۱۹۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَالْحَسَنُ ابْنُ مُدْرِكٍ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ضِفْتُ عُمَرَ لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَامَ اِلَى امْرَاَتِهٖ يَضْرِبُهَا فَحَجَزْتُ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ لِيْ يَا اَشْعَثُ احْفَظْ عَنِّيْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَ يَضْرِبُ امْرَاَتَهٗ وَلَا تَنَمْ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ ـ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ ـ

۱۹۸۷: اشعث بن قیس سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ضیافت کی ایک رات جب آدھی رات کا وقت ہوا تو وہ اٹھے اپنی عورت کی طرف اور اس کو مارا میں ان دونوں کے بیچ میں حائل ہوا جب وہ اپنے بچھونے پر جانے لگے تو مجھ سے کہا یاد رکھ میں نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے مرد سے سوال نہ کیا جائے گا اگر وہ اپنی عورت کو مارے گا (یعنی وجہ معقول پر مثلاً نماز نہ پڑھنے پر غسل نہ کرنے پر اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگار نہ کرنے پر جماع سے بلاوجہ انکار کرنے پر بغیر اجازت کے باہر جانے پر) اور مت سو بغیر وتر پڑھے ہوئے اور تیسری ایک بات اور کہی میں اس کو بھول گیا۔

دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔

تشریح جو اپنی عورتوں سے مار پیٹ کرتے ہیں اور ان کی شکایت حاکم وقت تک پہنچاتے ہیں مراد وہی مرد ہیں جو ظلم سے بلاوجہ معقول ایسا کرتے ہیں وہ کبھی نیک نہیں ہو سکتے۔

## ۵۲: بَابُ الْوَاصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ — باب: بالوں کا جوڑ لگانا اور گودنا کیسا ہے

تشریح اور جوڑ لگانے سے یہ مراد ہے کہ پرانے بال لے کر اپنے سر کے بالوں میں شریک کرے جیسا بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے اور اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ سر کے بال زیادہ معلوم ہوں نووی نے کہا ظاہر احادیث سے اس کی حرمت نکلتی ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے بعضوں نے خاوند کی اجازت سے جائز رکھا ہے اور گودنا بالاتفاق حرام ہے۔

۱۹۸۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ـ

۱۹۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور جوڑ لگوانے والی پر اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔

۱۹۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۸۹: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری بیٹی دولہن ہے اور اس کو چیچک کا عارضہ ہوا تو اس کے بال

Marfat.com

فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ عُرَیِّسٌ وَقَدْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَاَصِلُ لَهَا فِیْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

جھڑ گئے کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگاؤں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جوڑ لگانے والی پر اور جس کے جوڑ لگایا جائے اس پر۔

۱۹۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ۔ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ لِخَلْقِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ یُقَالُ لَهَا اُمُّ یَعْقُوْبَ فَجَاءَ تْ اِلَیْهِ۔ فَقَالَتْ بَلَغَنِیْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ كَیْتَ وَكَیْتَ۔ قَالَ وَمَا لِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَتْ اِنِّیْ لَاَقْرَاُ مَابَیْنَ لَوْحَیْهِ فَمَا وَجَدْتُهُ۔ قَالَ اِنْ كُنْتِ قَرَاْتِهِ فَقَدْ وَجَدْتِهِ اَمَا قَرَاْتِ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا؟ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰی عَنْهُ قَالَتْ فَاِنِّیْ لَاَظُنُّ اَهْلَكَ یَفْعَلُوْنَ۔ قَالَ اذْهَبِیْ فَانْظُرِیْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَمِنْ حَاجَتِهَا شَیْئًا مَارَاَیْتُ شَیْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلِیْنَ مَا جَامَعَتْنَا۔

۱۹۹۰ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں پر حسن کے لئے اللہ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر یہ حدیث بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کو ام یعقوب کہتے تھے وہ عبداللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں سنتی ہوں تم نے ایسا کہا انہوں نے کہا کیوں مجھے کیا ہوا کہ میں لعنت نہ کروں اس پر جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ بات تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے وہ بولی میں تو سارا قرآن پڑھتی ہوں لیکن یہ مسئلہ اس میں نہیں پایا عبداللہ نے کہا اگر تو نے قرآن پڑھا ہوتا تو اس کو پاتی کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ اخیر تک یعنی جو حکم تم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول دے اس پر عمل کرو اور جس سے وہ منع کرے اس سے باز رہو تو جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ قرآن سے ثابت ہیں وہ عورت بولی ہاں یہ آیت تو قرآن شریف میں ہے عبداللہ نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے وہ بولی میں سمجھتی ہوں تمہاری بی بی بھی ایسا کرتی ہے عبداللہ نے کہا جا اور دیکھ وہ گئی اور دیکھا کوئی بات جیسے اس نے سمجھی تھی نہ پائی تب وہ کہنے لگی میں نے (تمہاری بی بی کے پاس) کوئی بات نہیں دیکھی عبداللہ نے کہا اگر ایسا ہوتا جیسے کوئی تھی (یعنی میری بی بی ایسی باتیں کرتی ہوتی جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے) تو وہ کبھی ہمارے ساتھ نہ رہتی (یعنی ہمارا اور اس کا ساتھ نہ رہتا بلکہ میں اس کو طلاق دے دیتا (سبحان اللہ صحابہ سنت کے کیسے پکے پیرو تھے اور جو لوگ اہل توحید و سنت ہوتے ہیں انکی بیبیاں بھی اکثر صالحہ اور متبع سنت ہی ہوتی ہیں ورنہ وہ ایسی بدعتی اور فاسق عورتوں کو طلاق دے کر اپنے یہاں سے باہر کر دیتے ہیں البتہ یہ بدعتیوں میں دیکھا کہ اکثر مرد انکے زن مرید ہوتے ہیں اور عورتیں بدعت تو کیا کفر اور شرک کی باتیں اعلانیہ کرتی ہیں اور یہ مرد جو درحقیقت مخنث سے بھی بدتر ہیں بیگم صاحبہ سے ڈر کر خاموش ہو رہتے ہیں لعنت انکی مردانگی اور مردیت پر)۔

## ۵۳ : بَابُ مَتٰی یُسْتَحَبُّ الْبِنَاءُ

## باب: عورتوں سے صحبت کن دنوں

Marfat.com

بالنِّسَاءِ — میں مستحب ہے

۱۹۹۱ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَکْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ جَمِیْعًا عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَائِهٖ کَانَ اَحْظٰی عِنْدَهٗ مِنِّیْ وَکَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَ هَا فِیْ شَوَّالٍ۔

۱۹۹۱: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا شوال کے مہینے میں اور مجھ سے صحبت بھی شوال کے مہینے میں کی پھر کون سی بی بی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے زیادہ پسند تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پسند تھا کہ خاوندوں کے پاس ان کی علاقہ دار عورتیں شوال کے مہینے میں جائیں۔

۱۹۹۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ ثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ فِیْ شَوَّالٍ وَجَمَعَهَا اِلَیْهِ فِیْ شَوَّالٍ۔

۱۹۹۲: حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا شوال کے مہینے میں اور ان سے صحبت کی شوال کے مہینے میں (اس کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہے جس نے عنعنہ سے روایت کی ہے۔

تشریح: شوال کا مہینہ عید کا ہے خوشی کا مہینہ ہے اس وجہ سے اس میں نکاح کرنا بہتر ہے اور جاہلیت کے لوگ اس مہینہ کو منحوس جانتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیال غلط کیا اور اسی مہینہ میں نکاح کیا اور زفاف بھی اسی مہینے میں کیا تو ہر ماہ میں نکاح درست ہے مگر جس مہینہ کو عوام بغیر دلیل شرعی کے عورتوں کی تقلید سے یا کافروں اور فاسقوں کی تقلید سے منحوس سمجھیں اس مہینہ میں نکاح اور خوشی کرنا چاہئے تاکہ عوام کے دل سے یہ بے اصل بات نکل جائے شرع کی رو سے شوال کا مہینہ اسی طرح محرم یا صفر کا مہینہ منحوس نہیں ہے پس بے کھٹکے ان مہینوں میں نکاح کرنا چاہئے اور تیرہ تیزی بالکل لغو ہے جاہل عورتوں کی ایجاد ہے۔

## ۵۴: بَابُ الرَّجُلِ یَدْخُلُ بِاَهْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّعْطِیَهَا شَیْئًا

## باب: مرد اپنی بی بی سے دخول کرے اور اس کو کوئی چیز نہ دی ہو

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا الْهَیْثَمُ ابْنُ جَمِیْلٍ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ (ظَنَّهٗ) عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُدْخِلَ عَلٰی رَجُلٍ امْرَاَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّعْطِیَهَا شَیْئًا۔

۱۹۹۳: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ خاوند کے پاس اس کی بیوی کو بھیج دیں اس سے پہلے کہ خاوند نے اس کو کوئی چیز دی تھی۔

تشریح: یعنی یہ امر جائز ہے کہ نکاح کے بعد مرد اپنی عورت سے صحبت کرے گو مہر میں سے ابھی کوئی حصہ ادا نہ...

Marfat.com

یہ عورت حضرت عائشہ کی پالی ہوئی ایک لڑکی تھی جس کا نکاح انہوں نے ایک انصاری مرد سے کر دیا تھا بعضوں نے کہا یہ حکم لونڈیوں میں ہے لیکن آزاد عورتوں کو پہلے کچھ دے کر اس کے خاوند کو صحبت کرنا چاہئے اور حضرت علیؓ کا نکاح جب حضرت فاطمہؓ سے ہوا تھا تو آپ ﷺ نے علیؓ کی زرہ بکوا کر اس میں سے حضرت فاطمہؓ کا سامان بنایا۔

## ۵۵ : بَابُ مَایَکُوْنُ فِیْهِ الْیُمْنُ وَالشُّؤْمُ

## باب: کون سی چیز منحوس اور کون سی مبارک ہوتی ہے

تشریح ۞ کل چیزیں اللہ کی مشیت اور تقدیر سے ہوتی ہیں تو نحوست اور مبارکی کوئی شے نہیں ہے لیکن ان تین چیزوں کو آپ ﷺ نے فرمایا کبھی مبارک ہوتی ہیں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان چیزوں کا انسان پر کچھ اثر ہوتا ہے برا یا بھلا بلکہ ان کے مبارک ہونے سے یہ غرض ہے کہ کوئی مکان عمدہ نکلتا ہے لوگ اس میں صحیح وسالم رہتے ہیں اولاد پیدا ہوتی ہے اسی طرح کوئی گھوڑا کم خوراک اور تابعدار اور چالاک اور محنتی ہوتا ہے کوئی عورت غریب اور اطاعت گزار نیک ہوتی ہے بس یہی ان چیزوں کی مبارکی ہے اور اس معنی سے یہ منحوس بھی ہوتے ہیں مکان کی نحوست یہ ہے کہ تنگ تاریک وحشت ناک غلیظ ہو جس کے رہنے والے بخار وغیرہ عوارض میں مبتلا ہوا کریں گھوڑا منحوس وہ ہے جو خیرہ سرکش سوار کا دشمن ہو کام نہ کرے اور کھائے بہت عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدکار فاجر اور بدمعاش مسرف ہو خاوند کی اطاعت نہ کرے بانجھ اور بدزبان ہو اب جیسا اس زمانہ کے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ بعض چیزیں خود منحوس ہوتی ہیں یعنی صاحب خانہ پر بلا لاتی ہیں یہ خیال بالکل غلط ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کو پہلے ہی اڑا دیا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے جو آفت آئے اس کو تقدیر الٰہی سے سمجھنا چاہئے اور صبر اور دعا کرنا چاہئے کسی آدمی کا دل دکھانا یا کسی حیوان کو بے فائدہ منحوس سمجھ کر ستانا نری بے وقوفی اور حماقت ہے۔

۱۹۹۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ۔ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ سُلَیْمٍ الْكَلْبِیُّ عَنْ یَحْیَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ حَكِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَمِّهٖ مِخْمَرِ بْنِ مُعَاوِیَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا شُؤْمَ وَقَدْ یَكُوْنُ الْیُمْنُ فِیْ ثَلَاثَةٍ۔ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

۱۹۹۴ : مخمر بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے نحوست کوئی چیز نہیں اور کبھی تین چیزیں مبارک ہوتی ہیں عورت اور گھوڑا اور گھر۔

تشریح ۞ جب ان میں بھی نحوست نہیں ہے تو اور چیزوں میں بطریق اولیٰ نہ ہوگی۔

۱۹۹۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ اِنْ كَانَ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ یَعْنِی الشُّؤْمَ۔

۱۹۹۵ : سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کوئی چیز ہوتی (بالفرض یعنی نحوست کچھ نہیں ہے محض بے اصل ہے اگر ہوتی) تو ان تین چیزوں میں ہوتی گھوڑے اور عورت اور گھر میں۔

۱۹۹۶ : حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ خَلَفٍ، اَبُوْ سَلَمَةَ ثَنَا بِشْرٍ

۱۹۹۶ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

Marfat.com

بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اَنَّ جَدَّتَهُ زَيْنَبَ حَدَّثَتْهُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَعُدُّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ وَتَزِيْدُ مَعَهُنَّ السَّيْفَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں (اس کا مطلب وہی ہے جو اوپر گزرا پس اگلی حدیثوں کے خلاف یہ حدیث نہ ہوگی) زہری نے کہا مجھ سے ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ ان کی دادی زینب نے ان سے حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ ان تین چیزوں کا شمار کرتی تھیں اور ہر ایک تلوار کو بڑھاتی تھیں (وہ منحوس یا مبارک ہوتی ہے)۔

## ۵۶ : بَابُ الْغَيْرَةِ

## باب: غیرت یعنی رشک (جلاپے) کا بیان

۱۹۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ۔ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَيْبَانَ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَهْمٍ (اَبِيْ شَهْمٍ) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَايُحِبُّ اللّٰهُ ۔ وَمِنْهَا مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ ۔ فَاَمَّا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ ۔ وَاَمَّا مَايَكْرَهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ۔

۱۹۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا بعضی غیرت اللہ کو پسند ہے بعضی ناپسند ہے جو پسند ہے وہ یہ ہے کہ تہمت کے مقام میں غیرت کرے مثلاً کسی کی عورت غیر مرد کے ساتھ تنہائی کرتی ہو اور اس سے ہنستی ہو اگر ایسا نہ کرے تو وہ بدگمانی ہے جو ہرگز جائز نہیں ہے اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ بغیر تہمت کے بے فائدہ غیرت کرنا اور برے گمان پر کوئی کام کر بیٹھنا یہ بالکل حماقت اور سفاہت ہے۔

تشریح ﴿﴾ یہ وقت ایسا ہے کہ اللہ کی پناہ بدمعاش لوگ کسی نیک بخت بی بی کی نسبت ایک جھوٹی تہمت لگا دیتے ہیں تاکہ اس کا خاوند غیرت میں آ کر کوئی کام کر بیٹھے اس کا گھر تباہ ہو حسد کرنے والوں کو اس میں خوشی ہوتی ہے یہ وقت بڑے تحمل اور استقلال کا ہے انسان کو اس میں سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے جلدی ہرگز نہ کرنا چاہئے اور شریعت کے موافق دریافت اور گواہی لینا چاہئے اگر ایسے سچے اور نیک گواہوں کی گواہی نہ ملے تو سمجھ لے کہ یہ حاسدوں اور دشمنوں کا فریب ہے جو اس کا گھر تباہ کرنا چاہتے تھے اللہ پاک حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچائے آنحضرت ﷺ کو بھی ایذا دہی سے نہ چھوڑا حضرت عائشہؓ پر جھوٹی تہمت جوڑی طوفان اٹھایا لیکن اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کیا ان کا منہ کالا ہوا۔

۱۹۹۸ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاغِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ قَطُّ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ مِمَّا رَاَيْتُ مِنْ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ يَعْنِيْ مِنْ ذَهَبٍ ـ قَالَهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۱۹۹۸ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے کبھی کسی عورت پر غیرت نہیں کی (کیونکہ آنحضرت ﷺ مجھ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سب کچھ دیا تھا) جیسی کہ حضرت خدیجہؓ پر کی کیونکہ میں دیکھتی تھی کہ آنحضرت ﷺ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے (حالانکہ وہ مر چکی تھیں) اور اللہ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دیں جنت میں ایک مکان کی جو سونے سے بنایا گیا ہے۔

Marfat.com

تشریح ✿ نہ اس میں غل ہے نہ شور جیسے دوسری روایت میں ہے حضرت خدیجہؓ سب سے پہلی بی بی تھیں آپ ﷺ کی اور حضرت ﷺ کی تمام اولاد سوا حضرت ابراہیمؑ کے ان ہی کے مبارک بطن سے ہوئی اور انہوں نے اپنا سارا مال اور اسباب آنحضرت ﷺ پر نثار کیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لائیں ان کے فضائل بہت ہیں اور وہ افضل ہیں آپ ﷺ کی سب بیبیوں میں سے اور والدہ ہیں جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ کی اور ان کے فضائل اگلی کتب سماوی سے بھی ثابت ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کی بشارت دی گئی ہے۔

۱۹۹۹ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ. فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا۔

۱۹۹۹ : حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں (اگر میں اجازت دوں تو کیوں کر آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراؓ علیؓ سے نکاح میں تھیں) تو میں کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا ان کو ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ علیؓ میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے اس لئے کہ فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا ہے جو بات اس کو بری لگے وہ مجھے بھی بری لگتی ہے اور جس بات سے اس کو تکلیف ہو مجھے بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

تشریح ✿ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا حضرت فاطمہؓ کے موجود ہوتے ہوئے تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ کے رسول (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ نہیں رہ سکتیں یہ سن کر حضرت علیؓ نے اس نکاح کو موقوف رکھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی تک کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا ان کی وفات کے بعد ابوجہل کی بیٹی سے اور کئی عورتوں سے حضرت علیؓ نے نکاح کیا۔

۲۰۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى۔ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ ۔ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ۔

قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۰۰ : حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں فاطمہ زہراؓ تھیں آنحضرتؐ کی صاحبزادی (تمام جہان کی عورتوں کی سردار) جب یہ خبر فاطمہؓ نے سنی تو وہ حضرتؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپؐ کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو غصہ نہیں آتا اپنی بیٹیوں کیلئے تو اسی وجہ سے اب علیؓ نکاح کرنے والے ہیں ابوجہل کی بیٹی سے ۔مسور نے کہا یہ خبر سن کر آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور میں نے سنا آپؐ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا بعد اسکے معلوم ہو کہ میں نے

Marfat.com

وَسَلَّمَ نَسْمَعُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ' ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي قَدْ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي - وَاِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَضْعَةٌ مِنِّي وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَفْتِنُوْهَا - وَاِنَّهَا ' وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ اَبَدًا - قَالَ فَنَزَلَ عَلِيٌّ عَنِ الْخِطْبَةِ۔

نکاح کیا (اپنی بیٹی زینبؓ کا) ابوالعاص بن الربیع سے انہوں نے جو بات کی تھی اسکو سچ کیا (باوجود کفر کے انہوں نے زینبؓ کے بھیج دینے کا وعدہ کیا پھران کو بھیج دیا) اور بے شک فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی میرا ایک ٹکڑا ہے اور میں برا جانتا ہوں کہ لوگ اس کو گناہ میں پھنسا دیں (ایسا نہ ہو کہ سوکن کے رنج میں وہ کوئی بات خاوند کے خلاف کر بیٹھیں اور گنہگار ہوں) بے شک قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے پاس کبھی جمع نہ ہوں گی یہ سن کر حضرت علیؓ نے پیام چھوڑ دیا۔

تشریح ☆ یعنی نکاح موقوف رکھا اور کیوں کر موقوف نہ کرتے وہ تو آنحضرت ﷺ کے عاشق زار اور آپ ﷺ کی مرضی کے تابع اور جانثار تھے اور اس واقعہ کی وجہ سے حضرت علیؓ پر کوئی طعن نہیں ہو سکتا جیسے خوارج مردود کیا کرتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ نے لاعلمی سے یہ خیال کر کے کہ ہر مرد کی چار بیبیاں درست ہیں دوسرے نکاح کا پیام دیا جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کی مرضی نہیں ہے تو فوراً یہ ارادہ موقوف کر دیا اور حدیث سے حضرت فاطمہؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ ان کا خیال آنحضرت ﷺ کو کس قدر تھا اور کیونکر نہ ہوتا کہ ان کی والدہ ماجدہ گزر گئیں' بھائی گزر گئے' بہنیں سب کی سب ایک کے بعد ایک گزر گئیں' یکہ وتنہا رہ گئیں سوا آنحضرت ﷺ کے کوئی غمگسار یا تسلی دینے والا نہ تھا کہ دم بھر اس کے پاس بیٹھتیں اور اپنے گھر میں اگر کچھ رنج پیدا ہوتا تو اس کے پاس جا کر یہ رنج دفع کرتیں لیکن ہائے افسوس آل محمد ﷺ کو کبھی عیش نہیں ہوا اور رنج پر رنج اور صدمے پر صدمے پڑتے گئے یہ صدمے کیا کم تھے کہ دفعتاً غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور پدر بزرگوار کا بھی سایہ دنیا سے اٹھ گیا یہی وجہ ہوئی کہ حضرت فاطمہؓ اس صدمہ جانکاہ کے بعد صرف تھوڑے دنوں تک زندہ رہیں اور چھ ماہ کے اندر ہی جنت الفردوس میں اپنے والد ماجد' والدہ ماجدہ اور بہنوں سے مل گئیں اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنا ٹکڑا فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے رنج سے مجھ کو رنج ہوتا ہے ان کی ایذا سے مجھ کو ایذا ہوتی ہے اس سے مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سمجھ لینا چاہئے۔

## ۵۷ : بَابُ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب: جس نے اپنی جان کو بخش دیا آنحضرت ﷺ کو

تشریح ☆ یعنی اپنے تئیں ہبہ کر دیا۔ اگر عورت اپنے نفس کو ہبہ کر دے کسی کو خواہ مہر کا ذکر آئے یا نہ آئے تو نکاح درست ہو جائے گا حنفیہ کے نزدیک لیکن شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست نہ ہوگا جب تک نکاح یا تزوج کا لفظ نہ ہو اور آنحضرت ﷺ کیلئے یہ جائز تھا۔

۲۰۰۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ - ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيهِ ' عَنْ عَائِشَةَ '

۲۰۰۱ : حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کیا عورت شرم نہیں کرتی جو اپنے تئیں بخش دیتی ہے آنحضرت ﷺ کو

Marfat.com

أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ [الأحزاب: ٥١] قَالَتْ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ فِي هَوَاكَ۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ ......﴾ اخیر تک یعنی جس کو تو چاہے اپنی عورتوں میں سے اپنے سے جدا کرے اور جس کو چاہے اپنے پاس رکھے یا سلا دے تب میں نے کہا تھا تمہارا پروردگار جو تمہاری خواہش ہوتی ہے ویسا ہی جلدی کرتا ہے حکم اتارنے میں۔

تشریح ﴿﴾ اس کہنے سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ غرض تھی کہ عورتیں شرم کریں اور اپنے تئیں ہبہ نہ کریں آنحضرت ﷺ کو اس لئے کہ عورتیں آپ ﷺ کی بہت ہو جائیں گی تو باری ہر ایک کی دیر میں آئے گی اب اختلاف ہے کہ جس عورت نے اپنے تئیں آنحضرت ﷺ تک ہبہ کر دیا تھا اس کا نام کیا تھا بعضے کہتے ہیں میمونہ بعضے ام شریک بعضے زینب بنت خزیمہ بعضے خولہ بنت حکیم۔ واللہ اعلم۔ اس آیت سے وہ آیت منسوخ ہوگئی اب اس کے بعد تیرے لئے اور نئی عورتیں کرنا درست نہیں ہے نہ ان کے بدل دوسری عورتیں کرنا اگر چہ تجھ کو ان کا حسن بھلا لگے اور صحیح یہی ہے کہ آپ ﷺ کو عورتیں مباح ہوگئیں تھیں ممانعت کے بعد۔

٢٠٠٢: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَالَا ثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. ثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ. فَقَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَكَ فِيَّ حَاجَةٌ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ. رَغِبَتْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ، فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ۔

٢٠٠٢: ثابت سے روایت ہے ہم انس بن مالکؓ کے پاس بیٹھے تھے انکے پاس ان کی ایک بیٹی تھی انسؓ نے کہا ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی اور اپنے تئیں آپؐ پر پیش کیا یعنی اگر آپ ﷺ کی مرضی ہو تو مجھ کو قبول فرمائیے وہ عورت بولی آپ ﷺ کو میری خواہش ہے؟ یہ سن کر انسؓ کی بیٹی بولی کیسی بے حیاء تھی وہ عورت انسؓ نے کہا وہ تجھ سے بہتر تھی اس نے رغبت کی اللہ کے رسول ﷺ میں اور اپنے تئیں آپ ﷺ پر پیش کیا۔

تشریح ﴿﴾ سبحان اللہ ذہے قسمت اس عورت کی ہم سب اپنے تئیں آنحضرت ﷺ پر پیش کرتے ہیں اور ہمارا جان و مال سب آپ ﷺ پر سے تصدق اگر آپ ﷺ ہم کو اور ہماری اولاد کو غلامی میں قبول فرمائیں تو زہے عز و شرف۔

## ٥٨: بَابُ الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي وَلَدِهِ

## باب: آدمی کا اپنے لڑکے میں شک کرنے کا بیان

٢٠٠٣: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ

٢٠٠٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی فزارہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک عورت ہے جس نے کالا لڑکا جنا ہے (گویا اس نے شبہ کیا کہ وہ میرا لڑکا نہیں ہے) آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے۔ وہ بولا سرخ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان میں کوئی چت کبرا بھی ہے وہ بولا ہاں ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر

Marfat.com

اَوْرَقَ ؟ قَالَ اِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ فَاَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ؟ قَالَ عَسٰى عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ وَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ)

یہ رنگ کہاں سے آیا وہ بولا کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا یہاں بھی (یعنی تیرے لڑکے میں) کسی رگ نے یہ رنگ نکالا ہو گا۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ اونٹوں کی اگلی نسل یعنی دادا پردادا میں کوئی دوسرے رنگ کا ہو گا پھر وہی رنگ کئی پشت کے بعد اس کی اولاد میں ظاہر ہوا گو اب جو اونٹ ہیں یہ بچے ہیں وہ خالص سرخ تھے چت کبرے نہ تھے پس اسی طرح ہو سکتا ہے انسان کی اولاد میں بھی ماں باپ کے خلاف دوسرا رنگ ظاہر ہو اور اس کی وجہ یہ ہو کہ ماں باپ کے دادا پردادا میں کوئی کالا بھی ہو اور وہ رنگ اب ظاہر ہوا ہو حاصل یہ ہے کہ بچے کے گورے یا کالے رنگ کی وجہ سے یا نقشے کے اختلاف کی وجہ سے یہ شبہ نہ کرنا چاہئے۔

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ. ثَنَا عَبَادَةُ بْنُ كُلَيْبٍ اللَّيْثِيُّ اَبُوْ غَسَّانَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ عَلٰى فِرَاشِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَمْ يَكُنْ فِيْنَا اَسْوَدُ قَطُّ. قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ. قَالَ هَلْ فِيْهَا اَسْوَدُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ فِيْهَا اَوْرَقُ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ. قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ.

۲۰۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص جنگل کا رہنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری عورت نے ایک لڑکا جنا ہے کالے رنگ کا اور ہمارے گھرانے میں کوئی کالا کبھی نہیں تھا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے وہ بولا سرخ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان میں کوئی چت کبرا بھی ہے؟ وہ بولا ہاں ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ رنگ کہاں سے آیا؟ وہ بولا شاید کسی رگ نے کھینچ لیا ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا پھر تیرے بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو گا اس حدیث کی سند میں عباد بن کلیب ہے جس کو امام بخاری نے ضعیف کہا ہے۔

## ۵۹: بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ

## باب: ہمیشہ بچہ خاوند کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں

تشریح: یعنی زنا کرنے والی کا بچہ نہیں کہا جائے گا گو اس کے نطفہ سے پیدا ہو بلکہ بچہ عورت کے خاوند یا مالک کا ہو گا اگر عورت لونڈی ہو۔

۲۰۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ. ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ ابْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدًا اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ. فَقَالَ سَعْدٌ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۰۵: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے جھگڑا کیا آنحضرت ﷺ کے پاس زمعہ کی لونڈی کے بچہ میں سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے بھائی (عتبہ بن ابی وقاص) نے مجھ کو وصیت کی جب میں مکہ جاؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بچے کو دیکھوں اور اس کو لے لوں اور

Marfat.com

وَسَلَّمَ) اَوْصَانِیْ اَخِیْ اِذَا قَدِمْتُ مَکَّۃَ اَنْ اَنْظُرَ اِلَی ابْنِ اَمَۃِ زَمْعَۃَ فَاَقْبِضَہُ۔ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ اَمَۃِ اَبِیْ ۔وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ۔ فَرَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَبَھَہُ بِعُتْبَۃَ فَقَالَ ھُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ۔ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ عَنْہُ یَا سَوْدَۃُ۔

عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے فراش پر پیدا ہوا پھر آنحضرت ﷺ نے اس بچہ کی مشابہت پائی عتبہ سے تو فرمایا وہ بچہ تیرا ہے اے عبد بن زمعہ (گو مشابہت سے معلوم ہوتا ہے کہ عتبہ کا نطفہ ہے) اور بچہ ہمیشہ خاوند کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں اور پردہ اس سے اے سودہ۔

تشریح ۞ سودہ ام المومنین زمعہؓ کی بیٹی تھیں تو یہ بچہ جب زمعہ کا ٹھہرا تو سودہؓ کا بھائی ہوا لیکن چونکہ مشابہت اس کے عتبہ سے پائی گئی لہٰذا احتیاطاً آپ ﷺ نے سودہ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔

۲۰۰۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ۔

۲۰۰۶ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فیصلہ کیا بچے کا واسطے خاوند کے۔

۲۰۰۷ : حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ۔ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ۔وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ۔

۲۰۰۷ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ ماں کو مل جائے گا یا اس کے خاوند کو اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں (اس کو سنگسار کریں گے جب رجم اس پر واجب ہو مگر رجم واجب نہ ہو تو سو درے پڑیں گے اور اس صورت میں پتھر کے یہ معنے ہوں گے کہ اس کو خاک نہ ملے گا جیسے کہتے ہیں تم کو خاک پتھر ملے گا۔

۲۰۰۸ : حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ۔ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ۔ ثَنَا شُرَحْبِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ۔

۲۰۰۸ : حضرت ابو اسامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بچہ ماں کا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں۔

## ۶۰ : بَابُ الزَّوْجَیْنِ یُسْلِمُ اَحَدُھُمَا قَبْلَ الْاٰخَرِ

## باب: اگر میاں بیوی میں سے کوئی دوسرے سے پہلے مسلمان ہو

تشریح ۞ اور مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلا آئے پھر اس کے بعد خاوند یا بیوی مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آئے تو نکاح فسخ ہو گا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور فقہاء کہتے ہیں کہ جب میاں بیوی میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو دوسرے پر اسلام پیش کریں گے اگر مسلمان ہو گیا تو خیر نکاح باقی رہا ورنہ نکاح فسخ ہو جائے گا اسی طرح اگر مدت گزر گئی عورت کی اسکے بعد خاوند مسلمان ہوا یا دونوں میں سے کوئی دارالاسلام میں چلا آیا تو نکاح فسخ ہو گیا اب اگلے نکاح سے وہ عورت پہلے خاوند کے پاس نہیں جا سکتی اگرچہ عورت راضی ہو جب تک نیا نکاح نہ کرے اور یہ قول فقہاء کا

Marfat.com

احادیث صحیحہ کے برخلاف ہے۔

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ عَبْدَةَ ۔ ثَنَا حَفْصُ ابْنُ جُمَيْعٍ ، ثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْلَمَتْ ۔فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ قَالَ فَجَاءَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَسْلَمْتُ مَعَهَا ، وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِيْ قَالَ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ ،وَرَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ ۔

۲۰۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مسلمان ہوگئی اس نے ایک شخص سے نکاح کر لیا پھر اس کا پہلا خاوند آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی عورت کے ساتھ مسلمان ہوا تھا اور اس کو معلوم تھا میرا مسلمان ہونا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین کر پہلے خاوند کے حوالے کر دیا۔

تشریح اہل حدیث نے کہا ہے کہ جب عورت دوسرے سے نکاح نہ کرے وہ پہلے خاوند کے نکاح پر باقی رہے گی گو مدت طویل گزر جائے اور اگر عورت دوسرے سے نکاح کرے تو پھر پہلے خاوند کو نہ ملے گی مگر یہ جب ہے کہ عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہوگئی ہو اور اس حدیث میں جو صورت مذکور ہے وہ اور تھی کہ خاوند بیوی ایک ساتھ مسلمان ہوئے تھے اس صورت میں جو عورت نے دوسرے سے نکاح کیا یہ نکاح ہی ناجائز تھا لہٰذا آپ نے اس کو پہلے خاوند کے حوالے کر دیا اور عورت مرد میں سے جب کوئی مسلمان ہو جائے اور دوسرا مسلمان نہ ہو تو عورت پر عدت واجب ہوگی کیونکہ بخاری نے ابن عباسؓ سے نکالا انہوں نے کہا جب عورت دارالحرب سے ہجرت کرتی تو اس کو کوئی پیام نہ دیتا یہاں تک کہ اس کو حیض آتا پھر وہ پاک ہوتی اس وقت اس کا نکاح درست ہوتا اور اگر نکاح ہونے سے پہلے اس کا خاوند مسلمان ہو کر آ جاتا تو وہ عورت اسی کو مل جاتی۔

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ خَلَّادٍ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ۔ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ۔ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُابْنُ اِسْحٰقَ ، عَنْ دَاوُدَبْنِ الْحُصَيْنِ ،عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ ۔

۲۰۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا دو برس کے بعد اسی اگلے نکاح پر۔

تشریح ابوالعاص آنحضرت ﷺ کے داماد تھے حضرت زینبؓ ان سے پہلے مسلمان ہو کر مدینہ منورہ میں آ گئی تھیں ابوالعاص بہت دنوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کو ان ہی کے نکاح میں رکھا اور نیا نکاح نہیں کیا اس سے فقہاء کا مذہب رد ہوتا ہے اور یہ حدیث امام احمد اور حاکم اور ابوداؤد نے بھی نکالی اور کہا صحیح ہے ایک روایت میں ہے کوئی نئی بات نہیں کی ایک میں ہے کہ نیا مہر مقرر نہیں کیا ترمذی کی روایت میں ہے نیا نکاح نہیں کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اس کی سند میں کوئی قباحت نہیں۔

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۰۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی صاحبزادی

Marfat.com

✽ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ ۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع کے پاس پھیر دیا نئے نکاح پر۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث سے فقہائے حنفیہ نے دلیل لی اور اس کو ترمذی نے بھی نکالا لیکن اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے ترمذی نے کہا اس کی سند میں گفتگو ہے اور امام احمدؒ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح یہی ہے کہ آپ نے ان دونوں کو برقرار رکھا پہلے نکاح پر اور دارقطنی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے اور صواب ابن عباسؓ کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو پھیر دیا ابوالعاص پر پہلے نکاح سے اور ترمذی نے کتاب العلل میں کہا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے کہا ابن عباسؓ کی حدیث اس باب میں زیادہ صحیح ہے عمرو بن شعیب کی حدیث سے ابن قیم نے کہا تعجب ہے کہ اس ضعیف حدیث کو اصل بنا دیں اور اس سے صحیح حدیث کو رد کر دیں اور کہیں کہ وہ اصول کے خلاف ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث کی طرف صحابہ کی ایک جماعت گئی ہے و من بعدہم ابن قیم نے اسلام الموقعین میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تفریق نہ کرتے اس مرد میں جو اسلام لایا اور اس کی عورت میں جب وہ اس کے ساتھ اسلام نہ لاتی بلکہ جب دوسرا اسلام لاتا تو نکاح اپنے حال پر رہتا جب تک وہ عورت دوسرا نکاح نہ کرے اور یہ سنت معلومہ اور مشہورہ ہے شافعی نے کہا ابوسفیان مسلمان ہوا مر الظہر ان میں جو خزاعہ کا گھر ہے اور وہاں مسلمان تھے فتح مکہ سے پہلے تو وہ دارالاسلام تھا اور لوٹ گیا مکہ میں اور ہندہ اس کی بیوی مسلمان نہیں ہوئی تھی مکہ میں تھی اس نے ابو سفیان کی داڑھی پکڑی اور کہنے لگی اس بوڑھے گمراہ کو قتل کرو پھر اس کے بعد ہندہ مسلمان ہوئی بہت دنوں کے بعد اور وہ کافر تھی دارالحرب میں مقیم تھی اور ابوسفیان مسلمان تھا اور عدت گزر جانے کے بعد ہندہ مسلمان ہوئی لیکن دونوں کا نکاح قائم رہا کیونکہ درحقیقت اس کی عدت نہیں گزری یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوئی اور اس طرح حکیم بن حزام کا حال گزرا اور صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل کی بیویاں مکہ میں مسلمان ہوئی اور مکہ دارالاسلام ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت وہاں ہوگئی اور عکرمہ یمن کی طرف بھاگے وہ دارالحرب تھا اور صفوان بھی دارالحرب میں چل دیئے پھر صفوان مکہ میں لوٹے وہ دارالاسلام تھا اور جنگ حنین میں حاضر ہوئے لیکن اس وقت تک کافر تھے بعد اس کے مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی اگلے ہی نکاح سے ان کے پاس رہی کیونکہ درحقیقت ان کی عدت نہیں گزری تھی اور مغازی والوں نے لکھا ہے کہ ایک انصاری عورت مکہ میں ایک شخص کے پاس تھی پھر وہ مسلمان ہوگئی اور ہجرت کی اس نے مدینہ کو بعد اس کے اس کا خاوند آیا وہ عدت میں تھی تو اپنے اگلے نکاح پر مل گئیں۔

## ٦١ : بَابُ الْغَيْلِ

## باب: دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا؟

۲۰۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۱۲ : جذامہ بنت وہب سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نے ارادہ کیا کہ منع کروں دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنے سے (یعنی غیل سے) کیونکہ اس سے لڑکا ضعیف ہو جاتا ہے حاملہ کا دودھ بچہ کو ضرر کرتا ہے) پھر میں نے دیکھا تو فارس اور روم کے لوگ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ. فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يُغِيْلُوْنَ فَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَسُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ هُوَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ.

ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو نہیں مرتی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل سے متعلق پوچھا (اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو پوشیدہ زندہ درگور کرنا ہے۔

تشریح: تو بہتر یہ ہے کہ جب ماں بچہ کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے جماع نہ کرے ایسا نہ ہو کہ حمل رہ جائے اور وہ بچہ کو نقصان کرے ہر چند جماع کرنا دودھ پلانے والی سے ضرر نہیں کرتا مگر اس میں حمل ہو جانے کا اندیشہ ہے اس وجہ سے مکروہ ہوا مگر وہ جائز ہے اور اگر دودھ پلانے والی دوسری عورت مل سکے تو وہ مکروہ نہیں ہے۔

۲۰۱۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ. اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ الْمُهَاجِرَ بْنَ اَبِيْ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ. وَكَانَتْ مَوْلَاتَهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا. فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الْغِيْلَ لَيُدْرِكُ الْفَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ حَتّٰى يَصْرَعَهُ.

۲۰۱۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے مت قتل کرو پوشیدہ اپنی اولاد کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے غیل سوار کو اپنے گھوڑے سے گرا دیتا ہے اس وقت اثر کرتا ہے۔

## ۶۲: بَابٌ فِي الْمَرْاَةِ تُؤْذِيْ زَوْجَهَا

## جو عورت اپنے خاوند کو ایذا دے اس کا بیان

۲۰۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مَعَهَا صَبِيَّانِ لَهَا قَدْ حَمَلَتْ اَحَدَهُمَا وَهِيَ تَقُوْدُ الْاٰخَرَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيْمَاتٌ لَوْلَا مَا يَاْتِيْنَ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ.

۲۰۱۴: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اس کے دو بچے تھے ایک کو گود میں لئے ہوئے تھی ایک کو کھینچ رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا یہ عورتیں پیٹ میں اٹھانے والی جننے والیں اپنے بچوں پر شفقت کرنے والیں اگر اپنے خاوندوں کو ایذا نہ دیتیں تو ان میں سے نمازی ہیں وہ جنت میں جاتیں (اس کے راوی سب ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے کیونکہ سالم کا ابو امامہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

تشریح: یعنی ایسی مشقت اور محنت کے ساتھ جو ان کو اولاد کے پالنے میں ہوتی ہے زیادہ اعمال کی ان کو حاجت نہیں ہے صرف نماز کافی ہے وہ جنت میں لے جائے گی بشرطیکہ خاوند کو نہ ستائیں ان کی نافرمانی نہ کریں ورنہ جنت میں جانا مشکل ہے دوسری حدیث میں ہے کہ میں نے دوزخ میں زیادہ عورتوں کو دیکھا اس کا سبب یہ ہے کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہے غرض خاوند کا بڑا حق ہے عورت پر یا اللہ تو ہمارا مالک ہے ہم تیرے ناشکرے بندے ہیں ہمارا بھی جنت میں جانا مشکل ہے لیکن تو اپنے رحم وکرم سے اگر ہمارے گناہ معاف کر دے تو وہ تجھ سے بعید نہیں تو ارحم الراحمین ہے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں پر بہرحال ہم تیرے بندے ہیں برے ہیں تو تیرے اچھے ہیں تو تیرے اور چھوڑ کر نہیں جانے والے نہیں۔

Marfat.com

۲۰۱۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْذِي امْرَاَةٌ زَوْجَهَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكَ اللّٰهُ ! فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيْلٌ اَوْشَكَ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا ۔

۲۰۱۵ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کوایذ دے تو جنت کی حور جواس مرد کے لئے ہے کہتی ہے اللہ تجھے تباہ کرے اس کومت ستا وہ تیرے پاس چند روز کے لئے اترا ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے۔

تشریح ۞ سچ ہے دنیا کی قرابت اور رشتہ داری سب چند روزہ ہے حقیقت میں ہماری بی بی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہمارے لئے رکھی ہے یہ دنیا کی بی بی کیا ہے سرا کی بھٹیاری ہے یہاں سے چلنا عنقریب ہے پھر بھٹیاری سے زیادہ دل لگانا اور بھٹیاری کا مسافر کو ستانا دونوں حماقت ہیں۔

## ٦٣ : بَابٌ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ

## حرام سے جو حلال ہے وہ حرام نہیں ہوتا

۲۰۱٦ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ. ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ۔

۲۰۱٦ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

تشریح ۞ یعنی ایک شخص نے مثلاً ایک عورت سے حرام کیا یعنی زنا کیا اب اس کی ماں یا بیٹی سے زنا کرنے والے کو نکاح درست ہوگا اور زنا کی وجہ سے جو حرام ہے ایک حلال حرام نہ ہوگی اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ زنا سے بلکہ بہ شہوت نظر کرنے سے بھی حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی یہ عجب ظلم ہے جس کی کوئی دلیل کتاب وسنت سے نہیں ہے کہ زنا سے عورت کی ماں یا بیٹی کو تو حرام بنایا اور زانیہ سے نکاح کو درست رکھا حالانکہ زانیہ سے نکاح بہ نص قرآن اور حدیث ناجائز ہے۔

Marfat.com

# كِتَابُ الطَّلَاقِ

یعنی عورتوں کو چھوڑ دینا یہ جائز ہے بنص کتاب اللہ اور حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لیکن بلا ضرورت مکروہ ہے

## ۱: بَابُ الطَّلَاقِ

## باب: طلاق کا بیان

۲۰۱۷ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ قَالُوْا ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ حَيٍّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا.

۲۰۱۷: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دی پھر ان سے رجعت کر لی۔

تشریح ❁ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت حفصہؓ سے رجعت کر لینے کا اور ارشاد ہوا کہ وہ روزہ رکھنے والی ہے عبادت کرنے والی ہے اور تیری بی بی ہے جنت میں سبحان اللہ زہے قسمت حضرت حفصہؓ کی کہ طلاق کی وجہ سے مالک نے ان کو یاد کیا۔

۲۰۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَلْعَبُوْنَ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ قَدْ طَلَّقْتُكِ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَدْ طَلَّقْتُكِ۔

۲۰۱۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اللہ کے حکموں سے کھیل کرتے ہیں کوئی کہتا ہے میں نے تجھ کو طلاق دی نہیں رجوع کیا نہیں طلاق دی (اس حدیث کی سند میں مؤمل بن اسماعیل ہے جس میں محدثین کا اختلاف ہے)۔

تشریح ❁ یہ طلاق کی آیت اترنے سے پہلے کا حکم ہے جب مردوں کا یہی حال تھا کہ بے انتہا طلاق دیئے جاتے اور جب عدت گزرنے کی ہوتی تو رجعت کر لیتے عورتیں بیچاری آفت میں تھیں نہ اس مرد سے جدا ہو سکتیں آخر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے طلاق کی آیت اتاری تین طلاقوں کے بعد پھر رجعت موقوف ہوئی۔

۲۰۱۹ : حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ مُحَارِبِ

۲۰۱۹ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے

Marfat.com

بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ ۔

فرمایا سب حلالوں میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

تشریح: کو جائز ہے مگر خدا کو ناپسند ہے اس لئے بلاضرورت مکروہ ٹھہری اور جو کوئی عورت اس لئے کرے کہ صرف قضائے شہوت کرے گا تو اس پر لعنت آئی ہے اور بہت طلاق دینے میں محبت اور مصلحت خانہ داری سب فوت ہوتی ہے۔

## ۲: بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

## باب: سنت کے موافق طلاق کیونکر ہے

تشریح: فطلقوهن لعدتهن یعنی طلاق دو عورتوں کو ان کی عدت کے لحاظ سے یعنی طہر کی حالت میں طلاق دو ب اختلاف ہے راویوں کا کہ ابن عمرؓ نے جو طلاق حیض کی حالت میں دے دی تھی اس کا حساب ہوا یا نہیں اور حساب نہ ہونے کی روایت زیادہ راجح ہے کیونکہ وہ بدعی طلاق تھی اور بدعی طلاق کا نہ پڑنا اسی کو ترجیح ہے اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن مالک کے طریق سے نکالا کہ ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض کی حالت میں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ کچھ نہیں ہے اور ابن حزم نے محلی میں متصل سند سے ابن عمر سے روایت کیا انہوں نے کہا کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ حائضہ ہو تو اس کا شمار نہ ہوگا اور اس کی سند صحیح ہے اور ابو الزبیر راوی جس نے اس طلاق کا محسوب نہ ہونا نقل کیا ہے اس کی متابعت کی چار راویوں نے عبداللہ بن عمر عمری نے اور محمد بن عبدالعزیز نے اور یحییٰ بن سلیم نے اور ابراہیم بن ابی حسنہ نے اور یہی مذہب ہے ایک جماعت سلف کا جیسے ابن علیہ وغیرہ کا اور ابن حزم بھی اسی کے قائل ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق نہیں پڑے گی اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن جمہور فقہاء اور اہل اسلاف کہتے ہیں کہ طلاق پڑ جائے گی اور جو حق ہے اس کی پیروی سب پر مقدم ہے جمہور سے کچھ غرض نہیں ہے۔

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ ۔

۲۰۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے اپنی عورت کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا حکم کر اس کو وہ رجعت کرلے اپنی بی بی سے یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو پھر حیض آئے اور اس سے پاک ہو اب اس کے بعد اگر چاہے تو اس کو طلاق دے جماع کرنے سے پہلے (تاکہ حمل کا شبہ نہ رہے) اور اگر چاہے اس کو رہنے دے اور یہی عدت ہے عورتوں کی جس کا حکم دیا اللہ نے۔

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۲۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا سنت کا طلاق یہ ہے کہ عورت کو حیض سے پاک ہونے پر طلاق دے اور

Marfat.com

قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ۔ اس طہر میں جماع نہ کرے۔

تشریح: تاکہ عورت کو عدت کے حساب میں آسانی ہو اور اسی طہر سے عدت شروع ہو جائے تین طہر کے بعد وہ بائن ہو جائے گی دوسرا نکاح کر سکتی ہے اہلحدیث نے کہا ہے کہ طلاق سنت یہ ہے کہ عورت کو طلاق دے ایسے طہر میں جس میں نکاح نہ کیا ہو اور شرط یہ ہے کہ اس طہر سے پہلے جو حیض تھا اس میں طلاق نہ دی ہو یا حمل کی حالت میں جب حمل ظاہر ہو گیا ہو اور اس کے سوا دوسری طرح پر طلاق دینا (مثلاً حیض کی حالت میں یا طہر کی حالت میں جب جماع کر چکا ہو یا حمل کی حالت میں جب وہ ظاہر نہ ہوا لیکن شبہ ہو اسی طرح تین طلاق ایک بار دینا حرام ہیں اور اس کا فاعل گنہگار ہوگا) اور حدیث میں جو ابن عمرؓ کو حکم ہوا کہ اس طہر کے بعد دوسرے طہر میں طلاق دے دے اس میں یہ حکمت تھی کہ رجعت بہ نیت طلاق معلوم نہ ہو تو ایک طہر تک عورت کو رہنے دیا اور بعضوں نے کہا یہ زیادتی ان سے نہ جانا نقل کی بعضوں نے کہا یہ طہر اسی حیض سے متعلق تھا جس میں طلاق دی تھی اس لئے دوسرے طہر کا انتظار کرے۔

٢٠٢٢ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ، فِيْ طَلَاقِ السُّنَّةِ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً فَاِذَا طَهُرَتِ الثَّالِثَةَ طَلَّقَهَا وَعَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضَةٌ ۔

٢٠٢٢: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا سنت کا طلاق یہ ہے کہ عورت کو طہر میں ایک طلاق دے جب تیسری بار پاک ہو تو اخیر طلاق دے اور اس کے بعد عدت ایک حیض ہو گی۔

تشریح: اس لئے کہ دو حیض پہلے گزر چکے ہیں اول اور دوم طلاق کے بعد یہ صورت جب ہے کہ عورت کو تین طلاق دینا منظور ہوں اور بہتر یہ ہے کہ ایک ہی طلاق پر قناعت کرلے جب عورت حیض سے پاک ہو اور تین حیض یا تین طہر گزر جانے کے بعد وہ بائنہ ہو جائے گی اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر مرد عدت گزر جانے کے بعد بھی چاہے تو اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے لیکن تین طلاق دینے کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکتا۔

٢٠٢٣ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ اَبِيْ غَلَّابٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا قُلْتُ اَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ ؟ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ۔

٢٠٢٣: حضرت یونس بن جبیرؒ سے روایت ہے میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا ایک مرد نے عورت کو طلاق دی حیض کی حالت میں انہوں نے کہا ابن عمرؓ کو پہچانتا ہے انہوں نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض کی حالت میں تو عمرؓ آنحضرت کے پاس آئے آپ نے حکم دیا اس کو رجوع کر لینے کا میں نے کہا یہ طلاق شمار میں آئے گی یا نہیں انہوں نے کہا تو کیا سمجھتا ہے اگر وہ عاجز ہو یا حماقت کرے۔

تشریح: اور اگر رجعت نہ کرے تو طلاق تو ضرور پڑے گی جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن علمائے ظاہر جیسے ابن تیمیہ اور ابن حزم اور ایک طائفہ خوارج اور روافض کا یہی قول ہے کہ یہ طلاق محسوب نہ ہوگا اور اوپر ہم بیان کر چکے کہ یہی حق ہے والحق احق بالاتباع

Marfat.com

## ۳: بَابُ الْحَامِلِ كَيْفَ تُطَلَّقُ

## باب: عورت حاملہ کو کیونکر طلاق دی جائے

۲۰۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَالِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ۔

۲۰۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو حکم کرو وہ رجوع کرے پھر اس کو طلاق دے جب وہ حیض سے پاک ہو یا حاملہ ہو جائے۔

تشریح ۞ کیونکہ اس میں عدت کی آسانی ہے اگر طہر میں طلاق دے اور حاملہ نہ ہو تو تین طہر یا حیض کے بعد مدت گزر جائے گی اگر حاملہ ہو تو وضع حمل ہوتی ہے عدت گزر جائے گی اور اصل غرض عدت سے یہ ہے کہ حمل کی حالت میں عورت دوسرے خاوند سے جماع نہ کرائے ورنہ بچہ میں دوسرے مرد کا پانی بھی شریک ہوگا اور یہ معیوب ہے اس وہم کو دور کرنے کے لئے یہ طریقہ ٹھہرا کہ جس طہر میں جماع نہ کیا جائے اس میں طلاق دے اور تین حیض تک انتظار اس لئے ہوا کہ کبھی حمل کی حالت میں بھی ایک آدھ بار تھوڑا سا حیض آ جاتا ہے لیکن جب تک تین حیض برابر آئے تو یقین ہوا کہ وہ حاملہ نہیں ہے اب دوسرے مرد سے نکاح کر لے یا اگر عورت حاملہ ہو تو وضع حمل ہوتی ہے نکاح کر لے اگرچہ طلاق یا وفات شوہر کے متصل ہی وضع حمل ہو۔

## ۴: بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ

## باب: جو کوئی اپنی عورت کو ایک ہی جلسہ میں تین طلاق دے دے

تشریح ۞ مثلاً یوں کہے تجھ کو تین طلاقیں ہیں یا یوں کہے تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے تین بار کہے یا بے ٹھہرے ہوئے ایسا کہے یا تجھ پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے یا تین بار تجھ پر طلاق ہے یا تین طلاق تجھ پر ہیں ان سب صورتوں میں جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تین طلاق پڑ جائیں گی اور محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑے گی خواہ عورت سے صحبت کر چکا ہو یا نہ کی ہو تو خاوند اس کے بعد رجعت کر سکتا ہے اور یہی قول صحیح ہے اور اس میں آسانی ہے امت کے لئے اور ہمارے زمانہ کے اکثر حنفیوں نے بھی مشکل کے وقت میں اسی قول پر عمل کیا ہے۔

۲۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ طَلَاقِكِ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ اِلَى الْيَمَنِ فَاَجَازَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۰۲۵: حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا تم اپنی طلاق کی حدیث بیان کرو انہوں نے کہا میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دیں اور یمن کو جانے والا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کو جائز رکھا۔

Marfat.com

تشریح ( ) اس حدیث سے جمہور علماء اور فقہاء نے حجت لی ہے کہ اگر تین طلاقیں کوئی ایک ہی جلسہ میں دے دے تو تینوں پڑ جائیں گی اور اس مسئلہ میں تین مذہب اور ہیں ایک یہ کہ کچھ نہیں پڑے گا نہ ایک نہ تین کیونکہ اس طرح طلاق دینا بدعت اور حرام ہے اور اس مذہب کو ابن حزم نے نقل کیا امام احمد سے بھی اور کہا کہ روافض کا بھی یہی مذہب ہے میں کہتا ہوں کہ ایک جماعت تابعین کا یہی مذہب ہے جیسے لیث نے نقل کیا اور ابن علیہ اور ہشام بن حکم اور تمام امامیہ کا یہی قول ہے اور اہل بیت میں سے امام باقر اور امام صادق اور ناصر رضی اللہ عنہم کا یہ مذہب ہے اور ابو عبیدہ اور بعض ظاہریہ بھی اسی کے قائل ہیں کیونکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ طلاق بدعی نہیں پڑتی جیسے اوپر گزرا اور یہی بھی بدعی ہے دوسرے یہ کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو تینوں طلاق پڑ جائیں گی اور جو مدخولہ نہیں ہے تو ایک طلاق پڑے گی ایک جماعت کا یہ قول ہے جیسے ابن عباس اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ تیسرے یہ کہ ایک طلاق رجعی پڑے گی خواہ عورت مدخولہ ہو نہ ہو اور ابن عباس کا مذہب اصح یہی ہے اور ابن اسحاق اور عطا اور عکرمہ اور اکثر اہل بیت اسی کے قائل ہیں اور یہ سب مذہبوں میں صحیح ہے امام شوکانی نے اس باب میں ایک جداگانہ رسالہ لکھا ہے اور چاروں مذہبوں کے دلائل بیان کر کے اخیر قول کو ترجیح دی ہے اور اس دور میں اس مسئلہ کو اختلافی قرار دیا ہے ابن قیم نے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ تین طلاق ایک ہی بار دینے سے ایک ہی طلاق پڑتی تھی آپ ﷺ کے زمانہ میں اور ابو بکر کے عہد میں اور شروع خلافت عمر میں اور حضرت عمر نے لوگوں کو سزا دینے کے لئے یہ فتویٰ دیا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گی اور یہ ان کا اجتہاد ہے جو اوروں پر حجت نہیں ہو سکتا خصوصاً آنحضرت ﷺ اور صدیق کا فتویٰ ان کے اجتہاد سے رد نہیں ہو سکتا اور طول کیا اس مسئلہ میں امام ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان میں اور ثابت کیا اس کو کہ اس صورت میں ایک ہی طلاق پڑے گی شوکانی نے کہا کہ ابو موسیٰ اور ابن عباس اور طاؤس اور عطا اور جابر بن زید اور احمد بن عیسیٰ اور عبد اللہ بن موسیٰ اور حضرت علی اور زید بن علی سے ایسا ہی منسوب ہے اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم دونوں اسی طرف گئے ہیں اور ابن مغیث نے کتاب الوثائق میں علی اور ابن مسعود اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ایک جماعت مشائخ قرطبہ سے اور ابن منذر نے اصحاب ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہے کہ اس باب میں جو حدیثیں آتی ہیں ان سب میں ابن عباس کی یہ حدیث زیادہ صحیح ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ تین طلاق آنحضرت ﷺ اور ابو بکر کی خلافت اور شروع عمر کی خلافت میں ایک طلاق گنی جاتی تھی جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا لوگوں نے پے در پے طلاق دینا شروع کیا تو حضرت عمر نے تینوں طلاقوں کو ان پر جاری کر دیا۔

ابن قیم نے اس مسئلہ کی تحقیق میں کتاب اور سنت اور لغت اور اصحابہ کے عمل سے دلیل لی پھر کہا کہ اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ اور لغت اور عرف اسی پر دلالت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور صحابہ اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی تین برس تک لوگ اسی پر چلتے رہے اگر کوئی ان کا شمار کرے تو ہزار سے زیادہ ان کا عدد ہو گا کسی نے اقرار کیا کسی نے سکوت کیا اور بعضوں نے جو کہا کہ حضرت عمر کے زمانہ سے پھر لوگوں نے انہی کے فتویٰ پر اجماع کر لیا تو یہ ثابت نہیں ہوا ہر زمانہ میں علماء اسی اولیٰ کے فتویٰ پر فتویٰ دیتے رہے امت کے عالم حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے ایسا ہی فتویٰ دیا جیسے روایت کیا اس کو حماد بن یزید نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ جب کسی نے ایک ہی دفعہ سے کہا تجھ کو تین طلاق ہیں تو ایک ہی طلاق پڑے گی اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف نے بھی

Marfat.com

ایسا ہی فتویٰ دیا یہ ابن وضاح نے نقل کیا اور ان سے اور تابعین میں سے عکرمہ اور طاؤس نے ایسا ہی فتویٰ دیا اور تبع تابعین میں سے محمد بن اسحاق اور علاس بن عمرو عکل نے ایسا ہی فتویٰ دیا اور اتباع تبع تابعین میں ابوداؤد بن علی اور اکثر ان کے اصحاب نے ایسا ہی فتویٰ دیا اور غرض یہ ہے کہ ہر زمانہ میں علماء اور آئمہ اس قول کے موافق حکم دیتے رہے اور یہ قول بالا جماع متروک نہیں ہوا اور کیونکر ہوسکتا ہے جب کتاب اور سنت قیاس اور اجماع قدیم سے یہی ثابت ہے اور اس کے بعد کسی اجماع نے اس کو باطل نہیں کیا لیکن حضرت عمر نے ایک مصلحت سے اس کے خلاف تجویز کیا اور یہ تجویز دوسرے کسی پر حجت نہیں ہوسکتی اور ہر ایک مومن کا کام ہے کہ جب حدیث صحیح ہو جائے تو اس پر عمل کرے اور اس کے خلاف کسی کا فتویٰ اور کسی کا قیاس قبول نہ کرے خواہ وہ کوئی ہو اور باقی تفصیل اس مسئلہ کی اعلام الموقعین اور اغاثۃ اللہفان اور رسالہ شوکانی اور نیل الاوطار اور مسک الختام میں دیکھنا چاہیے۔

## ۵: بَابُ الرَّجْعَةِ

## باب: طلاق کے بعد رجوع کرنے کا بیان

۲۰۲۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَلَا عَلٰى رَجْعَتِهَا فَقَالَ عِمْرَانُ طَلَّقْتَ بِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ اَشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَعَلٰى رَجْعَتِهَا۔

۲۰۲۶: مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ پوچھے گئے ایک شخص طلاق دے اپنی عورت کو پھر اس سے جماع کرلے اور نہ طلاق پر اس نے کسی کو گواہ کیا نہ رجوع پر عمران نے کہا تو نے طلاق دی سنت کے خلاف اور رجوع بھی سنت کے خلاف کیا طلاق پر لوگوں کو گواہ کر اور رجوع پر بھی گواہ کرے۔

تشریح: اگرچہ گواہی ان دونوں کے لئے شرط نہیں ہے مگر مسنون ہے ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباس سے نکالا والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قرو کی تفسیر میں کہ آدمی جب اپنی عورت کو طلاق دیتا تو وہ حق رکھتا رجوع کرنے کا اگرچہ تین طلاق دے چکتا پھر یہ منسوخ ہوا اس آیت سے الطلاق مرتان اس کی سند میں علی بن حسین بن واقد ہے اس میں کلام ہے اور ترمذی نے حضرت عائشہ سے نکالا کہ آدمی اپنی عورت کو جتنی چاہتا طلاق دیتا اور عدت میں جب چاہتا رجوع کرلیتا اگرچہ سو بار طلاق دے چکا ہو یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی عورت سے کہا نہ میں تجھ کو طلاق دوں گا ایسا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ تجھ کو اپنے پاس جگہ دوں گا اس نے کہا یہ کیوں کر ہوگا مرد نے کہا میں تجھ کو طلاق دوں گا جب تیری عدت گزرنے لگے گی اس وقت رجوع کرلوں گا یہ سن کر وہ عورت حضرت عائشہ کے پاس گئی اور بیان کیا وہ خاموش ہو رہیں یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ آئے آپ ﷺ سے بیان کیا آپ بھی خاموش ہو رہے یہاں تک کہ یہ آیت اتری الطلاق مرتان یعنی طلاق دو بار ہے اب تیسری بار خواہ رکھ لو خواہ رخصت کردو تیسری بار طلاق دے کر حضرت عائشہ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد لوگوں نے طلاقوں کا حساب نئے سرے سے شروع کیا جس نے طلاق دی تھی اس نے بھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی تو بیشتر جو طلاقیں دی گئی تھیں وہ کالعدم ہو گئیں یہ اللہ کی عنایت تھی۔

Marfat.com

## ۶: بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ اِذَا وَضَعَتْ ذَا بَطْنِهَا بَانَتْ

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ فَقَالَتْ لَهُ وَهِيَ حَامِلٌ طَيِّبْ نَفْسِيْ بِتَطْلِيْقَةٍ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَرَجَعَ وَقَدْ وَضَعَتْ فَقَالَ مَا لَهَا خَدَعَتْنِيْ خَدَعَهَا اللّٰهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَبَقَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ اخْطُبْهَا اِلٰى نَفْسِهَا۔

## باب: جب حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو بچہ جنتے ہی وہ بائنہ ہو جائیگی (یعنی عدت گزر جائیگی اور خاوند رجعت کا اختیار نہ ہو گا)

۲۰۲۷: حضرت زبیر بن عوام سے روایت ہے ان کے نکاح میں ام کلثوم بنت عقبہ تھیں انہوں نے زبیر سے کہا میرا دل خوش کرو ایک طلاق دے کر (یہ ایک دل لگی تھی عورتوں میں چال بھی تھی عورتوں کے چلتر اور مکر مشہور ہیں خدا پناہ میں رکھے) انہوں نے ایک طلاق اس کو دے دی (اس خیال سے کہ ایک طلاق سے پھر عدت کے اندر میں رجوع کر لوں گا) پھر نماز کو نکلے جب لوٹے تو وہ جن چکی تھی زبیر نے کہا کیا ہوا اس کو اس نے مجھ سے مکر کیا اللہ تعالیٰ اس سے مکر کرے (یعنی مکر کا بدلہ دے) پھر جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب کی میعاد گزر گئی یعنی عدت پوری ہو گئی اب رجوع کا اختیار نہیں رہا لیکن اس کو پیام دے نکاح کا (اس حدیث کی سند منقطع ہے اس لئے کہ میمون بن مہران کے باپ مہران کی زبیر سے روایت مرسل ہے)۔

تشریح: اگر وہ منظور کرے گی تو نیا نکاح ہو سکتا ہے اس حدیث سے نکلتا ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے طلاق میں بھی جیسے وفات شوہر کے بعد بھی حاملہ کی عدت وضع حمل ہے بموجب نص قرآنی فاولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن اور اس حدیث کے راوی سب صحیح کے راوی ہیں سوا محمد بن عمر بن ابان کے جو شیخ ہے ابن ماجہ کا وہ بھی ثقہ ہے اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔

## ۷: بَابُ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ حَلَّتْ لِلْاَزْوَاجِ

## باب: حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو اس کی عدت جننے کے ساتھ ختم ہو گی جب جنے تو نکاح کر سکتی ہے

تشریح: اس مسئلہ میں سلف میں اختلاف تھا بعض کہتے تھے کہ حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو دونوں مدتوں میں سے جو دور ہو وہ عدت ہو گی یعنی چار مہینے دس دن سے یا وضع حمل ان میں سے جو کوئی زیادہ مدت رکھتا ہو اس سے عدت کرے اگر وضع حمل چار مہینے دس دن سے زیادہ میں ہونے والا ہو تو وضع حمل عدت ہو گی اور نہ چار مہینے دس دن عدت ہو گی بہر حال ابعد الاجلین عدت ہو گی لیکن اس کے بعد صحابہ کا اتفاق ہو گیا کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اگرچہ وفات کے متصل ہی جنے۔

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ

۲۰۲۸: حضرت ابوالسنابل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِی السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بِنْتُ الْحٰرِثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِبِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَلَمَّاتَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَشَوَّقَتْ فَعِيْبَ ذَالِكَ عَلَيْهَا وَذُكِرَ اَمْرُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ مَضٰى اَجَلُهَا۔

سبیعہ اسلمیہ جو حارث کی بیٹی تھی اپنے خاوند کی وفات کے بعد بیس پر کچھ کے بعد جنیں جب نفاس سے اٹھی تو اس نے سنگار کیا (دوسرا نکاح کرنے کے لئے) لوگوں نے اس پر عیب کیا اور اس کا حال آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک وہ سنگار کر لے اس کی عدت گزر گئی۔

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ وَعَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُمَا كَتَبَا اِلٰی سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَسْاَلَانِهَا عَنْ اَمْرِهَا فَكَتَبَتْ اِلَيْهِمَا اِنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ فَتَهَيَّاَتْ تَطْلُبُ الْخَيْرَ فَمَرَّبِهَااَبُو السَّنَابِلِ ابْنِ بَعْكَكٍ فَقَالَ قَدْ اَسْرَعْتِ اعْتَدِّیْ آخِرَ الْاَجَلَيْنِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَغْفِرْلِیْ قَالَ فِيْمَا ذَاكَ؟ فَاَخْبَرْتُهٗ۔ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتِ زَوْجًا صَالِحًا فَتَزَوَّجِیْ۔

۲۰۲۹: حضرت مسروق اور عمر بن عتبہؓ سے روایت ہے ان دونوں نے سبیعہ بنت حارث کو لکھا ان کا حال پوچھا انہوں نے جواب لکھا کہ وہ اپنے خاوند کی وفات کے پچیس دن کے بعد جنیں پھر انہوں نے تیاری کی نکاح کی تو ان پر سے ابوالسنابل بن بعلک انہوں نے کہا تو نے جلدی کی عدت کی دونوں میعادوں میں سے آخری میعاد تک یعنی چار مہینے دس دن تک میں یہ سن کر آنحضرت محمد مصطفی ﷺ کے پاس آئی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میرے لئے دعا فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا میں نے حال بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو نیک خاوند پائے تو نکاح کر ے۔

۲۰۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ۔ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ۔ قَالَا ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ ۔ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ ،عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ سُبَيْعَةَ اَنْ تَنْكِحَ ،اِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔

۲۰۳۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سبیعہ اسلمیہ کو حکم کیا کہ نکاح کر لے جب اپنے نفاس سے اٹھے یعنی پاک ہو۔

تشریح ﴿۔﴾ صحیحین میں یہ روایت ام سلمہؓ سے مروی ہے اور اس میں خاوند کی وفات کے دس دن بعد جننے کا ذکر ہے اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے اس کو نکاح کرے اور احمد اور دار قطنی نے ابن مسعودؓ سے نکالا میں نے کہا یا رسول اللہ واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن طلاق والی اور وفات والی دونوں کے لئے ہے آپ ﷺ نے فرمایا دونوں کے لئے ہے اس کو ابویعلیٰ نے بھی نکالا اور ضیاء نے مختارہ میں اور ابن مردویہ نے اس کی سند میں مثنیٰ بن صباح ہے ثقہ کہا اس کو ابن معین نے اور اکثر نے ضعیف کہا۔

۲۰۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ۔ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ،عَنْ مَسْرُوْقٍ ،عَنْ عَبْدِ

۲۰۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی جو کوئی چاہے ہم سے لعان کر لے (یعنی شرط کر لے

Marfat.com

اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ وَاللّٰهِ ! لَمَنْ شَاءَ لَا عَنَّاهُ ـ لَاُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ـ

اور ہم یوں کہیں جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت اتری) کہ سورہ نساء چھوٹی (یعنی سورہ طلاق) اس آیت کے بعد اتری جس میں چار مہینے دس دن کی عدت کا حکم ہے۔

تشریح ﴿﴾ اور سورہ طلاق ہی میں یہ آیت و اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن پس یہ آیت ناسخ ہو گی پہلی آیت کی حاملہ عورتوں کے باب میں البتہ غیر حاملہ وفات کی عدت چار مہینے دس دن کرے۔

## ۸: بَابُ اَیْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا باب: جس عورت کا خاوند مر جائے وہ کہاں عدت کرے؟

تشریح ﴿﴾ امام محمد نے کہا لیکن جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو دن میں اپنے کاموں کے لئے نکلنا درست ہے کیونکہ اس کو نفقہ نہیں ہے لیکن رات کو اسی گھر میں رہنا چاہئے اہلحدیث کے نزدیک بھی جہاں خاوند کے مرتے وقت یا موت کی خبر کے وقت عورت ہو وہیں عدت گزارے اس حدیث کی رو سے اور اس میں علت نکالی ہے لیکن اس سے خلل نہیں آتا حجت لینے میں اور نسائی اور ابو داؤد نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ یہ آیت والذین متوقون منکم و یذرون ازواجا وصیة لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج منسوخ ہے آیت میراث سے اور سال بھر کی عدت بھی منسوخ ہے چار مہینے دس دن کی آیت سے اور ایک جماعت صحابہؓ سے منقول ہے کہ عذر سے نکلنا جائز ہے لیکن اس کی مدہ دلیل کوئی نہیں ملتی اور صحابی کی موقوف روایت مرفوع کے مقابل نہیں ہو سکتی اور شافعی اور عبدالرزاق نے مجاہد سے نکالا کہ کچھ لوگ احد میں شہید ہوئے ان کی عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو اپنے گھروں میں وحشت ہوتی ہے کیا ہم دوسری عورتوں کے مکانوں میں رہیں آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی لیکن یہ فرمایا کہ سوتے وقت اپنے گھر میں آؤ اور یہ روایت مرسل ہے حجت لینے کے لائق نہیں۔ (روضہ)

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ـ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ، سُلَیْمَانُ بْنُ حَیَّانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ (وَكَانَتْ تَحْتَ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ) اَنَّ اُخْتَهُ الْفُرَیْعَةَ بِنْتَ مَالِكٍ ، قَالَتْ خَرَجَ زَوْجِیْ فِیْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ لَهُ ـ فَاَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ فَقَتَلُوْهُ فَجَاءَ نَعْیُ زَوْجِیْ وَاَنَا فِیْ دَارٍ مِنْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ شَاسِعَةٍ عَنْ دَارِ اَهْلِیْ ـ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّهُ جَاءَ نَعْیُ زَوْجِیْ وَاَنَا فِیْ دَارٍ شَاسِعَةٍ عَنْ دَارِ

۲۰۳۲: زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے جو ابو سعید خدری کے نکاح میں تھیں کہ میری بہن فریعہ بنت مالک نے کہا میرا خاوند اپنے عجمی غلاموں کو ڈھونڈنے کو نکلا اور ان کو پایا قدوم کے کنارہ پر (وہ ایک موضع ہے مدینہ سے چھ میل پر) لیکن غلاموں نے اس کو مار ڈالا تو میرے خاوند کے مرنے کی خبر آئی اس وقت میں انصار کے ایک گھر میں تھی جو میرے کنبے والوں کے گھر سے دور تھا میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ میرے خاوند کی موت کی خبر آئی اور میں ایک گھر مین ہوں جو دور ہے میرے کنبے والوں اور بھائیوں کے گھر سے اور میرے خاوند نے کچھ مال نہیں چھوڑا جس کو میں خرچ کروں یا میں اس کی وارث

Marfat.com

اَهْلِيْ وَدَارِ اِخْوَتِيْ ۔ وَلَمْ يَدَعْ مَالًا يُنْفِقُ عَلَيَّ ، وَلَا مَالًا وَرِثْتُهُ ۔ وَلَا دَارًا يَمْلِكُهَا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَاْذَنَ لِيْ فَاَلْحَقَ بِدَارِ اَهْلِيْ وَدَارِ اِخْوَتِيْ فَاِنَّهُ اَحَبُّ اِلَيَّ ، وَاَجْمَعُ لِيْ فِيْ بَعْضِ اَمْرِيْ ۔قَالَ فَافْعَلِيْ اِنْ شِئْتِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ قَرِيْرَةً عَيْنِيْ لِمَا قَضَى اللّٰهُ لِيْ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ ، اَوْفِيْ بَعْضِ الْحُجْرَةِ دَعَانِيْ فَقَالَ كَيْفَ زَعَمْتِ ، قَالَتْ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِ الَّذِيْ جَاءَ فِيْهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔

ہوں اور نہ اپنا ذاتی گھر چھوڑا اب اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے عزیزوں اور بھائیوں کے گھر میں آ جاؤں یہ مجھے اچھا لگتا ہے اس میں میرے کام زیادہ چل جائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو ایسا ہی کر فریعہ نے کہا میں یہ سن کر (خوشی کے ساتھ) ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ نکلی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبان پر میرے فائدہ کا حکم دیا میں مسجد ہی میں تھی یا کسی حجرے میں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا تو کیا کہتی ہے میں نے سارا قصہ پھر بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا اسی گھر میں رہ جہاں تیرے خاوند کے مرنے کی خبر آئی یہاں تک کہ قرآن کی مدت پوری ہو جائے (یعنی چار مہینے دس دن) فریعہ نے کہا پھر میں نے اسی گھر میں عدت گزاری چار مہینے دس دن)۔

## ۹: بَابُ هَلْ تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ فِيْ عِدَّتِهَا

## باب: عدت کے اندر عورت اپنے گھر سے نکل سکتی ہے یا نہیں

۲۰۳۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ۔ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ فَقُلْتُ لَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِكَ طُلِّقَتْ ، فَمَرَرْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ تَنْتَقِلُ ۔ فَقَالَتْ اَمَرَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ وَاَخْبَرَتْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ۔ فَقَالَ مَرْوَانُ هِيَ اَمَرَتْهُمْ بِذٰلِكَ ، قَالَ عُرْوَةُ ، فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ ! لَقَدْ عَابَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ وَقَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَسْكَنٍ وَحْشٍ ۔ فَخِيْفَ عَلَيْهَا ۔فَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۰۳۳: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں مروان کے پاس گیا اور میں نے کہا تمہاری قوم کی ایک عورت کو طلاق دی گئی اور دوسری جگہ اٹھتی پھرتی ہے میں اس کے پاس گزرا تو اس نے کہا ہم کو فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو گھر بدلنے کی اجازت دی مروان نے کہا بے شک فاطمہ بنت قیس نے اس کو حکم دیا عروہ نے کہا خدا کی قسم حضرت عائشہؓ نے عیب کیا فاطمہ کی اس حدیث پر اور کہا فاطمہ ایک خالی مکان میں تھی تو اس کو ڈر ہوا اپنی جان کا اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس کو مکان بدلنے کی اجازت دے دی۔

تشریح ﴿﴾ دوسری روایت میں ہے کہ زبان درازی کی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی تا کہ لڑائی نہ ہو مروان نے کہا ان بیوی اور خاوند میں بھی ایسی لڑائی ہے لہٰذا اس کا اٹھانا بجا ہے غرض مروان نے یہ قیاس کیا۔

۲۰۳۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ

۲۰۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا فاطمہ

Marfat.com

غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ ،يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَحَوَّلَ ـ

بنت قیس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ڈر ہے کوئی میرے پاس گھس نہ آئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی وہاں سے اٹھ جانے کی۔

۲۰۳۵ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ـ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ـ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ـاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـقَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ ـفَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ـ فَقَالَ بَلٰى ـفَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا ـ

۲۰۳۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میری خالہ کو طلاق دی گئی پھر اس نے ارادہ کیا اپنی کھجوریں کاٹنے کا تو ایک شخص نے اس کو ڈانٹا گھر سے نکلنے پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں تو کاٹ اپنی کھجوروں کو اس لئے کہ تو صدقہ دے گی یا اور نیک کام کرے گی۔

تشریح ( ) اہلحدیث کے نزدیک جو عورت طلاق کی عدت میں ہو اس کو نکلنا جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک درست نہیں وہ یہ کہیں گے کہ شاید عورت کا اور کوئی مرد ایسا نہ ہوگا جو اس کام کو کرتا بہر حال ضرورت سے نکلنا درست ہے جب لاچاری ہو۔

## ۱۰ : بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا هَلْ لَهَا سُكْنٰى وَنَفَقَةٌ

## باب: جس عورت کو تین طلاق دی جائے تو عدت تک خاوند پر مکان اور نفقہ دینا واجب ہے یا نہیں

۲۰۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ،وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ اَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ اِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً ـ

۲۰۳۶: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاقیں دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہ ان کے لئے سکنیٰ دلایا نہ نفقہ۔

تشریح ( ) اہلحدیث کے نزدیک طلاق رجعی والی کے لئے نفقہ اور سکنیٰ واجب ہے اور جس کو طلاق بائنہ یعنی تین طلاق دی جائیں اس کیلئے نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ امام احمد اور اسحاق اور ابوثور اور ابوداؤد اور انکے اتباع کا یہی مذہب ہے اور بحر میں ابن عباسؓ اور حسن بصری اور عطاء اور شعبی اور ابن ابی لیلیٰ اور اوزاعی اور امامیہ کا قول بھی یہی نقل کیا ہے اور جمہور کا اور حنفیہ کا یہی قول ہے کہ اس کیلئے بھی عدت تک نفقہ اور سکنیٰ ہے ( نفقہ خرچ اور سکنے مکان رہنے کیلئے ) اسی طرح وفات والی کیلئے بھی عدت میں نفقہ اور سکنیٰ نہیں ہے اہلحدیث کے نزدیک البتہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک نفقہ اور سکنیٰ واجب ہے خواہ وفات والی ہو یا طلاق بائن والی کیونکہ قرآن میں ہے:فان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن۔

Marfat.com

۲۰۳۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ ۔

۲۰۳۷: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے خاوند نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقیں دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے نہ سکنیٰ ہے نہ نفقہ۔

تشریح ۞ اہلحدیث نے اس سے دلیل لی یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے مسلم کی ایک روایت میں ہے تیرے لئے نفقہ نہیں ہے مگر جب تو حاملہ ہو جمہور کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ نے اس حدیث کا انکار کیا اور حضرت عمرؓ نے کہا ہم اپنے رب کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت ایک عورت کے قول سے نہیں چھوڑ سکتے معلوم نہیں اس نے یاد رکھا یا بھول گئی اور فاطمہ کو جب یہ خبر پہنچی اس نے کہا تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے اللہ نے فرمایا **فطلقوھن لعدتھن** یہاں تک کہ فرمایا **لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا** تو تین طلاق کے بعد کون سا امر پیدا ہوگا یعنی رجوع کی نہیں تو نفقہ اور سکنے بھی واجب نہ ہوگا اہلحدیث یہ بھی کہتے ہیں کہ امام احمد اور نسائی نے فاطمہ بنت قیس سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا نفقہ اور سکنے اس عورت کے لئے ہے جس سے اس کا خاوند رجوع کر سکتا ہو اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ جب رجوع نہ کر سکتا ہو تو نہ نفقہ ہے نہ سکنے اور اس کی سند میں مجاہد بن سعید ہے اس کی متابعت بھی ہوئی ہے اور وہ ثقہ ہے تو اس کا رفع کرنا مقبول ہوگا اور قرآن میں بہت آیتیں ہیں جو وجوب نفقہ اور سکنے پر دلالت کرتی ہے لیکن وہ سب مطلقہ رجعی سے متعلق ہیں جیسے **لا تخرجوھن من بیوتھن** او **اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم** ' **للمطلقات متاع بالمعروف** اور دلیل اس تخصیص کی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے اور یہ حدیث **لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا** اور یہ آیت **فان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن** کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر حاملہ نہ ہوں تو ان کو خرچ دینا واجب نہیں اور بیہقی نے جو جابر سے نکالا مرفوعاً کہ جس حاملہ عورت کا خاوند مر جائے اس کو نفقہ نہیں ہے تو ابن حجر نے کہا محفوظ یہ ہے کہ وہ موقوف ہے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ وفات والی کے لئے سکنے نہیں ہے وہ جہاں چاہے عدت کرے اور مالکؒ نے کہا اس کے لئے سکنیٰ ہے اور شافعی کے اس باب میں دو اقوال ہیں۔

## ۱۱ : بَابُ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

## باب: طلاق کے وقت عورت کو کچھ کپڑے دینا

تشریح ۞ متعہ طلاق کے طور پر مسنون ہے واجب نہیں ہے۔

۲۰۳۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ اَبُو الْاَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ الْجَوْنِ تَعَوَّذَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُدْخِلَتْ عَلَيْهِ ۔ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمُعَاذٍ فَطَلَّقَهَا ۔ وَاَمَرَ اُسَامَةَ اَوْ اَنَسًا ، فَمَتَّعَهَا بِثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ رَازِقِيَّةٍ ۔

۲۰۳۸: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے عمرہ بنت جون نے اللہ کی پناہ مانگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب وہ آپؐ کے پاس لائی گئی (اسکو بعض بیبیوں نے سکھا دیا کہ آنحضرت ﷺ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں جب کسی بی بی کے پاس جائیں وہ کہے اعوذ باللہ منک اور عمرہ بھولی تھی اس فریب میں آ گئی ان کی یہ غرض تھی کہ ایسا کہنے سے آپؐ اس کو

Marfat.com

نکال دیں گے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے دوسری روایت ہے تو نے بڑے کی پناہ مانگی) پھر آپ نے اس کو طلاق دے دی اور اسامہ یا انس کو حکم دیا انہوں نے اس کو تین کپڑے دیئے سفید کتان کے اس کی سند میں عبید بن قاسم ہے جسے محدثین نے کذاب خبیث وضاع الحدیث وغیرہ کے خطاب دیئے ہیں غرض یہ حدیث بہت ضعیف ہے)۔

## ۱۲: بَابُ الرَّجُلِ يَجْحَدُ الطَّلَاقَ

## باب: اگر مرد طلاق دینے سے انکار کرتا ہو (اور عورت اس کا دعویٰ کرتی ہو)

۲۰۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ،ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ اَبُوْ حَفْصِ التِّنِّيْسِىُّ ، قَالَ اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا ، فَجَاءَ تْ عَلٰى ذٰلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ ، اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا ـ فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ وَاِنْ نَكَلَ فَنُكُوْلُهٗ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ اٰخَرَ ـ وَجَازَ طَلَاقُهٗ ـ

۲۰۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی ہے اور طلاق پر ایک معتبر شخص کو (یعنی عادل کو) گواہ لائے (لیکن دو گواہ نہ ہوں) تو اس کے خاوند کو قسم دی جائے گی اگر وہ قسم کھائے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس گواہ کی گواہی لغو ہو جائے گی اور جو قسم نہ کھائے تو اس کا قسم سے انکار کرنا دوسرے گواہ کے مثل ہو گا اور طلاق جائز ہو جائے گی۔

## ۱۳: بَابُ مَنْ طَلَّقَ اَوْ نَكَحَ اَوْ رَاجَعَ لَاعِبًا

## باب: جس نے ہنسی سے طلاق دی یا نکاح کیا یا رجوع کیا

تشریح ۞ یعنی ٹھٹھے اور مذاق کے طور پر اور اس کے مقابل ہے جد یعنی درحقیقت ایک کام کا کرنا۔

۲۰۴۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ـ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ـ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ ـ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ ، عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكَ ،عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ ـ

۲۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہیں ان میں ٹھٹھا ایسا ہے جیسے حقیقی طور پر کہنا اور حقیقی طور پر کہنا تو حقیقی طور پر ہے ایک نکاح دوسرے طلاق تیسرے رجعت۔

تشریح ۞ اس کو نکالا ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم اور احمد نے ترمذی نے کہا حسن ہے حاکم نے کہا صحیح ہے اور اس کی سند میں عبدالرحمن بن حبیب بن اردک ہے اس میں اختلاف ہے اور طبرانی نے فضالہ بن عبید سے نکالا مرفوعاً کہ تین باتوں میں کھیل جائز نہیں طلاق اور نکاح اور عتق میں اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے اور حارث بن اسامہ نے مسند میں عبادہ بن صامت سے ایسا ہی روایت کیا اس میں اتنا زیادہ ہے جس نے ان باتوں کو زبان سے نکالا تو وہ لازم ہو جائے گی اس کی سند منقطع ہے اور عبدالرزاق نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا جس نے طلاق دی کھیل سے اس کی طلاق جائز

Marfat.com

یعنی طلاق پڑ گئی اور جس نے آزاد کیا کھیل سے اس کا آزاد کرنا جائز ہے اور جس نے نکاح کیا کھیل سے اس کا نکاح جائز ہے اس کی سند بھی منقطع ہے اور عبدالرزاق نے مرفوعاً حضرت علیؓ سے اور حضرت عمرؓ سے مرفوعاً ایسا ہی نکالا تو یہ حدیثیں ایک دوسرے کو قوی کرتی ہیں ابن قیمؒ نے کہا طلاق ہازل کی یعنی ٹھٹھا کرنے والے کی پڑ جائے گی جمہور کے نزدیک اور ایسا ہی اس کا نکاح بھی صحیح ہو جائے گا اور یہی محفوظ ہے صحابہ اور تابعین سے اور جمہور کا یہی قول ہے اور بعضوں نے شافعی سے نقل کیا کہ ہازل کا نکاح نہ ہوگا البتہ طلاق صحیح ہوگی اور مالک کا یہ قول ہے کہ دونوں صحیح ہوں گے البتہ زبردستی سے اگر کوئی طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ طلاق اور عتاق اغلاق کی حالت میں نہیں ہے یعنی جبر اور زبردستی کی حالت میں۔

## ۱۴: بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِهٖ

## باب: جس نے اپنے دل میں طلاق دی لیکن زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالا

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، ثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ۔ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، جَمِيْعًا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰی، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا۔ مَالَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَكَلَّمْ بِهٖ۔

۲۰۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا میری امت سے جو وہ اپنے دل میں بات کرے جب تک اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔

تشریح ۞ تو دل میں اگر طلاق کا خیال گزرے لیکن زبان سے کچھ نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی سب امور میں یہی حکم ہے جیسے عتاق رجوع بیع وغیرہ میں اس حدیث سے یہ نکلا کہ گناہ کا اگر کوئی ارادہ کرے لیکن ہاتھ پاؤں سے یا زبان سے اس کو نہ کرے تو لکھا نہ جائے گا یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عنایت ہے اس امت پر۔

## ۱۵: بَابُ طَلَاقُ الْمَعْتُوْهِ وَالصَّغِيْرِ وَالنَّائِمِ

## باب: دیوانے اور نابالغ اور سونے والے کی طلاق کا بیان

۲۰۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ۔ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ۔ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ خِدَاشٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی۔ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ۔ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ

۲۰۴۲: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم اٹھالیا گیا ہے تین شخصوں سے (یعنی ان کے افعال اور اقوال حساب میں نہیں ہیں) ایک تو سونے والے سے یہاں تک کہ وہ جاگے دوسرے نابالغ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو تیسرے دیوانے سے یہاں

Marfat.com

عَنْ ثَلَاثَةٍ ـ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَعْقِلَ اَوْ يَفِيْقَ.
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَعَنِ الْمُبْتَلٰى حَتّٰى يَبْرَاَ۔

تک کہ وہ سیانا ہو یا تندرست ہو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں ہے بیمار سے یہاں تک کہ وہ تندرست ہو (مراد وہی بیماری ہے جس کا دماغ بگڑا ہوا ہو جیسے سرسام والا بے ہوش وغیرہ۔

۲۰۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ـ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ـ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، اَنْبَاَ نَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُرْفَعُ الْقَلَمُ عَنِ الصَّغِيْرِ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ وَعَنِ النَّائِمِ ـ

۲۰۴۳: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اٹھالیا گیا ہے قلم نابالغ سے اور دیوانے سے اور سونے والے سے۔

تشریح ۞ ان میں سے کسی کی طلاق نہ پڑے گی لیکن متوالے میں اختلاف ہے اور اکثر کے نزدیک اس کی طلاق پڑ جائے گی۔

## ١٦: بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ وَالنَّاسِيْ

## باب: زبردستی یا بھولے سے طلاق دے

۲۰۴۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ـ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ ـ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ ا عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ ـ

۲۰۴۴: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے معاف کر دیا میری امت کو بھول اور چوک اور جس پر زبردستی کی جائے۔

تشریح ۞ جب اللہ تعالی نے اس کو معاف کیا اور دنیا کے احکام میں معافی ہو گی اور بھولے سے طلاق دے دے یا زبردستی سے تو طلاق نہ پڑے گی اسی طرح چوک کے ساتھ جیسے زبان سے الحمد للہ کہنا چاہئے لیکن انت طالق نکل گیا تو بھی طلاق نہ پڑے گی اور حنفیہ نے ظلم کیا ہے انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ بھول چوک کے ساتھ طلاق پڑ جائے گی۔

۲۰۴۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ـ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا تُوَسْوِسُ بِهٖ صُدُوْرُهَا ـ مَالَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ ح وَمَا اسْتُكْرِهُوْ عَلَيْهِ ـ

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جل جلالہ نے درگزر کیا میری امت سے اس خیال کو جوان کے دلوں میں آئے (یعنی وسوسے) جب تک اس پر عمل نہ کریں یا منہ سے نہ نکالیں اسی طرح درگزر کیا ان کاموں سے جو مجبوری سے کریں۔

۲۰۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ

۲۰۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک اللہ تعالی

Marfat.com

عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنْ اُمَّتِیْ الْخَطَاَ وَالنِّسْیَانِ وَمَااسْتُکْرِھُوْ ا عَلَیْہِ ۔

نے معاف کر دیا میری امت کو بھول چوک اور جس کام کو وہ مجبوری سے کریں اس کی سند منقطع ہے اس میں ولید بن مسلم مدلس ہے جس نے تدلیس کی ہے)۔

۲۰۴۷ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ ، وَلَا عِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ ۔

۲۰۴۷: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا زبردستی میں طلاق اور عتاق نہیں ہے۔

تشریح ۞ شیخ عبدالحق صاحب محدث لمعات میں فرماتے ہیں کہ ائمہ ثلاثہ نے اسی حدیث کی رو سے یہ حکم دیا ہے کہ جس پر زبردستی کی جائے اس کی طلاق اور عتاق نہ پڑے گی اور ہمارے مذہب میں پڑ جاوے گے قیاس کی رو سے یہ حکم دیا ہے کہ عقد ہزل (ٹھٹھے) میں نافذ ہو جاتا ہے وہ اکراہ (زبردستی) میں بھی نافذ ہو جائے گا انتہیٰ مختصراً مترجم کہتا ہے افسوس ہے کہ حنفیہ نے قیاس کو حدیث پر مقدم رکھا اور نہ صرف اس حدیث پر بلکہ ابوذرؓ، ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ کی احادیث پھر بھی جو اوپر گزریں ان سب میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا اس امت سے اس کام سے جس پر زبردستی کی جائے اور زبردستی کا قیاس ہزل (ٹھٹھے) پر صحیح نہیں ہے کس لئے کہ ٹھٹھا آدمی کے اختیار میں ہے بس یہ اس کی سزا ہے کہ ٹھٹھے کی حالت میں طلاق پڑ جاتی ہے تا کہ آئندہ ایسے کاموں میں ٹھٹھا نہ کرے مثل مشہور ہے بارلیش بابا ہم بازی اور زبردستی میں خود حدیث بھی وارد ہے کہ طلاق نہیں س پڑتی اور قیاس بھی یہی ہے پھر ان دونوں کا ترک کرنا ایک تعجب کی بات ہے اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حنفیہ نے جو اصول باندھے ہیں کہ خبر واحد اور حدیث مرسل اور ضعیف بلکہ قول صحابی بھی قیاس پر مقدم ہے یہ صرف دکھانے کے دانت ہیں صدہا مسائل میں انہوں نے قیاس کو احادیث صحیحہ پر مقدم رکھا اور ہم یقیناً جانتے ہیں کہ یہ فعل متاخرین حنفیہ کا ہے امام حنفیہ اس سے بالکل بری تھے اور انہوں نے جن مسائل میں قیاس کیا ہے اور قیاس حدیث کے مخالف پڑا ہے اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ان کو وہ حدیث نہیں پہنچی تھی ورنہ وہ قیاس کو ترک کر دیتے جیسے وضو بالنبیذ اور نقض وضو بالقهقهة فی الصلوة میں انہوں نے ضعیف حدیث کی وجہ سے قیاس جلی کو ترک کر دیا ہے تو بھلا صحیح حدیث کے خلاف وہ کیونکر اپنا قیاس قائم رکھتے اور محدثین نے باسناد مسلسل امام ابوحنیفہ نے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے حدیث پر عمل لازم ہے اور میرا قول حدیث کی وجہ سے چھوڑ دینا اور شیخ ابن عربی نے فتوحات میں امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ جب تک لوگ علم حدیث حاصل کرتے رہیں گے اچھے رہیں گے اور جب حدیث چھوڑ دیں گے بگڑ جائے گے لیکن افسوس ہے کہ حنفیہ نے اس باب میں اپنے امام کی وصیت پر عمل نہیں کیا اب جو کچھ مواخذہ ہوگا اس سے ہوگا نہ امام سے، انہوں نے تو سچی وصیت کر کے اپنے تئیں بری کر لیا اور اللہ تعالیٰ رحم کرے حضرت شیخ عبدالحق پر انہوں نے حدیث رسول اللہ کو نقل کر کے اس کے خلاف اپنا مذہب قیاس سے ثابت کیا ان کو یوں لکھنا چاہئے تھا کہ ائمہ ثلاثہ نے حدیث پر عمل کیا ہے اور حنفیہ نے اس کے خلاف قیاس کی رو سے حکم دیا ہے اور حدیث کے خلاف قیاس محض لغو ہے پس حنفیہ کا قول اس مسئلہ میں چھوڑ دینے کے لائق ہے۔

Marfat.com

## ۱۷ : بَابُ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

## نکاح سے پہلے طلاق درست نہیں

تشریح ﴿﴾ اب اگر کوئی طلاق دے تو اس کا فعل لغو ہے مثلاً یوں کہے جس عورت سے میں نکاح کروں اس کو طلاق ہے اور اس کے بعد نکاح کرے تو اس کہنے سے طلاق نہ پڑے ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیق کی صورت میں طلاق پڑ جائے گی۔

۲۰۴۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ـ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ جَمِيْعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ،عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ.

۲۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا آدمی مالک نہیں ہے (یعنی وہ اس کے نکاح میں نہیں ہے) تو اس کو طلاق نہیں ہو سکتی۔

۲۰۴۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ـ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ ـ وَلَا عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ ـ

۲۰۴۹: حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے اور نہ ملک سے پہلے آزادی ہے (یعنی عتاق اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد ضعیف ہے اور علی بن حسین مختلف فیہ ہے۔

۲۰۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ۔

۲۰۵۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔

## ۱۸ : بَابُ مَا يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ مِنَ الْكَلَامِ

## باب: کن کلموں سے طلاق پڑ جاتی ہے

تشریح ﴿﴾ ایک تو صاف طلاق کا لفظ ہے دوسرے وہ الفاظ ہیں جن کو کنایات کہتے ہیں ان میں بعض الفاظ سے طلاق پڑتی ہے بعضوں سے نہیں پڑتی ہے اور جن سے پڑتی ہے ان میں یہ شرط ہے کہ طلاق نیت سے ہو اہلحدیث کے نزدیک یوں کہنے سے کہ تو مجھ پر حرام ہے طلاق نہیں پڑتی بخاری مسلم نے ابن عباسؓ سے ایسا ہی روایت کیا اور نسائی نے ابن عباسؓ سے نکالا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی عورت کو حرام کر لیا انہوں نے کہا تو نے جھوٹ بولا وہ تجھ پر حرام نہیں ہے پھر یہ آیت پڑھی: یایها النبی لم تحرم ما احل الله لك اور سب میں سخت کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا ہے اور نسائی نے انس سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے صحبت کرتے تو حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام کر لیا اپنے اوپر تب یہ آیت اتری اس مسئلہ میں سب اٹھارہ مذہب ہیں اور حق اہلحدیث کا قول ہے اور ایک جماعت صحابہ و من بعدہم اور تمام اہل ظاہر اسی کی طرف گئے ہیں یہ جب ہے کہ حرام سے اس کے ظاہری معنی مراد ہوں لیکن اگر طلاق مراد رکھے تو کوئی مانع نہیں طلاق کے پڑ جانے سے جیسے اور کنایات میں حکم ہے۔

Marfat.com

۲۰۵۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ـ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَا مِنْهَا ، قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اَلْحِقِيْ بِاَهْلِكِ ـ

۲۰۵۱ : اوزاعی سے روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بی بی نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہؓ سے کہ (عمرہ) جون کی بیٹی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی (خلوت میں) آپ ﷺ سے نزدیک ہوئے تو وہ بولی میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے پناہ مانگی بڑے کی اب اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے جویبر بن سعید متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

تشریح ۞ تو یہ لفظ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا یعنی ''اَلْحِقِيْ بِاَهْلِكِ'' کنایہ ہے طلاق کا۔

## ۱۹ : بَابُ طَلَاقِ الْبَتَّةِ

## باب: بتہ یعنی بائن طلاق کا بیان

تشریح ۞ بتہ کہتے ہیں تین طلاقوں کو کیونکہ بت کے معنی قطع کرنا اور تین طلاقوں سے عورت قطع ہو جاتی ہے خاوند سے پھر اس سے رجعت نہیں ہو سکتی اور ایک طلاق بھی بتہ یعنی بائن ہو جاتی ہے جب عدت گزر جائے۔

۲۰۵۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ ـ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ بِهَا ؟ قَالَ وَاحِدَةً ـ قَالَ آللّٰهِ ! مَا اَرَدْتَ بِهَا اِلَّا وَاحِدَةً ؟ قَالَ آللّٰهِ ! مَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا وَاحِدَةً ـ قَالَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ـ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيَّ يَقُوْلُ مَا اَشْرَفَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ـ قَالَ ابْنُ مَاجَةَ اَبُوْ عُبَيْدٍ تَرَكَهُ نَاحِيَةً وَاَحْمَدُ جَبُنَ عَنْهُ ـ

۲۰۵۲ : رکانہ سے روایت ہے انہوں نے اپنی عورت کو بتہ طلاق دی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ ﷺ نے فرمایا بتہ سے تو نے کیا مراد لیا انہوں نے کہا ایک طلاق آپ نے فرمایا کیا قسم خدا کی تو نے ایک ہی طلاق مراد لی رکانہ نے کہا قسم خدا کی میں نے ایک ہی طلاق مراد لی راوی نے کہا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کی بیوی اس پر پھیر دی حافظ محمد بن ماجہ نے کہا میں نے ابوالحسن علی بن محمد طنافسی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث کتنی عمدہ ہے یعنی اس کی سند بہت صحیح ہے ابن ماجہ نے کہا ابوعبید کو ناجیہ نے ترک کیا اور امام احمد اس سے روایت کرنے میں جرأت نہیں کرتے تھے۔

تشریح ۞ اس حدیث کو علی بن محمد نے عمدہ کیا لیکن اس کی سند میں زبیر بن سلیمان ہے ابن معین نے اس کو ثقہ کہا اور یہ بھی کہا کہ وہ کوئی چیز نہیں دوسرے مقام میں اور نسائی نے کہا متفرد ہوا اس روایت سے جریر بن حازم زبیر بن سعید سے اور یہ جو ابن ماجہ نے ابوعبیدہ کا حال اس روایت میں بیان کیا تو معلوم نہیں ہوتا یہ کاتب کی غلطی ہے یا کیا ابوعبیدہ اس سند میں کوئی نہیں ہے۔

Marfat.com

## ۲۰ : بَابُ الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَاَتَهُ — آدمی اپنی عورت کو اختیار دے

تشریح ﴿ ﴾ چاہے طلاق دے لے اور چاہے خاوند کو پسند کرے پس اگر عورت نے خاوند کو اختیار کیا تو طلاق نہ پڑے گی یہی قول ہے اہلحدیث کا۔

۲۰۵۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ۔ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ خَیَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ یَرَهُ شَیْئًا ۔

۲۰۵۳: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو اختیار کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہیں سمجھا۔

تشریح ﴿ ﴾ یعنی طلاق نہیں پڑی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے بھی روایت کی اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ شمار نہیں کیا۔

۲۰۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ۔ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [الأحزاب:۲۸] دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا ۔ فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَاتَعْجَلِیْ فِیْهِ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ ، قَالَتْ قَدْ عَلِمَ ، وَاللّٰهِ ! اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَكُوْنَا لِیَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ فَقَرَاَ عَلَیَّ : ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا﴾ [الأحزاب ۲۸] - الْاٰیَاتِ ۔ فَقُلْتُ فِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ قَدِ اخْتَرْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

۲۰۵۴: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری : ﴿وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [الأحزاب ۲۸] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا اے عائشہ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اس میں کوئی قباحت نہیں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے ماں باپ سے صلاح نہ لے لو حضرت عائشہؓ نے کہا قسم خدا کی آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ کو چھوڑ دینے کے لئے نہیں کہیں گے خیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی : ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا﴾ [الأحزاب ۲۸] اخیر تک یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش پسند کرتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ دوں اور اچھی طرح رخصت کردوں اور اگر تم اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ نے جو تم میں سے نیک ہیں ان کے لئے بڑا ثواب تیار کیا ہے میں نے کہا کیا اس بات میں میں اپنے ماں باپ سے صلاح لوں میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔

تشریح ﴿ ﴾ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بیویوں سے اسی طرح کہا لیکن سب نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا اور دنیا پر خاک ڈالی خدا کی لعنت دنیا کی چار دن کی بہار ہے پھر آخر خدا کے پاس جانا ہے پس آخرت کی بھلائی سب پر مقدم ہے دنیا تو کسی بھی طرح سے گزر جاتی ہے بری یا بھلی لیکن آخرت میں ہمیشہ رہنا ہے خدا آخرت درست کرے آمین۔

Marfat.com

## ۲۱ : بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُلْعِ لِلْمَرْاَةِ

## عورت کے لئے خلع کی کراہت

تشریح ۞ خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال دنیا قبول کر لے خاوند کو اور اس سے طلاق لے لے بعض عورتیں کل مہر خلع کے بدل دیتی ہیں یعنی آدھا یا پاؤ مہر بہر حال خلع کا بدل جو ٹھہرے قلیل اور کثیر سب ہو سکتا ہے لیکن جتنا خاوند نے عورت کو دیا ہے اس سے زیادہ خلع کے بدلے میں لینا مکروہ ہے امام احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں۔

۲۰۵۵ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ، اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِيْ غَيْرِ كُنْهِهٖ فَتَجِدَ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا ۔

۲۰۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا عورت اپنے خاوند سے طلاق کو طلب نہ کرے جب تک مجبور نہ ہو جائے یعنی جب تک عورت کو ایسی تکلیف نہ ہو کہ بغیر طلاق کے دوسرا علاج نہ رہے یعنی سخت تکلیف ہو مجبوری کی حالت کہ بالکل گزران نہ ہو سکے جو کوئی عورت ایسا کرے گی وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی اور جنت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی رہے گی۔

تشریح ۞ یعنی اس قدر جنت سے دور رہے گی۔ معاذ اللہ۔

۲۰۵۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ ، ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِيْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ ۔

۲۰۵۶ : حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی بغیر ضرورت کے تو اس پر حرام ہے جنت کی بو سونگھنا۔

## ۲۲ : بَابُ الْمُخْتَلِعَةِ تَاْخُذُ مَا اَعْطَاهَا

## باب: خاوند نے خلع کے بدل جو عورت کو دیا ہے وہ لے سکتا ہے

۲۰۵۷ : حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ۔ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ۔ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ جَمِيْلَةَ بِنْتَ سَلُوْلٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ ! مَا اَعْتِبُ عَلٰى ثَابِتٍ فِيْ دِيْنٍ وَلَا خُلُقٍ ۔ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ ۔ لَا اُطِيْقُهُ بُغْضًا ۔ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ ؟ قَالَتْ

۲۰۵۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے جمیلہ بنت سلول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی قسم خدا کی میں ثابت (اپنے شوہر) پر کسی دین یا خلق کی برائی سے غصہ نہیں ہوں لیکن میں برا جانتی ہوں کہ مسلمان ہو کر خاوند کی ناشکری کروں (کیونکہ ثابت کی صورت ذرا اچھی نہ تھی اور مردوں کی نسبت وہ حقیر بھی تھے (بی بی کو پسند نہ تھے) میں کیا کروں ہر طرح وہ مجھے برے معلوم ہوتے ہیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کا دیا ہوا

Marfat.com

نَعَمْ ۔ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا حَدِيْقَتَهُ وَلَا يَزْدَادُ ۔

باغ پھیر دے گی وہ بولی ہاں پھیر دوں گی آخر آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ عورت سے اپنا باغ پھیر لے اور زیادہ نہ لے۔

تشریح: دارقطنی کی روایت میں ہے باسناد صحیح کہ ابوہریرہؓ نے کہا ثابت نے مہر میں اس کو ایک باغ دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے جو اس نے تجھ کو دیا ہے وہ بولی ہاں باغ بھی دیتی ہوں اور زیادہ بھی دیتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ نہیں چاہئے لیکن باغ پھیر دے اس نے کہا بہت اچھا اور اس روایت سے یہ نکلا کہ خاوند نے جو بیوی کو دیا اس سے زیادہ بدل خلع لینا درست نہیں علیؓ اور طاؤسؒ اور عطاؒ اور زہری اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور جمہور یہ کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ بھی لینا درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فلا جناح علیهما فیماافتدت به اور یہ عام ہے شامل ہے قلیل اور کثیر دونوں کو اس کا جواب یہ ہے کہ ان روایتوں سے اس کی تخصیص ہو جاتی ہے اور وہ جو بیہقی نے نکالا ابوسعید خدری سے کہ میری بہن ایک انصاری مرد کے نکاح میں تھی وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا کیا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے؟ اس نے کہا ہاں اور میں زیادہ دیتی ہوں پھر عورت نے اس کا باغ پھیر دیا اور زیادہ دیا تو یہ روایت ضعیف ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ دینے کا حکم دیا۔

۲۰۵۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ كَانَتْ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ۔ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ عَلَيَّ ، لَبَصَقْتُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ ؟ قَالَتْ نَعَمْ ۔ قَالَ ۔ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔

۲۰۵۸ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی وہ بدصورت آدمی تھا تو حبیبہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم خدا کی اگر اللہ کا ڈر نہ ہوتا تو جب ثابت میرے پاس آتا تو میں اس کے منہ پر تھوک دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے؟ وہ بولی ہاں پھر اس نے ثابت کو اس کا دیا ہوا باغ پھیر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں جدائی کر دی۔ حدیث کی سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے اور اس نے عنعنہ سے روایت کی ہے۔

## ۲۳ : بَابُ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ

## خلع والی عورت کی عدت کا بیان

☆ نسائی نے روایت کیا ربیع بنت معوذ سے ثابت کی عورت کے قصے میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جو تیرا اس کے پاس ہے وہ لے لے اور اس کو چھوڑ دے ثابت نے کہا اچھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم کیا ایک حیض کی عدت گزارنے کا اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے لیکن اس نے تصریح کی حدثنا کہہ کے اور ابوداؤد اور ترمذی نے نکالا ابن عباسؓ سے اور کہا حسن ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے خاوند سے خلع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا ایک حیض کی عدت کرنے کا اور دارقطنی اور بیہقی نے باسناد صحیح ابوالزبیر سے نکالا اس میں یہ ہے کہ ثابت نے اپنا باغ

Marfat.com

لے لیا اور عورت کو آزاد کر دیا دار قطنی نے کہا ابو الزبیر نے اس کو کئی شخصوں سے سنا ہے تو ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلع کرنے والی کی عدت ایک حیض ہے اور خلع فسخ ہے نکاح کا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کیونکہ اگر خلع طلاق ہوتا تو اس کی عدت تین حیض ہوتی اور بعض روایتوں میں جو ہے کہ ثابت نے اپنی عورت کو ایک طلاق دے دی تو اس کے جواب میں کئی طرح دیئے ہیں امام شوکانی نے ان کو نیل الاوطار میں ذکر کیا ہے ابن قیم نے کہا علماء نے اختلاف کیا مختلعہ کی عدت میں تو اسحاق اور احمد کا صحیح روایت میں یہ قول ہے کہ وہ ایک حیض سے عدت کرے اور عثمان بن عفان اور عبیداللہ بن عباس کا یہی قول ہے اور لوگوں نے صحابہ کا اجماع اس پر نقل کیا ہے اور دوسرے صحابہ کی مخالفت معلوم نہیں ہوتی اور آنحضرت ﷺ کی صحیح حدیث سے بھی یہی ثابت ہے اور جس نے اس کا خلاف کیا ہے (جیسے حنفیہ) انہوں نے خلع کی عدت تین حیض رکھی ہے تو اس کو یہ حدیث نہیں پہنچی اور یہ قول اس کا مرجوع ہے حدیث کی رو سے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے کبھی مختلعہ کو تین حیض تک عدت کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ ربیع بنت معوذ اور ثابت بن قیس کی بیوی کی حدیث سے ایک حیض کی عدت ثابت ہے اور اس حدیث کے کئی طریق ہیں ابو جعفر نحاس نے کتاب الناسخ والمنسوخ میں کہا کہ صحابہؓ کا اس پر اجماع ہے انتہی مختصراً۔

۲۰۵۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ النَّيْسَابُورِيُّ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ۔ ثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ ۔ اَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ ، قَالَ قُلْتُ لَهَا حَدِّثِينِي حَدِيثَكِ ۔ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي ، ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ ۔ فَسَاَلْتُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِكِ ،فَتَمْكُثِينَ عِنْدَهُ حَتّٰى تَحِيضِينَ حَيْضَةً ۔ قَالَتْ وَاِنَّمَا تَبِعَ فِي ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ ۔ وَكَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ ۔

۲۰۵۹: حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے عبادہ بن صامت نے کہا میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا تم اپنی حدیث مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا پھر میں حضرت عثمانؓ کے پاس آئی اور ان سے پوچھا مجھ پر کتنی عدت ہے؟ انہوں نے کہا تجھ پر عدت نہیں ہے مگر جب تیرے خاوند نے تجھ سے حال میں جماع کیا ہو تو اس کے پاس رہ یہاں تک کہ ایک حیض تجھ کو آ جائے ربیع نے کہا حضرت سلیمان نے اس میں پیروی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فیصلے کی مریم مغالیہ کے باب میں وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں اور ان سے خلع کیا تھا۔

## ۲۴ : بَابُ الْاِيْلَاءِ

## باب: ایلاء کا بیان

تشریح ایلاءؔ اس کو کہتے ہیں کہ خاوند قسم کھائے اپنی عورت سے صحبت نہ کروں گا اگر چار مہینے سے کم کے لئے یہ قسم ہو تو قسم اپنی کو پورا کرے یا کفارہ دے وہ ایلاء شرعی نہیں ہے اگر چار سے زیادہ کے لئے ہو تو چار مہینے گزرنے کے بعد خاوند کو اطلاع دیں گے خواہ رجوع کرے اپنی قسم سے اور صحبت کرے خواہ طلاق دے دے اگر خاوند طلاق نہ دے تو حاکم وقت طلاق دے سکتا ہے شافعی اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ کہتے ہیں جب چار مہینے گزر جائیں اور مرد

---

ا ایلاء، ظہار وغیرہ جیسی اصطلاحات کا مفہوم آگے صاحب مترجمؒ خود ہی تفصیلاً بیان کرتے جائیں گے۔ (احمد یار)

Marfat.com

صحبت نہ کرے تو عورت کو خود بخود ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور سعید اور ابو بکر نے کہا کہ ایک طلاق رجعی پڑے گی اور ایلاء جائز ہے اگر چار مہینے سے کم کے لئے ہو اور آنحضرت ﷺ نے ایک مہینہ کے لئے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا تھا اور یہی حق ہے۔

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِی الرِّجَالِ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا یَدْخُلَ عَلٰی نِسَائِهٖ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعَةً وَعِشْرِیْنَ یَوْمًا حَتّٰی اِذَا كَانَ مَسَاءَ ثَلَاثِیْنَ دَخَلَ عَلَیَّ ، فَقُلْتُ ، اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَیْنَا شَهْرًا ۔ فَقَالَ الشَّهْرُ كَذَا یُرْسِلُ اَصَابِعَهٗ فِیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالشَّهْرُ كَذَا وَاَرْسَلَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَمْسَكَ اِصْبَعًا وَاحِدًا فِی الثَّالِثَةِ ۔

۲۰۶۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کھائی کہ اپنی بیبیوں سے صحبت نہ کریں گے ایک مہینے تک پھر آپ انتیس دن تک رکے رہے جب تیسویں دن کی شام ہوئی تو آپ میرے پاس آئے میں نے عرض کیا آپ نے ایک مہینہ کے لئے قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آئیں گے آپ ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنا ہوتا ہے اور تین بار سب انگلیوں کو کھلا رکھا (تو تیس دن ہوئے) اور اتنا ہوتا ہے اور سب انگلیوں کو کھلا رکھا (تو لیکن تیسری بار میں ایک انگلی بند کر لی (یعنی انتیس دن کا بھی مہینہ ہوتا ہے آج انتیس دن ہو گئے تو قسم پوری ہوگئی اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابی الرجال مختلف فیہ ہے۔

۲۰۶۱: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَكَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا آلٰی ، لِاَنَّ زَیْنَبَ رَدَّتْ عَلَیْهِ هَدِیَّتَهٗ ۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ اَقْمَاتْكَ ۔ فَغَضِبَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَآلٰی مِنْهُنَّ ۔

۲۰۶۱: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ایلا کیا اس واسطے کہ حضرت زینبؓ نے آپ ﷺ کا بھیجا ہوا حصہ پھیر دیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا زینب نے آپ ﷺ کو ذلیل کیا آپ ﷺ کا حصہ پھیر کر یہ سن کر آپ ﷺ غصے ہوئے اور آپؐ نے ایلا کیا ان سے (اس کی سند میں حارث بن محمد بن ابوالرجال متفقہ طور پر ضعیف ہے)۔

تشریح ۞ آپ ﷺ کو ملال ہوا ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کہیں سے حصہ آیا آپؐ نے سب بیویوں کو اس میں سے حصے بھیجے حضرت زینب نے وہ حصہ واپس کر دیا آپؐ نے اور زیادہ کر کے بھیجا جب بھی پھیر دیا تب آپؐ غصے ہوئے آپؐ نے قسم کھائی کہ میں تم سب کے پاس ایک مہینہ تک نہ آؤں گا ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے جانور ذبح کیا تھا اس کا گوشت سب بیویوں کو بھیجا جب یہ انہوں نے نہ لیا اس وقت آپ ﷺ کو غصہ آیا اور بعضوں نے کہا ایلاء کا سبب یہ نہ تھا بلکہ آپ ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ سے خرچ مانگتی تھیں اور تقاضہ کرتی تھیں چنانچہ ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے انہوں نے اپنی اپنی بیٹی کو ڈانٹا اس وقت آپ ﷺ نے ایلاء کیا پھر یہ آیت تخییر اتری واللہ اعلم۔

ل ایلاء کی بابت علماء کی آراء کافی مختلف ہیں اس لئے کسی ایک بات کو متعین کرنا کہ زمانہ واقعہ مشکل امر ہے۔ ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ ایک سے زائد واقعات اس کا مجموعی طور پر سبب بن گئے ہوں۔ اسی لئے علامہؒ نے واللہ اعلم تحریر کیا۔ (احمد یار)

Marfat.com

۲۰۶۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ آلَى مِنْ بَعْضِ نِسَائِهِ شَهْرًا . فَلَمَّا كَانَ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ رَاحَ اَوْغَدَا . فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّمَا مَضٰى تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ . فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ .

۲۰۶۲: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا اپنی بعض عورتوں سے ایک مہینہ کا جب انتیس دن ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تشریف لے گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ابھی تو انتیس دن گزرے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

## ۲۵ : بَابُ الظِّهَارِ

## باب: ظہار کا بیان

تشریح ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ یا یوں کہے میں نے تجھ سے ظہار کیا اس صورت میں جماع سے پہلے کفارہ دینا چاہئے ایک غلام آزاد کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو دو مہینے پے در پے روزے رکھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے جیسے قرآن شریف میں وارد ہے۔

۲۰۶۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ ، قَالَ كُنْتُ امْرَأً اَسْتَكْثِرُ مِنَ النِّسَاءِ . لَا اَرٰى رَجُلًا كَانَ يُصِيْبُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اُصِيْبُ . فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ . فَبَيْنَمَا هِيَ تُحَدِّثُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ انْكَشَفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ . فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَوَاقَعْتُهَا . فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ . فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ وَقُلْتُ لَهُمْ سَلُوْا لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : مَا كُنَّا نَفْعَلُ . اِذًا يُنْزِلَ اللّٰهُ فِيْنَا كِتَابًا ، اَوْ يَكُوْنَ فِيْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلٌ فَيَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهُ . وَلٰكِنْ سَوْفَ نُسَلِّمُكَ بِجَرِيْرَتِكَ اذْهَبْ اَنْتَ فَاذْكُرْ شَاْنَكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۶۳: سلمہ بن صخر بیاضی سے روایت ہے میں عورتوں کو بہت چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی صحبت کرتا ہو جیسے میں کرتا تھا خیر جب رمضان آیا تو میں نے اپنی عورت سے ظہار کر لیا رمضان گزرنے تک ( تاکہ میں روزے میں جماع نہ کر بیٹھوں اس سے یہ نکلا کہ ظہار موقت یعنی میعادی بھی معین ہو سکتا ہے ایک رات وہ مجھ سے باتیں کر رہی تھی اس کا کچھ بدن کھل گیا میں کودا اس پر اور اس سے صحبت کی جب صبح ہوئی تو اپنے لوگوں کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا اور میں نے ان سے کہا میرے لئے یہ مسئلہ تم آنحضرت ﷺ سے پوچھو انہوں نے کہا ہم تو نہیں پوچھیں گے ایسا نہ ہو کہ ہماری شان میں کتاب اترے (یعنی قرآن میں ہماری برائی اترے جو قیامت تک قائم رہے) یا آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کے باب میں کچھ فرما دیں اس کی شرمندگی باقی رہے لیکن ہم تجھی کو دیئے ڈالتے ہیں تیرے قصور کے بدل اب تو خود جا اور آنحضرت ﷺ سے اپنا حال بیان کر سلمہ نے کہا یہ سن کر میں نکلا اور آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ

Marfat.com

قَالَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی جِئْتُهٗ ، فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ بِذَاكَ ؟ فَقُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَا اَنَا، یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! صَابِرٌ لِحُكْمِ اللّٰهِ عَلَیَّ قَالَ فَاَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ ، قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ! مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ اِلَّا رَقَبَتِیْ هٰذِهٖ قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ ، قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَهَلْ دَخَلَ عَلَیَّ مَادَخَلَ مِنَ الْبَلَاءِ اِلَّا بِالصَّوْمِ؟ قَالَ فَتَصَدَّقْ اَوْاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا قَالَ ، قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ! لَقَدْ بِتْنَا لَیْلَتَنَا هٰذِهٖ ، مَالَنَا عَشَاءٌ قَالَ فَاذْهَبْ اِلٰی صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِیْ زُرَیْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْیَدْفَعْهَا اِلَیْكَ وَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ۔ وَانْتَفِعْ بِبَقِیَّتِهَا ۔

سے حال بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے یہ کام کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے کیا ہے اور میں حاضر ہوں یا رسول اللہ اور اللہ کے حکم پر صابر ہوں جو میرے باب میں اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ایک بردہ آزاد کر میں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں تو صرف اپنی جان کا مالک ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا دو مہینے پے در پے لگا تار روزے رکھ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بلا جو میرے اوپر آئی روزے ہی کی وجہ سے آئی کہ رمضان کے خیال سے میں نے ظہار کیا اور پھر جماع کر بیٹھا جب ایک مہینے کے روزے پورے نہ گزر سکے تو دو مہینے کیونکر گزر سکتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو صدقہ دے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا میں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہم تو اس رات کو فاقے سے رہے ہمارے پاس رات کا کھانا نہ تھا (یعنی اتنے محتاج ہیں تو پھر فقیر کو کہاں سے کھلائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی زریق کا صدقہ جو وصول کیا کرتا ہے اس کے پاس جا اور اس سے کہہ وہ تجھے کچھ مال دے گا اس میں سے ساٹھ مسکینوں کو کھلائے اور جو بچے وہ اپنے کام میں لا۔

تشریح ﴿﴾ سبحان اللہ کفارہ ادا ہو گیا اور مال ہاتھ آیا یہی حال ہوتا ہے اس کا جو سچائی اور عاجزی کے ساتھ اللہ کی درگاہ میں حاضر ہو اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور حاکم اور ابن خزیمہ اور ابن ابی الجارود نے بھی نکالا ترمذی نے کہا یہ حسن ہے حاکم نے کہا یہ صحیح ہے اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ابن عباس سے اور کہا صحیح ہے اور حاکم نے بھی اس کو صحیح کہا ابن حجر نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن ابو حاتم اور نسائی نے اس میں علت نکالی کہ وہ مرسل ہے ابن حزم نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں اور اس کا ارسال ضرر نہیں کرتا اور ان دونوں حدیثوں کے کئی شاہد ہیں ابوداؤد اور احمد نے خولہ بنت مالک سے ایسا ہی نکالا اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے اور حاکم نے اور اجماع ہے اس پر کہ ظاہر کا کفارہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کا قصد کرے یعنی جماع کا اور اگر کفارے سے پہلے جماع کر لیا تو گنہگار ہوا لیکن ایک ہی کفارہ واجب ہو گا اور یہی حق ہے۔

۲۰۶۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ عُبَیْدَةَ ۔ ثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِیْمِ ابْنِ سَلَمَةَ ،عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ ، قَالَ ، قَالَتْ : عَائِشَةَ تَبَارَكَ الَّذِیْ وَسِعَ سَمْعُهٗ كُلَّ شَیْءٍ

۲۰۶۴ : عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا بڑی برکت والا ہے وہ جو ہر چیز کو سنتا ہے میں خولہ بنت ثعلبہ کی بات اچھی طرح سے نہیں سن سکتی تھی بعضی بات سمجھ میں نہیں آتی وہ شکایت کر رہی تھی اپنے خاوند کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہہ رہی

Marfat.com

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ كَلَامَ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ ، وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضُهُ ،وَهِيَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَكَلَ شَبَابِيْ - وَنَثَرْتُ لَهُ بَطْنِيْ حَتّٰى اِذَا كَبِرَتْ سِنِّيْ ، وَانْقَطَعَ وَلَدِيْ ، ظَاهَرَ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ !اِنِّيْ اَشْكُوْ اِلَيْكَ - فَمَا بَرِحَتْ حَتّٰى نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ بِهٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ﴾ - [ المجادلة : ۱ ]

تھی یارسول اللہ میرا خاوند میری جوانی کھا گیا یعنی جوانی بھر اس کے ساتھ رہی اور میرا پیٹ اس کے لئے چیرا گیا۔ (یعنی اولاد ہوئی) جب میں بوڑھی ہوئی اور میری اولاد بند ہوئی تو اس نے مجھ سے ظہار کیا یا اللہ میں اپنا شکوہ تجھ سے کرتی ہوں پھر وہ یہی کہتی رہی یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیتیں لے کر اترے ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ﴾ [المجادلة : ۱] یعنی سن لی اللہ تعالیٰ نے (عرش پر سے) اس عورت کی بات (یعنی خولہ بنت ثعلبہ کی) جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند (اوس بن صامت) کے باب میں اور اللہ سے شکوہ کرتی تھی۔

تشریح ❀ اپنی مصیبت اور دکھ کا تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا اور ظہار کا کفارہ بیان فرمایا اور عورت کی دادرسی کی خاوند نے کفارہ دے کر پھر اس کو بیوی کی طرح سمجھا اور اس سے صحبت کی۔

## ۲۶ : بَابُ الْمُظَاهِرِ يُجَامِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ

## باب: کفارے سے پہلے اگر ظہار کرنے والا جماع کرلے

۲۰۶۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ - قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ -

۲۰۶۵: حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ظہار کرنے والا اگر کفارے سے پہلے جماع کرے تو ایک ہی کفارہ لازم ہو گا۔

تشریح ❀ شرح السنۃ میں ہے کہ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور بعضوں کے نزدیک اس صورت میں دو کفارے واجب ہوں گے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

۲۰۶۶ :حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ - قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ - ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ' اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ - فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ - فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى

۲۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا اور کفارے سے پہلے اس سے صحبت کی پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کی پازیب کی سفیدی دیکھی

Marfat.com

ذٰلِكَ؟ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حَخلَيْهَا فِي الْقَمَرِ، فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اِنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا۔ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَمَرَهٗ اَلَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ۔

چاندنی میں اور میں بے اختیار ہو گیا میں نے اس سے جماع کیا یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنی عورت سے جماع نہ کرے جب تک کفارہ نہ دے۔

## ۲۷ : بَابُ اللِّعَانِ

## باب: لعان کا بیان

تشریح: جب مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور عورت زنا کا اقرار نہ کرے نہ مرد گواہ لائے اور نہ اپنی تہمت سے پھرے تو لعان واجب ہوتا ہے اس کی صورت قرآن شریف میں مذکور ہے کہ پہلے مرد چار بار گواہی دے اللہ کا نام لے کر کہ وہ سچا ہے اور پانچویں باریوں کہے کہ اس پر لعنت ہوں اللہ تعالیٰ کی اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت چار بار گواہی دے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کا مرد جھوٹا ہے اور پانچویں باریوں کہے اللہ کا غضب اس پر اترے اگر اس کا مرد سچا ہو جب دونوں اس طرح گواہیاں دے چکیں تو حاکم بیوی مرد میں جدائی کر دے پھر یہ دونوں کبھی نہیں مل سکتے اور اگر بچہ ہو تو وہ ماں کو دلایا جائے اب اگر اس بچہ کو کوئی ولد الزنا کہے تو اس پر حد قذف واجب ہو گی۔

۲۰۶۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ۔ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرٌ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ سَلْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهٗ اَيُقْتَلُ بِهٖ ؟ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِلَ ۔ ثُمَّ لَقِيَهٗ عُوَيْمِرٌ فَسَاَلَهٗ ، فَقَالَ مَا صَنَعْتَ فَقَالَ مَا صَنَعْتُ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ السَّائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ ! لَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَسْاَلَنَّهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهٗ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيْهِمَا ۔ فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا ۔ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ ! لَئِنِ انْطَلَقْتُ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ ، فَفَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۷: حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی کے پاس آیا اور کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لئے یہ مسئلہ پوچھو کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی بیگانے مرد کو پائے (اس سے صحبت کرتے ہوئے) پھر اس کو مار ڈالے تو کیا خود اس کے بدل مارا جائے یا کیونکر کرے خیر عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سوالوں کو برا جانا پھر عویمر عاصم سے ملا اور پوچھا تو نے کیا کیا عاصم نے کہا میں نے کیا (جو کیا یعنی پوچھا) لیکن تجھ سے مجھ کو بھلائی نہیں پہنچی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برا جانا ان سولوں کو عویمر نے کہا قسم خدا کی میں تو جناب رسول اللہ کے پاس جاؤں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا پھر وہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہے ایسی عورت مرد کے باب میں آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا ان دونوں کو (یعنی عویمر اور اس کی بیوی کو) پھر عویمر نے کہا قسم خدا کی اگر میں اب اس عورت کو اپنے ساتھ لے جاؤں تو گویا میں نے اس کو جھوٹ تہمت لگائی آخر عویمر نے اس کو چھوڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

وَسَلَّمَ فَصَارَتْ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ـ

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْهَا فَإِنْ جَاءَ تْ بِهِ أَسْحَمَ ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْأَلْيَتَيْنِ . فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا ـ وَإِنْ جَاءَ تْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا ـ قَالَ فَجَاءَ تْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوْهِ ـ

کے حکم کرنے سے پہلے پھر یہی سنت ہوگئی لعان کرنے والوں کی (کہ لعان کے بعد دونوں جدا ہو جائیں) بعد اس کے آنحضرت ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر عویمر کی عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا جنے تو میں سمجھتا ہوں کہ عویمر نے سچی تہمت لگائی (کیونکہ جس شخص سے عویمر نے تہمت لگائی تھی اس کی ایسی ہی صورت ہوگی) اور اگر سرخ رنگ کا بچہ جیسے وحرہ (وہ ایک کیڑا ہے لال رنگ کا ہندی میں اس کو بیر بہوٹی کہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں عویمر جھوٹا ہے راوی نے کہا پھر اس عورت کا بچہ بری شکل کا پیدا ہوا (یعنی کالا کالی آنکھوں والا بڑی سرین والا یعنی اسی مرد کی صورت پر جس سے عویمر نے تہمت لگائی تھی[1]۔

تشریح ۞ اس لئے کہ بلاضرورت سوال کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور شاید اس وقت تک آپ کو یہ نہ معلوم ہوا ہو کہ ایسا واقعہ کہیں وقوع میں آیا ہے۔

۲۰۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ـ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ـ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ ـ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ! إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي ـ قَالَ فَنَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ﴾ [النور: ٦ تا ٩] فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَ ـ فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ ـ فَهَلْ مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ ـ فَلَمَّا

۲۰۶۸ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ہلال بن امیہ نے تہمت لگائی اپنی بیوی کو آنحضرت ﷺ کے سامنے شریک بن سحماء کے ساتھ آپ ﷺ نے فرمایا تو گواہ لا نہیں تو حد (قذف) قبول کر اپنی پیٹھ پر ہلال نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں سچا ہوں اور اللہ میرے باب میں کوئی ایسا حکم اتارے گا جس سے میری پیٹھ بچ جائے گی (حد لگنے سے) راوی نے کہا پھر یہ آیت اتری ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ اخیر تک یعنی جو لوگ تہمت لگاتے ہیں اپنی بیویوں کو زنا کی اور ان کے پاس کوئی گواہ نہیں مگر ان کے اپنے نفس اخیر تک آپ لوٹے اور ہلال اور اس کی بیوی کو بلا بھیجا وہ دونوں آئے پہلے ہلال بن امیہ کھڑا ہوا اس نے گواہیاں دیں اور آپ یہی فرماتے جاتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کوئی ہے توبہ کرنے والا اخیر اس کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہیاں دیں جب پانچویں گواہی کا وقت آیا یعنی یہ کہنے کا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب عورت پر

Marfat.com

كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا الْمُوْجِبَةُ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ۔ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ ! لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْهَا۔ فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ ، سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ۔ فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَامَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ۔

اتر ے اگر مرد سچا ہو تو لوگوں نے کہا یہ گواہی ضرور واجب کردے گی اللہ کے غضب کو اور دوزخ کو اگر عورت جھوٹی ہے (ابن عباسؓ نے کہا یہ سن کر ذرا وہ عورت جھجکی اور واپس چلی گئی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا وہ اب پھر جائے گی اپنی گواہی سے (اور زنا قبول کرے گی) لیکن اس عورت نے کہا قسم خدا کی میں تو اپنے لوگوں کو تمام دن رسوا کرنے والی نہیں (یعنی اگر زنا کا اقرار کروں گی تو میرے کنبے والے ذلیل اور خوار ہوں گے یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا افسوس ہے کہ کنبے والوں کی دنیا کی ذلت گوارا نہ کی اور آخرت کا سخت عذاب قبول کیا) آخر آنحضرت ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا بھری سرین والا (یعنی پر گوشت) موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے آخر اسی صورت کا لڑکا پیدا ہوا تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر جو حکم گزر چکا اللہ کی کتاب کا (یعنی لعان کا حکم جو اتر چکا) نہ ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ کچھ کرتا۔

تشریح: لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم یہ اترا کہ لعان کرنے والوں پر حد قائم نہ کی جائے لہٰذا میں اس عورت کو حد نہیں مار سکتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو رائے اور قیاس اور گمان پر عمل نہیں کرنا چاہئے بلکہ جو حکم گواہی اور دلیل سے ثابت ہو وہی دینا چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قیافہ شرعی حجت نہیں ہے اور قیافہ کے سبب سے کسی کو حد نہیں پڑ سکتی۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ ، قَالَا ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ۔ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهٗ قَتَلْتُمُوْهُ ، وَاِنْ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ۔ وَاللّٰهِ ! لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَاتِ اللِّعَانِ ، ثُمَّ جَاءَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقْذِفُ امْرَاَتَهٗ فَلَا عَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا۔ وَقَالَ عَسٰى اَنْ يَجِيْءَ بِهٖ اَسْوَدَ فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا۔

۲۰۶۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم مسجد میں تھے شب جمعہ میں ایک شخص بولا اگر کوئی اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پائے پھر اس کو مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے اور اگر زبان سے کہے (جو اس نے دیکھا ہے یعنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے) تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے (حد قذف کے) قسم خدا کی میں تو یہ آنحضرت ﷺ سے بیان کروں گا آخر اس نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے لعان کی آیتیں اتاریں پھر وہ شخص آیا اور اس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی آنحضرت ﷺ نے دونوں میں لعان کرایا اور فرمایا مجھے گمان ہے شاید اس عورت کا بچہ کالا پیدا ہو گا ویسا ہی ہوا اس کے ہاں کالا گھنگریالے والا بچہ پیدا ہوا۔

Marfat.com

۲۰۷۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِينَانٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهُ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا ـ فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا ـ وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ ـ

۲۰۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک مرد نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اس کے بچہ کو غیر کا بچہ قرار دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان دونوں میں جدائی کر دی اور بچہ کو ماں سے ملا دیا۔

تشریح ⁂ یعنی بچہ ماں کے حوالہ کر دیا اور اس کا نسب بھی ماں سے متعلق کر دیا اب وہ اپنی ماں کا وارث ہوگا لیکن اس کے مرد کا وارث نہ ہوگا جس نے یہ کہہ دیا یہ بچہ میرا نہیں ہے۔

۲۰۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ـ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ ـ قَالَ ذَكَرَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ امْرَاَةً مِنْ بَلْعَجْلَانَ فَدَخَلَ بِهَا ـ فَبَاتَ عِنْدَهَا ـ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا وَجَدْتُهَا عَذْرَاءَ فَرُفِعَ شَأْنُهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ بَلٰى قَدْ كُنْتُ عَذْرَاءَ فَاَمَرَ بِهِمَا فَتَلَاعَنَا وَاَعْطَاهَا الْمَهْرَ ـ

۲۰۷۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد نے عجلان (ایک قبیلہ ہے) کی عورت سے نکاح کیا اور رات کو اس سے صحبت کی اسی کے پاس رہا جب صبح ہوئی تو کہنے لگا میں نے اس کو باکرہ نہیں پایا آخر دونوں کا مقدمہ آنحضرت ﷺ تک گیا آپ نے لڑکی کو بلایا اور اس سے پوچھا اس نے کہا میں تو باکرہ تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مرد اور عورت دونوں نے لعان کیا اور آپ نے عورت کو مہر دلوایا (اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق نے تدلیس کی ہے)۔

۲۰۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ـ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ ـ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ ، وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ ـ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ ـ

۲۰۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا چار قسم کی عورتوں میں لعان نہیں ہے (اگرچہ خاوند ان کو زنا کی تہمت لگا دے) ایک تو نصرانیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو دوسرے یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو تیسرے آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو چوتھی لونڈی جو آزاد کے نکاح میں ہو (اس کی سند میں عثمان بن عطاء متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

تشریح ⁂ لیکن تیسری صورت میں غلام کو حد قذف پڑے گی اور باقی صورتوں میں نہ لعان ہے نہ خاوند کو حد پڑے گی غرض یہ ہے کہ لعان مومنہ اور آزاد عورت کی تہمت سے لازم آتا ہے اگر عورت کافرہ ہو یا لونڈی ہو یا اس کو حد پڑ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا۔ (شرح وقایہ)

## ۲۸ : بَابُ الْحَرَامِ

## باب: عورت کو اپنے اوپر حرام کر لینے کا بیان

۲۰۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ

۲۰۷۳: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

Marfat.com

ثَنَا دَاوُدَ بْنُ اَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ ۔ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَلَالَ حَرَامًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً ۔

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایلاء کیا اپنی عورتوں سے اور حرام کیا (ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر یا شہد کو) اور قسم میں کفارہ مقرر کیا۔

تشریح ﴿﴾ مطلب یہ ہے کہ کوئی اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لے تو طلاق نہ پڑے گی بلکہ قسم کی طرح کفارہ دینا ہو گا قسم کا کفارہ قرآن مجید میں مذکور ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔

۲۰۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ۔ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ ۔ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَ ابْنِ اَبِي كَثِيْرٍ ،عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ ،عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْحَرَامِ يَمِيْنٌ ۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔

۲۰۷۴ : حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا حرام میں قسم کا کفارہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے تم کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیروی اچھی ہے۔

## ۲۹ : بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ اِذَا اُعْتِقَتْ

## باب: جب لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار ہو گا

تشریح ﴿﴾ پہلا نکاح قائم رکھے یا نہ رکھے لیکن یہ جب ہے کہ اس کا خاوند غلام ہو اگر خاوند آزاد ہو تو اختیار نہ ہو گا امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ہر حال میں اختیار ہو گا اور احادیث اس باب میں مختلف وارد ہیں اور اہلحدیث بھی مختلف ہیں میں یہی مذہب رکھا گیا ہے کہ ہر حال میں اختیار ہو گا۔

۲۰۷۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ۔ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّهَا اَعْتَقَتْ بَرِيْرَةَ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ۔

۲۰۷۵ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کو انہوں نے آزاد کیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو اختیار دیا (کہ اپنے خاوند کے پاس رہنا قبول کرے یا جدا ہو جائے) اور اس کا خاوند آزاد تھا۔

۲۰۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ، قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى خَدِّهِ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۷۶ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے بریرہ کا خاوند غلام تھا اس کا نام مغیث تھا گویا میں اس وقت اس کو دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے پھرتا تھا اور روتا تھا اس کے آنسو گالوں پر بہہ رہے تھے تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا عباس سے اے عباس تم تعجب نہیں کرتے کہ مغیث کو بریرہ کی کتنی محبت ہے اور بریرہ کو مغیث سے کتنی نفرت ہے آخر آپ ﷺ نے بریرہ سے فرمایا کاش تو لوٹ جا مغیث کے پاس وہ تیرے بچہ کا باپ ہے (یعنی تجھ کو اولاد بھی اس سے ہوئی ہے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ﷺ مجھ کو یہ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ اَبُوْ وَلَدِكِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! تَأْمُرُنِيْ ؟ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ ۔

حکم فرماتے ہیں (یعنی یہ شریعت کا حکم ہے) آپ ﷺ نے فرمایا میں سفارش کے طور کہتا ہوں (باقی شرع کی رو سے تو تجھ کو اختیار ہے)۔

۲۰۷۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَضٰى فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ حِيْنَ اُعْتِقَتْ ۔ وَكَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوْكًا وَكَانُوْا يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا فَتُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

۲۰۷۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے بریرہؓ میں تین سنتیں پیدا ہوئیں (یعنی دین کے تین حکم بریرہ کے واسطے معلوم ہوئے) (جب حضرت عائشہؓ نے ان کو آزاد کیا) ایک تو یہ کہ جب وہ آزاد ہوئیں تو ان کو اختیار دیا گیا اور ان کا خاوند غلام تھا دوسرے لوگ بریرہ کو صدقہ دیا کرتے وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں تحفہ کے طور پر لاتی آپ ﷺ فرماتے بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لئے وہ ہدیہ ہے تیسرے آپ ﷺ نے بریرہ کے باب میں فرمایا کہ ولاء یعنی غلام لونڈی کی میراث) اس کی ہے جو آزاد کرے۔

تشریح ۞ جب بریرہ کے مالکوں نے ولا لینا چاہا تو حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ سے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کو خرید کر کے آزاد کر دے ولا اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

۲۰۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ اُمِرَتْ بَرِيْرَةُ اَنْ تَعْتَدَّ بِثَلَاثِ حِيَضٍ ۔

۲۰۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بریرہ کو حکم ہوا تین حیض تک عدت کرنے کا (جب وہ اپنے خاوند سے جدا ہوئیں)۔

۲۰۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ بَرِيْرَةَ ۔

۲۰۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا۔

## ۳۰ : بَابُ فِيْ طَلَاقِ الْاَمَةِ وَعِدَّتِهَا

## باب: لونڈی کی طلاق اور عدت کا بیان

۲۰۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ ۔ وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ۔ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيْبٍ الْمُسْلِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ طَلَاقُ الْاَمَةِ ثِنْتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ۔

۲۰۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔

تشریح ۞ اہلحدیث کے نزدیک لونڈی طلاق اور عدت میں آزاد عورت کی مثل ہے کیونکہ قرآن کی آیت مطلق ہے شامل ہے دونوں کو اور حنفیہ نے اس حدیث سے دلیل لی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اس کو نکالا دارقطنی نے اور مالک نے

Marfat.com

موطا میں اور شافعی نے بھی لیکن اس کی سند میں عمر بن شعیب اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں اور دارقطنی نے کہا صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمر کا قول ہے اور ایسے ضعیف یا موقوف روایت سے کتاب اللہ کی تخصیص نہیں ہوسکتی اور تعجب ہے کہ حنفیہ نے بہت مسائل میں احادیث صحیحہ اور مشہورہ سے کتاب اللہ پر زیادتی یا اس کی تخصیص جائز نہیں رکھی اور یہاں ایک موقوف اور ضعیف روایت سے اس کی تخصیص کرتے ہیں یہ صریح ناانصافی ہے۔

۲۰۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ۔

قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ ۔ فَذَكَرْتُهُ لِمُظَاهِرٍ فَقُلْتُ حَدِّثْنِيْ كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ فَاَخْبَرَنِيْ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ۔

۲۰۸۱ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں ابو عاصم نے کہا کہ جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں نے یہ حدیث خود مظاہر بن اسلم سے بیان کی کہا مجھ سے یہ حدیث بیان کرو جیسے تم نے یہ حدیث ابن جریج سے بیان کی اور پہلے ابو عاصم نے اس حدیث کو جریج کے واسطے ہی سے مظاہر سے روایت کیا تھا انہوں نے روایت کیا قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔

تشریح ۞ اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے بھی نکالا لیکن ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہے اور ترمذی نے کہا غریب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر سے اس حدیث کے سوا اور کوئی مروی نہیں ہے تو یہ حدیث بھی ضعیف ٹھہری اور کتاب اللہ کی تخصیص اس سے نہ ہو سکے گی اور دارقطنی نے ابن مسعود اور ابن عباس سے نکالا کہ طلاق کا حساب مردوں سے ہوگا اور عدت کا عورتوں سے اور یہ مخالف ہے عائشہؓ کی حدیث کے اور علت نکالی ہے اس میں وہ موقوف ہے اور امام احمد نے حضرت علیؓ سے ایسا ہی نکالا۔

## ۳۱ : بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ

## باب: غلام کی طلاق کا بیان

تشریح ۞ مالک اگر چاہے تو غلام نکاح کرسکتا ہے اب جب نکاح کرلیا تو طلاق غلام کے اختیار میں ہوگی نہ مالک کے۔

۲۰۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ۔ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ۔ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَيُّوْبَ الْغَافِقِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

۲۰۸۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میرے مالک نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کردیا تھا اب وہ چاہتا ہے کہ مجھ میں اور میری بیوی میں جدائی کردے یہ سن کر

Marfat.com

سَيِّدِیْ زَوَّجَنِیْ اَمَتَهٗ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهَا ، قَالَ فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمِنْبَرَ فَقَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ ! مَابَالُ اَحَدِكُمْ يُزَوِّجُ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا ؟ اِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو کیا حال ہے تم میں سے کسی کا کہ وہ نکاح کر دیتا ہے اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پھر چاہتا ہے ان دونوں میں جدائی کرے اور طلاق تو اسی کے اختیار میں ہے جو عورت کی پنڈلی تھامے۔

تشریح ❀ یعنی جو اس سے صحبت کرتا ہو یعنی خاوند کے اختیار میں ہے۔

## ۳۲ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ اَمَةً تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا

## باب: جو شخص لونڈی کو دو طلاق دے پھر اس کو خرید کر لے

۲۰۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ۔ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ ، مَوْلٰى بَنِیْ نَوْفَلٍ ۔ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اُعْتِقَا يَتَزَوَّجُهَا ؟ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ عَمَّنْ ؟ قَالَ قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ لَقَدْ تَحَمَّلَ اَبُو الْحَسَنِ هٰذَا صَخْرَةً عَظِيْمَةً عَلٰى عُنُقِهٖ۔

۲۰۸۳ : حضرت ابوالحسنؒ سے جو مولیٰ تھا بنی نوفل کا روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا اگر غلام اپنی عورت کو دو طلاق دے پھر دونوں آزاد ہو جائیں (یعنی غلام اور اس کی بیوی جو لونڈی تھی) کیا وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں ان سے کہا گیا یہ فیصلہ کس نے کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرزاق نے کہا (جو راوی ہیں اس حدیث کے) عبداللہ بن مبارک نے کہا ابوالحسن نے یہ حدیث کیا روایت کی) ایک بڑا پتھر اپنی گردن پر اٹھایا۔

تشریح ❀ اہلحدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے کیونکہ ان کے نزدیک طلاق اور عدت میں غلام لونڈی مثل آزاد کے ہے اور شافعی اور ابوحنیفہ دونوں کے مذہبوں پر یہ حدیث نہیں بنتی کیونکہ شافعی کے نزدیک طلاق مردوں کے متعلق ہے اور یہاں خاوند غلام تھا پس دو طلاق میں وہ عورت بائنہ ہوگئی اب بغیر حلالہ درست نہیں ہو سکتی اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورتوں سے متعلق ہے اور عورت لونڈی تھی تو دو طلاق میں بائن ہوگئی اور ابن مبارک نے یہی سمجھ کر یہ حدیث اکثر فقہاء کے نزدیک برخلاف ہے کہا کہ ابوالحسن نے اس کو روایت کر کے بڑا بوجھا اپنے سر پر لیا اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کو روایت کیا ابوداؤد اور نسائی نے اور ابوالحسن مشہور ہے وہ فقہاء میں سے تھا پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس پر عمل نہ کیا جائے اگرچہ ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

## ۳۳ : بَابُ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ

## باب: ام ولد کی عدت کا بیان

تشریح ❀ ام ولد وہ لونڈی جو اپنے مالک کا بچہ جنے۔

Marfat.com

۲۰۸۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ـ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ لَا تُفْسِدُوْا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ـ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ـ

۲۰۸۴: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا مت بگاڑو ہمارے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سنت کو ام ولد کی عدت پر۔

تشریح ۞ جب اس کا خاوند مر جائے اور اس حدیث کی مذہب کی تائید کرتی ہے کہ لونڈی عدت میں مثل آزاد کے ہے اور حنفیہ کے نزدیک لونڈی کی عدت دو مہینے پانچ روز ہیں جب اس کا خاوند مر جائے اور اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ام ولد کا خاوند اور مولیٰ دونوں مر جائیں اور معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا ہے تو احتیاط چار مہینے دس دن عدت کرے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## ۳۴ : بَابُ كَرَاهِيَةِ الزِّيْنَةِ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

## باب: جس عورت کا خاوند مر گیا ہو وہ زینت نہ کرے

تشریح ۞ زینت سے یہ مراد ہے جیسے سر میں تیل ڈالنا' مانگ نکالنا' سرمہ لگانا' مسی لگانا' ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا اور جتنے سنگار عورتیں کرتی ہیں۔

۲۰۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ ـ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ ابْنَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ سَلَمَةَ وَاُمَّ حَبِيْبَةَ تَذْكُرَانِ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : اِنَّ ابْنَةً لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا ـ فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا ـ فَهِيَ تُرِيْدُ اَنْ تَكْحَلُهَا ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ـ

۲۰۸۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ اس کی ایک بیٹی کا خاوند مر گیا۔ اور اس کی آنکھ دکھ رہی ہے وہ چاہتی ہے کہ سرمہ لگائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے تم ایک سال پورا ہونے پر اونٹ مینگنی پھینکتی تھیں (جاہلیت کے زمانہ میں اور اب تو عدت چار مہینے دس دن تک ہے۔

تشریح ۞ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک خراب اور تنگ کوٹھڑی میں چلی جاتی برے سے برے کپڑے پہنتی نہ خوشبو لگاتی نہ زینت کرتی کامل ایک سال تک جب سال پورا ہوتا تو ایک اونٹ کی مینگنی لاتی عورت اس کو پھینک کر عدت سے باہر آتی آنحضرت کا مطلب یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں تو ایسی سخت تکالیف سال تک سہتی تھیں اب صرف چار مہینے دس دن تک عدت رہ گئی ہے اس میں زینت سے صبر کرنا مشکل ہے امام احمد اور اہلحدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا کسی طرح جائز نہیں اگرچہ عذر بھی ہو اور حنفیہ

مالکیہ کے نزدیک عذر کی وجہ سے درست ہے بلا عذر درست نہیں اور شافعی نے کہا رات کو لگائے اور دن کو اس کو پونچھ ڈالے اور امام احمد اور ابن حبان نے جو روایت کی ہے اسماء بنت عمیس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تیسرے روز جعفر کی شہادت کے بعد اور فرمایا اب اس کے بعد سوگ نہ کرنا تو یہ روایت شاذ ہے اور مخالف ہے احادیث صحیحہ کے اور بیہقی نے اس میں علت نکالی کہ وہ منقطع ہے اور تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ میں رہے یعنی زیب و زینت نہ کرے۔

## ۳۵ : بَابٌ هَلْ تُحِدُّ الْمَرْاَةُ عَلٰی غَيْرِ زَوْجِهَا

## باب: کیا عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کا سوگ کر سکتی ہے؟

۲۰۸۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ۔ ثَنَا سُفْيَانَ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٌ ۔ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ ۔

۲۰۸۶ : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی عورت پر نہیں کہ کسی میت پر سوگ کرے تین دن سے زیادہ (البتہ تین دن تک سوگ کر سکتی ہے دوسرے عزیزوں کے لئے سوا خاوند کے (اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۲۰۸۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ۔ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ ، اِلَّا زَوْجٍ ۔

۲۰۸۷ : ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان رکھتی ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر۔

۲۰۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا امْرَاَةٌ تُحِدُّ عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا ، اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَطَيَّبُ اِلَّا عِنْدَ اَدْنٰى طُهْرِهَا ۔ بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ ۔

۲۰۸۸ : ام عطیہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیا جائے مگر عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر رنگین بنی ہوئی چادر اوڑھ سکتی ہے اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاکی قریب ہو تو تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا لے۔

تشریح ⟨⟩ اظفار فرج کی بدبو رفع کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے اور قسط عود ہندی کو کہتے ہیں اور اظفار بھی ایک قسم کی خوشبو ہے۔

Marfat.com

## ٣٦ : بَابُ الرَّجُلِ يَأْمُرُهُ أَبُوهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

## باب: اگر باپ بیٹے کو حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو باپ کا حکم ماننا چاہئے

٢٠٨٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ۔ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ۔ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا ۔ وَكَانَ أَبِي يُبْغِضُهَا ۔ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا ، فَطَلَّقْتُهَا ۔

٢٠٨٩ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میرے نکاح میں ایک عورت تھی کہ میں اس سے محبت کرتا تھا اور میرے باپ اس کو برا جانتے تھے آخر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ طلاق دے دے اس عورت کو میں نے طلاق دے دی۔

تشریح ﴿ ﴾ ماں باپ کی اطاعت فرض ہے مباح کاموں میں اور طلاق مباح ہے اگر چہ عورت کا کوئی قصور نہ ہو جب بھی ماں باپ کے حکم سے اس کو طلاق دے دینا چاہئے۔

٢٠٩٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ۔ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ رَجُلًا أَمَرَهُ أَبُوهُ أَوْ أُمُّهُ (شَكَّ شُعْبَةُ) أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فَجَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةَ مُحَرَّرٍ ۔ فَأَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي الضُّحَى وَيُطِيلُهَا ۔ وَصَلَّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَوْفِ بِنَذْرِكَ ، وَبَرَّ وَالِدَيْكَ ۔

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَحَافِظْ عَلَى وَالِدَيْكَ أَوِ اتْرُكْ ۔

٢٠٩٠ : حضرت ابو عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے ایک شخص کو اس کے باپ یا اس کی ماں نے (یہ شک شعبہ نے کیا جو راوی ہیں اس حدیث کے) حکم کیا کہ وہ طلاق دے اپنی عورت کو اس شخص نے نذر کر لی کہ وہ اگر اپنی عورت کو طلاق دے تو سو غلاموں کا آزاد کرنا اس کو لازم آئے گا پھر وہ شخص ابوالدرداء کے پاس آیا وہ چاشت کی نماز پڑھتے تھے اور اس کو لمبا کرتے تھے اور انہوں نے نماز پڑھی ظہر اور عصر کے درمیان آخر اس شخص نے ابوالدرداءؓ سے پوچھا انہوں نے کہا اپنی نذر پوری کر اپنے ماں باپ کی اطاعت کر ابوالدرداءؓ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ماں باپ بہتر دروازہ ہیں جنت میں جانے کا (یعنی ماں باپ کی اطاعت عمدہ وسیلہ ہے جنت ملنے کا) اب تو خیال رکھ ماں باپ کا یا نہ رکھ۔

تشریح ﴿ ﴾ مطلب یہ ہے کہ ماں باپ کی اطاعت ایسی عمدہ چیز ہیں جن کی اطاعت سے جنت ملتی ہے اور ظاہر ہے کہ جنت کی آدمی کو کتنی فکر ہونا چاہئے بس ویسے ہی ماں باپ کی اطاعت کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

Marfat.com

# كِتَابُ الْكَفَّارَاتِ

# کفاروں کا بیان

## ١ : بَابُ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْلِفُ بِهَا

## باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی قسم کھاتے

٢٠٩١ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ اِذَا حَلَفَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ۔

٢٠٩١ : حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب قسم کھاتے تو یوں فرماتے: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا کہ قسم کھانا جائز ہے بشرطیکہ سچ بات پر کھائے لیکن یہ ضرور ہے کہ سوا اللہ کے نام کے یا اس کی صفت کے دوسرے کسی کی قسم نہ کھائے۔

٢٠٩٢ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ۔ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ ۔ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عِرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ الَّتِيْ يَحْلِفُ بِهَا ، اَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

٢٠٩٢ : حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو قسم کھایا کرتے وہ یوں ہوتی: گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پاس یا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

٢٠٩٣ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ اَكْثَرُ اَيْمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔

٢٠٩٣ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اکثر قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یوں ہوتی ایسا نہیں ہے قسم اس کی جو دلوں کو پھیرنے والا ہے۔

٢٠٩٤ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى،

٢٠٩٤ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بات یوں

Marfat.com

جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ .

ہوتی یہ بات نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے استغفار کرتا ہوں۔

تشریح ﴿﴾ لغو قسم ہے جو آدمی کی زبان پر بے قصد جاری ہوتی ہے کوئی کفارہ لازم نہیں آتا یہ قسمیں آپ کی اسی قبیل سے ہوتیں مگر اس سے بھی آپ ﷺ نے استغفار کیا تا کہ امت کے لوگ اس سے بھی پرہیز کریں شیخ بخاری میں ہے کہ اکثر آپ ﷺ یوں قسم کھاتے لا و مقلب القلوب اور صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا و ایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ یعنی خدا کی قسم زید بن حارثہ امیر ہونے کے لائق تھا اور حضرت جبرئیل نے کہا پروردگار تیری عزت کی جو کوئی اس کو سن پائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

## ۲: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَحْلِفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

## باب: سوا خدا کے اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت

۲۰۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَمَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا .

۲۰۹۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھاتے سنا اپنے باپ کی تو فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے اپنے دادوں کی قسم کھانے سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس روز سے میں نے باپ کی قسم کبھی نہیں کھائی اور نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی نقل کر کے۔

تشریح ﴿﴾ امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان اور بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے نکالا کہ فرمایا آپ ﷺ نے مت قسم کھاؤ مگر اللہ کی اور اللہ کی قسم مت کھاؤ مگر جب سچے ہو اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے نکالا کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جس نے سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کی قسم کھائی وہ کافر ہو گیا یا مشرک ہو گیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے حاکم نے کہا شیخ ہے ترمذی اور حاکم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ کافر اور مشرک ہو گیا اور آگے آتا ہے کہ جو کوئی قسم کھائے بتوں کی وہ لا الہ الا اللہ کہے اب اختلاف ہے علماء کا کہ اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانا کیسا ہے بعضوں نے کہا وہ حقیقۃً شرک اور کفر ہے مطلقاً اور اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ باپ کی قسم آنحضرت ﷺ اور صحابہ جلیل الشان سے ثابت ہے ان پر شرک کا احتمال نہیں ہو سکتا اور بعضوں نے کہا وہ حرام ہے بعضوں نے کہا مکروہ تحریمی ہے بعضوں نے کہا مکروہ تنزیہی ہے۔ مولانا شاہ ولی اللہ نے کہا کہ لغو قسم غیر خدا کے ساتھ مکروہ ہے لیکن منعقدہ قسم یا غیر خدا کی عظمت کا اعتقاد کرنے اور جاہلیت کا سا خیال کرنے کہ اس کے ساتھ جھوٹی قسم کھانے سے تباہی اور بربادی ہوگی شرک اور کفر ہے اور جاہلیت والوں کا یہی طریقہ تھا کہ وہ لوگوں کو اس کے معبودوں اور ٹھاکروں کی قسم دیتے اور سمجھتے کہ ان کی قسم ان پر سخت ہے اللہ کی قسم سے امام شافعی نے کہا اللہ کے سوا اور کوئی کسی کی قسم کھانا مکروہ ہے اور مجھے ڈر ہے کہیں گناہ نہ ہو مولانا ابو الطیب نے کہا اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانا اس کی تعظیم اعتقاد کر کے اس طرح سے کہ اگر یہ قسم توڑے گا یا یہ قسم جھوٹی ہوگی تو اس پر وبال ہوگا دنیا اور

Marfat.com

آخرت میں شرک ہے اور یہ اعتقاد نہ ہو تو مکروہ ہے بوجہ مشابہت کفار کے اب غیر خدا عام ہے شامل ہے ان لوگوں کو بھی جو ہمارے دین میں معظم ہیں جیسے ماں باپ پیر مرشد نبی ولی فرشتہ غوث قطب اور ان چیزوں کو بھی جو معظم نہیں ہیں نہ ذلیل جیسے چاند' سورج' جھاڑ' پہاڑ' دریا وغیرہ اور ان چیزوں کو بھی جن کی تذلیل کا ہمارے شرع میں حکم ہے جیسے اصنام انصاب یعنی بت' جھنڈا' مورت وغیرہ تو سب کا حکم ایک ہے اور بعضوں نے کہا اخیر چیزوں کی قسم کھانا مطلقاً شرک وکفر ہے کیونکہ ان کی ذرا سی بھی تعظیم منع ہے اور اسی طرح دوسری چیزوں کی بھی کیونکہ مشرکین ان کی عبادت اور تعظیم کیا کرتے تھے لیکن اول چیزوں کی قسم کھانا مطلقاً شرک نہیں ہے بلکہ اسی حالت میں جب خدا کی طرح ان کو معظم جانے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس فرق پر کون سی دلیل شرعی موجود ہے دلیل شرعی تو اسی کو مقتضی ہے کہ جس چیز کی عظمت اللہ تعالیٰ کے برابر یا اس سے زیادہ کی جائے وہ شرک ہے نبی ہو یا رسول' جھاڑ ہو یا پہاڑ' اب اللہ تعالیٰ نے جو اپنی مخلوقات کی قسم کھائی یہ اسی کو سزاوار ہے کیونکہ اس سے کوئی بڑا نہیں جس کی وہ قسم کھائے پس وہ اپنی بڑی بڑی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے ان کو بزرگی دینے کو لیکن مخلوق کا کام یہ ہے کہ وہ سوائے اپنے خالق کے دوسرے کی قسم نہ کھائے لہٰذا حق میرے نزدیک اس مسئلہ میں یہ ہے کہ جو کوئی غیر خدا کی قسم کو خدا کی قسم کی مثل یا اس سے بڑھ کر سمجھ کر قسم کھائے تو وہ مشرک اور کافر ہو جاتا ہے اور جو ایسا نہ سمجھے وہ اگر لغو قسم غیر خدا کے نام کی کھائے تو مکروہ تنزیہی ہے جیسے تکیہ کلام یا عادت کے طور پر بعض لوگ کہا کرتے ہیں تیرے سر کی قسم' باپ کی قسم' کعبہ کی قسم' اور جو منعقدہ یا غموس قسم غیر خدا کی کھائے تو وہ حرام ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ۔ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ ۔

۲۰۹۶: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مت قسم کھاؤ بتوں کی اور نہ اپنے باپ دادوں کی۔

۲۰۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ۔ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حُمَیْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ فِیْ یَمِیْنِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۲۰۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں یوں کہا قسم لات یا عزیٰ کی (یہ دونوں بت تھے جن کو جاہلیت کے زمانہ میں عرب پوجا کرتے) تو وہ کہے لا الہ الا اللہ (یعنی کلمہ توحید پڑھ کر ایمان کو نیا کرے اگر بے اختیار زبان سے لات وعزیٰ کا نام نکل جائے تو عادت کے طور پر اور دل میں ان کی تعظیم نہ ہو تو کافر نہ ہوگا اور جو تعظیم کی نیت سے کہا تو وہ کفر اور ارتداد ہے اور دوبارہ اسلام لانا واجب ہے (لمعات)۔

۲۰۹۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ

۲۰۹۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے

Marfat.com

الْخَلَّالُ - قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ اَبِيْ إِسْحٰقَ ، عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، ثُمَّ انْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا - وَتَعَوَّذْ - وَلَا تَعُدْ -

قسم کھائی لات اور عزیٰ کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے پھر اپنی بائیں طرف تین بار تھوک اور اعوذ باللہ کہہ اور دوبارہ ایسا مت کر۔

تشریح (۱) اس حدیث سے اور اوپر کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر غیر خدا کی قسم اس کو معظم سمجھ کر کھائے تو آدمی کافر ہو جاتا ہے لیکن معظم سمجھنے سے کیا مراد ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا خدائے تعالیٰ کے برابر اور ہمسر ان کو سمجھے لیکن ایسا تو مشرکین بھی نہیں سمجھتے تھے وہ بھی جانتے تھے کہ خدا سب سے بڑا ہے اور آسمان اور زمین کا وہی خالق ہے جیسے اس آیت میں ہے: ولان سالتهم من خلق السموت والارض ليقولن الله اور اس آیت میں ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى یعنی ہم بتوں کو اور ٹھاکروں کو اس لئے پوجتے ہیں کہ اللہ کی نزدیکی ان کی وجہ سے حاصل ہو اور یہ مسئلہ بڑا نازک ہے اور شرک کا معاملہ بہت بڑا ہے شرک ایسا گناہ ہے وہ کبھی نہیں بخشا جائے گا پس ہر مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے شرک یہ ہے کہ جب غیر خدا کو کوئی اس لائق سمجھے کہ وہ بغیر خدا کی مشیت اور ارادے کی کچھ برائی یا بھلائی کر سکتا ہے یا اس کا کچھ زور خدا پر ہے معاذ اللہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح جیسے وہ اپنے نائبوں کا لحاظ رکھتے ہیں یہ ڈر کر کہ اگر وہ خفا ہو جائیں گے تو ہمارے کارخانہ میں خلل ہو جائے گا یا وہ خدا کی طرح ہر پکارنے والے کی پکار سن لیتا ہے یا ہر مشکل کے وقت نزدیک ہو یا دور کام آ سکتا ہے یا ہر بات دیکھتا اور سنتا ہے تو اس نے شرک کیا گو وہ اس کو اللہ کے برابر نہ سمجھے پس معظم سمجھنے کے یہی معنی ہیں یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر خدا کی عظمت بالکل نہ کرے تمام پیغمبروں اور فرشتوں اور اولیاء کی تعظیم ہماری شریعت میں ہے مگر یہ تعظیم یہی ہے کہ ان سے محبت رکھے ان کو اللہ کا نیک بندہ اور مقبول غلام سمجھے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اللہ کی مشیت کے بغیر کسی کا رتی بھر بھی کام نکال سکتے ہیں[1] یا اللہ تعالیٰ کے حکم میں کچھ چون و چرا کر سکتے ہیں یا ان کا کچھ زور معاذ اللہ اللہ پر ہے بلکہ اللہ کو رتی برابر بھی کسی سے ڈر یا خوف نہیں ہے اور یہ سب اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ایکا کر لیں تو ایک دم ان سب کو وہ تباہ اور برباد کر سکتا ہے اور ان سب کے خلاف ہو جانے سے اس کی خدائی کے کارخانے کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو سکتا یہ موحدوں کا اعتقاد ہے پس موحد جب غیر خدا کی قسم کھائے گا تو یقیناً کہا جائے گا کہ اس کی قسم لغو اور عادت کے طور پر ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ موحد غیر خدا کسی میں کچھ بالاستقلال قدرت یا اختیار سمجھے جو شرک کے افعال کیا کرتا ہے لیکن نام کا مسلمان ہے وہ[2] جب غیر خدا کی قسم کھائے گا تو شرک کا گمان اس کی طرف اور زیادہ قوی ہوگا اور بہت مسلمان ایسے ہیں کہ خدا کی قسمیں کہو تو سو کھا ڈالیں لیکن کیا ممکن ہے کہ اپنے پیر مرشد یا مدار یا سالار یا غوث کی جھوٹی قسم کھائیں ان کے مشرک ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں ہے اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جو چیزیں ہماری شریعت میں بالکل معظم نہیں ہیں بلکہ ان کی تحقیر اور توڑ ڈالنے کا حکم ہے جیسے بت شدے جھنڈے

[1] خدارا امت جم رحمۃ اللہ علیہ کی ان باتوں کو سرسری طور پر مطالعہ کر کے نہ گزر جائیں اور ہرگز یہ خیال نہ لائیں کہ یہ تو شاید غیر مسلموں کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہے۔ حاشاللہ بھائیو! آج کل یہ تمام خرافات تو مسلمانوں میں بھی ایسے ہی گھر کر چکی ہیں جیسے کہ غیر مسلموں میں بلکہ شاید مسلمانوں تو دو ہاتھ آگے ہی نکل گئے ہیں۔ (احمد یار سلفی)

Marfat.com

وغیرہ ان کی تو ذرا سی تعظیم بھی کفر ہوگی اس لئے کہ ان کی تعظیم خاص نشان ہے مشرکین کا مثلاً ایک شخص آنحضرت ﷺ کی قبر شریف یا اور کسی ولی یا نبی کی قبر پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا اور دوسرا شخص کسی بت کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو تو دوسرے شخص کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہے گا لیکن اول شخص کی نیت دریافت کی جائے گی اگر عبادت کی نیت سے اس نے ایسا کیا تو وہ بھی کافر ہو جائے گا اور جو صرف ادب اور تعظیم کی راہ سے کیا لیکن عقیدہ اس کا توحید کا ہے تو وہ کافر نہ ہوگا مگر جو فعل خلاف شرع وہ کرے اس سے منع کیا جائے گا اکثر علماء محققین نے اس فرق کو قائم کیا ہے اور بعضوں نے دونوں کا حکم ایک سا رکھا ہے اس باب میں جو کہ فعل ایک کے ساتھ کفر ہے وہ دوسرے کے ساتھ بھی کفر ہے مثلاً سجدہ بت کو بھی کفر ہے اور قبر کو بھی کفر ہے البتہ یہ فرق ہے کہ بت کی اہانت اور ذلت اور توڑ ڈالنے کا حکم ہے اور مومنین صالحین کی قبریں کھودنے کا حکم نہیں ہے اور یہ فرقہ کہتا ہے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور شعائر اللہ کی تعظیم درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے کیونکہ اللہ ہی کے حکم سے اللہ کا مقبول بندہ سمجھ کر اس کی تعظیم کرتے ہیں پس غیر خدا کی تعظیم نہیں ہوئی اور صلحاء کی ہے وہ اس میں سے مستثنیٰ رہے گی کس لئے کہ وہ اللہ ہی تعظیم ہے اس فائدے کو یاد رکھنا چاہئے اور حتی المقدور جس کام میں شرک کا شبہ بھی ہو اس سے باز رہنا چاہئے۔

## ۳ : بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

## باب: جس نے قسم کھائی اسلام کے سوا اور دین میں چلے جانے کی

تشریح ۞ مثلاً یوں کہا اگر فلاں کام میں کروں تو میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے یا نبی سے بری ہوں۔

۲۰۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

۲۰۹۹: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اسلام کے سوا اور دین میں چلے جانے کی جھوٹی قصداً تو جیسا اس نے کہا ویسا ہی ہوگا۔

تشریح ۞ یعنی وہ کافر ہو جائے گا اور اسلام سے نکل جائے گا ظاہر حدیث کا مطلب یہی ہے لیکن اکثر ائمہ جیسے ابوحنیفہؒ یا احمد کا یہ قول ہے کہ ایسا کہنے میں کفارہ قسم کا واجب ہوگا اگر اس کے خلاف کام کرے مثلاً کہے اگر میں انار کھاؤں تو یہودی ہوں پھر انار کھائے تو قسم کا کفارہ دے اور مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ یہ قسم نہیں ہے تو اس میں کفارہ نہ ہوگا بہرحال اس حدیث کا مطلب یہ رکھتے ہیں کہ بطور تغلیظ اور تشدد کے ایسا فرمایا تاکہ لوگ ایسا کہنے سے بچیں ورنہ اگر اس کا عقیدہ اسلام کا ہے تو کافر نہ ہوگا۔

۲۱۰۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ۔ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ أَنَا، إِذًا،

۲۱۰۰ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ کہتا تھا ایسا کروں تو میں یہودی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی

Marfat.com

لِيَهُوْدِيٍّ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ

(اس کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے اس کو عبداللہ سے روایت کیا ہے)۔

تشریح ☆ شاید آپ ﷺ نے وحی سے پہچانا ہو کہ یہ دوزخی ہے یا اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قسم واجب ہو گئی یعنی اس کلام کا حکم قسم کا سا ہے گو ظاہر میں اس نے قسم نہیں کھائی۔

۲۱۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعِ الْبَجَلِيُّ ۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ اِلَيْهِ الْاِسْلَامُ سَالِمًا۔

۲۱۰۱: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کہے اگر ایسا کروں تو اسلام سے بیزار ہوں اگر وہ جھوٹ کہے (یعنی اپنی بات کو جھوٹ کرے اور وہ کام کر لے جس پر اسلام سے جدا ہونے کی اس نے شرط لگائی تھی تو جیسا اس نے کہا ویسا ہی ہوگا (یعنی اسلام سے نکل جائے گا) اور اگر اپنی بات وہ سچ کرے یعنی وہ کام نہ کرے (جب بھی اسلام سلامتی کے ساتھ اس کے پاس نہیں لوٹے گا۔

تشریح ☆ کیونکہ اسلام کی عظمت اس نے نہ کی اور دین کو ایسا حقیر سمجھا کہ بات بات پر اس سے جدا ہو جانے کی شرط لگاتا ہے مسلمان کو ہرگز ایسی شرط نہ کرنا چاہئے گو وہ کتنا ہی بڑا کام ہو اپنا دین سب چیزوں سے زیادہ پیارا ہے کوئی کام ہو یا نہ ہو دین کی شرط لگانے سے کیا فائدہ؟ اور حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی ایسی شرط لگائے پھر اس میں سچا بھی ہو جب بھی گنہگار رہوگا اور اس کے دین میں خلل آئے گا۔

## ۴: بَابُ مَنْ حُلِفَ لَهٗ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ

## باب: جس کے لئے اللہ کی قسم کھائی جائے تو اس کو راضی ہو جانا چاہئے

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان نے اللہ کی قسم کھائی تو اب اس کے بیان کو مان لینا چاہئے اب اس سے یوں نہ کہنا چاہئے کہ تیری قسم جھوٹی ہے یا اللہ کے سوا اب کسی اور شخص کی اس کو قسم نہ دینا چاہئے جیسے جاہلوں کا ہمارے زمانہ میں حال ہے کہ اللہ کی قسم کھانے پر ان کی تسلی نہیں ہوتی اور اس کے بعد پیر یا مرشد یا پیغمبر یا کعبہ یا ماں باپ کی قسم دیتے ہیں یہ بڑی حماقت ہے اللہ سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں بلکہ اللہ کے برابر والا بھی کوئی نہیں ہے سب سے زیادہ مومن کو اللہ کے نام کی حرمت اور عزت اور عظمت کرنا چاہئے اور احتیاط رکھنا چاہئے کہ اول تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم ہی نہ کھائے اور اگر عادت کے طور پر اور کسی کے نام کی قسم نکل جائے اور جھوٹ ہو جائے تو خیر لیکن اللہ کے نام کی قسم کبھی جھوٹی نہ کھائے اگر پیر' پیغمبر' مرشد' ولی' غوث وقطب وغیرہ کے نام پر لاکھوں قسمیں جھوٹ ہو جائیں تو اتنا ڈر نہیں ہے جتنا اللہ کے نام کی ایک قسم جھوٹ ہونے سے ہے یہ حکم مسلمانوں کے لئے ہے کہ جب وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اب زیادہ تکلیف ان کو نہ دی جائے کہ کسی اور کے نام کی بھی قسم کھائیں لیکن کافروں کو ان کے اوتاروں یا ٹھاکروں کی قسم دینا بعضوں نے جائز رکھا ہے اس خیال سے کہ شاید ان کے دل میں اپنے اوتار یا ٹھاکر کی عظمت زیادہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ

Marfat.com

ہند کے مشرکین کو گنگا جل اٹھوا کر اس کی قسم دیتے ہیں یا سری کشن کی یا مہادیو کی یا گائے کی۔

۲۱۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ وَمَنْ حُلِفَ لَهٗ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ، وَمَنْ لَّمْ يَرْضَ بِاللّٰهِ، فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ۔

۲۱۰۲ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے سنا ایک شخص کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی تو فرمایا مت قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی جو شخص قسم کھائے اللہ کے نام کی وہ سچی قسم کھائے اور جس کسی کے لئے اللہ کی قسم کھائی جائے اس کو راضی ہونا چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر راضی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔

تشریح ۞ یعنی اللہ کے دین میں سے خارج ہے کیونکہ اسلام کا دین اللہ کا دین ہے اور جب آدمی نے اسلام قبول کیا تو اللہ کی محبت اور عظمت سب سے زیادہ اس کو ہونا چاہئے جب اللہ کے نام پر اس کو تسلی نہ ہوئی تو اللہ سے زیادہ اس کو اوروں کی محبت ٹھہری ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا اور اگر ہے تو نام کا مسلمان ہے یہ اسلام آخرت میں کچھ کام آنے والا نہیں ہمارے زمانہ میں بہت مسلمان ایسے ہی ہیں کہ اللہ کے نام کی سو قسمیں جھوٹی کھالیں تو ان کے دل کو ڈر نہیں ہوتا لیکن ان کے پیر' مرشد گرد' غوث' قطب' مدار' سالار کا نام لو تو تھرا جاتے ہیں اور کانپ کر سچ بول دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ان کے نام کی جھوٹی قسم کھائیں گے تو تباہ ہو جائیں گے خاک پڑے ان کی مسلمانی پر۔

۲۱۰۳ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ۔ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ اَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِیْ۔

۲۱۰۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو آپ نے کہا کیا تو نے چوری کی وہ بولا نہیں قسم اس کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور میں نے جھٹلایا اپنی آنکھ کو۔

تشریح ۞ یعنی اللہ کی عظمت کے مقابل میری آنکھ کی کچھ حقیقت نہیں ہے ممکن ہے کہ مجھ کو دھوکہ ہوا ہو آنکھ نے دیکھنے میں غلطی کی ہو لیکن یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ مسلمان کی قسم کو جھٹلاؤں ہمیشہ صالح اور نیک اور بزرگ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب مسلمان ان کے سامنے قسم کھالیتا ہے تو ان کو یقین آجاتا ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ مسلمان کبھی جھوٹی قسم نہیں کھائے گا بلکہ بعض صالحین یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولے گا اور یہی وجہ ہے کہ وہ حدیث کی روایت ہر شخص سے کر لیتے ہیں اور کھوٹے کھرے کی تمیز ان کو حدیثوں میں کم ہوتی ہے۔

## ۵: بَابُ الْيَمِيْنِ حِنْثٌ اَوْ نَدَمٌ

## باب: قسم کھانے میں یا قسم توڑنا ہوتی ہے یا ندامت

۲۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ

۲۱۰۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

Marfat.com

بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْحَلِفُ حِنْثٌ اَوْ نَدَمٌ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قسم کھانا یا حنث ہے (یعنی قسم توڑنا) یا ندامت (شرمندگی) ہے۔

تشریح ﴿﴾ مطلب یہ ہے کہ قسم اکثر ان دونوں باتوں سے خالی نہیں ہوتی آدمی اکثر غصے میں بے سوچے سمجھے کھا بیٹھتا ہے کہ فلانی چیز نہ کھائیں گے یا فلانے سے بات نہ کریں گے پھر ایسی ضرورت پیش آتی ہے کہ قسم توڑنی پڑتی ہے اور جب توڑے تو کفارہ دینا پڑا مال بے فائدہ صرف ہوا جیسے تاوان' تو ندامت اور شرمندگی ہوئی اگر نہ توڑا تو بھی ندامت ہوئی کہ قسم کی وجہ سے ایک لذت سے محروم رہے۔

## ٦: بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

## باب: اگر قسم میں کوئی ان شاءاللہ کہہ لے تو (یعنی اگر خدا چاہے)

۲۱۰۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ۔ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَهٗ ثُنْيَاهُ ۔

۲۱۰۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور اس کے ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ کہا تو اس کا شرط لگانا اس کو فائدہ دے گا۔

تشریح ﴿﴾ فائدہ یہ ہوگا کہ اب اگر قسم کے خلاف بھی کرے تو لازم نہ ہوگا کفارہ اور آدمی جھوٹا نہ ہوگا اسلئے کہ اس قسم معلق تھی اللہ تعالیٰ ہی کی مشیت پر معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہ چاہا جب تو اس نے قسم کے خلاف عمل کیا یہ عمدہ طریقہ ہے قسم کے کفارے سے بچنے کا اول تو قسم نہ کھائے اگر ایسا ہی ضرور پڑے گا تو اس کے ساتھ ان شاء اللہ لگا دے اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ان کی روایت میں یوں ہے وہ حانث نہ ہوگا اور نسائی کی روایت میں ہے اس سے استثناء کر لیا اور حاکم نے بھی اس کو روایت کیا اور صحیح کیا اور ابوداؤد نے عکرمہ سے روایت کیا کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا قسم خدا کی میں قریش سے جہاد کروں گا پھر فرمایا ان شاء اللہ پھر فرمایا قسم خدا کی میں قریش سے جہاد کروں گا پھر فرمایا ان شاء اللہ پھر فرمایا قسم خدا کی میں قریش سے جہاد کروں گا بعد اس کے خاموش ہو رہے پھر فرمایا ان شاء اللہ اور اس کے بعد قریش پر جہاد نہیں کیا ابو داؤد نے کہا اس حدیث کو مسند کیا کئی لوگوں نے ابن عباسؓ سے اور بیہقی نے اس کو موصولا اور مرسلا دونوں طرح روایت کیا اور صحیحین میں ہے کہ سلیمان بن داؤد نے فرمایا میں آج کی رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا اخیر حدیث تک اس میں یہ ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو انکی بات غلط نہ ہوتی اور اس پر اجماع ہے جمہور کا اور ابن عربی نے کہا تمام علماء کا کہ جب قسم میں ان شاء اللہ لگا دے تو اب وہ منعقد نہ ہوگی یعنی توڑنے میں کفارہ واجب نہ ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ ان شاء اللہ قسم کے ساتھ ہی کہے اور موطا میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جس نے واللہ کہا پھر ان شاء اللہ کہا اور وہ کام نہ کیا جس کے کرنے کی قسم کھائی تھی تو اس پر حنث نہ ہوگا امام مالک نے کہا میں نے جو استثناء کے باب میں سب سے اچھا سنا وہ یہ ہے کہ استثناء کا فائدہ استثناء کرنے والے کو ہوتا ہے بشرطیکہ اپنا کلام قطع نہ کرے یعنی بیچ میں خاموش نہ ہو رہے اگر قسم کے بعد خاموش ہو رہا اور کلام کو قطع کر دیا پھر ان شاء اللہ کہا تو اب کچھ فائدہ نہ ہوگا (بلکہ قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ واجب ہوگا (روضہ) اور بعض علماء کا قول یہ ہے کہ اگر قسم کے بعد خاموش ہو رہا اور کلام کو قطع کر دیا پھر اس کے بعد ان شاء اللہ کہا جب بھی استثناء درست ہوگا اور وہ حانث نہ ہوگا اور

Marfat.com

دلیل لی انہوں نے ابوداؤد کی حدیث سے جو اوپر گزری۔

۲۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ۔ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ وَاسْتَثْنَى ، إِنْ شَاءَ رَجَعَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ، غَيْرَ حَانِثٍ ۔

۲۱۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور استثناء کرے (یعنی انشاء اللہ کہے) تو اس کو اختیار ہو گا چاہے قسم کے خلاف کرے چاہے قسم کے موافق چلے وہ حانث نہ ہو گا۔

۲۱۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رِوَايَةً ، قَالَ مَنْ حَلَفَ وَاسْتَثْنَى فَلَنْ يَحْنَثْ ۔

۲۱۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جس نے قسم کھائی اور استثناء کیا تو وہ حانث نہ ہو گا۔

## ۷: بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

## باب: جس شخص نے قسم کھائی پھر قسم کے خلاف کرنا بہتر یعنی قسم توڑنا مناسب معلوم ہوا تو وہ کیا کرے

۲۱۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ۔ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، ثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى، قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۔ ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ ۔ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ إِبِلٍ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى۔ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَلَّا يَحْمِلَنَا ۔ ثُمَّ حَمَلَنَا ، ارْجِعُوا بِنَا ۔ فَأَتَيْنَاهُ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا. ثُمَّ حَمَلْتَنَا ۔ فَقَالَ وَاللّٰهِ ! مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ ۔ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ۔ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ [illegible] الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۲۱۰۸: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا چند اشعری لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ سے سواری مانگنے کو آپ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری نہیں ہے پھر ہم ٹھہرے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا بعد اس کے آپ ﷺ کے پاس اونٹ آئے (صدقہ کے) آپ ﷺ نے ہمارے لئے تین اونٹوں کا حکم دیا اچھی سفید کوہان والوں کا جب ہم چلے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے پاس گئے سواری مانگنے کو آپ نے قسم کھالی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر ہم کو سواری دی (تو شاید آپ ﷺ نے قسم کو بھول کر ایسا کیا ہو پس آپ ﷺ کو اس کی خبر کر دینا چاہئے ایسا نہ ہو ہم گنہگار ہوں) چلو لوٹ چلو آخر ہم پھر آپ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ہم کو سواری دی یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو سواری نہیں دی (تو میری قسم جھوٹی نہیں ہوئی)

Marfat.com

خَيْرٌ وَ كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِي ۔

بلکہ اللہ نے تم کو سواری دی میں تو قسم خدا کی انشاء اللہ جب کوئی قسم کھاتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر ہوتا ہے اس کو کرتا ہوں یو یوں فرمایا جو کام بہتر ہوتا ہے اس کو کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں ۔

۲۱۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنُ زُرَارَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ۔

۲۱۰۹ : حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے ایک بات پر پھر دوسری بات کو بہتر سمجھے تو جو بات بہتر ہو وہ کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے ۔

۲۱۱۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ۔ ثَنَا اَبُو الزَّعْرَاءِ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! يَاْتِيْنِي ابْنُ عَمِّيْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِيَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ قَالَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ۔

۲۱۱۰ : حضرت مالک جشمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میرا چچازاد بھائی میرے پاس آتا ہے میں قسم کھالیتا ہوں اس کو کچھ نہ دوں گا اور اس کے ساتھ سلوک نہ کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کفارہ دے اپنی قسم کا ۔

تشریح اور شوق سے اس کے ساتھ سلوک کر صحیحین میں عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جب تو قسم کھائے پھر اس کے خلاف بہتر سمجھے تو بہتر کام کر اور کفارہ دے اپنی قسم کا اور بہتر کام کر اور نسائی اور ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا پھر اس کے بعد نیک کام کر اب ان حدیثوں میں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول میں واحفظوا ایمانکم یعنی حفاظت کرو اپنی قسموں کی منافاۃ نہیں ہے کیونکہ آیت میں مراد وہ قسم ہے جو نیک بات پر ہو جیسے نماز یا صدقہ اقارب سے سلوک کرنے پر ایسی قسموں کا پورا کرنا ضروری ہے لیکن جب بری بات پر قسم کھائے جیسے ماں باپ سے بات نہ کرنے پر تو اس کا توڑنا ضروری ہے اور شافعی نے کہا جب کوئی قسم کھائے گناہ پر یا ترک مستحب پر یا فعل مکروہ پر تو اس کو توڑ ڈالے اور کفارہ دے دے اس لئے کہ دوسری روایت میں : لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم یعنی اللہ کو روک نہ بناؤ نیکی کرنے سے احادیث دونوں طرح وارد ہیں بعضوں میں یوں ہے کہ پہلے قسم توڑے پھر کفارہ دے ابوحنیفہ اسی کے قائل ہیں اور بعضوں میں یوں ہے پہلے کفارہ دے پھر قسم توڑے شافعی اور اہلحدیث کہتے ہیں کہ دونوں طرح درست ہے ۔

## ۸ : بَابُ مَنْ قَالَ كَفَّارَتُهَا تَرْكُهَا

## جس نے کہا بری قسم کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دے

۲۱۱۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ،

۲۱۱۱ : حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے

Marfat.com

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فِیْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ ، اَوْفِیْمَا لَا یَصْلُحُ ، فَبِرُّهٗ اَنْ لَا یَتِمَّ عَلٰی ذٰلِكَ ۔

فرمایا جس شخص نے قسم کھائی رشتہ توڑنے پر یا اور کسی کام پر جو نیک نہیں۔ ہے تو اس قسم کا پورا کرنا یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دے (اور نیک کام کو کرے) قسم کا کچھ خیال نہ کرے)۔

۲۱۱۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدَ الْمُؤْمِنِ الْوَاسِطِیُّ ، ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ ۔ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَلْیَتْرُكْهَا فَاِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا ۔

۲۱۱۲ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنا اس سے بہتر سمجھا تو قسم چھوڑ دے یہی اس کا کفارہ ہے اس کی سند میں حارثہ بن ابی الرجال متفقہ طور پر ضعیف ہے)۔

## ۹ : بَابُ كَمْ یُطْعَمُ فِیْ كَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ

## باب: قسم کے کفارہ میں کتنا کفارہ دے؟

۲۱۱۳ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ یَزِیْدَ ۔ ثَنَا زِیَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُكَائِیُّ ۔ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَعْلَی الثَّقَفِیُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ كَفَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ۔ وَاَمَرَ النَّاسَ بِذٰلِكَ ۔ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَنِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ۔

۲۱۱۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کفارہ دیا قسم کا ایک صاع کھجور کا دے کر اور لوگوں کو بھی ایسا ہی حکم دیا اگر کسی کو ایک صاع کھجور کا نہ ملے تو نصف صاع گیہوں کا دے دے۔

تشریح ✿ یعنی دس مسکینوں کو ہر ایک کو ایک ایک کھجور کا یا نصف نصف صاع گیہوں کا دے ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور وہ دلیل لیتے ہیں اس حدیث سے حالانکہ اس کی سند ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ ہے زہری نے اس کو ضعیف کہا اور کہا وہ فاسق تھا اور ابن ماجہ نے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث اس سے روایت نہیں کی اور عطاء اور سالم اور قاسم اور مالک اور شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ ہر ایک مسکین کو ایک مُد دینا کافی ہے کیونکہ ایک مُد ایک آدمی کو کافی ہے دونوں وقت کی غذا کے لئے ایک صاع کے چار مد ہوتے ہیں اور قرآن مجید میں اطعام عشرہ مساکین ہے یعنی مسکینوں کو کھانا کھلانا اور صاع یا نصف صاع کو مسکین نہیں کہہ سکتا۔

## ۱۰ : بَابُ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ

## باب: مسکینوں کو کس قسم کا کھانا دینا چاہئے

۲۱۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ ۔ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ اَبِی الْمُغِیْرَةِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ

۲۱۱۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بعض آدمی اپنے گھر والوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں جس میں گنجائش ہوتی ہے اور بعض آدمی تنگی کے ساتھ دیتے ہیں تب یہ آیت اتری

Marfat.com

كَانَ الرَّجُلُ ۔ يَقُوْتُ اَهْلَهُ قُوْتًا فِيهِ سَعَةٌ وَ كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْتُ اَهْلَهُ قُوْتًا فِيهِ شِدَّةٌ۔ فَنَزَلَتْ: ﴿مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيكُمْ﴾ [ المائده : ٨٩ ]

﴿مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيكُمْ﴾ [ المائده : ٨٩ ] یعنی مسکینوں کو وہ کھانا دو جو درمیانی قسم کا کھانا اپنے گھر والوں کو دیتے ہو (نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ)۔

## ١١ : بَابُ النَّهْيِ اَنْ يَسْتَلِجَّ الرَّجُلُ فِي يَمِيْنِهٖ وَلَا يُكَفِّرُ

## باب: آدمی اپنی قسم پر اصرار کرے اور کفارہ نہ دے

تشریح ۞ مطلب یہ ہے کہ جب بری بات پر قسم کھائے تو اس قسم کو توڑ ڈالنا اور کفارہ دینا بہتر ہے اور قسم پر اصرار کرنا اور اس پر قائم رہنا اس میں زیادہ گناہ ہے بہ نسبت قسم توڑنے کے جس کے لئے کفارے کا حکم ہوا ہے۔

٢١١٥ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْمَرِيُّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ اِذَا اسْتَلَجَّ اَحَدُكُمْ فِي الْيَمِيْنِ فَاِنَّهُ اٰثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ الَّتِي اُمِرَ بِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحِ الْوُحَاظِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

٢١١٥ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی قسم پر اصرار کرے اور اس میں لوگوں کا نقصان ہو تو وہ زیادہ گنہگار ہوگا اللہ تعالیٰ کے پاس اس کفارے سے جس کا حکم دیا گیا ہے۔

تشریح ۞ کفارہ ہمیشہ گناہ کا ہوتا ہے تو قسم کا توڑنا بھی ایک گناہ ہے کس لئے کہ اس میں اللہ کے نام کی بے حرمتی ہے اسی کا نام کفارہ مقرر ہوا ہے لیکن بری قسم کا نہ توڑنا توڑنے سے زیادہ گناہ ہے۔

## ١٢ : بَابُ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ

## باب: اگر کوئی قسم دے تو اس کی قسم پوری کرنا چاہئے

تشریح ۞ مثلاً کوئی کہے میں تم کو قسم دیتا ہوں تم اس کھانے میں سے کچھ کھاؤ تو کھا لینا چاہئے تاکہ مسلمان کو رنج نہ ہو یہ حکم حسن اخلاق کے طور پر ہے اگرچہ قسم دینے سے شرعی قسم نہیں پڑتی۔

٢١١٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ ۔

٢١١٦ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہم کو حکم دیا قسم دینے والے کو سچا کرنے کا (یعنی اس کی بات مان لینے کا جس کے لئے وہ قسم دیتا ہے۔

٢١١٧ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ

٢١١٧ : حضرت عبد الرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمٰن قرشی سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو وہ اپنے باپ کو لے کر آیا اور

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ ، اَوْ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَ بِاَبِيْهِ ۔ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! اجْعَلْ لِاَبِيْ نَصِيبًا مِنَ الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّهُ لَا هِجْرَةَ فَانْطَلَقَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتَنِي ؟ فَقَالَ اَجَلْ ، فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ فِيْ قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَدْ عَرَفْتَ فُلَانًا وَالَّذِيْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ وَجَاءَ بِاَبِيْهِ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَا هِجْرَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اَقْسَمْتُ ۔ فَمَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَمَسَّ يَدَهُ ، فَقَالَ اَبْرَرْتُ عَمِّيْ وَلَا هِجْرَةَ ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰ ۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ ، بِاِسْنَادِهِ ، نَحْوَهُ۔

قَالَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ ، يَعْنِيْ لَا هِجْرَةَ مِنْ دَارٍ ، قَدْ اَسْلَمَ اَهْلُهَا ۔

عرض کیا یارسول اللہ میرے باپ کو ہجرت کے ثواب میں سے ایک حصہ دلا یئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہجرت نہیں ہے (یعنی وہ ہجرت جو فتح مکہ سے پہلے مسلمانوں پر واجب تھی مدینہ کی طرف لیکن نفل ہجرت ان مقاموں سے جہاں دین کی خرابیاں ہوں قیامت تک ہے) آخر وہ چلا گیا اور حضرت عباسؓ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) کے پاس گیا اور بولا تم نے مجھے پہچانا (جو میرے اور تمہارے درمیان دوستی اور محبت تھی اب اس کا حق ادا کرو اور ہجرت کا ثواب دلاؤ) انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت عباسؓ ایک قمیص پہنے نکلے چادر بھی ان پر نہ تھی اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھ سے اور فلاں سے معرفت (اور ملاقات) ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں جو مجھ میں اور اس میں محبت تھی وہ اپنے باپ کو لے کر آیا ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیں ہجرت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت تو اب نہیں رہی حضرت عباسؓ نے عرض کیا میں آپ کو قسم دیتا ہوں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس شخص کا ہاتھ چھولیا اور فرمایا میں نے اپنے چچا کی قسم کو سچا کیا لیکن ہجرت تو نہیں رہی۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا یزید بن ابی زیاد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے) ہجرت نہیں رہی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شہر سے ہجرت نہیں رہی جس کے رہنے والے مسلمان ہو گئے لیکن دارالکفر سے ہجرت ہمیشہ قائم رہے قیامت تک (اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہے جسے جمہور نے ضعیف کہا ہے)۔

## ۱۳ : بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُقَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

## باب: یوں کہنے کی ممانعت جو اللہ اور تم چاہو گے

۲۱۱۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ۔ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ ۔ ثَنَا الْاَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ : مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ

۲۱۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے قسم کھائے تو یوں نہ کہے جو اللہ چاہے اور تم چاہو بلکہ یوں کہے جو اللہ چاہے پھر تم چاہو (اس حدیث کی سند میں اجلح بن عبداللہ

Marfat.com

ثُمَّ شِئْتَ۔

ہے جس میں محدثین کا اختلاف ہے)

تشریح ﴿﴾ اس لئے کہ اول کلام میں مخاطب کو اللہ کے ساتھ کر دیا ہے جس میں سے شرک کی بو آتی ہے اگرچہ مومن کی نیت شرک کی نہیں ہوتی تو بھی ایسی بات کہنا جس میں شرک کا وہم ہو منع ہوا۔

۲۱۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ۔ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَاٰى فِي النَّوْمِ اَنَّهٗ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمِ اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ۔ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ۔ وَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَعْرِفُهَا لَكُمْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ۔ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ اَخِيْ عَائِشَةَ لِاُمِّهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

۲۱۱۹: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مسلمان نے خواب دیکھا کہ وہ خواب میں ایک اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) سے ملا ہے اس نے کہا تم اچھے لوگ ہو اگر شرک نہ کرو تم کہتے ہو جو اللہ اور محمد چاہیں اس مسلمان نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں اس بات کو جانتا تھا (کہ ایسا کہنے میں شرک کی بو ہے) یوں کہا کرو جو اللہ چاہے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں۔

طفیل بن سخبرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی اللہ کے بعد محمد ﷺ کو رکھو تو قباحت نہیں اس لئے کہ اللہ کا ہمسر کوئی نہیں سب اس کے بندے اور غلام ہیں جب آنحضرت ﷺ نے اپنی نسبت ایسا کہنے سے منع فرمایا تو اب کسی ولی یا پیر یا مرشد یا درویش کی کیا بساط ہے کہ وہ اللہ کے نام کے ساتھ شریک ہو جائے کسی کام کے کرنے یا ہونے یا نہ ہونے میں۔

## ۱۴: بَابُ مَنْ وَرّٰى فِيْ يَمِيْنِهٖ

## باب: جو کوئی قسم میں توریہ کرے

تشریح ﴿﴾ توریہ کے معنی چھپانا اور اصطلاح میں توریہ وہ کلام ہے جو دو معنی رکھتا ہو معنی ظاہر تو مخاطب کے سمجھنے کے لئے رکھا جائے اور متکلم دوسرے معنی کا قصد کرے تا کہ اس کی بات جھوٹ بھی نہ ہو اور آفت سے رہائی ہو جائے ضرورت کے وقت توریہ صحابہ کرام اور سلف سے بھی منقول ہے۔

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ جَدَّتِهٖ، عَنْ اَبِيْهَا سُوَيْدِ

۲۱۲۰: حضرت سوید بن حنظلہؓ سے روایت ہے ہم نکلے آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہونے کے لئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر بھی تھے ان کو ان کے ایک دشمن نے پکڑا اور لوگوں نے برا جانا جھوٹی قسم کھانا (کہ یہ وائل نہیں ہیں) آخر میں نے قسم

Marfat.com

بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَاَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ ـ فَتَحَرَّجَ النَّاسُ اَنْ يَحْلِفُوْا فَحَلَفْتُ اَنَا اَنَّهُ اَخِيْ فَخَلَّى سَبِيْلَهُ ـ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ اِنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَحْلِفُوْا وَحَلَفْتَ اَنَا اَنَّهُ اَخِيْ فَقَالَ صَدَقْتَ۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔

کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے اور یہ قسم صحیح تھی اس میں توریہ تھا کیونکہ دشمن تو بھائی سے سگا بھائی سمجھا اور میں نے دینی بھائی مراد لیا جیسے حضرت صدیق اکبرؓ نے مدینہ کو جاتے وقت ایک دشمن سے کہا جب اس نے پوچھا تمہارے پیچھے کون ہے اور پیچھے ان کے آنحضرت ﷺ تشریف رکھتے تھے ابو بکرؓ نے کہا ایک شخص ہے جو مجھ کو راہ بتاتا ہے یہ بھی توریہ تھا دشمن یہ سمجھا کہ راستہ بتلانے والا شخص ہے اور ابو بکرؓ نے یہ مراد لیا کہ آپ خدا کی راہ ان کو بتاتے ہیں پھر ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور میں نے آپ ﷺ سے یہ حال بیان کیا کہ لوگوں نے تامل کیا قسم کھانے میں اور میں نے قسم کھالی کہ وائل میرا بھائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے سچی قسم کھائی مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

۲۱۲۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ـ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ۔

۲۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قسم دلانے والے کے مطلب پر ہوتی ہے۔

تشریح ۞ گو قسم کھانے والا دوسرا کچھ مطلب رکھ کر قسم کھائے یعنی توریہ کرے تو اس کا توریہ اس کو مفید نہ ہوگا بلکہ جھوٹی قسم کا وبال اس پر ہوگا یہ حدیث اس مقام میں ہے جب کوئی شخص دوسرے کا حق دبانا چاہے قسم کھا کر اور اگلی حدیث اس مقام میں ہے جب کسی مسلمان کی جان یا عزت بچانا منظور ہو ظالم کے ظلم سے تو دونوں میں منافات نہ ہوگی امام احمد کا قول اس حدیث مبارکہ کے موافق ہے۔

۲۱۲۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ۔ ثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ۔

۲۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قسم تیری اسی مطلب پر واقع ہوگی جس پر تیرا صاحب تجھ کو سچا جانے۔

تشریح ۞ یعنی تیرا توریہ تجھ کو مفید نہ ہوگا یہ حدیث بھی اس مقام پر محمول ہے کہ معاملات میں آدمی قسم کھائے تو قسم دینے والے کے مطلب پر ہوگی جیسے اگلی حدیث ہے۔

## ۱۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ

## باب: نذر سے ممانعت

تشریح ۞ نذر اس وقت صحیح ہوتی ہے جب اللہ کے واسطے کی جائے تو ضرور ہے کہ نذر عبادت اور ثواب کا کام ہو اور معصیت اور گناہ میں نذر صحیح نہیں ہے جیسے کوئی نذر کرے اس لئے کہ اولاد میں برابری نہ کرے یا ورثہ کو ان کے واجبی

Marfat.com

حصہ سے کم وبیش دلا دے یا قبروں پر نذر کرے یا اور کسی کام کی جس کی شریعت میں اصل نہیں ہے جیسے دھوپ میں کھڑے رہنے کی کسی سے بات نہ کرنے کی یا ایسی نذر کرے جو طاقت انسانی سے باہر نہیں تو ان سب صورتوں میں نذر لغو ہوگی۔

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ اللَّئِيْمِ۔

۲۱۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا نذر بخیل کے ہاتھ سے مال نکالتی ہے۔

تشریح ⟐ بخیل بغیر مصیبت پڑے خرچ نہیں کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر نکالتا ہے اس وجہ سے نذر کو آپ ﷺ نے مکروہ جانا کیونکہ وہ شعار ہے بخلا کا اور سخی تو بغیر نذر کے اللہ کی راہ میں ہمیشہ خرچ کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا نذر سے ممانعت اس حال میں ہے جب یہ سمجھ کر نذر کرے کہ اس کی وجہ سے تقدیر بدل جائے گی یا جو آفت تقدیر میں ہے وہ ٹل جائے گی۔

۲۱۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ۔ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يَاْتِىْ ابْنَ اٰدَمَ بِشَىْءٍ اِلَّا مَاقُدِّرَ لَهٗ۔ وَلٰكِنْ يَغْلِبُهُ الْقَدَرُ، مَاقُدِّرَ لَهٗ، فَيُسْتَخْرَجُ لَهٗ مِنَ الْبَخِيْلِ فَيُيَسَّرُ عَلَيْهِ مَالَمْ يَكُنْ يُيَسَّرُ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

۲۱۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نذر سے آدمی کو کچھ نہیں ملتا مگر جو اس کی تقدیر میں ہے اور تقدیر نذر پر غالب آتی ہے جو آدمی کی تقدیر میں ہے وہ ضرور ہوگا لیکن بخیل کے ہاتھ نذر مال نکالتی ہے اور اس پر ایک بات آسان ہو جاتی ہے جو پہلے اس پر آسان نہ تھی (یعنی مال کا خرچ کرنا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مال خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

## ۱۶: بَابُ النَّذْرِ فِى الْمَعْصِيَةِ

## باب: گناہ کی بات کی نذر کرنا

۲۱۲۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِىْ سَهْلٍ۔ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ۔ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةٍ۔ وَلَا نَذْرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ۔

۲۱۲۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا گناہ کی بات میں نذر نہیں ہے (جیسے اپنے بچے کو ذبح کرنے کی نذر یا عید کے دن روزہ رکھنے) اور نہ اس بات میں جو آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔

تشریح ⟐ یعنی اس کے مالک میں مثلاً نذر کرے دوسرے غلام آزاد کرنے کی۔

۲۱۲۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِىُّ اَبُوْ طَاهِرٍ۔ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

۲۱۲۶: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا گناہ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ ـ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ یَمِیْنٍ ـ

میں نذر نہیں ہے اور ایسی نذر میں کفارہ ہے قسم کا۔

تشریح ❀ اہل حدیث اور حنفیہ کا یہی قول ہے کہ کوئی گناہ کے کام کی نذر کرے تو اس نذر کو پورا نہ کرے اور قسم کا سا کفارہ دے مسلم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ کوئی نذر کرے گناہ کی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور شافعیہ کے نزدیک نذر میں کفارہ نہیں ہے۔

۲۱۲۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَ اللّٰهَ فَلَا یَعْصِهٖ۔

۲۱۲۷: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نذر مانے اللہ کی اطاعت کرنے کی (جیسے روزہ نماز حج جہاد وغیرہ کی) وہ اطاعت کرے اور جو نذر کرے اللہ کی نافرمانی کی وہ نافرمانی کرے۔

تشریح ❀ اور قرآن میں جو آیا ہے یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ مراد اس سے یہی نذر طاعت ہے طبری نے باسناد صحیح قتادہ سے روایت کیا یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ کی تفسیر میں کہ اگلے لوگ نذر کرتے تھے روزہ نماز زکوۃ حج یا عمرہ کی اور فرائض کی تو اللہ نے ان کو ابرار فرمایا اور احمد اور ابو داؤد نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نذر نہیں ہے مگر وہی جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب ہو۔

## ۱۷ : بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ یُسَمِّهٖ

## باب: جس شخص نے نذر مانی لیکن بیان نہیں کیا کہ کونسی نذر اور کس چیز کی تو وہ کیا کرے

۲۱۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ـ ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ یُسَمِّهٖ ، فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ یَمِیْنٍ ـ

۲۱۲۸: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک نذر مانی اور اس کو معین نہیں کیا (یعنی نذر کے کام کی تصریح نہیں کی صرف اتنا کہا کہ میرے اوپر نذر ہے) تو وہ قسم کا سا کفارہ دے۔

تشریح ❀ ترمذی نے بھی اس حدیث کو نکالا اور کہا صحیح ہے اہلحدیث کا قول یہی ہے۔

۲۱۲۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ـ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِیُّ ـ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ ، عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ

۲۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک نذر مانی اور اس کا نام نہیں لیا (کہ فلاں چیز کی نذر کرتا ہوں) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایک نذر کی جس کے پورا

Marfat.com

يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ۔ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ۔ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهٖ ۔

کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا سا کفارہ ہے اور جس نے نذر کی ایسی جس کے پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ اس کو پورا کرے۔

تشریح ۞ اس لئے کہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے فرمایا سبحانہ وتعالیٰ نے ولیوفوا نذورھم احمد اور ابوداؤد نے اس حدیث کو بھی روایت کیا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک عورت کو جس نے پاؤں سے چل کر حج کرنے کی نذر مانی تھی اور وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی یہی حکم دیا تھا کہ کفارہ دے (قسم کا سا)۔

## ۱۸ : بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

## باب: نذر کو پورا کرنا

۲۱۳۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ۔ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَذَرْتُ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ۔ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَااَسْلَمْتُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اُوْفِيَ بِنَذْرِيْ۔

۲۱۳۰: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی (مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی) پھر میں نے اسلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کر۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر مشرک حالت شرک میں یا کافر حالت کفر میں کسی نیک کام کی نذر مانے جیسے اعتکاف یا صدقہ وغیرہ بعد اس کے اسلام لائے تو اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے اہلحدیث اور حسن اور قتادہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک اس کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے اور احادیث صحیحہ ان کے قول کو رد کرتی ہیں۔

۲۱۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ ۔ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ اَنْبَاَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ،عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ بِبُوَانَةَ. فَقَالَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ لَا ۔ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ ۔

۲۱۳۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی کہ نحر کروں گا بوانہ میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے پاس) آپ ﷺ نے فرمایا تیرے دل میں جاہلیت کا کوئی اعتقاد باقی (دوسری روایت میں ہے کہ وہاں وثن ہے) بت یا قبر جو پوجی جائے) وہ بولا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔

تشریح ۞ اس حدیث کو امام احمد نے بھی نکالا اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ بھی اہلحدیث کی دلیل ہے اور اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بت یا قبر کی لوگ پرستش کریں ذبح کرنا جائز نہیں اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ جو جانور اولیاء اللہ کی قبروں پر ذبح کئے جاتے ہیں اور انہی کے نام پر پالے جاتے ہیں ان کا کھانا حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے کیونکہ مقصود ان کے ذبح کرنے سے تعظیم غیر اللہ ہے تو وہ ما احل بہ لغیر اللہ ہوا اور

Marfat.com

مختار میں ہے کہ کسی نے کوئی جانور ذبح کیا بادشاہ یا امیر کے آنے کے وقت (جیسے اس زمانہ میں رسم ہے کہ بادشاہ کے آتے وقت بکرا ذبح کرتے ہیں) تو وہ حرام ہے اگر چہ اس پر اللہ کا نام لیا جائے اور مقابل ان کے ایک جماعت ہے دین فروش علماء کی جوما احل به لغیر اللہ کو خاص کرتی ہے اس جانور سے جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا دوسرے کا نام لیا جائے اور ہر ایک فریق نے اس باب میں جدا جدا کتابیں لکھی ہیں۔

۲۱۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ۔ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِیِّ ، عَنْ مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ كَرْدَمِ الْیَسَارِیَّةِ ، اَنَّ اَبَاهَا لَقِیَ النَّبِیَّ ﷺ وَهِیَ رَدِیْفَةٌ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ بِبُوَانَةَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هَلْ بِهَا وَثَنٌ؟ قَالَ لَا قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۲۱۳۲: حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ان کے باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور وہ اس وقت اپنے باپ کے ساتھ ایک اونٹ پر بیٹھی تھیں تو انہوں نے کہا میں نے نذر مانی ہے کہ نحر کروں بوانہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں کوئی بت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو پورا کر اپنی نذر کو۔

دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے کہ میمونہ صحابیہ ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے مسند امام احمد میں یہی روایت میمونہ اپنے باپ کردم سے روایت کرتی ہیں (اور دوسری حدیث کی منقطع ہے اس لئے کہ یزید بن مقیم کا سماع میمونہ سے ثابت نہیں)

## ۱۹: بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ نَذْرٌ

## باب: جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ نذر رہو

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ۔ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ ۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَبْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی اُمِّهٖ تُوُفِّیَتْ وَلَمْ تَقْضِهٖ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْضِهٖ عَنْهَا ۔

۲۱۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ میری ماں کے ذمہ ایک نذر تھی وہ مرگئی اور اس نے نذر ادا نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ادا کر دے اس کی طرف سے۔

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ۔ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ بُكَیْرٍ ۔ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی اُمِّهٖ تُوُفِّیَتْ وَلَمْ تَقْضِهٖ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیَصُمْ عَنْهَا الْوَلِیُّ ۔

۲۱۳۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت آئی آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہنے لگی میری ماں مر گئی اور اس کے اوپر نذر کے روزے تھے وہ ادا کرنے سے پہلے گزر گئی آپ ﷺ نے فرمایا اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھ لے (اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے)

تشریح ۞ ظاہر یہ اور اہلحدیث کا عمل اسی پر ہے کہ میت کی طرف سے نذر کا روزہ ہو یا نماز اس کا ولی رکھ لے اور حنفیہ اس کو درست نہیں جانتے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نماز یا روزہ ادا کرے حالانکہ صحیح بخاری میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر کی تھی پھر مر گئی تو اس کی طرف سے پڑھ لے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے ایسا ہی نکالا صحیح اسناد سے۔

Marfat.com

## ۲۰ : بابُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا

۲۱۳۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَحْرٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُخْتَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً ، غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ وَاَنَّهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ۔

۲۱۳۶ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ رَاَى النَّبِيُّ ﷺ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ ۔ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا ؟ قَالَ ابْنَاهُ نَذْرٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ ! فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ ۔

## باب: جوکوئی نذر کرے پیدل حج کرنے کی

۲۱۳۵ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان کی بہن نے نذر مانی کہ ننگے پاؤں ننگے سر ہو کر پاؤں سے جائے گی (حج کو) اس کا ذکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اس کو حکم کر وہ سوار ہو جائے اور سر ڈھانپے اور تین روزے رکھے (کفارے کے)۔

۲۱۳۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا (ان پر ٹیک دے کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ اس کے بیٹوں نے کہا اس نے نذر مانی ہے یا رسول اللہ (کہ پیدل حج کرے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بوڑھے سوار ہو جا کیونکہ اللہ کو نہ تیری پرواہ ہے نہ تیری نذر کی پرواہ ہے۔

تشریح صحیحین میں یہ حدیث انس سے مروی ہے اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اس کی تکلیف اٹھانے سے اور امام محمد نے موطا میں جناب علی مرتضیٰ سے نکالا کہ جوکوئی پاؤں سے چل کر حج کرنے کی نذر کرے پھر عاجز ہو جائے تو وہ سوار ہو جائے اور حج کرے اور ایک بدنہ نحر کرے کفارہ میں یہ افضل ہے لیکن ایک بکری بھی افضل ہے امام محمد نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں اور ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اس باب میں ابوداؤد اور ابن ماجہ نے جو حدیث ابن عباسؓ سے نکالی وہ مرفوع ہے تو اسی کو لینا اولیٰ ہے کہ جس نذر کے پورا کرنے کی طاقت نہ ہو تو قسم کا کفارہ دے اور اہلحدیث کا یہی قول ہے۔

## ۲۱ : بابُ مَنْ خَلَطَ فِي نَذْرِهِ طَاعَةً لِمَعْصِيَةٍ

۲۱۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ۔ ثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، مَرَّ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا

## باب: جوکوئی نذر میں عبادت اور گناہ دونوں کو شریک کرے

۲۱۳۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے مکہ مکرمہ میں وہ دھوپ میں کھڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے کہ روزہ رکھے گا اور شام

Marfat.com

هٰذَا ؟ قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ اِلَى اللَّيْلِ ـ وَلَا يَتَكَلَّمَ ـ وَلَا يَزَالَ قَائِمًا ـ قَالَ لِيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَجْلِسْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ. ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

تک سایہ میں نہ جائے اور بات نہ کرے گا اور برابر کھڑا رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چاہئے کہ بات کرے اور سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے

دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔

تشریح ❁ تو اس شخص نے بری اور اچھی دونوں کو ملا کر نذر کی تھی جیسے روزہ وہ اچھا ہے اور ثواب ہے لیکن کسی سے بات نہ کرنا یہ لغو امر ہے بلکہ گناہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بری باتوں کو اڑا دیا اور اچھی بات کے پورا کرنے کا حکم دیا۔

یعنی لغو چیزوں سے منع فرمادیا اور اچھی باتوں کو قائم رکھا۔ (احمد یار)

Marfat.com

# كِتَابُ التِّجَارَاتِ

## تجارت (اور معاملات) کا بیان

### ١ : بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمَكَاسِبِ

### کمائی کرنے کی ترغیب

٢١٣٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ـ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهِ ـ

۲۱۳۸ : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سب سے عمدہ جو کھانا ہے آدمی کا وہ یہ ہے کہ اپنی محنت سے کھائے اور اس کی اولاد بھی اسی کی محنت ہے۔

تشریح: اگر والدین محتاج ہوں تو ان کا نفقہ اولاد پر واجب ہے جب وہ خود کمانے کے قابل نہ ہوں اور جو محتاج نہ ہوں یا عاجز نہ ہوں تب بھی اولاد کی رضا مندی سے اس کے مال میں سے کھا سکتے ہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاد کا مال کھانا بھی حلال طیب ہے اور اپنے کمائے ہوئے مال کی مثل ہے۔

٢١٣٩ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ـ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاكَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا اَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَمَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَخَادِمِهٖ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

۲۱۳۹ : مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی کمائی آدمی کی اس کمائی سے بہتر نہیں ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمائے اور جو کچھ آدمی اپنی ذات یا اپنی اولاد یا اپنے گھر والوں یا اپنے خادموں پر صرف کرے گا اس کا ثواب صدقہ کے طور پر ہوگا۔

٢١٤٠ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا كَثِيْرُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا كُلْثُوْمُ بْنُ جَوْشَنٍ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الْاَمِيْنُ الصَّدُوْقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

۲۱۴۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچا امانت دار سوداگر مسلمان شہیدوں کے ساتھ ہوگا قیامت کے دن۔

Marfat.com

تشریح ❀ تجارت کے ساتھ سچائی اور امانت داری بہت مشکل ہے اکثر تاجر جھوٹ بولتے ہیں اور اکثر سود لیتے ہیں تو جو کوئی تاجر سچا امانت دار متقی اور پرہیزگار رہو گا اس کو شہیدوں کا درجہ ملے گا اس لئے کہ جان کے بعد آدمی کو مال عزیز ہے بلکہ بعض مال کے لئے جان گنواتے ہیں جیسے شہید نے اپنی جان اللہ کی راہ میں صرف کی ایسے ہی متقی تاجر نے مال اللہ کی راہ میں صرف کیا اور حرام کا طمع نہ کیا۔

۲۱۴۱: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَالَّذِي يَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُ النَّهَارَ۔

۲۱۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیواؤں اور مسکینوں کے لئے محنت کرے اس کا ثواب ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا یا اس کا جو رات بھر نماز میں کھڑا رہے اور دن کو روزہ رکھے۔

۲۱۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ۔ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَاْسِهِ اَثَرُ مَاءٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا نَرَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ فَقَالَ اَجَلْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اَفَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى فَقَالَ لَا بَاْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ۔

۲۱۴۲: حضرت عبداللہ بن خبیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ ہم ایک مجلس میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ ﷺ کے سر پر پانی کا نشان تھا ہم میں سے بعض لوگوں نے کہا ہم آپ ﷺ کو آج کے دن خوش پاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں الحمد للہ پھر لوگوں نے مالداری کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا مالداری اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے اور صحت بہتر ہے متقی کے لئے مالداری سے اور دل کا خوش رہنا یہ بھی ایک نعمت ہے۔

تشریح ❀ بلکہ صحت اور خوشی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے اگر مال لاکھوں کروڑوں ہو لیکن صحت اور خوشی نہ ہو تو سب بیکار ہے یہ صحت اور خوشی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جس بندے کو اللہ چاہتا ہے اس کو اس نعمت سے سرفراز فرماتا ہے یا اللہ ہم کو ہمیشہ صحت اور خوشی سے رکھ اور ہماری تمام اور احباب اور اقارب اور ہمارے تمام برادران اہلحدیث کو آمین یا رب العالمین۔

## ۲: بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ

## روزی کمانے میں میانہ روی کرنا

۲۱۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۱۴۳: حضرت ابی حمید ساعدیؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا دنیا کی طلب میں اختصار کرو اس لئے کہ جس کے لئے آدمی پیدا کیا گیا ہے وہ ضرور اس کو ملے گا (یعنی جو مال اور دولت اور عہدہ اللہ نے اس کی قسمت میں لکھا ہے وہ ضرور ہاتھ آئے گا

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْمِلُوْا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

زیادہ محنت کرنے سے اور ہمہ تن دنیا میں مصروف رہنے سے کوئی نفع نہیں تھوڑی توجہ کافی ہے اور باقی آخرت کے کاموں کی طرف توجہ کرنا چاہئے۔

۲۱۴۴ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بَهْرَامَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ زَوْجُ بِنْتِ الشَّعْبِي ثَنَا سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْظَمُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ يَهُمُّ بِاَمْرِ دُنْيَاهُ وَاَمْرِ اٰخِرَتِهٖ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهٖ اِسْمَاعِيْلُ ۔

۲۱۴۴ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا رنج اس مسلمان کو ہے جس کو دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی فکر ہوا امام ابن ماجہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اسماعیل (راوی) اس حدیث سے متفق ہوا ہے۔

۲۱۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ فَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَاِنْ اَبْطَاَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ خُذُوْا مَاحَلَّ وَدَعُوْا مَاحَرُمَ۔

۲۱۴۵ : حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے لوگو اللہ سے ڈرو اور روزی کی فکر میں اختصار کرو (یعنی زیادہ تردد نہ کرو) اس لئے کہ کوئی شخص نہیں مرے گا جب تک اپنی روزی پوری نہ لے گا اگرچہ اس کی فکر نہ کرے تو اللہ سے ڈرو اور اچھے طریق سے روزی طلب کرو (محنت مزدوری سے نہ بے حیائی اور بے شرمی کے ذریعوں سے) اور جو حلال ہے اس کو لو اور حرام کو چھوڑ دو (اس کی سند میں ولید بن مسلم اور ابن جریج اور ابو الزبیر سب مدلس ہیں اور سب نے عنعنہ سے روایت کی ہے۔

تشریح ۞ یہ جو شخص بے دین ہے اس کو آخرت سے غرض نہیں صرف دنیا کی فکر ہے اور جو کچا مسلمان ہے اس کو دونوں فکریں لگی ہوئی ہیں کیونکہ خدا پر اس کو پورا بھروسہ اور اعتماد نہیں ہے اور جو پکا مسلمان ہے اس کو فقط آخرت کی ہی فکر ہے اور دنیا کی زیادہ فکر نہیں حق تعالیٰ رازق اور مسبب الاسباب ہے جب تک زندگی ہے وہ کہیں سے ضرور کھلائے اور پلائے گا۔

## ۳: بَابُ التَّوَقِّيْ فِي التِّجَارَةِ

## تجارت میں تقویٰ کرنا

۲۱۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا

۲۱۴۶ : حضرت قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے کہ ہم کو لوگ آنحضرت ﷺ کے عہد میں سماسرہ کہا کرتے تھے اسماسرہ جمع ہے سمسار کی یعنی دلال سوداگروں کو اور بازار والوں کو عرب لوگ یہی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ ہمارے سامنے سے گزرے تو ہمارا نام رکھا

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَا اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحِلْفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ ۔

اس سے اچھا اور فرمایا اے تاجروں کے گروہ بیوپار میں قسم کھانا ہوتی ہے اور بے کار باتیں کہنا پڑتی ہیں اور کبھی زبان سے جھوٹ بات بھی نکل جاتی ہے تو اس میں صدقہ ملا دو (یعنی کچھ خیرات بھی کیا کرو اپنے بیوپار میں سے تا کہ وہ ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے)۔

۲۱۴۷ :حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ بُكْرَةً فَنَادَاهُمْ يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ فَلَمَّا رَفَعُوْا اَبْصَارَهُمْ وَمَدُّوْا اَعْنَاقَهُمْ قَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ ۔

۲۱۴۷: حضرت رفاعہ سے روایت ہے ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے دیکھا تو لوگ ایک جوان اونٹ کی قیمت چکار رہے تھے آپ ﷺ نے ان کو پکارا اے تاجروں کے گروہ جب انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور گردنیں لمبی کیں تو آپ ﷺ نے فرمایا سوداگر قیامت کے دن فاسق ہو کر حشر کیے جائیں گے مگر جو کوئی ان میں سے تقویٰ کرے اور نیک ہو اور سچ بولے۔

تشریح ❀ نیک ہو یعنی لوگوں سے سلوک کرے مفلس کو مہلت دے بلکہ اگر ہو سکے تو معاف کر دے اس حدیث کو ترمذی اور دارمی نے بھی نکالا ترمذی نے کہا یہ حسن صحیح ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں براء سے بھی ایسا ہی نکالا (مشکوٰۃ)۔

## ۴: بَابُ اِذَا قُسِمَ لِلرَّجُلِ رِزْقٌ مِنْ وَجْهٍ فَلْيَلْزَمْهُ

## جب آدمی کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ روزی کا کوئی ذریعہ دے تو اس کو پکڑے رہے

تشریح ❀ یعنی بے ضرورت نہ چھوڑے اور دوسرے ذریعہ کی طرف طمع کر کے نہ دوڑے ایسا نہ ہو کہ دونوں جاتے رہیں اور مصیبت میں پڑے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ساری کے طمع میں آدھی بھی گئی۔

۲۱۴۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا فَرْوَةُ اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ هِلَالِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ ۔

۲۱۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کوئی ذریعہ رزق کا پا جائے تو اس کو تھامے رہے (ناشکری کر کے اس کو چھوڑے نہیں اس کی سند میں فروہ ابو یونس مختلف فیہ ہے۔

۲۱۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ وَاِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ

۲۱۴۹: حضرت نافع سے روایت ہے میں اپنے کماشتوں کو شام اور مصر کی طرف (تجارت کے لئے) روانہ کیا کرتا تھا پھر میں نے عراق کی طرف روانہ کیا بعد اس کے میں ام المومنین عائشہ صدیقہؓ

Marfat.com

فَاَتَیْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقُلْتُ لَهَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا کُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَی الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَی الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ؟ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰہُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا یَدَعْهُ حَتّٰی یَتَغَیَّرَ لَهٗ اَوْ یَتَنَکَّرَ لَهٗ۔

کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا ہمیشہ میں شام کی طرف روانہ کرتا تھا اب عراق کی طرف بھیجتا ہوں انہوں نے کہا ایسا مت کر لو تو اپنی پہلی تجارت کیوں نہیں کرتا اور اس کو چھوڑ کر دوسری تجارت کیوں اختیار کرتا ہے) میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کے لئے رزق کا ایک سبب کر دے ایک شکل سے تو اس کو چھوڑے نہیں یہاں تک کہ وہ شکل بدل جائے یا بگڑ جائے اس کی سند میں گفتگو۔

تشریح ۞ بدل جانا یہ کہ مثلاً کسی کے نوکر تھے اس نے چھڑا دیا بگڑ جانا یہ ہے کہ اس میں نقصان ہو کوئی آفت پڑے اس وقت دوسری شکل کے اختیار کرنے میں قباحت نہیں اس حدیث کو امام احمد نے بھی نکالا اور اس کی سند حسن ہے اور جو مضمون اس حدیث میں ہے وہ ایک نہایت عمدہ قاعدہ ہے جس پر چلنے سے خوشی اور بے فکری رہتی ہے جو لوگ اپنے رزق کے لئے ایک شکل پر قناعت نہیں کرتے اور صد ہا ہزار شکلیں بے ضرورت نکالتے ہیں ان کو بجائے امن اور عیش کے ایک طرح کی تنگی ہوتی ہے کہ پناہ بخدا ایسی دولت سے کیا فائدہ جس میں راحت نہ ہو یہ ساری محنت اور مشقت اپنے آرام کے لئے ہے جب آرام ہی نہ ہو تو دولت سے مفلسی بہتر ہے۔

## ۵: بَابُ الصِّنَاعَاتِ

## پیشوں کا بیان اور حرفوں کا

۲۱۵۰: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْقُرَشِیُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ اُحَیْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَاعِیَ غَنَمٍ قَالَ لَهٗ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ وَاَنَا کُنْتُ اَرْعَاهَا لِاَهْلِ مَکَّةَ بِالْقَرَارِیْطِ قَالَ سُوَیْدٌ یَعْنِیْ کُلَّ شَاةٍ بِقِیْرَاطٍ۔

۲۱۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس نے بکریاں چرائیں آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے بھی بکریاں چرائیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا چند قیراطوں کے بدل سوید نے کہا ہر بکری کے پیچھے ایک قیراط ملتا۔

تشریح ۞ اجرت کا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مزدوری اور محنت کرنے میں کوئی ذلت نہیں بلکہ حرام کا مال بیٹھ کر کھانا اور اڑانا انتہا کی بے شرمی اور بے حیائی اور ذلت و خواری ہے سرتاج انبیاء اشرف المخلوقات نے مزدوری کی تو اور کسی کی کیا حقیقت جو مزدوری کرنے کو ننگ و عار سمجھتا ہے ہند کے مسلمان جیسے مزدوری محنت سے کتراتے ہیں ایسی دنیا میں کوئی قوم نہیں جب ہی تو ہند کے مسلمان فاقوں مرتے ہیں یا دو چار روپیہ کے لئے ایک مشرک یا کافر کی خدمت گاری کرتے ہیں مگر اپنی محنت اور تجارت سے روٹی پیدا کرنا عار جانتے ہیں اور بعض تو ایسے بے حیاء ہیں کہ بھیک مانگتے ہیں لوگوں سے اپنے لئے چندے کراتے ہیں مگر محنت اور تجارت کو عار جانتے ہیں خاک پڑے ان کی عقل پر حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جانور چرانا ایک حلال پیشہ ہے اور کافروں کی مزدوری بھی کرنا درست ہے کیونکہ مکہ والے اس وقت کافر ہی تھے۔

Marfat.com

۲۱۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ وَالْحَاجُّ وَالْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا ـ

۲۱۵۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کے باپ بڑھئی تھے۔

تشریح ۞ معلوم ہوا کہ نجاری یعنی بڑھئی کا پیشہ حلال ہے اور پیغمبروں نے کیا ہے اور بڑھئی کی مثل ہے موچی اور لوہار اور سنار اور درزی اور دھوبی اور رنگریز اور حجام (یعنی نائی جس کو عربی میں مزین کہتے ہیں لیکن پچھنے لگانے والا اس کی اجرت کو بعضوں نے مکروہ رکھا ہے) اور جولاہا اور دھنیا اور قصائی اور خاکروب اور صحاف (جلد بند) اور چھاپنے والا اور کاتب اور بید بننے والا وغیرہ سب حلال پیشے ہیں۔

۲۱۵۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ ـ

۲۱۵۲ : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تصویر بنانے والے عذاب دیئے جائیں گے قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس میں جان ڈالو۔

تشریح ۞ زندہ کرو اور یہ ان سے نہ ہو سکے گا بس اسی بات پر ان کو عذاب ہوتا رہے گا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مصوری کا پیشہ حلال نہیں ہے البتہ اگر بے جان چیزوں کی تصویر بنانا ہو جیسے مکانوں کی درختوں کی شہروں کی تو قباحت نہیں ہے اب اختلاف ہے علماء کا کہ کون سی تصویر مراد ہے مجسم یعنی بت جو پتھر یا لکڑی یا لوہے وغیرہ سے بناتے ہیں یا ہر طرح کی تصویر اگرچہ نقشی یا عکسی ہو جس کو ہمارے زمانہ میں فوٹو کہتے ہیں ظاہر حدیث عام ہے اور ہر ایک تصویر کو شامل ہے لیکن بعضوں نے صرف مجسم تصویر کو حرام رکھا ہے۔

۲۱۵۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّبَّاغُوْنَ وَالصَّوَّاغُوْنَ ـ

۲۱۵۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں رنگریز اور سنار جھوٹے ہیں اس کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ اس میں فرقد سبخی ضعیف ہے اور عمر بن ہارون کذاب ہے)

تشریح ۞ کبھی وعدے پر چیز نہیں دیتے اور سنار تو اکثر دغاباز بھی ہوتے ہیں کھوٹا کھرے میں ملا دیتے ہیں اور لوگوں کا زیور خراب کر دیتے ہیں اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ رنگ ریز یا سنار کا پیشہ برا ہے اگر سچائی کے ساتھ کوئی یہ پیشے کرے تو اس میں قباحت نہیں ہے۔

## ۶ : بَابُ الْحُكْرَةِ وَالْجَلَبِ

## حکرہ اور جلب کے بیان میں

تشریح ۞ حکرہ اور احتکار یہ ہے کہ مال کو خرید کر کے رکھ چھوڑے اس انتظار سے کہ جب مہنگا ہو گا تو بیچیں گے اور جلب یہ ہے کہ دوسرے ملکوں سے مال لے کر آئے شہر میں بیچنے کے لئے۔

Marfat.com

۲۱۵۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ ۔

۲۱۵۴: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جالب (جلب کرنے والا یعنی باہر سے مال لانے والا) روزی دیا جائے گا اس کو نفع ہوگا برکت ہوگی اور احتکار کرنے والا ملعون ہے (اس کی سند میں علی زید بن جدعان ضعیف ہے)۔

تشریح ۞ امام احمد اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور بزار اور ابو یعلیٰ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی غلہ کا احتکار کرے گا (یعنی اس کو بند رکھے گا) چالیس راتوں تک وہ اللہ سے بری ہوا اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوا اس کی سند میں اصبغ بن زید ہے اس میں کلام ہے نووی نے کہا جو احتکار حرام ہے وہ اناج کا احتکار ہے یعنی اناج گرانی کی حالت میں خرید کرے اور اس کو بند کر کے رکھ چھوڑے اس خیال سے کہ جب گراں ہوگا تو بیچیں گے لیکن اگر ارزانی کی حالت میں خریدے یا دوسرے ملک سے لائے پھر اس کو رکھ چھوڑے گرانی کے وقت میں بیچنے کے لئے تو یہ حرام نہیں ہے اسی طرح جو کوئی گرانی کی حالت میں اپنے کھانے کے لئے غلہ خرید کر کے رکھے یا گرانی کی حالت میں خریدے اسی وقت بیچنے کے لئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اسی طرح اناج کے سوا اور چیزوں کا احتکار منع نہیں ہے جیسے کپڑے یا اینٹ چونے کوئلہ وغیرہ کا ہدایہ میں ہے کہ احتکار مکروہ ہے انسان اور جانوروں کی غذا میں اسی حالت میں جب شہر والوں کو اس احتکار سے نقصان پہنچتا ہو اور جو کوئی اپنی کھیت کا غلہ احتکار کرے یا دوسرے شہر سے لائے تو وہ محتکر نہیں ہے۔ مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے یہ جو محتکر پر لعنت آتی ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ احتکار حرام ہے لیکن مراد وہی احتکار ہے کہ جس وقت شہر میں غلہ نہ ملتا ہو اور لوگوں کو غلہ کی احتیاج ہو کوئی شخص بہت سا غلہ لے کر بند کر کے رکھ چھوڑے اور شہر والوں کے ہاتھ نہ بیچے اس انتظار میں کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچیں گے یہ حرام ہوا اس وجہ سے کہ لوگوں کو تکلیف دیتا ہے اپنے ذرا سے فائدے کے لئے اور مردم آزاری کے برابر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۲۱۵۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ ۔

۲۱۵۵: حضرت عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا احتکار نہیں کرتا مگر وہی جو خاطی (یعنی گنہگار ہو)۔

تشریح ۞ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے بھی نکالا اور بیہقی نے معاذ سے نکالا مرفوعاً کہ محتکر برا بندہ ہے اگر اللہ نرخ سستا کرے تو اس کو رنج ہوتا ہے اور جو مہنگا کرے تو خوش ہوتا ہے اور رزین نے ابو امامہ سے نکالا مرفوعاً کہ جس نے چالیس دن احتکار کیا اناج کا پھر اس کو خیرات کر دیا جب بھی اس کے گناہ کا کفارہ نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

۲۱۵۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ . ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ يَحْيَى الْمَكِّيُّ عَنْ فَرُّوْخَ

۲۱۵۶: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ

Marfat.com

مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامًا ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ ۔

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے جس نے مسلمانوں پر احتکار کیا کھانے کی چیزوں کا تو اللہ تعالیٰ اس کو جذام یا افلاس میں مبتلا کرے گا۔

## ۷: بَابُ اَجْرِ الرَّاقِیْ

## دم یا تعویذ کی اجرت کا بیان

۲۱۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثِیْنَ رَاکِبًا فِیْ سَرِیَّۃٍ ۔ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَا ھُمْ اَنْ یَقْرُوْنَا فَاَبَوْا فَلُدِغَ سَیِّدُھُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا اَفِیْکُمْ اَحَدٌ یَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَقُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰکِنْ لَا اَرْقِیْہِ حَتّٰی تُؤْتُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِیْکُمْ ثَلَاثِیْنَ شَاۃً فَقَبِلْنَاھَا فَقَرَاْتُ عَلَیْہِ (اَلْحَمْدُ) سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرِیَٔ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ فَعَرَضَ فِیْ اَنْفُسِنَا مِنْھَا شَیْءٌ فَقُلْنَا لَاتَعْجَلُوْا حَتّٰی نَاتِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْتُ لَہُ الَّذِیْ صَنَعْتُ فَقَالَ اَوَ مَاعَلِمْتَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ؟ اِقْتَسِمُوْھَا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَھْمًا ۔

۲۱۵۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے تین سواروں میں ہم کو بھیجا ایک جہاد میں پھر ہم ایک قوم کے پاس اترے ہم نے ان سے کہا ہماری ضیافت کرو لیکن انہوں نے انکار کیا خیر ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کوئی تم میں سے بچھو کا منتر جانتا ہے میں نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن میں کبھی منتر نہیں کروں گا جب تک ہم کو چند بکریاں نہ دو انہوں نے کہا ہم تم کو تیس بکریاں دیں گے ہم نے قبول کرلیا اور میں نے سات بار سورہ فاتحہ اس پر پڑھی وہ اچھا ہو گیا پھر ہم نے بکریاں لے لیں لیکن ہمارے دل میں شبہ آیا (کہ یہ مال حلال ہے یا نہیں) ہم نے کہا جلدی مت کرو ان کے کھانے میں یہاں تک کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچیں (اور آپ ﷺ سے پوچھ لیں) جب ہم آئے تو میں نے جو کیا تھا وہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے (ہر ایک بیماری کا اسی لئے اس کو سورہ شفا بھی کہتے ہیں بانٹ لو ان بکریوں کو اور میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا ھُشَیْمٌ ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِہٖ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِہٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَالصَّوَابُ ھُوَ اَبُو الْمُتَوَکِّلِ ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

تشریح ۞ اس حدیث سے منتر کا جواز نکلا خصوصاً جب آیات قرآنی سے ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ منتر میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں یا ایسے الفاظ جن کے معنی سمجھ میں نہ آتے ہیں کیونکہ شاید ان کا معنی شرک اور کفر ہو اور حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کتاب اللہ پڑھانے پر اسی طرح قرآن لکھنے پر اجرت لینا جائز ہے حسن اور شعبی اور عکرمہ اور سعید اور مالک اور شافعی اور حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن تعلیم قرآن پر یا قرآن کے منتر پر اجرت لینا جائز ہے عطاء اور ابو قلابہ اور مالک اور

Marfat.com

شافعی اور احمد اور ابوثور کے نزدیک اور ابو حنیفہ نے کہا جائز نہیں ہے خلاصہ میں ہے جو حنفیہ کی کتاب ہے کہ عبادت پر اجرت لینا جائز نہیں جیسے تعلیم قرآن اور فقہ اور اذان اور وعظ اور حج پر لیکن بلخ کے متاخرین مشائخ حنفیہ نے اس زمانہ میں اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

## ٨: بَابٌ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْاٰنِ

## قرآن کی تعلیم پر اُجرت لینا

٢١٥٧ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا مُغِيرَةُ ابْنِ زِيَادِ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْاٰنِ وَالْكِتَابَةَ فَاَهْدٰى اِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا ۔ فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَاَرْمِيْ عَنْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اِنْ سَرَّكَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا ۔

٢١٥٨: عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں نے صفہ والوں میں سے صفہ والے دو صحابہ جو مسجد میں سائبان میں رہا کرتے تھے ان کا گھر بار نہ تھا) کئی صحابہ کو قرآن سکھلایا اور لکھنا سکھلایا پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک کمان تحفہ بھیجی میں نے کہا کمان کچھ ایسا مال نہیں ہے اور اللہ کی راہ میں اس کمان سے تیر ماروں گا پھر میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا اگر تجھے اچھا معلوم ہو کہ اس کمان کے بدل آگ کا ایک طوق (قیامت میں) تجھ کو پہنایا جائے تو کمان قبول کر لے (اس حدیث کی سند میں اسود بن ثعلبہ مجہول ہے سیوطی نے کہا یہ حدیث رقیہ کی حدیث اور ان احق ما اخذتم والی حدیثوں سے منسوخ ہے)۔

تشریح ۞ اس حدیث سے حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست نہیں تلاوت پر اجرت لینا درست ہے لیکن اس کی تعلیم پر اجرت لینا درست نہیں تلاوت پر اجرت لینے کا جواز ابو سعید کی حدیث سے نکلتا ہے جو اوپر گزری اور بخاری نے اس کو ابن عباسؓ سے نکالا اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے ابو سعید سے کہا تم نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی لیکن آپ نے فرمایا سب سے زیادہ جس کے اجرت لینے کا حق ہے وہ اللہ کی کتاب ہے اور احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے خارجہ کے چچا سے نکالا جب انہوں نے مجنون کا منتر کیا سورہ فاتحہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو اس کی اجرت لے لے قسم میری عمر کی لوگ تو جھوٹ منتر سے پیدا کرتے ہیں تو نے تو سچ منتر کر کے کھایا اور تعلیم پر اجرت جائز نہ ہونے کی دلیل ایک عبادہ کی یہ حدیث ہے دوسرے ابی کی حدیث جو آگے آتی ہے تیسرے امام احمد نے نکالا عبد الرحمن بن شبل سے مرفوعاً کہ قرآن پڑھو اس میں غلو اور جفا مت کرو اور اس سے روٹی مت کھاؤ اور مال مت بڑھاؤ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں بزار نے بھی اس کے کئی شاہد ذکر کئے ہیں چوتھی امام احمد اور ترمذی نے نکالا عمران بن حصین سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے مانگو قرآن کا بدلہ اس لئے کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو لوگوں سے مانگیں گے قرآن کے بدل اور اس باب میں اور کئی حدیثیں ہیں۔

٢١٥٨ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ ثَوْرٍ يَزِيْدَ ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ

٢١٥٩: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو قرآن سکھلایا اور اس نے مجھے ایک

Marfat.com

سَلْمٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْكَلَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمْتُ رَجُلًا الْقُرْاٰنَ فَاَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنْ اَخَذْتَهَا اَخَذْتَ قَوْسًا مِنْ نَارٍ فَرَدَدْتُهَا۔

کمان بھیجی میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے یہ کمان لی تو آگ کی ایک کمان لی یہ سن کر میں نے اس کو پھیر دیا۔

تشریح ۞ اس کو بیہقی نے بھی نکالا لیکن یہ حدیث منقطع ہے اور بعض راوی اس کے مجہول بھی ہیں علاوہ ازیں اس میں اضطراب بھی ہے البتہ اس کا ایک شاہد ہے طبرانی طفیل بن عمر دوسی سے کہ ابی بن کعب نے مجھ کو قرآن پڑھایا میں نے ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی وہ صبح کو وہی کمان لٹکا کر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے آپ ﷺ نے فرمایا تو جہنم کی بھی ایسی ہی کمان لٹکائے گا اگر یہ کمان قبول کرے گا۔

## ۹: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ

## کتے کی قیمت اور زانیہ کی خرچی اور نجومی کی اجرت اور سانڈ چھوڑنے کی اجرت ان سب سے ممانعت کا بیان

۲۱۶۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۲۱۶۰ : حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے۔

تشریح ۞ تو اہل حدیث کے نزدیک کتے کی بیع جائز نہیں ہے مگر نسائی نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی یعنی اس کی قیمت جائز رکھی شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ کتے کی بیع حرام ہے لیکن ابو حنیفہ اس کو جائز کہتے ہیں (روضہ) اور نجومی شامل ہے (مال اور جفار اور پنڈت وغیرہ سب کو جو آئندہ کی بات بتلائے۔

۲۱۶۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ طَرِيْفٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ۔

۲۱۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا کتے کی قیمت اور سانڈ کے چھوڑنے کی اجرت سے۔

تشریح ۞ نر گھوڑا اور اونٹ یا گدھا یا بیل یا بکرا وغیرہ مادیان سے جفتی کرانے کی اجرت لینا منع ہے البتہ اگر بلا شرط زبان والا کچھ دے بطور سلوک کے تو اس کا لینا درست ہے اور نر کا عاریتاً دینا مستحب ہے اور ایک جماعت علماء نے اس کی اجرت کی بھی اجازت دی ہے تا کہ نسل منقطع نہ ہو لیکن اکثر صحابہ اور فقہاء اس کی حرمت کے قائل ہیں ان احادیث کی رو سے۔

۲۱۶۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمَةَ

۲۱۶۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے منع کیا بلی

Marfat.com

اَنْبَاَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ۔

کی قیمت سے (اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے اس کے علاوہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی اور وجوہات بھی ہیں۔

تشریح ۞ کیونکہ بلی بلا قیمت اکثر مقاموں میں ملتی ہے اور اس کی نسل بھی بہت ہوتی ہے قیمت سے خرید نے کی ضرورت نہیں ہوتی اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور اگر بلی سے کوئی منفعت ہو تو اس کا بیچنا درست ہے اور اس کی قیمت حلال ہے اور ہمارے زمانہ میں کابل کی بلیاں ہندوستان میں فروخت کے لئے لاتے ہیں اور لوگ ان کو قیمت دے کر خرید کر لیتے ہیں مگر ابو ہریرہؓ اور ایک جماعت تابعین سے یہ مروی ہے کہ بلی کی قیمت کسی حال میں لینا حلال نہیں ہے اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے۔

## ۱۰ :بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

## پچھنے لگانے والے کی اجرت کا بیان

۲۱۶۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَاَعْطَاهُ اَجْرَهُ۔

تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَحْدَهُ قَالَهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۲۱۶۳: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پچھنے لگوئے اور اس کی اجرت دی ابن ماجہ نے کہا اس حدیث میں متفرد ہوا ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۱۶۴ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ حَفْصٍ الصَّيْرَفِيُّ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ قَالَا ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِي جُمَيْلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَنِي فَاَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَهُ۔

۲۱۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مجھ کو حکم کیا میں نے پچھنے لگوانے والے کو اس کی اجرت دی (اس کی سند میں عبد اللہ بن عامر ہے بعض نے اس کو ضعیف کہا اور بعض نے متروک الحدیث)۔

۲۱۶۵ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ۔

۲۱۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پچھنے لگوانے اور حجام کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۶۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ۔

۲۱۶۶: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا حجامت (پچھنے لگانے) کے کسب سے۔

۲۱۶۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

۲۱۶۷: حضرت محیصہؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی

Marfat.com

سَوَّارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَیِّصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَذَكَرَ لَهُ الْحَاجَةَ فَقَالَ اعْلِفْهُ نَوَاضِحَكَ۔

اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا پچھنے لگانے والے کی اجرت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کیا اس سے انہوں نے اس کی ضرورت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو کھلا دے۔

تشریح ۞ اس حدیث کو امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے بھی نکالا کہ محیصہ بن مسعود کا ایک غلام حجام تھا (یعنی پچھنے لگایا کرتا تھا) آنحضرت ﷺ نے محیصہ کو منع کیا اس کی اجرت لینے سے انہوں نے کہا کیا میں یہ اجرت یتیموں کو کھلا دوں جو میرے پاس ہیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں کہا میں اس کو صدقہ کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں پھر آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی کہ اپنے پانی لانے والے اونٹوں کا چارہ اس میں سے خریدا کریں اس کے راوی ثقہ ہیں اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حجام کی اجرت بالکل حرام نہیں ہے ورنہ آپ ﷺ اونٹوں کو بھی کھلانے کی اجازت نہ دیتے اور انسؓ اور ابن عباسؓ کی حدیثیں صحیحین میں موجود ہیں کہ آپ ﷺ نے پچھنے لگوائے ابوطیبہ کے ہاتھ اور اس کو اناج کے دو صاع دیئے اور اس کے مالکوں سے سفارش کی انہوں نے اس کا محصول ہلکا کر دیا ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ اگر حجام کی اجرت حرام ہوتی تو آپ ﷺ نہ دیتے اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں بعضوں نے کہا اس کی اجرت حلال ہے جمہور کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا حرام ہے بوجہ احادیث ابومسعود اور ابوہریرہؓ اور رافع بن خدیج کے کہ منع کیا آپ ﷺ نے حجام کی اجرت سے اور یہ حق ہے کہ حجام کی اجرت محض حرام نہیں ہے نہ حلال طیب بلکہ اس میں ایک نوع کی کراہت ہے اور اس کا صرف کرنا اپنے کھانے پینے یا دوسروں کے کھلانے پلانے یا صدقہ میں مناسب نہیں بلکہ جانوروں کی خوراک میں صرف کرنا بہتر یا جو اس کی مثل ہو جیسے چراغ کی روشنی یا ٹٹی خانہ کی مرمت میں اور اس طریق سے دونوں طرف کی حدیثیں مطابق ہو جاتی ہیں اور تعارض نہیں رہتا۔ (روضہ)

## ۱۱: بَابُ مَا یَحِلُّ بَیْعُهٗ

## جن چیزوں کا بیچنا حلال نہیں ہے

۲۱۶۸: حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِیُّ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُدْهَنُ بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ ؟ قَالَ هُنَّ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ

۲۱۶۸: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سال مکہ فتح ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت مکہ میں تھے بے شک اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتوں کے بیچنے کو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی سے کشتیوں اور کھالوں کو چکنا کرتے ہیں اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں (اس کی بتیاں بنا کر) آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (یعنی یہ بھی جائز نہیں) یہ سب چیزیں حرام ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ تباہ کرے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

اس پر چربیوں کو حرام کیا تو انہوں نے چربیوں کو گلایا اور اس کو بیچا اس کی قیمت کھائی۔

تشریح ۞ ظاہر ہیں انہوں نے حیلہ شرعی کیا کہ چربی نہیں کھائی لیکن اللہ تعالیٰ دلوں کی بات کو جانتا ہے اور اس کے سامنے کوئی حیلہ نہیں چل سکتا بلکہ کیا عجیب ہے کہ حیلہ کرنے والے کو اصل گناہ کرنے والے سے زیادہ عذاب ہو کیونکہ اصل گناہ کرنے والا نادم اور شرمسار ہوتا ہے اور اپنے گناہ پر اپنے آپ کو قصور وار سمجھتا ہے لیکن شرعی حیلے کرنے والے تو خوب غراتے ہیں اور گردن کی رگیں پھلاتے ہیں اور بحث کرنے پر مستعد ہوتے ہیں کہ ہم نے کوئی گناہ کی بات نہیں کی دوسری حدیث میں ہے کہ شراب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دس آدمیوں پر لعنت کی نچوڑنے والے پر نچڑانے والے پر پینے والے پر اٹھانے والے پر جس کے لئے اٹھایا جائے اس پر پلانے والے پر بیچنے والے پر اس کی قیمت کھانے والے پر خریدنے والے پر جس کے لئے خریدا جائے اس پر افسوس اس زمانہ میں اسلام کا ایسا تنزل ہو گیا ہے کہ مسلمانی حکومتوں میں علانیہ شراب اور سور اور مردار بکتا ہے اور دوسرا قہر یہ ہے کہ مسلمان خود شراب پیتے ہیں اور دوسروں کو پلاتے ہیں اور خدا اور رسول ﷺ سے نہیں شرماتے اور نصاریٰ کی دعوتوں میں ان کو بے تکلف شراب پلاتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ شراب کا پلانے والا بھی ملعون ہے جیسے پینے والا اور شراب کا خریدنے والا بھی ملعون ہے اور جس دستر خوان یا میز پر شراب پیا جائے وہاں پر کھانا حرام ہے گو خود نہ پئے۔

ہائے افسوس نصاریٰ جن کے مذہب میں شراب حلال تھی اب شراب کی قباحتوں اور مضرتوں کو دیکھ کر اس کو چھوڑتے ہیں اور مسلمان جن کے قرآن میں شراب صاف حرام ہے اور شراب اور سور اور مردار میں ان کی شریعت میں کوئی فرق نہیں ہے شراب پینے لگے ہیں اور امراء اور نوجوانوں کو تو پوچھئے نہیں' شاید ہزار امیر میں سے ایک امیر یا نواب ایسا نکلے گا جو شراب نہ پیتا ہو اور پھر وہ بھی خود نہ پیتا ہو گا تو انگریزوں کو دعوت میں ضرور شراب پلاتا ہو گا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا ہو گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یا اللہ! امام مہدی کو جلد بھیج وہ ایسے کافروں اور فاسقوں کی کمر توڑ دیں اور دین محمدی ﷺ کو از سر نو رونق اور تازگی دیں آمین یا رب العالمین۔

۲۱۶۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ وَعَنْ شِرَائِهِنَّ وَعَنْ كَسْبِهِنَّ وَعَنْ اَكْلِ اَثْمَانِهِنَّ۔

۲۱۶۹ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا گانے والی عورتوں سے اور ان کے خریدنے سے اور ان کی کمائی سے اور ان کی قیمت کھانے سے۔

تشریح ۞ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے اور اکثر علماء نے گانے والی لونڈی کا بیچنا جائز رکھا ہے اور پوری بحث اس کے سماع کے باب میں ڈھونڈنا چاہئے اور شاید اس حدیث میں وہ لونڈی مراد ہوں جن کا پیشہ فحش ہو اور وہ اجرت پر گانے کو جاتی ہوں جیسے ہمارے زمانہ میں لونڈیاں اور کسبیاں ہیں ان کی کمائی تو بالاتفاق حرام ہے دوسری صحیح حدیث ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے زانیہ کی خرچی سے۔

Marfat.com

## ۱۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

## منابذہ اور ملامسہ کی ممانعت

تشریح ❁ منابذہ یہ ہے کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کی طرف پھینک دے اور مشتری بائع کی طرف اور تامل نہ کریں اور ہر ایک اُن میں سے یہ کہے یہ کپڑا اُس کپڑے کے بدل ہے اور بعضوں نے کہا منابذہ یہ ہے کہ بیع پوری ہو جائے کپڑا پھینکنے سے نہ اس شے کو دیکھیں نہ راضی ہوں اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھولیں نہ اس کو کھولیں نہ اندر سے دیکھیں یا رات کو بیچیں صرف چھوکر ان دونوں بیعوں سے منع کیا کیونکہ ان میں دھوکا ہے اور یہ شرط فاسد ہے کہ دیکھنے پر کسی کو اختیار نہ ہوگا فسخ بیع کا۔ (روضہ)

۲۱۷۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ـ

۲۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دو بیعوں سے ایک ملامسہ سے دوسرے منابذہ سے۔

۲۱۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَسَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ـ

سَهْلٌ قَالَ سُفْيَانُ الْمُلَامَسَةُ اَنْ يَلْمِسَ الرَّجُلُ بِيَدِهِ الشَّيْءَ وَلَا يَرَاهُ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اَلْقِ اِلَيَّ مَامَعَكَ وَاُلْقِيْ اِلَيْكَ مَامَعِيَ ـ

۲۱۷۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ملامسہ اور منابذہ سے سہل نے زیادہ کیا کہ سفیان نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ آدمی ایک چیز کو چھولے (پس بیع ہو جائے) اس کو دیکھے نہیں اور منابذہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے سے کہے جو تیرے پاس ہے وہ میری طرف پھینک دے اور جو میرے پاس ہے وہ میں تیری طرف پھینک دیتا ہوں۔

## ۱۳ : بَابُ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِهٖ

## کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اس کے نرخ پر نرخ کرے

تشریح ❁ بیع پر بیع یہ ہے کہ مشتری سے کہے تو نے یہ چیز جو خریدی ہے پھیر دے پھر میں اس سے بہتر تجھ کو اس قیمت پر دیتا ہوں اور شراء پر شراء یہ ہے کہ بائع سے کہے تو اپنی چیز پھیر لے میں اس سے زیادہ قیمت پر پھیر کر لوں گا نرخ پر نرخ یہ ہے کہ ایک آدمی ایک شے کو چکا رہا ہے اب دوسرا بھی جا کر اسی کو چکانے لگے خود خریدنے کے لئے یا مشتری کو بہکانے کے لئے کہ وہ دام زیادہ بڑھائے یہ سب امور منع ہوئے کیونکہ بھائی مسلمان کو نقصان دیتا ہے۔

Marfat.com

۲۱۷۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ۔

۲۱۷۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے (البتہ اگر بیع نہ ہو اور مشتری اس بائع کے پاس سے چلا آئے تو اپنا مال بیچنے میں قباحت نہیں ہے)۔

۲۱۷۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ ۔

۲۱۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے نرخ چکانے پر نرخ نہ چکائے (البتہ اگر وہ چکا چکے اور عقد نہ ہو تو اس کا چکانا درست ہے)۔

## ۱۴ :بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

## نجش کی ممانعت

تشریح ۞ وہ یہ ہے کہ بائع سے سازش کر کے مال کی قیمت بڑھائے اور خریدنا منظور نہ ہو تا کہ دوسرے خریدار دھوکہ کھائیں اور قیمت بڑھائیں ہمارے زمانہ میں نیلام میں اب اکثر لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور یہ بے تکلف اس فعل کو گناہ بھی نہیں سمجھتے ان کو اس باب کی حدیثیں سنا دینا چاہیے۔

۲۱۷۴ : حَدَّثَنَا قَرَاْتُ عَلٰى مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَافَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ ۔

۲۱۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نجش سے منع کیا (کیونکہ اس میں دوسرے بھائی مسلمانوں کا نقصان ہے اور صریح فریب بنا ہے)۔

۲۱۷۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوْا ۔

۲۱۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا نجش مت کرو۔

## ۱۵ :بَابُ النَّهْيِ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ

## شہر والا باہر والے کو مال نہ بیچے

تشریح ۞ اس کا مطلب یہ ہے کہ باہر والا مثلاً غلہ شہر میں لائے اور اس کی نیت یہ ہو کہ آج کے نرخ سے بیچ ڈالے اس میں شہر والوں کو فائدہ ہو ان کو غلہ کی احتیاج ہو لیکن ایک شہر والا اس کو بھڑ ادے کہ تو اپنا مال ابھی نہ بیچ مجھ کو دے دے میں مہنگی قیمت سے بیچ دوں گا تو اس سے منع کیا کیونکہ اس میں نقصان ہے عام لوگوں کا گو صرف ایک شخص کا فائدہ ہے مگر یہ قاعدہ ہے کہ ایک شخص کے فائدے کے لئے عام نقصان جائز نہیں ہو سکتا صحیحین میں ہے انس سے کہ یہ منع ہوا ہم کو اگرچہ شہر والا باہر والے کا سگا بھائی ہو اور علماء کا اس پر اتفاق ہے۔

۲۱۷۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۲۱۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ خود بیچنے دے اگر وہ سستا بیچ ڈالے تو اس کو منع نہ کرے۔

۲۱۷۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۲۱۷۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے اور چھوڑ دو لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایک کو دوسرے سے روزی دیتا ہے۔

۲۱۷۸ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِاَبْنِ عَبَّاسٍ مَاقَوْلُهٗ حَاضِرٌ لِبَادٍ ؟ قَالَ لَايَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

۲۱۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے منع کیا اس سے کہ بستی والا باہر والے کے لئے بیچے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا بستی والا باہر والے کا دلال نہ بنے۔

## ۱۶ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ

## باہر سے جو لوگ مال لا رہے ہوں ان سے بستی میں آنے سے پیشتر جا کر ملنا منع ہے

تشریح ۞ اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ باہر والوں کو بستی کا نرخ معلوم نہیں ہوتا تو یہ پہلے سے جا کر ان سے مل کر ان کا مال سستے نرخ سے خرید کر لیتا ہے جب وہ بستی میں آتے ہیں اور نرخ معلوم کرتے ہیں تو ان کو ندامت ہوتی ہے یہ اس لئے منع ہوا کہ اس میں نقصان ہے باہر والے سوداگروں کا اور شہر والوں کا بھی باہر والوں کا تو ظاہر ہے شہر والوں کا اس لئے کہ شاید جب وہ شہر میں آتے تو سستا بیچتے اب اس شہر والے نے ان کا مال لے لیا اس کو جلدی نہیں جانے کی یہ آہستہ آہستہ مہنگا بیچے گا۔

۲۱۷۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْاَجْلَابَ فَمَنْ تَلَقّٰى مِنْهُ شَيْئًا فَاشْتَرٰى فَصَاحِبُهٗ بِالْخِيَارِ اِذَا اَتَى السُّوْقَ۔

۲۱۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قافلہ والوں سے مت ملو اگر کوئی ملے (اور وہ مال خرید لے) تو مال والے کو اختیار ہوگا جب بازار میں آئے (چاہے بیع قائم رکھے چاہے فسخ کر ڈالے)۔

۲۱۸۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ۔

۲۱۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا قافلہ والوں سے ملنے کو (یعنی جو مال باہر سے لائے)۔

Marfat.com

۲۱۸۱ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ۔ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ ۔

۲۱۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا مال بیچنے والوں سے جا کر ملنے سے۔

تشریح ۞ یہ صحیحین میں ہے اور موطا میں ہے ابو ہریرۃؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مت ملو سواروں سے جا کر بیع کے لئے اور تم میں سے ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نجش مت کرو اور بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے اور اونٹ اور بکریوں کا دودھ تھنوں میں مت روک رکھو (تاکہ مشتری دھوکہ کھائے)۔

## ۱۷: بَابُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا

## جب تک بائع اور مشتری ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو ہر ایک کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر ڈالے

تشریح ۞ اگر چہ ایجاب اور قبول یعنی بعت اور اشتریت ہو چکا ہو اہلحدیث کا یہی مذہب اور یہی قول ہے علیؓ اور ابو برزہ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرۃؓ اور تابعین میں سے شریح اور شعبی اور طاؤس اور عطا اور ابن ابی ملیکہ کا یہ بخاری نے نقل کیا اور ابن منذر نے کہا سعید بن مسیب اور زہری اور ابن ابی ذئب کا اہل مدینہ میں سے بھی یہی قول ہے اور حسن بصری اور اوزاعی اور ابن جریج بھی اس کے قائل ہیں اور ابن حزم نے مبالغہ کیا اور کہا تابعین میں کوئی اس کا مخالف نہیں معلوم ہوتا سوا ابراہیم نخعی کے اور اس اختیار کو خیار مجلس کہتے ہیں یعنی جب تک بائع اور مشتری بیع کے بعد اسی مقام میں رہیں تو ہر ایک کو فسخ بیع کا اختیار ہے اگر چہ اختیار کو خیار کی شرط نہ ہوئی اور صاحب بحر نے کہا کہ شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ یہ کہتے ہیں کہ جب عقد ہو گیا یعنی ایجاب اور قبول تو فسخ کا اختیار نہ رہے گا الا اس صورت میں کہ اختیار کی شرط ہوئی ہو اور پہلا قول حق ہے یعنی اہل حدیث کا مذہب (روضہ)

۲۱۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا وَكَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ۔

۲۱۸۲: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی بیع اور شراء کریں تو ہر ایک کو اختیار ہے (بیع توڑنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں (مثلاً یوں کہے بیع کو اختیار کر) پھر ایک نے دوسرے کو اختیار دیا اور انہوں نے بیع کو اختیار کیا (یعنی بیع کا نفاذ چاہا تو اب بیع واجب (اور نافذ) ہوگی اسی طرح اگر بائع اور مشتری جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہوگئی۔

Marfat.com

تشریح ❀ حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جدا ہونے سے بدنوں کا جدا ہونا مراد ہے اور ابن عمرؓ جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی سمجھے تھے دوسری روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ جب کسی بیع کو پورا کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم مشی کرتے تا کہ بیع لازم ہو جائے اور اگر تفرق اقوال مراد ہوتا ہے یعنی ایجاب اور قبول کا ہو جانا تو اس حدیث کا بیان کرنا ہی بیکار تھا اس لئے کہ جب تک ایجاب وقبول نہ ہوں عقد بیع تمام ہی نہیں ہوا تو وہ نافذ کیونکر ہوگا یہ صریح ظلم ہے حنفیہ کا کہ تمام صحابہؓ اور تابعین کے برخلاف ایک معنی نکالتے ہیں اور صرف نخعی کی پیروی میں حق سے چشم پوشی کرتے ہیں۔

۲۱۸۳ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ عَبْدَةَ وَاَحْمَدُبْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْوَضِيْءِ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا۔

۲۱۸۳: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔

تشریح ❀ ایک دوسرے سے یعنی ایک دوسرے کے پاس سے نہ چلا جائے اور اگر دونوں کشتی میں ہوں تو جب تک دونوں ایک جگہ نہ بیٹھے رہیں اگر چہ کشتی ہی دور چلی جائے اختیار باقی رہے گا اور حنفیہ نے جو تفریق اقوال سمجھا ہے یہ ایک نیا معنی ہے عرب میں اقوال کا تفرق کوئی چیز نہیں ہے اور نہ تفرق کے لفظ سے کبھی اقوال کا تفرق سمجھ سکتے تھے یہ ایک نئی بات دل سے نکالی ہوئی ہے جس کی لغت بھی تائید نہیں کرتی۔

۲۱۸۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا۔

۲۱۸۴: سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

## ۱۸ :بَابُ بَيْعِ الْخَيَارِ

## اختیار کی بیع

۲۱۸۵ :حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ ابْنُ عِيْسٰى الْمِصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَعْرَابِ حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِخْتَرْ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا۔

۲۱۸۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے چارے کا بوجھ خریدا جب بیع ہو چکی تو آپ ﷺ نے گنوار سے فرمایا تجھ کو اختیار ہے خواہ بیع قائم رکھے یا فسخ کر ڈالے ) گنوار نے کہا اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عمر دے میں بیع کو اختیار کرتا ہوں۔

تشریح ❀ ایسی صورت میں جب طرفین بیع کو اختیار کر لیں تو خیار مجلس باقی نہ رہے گا جیسے اوپر کی حدیث میں گزرا۔

Marfat.com

۲۱۸۶ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمِشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ مُحَمَّدٍ ۔ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ الْمَدَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ ۔

۲۱۸۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بیع رضا مندی سے ہوتی ہے (بائع اور مشتری کی اگر ایک بھی ناراض ہو تو بیع نہ ہوگی۔

## ۱۹ : بَابُ الْبَيِّعَانِ يَخْتَلِفَانِ

## اگر بائع اور مشتری اختلاف کریں

۲۱۸۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَانَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَاعَ مِنَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيْقًا مِنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ ۔ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِعْتُكَ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا وَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بِعَشْرَةِ آلَافٍ ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ قَالَ فَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ اَرُدَّ الْبَيْعَ فَرَدَّهُ ۔

۲۱۸۷: حضرت عبدالرحمان سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے اشعث بن قیس کے ہاتھ ایک غلام بیچا امارت کے غلاموں میں سے پھر دونوں نے اختلاف کیا ثمن میں ابن مسعود نے کہا میں نے بیس ہزار کو بیچا ہے اشعث نے کہا میں نے تو تم سے دس ہزار کو خریدا ہے عبداللہ نے کہا اگر تو چاہے تو میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اشعث نے کہا بیان کرو عبداللہ نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے جب بائع اور مشتری اختلاف کریں اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں جس شے کی بیع ہوئی ہے وہ اسی طرح موجود ہو تو بائع کا قول مقبول ہوگا یا بیع کو فسخ کر ڈالیں گے اشعث نے کہا تو میں چاہتا ہوں بیع کو فسخ کروں عبداللہ نے بیع کو فسخ کر لیا۔

تشریح ﴿﴾ شافعی اور اہل حدیث کا عمل اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو قدر ثمن یا شرط خیار وغیرہ میں تو بائع کو قسم دیں گے اور مشتری کو اختیار ہوگا خواہ بائع کی قسم کے موافق راضی ہو کر بیع قبول کرے خواہ خود قسم کھائے اگر دونوں نے قسم کھائی اور راضی ہو گئے تو خیر ورنہ قاضی عقد بیع فسخ کر دے گا اور حنفیہ کے نزدیک دونوں کو قسم دیں گے اور بیع کرا دیں گے اور جس نے گواہ پیش کئے اس کا قول ہوگا اگر دونوں نے گواہ پیش کئے تو جس گواہی میں زیادت کا اثبات ہو وہ مقدم ہوگی اور اگر ثمن اور بیع دونوں میں اختلاف ہو بائع کے گواہ ثمن میں مقدم ہوں گے اور مشتری کے بیع میں واللہ اعلم۔

## ۲۰ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَالَمْ يَضْمَنْ

## جو چیز پاس نہ ہو اس کی بیع اور جس چیز کا ضامن نہ ہو اس کا نفع لینا منع ہے

۲۱۸۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

۲۱۸۸: حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے عرض کیا

Marfat.com

ثَنَا مُحَمَّدٌ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ مَاهَكَ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَسْأَلُنِى الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِیْ اَفَا بِيعُهُ ؟ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک آدمی مجھ سے ایک چیز کی بیع چاہتا ہے اور وہ میرے پاس نہیں ہے کیا میں اس کی بیع کرلوں؟ (پھر اس چیز کو کہیں سے لا کر مشتری کو دے دوں) آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز تیرے پاس نہیں ہے اس کو مت بیچ۔

۲۱۸۹ : حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح: وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَا ثَنَا اَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ.

۲۱۸۹ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو چیز تیرے پاس نہیں ہے اس کی بیع حلال نہیں ہے اور نہ اس چیز کا نفع درست ہے جس کا تو ضامن نہیں ہے۔

تشریح ۞ یعنی اگر وہ شے تلف ہو جائے تو تیرا کچھ نقصان نہ ہو ایسی شے کا نفع اٹھانا بھی درست نہیں یہ شرع کا ایک عام مسئلہ ہے کہ ہمیشہ ضمان کے ساتھ ملتا ہے جو شخص کسی چیز کا ضامن ہے وہی اس کے نفع کا مستحق ہے اس لئے ہزار ہا مسئلے نکلتے ہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ ابھی مشتری نے بیع پر قبضہ نہیں کیا اور وہ شے مشتری کے ضمان میں داخل نہیں ہوئی اب مشتری اگر اس کو قبضے سے پہلے کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالے اور نفع کمائے تو درست نہیں ہے۔

۲۱۹۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَكَّةَ نَهَاهُ عَنْ شَفِّ مَالَمْ يُضْمَنْ۔

۲۱۹۰: حضرت عتاب بن اسیدؓ سے روایت ہے جب آنحضرت ﷺ نے ان کو مکہ کی طرف بھیجا تو منع کیا اس چیز کا نفع لینے سے جو ابھی ضمان میں نہیں آئی (اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف بھی ہے اور مدلس بھی اور عطاء کی عتاب سے ملاقات ثابت نہیں ہے)۔

## ۲۱ : بَابُ اِذَا بَاعَ الْمُجِيْزَانِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ

## جب دو حقداروں نے بیع کی!

تشریح ۞ مثل مؤکل اور وکیل دونوں نے علیحدہ علیحدہ بیع کی یا دو شریکوں میں سے ہر شریک نے جدا گانہ ایک ہی مال کو بیچا اور ایک کی دوسرے کو خبر نہ تھی۔

۲۱۹۱ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ۔ اَوْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا ۔

۲۱۹۱ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ یا سمر بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک چیز دو آدمیوں کے ہاتھ بیچی تو جس کے ہاتھ پہلے بیچی اس کو وہ شے ملے گی۔

۲۱۹۲ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِی السَّرِیِّ الْعَسْقَلَانِیِّ

۲۱۹۲ : حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دو اختیار والے ایک شے کی بیع کریں تو جس نے پہلے بیع کی اس کا اعتبار ہوگا۔

تشریح ﴿﴾ اور دوسرے کی بیع لغو ہو جائے گی۔

## ۲۲: بَابُ بَيْعِ الْعُرْبَانِ

## باب عربان کی ممانعت

تشریح ﴿﴾ وہ یہ ہے کہ مشتری بائع کو ایک روپیہ یا زیادہ یا کم بیعانہ کے طور پر دے اور یہ شرط کرے کہ اگر یہ چیز میں نہ لوں گا تو بیعانہ کا روپیہ بائع کا ہو جائے گا مشتری کو واپس نہ ملے گا ہمارے زمانہ میں اس کو سائی کہتے ہیں اور اس کا عام رواج ہو گیا ہے سرکاری معاملات میں بھی اور عام لوگوں میں بھی اگر مشتری وہ معاملہ نہ کرے تو سائی ضبط ہو جاتی ہے یہ صریح ظلم اور ناجائز اور خلاف شرع ہے۔

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔

۲۱۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا عربان کی بیع سے۔

تشریح ﴿﴾ اس کو نکالا امام احمد اور نسائی اور ابوداؤد نے بھی اور اس کے معارض نہیں ہے وہ جو عبدالرزاق نے نکالا اپنی مسند میں زید بن اسلم سے کہ آنحضرت ﷺ پوچھے گئے بیع عربان سے آپ ﷺ نے اس کو جائز رکھا کیونکہ یہ روایت مرسل ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن ابی یحییٰ ضعیف ہے امام مالک نے موطا میں کہا بیع عربان جو ہم سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ آدمی ایک غلام یا ایک لونڈی خریدے یا ایک جانور کرائے پر لے پھر بائع سے یا جانور کے مالک سے یہ کہے کہ میں تجھ کو ایک دینار یا ایک درہم یا اس سے زیادہ یا کم دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر میں یہ غلام یا لونڈی مول لے لوں گا یا جانور کرائے سے لے لوں گا تو جو میں تجھے دیتا ہوں وہ زر ثمن یا کرایہ میں محسوب ہوگا اور اگر میں یہ غلام یا لونڈی نہ لوں یا جانور کرایہ پر نہ لوں تو جو میں دیتا ہوں وہ تیرا ہو جائے گا مفت۔

میں کہتا ہوں اہل علم نے یہی کہا ہے منہاج میں ہے کہ عربان کی بیع صحیح نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی چیز خریدے اور کچھ روپیہ دے دے اس شرط پر کہ اگر وہ چیز لے لوں گا تو یہ روپیہ ثمن میں محسوب ہوں گے بائع کو محلی نے کہا صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بیع ہبہ اور رو ہبہ دونوں شرط پر مشتمل ہے۔ (روضہ)

۲۱۹۴: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ كَاتِبِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔

۲۱۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا عربان کی بیع سے ابو عبداللہ نے کہا عربان یہ ہے کہ آدمی ایک جانور سو دینار کو خریدے اس میں سے دو دینار بیعانہ کے طور پر

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُرْبَانُ عَنْ يَشْتَرِىَ الرَّجُلُ دَآبَّةً بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَيُعْطِيْهِ دِيْنَارَيْنِ عُرْبُوْنًا فَيَقُوْلُ وَ اِنْ لَّمْ اشْتَرِى الدَّآبَّةَ فَالدِّيْنَارَيْنِ لَكَ۔
وَقِيْلَ يَعْنِىْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَشْتَرِىَ الرَّجُلُ الشَّىْءَ فَيَدْفَعَ اِلَى الْبَائِعِ دِرْهَمًا اَوْاَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ۔ وَيَقُوْلُ اِنْ اَخَذْتُهٗ وَاِلَّا فَالدِّرْهَمُ لَكَ۔

دے اور کہے اگر میں یہ جانور نہ لوں گا تو دو دینار تو لے لینا اور بعضوں نے کہ آدمی ایک شے خریدے پھر بائع کو ایک درہم یا زیادہ یا کم دے اور کہے اگر میں نے یہ شے لی تو بہتر نہیں تو وہ درہم یا جو دیا ہے تیرا ہے۔

## ۲۳ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

## باب: بیع حصاۃ اور بیع غرر سے ممانعت

تشریح ۞ بیع حصاۃ یہ ہے کہ آدمی کنکری پھینکے اور جس چیز پر وہ کنکری جا کر گرے اس کی بیع ہو جائے یہ بیع جاہلیت میں مروج تھی اور بیع غرر یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو جیسے مچھلی دریا میں یا پرندہ ہوا میں اس کی بیع کرے۔

۲۱۹۵ :حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِىُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ۔

۲۱۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع فرمایا غرر (دھوکے) کی بیع سے اور حصاۃ (کنکری) کی بیع سے۔

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِىُّ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

۲۱۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا بیع غرر سے۔

تشریح ۞ امام احمد نے ابن مسعودؓ سے نکالا مرفوعاً مت خرید و مچھلی کو پانی میں وہ غرر ہے اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہے اور بیہقی نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی مسوی میں ہے امام مالک نے کہا غرر اور مخاطرہ میں یہ داخل ہے کہ آدمی کا غلام بھاگ گیا ہو یا جانور گم ہو گیا ہو اور اس کی قیمت پچاس ہزار دینار ہو ایک دوسرا شخص اس سے کہے میں اس غلام یا جانور کو بیس دینار میں تجھ سے خریدتا ہوں اگر خریدار نے اس کو پایا تو بائع کو تیس دینار کا نقصان ہوا اگر نہ پایا تو خریدار کے بیس دینار گئے امام مالک نے کہا اس بیع میں ایک اور قباحت ہے وہ یہ کہ معلوم نہیں اب اس غلام یا جانور کا کیا حال ہے اس کی قیمت بڑھ گئی ہے اور یہ بڑا خطرہ ہے امام مالک نے کہ ہمارے نزدیک یہ بھی مخاطرہ اور غرر میں داخل ہے کہ عورتوں یا بادیان کے پیٹوں میں جو بچے ہوں ان کو خریدے معلوم نہیں بچہ ہوتا ہے یا نہیں اگر ہو تو برا ہے یا اچھا پورا یا ادھورا نر یا مادہ ان میں سے ہر ایک کی قیمت جداگانہ ہے زائد اور کم انتہی۔ (روضہ)

Marfat.com

۲۴ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ شَرَاءِ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ وَضُرُوْعِهَا وَضَرْبَةِ الْغَائِصِ

باب: جانوروں کے پیٹ میں اوران کے تھنوں میں جو ہے اس کی بیع کی ممانعت اورغوطہ مارنے والا اپنا غوطہ بیچے یا شکاری اپنا ایک بار کا شکار یہ بھی منع ہے

۲۱۹۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلُ ثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعَبْدِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَاءِ مَافِيْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ حَتّٰى تَضَعَ وَعَمَّا فِيْ ضُرُوْعِهَا اِلَّا بِكَيْلٍ وَعَنْ شَرَاءِ الْعَبْدِ وَهُوَ اٰبِقٌ وَعَنْ شَرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمُ وَ عَنْ شَرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى تُقْبَضَ وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ ـ

۲۱۹۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے منع کیا جانوروں کے پیٹوں میں جو ہے اس کے خریدنے سے یہاں تک کہ وہ جنیں جب جنیں تو اب بچہ کا بیچنا درست ہے اور جو ان کے تھنوں میں ہے یہاں تک کہ وہ ماپا جائے یعنی دودھ کو دوہ کر ماپیں اس وقت بیچنا درست ہے اور منع کیا بھاگے ہوئے غلام کے خریدنے سے اور غنیمت (لوٹ) کا مال خریدنے سے یہاں تک کہ وہ تقسیم کیا جائے (جب تقسیم ہو جائے تو اب خریدنا درست ہے اور منع کیا صدقات کے خریدنے سے جب تک وہ قبضہ میں نہ آ جائیں (صاحب صدقہ کے) اور منع کیا غوطہ مار کا ایک غوطہ خریدنے سے۔

تشریح ❀ کہ ایک غوطہ میں جو نکلے کیونکہ اس میں دھوکہ ہے یہ ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں غائص ہو اور بعض نسخوں میں قانص ہے تو یہ ترجمہ ہوگا کہ شکاری کا ایک ضربہ یعنی ایک بار جال پھینکنے میں جو جانور آئیں ان کی بیع سے منع کیا کیونکہ اس میں دھوکہ ہے غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے خریدنے کی ممانعت ابن عباسؓ کی حدیث میں بھی وارد ہے اس کو نسائی نے نکالا اور ابو ہریرہؓ کی حدیث میں اس کو احمد اور ابوداؤد نے نکالا اور دوسری روایتوں میں میوے کی بیع منع ہے جب تک کھانے کے لائق نہ ہو جائے اور بالوں کی بیع جانور کی پیٹھ پر اور دودھ کی تھنوں میں اور گھی کی دودھ میں اس کو دارقطنی اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے نکالا لیکن اس کی سند میں عمرو بن فروخ ہے ثقہ کہا اس کو یحییٰ بن معین نے اور غرر کی حدیثیں اس کو قوی کرتی ہیں کیونکہ ان سب میں غرر ہے۔

۲۱۹۸ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ـ

۲۱۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا حمل کا حمل بیچنے سے۔

تشریح ❀ اس کو امام مسلم اور مالک نے بھی نکالا صحیحین میں ہے کہ جاہلیت والے اونٹ کا گوشت خریدتے تھے حمل کے حمل تک وہ یہ ہے کہ اونٹنی اپنا حمل جنے پھر اس کا بچہ حمل سے ہو وہ جنے تو آپ ﷺ نے اس سے منع کیا اور بعضوں نے کہا خود حمل کا حمل بیچنا مراد ہے اور بعضوں نے کہا اس کے بچے کا بیچنا اور ابوسعید کی حدیث میں جانوروں کے پیٹ

Marfat.com

میں جو ہے اس کا بیچنا منع ہے جیسے اوپر گزرا اس کو احمد اور بزار اور دار قطنی نے بھی نکالا لیکن اس کی سند میں شہر بن حوشب ہے اور وہ ضعیف ہے اور امام مالک نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ حیوان میں ربا نہیں ہے بلکہ حیوان میں تین چیزیں منع ہیں ایک حمل دوسرے نطفہ تیسرے حمل کا حمل یعنی ان تینوں چیزوں کا بیچنا۔

میں کہتا ہوں اہل علم کا اس پر اتفاق ہے امام محمد نے کہا یہ سب بیعیں مکروہ ہیں اور ان کی بیع جائز نہیں کیونکہ وہ غرر ہیں ہمارے نزدیک۔

اور منہاج میں ہے کہ منع کیا حضرت ﷺ نے حمل کے حمل سے اور وہ کیا ہے بچہ کا بچہ اس طرح پر کہ خود اس کو بیچے یا اور کوئی چیز اس وعدے پر بیچے کہ جب تک بچہ کا بچہ ہو۔

## ۲۵ : بَابُ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ

۲۱۹۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ـ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ـ ثَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ فَقَالَ لَكَ فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَدَحٌ نَشْرَبُ فِيْهِ الْمَاءَ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا قَالَ فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ـ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخِرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَفَعَلَ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَّ فِيْهِ عُوْدًا بِيَدِهٖ وَقَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَلَا اَرَاكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَجَعَلَ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اشْتَرِ بِبَعْضِهَا طَعَامًا وَبِبَعْضِهَا ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِیَٔ وَالْمَسْاَلَةُ

## باب: نیلام (بولی) کا بیان

۲۱۹۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک مرد انصاری نبیؐ کے پاس آیا آپؐ سے سوال کرتا تھا آپؐ نے فرمایا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے اس نے عرض کیا جی ہاں ایک کملی ہے جس میں سے ہم کچھ اوڑھتے ہیں اور کچھ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں آپؐ نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لے آ وہ گیا اور لے آیا آپؐ نے ان دونوں چیزوں کو لیا اپنے ہاتھ میں اور فرمایا کون خریدتا ہے ان کو ایک شخص بولا میں لیتا ہوں دونوں کو ایک درہم کے بدل آپؐ نے فرمایا کون بڑھاتا ہے ایک درہم پر دو بار فرمایا یا تین بار (یہی نیلام ہے یعنی بیع من یزید) ایک شخص بولا میں ان دونوں کو دو درہم کے بدل لیتا ہوں آپؐ نے اس کو دیا ان دونوں چیزوں کو اور اس سے دو درم لے کر اس انصاری مرد کو دیئے اور فرمایا ایک درہم کا اناج خرید کر اپنے گھر والوں کو دے آ اور دوسرے درہم کا ایک کلہاڑہ خرید اور میرے پاس لے کر آ اس نے ایسا ہی کیا آپؐ نے وہ کلہاڑہ لے کر اس میں ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے جما دی اور فرمایا جا اور لکڑیاں لا (جنگل سے اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آنا وہ لکڑیاں لانے لگا اور بیچنے لگا پھر آیا (نبیؐ کے پاس) اور اسکے پاس دس درہم تھے آپؐ نے فرمایا اب چند دن کا غلہ لے اور چند درہم کا کپڑا پھر فرمایا یہ تیرے لئے بہتر

Marfat.com

نُكْتَةٌ فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْلِذِيْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْدَمٍ مُوْجِعٍ

ہے (اپنی محنت سے کمانا) اس سے کہ تو آئے اور سوال تیرے منہ پر داغ ہو قیامت کے دن بے شک سوال درست نہیں ہے مگر اسکو جو انتہاء کا محتاج ہو یا سخت قرضدار ہو یا خون میں گرفتار ہو جو ستائے۔

تشریح ۞ یعنی کسی کا خون کیا اور مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو گئے لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں ہے اب مقتول کے وارث اس کو ستار ہے ہیں اور دیت کا تقاضا کر رہے ہیں تو اس کو سوال کرنا درست ہے تا کہ روپیہ جمع کرے دیت ادا کرے اسی طرح سخت قرضداری سے یہ مطلب ہے کہ قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہوا گر قرض مال کے برابر ہو تو وہ سخت نہیں ہے مال کو بیچ کر قرضداری ادا کرے اسی طرح انتہاء کی محتاجی یہ کہ ایک رات دن کی قوت اس کے پاس نہ ہو اور بعضوں نے کہا نصاب کے موافق اس کے پاس مال نہ ہو واللہ اعلم۔

## ٢٦: بَابُ الْاِقَالَةِ

## باب اقالہ یعنی بیع فسخ کرنے کا بیان

تشریح ۞ جب بیع بشرط خیار ہو تو جس کو اختیار دیا گیا ہو اس کو فسخ کا اختیار حاصل ہوتا ہے اگر دونوں نے اختیار رکھا تو دونوں کو اختیار رہو گا لیکن اگر اختیار کی مدت گزر جائے یا اختیار کی شرط ہی نہ ہو تو اب بیع فسخ نہیں ہو سکتی الا اس صورت میں جب بائع اور مشتری دونوں راضی ہو جائیں اور دونوں مل کر بیع کو فسخ کریں تو جب یہ چاہیں ہو سکتا ہے اگر ایسا ہوتا ہے کہ مشتری یا بائع ایک مدت کے بعد اپنا نقصان دیکھ کر فسخ بیع چاہتا ہے لیکن دوسرے فریق کے وہ اختیار میں ہوتا ہے تو حدیث میں اس کی ترغیب دی کہ ایسی حالت میں بھی بیع کا فسخ کر دینا بہتر ہے اور ثواب ہے کیونکہ وہ احسان ہے مسلمان پر۔

٢٢٠٠: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى اَبُوالْخَطَّابِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ: ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

٢٢٠٠: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو اقالہ کر دے گا (یعنی بیع پر اس کے ساتھ راضی ہو جائے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اقالہ کر دے گا قیامت کے دن (مسلمان کے ساتھ احسان کرنے کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو دے گا)۔

## ٢٧: بَابُ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُسَعِّرَ

## باب: نرخ مقرر کرنا منع ہے

تشریح ۞ قدیم زمانوں میں اور اگلی حکومتوں میں یہ دستور تھا کہ جب غلہ کی گرانی ہو جاتی اور غرباء شکایت کرتے تو ناعاقبت اندیش حکام غلہ کے بیوپاریوں کو بلا کر ان کو مارتے پیٹتے سزائیں دیتے اور ایک نرخ مقرر کر دیتے کہ اس نرخ پر بیچو وہ بیچارے جبراً وقہراً جان اور عزت کے ڈر سے اس نرخ پر بیچتے اور اپنا نقصان کرتے اس برے انتظام کا یہ اثر ہوتا کہ چند ہی روز میں بیوپاری غلہ منگوانا چھوڑ دیتے اور سارا ملک کا ملک فاقوں کے مارے ہلاک ہو جاتا اور قحط پھیل جاتا شرع میں بھی اس برے انتظام سے منع فرمایا سبحان اللہ شریعت کا کیا عمدہ قانون ہے جس میں دین اور دنیا دونوں کی بھلائی ہے۔

Marfat.com

۲۲۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَةٍ فِیْ دَمٍ وَلَا مَالٍ۔

۲۲۰۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نرخ مہنگا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرخ مہنگا ہو گیا آپ ﷺ ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا ہے کبھی روک لیتا ہے کبھی چھوڑ دیتا ہے وہی روزی دینے والا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ سے ملوں اور اس وقت کوئی شخص مجھ سے طالب ہو کسی مظلمہ کا جان یا مال میں۔

تشریح ✿ یعنی نہ مالی اور نہ جانی کسی طرح کا ظلم میں نے کسی پر نہ کیا ہو حدیث میں اشارہ ہے کہ نرخ مقرر کرنا (یعنی قیمتوں پر کنٹرول کرنا) ایک مالی ظلم ہے بیوپاریوں پر اور غلہ کے تاجروں پر اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی اور بزار اور ابویعلی نے بھی روایت کیا اور ابن حبان اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا اور اس باب میں کئی حدیثیں آئیں۔ ہدایہ میں ہے کہ بادشاہ وقت کو نرخ مقرر نہ کرنا چاہئے البتہ اگر غلہ کے بیوپاری عمداً بلاوجہ نرخ کو بہت گراں کر دیں اور قاضی علامہ خلائق کے حقوق کو بدوں نرخ معین کرنے کے نہ بچا سکے تو اہل الرائے کے مشورے سے نرخ مقرر کرنے میں قباحت نہیں۔

مترجم کہتا ہے میں صاحب ہدایہ کی اس رائے کے مخالف ہوں حدیث میں مطلق نرخ معین کرنے سے ممانعت ہے اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ حاکم نے جہاں نرخ میں دخل دیا تو بڑی بڑی آفتیں پڑ گئیں اور اخیر میں قحط کی شدت سے لوگ ہلاک ہو گئے پس کسی حال میں نرخ مقرر کرنا نہیں چاہئے البتہ اگر یہ معلوم ہو کہ غلہ کے بیوپاری بلاوجہ غلہ کو مہنگا بیچتے ہیں اور ان کو مال سستا پڑتا ہے لیکن لوگوں کو ستاتے ہیں تو اس کو عمدہ علاج یہ ہے کہ حاکم اپنی طرف سے ایک غلہ کا تجارت خانہ کھول دے اور باہر سے غلہ منگوا کر تھوڑے نفع پر یا اصل لاگت پر لوگوں کے ہاتھ بیچے اس صورت میں بیوپاری خود بخود سستا کریں گے تو رعایا کا نقصان نہیں وہ حاکم کے تجارت خانہ میں سے غلہ لے لیں گے اگر حاکم خود نہ کر سکے تو چند خدا ترس رحمدل تاجروں کو ایسا کرنے کی ترغیب دے اور حکومت کی جانب سے ان کی امداد کی جائے۔

۲۲۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَوْلَا قَوَّمْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اُفَارِقَكُمْ وَلَا يَطْلُبُنِیْ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِمَظْلِمَةٍ ظَلَمْتُهٗ۔

۲۲۰۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نرخ مہنگا ہوا لوگوں نے کہا کاش آپ قیمت مقرر کر دیں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم میں سے جدا ہوں اور کوئی مجھ سے مطالبہ نہ کرتا ہو کسی مظلمہ کا جو میں نے اس پر ظلم کیا ہو اس حدیث کی سند میں سعید بن ابی عروبہ ہے آخر عمر میں اس کا حافظہ مختلط ہو گیا تھا ابن حبان نے

Marfat.com

کہا یہ کبھی خطا کر جاتے ہیں)۔

## ۲۸: بَابُ السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ — خرید وفروخت میں آسانی کرنا

تشریح ﴿﴾ یعنی ذرہ ذرہ سی چیز یا قیمت کے لئے تقاضا اور سختی نہ کرنا اگر بائع ہو تو قیمت میں کچھ کم آئے تب بھی قبول کر لینا اگر مشتری ہو اور مال میں کچھ خفیف سا نقص ہو تو تکرار نہ کرنا لے لینا ماپ تول میں زیادہ جھگڑا نہ کرنا معین وزن یا ماپ سے کچھ زیادہ دے دینا غرض لوگوں کا دل خوش رکھنا اور خلق کے ساتھ معاملہ کرنا بیوقوف سمجھتے ہیں کہ ایسا تاجر کو نقصان ہوگا اور اس کو بھولا نادان جانتے ہیں لیکن وہ خود جاہل ہیں ان کو یہ معلوم ہی نہیں کہ جو کوئی تاجر ایسا ہوتا ہے تو تمام مشتری اسی کے پاس آتے ہیں اور اسی کا مال لے جاتے ہیں دوسری جگہ اگر عمدہ اور کچھ سستا بھی ملے تو وہاں سے نہیں لیتے اور خوش خلقی کی وجہ سے اسی وجہ کا فائدہ چاہتے ہیں چند ہی روز میں یہ تاجر بہت بڑھ جاتا ہے اور اس کی تجارت چمک جاتی ہے اور ایک خفیف نقصان کے عوض اس کو ہزاروں لاکھوں کا فائدہ حاصل ہوتا ہے غرض قربان شریعت اور صاحب شریعت نے جو حکم دیا ہے وہ ایک جو ہر بیش بہا ہے جس کی قدر و منزلت وہی جانتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم دی ہے۔

۲۲۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانِ الْبَلْخِيُّ اَبُوْبَكْرٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَدْخَلَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا بَائِعًا وَمُشْتَرِيًا ۔

۲۲۰۳: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جنت میں لے جائے اس شخص کو جو نرم ہو بیچنے اور خریدنے کی حالت میں (اس حدیث کی سند منقطع ہے ورنہ اس کے راوی سب ثقہ ہیں)۔

۲۲۰۴ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اِذَا بَاعَ سَمْحًا اِذَا اشْتَرَى سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى۔

۲۲۰۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا للہ رحم کرے اس بندے پر جو ہمت والا ہو نرم ہو جب بیچے اور جب خریدے اور جب تقاضا کرے) کسی پر اپنے قرضے کا تو سہولت سے مانگے اگر وہ مہلت مانگے تو مہلت دے اگر واقعی وہ مفلس ہو تو معاف کر دے یا کچھ کم کر دے۔

## ۲۹ :بَابُ السَّوْمِ — باب: نرخ چکانا جائز ہے

۲۲۰۵ :حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا يَعْلَى بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ قَيْلَةَ اُمِّ بَنِيْ اَنْمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ

۲۲۰۵: قیلہ ام بنی انمار سے روایت ہے میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ کے کسی عمرے میں مروہ پہاڑ کے پاس اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایک عورت ہوں جو

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ بَعْضِ عُمَرِهٖ عِنْدَ الْمَرْوَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَبِيْعُ وَاَشْتَرِیْ فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَ الشَّیْءَ سُمِعْتُ بِهٖ اَقَلَّ مِمَّا اُرِيْدُ وَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ الشَّیْءَ سُمْتُ بِهٖ اَكْثَرَ مِنَ الَّذِیْ اُرِيْدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتّٰى اَبْلُغَ الَّذِیْ اُرِيْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَفْعَلِیْ يَا قَيْلَةُ اِذَا اَرَدْتِ اَنْ تَبْتَاعِیْ شَيْئًا فَاسْتَامِیْ بِهِ الَّذِیْ تُرِيْدِيْنَ۔ اُعْطِيْتِ اَوْمُنِعْتِ۔

خرید وفروخت کرتی ہوں تو میں جب کوئی چیز خریدنا چاہتی ہوں اس کی قیمت پہلے سے بھی کم کہتی ہوں جتنے کو میں لینا چاہتی ہوں پھر بڑھاتے بڑھاتے اپنے دل کی قیمت تک آ جاتی ہوں اور جب کوئی چیز بیچتی ہوں تو پہلے قیمت اس سے زیادہ بیان کرتی ہوں جتنے میں اسے دینا چاہتی ہوں پھر کم کرتے کرتے اس قیمت پر آ جاتی ہوں جتنے کو دینا چاہتی ہوں یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے قیلہ ایسا مت کر یہ ممانعت تنزیہی ہے اور کمال تقویٰ کے طور پر ہے اور آگے کی حدیث سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے جب تو کوئی چیز خریدنا چاہے تو جتنے کو لینا چاہتی ہے وہ دام کہہ دے خواہ بائع اتنے کو دے یا نہ دے اور جب تو کوئی چیز بیچنا چاہے تو ایک ہی دام کہہ دے جتنے کو تو دینا چاہتی ہے خواہ خریدار لے یا نہ لے اس کی سند میں انقطاع ہے اس لئے کہ ابن خثیم کی قیلہ سے ملاقات ثابت نہیں)۔

تشریح ۞ یہ امر اعلیٰ ہے اور کمال تقویٰ اور احتیاط ہے کہ تجارت میں ایک سخن ہو اور اس سے تجارت کی رونق بہت بڑھتی ہے اگر بھاؤ بنانا بھی درست ہے اور ممکن ہے کہ ممانعت سے یہ مطلب ہو کہ اگر مشتری تیری اصل لاگت دریافت کرے تو اس وقت جھوٹ بولنا اور لاگت زیادہ بتانا جائز نہیں یہ بالاتفاق حرام ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورتوں کو تجارت کرنا درست ہے اور غیر محرم سے بات چیت کرنا جائز ہے اگر کسی فساد کا ڈر نہ ہو کیونکہ تجارت میں بات چیت کی ضرورت پڑتی ہے۔

۲۲۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَقَالَ لِیْ اَتَبِيْعُ نَاضِحَكَ هٰذَا بِدِيْنَارٍ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! هُوَ نَاضِحُكُمْ اِذَا اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَتَبِيْعُهٗ بِدِيْنَارٍ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيْدُ نِیْ دِيْنَارًا دِيْنَارًا وَيَقُوْلُ مَكَانَ كُلِّ دِيْنَارٍ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ حَتّٰى بَلَغَ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ اَخَذْتُ بِرَاْسِ النَّاضِحِ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِیِّ

۲۲۰۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں حضورؐ کے ساتھ تھا ایک جہاد میں آپؐ نے مجھ سے فرمایا تو اپنے پانی لانے کا اونٹ میرے ہاتھ بیچتا ہے ایک دینار کے بدلہ اور اللہ تجھے بخشے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اونٹ آپ کا ہے جب میں مدینہ پہنچ جاؤں آپؐ نے فرمایا اچھا دو دینار کو بیچتا ہے اللہ بخشے جابر نے کہا پھر آپؐ اسی طرح سے ایک ایک دینار بڑھاتے رہے اور ہر بار یہ فرماتے رہے اللہ تجھے بخشے یہاں تک کہ بیس دینار تک پہنچے (گویا جابرؓ کے لئے بیس ہزار بار مغفرت کی دعا کی سبحان اللہ (ہے قسمت جابرؓ کی) جب میں مدینہ میں آیا تو میں نے اس اونٹ کا سر تھاما اور آنحضرت ﷺ کے پاس لے

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَعْطِهِ مِنَ الْغَنِيمَةِ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَاضِحِكَ فَاذْهَبْ بِهِ اِلٰى اَهْلِكَ۔

کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال جابر کو تھیلی میں بیس دینار دے اور مجھ سے فرمایا اپنا اونٹ بھی اپنے گھر والوں کے پاس لے جا۔

تشریح ❁ سبحان اللہ اس شفقت اور مہربانی کے قربان ایسے اخلاق سے صحابہ کو آپؐ سے عشق تھا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ گرتا تھا وہاں وہ خون بہا دینے جان اور مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار کرنا فخر جانتے۔

حدیث سے یہ نکلا کہ نرخ کرنا درست ہے اور یہ بھی نکلا کہ اگر بائع ایک جانور کو بیچے اور کسی مقام تک اس پر سواری کرنے کی شرط کر لے تو جائز ہے امام احمد اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ اپنی عادت کے موافق اس کو ناجائز کہتے ہیں اور یہ نرخ چکانا آپ کا بر سبیل شفقت تھا نہ بر سبیل تشدد اور سختی کیونکہ جابر تو ایک ہی دینار پر راضی ہو گئے تھے لیکن آپؐ نے بیس دیناروں تک بڑھایا اور مقصود جابرؓ سے سلوک کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا تھا ان کے باپ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور دس کنواری لڑکیاں یعنی جابرؓ کی بہنیں چھوڑ گئے تھے وہ بڑی تنگی میں مبتلا تھے اور بعض روایتوں میں ہے کہ جابرؓ جب لوٹ کر اپنے گھر میں آئے اور اپنے گھر والوں سے اونٹ کے بیچنے کا ذکر کیا انہوں نے جابرؓ کو ملامت کی کہ ایک ہی اونٹ گھر کے کاموں کے لئے تھا اس کو بھی تو نے بیچ ڈالا لیکن جابرؓ نے ان کی بات پر خیال نہ کیا اور اپنے وعدے کے موافق اونٹ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دینار دیئے اور اونٹ بھی فرمایا کہ اپنے گھر میں لے جاؤ شاید وحی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حال معلوم ہو گیا ہو اور شاید محض حسن اخلاق ہو غرض قربان ایسے رحیم اور کریم پیغمبر کے جو حسن ظاہری اور باطنی دونوں میں بے نظیر تھے۔

۲۲۰۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِي سَهْلٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا الرَّبِيعُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ۔

۲۲۰۷ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا نرخ چکانے سے سورج نکلنے سے پہلے ( کیوں کہ یہ وقت عبادت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ہے ) اور منع کیا دودھ والی بکری یا گائے کے ذبح کرنے سے۔

تشریح ❁ اس لئے کہ دودھ سے زیادہ فائدہ ہے ہمیشہ غذا ملے گی اور گوشت اس کا دو تین روز ہی کام آئے گا البتہ اگر دودھ والا جانور بوڑھا ہو گیا اور اس کا دودھ بند ہو گیا ہو تو ذبح کرنے میں مضائقہ نہیں۔

## ۳۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِيْمَانِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ

## باب : خرید وفروخت میں قسم کھانے کی کراہت

۲۲۰۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

۲۲۰۸ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا قیامت کے

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ یَمْنَعُهُ ابْنَ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُهُ اِلَّا لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰی لَهُ وَاِنْ لَمْ یُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ یَفِ لَهُ۔

دن نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے ایک تو وہ شخص جس کے پاس ایک بے آب و گیاہ جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہے اور وہ اس کو روکتا ہے مسافر سے (یعنی مسافر کو پینے کے لئے نہیں دیتا اور اس جنگل میں دوسرا کوئی مقام پانی کا نہیں ہے کہ مسافر وہاں سے پی لے دوسرے وہ شخص جس نے اپنا مال عصر کی نماز کے بعد بیچا اور اللہ کی قسم کھائی کہ اس نے اتنے کو لیا ہے پھر خریدار نے اس کی بات کو سچ جانا حالانکہ وہ سچ نہ تھی تیسرے وہ شخص جس نے ایک امام سے بیعت کی صرف دنیا کے لئے اگر اس نے دنیا کا مال اس کو دیا تو اس نے بیعت پوری کی نہ دیا تو بیعت پوری نہیں کی۔

تشریح ۞ بلکہ امام کے مخالف ہو بیٹھا اور اس سے بغاوت اختیار کی اگرچہ جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہے لیکن معلوم ہوا کہ عصر کے بعد اور بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۲۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَلِیِّ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔

۲۲۰۹ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا قیامت کے دن نہ ان کی طرف سے دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں بڑے نقصان میں پڑے اور تباہ ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ یہ ہیں جو کوئی اپنے ازار کو (ٹخنوں سے) نیچے لٹکائے اور جو کوئی دے کر احسان جتا دے اور جو کوئی اپنے مال کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرے۔

۲۲۱۰ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِیَّاكُمْ

۲۲۱۰ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بچو تم بیع میں قسم کھانے سے اس لئے کہ پہلے تو قسم سے مال جاتا ہے پھر برکت جاتی رہتی ہے۔

Marfat.com

وَالْحَلْفَ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ

## ٣١: بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا وَّ عَبْدًا لَّهُ مَالٌ

## جو شخص جوڑ لگایا کھجور کا درخت بیچے یا اس غلام کو جس کے پاس مال ہو

۲۲۱۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۲۲۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی تابیر کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا میوہ بائع کا ہوگا مگر جب خریدار خود میوہ لینے کی شرط کر لے۔

تشریح ۞ تابیر کا معنی پیوند کرنا یعنی نر کا بور لے کر مادہ میں رکھنا جب پیوند کرتے ہیں تو درخت میں کھجور ضرور پیدا ہوتی ہے لہٰذا پیوند کے بعد جو جھاڑ بیچا جائے اس کا پھل بائع کو ملے گا اب آئندہ جو پھل پیدا ہو وہ مشتری کا ہوگا البتہ اگر مشتری شرط کر لے کہ پھل میں لوں گا شرط کے موافق مشتری کو ملے گا بعضوں نے کہا یہ حکم اس وقت ہے جب درخت میں میوہ نکل آیا ہو تو وہ مشتری ہی کا ہوگا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۲۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ (ح) وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۲۲۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا پھل بائع کو ملے گا مگر جب مشتری شرط کر لے اور جو شخص ایک غلام خریدے وہ مالدار ہو تو اس کا مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کر لے (کہ مال میں لوں گا تو مال مشتری کو ملے گا۔

تشریح ۞ دوسرے مسئلہ میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اختلاف ہے ان کپڑوں میں جو غلام لونڈی کے بدن پر ہوں بکتے وقت بعضوں نے کہا وہ بھی بائع لے لے گا بعض نے کہا صرف ستر عورت کے موافق بیع میں داخل ہوگا۔

۲۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَبَاعَ عَبْدًا جَمَعَهُمَا جَمِيعًا۔

۲۲۱۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

Marfat.com

۲۲۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ اَبُو الْمُغَلِّسِ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدَ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَمَرِ النَّخْلِ لِمَنْ اَبَّرَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَاَنَّ مَالَ الْمَمْلُوْكِ لِمَنْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعَ۔

۲۲۱۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کھجور کا پھل اسی کو دلایا جس نے درخت کو پیوند کیا مگر جب مشتری شرط کرے اور فرمایا کہ غلام کا مال بائع کا ہے مگر جب مشتری شرط کرے۔

## ۳۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْاَثْمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا

## پھلوں کی خوبی جب تک معلوم نہ ہو جائے ان کی بیع درختوں پر صحیح نہیں ہے

تشریح ❁ یعنی درخت پر جو پھل لگے ہوں ان کا بیچنا جائز نہیں مگر جب کہ وہ پھل پکنے کے قریب ہو گئے ہوں اور یقین ہو گیا ہو کہ اب یہ میوہ آفت سے محفوظ ہو گیا اور ضرور سلامتی کے ساتھ درخت سے اترے گا۔

۲۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۲۲۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت بیچو میوے کو اس کے پکنے سے پہلے منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

۲۲۱۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الْعِيْسَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِيْعُوْا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

۲۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھلوں کو جب تک ان کی خوبی ظاہر نہ ہو جائے۔

۲۲۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

۲۲۱۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا میوے کی بیع سے یہاں تک کہ اس کی بھلائی کھل جائے۔

۲۲۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنْ

۲۲۱۸: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے منع کیا پھل کی بیع سے یہاں تک کہ وہ لال یا زرد ہو جائے (یا خوش رنگ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ پکنے کے قریب گدر ہو

Marfat.com

بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔

جائے) اور منع کیا انگور کی بیع سے یہاں تک کہ وہ کالا ہو جائے اور دانے کی بیع سے یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے۔

## ۳۳: بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ سِنِيْنَ وَالْجَائِحَةِ

## باب: کئی برس کا میوہ بیچنا کیسا ہے اور آفات کا بیان

تشریح ❀ مثلاً کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ چار یا پانچ برس کے لئے کسی کے ہاتھ بیچے ایک معین قیمت پر تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے احتمال ہے کہ کچھ میوہ پیدا نہ ہو یا پیدا ہو لیکن آفت آ کر خراب ہو جائے تو مشتری کا روپیہ ضائع ہو ہمارے زمانہ میں نہ بیع بہت رائج ہے اور مسلمان برابر ایسی بیعیں کرتے ہیں اور شرعی ممانعت کا خیال نہیں کرتے اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

۲۲۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ

۲۲۱۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا کئی سال کے لئے بیع کرنے سے۔

۲۲۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ مَالِ اَخِيْهِ شَيْئًا عَلَامَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔

۲۲۲۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس نے پھل بیچا پھر اس پر آفت آئی تو وہ اپنے بھائی (مشتری) کے مال میں سے کچھ نہ لے (بلکہ اس کی قیمت اس کو پھیر دے) آخر کس چیز کے بدل تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال لیتا ہے۔

تشریح ❀ اہلحدیث اور امام احمد نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے اور کہا کہ میوے پر اگر آفت آ جائے ایسی کہ کل میوہ تلف ہو جائے تو ساری قیمت بائع سے مشتری کو واپس دلائی جائے گی اگر چہ یہ آفت مشتری کا قبضہ ہو جانے کے بعد آئے حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ مشتری نے قبضہ کر لیا پھلوں پر اب کوئی آفت آئی تو مشتری کا نقصان ہوگا بائع سے کچھ نہیں لے سکتا اور حدیث میں وہ صورت مراد ہے جب پھل اس کی خوبی ظاہر ہونے سے پہلے بیچے جائیں اس صورت میں البتہ بائع کو دام پھیر دینا ہوں گے کیونکہ یہ بیع ہی جائز نہیں تھی۔

## ۳۴: بَابُ الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

## جھکا کر تولنا (یعنی کچھ زیادہ)

۲۲۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۲۲۱: سویدؓ بن قیس سے روایت ہے میں اور مخرفہ عبدی دونوں ہجر سے (ہجر ایک گاؤں ہے یمن میں اور بعضوں نے کہا شام میں اور بعضوں نے کہا تمام بحرین کا نام ہجر ہے) کپڑا لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَمَنَا سَرَاوِيْلَ وَعِنْدَنَا وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاوَزَّانُ زِنْ وَاَرْجِحْ۔

ہم سے ایک پائجامہ چکایا اس وقت ہمارے پاس ایک تو لنے والا تھا جو اجرت پر تولتا تھا آپؐ نے اس کو فرمایا اے تو لنے والے تول اور جھکا کر تول۔

۲۲۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا اَبَا صَفْوَانَ بْنَ عُمَيْرَةَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رِجْلَ سَرَاوِيْلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَوَزَنَ لِيْ فَاَرْجَحَ لِيْ۔

۲۲۲۲: حضرت مالک بن ابوصفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہاتھ ایک پائجامہ بیچا ہجرت سے پہلے آپؐ نے میرے لئے تولا (اس کی قیمت کو) اور جھکا کر تولا۔

تشریح ۞ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آپ ﷺ نے پائجامہ قیمتاً خریدا اور ظاہر یہ ہے کہ پہننے کے لئے خریدا لیکن کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپؐ نے پائجامہ پہنا اور ایک حدیث میں ہے کہ سب سے اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پائجامہ پہنا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا حکم دیا اور جس روایت میں یہ ذکر ہے کہ آپؐ نے پائجامہ پہنا اس کو لوگوں نے موضوع کہا۔ (انجاح)

۲۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَزَنْتُمْ فَاَرْجِحُوْا۔

۲۲۲۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب تولو تو جھکا کر تولو۔

## ۳۵: بَابُ التَّوَقِّيْ فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ

## باب: ماپ تول میں احتیاط کرنا

۲۲۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ اَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ كَانُوْا مِنْ اَخْبَثِ النَّاسِ كَيْلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ﴾ [المطففين: ۱] فَاَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۲۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ والے سب سے برے تھے ماپ میں (یعنی کم تولتے تھے اور کم ماپتے تھے جیسے دغا باز بنیئے اس زمانہ میں کرتے تھے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت اتاری خرابی ہے کم ماپنے والوں کے لئے اخیر تک اس کے بعد اچھا ماپنے لگے۔

## ۳۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

## باب: دھوکا دینے سے ممانعت

۲۲۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

۲۲۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ ایک

Marfat.com

الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ فَاِذَا هُوَ مَغْشُوْشٌ فَاِذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔

شخص پر سے گزرے جو اناج بیچ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا۔ دیکھا تو وہ اندر سے تر ہے (بگڑ ہوا ہے) آپ نے فرمایا جو کوئی فریب کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مشتری کو دھوکا دے۔ مال کا عیب چھپائے لازم ہے کہ اگر مال میں کچھ عیب ہو تو مشتری کو اس کی خبر دے اگر اس کا جی چاہے اس پر بھی تو خریدے یا نہ خریدے اس حدیث کا مضمون صحیح ہے۔

۲۲۲۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِى الْحَمْرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَنَبَاتِ رَجُلٍ عِنْدَهٗ طَعَامٌ فِىْ وِعَاءٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ فَقَالَ لَعَلَّكَ غَشَشْتَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا ۔

۲۲۲۶ : ابوالحمراء سے روایت ہے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا آپ ایک شخص کے بازو سے گزرے جس کے پاس برتن میں اناج تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس اناج میں ڈالا اور فرمایا شاید تو نے اس کا عیب چھپایا جو کوئی ہم کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

## ۳۷ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ مَالَمْ يُقْبَضْ

## باب : اناج کا بیچنا اس پر قبضہ کرنے سے پہلے منع ہے

تشریح ۞ یعنی اناج ایک شخص نے خریدا ابھی اس کو پایا اور تولا نہیں کہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا یہ منع ہے۔

۲۲۲۷ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ ۔

۲۲۲۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اناج خریدے وہ اس کو بیچے نہیں جب تک اپنے قبضہ میں اس کو نہ لائے۔

تشریح ۞ یعنی اس کو ماپ تول نہ لے۔

۲۲۲۸ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اللَّيْثِىُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ الضَّرِيْرُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالاَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَحْسِبُ كُلَّ شَىْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ ۔

۲۲۲۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے ابوعوانہ نے اپنی روایت میں کہا ابن عباسؓ نے کہا میں ہر چیز کو اناج کے مثل جانتا ہوں (امام محمد نے کہا ہمارا یہی مذہب ہے کہ کسی چیز کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں لیکن امام ابوحنیفہؒ نے گھر اور زمین کی بیع قبضے سے پہلے جائز رکھی ہے)۔

Marfat.com

۲۲۲۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ مُحَمَّدٍثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَجْرِيَ فِيْهِ الصَّاعَانِ صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِيْ۔

۲۲۲۹ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اناج کی بیع سے جب تک اس میں دونوں کے صاع نہ چلیں بائع اور مشتری کے (اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے)۔

تشریح ❁ بائع نے خریدتے وقت اپنے صاع سے اس کو پایا ہوگا اور مشتری جب خریدے اس وقت ماپے جب ماپ لے تو اب دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی نے نکالا لیکن اس کی سند میں ابی لیلیٰ ہے اور ابو ہریرہؓ سے بھی اس باب میں باسانید حسن اور ضعیف مروی ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور امام احمد اور بخاری نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے کہا جب تو خریدے تو ماپ اور جب بیچے تو ماپ اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا کہ جب تو اناج خریدے تو اس کو مت بیچ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اور امام مسلم نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا اسباب کے بیچنے سے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کیا جائے اور امام احمد نے حکیم بن حزام سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا جب تو کوئی چیز خریدے تو اس کو مت بیچ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اس کی سند میں علاء بن خالد واسطی ہے اور ابو داؤد اور دارقطنی اور حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا زید بن ثابت سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا اسباب کے بیچنے نے جہاں وہ خریدا جائے جب تک سوداگر اس کو اپنے ٹھکانوں میں نہ لے جائیں اور اس باب میں کئی حدیثیں ہیں اور جمہور کا یہی قول ہے حجۃ البالغہ میں ہے کہ یہ حکم اناج سے خاص ہے کیونکہ اس کی اکثر حاجت ہوتی ہے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک اس کو خرید نہ کریں تو احتمال ہے کہ قبضے سے پہلے بائع اس میں تصرف کرے اب یہ اگر اس کو قبضے سے پہلے دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالے تو ایک قبضے کے بدل دو قبضے پیدا ہوں گے اور بعضوں نے کہا ہر ایک مال منقولہ میں یہی حکم ہے اس لئے کہ اس میں گمان ہے تغیر اور عیب دار ہونے کا تو خصومت میں دوسری خصومت ہوگی اور ابن عباسؓ نے کہا میں تو ہر چیز کو اناج کی مثل جانتا ہوں اور قیاس کے موافق یہی ہے مسوی میں ہے کہ امام مالکؒ نے کہا ہمارے نزدیک جس پر اجماع ہے اور اس میں خلاف نہیں ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی شخص نے اناج خریدا گیہوں یا جو یا جوار یا باجرہ یا اور کوئی دانہ جس میں زکوٰۃ واجب ہے یا سالن کی قسم میں سے کچھ خریدا جیسے تیل گھی شہد سرکہ پنیر دودھ شیرا وغیرہ تو خریدار کو اس کا بیچنا درست نہیں جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اور شرح السنۃ میں ہے کہ اہل علم نے اتفاق کیا کہ جو شخص اناج خریدے اس کا بیچنا اس کو قبضے سے پہلے درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اناج کے سوا اور چیزوں میں شافعی اور محمد نے کہا سب چیزوں کا یہی حکم ہے یہاں تک کہ اسباب اور زمین اور مکان وغیرہ کا بھی کسی کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں ہے ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ نے کہا زمین اور مکان کی بیع قبضے سے پہلے درست ہے لیکن مال منقولہ کی درست نہیں اور امام مالک نے کہا اناج اور کھانے کی چیزوں کے سوا اور اسباب منقولہ کی بیع بھی قبضے سے پہلے درست ہے میں کہتا ہوں اگلے زمانہ میں لوگوں کو تحریری سندیں نقد روپوں کی اور اناج کی ملتیں (حاکم کی طرف سے) اور وہ اس کو بیچ ڈالتے قبضہ کرنے سے پہلے اور خریدار کو وہ سند دے دیتے اور وہ وقت پر روپیہ یا اناج لے لیتا اور سندوں کی بیع کے یہی معنی ہیں۔

Marfat.com

## ۳۸ :بَابُ بَيْعِ الْمُجَازَفَةِ

۲۲۳۰ :حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ اَبِي سَهْلٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْتَرِى الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَبِيْعَهُ حَتّٰى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ۔

۲۲۳۱ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ التَّمْرَ فِي السُّوْقِ فَاَقُوْلُ كِلْتُ فِيْ وَسْقِيْ هٰذَا كَذَا فَاَدْفَعُ اَوْسَاقَ التَّمْرِ بِكَيْلِهِ وَآخُذُ شِقِّيْ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا سَمَّيْتَ الْكَيْلَ فَكِلْهُ۔

## باب ڈھیر لگا کر بیچنا

۲۲۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ہم سواروں سے اناج خدیرتے ڈھیر کے ڈھیر (بغیر ماپے اور تولے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا پھر اس کے بیچنے سے جب تک کہ ہم اس کو اس جگہ سے لے نہ جائیں (کیونکہ دوسری جگہ لے جانا یہی اس پر قبضہ کرنا ہے)۔

۲۲۳۱: حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے میں کھجور بیچتا تھا بازار میں پھر کہتا تھا (خریدار سے) میں نے اس ٹوکرے میں اتنے اتنے صاع ماپے ہیں اور اسی حساب سے کھجور کے ٹوکرے دے دیتا اور جو زائد ہوتا وہ نکال لیتا (یعنی مشتری میرے قول پر اعتماد کر لیتا تو جتنے صاع کھجور اس کو مطلوب ہوتے اس حساب سے ٹوکرے اٹھا دیتا کیونکہ وہ میرے ماپے ہوتے تھے لہٰذا دوسری بار اس کے سامنے نہ ماپتا اور جو کھجور اس کی فرمائش سے زیادہ ہوتی اتنے صاع ماپ کر ٹوکرے میں سے نکال لیتا) پھر مجھے اس میں کچھ شبہ معلوم ہوا تو میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا جب تو کہے کہ اس میں اتنے صاع ہیں تو اس کو ماپ دے (مشتری کے سامنے)۔

## ۳۹ :بَابُ مَا يُرْجٰى فِيْ كَيْلِ الطَّعَامِ مِنَ الْبَرَكَةِ

۲۲۳۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْيَحْصِبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ۔

۲۲۳۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ

## باب اناج ماپنے میں برکت ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے اپنا اناج ماپو اس میں تم کو برکت ہوگی۔

۲۲۳۳: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے (اس کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے لیکن مضمون صحیح ہے۔

Marfat.com

مَعْدِیكَرِبَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كِیْلُوْا طَعَامَكُمْ یُبَارَكْ لَكُمْ فِیْهِ ۔

## ۴۰: بَابُ الْاَسْوَاقِ وَدُخُوْلِهَا

## باب بازاروں کا اور بازاروں میں جانے کا بیان

۲۲۳۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الْحَسَنِ الْبَرَّادُ اَنَّ الزُّبَیْرَ بْنَ الْمُنْذِرِ ابْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیَّ حَدَّثَهُمَا اَنَّ اَبَاهُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَیْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰی سُوْقِ النَّبِیْطِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَیْسَ هٰذَا لَكُمْ بِسُوْقٍ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی سُوْقٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَیْسَ هٰذَالَكُمْ بِسُوْقٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی هٰذَا السُّوْقِ فَطَافَ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا سُوْقُكُمْ فَلَا یُنْتَقَصَنَّ وَلَا یُضْرَبَنَّ عَلَیْهِ خَرَاجٌ ۔

۲۲۳۴: حضرت ابو اسیدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ سوق النبیط (ایک بازار کا نام ہے) میں گئے اس کو دیکھا تو فرمایا یہ بازار تمہارے لئے نہیں ہے (یعنی اس میں خرید و فروخت نہ کرو (کیونکہ وہاں کے لوگ دغابازی کرتے ہوں گے) پھر دوسرے بازار میں گئے اور فرمایا یہ بازار بھی تمہارے لئے نہیں ہے پھر اس بازار میں آئے اور اس پر پھرے بعد اس کے فرمایا یہ تمہارا بازار ہے (اس میں خرید و فروخت کرو) تو اس میں مال کم نہ دیا جائے گا (جیسے اور بازاروں میں تولتے ہیں) اور اس بازار پر کوئی محصول مقرر نہ ہوگا اس حدیث کے تین راوی اسحاق بن ابراہیم محمد بن علی اور زبیر بن منذر سب ضعیف ہیں۔

تشریح ❁ اس لئے کہ بازار میں حاکم اور امام کا کوئی حق نہیں وہ رعایا کے لئے ہیں پس بازار میں کوئی محصول قائم کرنا ظلم اور خلاف شرع ہے۔

۲۲۳۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُسْتَمِدِّ الْعُرُوْقِیُّ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا عِیْسَی بْنُ مَیْمُوْنٍ ثَنَا عَوْنُ الْعُقَیْلِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَةِ الْاِیْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَی السُّوْقِ غَدَا بِرَایَةِ اِبْلِیْسَ ۔

۲۲۳۵: حضرت سلمان سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص صبح سویرے فجر کی نماز کے لئے جائے وہ ایمان کا جھنڈا اٹھا کر گیا اور جو صبح سویرے بازار کو جائے وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا (اس کی سند میں عیسیٰ بن میمون متفقہ طور پر ضعیف ہے)۔

تشریح ❁ طیبی نے کہا یہ تمثیل ہے اللہ کے گروہ اور شیطان کے گروہ کی صبح کو جو کوئی مسجد گیا اس نے ایمان کو بلند کیا اور دین کا شعار ظاہر کیا تو گویا ایمان کا جھنڈا اٹھایا اور جو بازار کو گیا اس نے دنیا کی فکر کی اور دین کو بالائے طاق رکھا یہ شیطان کا کام ہے تو گویا شیطان کا جھنڈا اٹھایا۔

۲۲۳۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذِ الضَّرِیْرُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ مَوْلٰی آلِ الزُّبَیْرِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۲۳۶: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں گھستے وقت یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهٗ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَدْخُلُ السُّوْقَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں (یعنی دس لاکھ لکھے گا اور ہزار ہزار برائیاں اس کی مٹائی جائیں گی اور اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

تشریح ۞ بازار میں اس دعا کا ثواب اس واسطے زیادہ ہوا کہ بازار دنیا میں مشغول ہونے کی جگہ ہے اور اللہ سے غفلت کی تو اس جگہ اللہ کو یاد رکھنا بڑے جوانمردوں کا کام ہے اللہ تعالیٰ نے رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله دوسری روایت میں ہے کہ شیطان بازار میں اپنی کرسی بچھاتا ہے اور لوگوں کو بھڑکاتا ہے تو وہاں اللہ کی یاد گویا شیطان کو ذلیل کرنا ہے۔

## ۴۱: بَابُ مَا يُرْجٰى مِنَ الْبَرَكَةِ فِي الْبُكُوْرِ

## باب صبح سویرے برکت کا وقت ہے

۲۲۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا۔

قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ۔

قَالَ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ۔

۲۲۳۷: حضرت صخر غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت دے میری امت کو صبح سویرے کے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فوج کے ایک ٹکڑے یا لشکر کو روانہ کرتے تو سویرے اس کو بھیجتے راوی نے کہا صخر اس حدیث کے راوی سوداگر تھے وہ اپنا سوداگری کا مال سویرے روانہ کرتے آخر وہ امیر ہو گئے اور ان کی دولت زیادہ ہوگئی۔

تشریح ۞ سویرے سے مراد یہ ہے کہ شروع دن میں کرے صبح کی نماز کے بعد یہ وقت برکت کا ہے جو کام اس وقت کرے گا امید ہے کہ اس میں برکت ہوگی۔

۲۲۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

۲۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت دے میری امت کو صبح کے وقت جمعرات کے دن (اس حدیث کے تین راوی یعقوب اسحاق اور عبد الرحمٰن سب ضعیف ہیں)۔

Marfat.com

تشریح ❁ جمعرات کا دن اور زیادہ مبارک ہے خصوصاً سفر کے لئے۔

۲۲۳۹ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْجُدْعَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا۔

۲۲۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ برکت دے میری امت کو صبح کے وقت میں۔

## ۴۲ :بَابُ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

## باب مصراۃ کی بیع کا بیان

تشریح ❁ مصراۃ وہ بکری جس کا دودھ ایک یا دو یا تین روز تک نہ دوہیں اس لئے کہ دودھ تھن میں جمع ہو جائے اور مشتری دھوکا کھا کر زیادہ دام دے۔

۲۲۴۰ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ يَعْنِي الْحِنْطَةَ۔

۲۲۴۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے مصراۃ جانور خریدا تو اس کو اختیار ہے تین روز تک اگر اس کو پھیر دے بائع کو تو ایک صاع کھجور کے ساتھ پھیرے (دودھ کی قیمت میں جو خریدار نے لیا) گیہوں کا دینا ضروری نہیں (اس کو مسلم نے بھی روایت کیا اور صحیحین میں ہے ابو ہریرہؓ سے کہ اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس جانور کو رکھ لے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا اس کے ساتھ دے)۔

۲۲۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ بَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَيْ لَبَنِهَا (أَوْ قَالَ) مِثْلَ لَبَنِهَا قَمْحًا۔

۲۲۴۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! جو کوئی محفلہ (یعنی مصراۃ بیچے تو خریدار کو اختیار ہے تین دن تک خواہ اس کو پھیر دے اور اس کے ساتھ اس کے دودھ کے دو چند یا برابر گیہوں دے اس کی سند بہت کمزور ہے استناد کے لائق نہیں ہے۔

۲۲۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ بَيْعُ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ

۲۲۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت میں ہے گواہی دیتا ہوں سچے پیغمبر اور سچ کہے گئے پر یعنی حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ ﷺ نے فرمایا محفلات کا بیچنا فریب ہے (یعنی ان جانوروں کا جن کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو) اور

Marfat.com

وَلَا تَحِلُّ الْخِلَابَةُ لِمُسْلِمٍ۔ مسلمان کوفریب کرنا درست نہیں ہے۔

تشریح ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ دونوں کی حدیثوں کی سند ضعیف ہے اور صحیح اس باب میں ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جو اوپر گزری روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اہل حدیث اور شافعیؒ نے اس کے موافق حکم دیا ہے اور منہاج میں ہے کہ تصریہ حرام ہے اور مشتری کو اسی وقت اختیار ہوگا اور بعضوں نے کہا تین دن تک پھیرنے کا اختیار رہے گا اب اگر دودھ تلف ہو جانے کے بعد پھیرے تو جانور کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے اور ایک صاع اور کسی اناج کا بھی کافی ہے اور اصح یہ ہے کہ دودھ زیادہ ہو یا کم صاع سے زیادہ دینا لازم نہ ہوگا اور شرح السنہ میں ہے کہ ابوحنیفہؒ نے کہا مشتری کو تصریہ کی وجہ سے پھیر دینے کا اختیار نہ ہوگا اور جب اس نے دودھ دوہا تو مشتری عیب کی وجہ سے اس کو واپس نہیں کر سکتا لیکن ابن ابی لیلیٰ ابو یوسف نے کہا کہ پھیر سکتا ہے اور دودھ کی قیمت بھی ادا کرے اور حجہ میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث پر عمل نہ کرنے کے لئے ایک قاعدہ بنایا ہے وہ یہ کہ جس حدیث کا راوی فقیہ نہ ہو اگر وہ قیاس کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہ کیا جائے گا اور یہ قاعدہ غلط ہونے کے سوا اس مقام میں چل بھی نہیں سکتا کیونکہ بخاری نے مصراۃ کی حدیث کو ابن مسعودؓ سے نکالا اور ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے اور ظاہر ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ حنفیہ کے نزدیک سب صحابہ میں زیادہ فقیہ تھے اور عبداللہ بن عمرؓ کے بھی فقیہ ہونے میں شبہ نہیں ابن قیم نے کہا حدیث محکم صریح اور صحیح کو حنفیہ نے اس مسئلہ میں قیاس سے ترک کیا ہے اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اصول کے خلاف ہے حالانکہ اصول تو خود یہی ہے قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس صحیح جو موافق ہو کتاب اور سنت کے تو حدیث صحیح خود ایک بڑی اصل ہے اب یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا اصل خود اصل کے مخالف ہے اور یہ کلام حنفیہ کا ابطل یا باطلات میں سے ہے اور درحقیقت دین کے اصول دو ہی ہیں ایک کتاب دوسری سنت اور تیسری اصل کوئی نہیں اور کتاب اور سنت کے سوا جو چیزیں ہیں ان دونوں کی طرف پھیرنا چاہئے تو سنت یعنی حدیث تو قائم بالذات ہے اور قیاس اس کی فرع ہے تو اصل کو فرع سے کیونکر رد کریں گے امام احمد نے کہا قیاس تو یہ ہے کہ کسی اصل پر قیاس کیا جائے جب کوئی اصل ہی کو گرا دے تو قیاس کاہے پر کرے گا اور اوپر گزرا کہ مصراۃ کی حدیث قیاس کے موافق ہے اور شریعت میں کوئی حکم قیاس صحیح کے خلاف نہیں ہے البتہ قیاس باطل حدیث کے خلاف ہو سکتا ہے اور تعجب کی بات ہے کہ حنفیہ نے خلاف قیاس نبیذ سے وضو جائز ہونا قبول کیا ایک حدیث ضعیف کی وجہ سے اور یہاں حدیث مصراۃ کو رد کیا جو اس سے کہیں زیادہ صحیح ہے (روضہ مختصراً)

مترجم کہتا ہے افسوس کہ مولانا شاہ عبدالغنی صاحب مجددیؒ نے انجاح الحاجۃ میں اس حدیث کے حاشیہ میں لکھا کہ مصراۃ کا پھیر دینا یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور ابو یوسف کا لیکن بعضوں نے کہا کہ اسی وقت جب تصریہ کا علم ہو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار ہوگا اور بعضوں نے کہا دودھ دوہنے کے بعد اور بعضوں نے کہا تین دن تک اختیار رہے گا اور ابوحنیفہؒ اور اہل عراق نے یہ کہا کہ پھیر دینے کا اختیار مشتری کو نہ ہوگا جب تک شرط نہ ہو اس کی اور ایک صاع دودھ کی قیمت میں دینا جو حدیث میں ہے یہ قیاس صحیح کے برخلاف ہے کیونکہ کھجور دودھ کا مثل نہیں ہے نہ صورۃً اور نہ معنیً اور ہمارے نزدیک یہ قاعدہ ہے کہ حدیث کا راوی اگرچہ حافظ اور عادل ہو لیکن فقیہ نہ ہو جیسے ابو ہریرہؓ اور انسؓ ہیں تو اس کی روایت اگر قیاس کے موافق ہوگی تو اس پر عمل کیا جائے گا ورنہ وہ ترک کی جائیگی انتہی مختصراً اور شاہ صاحب نے اس مقام پر میں حنفیہ کے ایک باطل قاعدے کی پیروی کی اور کھلم کھلا حدیث کو رد کیا اور حنفیہ کا قاعدہ نہ توڑا یہ ایک بڑی خطا ہے

Marfat.com

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خطا کو معاف فرمائے کوئی قاعدہ حدیث کے خلاف بن نہیں سکتا اور حدیث سب قاعدوں پر مقدم ہے اور لطف یہ کہ جو قاعدہ حنفیہ نے اپنے ذہن سے حدیث کو ترک کرنے کے لئے یہاں بیان کیا وہ بھی یہاں نہیں چلتا مال افسوس ہے کہ علماء حنفیہ اس مقام میں چشم پوشی کر کے صرف اس قاعدے کو نقل کر دیتے ہیں اور اس پر سکوت فرماتے ہیں اور یہ نہیں غور کرتے کہ اس حدیث کے راوی تو عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہیں جو حنفیہ کے بڑے امام اور مقتدی اور اجلہ فقہاء میں سے ہیں اور ان کے سوا ابن عمرؓ بھی ہیں ان کے فقیہ ہونے میں کسی کو شبہ نہیں اب اس قاعدے کو اگر مان بھی لیا جائے جو محض ایک لغو ذہنی بات ہے جب بھی حدیث کا قبول کرنا آتا ہے یا اللہ تو حنفیہ کے دل کی آنکھ کھول دے اور ان کو فہم سلیم عطا فرما اور حدیث اور قرآن کی پیروی اور متابعت کی توفیق دے آمین یا رب العالمین۔

## ۴۳: بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

## باب ہمیشہ فائدہ اسی کو ملے گا جو ضامن ہو

۲۲۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ مُخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ ابْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى اَنَّ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضَمَانِهِ۔

۲۲۴۳: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ حکم کیا کہ غلام کی کمائی وہی لے گا جو اس کا ضامن ہوگا۔

تشریح ❀ اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا وہ کئی دن تک اس کے پاس رہا پھر عیب کی وجہ سے یا شرط خیال کی بنا پر اس کو واپس کر دیا تو جتنے دنوں وہ غلام خریدار کے پاس رہا اتنے دنوں کی کمائی خریدار ہی کی ہوگی اس لئے کہ خریدار ہی اس کا ضامن تھا ان دنوں میں اگر وہ غلام خریدار کے پاس ہلاک ہو جاتا تو اسی کا نقصان ہوتا بائع کا نقصان نہ ہوتا روضہ میں ہے کہ اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن اور شافعی اور ترمذی اور ابن حبان اور ابن جارود اور حاکم اور ابن قطان اور ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا اور ایک روایت میں یہ صورت مسئلہ کی جو اوپر مذکور ہوئی صاف موجود ہے امام مالک نے بھی اس حدیث کے موافق حکم دیا ہے انتہی مختصراً۔

۲۲۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدِ الزَّنْجِيُّ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَرَدَّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

۲۲۴۴: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے ایک غلام خریدا پھر اس سے کام کرایا اجرت پر بعد اس میں عیب پایا اور بائع کو پھیر دیا بائع بولا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے میرے غلام کو اجرت پر لگایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ خراج یعنی فائدہ ضمان کی وجہ سے ہے۔

تشریح ❀ تو وہ اجرت مشتری ہی کا حق ہے اس لئے کہ وہ ضامن تھا اس غلام کا اگر وہ غلام اس کے پاس مر جاتا تو کیا اس کو دام پھیر دیتا۔

Marfat.com

## ۴۴: بَابُ عُهْدَةِ الرَّقِيقِ

## باب: غلام لونڈی میں مشتری کو پھیر دینے کا اختیار کتنے دن تک رہے گا

۲۲۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اِنْ شَاءَ اللهُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ

۲۲۴۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کا اختیار تین دن تک ہے حسن کا سماع سمرہ بن جندب سے مسلمہ نہیں اختلافی ہے۔

تشریح: یعنی تین دن تک اگر مشتری کوئی عیب پائے تو پھیر دے یہ حدیث محمول ہے اس عیب پر جو فی الفور معلوم ہوسکتا ہے لیکن جو عیب دیر میں معلوم ہوتے ہیں ان کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔

۲۲۴۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا عُهْدَةَ بَعْدَ اَرْبَعٍ۔

۲۲۴۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا چار دن کے بعد بائع ذمہ دار نہیں۔

## ۴۵: بَابُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا فَلْيُبَيِّنْهُ

## باب: جو شخص عیب دار چیز بیچے تو اس کے عیب کو بیان کردے

۲۲۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ اَخِيْهِ بَيْعًا فِيْهِ عَيْبٌ اِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ۔

۲۲۴۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی عیب دار چیز بیچے جب تک کہ اس کا عیب بیان نہ کردے۔

تشریح: اب جب عیب بیان کردیا اور مشتری اس پر بھی اس کو خریدے تو اس کو پھیرنے کا اختیار نہ ہوگا اگر عیب بیان نہ کرے تو اختیار رہوگا جب عیب معلوم ہو تو اس کو پھیر دے اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم اور طبرانی نے بھی روایت کیا اور حافظ نے فتح میں کہا اس کی سند حسن ہے اور احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے مستدرک میں واثلہ بن اسقع سے بھی اس باب میں روایت کیا لیکن اس کی سند میں ابو جعفر رازی اور ابو سباع ہے اور پہلے میں اختلاف ہے اور دوسرا مجہول ہے (مترجم کہتا ہے ابن ماجہ کی سند میں یہ لوگ نہیں ہیں لیکن بقیہ بن ولید ہے وہ بھی ضعیف ہے) اور عدا کی حدیث اس باب میں آگے آتی ہے اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن ابی جارود اور بخاری نے تعلیقاً روایت کیا اور موید ہے ان احادیث کے من غش فلیس منا جو صحیح مسلم میں ہے اور ان سب حدیثوں سے نکلتا ہے کہ جب عیب بیان نہ کرے تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار رہوگا۔ (روضہ)

Marfat.com

مترجم کہتا ہے اس باب میں صاف حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے جو اوپر گزری ہے اس میں ہے ثم وجد بہ عیبا فردہ اور صاحب روضہ کو اس حدیث سے استدلال کرنا بہتر تھا کیونکہ اس میں خیار العیب کا ذکر موجود ہے۔

۲۲۴۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَاكِ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ وَسُلَيْمَانَ بْنُ مُوْسٰى عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ وَلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ۔

۲۲۴۸: حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے جو کوئی عیب دار چیز بیچے اور اس کا عیب بیان نہ کرے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر رہے گا اور ہمیشہ فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے (اس کی سند میں بقیہ بن ولید تو مدلس ہے اور اس کا استاد معاویہ بن یحییٰ ضعیف ہے)۔

## ۴۶ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ

## باب قیدیوں کو جدا جدا بیچنے کی ممانعت

تشریح ۞ اہل حدیث کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ محارم میں تفریق کرنا جائز نہیں یعنی علیحدہ علیحدہ بیچنا کیونکہ اس میں ان کو تکلیف ہوگی ایک دوسرے کی جدائی سے اور حنفیہ نے کہا کہ صغیر کو اس کے محرم سے جدا کرنا مکروہ ہے اور کبیر کو جدا کرنا جائز ہے اور شافعی کے نزدیک صغیر کی حد سات آٹھ برس تک ہے اور حنفیہ کے نزدیک احتلام تک اور امام احمد نے حدیث کے موافق کہا کہ بچہ اور اس کی ماں میں کبھی تفریق جائز نہیں ہے اگر چہ بچہ بڑا اور بالغ ہو جائے۔

۲۲۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُوْتِيَ بِالسَّبْيِ اَعْطَى اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ

۲۲۴۹: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت آنحضرت ﷺ کے پاس جب قیدی لائے جاتے (جو محارم ہوتے) تو ایک گھر کے لوگوں کو وہ سب دے دیتے کیونکہ آپ ﷺ برا جانتے ان میں جدائی کرنے کو (اس حدیث کا مضمون صحیح ہے لیکن سند میں جابر جعفی ہے جسے کذاب کہا جاتا ہے)۔

۲۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَفَّانُ عَنْ حَمَّادٍ اَنْبَاَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ قُلْتُ بِعْتُ اَحَدَهُمَا قَالَ رُدَّهُ۔

۲۲۵۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھے دو غلام جو بھائی تھے ہبہ کئے پھر میں نے ان میں سے ایک کو بیچ ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا دونوں غلام کہاں گئے میں عرض کیا ایک کو میں نے بیچ ڈالا آپ ﷺ نے فرمایا اس کو پھیر لے۔

تشریح ۞ دوسری روایت میں ہے پہنچ اور ان کو پھیر لے اور مت بیچ ان کو مگر ایک ساتھ اس کو روایت کیا امام احمد نے اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ نے اور ابن الجارود اور حاکم اور ابن حبان وغیرہم نے ابو داؤد اور دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے لیکن اوروں نے اس حدیث میں علت نکالی کہ وہ منقطع ہے حضرت علیؓ سے ہے کہ انہوں نے جدائی کی ایک لونڈی اور اس کے بچہ میں آنحضرت ﷺ نے ان کو اس سے منع کیا اور بیع کو لوٹا دیا (روضہ میں ہے کہ اس

Marfat.com

باب میں کئی حدیثیں ہیں اور بعضوں نے کہا یہ مسئلہ اجماعی ہے لیکن اس میں اعتراض ہے )۔

۲۲۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْهَيَّاجِ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْاَخِ وَبَيْنَ اَخِيْهِ۔

۲۲۵۱ : حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لعنت کی اس پر جو جدائی کرے ماں اور اس کے بچے میں یا بھائی بھائی میں۔

تشریح: اس کو دارقطنی نے بھی روایت کیا اور اس کی سند میں کوئی برائی نہیں ہے۔

## ۴۷ : بَابُ شِرَاءِ الرَّقِيْقِ

## باب غلام لونڈی خریدنے کا بیان

۲۲۵۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِيِّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِيَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَا نُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهٗ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَاَخْرَجَ لِيْ كِتَابًا فَاِذَا فِيْهِ هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لَادَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ۔

۲۲۵۲ : عبدالمجید بن وہب سے روایت ہے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا کیا میں تجھ کو وہ کتاب پڑھ کر نہ سناؤں جو آنحضرت ﷺ نے میرے لئے لکھی تھی میں نے کہا کیوں نہیں سناؤ انہوں نے ایک کتاب نکالی میں نے جو دیکھا تو اس میں لکھا تھا یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے خرید امحمد ﷺ اللہ کے رسول سے عداء نے ان سے ایک غلام خریدا یا ایک لونڈی خریدی اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ وہ چوری کا مال ہے اور نہ وہ حرام کا مال ہے مسلمان کی خرید مسلمان سے۔

۲۲۵۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شْتَرٰى اَحَدُكُمُ الْجَارِيَةَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ وَاِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۲۲۵۳ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے لونڈی خریدے تو کہے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور بھلائی اس کی جو تو نے اس کی خلقت میں رکھی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور جو تو نے اس کی خلقت میں رکھی ہے اس کی برائی سے اور دعا کرے برکت کی اور جب تم میں سے کوئی اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کا اونچا حصہ پکڑے اور برکت کی دعا کرے اور ایسا ہی کہے۔

## ۴۸ : بَابُ الصَّرْفِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

## باب بیع صرف کا بیان اور جن چیزوں کا نقد بھی کم وبیش

Marfat.com

## مُتَفَاضِلًا يَدًا بِيَدٍ

## بیچنا درست نہیں ان کا بیان

۲۲۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ۔

۲۲۵۴: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سونا بیچنا سونے کے بدل سود ہے مگر نقدا نقد (یعنی اس ہاتھ دیا اس ہاتھ لیا مگر ایک طرف میعاد ہوگی تو سود ہو جائے گا اسی طرح اگر کم وبیش ہوگا (جیسے دوسری روایتوں میں ہے) اور گیہوں بیچنا گیہوں کے بدل سود ہے مگر نقدا نقد اور جو کا بیچنا جو کے بدل سود ہے مگر نقدا نقد اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدل سود ہے مگر نقدا نقد۔

تشریح ۞ اس روایت میں چار ہی چیزوں کا ذکر ہے لیکن ابوسعید کی حدیث جو صحیحین میں ہے اس میں چھ چیزوں کا ذکر ہے باقی دو یہ ہیں چاندی اور نمک اور اس میں یوں ہے پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا لیا اور دینے والا اور لینے والا دونوں برابر ہیں اب اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان چھ چیزوں کے سوا اور چیزوں میں بھی سود کا حکم ہے یا نہیں تو اہل ظاہر اور محققین علماء حدیث جیسے امام شوکانی اور صاحب بسل السلام اور علامہ ابوطیب نو اللہ مرقدہ اسی طرف گئے ہیں کہ اور چیزوں میں یہ حکم نہیں ہے اور ان میں سود نہ ہوگا اگرچہ جنس ایک ہی ہو پس اور چیزوں میں تفاضل اور نسیہ دونوں جائز ہوں گے جیسے چاول جوار باجرہ چنے وغیرہ میں اگرچہ ایک جنس اپنی جنس ہی کے بدل بیچی جائے اور فقہائے مذہب اور جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ اور چیزوں میں بھی سود ہے بشرطیکہ علت پائی جائے اب علت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں علت قدر و جنس ہے یہ حنفیہ کا قول ہے بعض کہتے ہیں طعم وثمنیت یہ شافعیہ کا قول ہے بعضے کہتے ہیں طعم اور ادخار (ذخیرہ کرنا) یہ مالکیہ کا قول ہے اور دلیل لیتے ہیں یہ لوگ اس سے دارقطنی اور بزار نے روایت کیا عبادہؓ اور انسؓ سے اس میں یہ ہے کہ جو چیز تولی جائے یا ماپی جائے جب اپنے نوع کے ساتھ بیچی جائے تو یہی حکم ہے لیکن جب نوع مختلف ہو تو قباحت نہیں اس حدیث کی سند میں ربیع بن صبیح ہے ثقہ کہا اس کو ابوزرعہؒ وغیرہ نے لیکن ضعیف کہا اس کو ایک جماعت نے اور دلیل لی انہوں نے ابن عمرؓ کی حدیث سے مزابنہ کے باب میں جو آگے آئے گی اور سعید بن مسیبؒ کی مرسل حدیث سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا گوشت کی بیع سے جانور کے بدل اس کو مالک نے موطا میں روایت کیا اور شافعی نے اور ابوداؤد نے مراسیل میں اور دارقطنی نے اس کو وصل کیا غرایب میں زہری سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے اور کہا یہ روایت ضعیف ہے اور صواب مرسل روایت ہے اور متابعت کی ان کی ابن عبدالبر نے اور اس کا ایک شاہد ہے ابن عمرؓ سے اس کو بزار نے روایت کیا لیکن اس کی سند میں ثابت بن زبیر ضعیف ہے اور ابوامیہ کی روایت سے بھی اس کو روایت کیا لیکن ابوامیہ بھی ضعیف ہے اور اس کا ایک اور شاہد ہے قوی حسن سے انہوں نے سمرہ سے اس کو حاکم اور بیہقی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا (روضہ مختصرا)۔

۲۲۵۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

۲۲۵۵: حضرت مسلم بن یسار اور عبداللہ بن عبید سے روایت ہے

Marfat.com

ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَا ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ التَّيْمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَاهُ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ اِمَّا فِيْ كَنِيْسَةٍ وَاِمَّا فِيْ بِيْعَةٍ فَحَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا۔

انہوں نے کہا عبادہ بن صامت اور معاویہ یہود کے یا نصاریٰ[1] کے ایک گرجا میں اکٹھے ہوئے تو عبادہ بن صامت نے ان سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہم کو منع کیا چاندی کے بیچنے سے چاندی کے بدل اور سونے کے بیچنے سے سونے کے بدل اور گیہوں کے بیچنے سے گیہوں کے بدل اور جو کے بیچنے سے جو کے بدل اور کھجور کے بیچنے سے کھجور کے بدل اور ایک راوی نے کہا نمک کے بیچنے سے نمک کے بدل اور دوسرے نے اس کا ذکر نہیں کیا اور حکم کیا ہم کو کہ گیہوں کو جو کے بدل بیچیں اور جو کو گیہوں کے بدل نقدا نقد جس طرح سے چاہیں (یعنی برابر برابر یا کم وبیش)۔

۲۲۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

۲۲۵۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا چاندی کو بیچو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل اور جو کو جو کے بدل اور گیہوں کو گیہوں کے بدل لیکن برابر برابر (زیادہ یا کم لینا درست نہیں)۔

۲۲۵۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْزُقُنَا تَمْرًا مِنْ تَمْرِ الْجَمْعِ فَنَسْتَبْدِلُ بِهٖ تَمْرًا هُوَ اَطْيَبُ مِنْهُ وَنَزِيْدُ فِي السِّعْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْلُحُ صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَلَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا اِلَّا وَزْنًا۔

۲۲۵۷: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمع کی کھجور ہم کو دیتے (جمع ایک قسم ہے کھجور کی) ہم اس کو دے کر اس کے بدل اس سے عمدہ کھجور لیتے اور اپنی کھجور زیادہ دیتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایک صاع کھجور کے بدل دو صاع کھجور نہیں بیچنا چاہیے نہ ایک درہم دو درہم کے بدل درہم کو درہم کے بدل بیچنا اور دینار کو دینار کے بدل بیچنا درست نہیں مگر برابر تول کر زیادہ نہ ہوں ایک طرف (اور کم ایک طرف)۔

---

[1] ان احادیث کو پڑھنے والے قارئین ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ علماء کرام تو فقط کھجوروں اور گٹھلیوں کے مسائل ہی کو جانتے ہیں۔ حاشا اللہ قطعاً نہیں اب ان شعبوں (یعنی معاشیات وغیرہ) میں بھی اتنی کتب تصنیف کر چکے ہیں کہ اب کسی کے لئے گنجائش ہی باقی نہیں بچی کہ عذر کر سکے۔ ہاں! اگر آپ ہی کو مطالعے کا شوق نہ ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اچھے بھلے پڑھے لکھوں کو آدم سمتھ وغیرہ کے فلسفوں کا تو بخوبی علم ہوتا ہے لیکن اسلامی معاشیات کی شد بد بھی نہیں جانتے بلکہ شاید جاننا ہی نہیں چاہتے۔ الامان الحفیظ (احمد یار علقمی)

Marfat.com

## ۴۹: بَابُ مَنْ قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

## باب جو شخص کہتا ہے سود نہیں ہے مگر جب ایک طرف میعاد ہو اس کی دلیل

تشریح ✿ اہل حدیث اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ ان کو چھ چیزوں میں جن کا ذکر حدیث میں ہے جب ہر ایک اپنی جنس کے بدل بیچی جائے تو اس میں کم وبیش اسی طرح ایک طرف نسیہ یعنی میعاد ہونا دونوں منع ہیں دونوں سود ہیں اور جب ان میں سے کوئی دوسری جنس کے بدل بیچی جائے جیسے چاندی سونے کے بدل یا گیہوں جو کے بدل تو کمی اور بیشی درست ہے لیکن نسیہ حرام ہے اور وہی رہا ہے لیکن کمی بیشی جائز ہے لیکن دوسری روایت میں ثابت ہے کہ ان دونوں نے اپنے قول سے رجوع کیا ابو سعیدؓ کی حدیث سن کر اور جمہور کے موافق ہو گئے اب اس پر اجماع ہو گیا خلاف باقی نہیں رہا۔

۲۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ فَقُلْتُ اِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الَّذِي تَقُوْلُ فِي الصَّرْفِ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ۔

۲۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے درہم کو درہم کے بدل اور دینار کو دینار کے بدل برابر بیچنا چاہئے تو میں نے کہا میں نے تو ابن عباس کو کچھ اور کہتے سنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو میں ابن عباسؓ سے ملا اور میں نے کہا تم بیان کرو مجھ سے جو تم صرف کے باب میں کہتے ہو کیا کچھ تم نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے یا اللہ کی کتاب میں پایا ہے انہوں نے کہا نہ میں نے اللہ کی کتاب میں پایا ہے نہ آنحضرت ﷺ سے سنا ہے لیکن اسامہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ربا (سود) نہیں ہے مگر نسیئہ میں۔

۲۲۵۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَلِيٍّ الرَّبْعِيِّ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَاْمُرُ بِالصَّرْفِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ وَيُحَدِّثُ ذٰلِكَ عَنْهُ ثُمَّ بَلَغَنِي اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيْتُهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّكَ رَجَعْتَ قَالَ نَعَمْ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ رَاْيًا مِنِّي وَهٰذَا اَبُو سَعِيْدٍ

۲۲۵۹: ابوالجوزاء سے روایت ہے میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف کے جواز کا حکم دیتے اور لوگ ان سے یہ حدیث روایت کرتے پھر مجھے خبر پہنچی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس قول سے رجوع کیا تو میں ان سے مکہ میں ملا میں نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ تم نے اپنے قول سے رجوع کیا انہوں نے کہا ہاں میرا قول رائے سے تھا اب میں نے ابو سعیدؓ کی حدیث سنی وہ

Marfat.com

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الصَّرْفِ ۔

آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع کیا صرف سے۔

تشریح: جب برابر برابر نہ ہو یا نقد انقد نہ ہو ابن عباسؓ حدیث سنتے ہی اپنی رائے سے پھر گئے اور رائے و ترک یا حدیث پر عمل کیا لیکن مقلدین بے انصاف صحابہ کی پیروی نہیں کرتے اور ایک حدیث کیا متعدد حدیثیں سن کر بھی اپنے مجتہد کا قول ترک نہیں کرتے حالانکہ ان کا مجتہد کبھی خطا کرتا ہے کبھی صواب۔

## ٥٠: بَابُ صَرْفِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ

## باب سونے کو اگر چاندی کے بدل بیچے

۲۲۶۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ احْفَظُوْا ۔

۲۲۶۰: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کا بیچنا چاندی کے بدلے ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا میں نے سفیان سے سنا وہ کہتے تھے یہ یاد رکھو۔ سونے کا چاندی کے بدل بیچنا (یعنی باوجود اختلاف جنس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ادھار بیچنا ربو قرار دیا)۔

۲۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُوْلُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَازِنُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ ۔

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ وَرِقَهٗ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهٗ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ۔

۲۲۶۱: حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے میں آیا یہ کہتا ہوا کون بیع صرف کرتا ہے درا ہم کی یہ سن کر طلحہ بن عبید نے کہا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ہم کو اپنا سونا بتلا (اور دے جا) پھر ٹھہر کر آنا جب ہمارا روپیہ (خزانچی) آئے تو ہم تجھے درا ہم دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی یا تو اس کی چاندی (درا ہم) دے دو نہیں تو اس کا سونا پھیر دو اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونے کا بیچنا چاندی کے بدل ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو۔

۲۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۲۶۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دینار کو دینار کے بدل بیچو اور درہم کو درہم کے بدل ایک طرف زیادہ نہ ہو (اور دوسری طرف کم نہ ہو) اور جس کو چاندی کی حاجت وہ اس کو بدلے

Marfat.com

الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْطَرِفْهَا بِذَهَبٍ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْطَرِفْهَا بِالْوَرِقِ وَالصَّرْفُ هَاءَ وَهَاءَ ۔

سونے کے عوض اور جس کو سونے کی حاجت ہو وہ چاندی کے بدل لے لیکن نقد انقد۔

## ۵۱ :بَابُ اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

## باب سونے کے بدل چاندی لے لینا اور چاندی کے بدل سونا لے لینا

۲۲۶۳ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ حَبِيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحِمَّانِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ اَوْ سِمَاكٌ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا سِمَاكًا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ فَكُنْتُ آخُذُ الذَّهَبَ مِنَ الْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ مِنَ الذَّهَبِ وَالدَّنَانِيْرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيْرِ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِذَا اَخَذْتَ اَحَدَهُمَا وَاَعْطَيْتَ الْاٰخَرَ فَلَا تُفَارِقْ صَاحِبَكَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ ۔

۲۲۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں اونٹ بیچا کرتا تھا پھر چاندی کے بدل (جو قیمت میں ٹھہرتی) سونا لے لیتا اور روپیوں کے بدل اشرفیاں اور اشرفیوں کے بدل روپیہ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب تو دونوں میں سے ایک لے (یعنی روپیہ یا اشرفیاں) اور دوسرے دے تو مت جدا ہو اپنے ساتھی سے معاملہ ختم ہونے سے پہلے۔

تشریح ۞ بلکہ حساب صاف کر کے جدا ہو۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِسْحٰقَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ۔

دوسری روایت ایسی ہی ہے۔

## ۵۲ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ

## باب روپیہ اشرفیاں توڑنے کی ممانعت

۲۲۶۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَهَارُوْنَ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالُوْا اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ

۲۲۶۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا مسلمانوں کا سکہ توڑنے سے جو رائج ہو (یعنی چل رہا ہو) مگر کسی ضرورت سے۔

Marfat.com

الْجَائِزَةِ بَيْنَهُمْ اِلَّا مِنْ بَأْسٍ۔

تشریح ﴿﴾ جیسے وہ کھوٹا ہو تو توڑ ڈالنا چاہئے تا کہ کسی مسلمان کا نقصان نہ ہو اسی طرح کافروں کا سکہ توڑنا یا مسلمان کا بھی جو چلتا نہ ہو درست ہے۔

## ۵۳: بَابُ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

## باب تازہ کھجور کو خشک کے بدل بیچنا کیسا ہے

۲۲۶۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَاِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ مَوْلًى لِبَنِيْ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ اشْتِرَاءِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَانِيْ عَنْهُ وَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

۲۲۶۵: حضرت زید ابو عیاش نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ سفید گیہوں جو کے بدل خریدنا کیسا ہے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دونوں میں سے کون افضل ہے میں نے کہا سفید گیہوں تو سعدؓ نے منع کیا اس سے کہا اور میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ ﷺ سے پوچھا گیا تر کھجور کا خریدنا خشک کھجور کے بدل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کیا تر کھجور کم ہو جاتی ہے (وزن میں) سوکھ جانے سے لوگوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث پر عمل کیا تمام علماء نے جیسے شافعی اور مالک اور احمد اور ابو یوسف اور محمد نے صرف ابو حنیفہ نے رطب کی بیع تمر کے بدل جائز رکھی برابر وزن کر کے اور یہ صریح مخالفت ہے حدیث کی اور بعضوں نے کہا کہ ابو حنیفہ نے کلام کیا اس حدیث میں اور کہا اس کا راوی زید ابو عیاش مجہول ہے اور ابو حنیفہ نے یہ دلیل لی رطب تمر ہے یا نہیں اگر ہے تو اس حدیث سے التمر بالتمر مثلاً بمثل اس کی بیع جائز ہے اگر نہیں ہے تو اسی حدیث میں یہ فقرہ ہے اذا اختلفت الاصناف فبيعو كيف شئتم جب بھی بیع جائز ہوگی اور بعضوں نے کہا کہ ابو حنیفہ نے سعدؓ کی حدیث کو محمول کیا ادھار پر البتہ ادھار رطب کی بیع تمر کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث موطا میں موجود ہے اور اہل حدیث نے اس کو قبول کیا اور ابو زید کی جہالت کو رفع کیا اور امام ابو حنیفہ نے اس سے کم درجہ کی حدیثوں کو قبول کیا ہے اور قیاس کو ان کی وجہ سے ترک کیا ہے پھر یہاں بھی ویسا ہی کرنا چاہئے تھا ابن قیم نے کہا ابو حنیفہ کا یہ قیاس صریح مخالف ہے حدیث کے اور لطف یہ ہے کہ قیاس صحیح بھی نہیں ہے فاسد ہے ہم کہتے ہیں کہ رطب تمر ہے لیکن رطب کی مساوات تمر کے ساتھ صرف وزن سے نہیں ہو سکتی اس لئے کہ رطب میں پانی بھی شریک ہے پس یہ بیع جائز نہ ہوگی جیسے کوئی بھیگی ہوئی گیہوں کے عوض میں برابر بیچے تو حنفیہ بھی اس کو جائز نہیں رکھیں گے اور یہاں ایسا ہی موقع ہے اور اگر قیاس ابو حنیفہ کا صحیح ہوتا تو بھی حدیث کے خلاف قبول کے لائق نہ تھا جبکہ قیاس فاسد بھی ہوا اور یہی وجہ ہے کہ ابو حنیفہ کی مخالفت کی ان کے شاگردوں نے بھی اور افسوس ہے ان احناف بے انصاف پر کہ باوجود ان سب باتوں کے پھر ابو حنیفہ ہی کے قول کو لئے جاتے ہیں اور حدیث کی تاویل کرتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ کا قول رد نہیں کرتے۔

Marfat.com

## ۵۴: بَابُ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

## باب مزابنہ اور محاقلہ کا بیان

تشریح ﴿﴾ مزابنہ کی تفسیر آگے آتی ہے اور محاقلہ یہ ہے کہ گیہوں کا کھیت گیہوں کے بدل بیچے یا چاول کا چاول کے بدل غرض اپنی جنس کے ساتھ اور یہ منع ہوا کیونکہ اس میں احتمال ہے کمی بیشی کا اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ نصف یا ثلث پیداوار پر زمین کرائے پر دینا جس کو بٹائی کہتے ہیں لیکن بٹائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی خیبر کے دن یہود کے ساتھ لہٰذا یہاں معنی اول مراد ہے۔

۲۲۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ تَمْرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَتْ كَرْمًا اَنْ يَبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَتْ زَرْعًا اَنْ يَبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باغ کی کھجور کو جو درختوں پر ہو کھجور کے بدل اندازہ کر کے بیچے یا انگور کو جو بیل پر ہو انگور کے بدل اندازہ کر کے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو مزابنہ یہ ہے کہ پودوں پر جو اناج ہو اس کو اناج کے بدل اندازہ کر کے بیچے ان سب سے منع کیا۔

۲۲۶۷: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۲۲۶۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا محاقلہ اور مزابنہ سے۔

۲۲۶۸: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۲۲۶۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا محاقلہ اور مزابنہ سے۔

## ۵۵: بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

## باب عرایا کا جواز

تشریح ﴿﴾ عرایا بھی مزابنہ ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی مسکینوں کے فائدے اور آرام کے لئے اور عرایا جمع ہے عریہ کی اور وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے باغ میں سے دو تین درخت کسی مسکین کو دے پھر آنا اس کا باغ میں بار بار مناسب خیال کر کے ان درختوں کا میوہ خشک میوے کے بدل اس سے خرید لے اور ضروری ہے کہ یہ میوہ پانچ وسق سے کم ہو۔

۲۲۶۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ

۲۲۶۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں۔

Marfat.com

فِی الْعَرَایَا ۔

۲۲۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا ۔

قَالَ یَحْیَی الْعَرَایَا اَنْ یَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ تَمْرًا النَّخَلَاتِ بِطَعَامِ اَهْلِهٖ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا ۔

۲۲۷۰ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں اس کے برابر کھجور کے بدل یحییٰ نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک آدمی کھجوروں کے چند درخت خشک میوے کے بدل خریدے اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے۔

تشریح ۞ نہ تجارت کے واسطے تو ضرورتاً اس کو جائز رکھا احمد اور شافعی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے حدیث میں جابرؓ سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی کہ اندازہ کر کے ایک وسق یا دو وسق یا تین یا چار تک اور بعض لوگوں نے عرایا کو بھی جائز نہیں رکھا ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں امام محمد نے کہا ہم ان حدیثوں پر عمل کرتے ہیں جب عریہ پانچ وسق سے کم ہو۔

## ۵۶ : بَابُ الْحَیَوَانُ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً

## باب ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدل ادھار بیچنا منع ہے

تشریح ۞ یعنی جب اس جنس کا ہو جیسے اونٹ کو بیچے اونٹ کے بدل یا غلام کو غلام کے بدل لیکن اگر جنس مختلف ہو تو ادھار بھی درست ہے اور شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک ہر طرح درست ہے ادھار ہو یا نقد ایک طرف زیادہ ہو تو بھی درست ہے جیسے ایک اونٹ دو اونٹ کے بدل اور شافعی نے باب کی حدیثوں کا یہ معنی کیا ہے کہ دونوں طرف ادھار ہو تو یہ منع ہے دوسرے حدیث سے ادھار کی بیع ادھار سے اور موطا میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک اونٹ جس کو عصیفیر کہتے تھے بیس اونٹوں کے بدل بیچا ایک میعاد پر اور عبداللہ بن عمر نے ایک اونٹنی خریدی سواری کی چار اونٹوں کے بدل اس اقرار پر کہ اونٹنی کے مالک کو ربذہ میں پہنچا دیئے جائیں گے اور ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ ایک جانور دو کے بدل بیچیں میعاد پر انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں اور شافعی نے کہا ہر طرح یہ بیع جائز ہے خواہ وہ جانور کھانے کا ہو یا حرام ایک کے بدل دو لے تب بھی درست ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا جائز نہیں اور جانور کو جانور کے بدل ادھار بیچنا اس میں اختلاف ہے۔

۲۲۷۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً ۔

۲۲۷۱ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدل ادھار بیچنے سے جب کہ دونوں طرف سے ادھار ہو اور اگر ایک طرف سے ادھار ہو تو جائز ہے جیسا کہ باب السلم فی الحیوان میں ہے۔

Marfat.com

۲۲۷۲ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَابَاسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَكَرِهَهُ نَسِيْئَةً ۔

۲۲۷۲ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کچھ قباحت نہیں اگر ایک جانور دو جانوروں کے بدل بیچے لیکن نقدا نقد اور برا جانا آپ ﷺ نے ادھار بیچنا۔

تشریح ۞ احمد اور اصحاب سنن نے جابرؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک غلام دو غلاموں کے بدل خریدا مسلم نے بھی اس کو روایت کیا اور مسلم نے انسؓ سے روایت کیا کہ آپؐ نے صفیہ کے بدل وحیہ کلبی کو سات غلام دیئے اور ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے بعض لوگوں کو اجازت دی اونٹ خریدنے کی صدقے کے جانوروں کے وعدے پر تو وہ ایک خریدتے صدقہ کے وعدہ پر دو یا تین اونٹوں کے بدل اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے اس میں کلام ہے حافظ نے فتح میں کہا اس کی سند قوی ہے اور حسن نے سمرہ سے نہیں سنا تو ابن ماجہ کی روایت منقطع ہے۔ (روضہ)

## ۵۷ :بَابُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مُتَفَاضِلًا يَدًا بِيَدٍ

## باب ایک جانور کو دو یا زیادہ جانوروں کے بدل نقد بیچنا

۲۲۷۳ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيِّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مِنْ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ۔

۲۲۷۳ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سات غلام دے کر خرید کیا عبدالرحمن بن مہدی نے اپنی روایت میں کہا دحیہ کلبی سے خریدا۔

تشریح ۞ جب خیبر کی جنگ سے فراغت ہو چکی یہودی مرد اور عورت قید ہوئے تو ان میں حضرت صفیہ بھی تھیں جو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے بڑی خاندانی عورت تھیں لیکن تقسیم کے وقت وہ وحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں لوگوں نے عرض کیا کہ صفیہ آپ ﷺ کے لائق ہیں آنحضرت ﷺ نے ان کو بلا کر دیکھا اور وحیہ کلبی کو سات بردے دے کر صفیہ کو ان سے لے لیا اور اپنے نکاح میں لائے۔

## ۵۸ :بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الرِّبَا

## باب سود لینا سخت گناہ ہے

۲۲۷۴ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الصَّلْتِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَتَيْتُ

۲۲۷۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوا میں کچھ لوگوں پر سے گزرا جن کے پیٹ مکانوں کے

Marfat.com

لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰٓؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيْلُ قَالَ هٰٓؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبَا ۔

مانند تھے ان میں سانپ باہر سے نظر آتے تھے میں نے کہا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ سودخور ہیں (معاذ اللہ سود کھانا اتنا بڑا گناہ ہے)۔

۲۲۷۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ ۔

۲۲۷۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود ستر گناہوں کے برابر ہے ان میں سے ادنیٰ گناہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے اس کی سند میں ابو معشر متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

۲۲۷۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیِّ الصَّيْرَفِیُّ اَبُوْ حَفْصٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا۔

۲۲۷۶ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سود کے تہتر باب ہیں (یعنی تہتر گناہوں کے برابر)۔

۲۲۷۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ آخِرَ مَانَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ ۔

۲۲۷۷ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اخیر آیت سود کی حرمت کی آیت اتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وفات ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سود کی تفسیر بیان نہیں کی تو چھوڑ دو سود کو اور جس میں سود کا شبہ ہو۔

تشریح ۞ اگرچہ سود کی آیت کے بعد اور کئی آیتیں اتریں لیکن اس کو آخری کہا اس اعتبار سے کہ معاملات کے باب میں اس کے بعد کوئی آیت نہیں اتری اور غرض اس سے یہ ہے کہ سود کی آیت منسوخ نہیں ہے اس کا حکم قیامت تک باقی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی تفسیر نہیں کی یعنی جیسا چاہئے ویسا کھول کر سود کا بیان نہیں کیا چھ چیزوں کا بیان کر دیا کہ ان میں سود ہے سونا چاندی گیہوں نمک کھجور جو اور چیزوں کا بیان نہیں کیا کہ ان میں سود ہوتا ہے یا نہیں لیکن مجتہدوں نے اپنے اپنے قیاس کے موافق اور چھ چیزوں میں بھی سود قرار دیا اب جن چیزوں کو آنحضرت ﷺ نے بیان کر دیا ان میں تو سود کی حرمت قطعی ہے کسی مسلمان کو اس کے پاس پھٹکنا نہ چاہئے رہیں اور چیزیں جن میں اختلاف ہے تو تقویٰ یہ ہے کہ ان میں بھی سود کا پرہیز کرے لیکن اگر کوئی اس میں مبتلا ہو جائے تو اللہ سے استغفار کرے اور حتی المقدور دوبارہ احتیاط رکھے اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ اکثر لوگ سود کھانے سے بچتے ہیں تو دینے میں گرفتار ہوتے ہیں حالانکہ دونوں کا گناہ برابر ہے اللہ ہی اپنے بندوں کو بچائے تو ہو سکتا ہے ورنہ شیطان کے شر سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے یا اللہ بخش دے ہمارے گناہوں کو بال بال ہم گنہگار ہیں اور تیری مغفرت کے خواستگار۔

۲۲۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا سِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

۲۲۷۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لعنت

Marfat.com

الرَّحمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَيْهِ وَ كَاتِبَهُ۔

کی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور سود کے لکھنے والے (معاذ اللہ سب ملعون ہیں)۔

۲۲۷۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا آكِلَ الرِّبَا فَمَنْ لَّمْ يَاْكُلْ اَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهٖ۔

۲۲۷۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ کوئی ان میں سے ایسا باقی نہ رہے گا جس نے سود نہ کھایا ہو جو کوئی نہ کھائے گا تو اس کو بھی سود کا غبار لگ جائے گا۔

تشریح ﴿﴾ یعنی سود کی ہوا اڑے گی آندھی سود کی چلے گی کہ سارا زمانہ اس میں گرفتار ہو جائے گا اگر شاذ و نادر کوئی سود کھانے سے محروم رہے گا تو اس آندھی کو گرد و غبار سے نہ بچے گا ضرور اس پر پڑے گا یہ زمانہ اب ہے بعضے متقی پرہیزگار لوگ ایسے ملتے ہیں جو سود نہیں کھاتے لیکن اپنے بیاہ شادی دنیا کی ضرورتوں میں سودی روپیہ روپیہ لیتے ہیں یہ بھی گناہ میں ایسا ہی ہے جیسے سود کھانا بعضے اس سے بھی پرہیز کرتے ہیں تو سودی روپیہ اوروں کو دلاتے ہیں بعضے سود کے گواہ بن جاتے ہیں بعضے سود کے فیصلے کرتے ہیں اور پیٹ کے لئے یہ مظلمہ اپنے اوپر لیتے ہیں غرض ایسے بندے بہت کم ملیں گے جو ان سب آفتوں سے پاک ہوں۔

۲۲۸۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ رُكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَحَدٌ اَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا اِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهٖ اِلٰى قِلَّةٍ۔

۲۲۸۰ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہت سود کھاتا ہے تو اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اس کا مال گھٹ جاتا ہے۔

تشریح ﴿﴾ وہ تو مال بڑھانے کیلئے زیادہ سود کھاتا ہے لیکن غیب سے ایسی آفت اترتی ہے کہ مال میں برکت نہیں رہتی بلکہ سب مال تباہ ہو کر آدمی مفلس بن جاتا ہے اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے مسلمان کو کبھی سود کھانے سے فلاح نہیں ہوتا البتہ کافروں کا مال سود سے بڑھتا ہے تو وہ کافر ہیں ان کو سود کی حرمت سے کیا غرض ان کو تو پہلے ایمان لانے کا حکم ہے۔

## ۵۹ : بَابُ السَّلَفِ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

## باب ایک مقرر ماپ یا تول میں سلف یا (سلم) کرنا ایک معین مدت کے وعدے پر

تشریح ﴿﴾ سلف اور سلم ایک ہے اس کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو روپیہ تو نقد دے دے لیکن مال لینے کے لئے ایک میعاد مقرر کر لے اہل حدیث کے نزدیک اس میں دو ہی شرطیں ہیں ایک یہ کہ مسلم فیہ یعنی جس مال لینے کا وعدہ ہوا ہے اس کی کیفیت اور جنس اور قسم تصریح کے ساتھ ہے بیان کر دے اگر تول ماپ کی چیز ہو تو تول ماپ صراحت

Marfat.com

ہے مقرر کر دی جائے مثلاً سو من گیہوں عمدہ اعلیٰ قسم کی یا فلاں کپڑا اس قسم کا اتنے گز دوسرے یہ کہ مال لینے کی میعاد معین ہو مثلاً ایک مہینہ دو مہینہ ایک سال اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ ہو تو سلم فاسد ہو گی کیونکہ اس میں نزاع کی صورت پیدا ہوگی بعضوں نے اور شرطیں بھی رکھی ہیں لیکن ان کی دلیل ذرا مشکل سے ملے گی اور شاید نہ ملے۔

۲۲۸۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

۲۲۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ (مدینہ والے) سلف کیا کرتے تھے کھجور میں دو سال اور تین سال کے وعدے پر آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے کھجور میں تو معین ماپ کرے (مثلاً کہے کہ اتنے صاع یا اتنے وسق لوں گا) اور معین تول میں اور معین میعاد تک۔

۲۲۸۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ بَنِي فُلَانٍ أَسْلَمُوا لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ وَإِنَّهُمْ قَدْ جَاعُوا فَأَخَافُ أَنْ يَرْتَدُّوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ عِنْدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ عِنْدِي كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ أُرَاهُ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةِ دِينَارٍ بِسِعْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسِعْرِ كَذَا وَكَذَا إِلَى أَجَلِ كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ مِنْ حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ.

۲۲۸۲: حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ فلانی قوم کے لوگ جو یہودی تھے مسلمان ہو گئے ہیں لیکن وہ بھوک میں مبتلا ہیں (غلہ کھانے کو نہیں ملتا) تو مجھے ڈر ہے کہیں مرتد ہو جائیں (اسلام سے پھر جائیں کیا کریں گے مرتے کیا نہ کرتے بھوک بری بلا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے پاس کچھ ہو وہ سلم کرے (مجھ سے یعنی سلم کے طور پر دے میں اس کو وعدے پر غلہ ادا کروں گا) ایک یہودی بولا میرے پاس فلاں فلاں ہے اس کا نام اس نے لیا میں سمجھتا ہوں اس نے کہا تین سو دینار ہیں میں اس نرخ سے غلہ لوں گا فلاں باغ یا کھیت میں سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا نرخ تو قبول ہے مگر فلاں باغ یا کھیت کی شرط نہیں اس حدیث کی سند میں ولید بن مسلم مدلس ہے۔

تشریح ۞ کیونکہ احتمال ہے کہ اس باغ یا کھیت میں کچھ نہ ہو یا وہاں کا غلہ تباہ ہو جائے تو یہ شرط لغو ہے البتہ یہ شرط قبول ہے کہ اس نرخ سے اتنے کا غلہ فلاں میعاد پر دیں گے۔

۲۲۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ تَمَارَى عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَمِ فَأَرْسَلَا إِلَى

۲۲۸۳: حضرت ابی مجالد سے روایت ہے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے سلم میں جھگڑا کیا تو مجھ کو بھیجا عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ عِنْدَ قَوْمٍ مَا عِنْدَهُمْ۔

فَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰی فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گیہوں اور جو اور انگور میں اور ایسے لوگوں سے سلم کرتے تھے جن کے پاس یہ مال اس وقت نہ ہوتے پھر میں نے ابن ابی ابزی سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

## ۶۰: بَابُ مَنْ اَسْلَمَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا يَصْرِفُهٗ اِلٰی غَيْرِهٖ

## باب جو شخص ایک مال میں سلم کرے تو اس کے بدل دوسرا مال نہ بدلے یا اس کو قبضہ سے پہلے دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے

۲۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا زِيَادُ ابْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَسْلَفْتَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا تَصْرِفْهُ اِلٰی غَيْرِهٖ۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدًا۔

۲۲۸۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب کسی چیز میں سلف کرو تو اب دوسرا مال نہ ٹھہراؤ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

تشریح ❁ یعنی مسلم فیہ کا بدلنا درست نہیں رہا تو وہی مال لے جو ٹھہرایا یا اپنا راس المال واپس لے لے دار قطنی نے ابن عمرؓ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے اور اس پر اتفاق ہے اہلحدیث کا اور بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس مال کو دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے لیکن ابو سعید کی حدیث کی سند میں عطیہ بن سعید عوفی ہے اس میں کلام ہے۔

## ۶۱: بَابُ اِذَا اَسْلَمَ فِیْ نَخْلٍ بِعَيْنِهٖ لَمْ يُطْلِعْ

## باب ایک شخص نے سلم کی ایک خاص کھجور کے درخت کے پھل پر اور اس سال پھل نہ نکلا

۲۲۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ النَّجْرَانِیِّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اُسْلِمُ فِیْ نَخْلٍ قَبْلَ اَنْ يُطْلِعَ قَالَ لَا قُلْتُ لِمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ فِیْ حَدِيْقَةِ نَخْلٍ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۲۲۸۵: نجرانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ میں سلم کروں ایک درخت کی کھجوروں میں ان کے نکلنے سے پہلے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا کیوں انہوں نے کہا ایک شخص نے سلم کی تھی آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کھجور کے ایک باغ کے

Marfat.com

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْلَ اَنْ يُّطْلِعَ النَّخْلُ فَلَمْ يُطْلِعِ النَّخْلُ شَيْئًا ذٰلِكَ الْعَامَ فَقَالَ الْمُشْتَرِیْ هُوَ لِیْ حَتّٰى يُطْلِعَ وَقَالَ الْبَائِعُ اِنَّمَا بِعْتُكَ النَّخْلَ هٰذِهِ السَّنَةَ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلْبَائِعِ اَخَذَ مِنْ نَخْلِكَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَا لَهٗ اُرْدُدْ عَلَيْهِ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ وَلَا تُسْلِمُوْا فِیْ نَخْلٍ حَتّٰى يَبْدُوَ اِصْلَاحُهٗ۔

پھلوں میں پھل نکلنے سے پہلے پھر ایسا ہوا کہ اس سال کھجور نکلی نہیں خریدار نے کہا اب ان درختوں پر میرا علاقہ رہے گا جب تک ان میں کھجور نہ نکلے (اور میں کھجوریں لوں تو دوسرے سال تک میرا قبضہ رہے گا) اور بائع نے کہا میں نے تو اسی سال کی کھجور تیرے ہاتھ بیچی تھی (اب نہ نکلی تو تیری قسمت) آخر دونوں نے جھگڑا کیا آنحضرت ﷺ تک آپ ﷺ نے بائع سے فرمایا کہ خریدار نے تیرے درختوں میں سے کچھ پھل لئے وہ بولا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو اس کا مال اپنے لئے کیسے حلال کرتا ہے جو تو نے اس سے لیا ہے وہ پھیر دے اور کھجور میں سلم نہ کرو (یعنی کسی خاص درخت کے پھلوں میں جب تک ان پھلوں کی خوبی معلوم نہ ہو جائے (یعنی ان کی طیاری اور پختگی میں کوئی شک باقی نہ رہے)۔

## ٦٢: بَابُ السَّلْمِ فِی الْحَيَوَانِ

## باب جانور میں سلم کرنے کا بیان

تشریح ❁ ترمذی نے کہا جانور میں سلم کرنے میں اختلاف ہے اور بعضوں نے اس کو جائز رکھا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے جانور میں سلم کو مکروہ جانا ہے ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے وہ کہتے ہیں جانور جانور میں بہت فرق ہے تو اس کی صفت بیان کرنا کافی نہ ہوگا اور نزاع کا اندیشہ ہے۔

٢٢٨٦: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا وَّ قَالَ اِذَا جَاءَتْ اِبِلُ الصَّدَقَةِ قَضَيْنَاكَ فَلَمَّا قَدِمَتْ قَالَ يَا اَبَا رَافِعٍ اقْضِ هٰذَا الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا رُبَاعِيًا فَصَاعِدًا فَاَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِهٖ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سلم کی ایک جوان اونٹ میں (یعنی ایک اونٹ اس سے قرض لیا) اور فرمایا جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو ہم تیرا اونٹ ادا کر دیں گے جب صدقہ کے اونٹ آئے تو آپؐ نے فرمایا اے ابو رافع اس شخص کا اونٹ ادا کر دے ابو رافع نے ڈھونڈا تو ویسا اونٹ نہیں پایا لیکن ایک رباعی اونٹ پایا (جس کے سامنے کے چار دانت گرائے ہوں وہ بکر سے افضل ہوتا ہے آپؐ نے جو اونٹ لیا تھا وہ بکر تھا) ابو رافعؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا اس کو رباعی اونٹ ہی دے دے بہتر ہیں وہ لوگ جو قرض کو اچھا ادا کرتے ہیں۔

تشریح ❁ اچھا ادا کرنے سے یہ غرض ہے کہ قرض جو مال لیا تھا اس سے افضل لیتے ہیں بغیر شرط کے اگر قرض سے بہتر یا زیادہ مال دیا جائے تو مستحب ہے اور اس کا لینا درست ہے لیکن شرط کے ساتھ درست نہیں کیونکہ وہ ربا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ سلم بلکہ قرض لینا بھی جانور کا درست ہے اوزاعی اور لیث اور مالک اور احمد اور اسحاق اور شافعی اور

Marfat.com

جمہور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن ابو حنیفہؒ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور یہ حدیث ان پر حجت ہے اس کو امام مسلم نے روایت کیا اپنی صحیح میں اور بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی یہ قصہ روایت کیا اور تعجب ہے کہ حنفیہ اس حدیث کے مقابل قیاس کو پیش کرتے ہیں۔

۲۲۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُعَاوِیَةُ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ هَانِیءٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ اَقْضِنِیْ بَكْرِیْ فَاَعْطَاهُ بَعِیْرًا مُسِنًّا فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَسَنُّ مِنْ بَعِیْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ خَیْرُهُمْ قَضَاءً۔

۲۲۸۷ : حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میرا بکر (جوان اونٹ) ادا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مسنہ (اس سے بڑا اونٹ) دے دیا تو گنوار بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو بڑا ہے میرے اونٹ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنا قرض اچھی طرح سے ادا کریں۔

## ۶۳ : بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

## باب شرکت اور مضاربت کا بیان

تشریح ۞ شرکت تو ظاہر ہے مضاربت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنا روپیہ دے وہ اس میں محنت تجارت کرے اس شرط پر کہ نفع میں دونوں کا حصہ ہوگا۔

۲۲۸۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاَبُوْبَكْرٍ ابْنَا اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ كُنْتَ شَرِیْكِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَكُنْتَ خَیْرَ شَرِیْكٍ كُنْتَ لَا تُدَارِیْنِیْ وَلَا تُمَارِیْنِیْ۔

۲۲۸۸ : حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میرے شریک تھے جاہلیت کے زمانہ میں تو بہت عمدہ شریک تھے نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مقابلہ کرتے نہ جھگڑا کرتے۔

تشریح ۞ اس کو روایت کیا ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے بھی اور کہا صحیح ہے ایک روایت میں ابوداؤد کے یوں ہے کہ سائب اور مخزومی آنحضرتؐ کے شریک تھے نبوت سے پہلے وہ آئے جس دن مکہ فتح ہوا اور کہا مرحبا میرے بھائی اور میرے شریک ایسے شریک کہ نہ کبھی انہوں نے مقابلہ کیا نہ جھگڑا اور اس حدیث کے اور بھی کئی طریق ہیں سبحان اللہ آنحضرتؐ کے اخلاق شروع فطرت سے ایسے تھے کہ تعلیم وتربیت اور ریاضت کے بعد بھی ویسے اخلاق حاصل ہونا مشکل ہے اور بخاری نے ابوالمنہال سے روایت کیا ہے کہ زید بن ارقم اور براء بن عازب دونوں شریک تھے ان دونوں نے چاندی خریدی نقد اور ادھار یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی آپؐ نے فرمایا جو نقد لی ہے وہ لے لو اور جو ادھار لی ہے وہ پھیر دو اور احمد اور ابوداؤد نے رویفع بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ ہم سے کوئی آنحضرتؐ کے زمانہ میں اپنے بھائی کا تیر لیتا اس شرط پر کہ جو مال لوٹ میں آئیگا نصف اسکو دیگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک کا پیکاں اور پر ہوتا اور ایک کی لکڑی تیر میں اور روایت کیا دارقطنی وبیہقی نے بھی۔

Marfat.com

۲۲۸۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ یَوْمَ بَدْرٍ فِیْمَا نُصِیْبُ فَلَمْ اَجِیْ اَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَیْءٍ وَ جَاءَ سَعْدٌ بِرَجُلَیْنِ ۔

۲۲۸۹ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور سعد اور عمار تینوں شریک ہوتے بدر کے دن لوٹ کے مال میں (یعنی جو لوٹ ملا میں اس میں تینوں کا حصہ ہے) تو مجھ کو اور عمار کو کچھ نہ ملا اور سعد دو آدمی (کافروں کے) پکڑ لائے ۔

۲۲۹۰ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ ثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (عَبْدِ الرَّحِیْمِ) بْنِ دَاوٗدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ فِیْهِنَّ الْبَرَكَةُ الْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَ اَخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَا لِلْبَیْعِ ۔

۲۲۹۰ : حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے ایک تو میعاد تک بیچنے میں دوسرے مضاربت میں (جس و مقارضہ اور قرض بھی کہتے ہیں) تیسرے گیہوں اور جو ملا دینے گھر میں کھانے کے لئے نہ بیچنے کے لئے (اس حدیث کے تین راوی ضعیف ہیں صالح بن صہیب مجہول ہے عبدالرحیم کی حدیث غیر محفوظ ہے اور نصر بن قاسم کی حدیث مجہول ہے)۔

## ۶۴ : بَابُ مَالِلرَّجُلِ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ

## باب آدمی کو اپنی اولاد کے مال میں سے کیا درست ہے

۲۲۹۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ۔

۲۲۹۱ : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر جو تم کھاؤ وہ تمہاری کمائی ہے اور اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

۲۲۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ مَالًا وَّ وَلَدًا وَاِنَّ اَبِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّجْتَاحَ مَالِیْ فَقَالَ اَنْتَ وَمَا لُكَ لِاَبِیْكَ ۔

۲۲۹۲ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال ہے اور میری اولاد ہے اور میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال اڑا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔

۲۲۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَیَحْیٰی بْنُ حَكِیْمٍ قَالَا ثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِیْ اجْتَاحَ مَالِیْ فَقَالَ اَنْتَ

۲۲۹۳ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے باپ نے میرا مال تباہ کر دیا (یعنی صرف کر گیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں

Marfat.com

وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔

تیرے باپ کے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اولاد تو تمہاری بہتر کمائی ہے تو ان کا مال کھاؤ۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلا کہ باپ اپنے بیٹے کے مال میں تصرف کر سکتا ہے ضرورت کے موافق اور اگر ماں باپ بیٹے کا مال اڑا بھی دیں تو بھی بیٹے کو لازم ہے کہ ماں باپ سے مقابلہ نہ کرے ان سے سخت کلامی نہ کرے اس وقت کو یاد کرے جب ماں باپ نے محبت سے پالا پوسا گوہ موت دھویا پھر کھلایا پلایا پڑھایا سکھایا یہ سب احسانات ایسے ہیں کہ اگر ماں باپ کے کام میں بیٹے کا چڑہ بھی آئے تو ان کا احسان ادا نہ ہو سکے اور یہ سمجھ لے کہ ماں باپ ہی کی رضامندی پر ان کی نجات منحصر ہے اگر ماں باپ ناراض ہوئے تو دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی تجربہ سے معلوم ہوا کہ جن لڑکوں نے ماں باپ کو راضی رکھا ان کو بڑی برکت حاصل ہوئی اور چین سے انہوں نے زندگی بسر کی اور جنہوں نے ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی کی وہ ہمیشہ دنیا میں جلتے اور کڑھتے ہی رہے اگر ماں باپ بیٹے کا روپیہ اڑا دیں تو کمال خوشی کرنا چاہئے کہ ہماری یہ قسمت کہاں تھی کہ ہمارا روپیہ ماں باپ کے کام آئے گا یا روپیہ اپنے موقع پر صرف ہوا اور ماں باپ سے یوں کہنا چاہئے کہ روپیہ تو کیا میرا بدن اور میری جان بھی آپ ہی کی ہے آپ اگر چاہیں تو مجھ کو بھی بازار میں بیچ لیں میں آپ کا غلام ہوں۔

## ۶۵ : بَابُ مَا لِلْمَرْاَةِ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

## باب عورت اپنے خاوند کے مال میں کیا تصرف کر سکتی ہے

۲۲۹۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ تْ هِنْدٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ لَا يُعْطِيْنِیْ مَا يَكْفِيْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْ مَالِهٖ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِیْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۲۹۴ : ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہندہ (ابوسفیان کی بیوی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان ایک حریص بخیل آدمی ہے اور مجھ کو اپنا خرچ بھی نہیں دیتا جو مجھ کو اور میری اولاد کو کافی ہو مگر جو میں اس کے مال میں سے لے لوں اور اس کو خبر نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا دستور کے موافق لے لے اس کے مال میں سے اتنا جو تجھ کو اور تیرے بچہ کو کفایت کرے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کا حق کسی مال میں نکلتا ہو اور وہ اس کو وصول نہ کر سکتا ہو تو جس پر اس کا حق ہو اس کے مال میں سے بغیر اس کی اجازت کے اپنے حق کے موافق وصول کر سکتا ہے طیبیؒ نے کہا مالکؒ اور ابو حنیفہؒ نے اس کو جائز نہیں رکھا۔

۲۲۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِیْ وَاَبُوْ

۲۲۹۵ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

Marfat.com

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ وَقَالَ اَبِیْ فِیْ حَدِيْثِهٖ اِذَا اَطْعَمَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَمُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُهٗ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے خرچ کرے اور اس کی نیت بگاڑ کی نہ ہو (یعنی خاوند کا مال تباہ کرنے کی نیت نہ ہو بلکہ ضرورت کے موافق خرچ کرے) تو عورت کو ثواب ہوگا (جو اللہ کے واسطے دے گی) خاوند کو اس کی کمائی کی وجہ سے ثواب ہوگا اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ہوگا اور کسی کا ثواب کم نہ ہوگا۔

تشریح ✿ اگر چہ عورت کو خادم کو اپنے خاوند اور آقا کا مال بغیر اس کی اجازت کے تصدق کرنا جائز نہیں ہے لیکن یہاں وہ مال مراد ہے جس کے خرچ کی عادتاً عورتوں کو اجازت دی جاتی ہے جیسے کھانے میں سے ایک روٹی فقیر کو دینا یا پیسوں میں سے ایک پیسہ کسی مسکین کو اور بعضوں نے کہا اہل حجاز اپنی عورتوں کو اجازت دیا کرتے تھے صدقہ اور مہمانی کی تو یہ حدیث ان سے خاص ہے اور بعضوں نے کہا مراد وہ مال ہے جو خاوند اپنی عورت کو اس کے خرچ کے لئے دیتا ہے اس میں سے تو عورت بالا تفاق خرچ کر سکتی ہے۔

۲۲۹۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِيْلُ ابْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ مِنْ اَفْضَلِ اَمْوَالِنَا۔

۲۲۹۶: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے عورت اپنے گھر میں سے کچھ خرچ نہ کرے بغیر اپنے خاوند کی اجازت کے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کھانا بھی کسی کو نہ دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کھانا تو ہمارے سب مالوں میں بہتر ہے (تو اس میں اجازت لینا اور زیادہ ضروری ہے)۔

## ٦٦ : بَابُ مَالِلْعَبْدِ اَنْ يُّعْطِیَ وَيَتَصَدَّقَ

## غلام کو کیا دینا اور کیا صدقہ کرنا درست ہے

۲۲۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِیِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ۔

۲۲۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غلام کی دعوت بھی قبول کرتے تھے۔

تشریح ✿ غلام کو بھی بغیر مالک کی اجازت کے مال کا خرچنا درست نہیں ہے مگر یہاں مراد وہ غلام ہے جس کو اس کے مالک کی اجازت ہوتی ہے اور اس حدیث سے آپ ﷺ کا کمال تواضع ثابت ہوتا ہے۔

۲۲۹۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ

۲۲۹۸: حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے جو غلام تھے ابی اللحم کے کہ میرا مالک مجھ کو کوئی چیز دیتا میں اس میں سے

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ مَوْلَايَ يُعْطِيْنِي الشَّيْءَ فَأُطْعِمُ مِنْهُ فَمَنَعَنِي اَوْقَالَ فَضَرَبَنِي فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْسَأَلَهُ فَقُلْتُ لَا اَنْتَهِي اَوْلَا اَدَعُهُ فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا۔

اوروں کو کھلاتا مالک نے مجھ کو اس سے منع کیا یا یوں کہا کہ مجھ کو مارا میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا یا مالک نے آپ ﷺ سے پوچھا میں نے عرض کیا مجھ سے تو یہ نہ ہو سکے گا کہ مسکین کو کھانا نہ دوں اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں کو ثواب ہوگا۔

## ٦٧: بَابُ مَنْ مَرَّ عَلٰى مَا شِيَةِ قَوْمٍ اَوْ حَائِطٍ هَلْ يُصِيْبُ مِنْهُ

## باب اگر کوئی شخص جانوروں کے گلہ یا باغ پر سے گزرے تو دودھ یا میوہ لے سکتا ہے صرف اپنے کھانے کے لئے

۲۲۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيْلَ (رَجُلًا مِنْ بَنِيْ غُبَرَ) قَالَ اَصَابَنَا عَامُ مَخْمَصَةٍ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَاَخَذْتُ سُنْبُلًا فَفَرَكْتُهُ وَاَكَلْتُهُ وَجَعَلْتُهُ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِيْ وَاَخَذَ ثَوْبِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَطْعَمْتَهُ اِذْ كَانَ جَائِعًا اَوْسَاغِبًا وَلَا عَلَّمْتَهُ اِذْكَانَ جَاهِلًا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ اِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَاَمَرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ اَوْنِصْفِ وَسْقٍ۔

۲۲۹۹: حضرت عبادہ بن شرحبیل سے روایت ہے جو بنی غبر کا ایک شخص تھا کہ ایک سال قحط ہوا تو میں مدینہ میں آیا وہاں ایک باغ پر پہنچا اس کے باغوں میں سے میں نے ایک بالی لی (اناج کی) اور اس کو مل کر کھایا اور تھوڑا سا اناج میں نے اپنے کمبل میں ڈالا اتنے میں باغ کا مالک آیا اور مجھے مارا اور میرا کپڑا چھین لیا میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے باغ والے سے فرمایا تو نے اس شخص کو کھانا نہیں کھلایا جب یہ بھوکا تھا اور نہ اس کو تعلیم دی (اس بات کی کہ غیر کا مال حلال نہیں) اگر وہ جاہل تھا (بلکہ یکا یک ہی اس کو مار دیا اس کا کپڑا چھین لیا یہ اسلامی خلق کے برخلاف ہے) پھر آپ ﷺ نے باغ والے کو حکم دیا اس نے میرا کپڑا پھیر دیا اور آپ ﷺ نے میرے لئے ایک وسق یا آدھے وسق اناج کا حکم دیا۔

۲۳۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَيَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ عَنْ عَمِّ اَبِيْهَا رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ وَاَنَا غُلَامٌ اَرْمِيْ نَخْلَنَا اَوْ قَالَ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ (وَ قَالَ ابْنُ

۲۳۰۰: حضرت رافع بن عمرو غفاری سے روایت ہے میں اور ایک لڑکا دونوں نے مل کر کھجور کے درختوں پر ڈھیلے مارے یعنی انصار کے درختوں پر آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے یا یوں فرمایا اے کاسب کے بیٹے تو کیوں ڈھیلے مارتا ہے کھجور کے درختوں پر میں نے عرض کیا میں کھاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا مت مارو

Marfat.com

كَاسِبِ فَقَالَ يَابُنَيَّ ) لِمَ تَرْمِي النَّخلَ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِي النَّخلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي اَسَافِلِهَا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسِي وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ ۔

درختوں پر اور جو میوہ درخت کے نیچے گرے اس کو کھا لے رافع نے کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔

تشریح ۞ اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ جو میوہ درخت سے گرے اس کا کھا لینا بغیر مالک کی اجازت کے درست ہے یا نہیں بعضوں نے کہا ہر ملک کا دستور علیحدہ ہے شاید مدینہ میں یہ دستور ہو گا کہ درخت سے جو میوہ گرے اس کے کھانے کی عام کو اجازت ہو گی اور اس سے منع نہ کرتے ہوں گے پس آپؐ نے اسی دستور کے موافق اجازت دی۔

۲۳۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَيْتَ عَلٰى رَاعٍ فَنَادِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَاِنْ اَجَابَكَ وَاِلَّا فَاشْرَبْ فِيْ غَيْرِ اَنْ تُفْسِدَ وَاِذَا اَتَيْتَ عَلٰى حَائِطِ بُسْتَانٍ فَنَادِ صَاحِبَ الْبُسْتَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَجَابَكَ وَاِلَّا فَكُلْ فِيْ اَنْ لَا تُفْسِدَ ۔

۲۳۰۱ : حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی گلہ پر آئے (گائے یا بکریوں کے) تو تین بار اس کے چرواہے کو پکار اگر وہ جواب دے تو بہتر (اس کی اجازت سے دودھ لے) نہیں تو اپنی حاجت کے موافق دودھ پی لے زیادہ خراب مت کر اسی طرح جب تو کسی باغ پر پہنچے تو باغ والے کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو بہتر ورنہ اپنی بھوک کے موافق (میوہ توڑ کر) کھا لے لیکن زیادہ خراب مت کر اس کا مضمون صحیح ہے لیکن اس کی سند میں جریری ہے آخر عمر میں اس کا حافظہ اچھا نہ رہا تھا اور یزید بن ہارون نے اس سے حافظہ جاتے رہنے کے بعد حدیث سنی ہے۔

۲۳۰۲ : حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَاَيُّوْبُ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوْا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ بِحَائِطٍ فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً ۔

۲۳۰۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے باغ پر گزرے تو کھا لے لیکن اپنے کپڑے میں مت باندھے۔

تشریح ۞ ”لے جانے کے لئے“ اکثر علماء نے کہا کہ یہ حدیثیں کہ جن میں دودھ یا میوے لینے کی اجازت ہے مالک کی اجازت کے بغیر یہ منسوخ ہیں دوسری حدیثوں سے جن میں مسلمان کا مال لینا بغیر اس کی اجازت کے حرام کیا ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیثیں اس حالت پر محمول ہیں جب آدمی بھوک کے مارے بے تاب ہو یعنی مرنے کے قریب ہو مخمصہ کی حالت ہو ایسی حالت میں تو حرام حلال ہو جاتا ہے پھر میوہ یا دودھ بھی بے اجازت کھا پی لینا درست ہو گا لیکن یہ ضرور ہے کہ بقدر سد رمق کھا لے اور ضرورت سے زیادہ اس کا مال خراب نہ کرے نہ اپنے ساتھ باندھ لائے اور امام احمد اور اسحٰق نے کہا کہ ہر مسلمان کو جب غلہ یا باغ پر گزرے یہ حق حاصل ہے کہ مالک کو پکارے تین بار اگر وہ نہ بولے تو بقدر حاجت دودھ یا میوہ استعمال کر لے اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ اور جمہور علماء اس سے منع کرتے ہیں مگر جب حالت اضطرار ہو تو بقدر رفع ضرورت استعمال جائز ہے اور طحاوی نے کہا یہ حدیثیں اوائل اسلام کی ہیں جب ضیافت واجب تھی بعد اس کے یہ حدیثیں منسوخ ہو گئیں اور ضیافت کا وجوب جاتا رہا۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

## ۶۸: بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُصِيْبَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهَا

## باب بلا اجازت کسی دوسرے کی چیز لینے کی ممانعت کا بیان

۲۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ فَقَالَ لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَا شِيَةَ رَجُلٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَيُكْسَرَ بَابُ خِزَانَتِهِ فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ۔

۲۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے بغیر اس کی اجازت کے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ کوئی اس کے بالاخانے یا کوٹھری میں آئے پھر اس کے خزانہ کا دروازہ توڑے اور اس کا غلہ نکال لے ایسا ہی جانوروں کے تھن ان کے مالکوں کے خزانے ہیں کھانے کے تو کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے بغیر اس کی اجازت کے۔

۲۳۰۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ سُلَيْطِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطُّهَوِيِّ عَنْ ذُهَيْلِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شَمَّاخٍ الطُّهَوِيِّ ثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اِذْ رَاَيْنَا اِبِلًا مَصْرُوْرَةً بِعِضَاهِ الشَّجَرِ فَثُبْنَا اِلَيْهَا فَنَادَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاِبِلَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ قُوْتُهُمْ وَيُمْنُهُمْ بَعْدَ اللّٰهِ اَيَسُرُّكُمْ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى مَوَادِكُمْ فَوَجَدْتُمْ مَا فِيْهَا قَدْ ذُهِبَ بِهِ۔ اَتَرَوْنَ ذٰلِكَ عَدْلًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّ هٰذَا كَذٰلِكَ قُلْنَا اَفَرَاَيْتَ اِنِ احْتَجْنَا اِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَقَالَ كُلْ وَلَا تَحْمِلْ وَاشْرَبْ وَلَا تَحْمِلْ۔

۲۳۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے سفر میں اتنے میں ہم نے اونٹ دیکھے جن کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا تھا کانٹوں کے درختوں میں تو ہم لپکے ان کی طرف (ان کا دودھ پینے کے لئے) لیکن آنحضرتؐ نے ہم کو آواز دی ہم لوٹ آئے آپؐ کے پاس آپؐ نے فرمایا یہ اونٹ ایک مسلمان گھر والوں کے ہیں اسی میں ان کی روزی ہے اور اسی پر ان کا زور ہے اللہ کے بعد (یعنی اصل تو زور اور قوت اللہ کی عنایت کے سبب سے ہے لیکن بظاہر حال غذا سبب ہے زور اور توانائی کا) کیا تم خوش ہو گے اس سے کہ تم اپنے توشہ کے پاس لوٹو اور دیکھو کہ ان میں سے کھانا کوئی لے گیا ہے کیا تم اس کو انصاف سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا نہیں آپؐ نے فرمایا بس یہ بھی ایسا ہی ہے (یعنی اونٹ ان لوگوں کے توشہ دان ہیں اور ان کے تھنوں میں ان لوگوں کا کھانا ہے) ہم نے عرض کیا اگر ہم محتاج ہوں کھانے اور پینے کے (یعنی سخت ضرورت ہو تو اس حال میں بھی ایسے جانوروں کا دودھ پینا درست ہے یا نہیں آپؐ نے فرمایا ایسی حالت میں کھا لے لیکن اٹھائے نہیں اسی طرح پی لے لیکن اٹھائے نہیں (اس حدیث کی سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے اور سلیط بن عبداللہ ضعیف ہے)۔

Marfat.com

## ۶۹: بَابُ اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ

## باب جانور رکھنا کیسا ہے

۲۳۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهَا اتَّخِذِیْ غَنَمًا فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً ۔

۲۳۰۵: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان سے فرمایا تو بکریاں رکھ اس میں برکت ہے۔

۲۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ يَرْفَعُهُ قَالَ الْاِبِلُ عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِی الْخَيْلِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

۲۳۰۶: حضرت عروہ بارقی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کے رکھنے سے تو غرور پیدا ہوتا ہے اور بکریاں رکھنے سے برکت ہوتی ہے اور گھوڑوں کی تو پیشانی میں بھلائی بندھی ہے قیامت تک۔

۲۳۰۷: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ النَّيْسَابُوْرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِیُّ قَالَا ثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا زَرْبِیٌّ اِمَامُ مَسْجِدِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّاةُ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ ۔

۲۳۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بکری تو جنت کے جانوروں میں سے ہے اس کی سند میں زربی بن عبداللہ متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

تشریح ۞ اس کا گوہ موت بھی پاک ہے اور کھانے کی چیز ہے حلال طیب ہے۔

۲۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عُرْوَةَ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَغْنِيَاءَ بِاتِّخَاذِ الْغَنَمِ وَاَمَرَ الْفُقَرَاءَ بِاتِّخَاذِ الدَّجَاجِ وَقَالَ عِنْدَ اتِّخَاذِ الْاَغْنِيَاءِ الدَّجَاجَ يَاْذَنُ اللّٰهُ بِهِلَاكِ الْقُرٰی ۔

۲۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالدار لوگوں کو بکریاں پالنے کا حکم دیا اور محتاج لوگوں کو مرغیاں پالنے کا (کیونکہ مرغیوں سے ان کی روٹی چل جاتی ہے انڈے ہوتے ہیں اور بچے) اور فرمایا جب مالدار لوگ بھی مرغیاں پالیں تو اللہ حکم دیتا ہے اس بستی کو تباہ کرنے کا۔

تشریح ۞ اس حدیث کو ابن عدی اور عقیلی نے بھی روایت کیا ابن عباسؓ سے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اور اس کے اسناد میں علی بن عروہ ہے جو حدیث بناتا ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث موضوع ہے۔

Marfat.com

# کِتَابُ الْاَحْکَامِ

# حکم اور فیصلے کے بیان میں

## ۱: بَابُ ذِکْرِ الْقُضَاةِ

## باب قاضیوں کا ذکر

۲۳۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدَ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ۔

۲۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص قاضی بنایا گیا لوگوں میں وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

تشریح ۞ یعنی بن مارے اس کی موت ہوئی اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ترمذی نے کہا حسن ہے ابن خزیمہ نے کہا صحیح ہے مطلب یہ کہ قضاء کا عہدہ بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اور اس میں عاقبت کے خراب ہونے کا ڈر ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اور اسی واسطے اگلے بزرگ لوگوں نے تکلیف اور ذلت گوارا کی لیکن قضاء کا عہدہ نہ لیا چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کو منصور نے مارا اور قید کیا لیکن انہوں نے قاضی بننا قبول نہ کیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کی برکات ہم پر اتارے۔

۲۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ بِلَالِ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَاءَ وُکِّلَ اِلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ جُبِرَ عَلَیْهِ نَزَلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَسَدَّدَهٗ۔

۲۳۱۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قاضی ہونے کی درخواست کرے گا وہ اپنے آپ ﷺ کو سونپ دیا جائے گا (یعنی خدا کی طرف سے اس کی مدد نہ ہوگی) اور جس کو جبر سے قاضی بنایا جائے گا تو اس پر ایک فرشتہ اترے گا جو اس کو مضبوط کرے گا (قضا کے کاموں میں اور حق کی توفیق دے گا۔

۲۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا یَعْلٰی وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۲۳۱۱: حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو بھیجتے ہیں (حکومت پر) اور میں جوان کا فیصلہ کروں گا اور مجھ کو معلوم نہ

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِىْ وَاَنَا شَابٌّ اَقْضِىْ بَيْنَهُمْ وَلَا اَدْرِىْ مَالْقَضَاءُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِىْ صَدْرِىْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ بَعْدُ فِىْ قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

ہوگا کیونکر فیصلہ کرتے ہیں یہ سن کر آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا پھر فرمایا اللہ ہدایت کر اس کے دل کو مضبوط کر دے اس کی زبان کو جناب امیر فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے بعد مجھ کو دو آدمیوں میں فیصلہ کرنے میں کبھی تردد نہیں ہوا اس کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن یہ سند منقطع ہے ابوالبختری سعید بن فیروز کا حضرت علی سے سماع نہیں ہے۔

## ۲: بَابُ التَّغْلِيْظِ فِى الْحَيْفِ وَالرِّشْوَةِ

## باب ظلم کرنے کی اور رشوت کھانے کی سزا

۲۳۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِىُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهٖ اَلْقَاهُ فِىْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۳۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حاکم ایسا نہیں جو حکم کرتا ہو لوگوں میں مگر وہ قیامت کے دن آئے گا اور فرشتہ اس کی گردن تھامے ہوگا پھر وہ فرشتہ اپنا سر اوپر اٹھائے گا (اللہ کا حکم اس کے بارہ میں حاصل کرنے کے لئے) اگر ہوگا کہ اس کو پھینک دے تو پھینک دے گا اس کو ایک خندق میں جس میں چالیس برس تک وہ گرتا چلا جائے گا (معاذ اللہ اس خندق کی گہرائی اس قدر ہوگی کہ چالیس برس تک شے اس کی تہہ تک پہنچے گی حالانکہ اوپر سے نیچے گرنے کی حرکت بہت تیز ہوتی ہے اس کی سند میں مجالد ضعیف ہے۔

تشریح ﴿﴾ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چھوٹا سا پتھر اس کے مثل اور آپؐ نے کوپری کی طرف اشارہ کیا چھوڑا جائے آسمان سے زمین کی طرف حالانکہ ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی راہ ہے تو زمین پر رات سے پہلے پہنچ جائے اور اگر یہی پتھر دوزخ کے زنجیر کے سر سے پھینکا جائے تو چالیس سال تک رات دن چلا جائے اس سے پہلے اس کے گہراؤ میں پہنچے۔

۲۳۱۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِى بْنَ عِمْرَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِىْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ وَكَلَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ۔

۲۳۱۳: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے جب اس نے ظلم کیا اللہ اس کو چھوڑ دیتا ہے خود اسی کو سونپ دیتا ہے۔

۲۳۱۴: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ

۲۳۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

Marfat.com

ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ۔

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی لعنت ہے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر۔

تشریح ❀ رشوت لینے والے پر تو ظاہر ہے کہ وہ رشوت لے کر ضرور اس فریق کی رعایت کرے گا جس سے رشوت کھائے گا اور رشوت دینے والے پر اس واسطے کہ وہ رشوت دے کر اس کو ظلم اور ناحق پر مائل کرے گا بعض پچھلے علماء نے لکھا ہے کہ اگر اس کا مقدمہ حق ہوا اور کوئی حاکم بغیر رشوت لئے حق فیصلہ نہ کرتا ہو تو ظلم کو دفع کرنے کے لئے اگر رشوت دے تو گناہ گار نہ ہوگا لیکن حدیث مطلق ہے اور یہ پچھلے علماء کا اجتہاد ہے پس ضروری ہے کہ رشوت دینے اور لینے دونوں سے پرہیز کرے اسی طرح رشوت دلانے اور اس کی دلالی کرنے سے اور یہ امور باعث لعنت ہے۔

## ۳: بَابُ الْحَاكِمِ يَجْتَهِدُ فَيُصِيْبُ الْحَقَّ

## باب جو کوئی حاکم اجتہاد کرے پھر حق کو پہنچ جائے

۲۳۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَأَ فَلَهُ اَجْرٌ۔

قَالَ يَزِيْدُ فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۲۳۱۵: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے جب حاکم حکم کرے اور اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد ٹھیک ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جب حکم کرے اور خطا کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا یزید بن عبداللہ نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے محمد بن ابراہیم تیمی سے) کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت کی۔

۲۳۱۶: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا خَلَفُ ابْنُ خَلِيْفَةَ ثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ قَالَ قَالَ لَوْلَا حَدِيْثُ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ اثْنَانِ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ فَقُلْنَا۔ اِنَّ الْقَاضِيَ اِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ۔

۲۳۱۶: حضرت ابو ہاشم نے کہا اگر بریدہ کی یہ حدیث نہ ہوتی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قاضی تین طرح کے ہیں ان میں سے دو دوزخی ہیں اور ایک جنتی ایک وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنتی ہے دوسرے وہ قاضی جس نے فیصلہ کیا جاہل گر رہ کر دوزخی ہے تیسرے وہ قاضی جس نے ظلم کیا حکم میں (یعنی علم رکھ کر) حق کے خلاف فیصلہ کیا وہ دوزخی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ قاضی جب اجتہاد کرے تو وہ جنتی ہے۔

Marfat.com

تشریح ﴿ ﴾ لیکن حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صرف اجتہاد کافی نہیں ہے بلکہ حق کا علم یعنی یقین ضروری ہے علماء کے نزدیک حدیث تہدید وتشدد کے اوپر محمول ہے اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ قضا کے لئے صرف اجتہاد یعنی غلبہ ظن کافی ہے اور اجتہاد تو ہمیشہ ظن ہی ہوتا ہے کیونکہ اس میں خطا کا احتمال رہتا ہے اور دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ مجتہد اگر خطا بھی کرے گا تو اسے ایک اجر ملے گا عمرو بن عاصؓ کی حدیث صحیحین میں موجود ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر اجتہاد ٹھیک ہوگا تو اس کو دس اجر ملیں گے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ قاضی کا مجتہد ہونا ضروری ہے اور مقلد کا قاضی ہونا صحیح نہیں ہے کیونکہ علم کا اطلاق نہیں ہوتا مگر مجتہد پر حق کا علم یعنی کتاب اور سنت کا اسی کو ہوتا ہے اور مقلد تو کتاب وسنت اور دلیل سے بے خبر ہوتا ہے صرف اپنے امام کا قول معلوم کر لیتا ہے اور مجتہدی اس بات کا حکم کرے گا جو اللہ تعالیٰ اس کو دکھلائے مقلد تو اپنے امام کو دکھانے کے مطابق حکم کرے گا اور بریدہؓ کی اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی اور حاکم نے بھی نکالا اور کہا وہ صحیح ہے اور ابن حجرؒ نے اس حدیث کے کل طریقوں کو ایک جداگانہ رسالہ میں جمع کیا اور قرآن میں ہے و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون و الظالمون و الفاسقون اور حکم بما انزل اللہ مجتہد ہی کی شان ہے نہ مقلد کی اور معاذؓ کی حدیث میں ہے کہ میں فیصلہ کروں گا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق اگر اس میں بھی نہ ملے گا تو اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا یہ بھی مجتہد کی ہی شان ہے مقلد تو نہ قرآن کو دیکھتا ہے نہ حدیث کو صرف درمختار اور کنز اور وقایہ پر عمل کرتا ہے اور اس کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ حکم کتاب اور سنت میں موجود بھی ہے یا نہیں اور اگر مقلد دعویٰ کرے کہ اس نے اپنی رائے سے حکم دیا تو اس کا یہ دعویٰ جھوٹ ہے کیونکہ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ وہ نہ کتاب پہچانتا ہے نہ سنت اور سید علامہ محمد اسمٰعیل امیر نے ایک مستقل رسالہ اجتہاد کے آسان ہونے کے باب میں لکھا ہے اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ مقلد کا قاضی ہونا صحیح نہیں ہے۔ (روضہ مختصراً)

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں چند بے وقوفوں نے جن کو تمیز نہیں ہے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مجتہد ہونا اس زمانہ میں محال ہے حالانکہ برعکس ان کے دعویٰ کے ہم یہ کہتے ہیں کہ مجتہد ہونا اس زمانہ میں بہت سہل ہے اور مجتہد ہونے کے لئے منطق اور اصول اور کلام کی مشکل کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے صحابہ کرام ان علوم سے محض ناواقف تھے اور صرف کتاب وسنت کو کسی قدر جانتے تھے لیکن ان کا اجتہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلیم کیا اور ان کو اپنی رائے سے فیصلہ کرنے کی اجازت دی اب بھی جو مجتہد ہونا چاہے اس کو صرف قرآن کے احکام کی آیتیں مع تفسیر اور تاویل کے اور ناسخ اور منسوخ معرفت اور احکام کی حدیثیں منضبط کر لینا کافی ہے اور جو حکم ان دونوں میں نہ ملے اس میں اپنی رائے کے موافق حکم دے ہمارے سید علامہ نے آیات احکام کی تفسیر میں ایک کتاب نیل المرام نہایت مختصر اور عمدہ لکھی ہے قرآن کا علم اسکے پڑھ لینے سے پورا ہو جاتا ہے اور احکام کی حدیثیں ضروری منتقی الاخبار میں ابن تیمیہ کے موجود ہیں اسی طرح تلخیص حافظ ابن حجر کی یہ بھی احادیث احکام میں ایک جامع کتاب ہے پھر جو کوئی نیل المرام اور تلخیص یا منتقی اخبار کو خوب یاد کر لے وہ کتاب اور سنت سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے اور اس کا علم ان صحابہ کے برابر پہنچ جاتا ہے بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے جن کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتہاد جائز رکھا صرف اتنا اور ضروری ہے کہ صحابہ اہل زبان تھے ان کو نحو اور صرف کی اور لغت کی حاجت نہ تھی اگر یہ شخص عربی نہ ہو بقدر ضرورت علم عربیت اور لغت بھی حاصل کر لے اور اتنا اجتہاد شرعی اور تقلید سے نکلنے کے لئے کافی ہے اب پچھلے فقیہوں نے جو اجتہاد کو ایک ہوا (مہیب) بنا دیا ہے اور اس کو ایسا مشکل کر دیا

Marfat.com

ہے کہ عمر بھر کی محنت میں بھی اس کا حاصل ہونا دشوار ہے یہ ان کی جہالت اور کوتہ اندیشی ہے شارع علیہ السلام نے اجتہاد کے لئے ان باتوں کی کبھی شرط نہیں رکھی اور اگر اجتہاد اس کا نام ہو تو صحابہ یا تابعین میں کوئی مجتہد نہ ہوگا حالانکہ یہ بالبداہت باطل ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی اس زمانہ میں منتقی الاخبار یا تلخیص منضبط کر لے وہ علم حدیث میں اگلے بعض اماموں سے زیادہ ہوگا جن کو یہ پچھلے علماء مجتہد خیال کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ کی مرویات مرفوعہ کتب حدیث میں ڈیڑھ سو سے زیادہ نہیں ہیں اور اکثر حدیثوں میں ان سے سہو اور مسامحہ بھی ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔

## ۴: بَابُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ وَهُوَ غَضْبَانُ

## باب حاکم غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۲۳۱۷ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَ اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ اَنْ يَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

۲۳۱۷: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قاضی جب غصے ہو تو اس وقت دو آدمیوں میں فیصلہ نہ کرے ہشام نے یوں کہا کہ حاکم کو نہیں چاہئے کہ دو آدمیوں میں فیصلہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیحین میں ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو غصے کی حالت میں زبیر کا فیصلہ کیا ایک انصاری کے ساتھ تو یہ خصوصیت تھی آپؐ کی کیونکہ آپؐ معصوم تھے حالت غضب اور رضا دونوں میں اور ظاہر یہ ہے کہ ممانعت تحریمی ہے اس پر جمہور علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی غصہ کی حالت میں فیصلہ کرے اور وہ فیصلہ حق ہو تو صحیح ہوگا ابن قیمؒ نے کہا مفتی غصے یا بھوک یا قلق یا غم کی حالت میں نیند کے غلبہ میں یا پاخانے یا پیشاب کی حاجت میں فتویٰ نہ دے اسی طرح جب دل اور طرف لگا ہوا ہو کیونکہ اس میں احتمال ہے خطا کا اس پر بھی اگر اس کا فتویٰ ان حالتوں میں صحیح ہو تو نافذ ہو جائے گا اور امام احمد نے کہا اگر مقدمہ سننے سے پہلے سے غصہ میں ہو تو وہ حکم نافذ نہ ہوگا۔ (روضہ مختصراً)

## ۵: بَابُ قَضِيَّةِ الْحَاكِمِ لَا تُحِلُّ حَرَامًا وَلَا تُحَرِّمُ حَلَالًا

## باب حاکم کے حکم کر دینے سے جو حرام ہے وہ حلال نہ ہوگا اور جو حلال ہے وہ حرام نہ ہوگا

تشریح ۞ یعنی قاضی کی قضا صرف ظاہراً ہے اور ظاہراً اور باطناً دونوں نہیں جیسے حنفیہ نے گمان کیا ہے۔

۲۳۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ

۲۳۱۸: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو اور میں تو آدمی ہوں (غیب کی بات نہیں جانتا) اور شاید تم میں سے کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بہتر ہو اور میں جیسا

Marfat.com

بَعْضُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَاِنَّمَا اَقْضِيْ لَكُمْ عَلٰى نَحْوِ مِمَّا اَسْمَعُ مِنْكُمْ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذُهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَاْتِيْ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

تم سے سنتا ہوں اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں اب اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق دلا دوں تو وہ اس کو نہ لے (اس خیال سے کہ میں نے اس کو دلایا) میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں جس کو وہ لے کر آئے گا قیامت کے دن۔

تشریح یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے اور شافعی نے کہا اس پر اجماع ہے کہ حاکم کا حکم حرام کو حلال نہیں کر سکتا نووی نے کہا اب یہ قول کہ حاکم کا حکم ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتا ہے اس حدیث صحیح اور اجماع دونوں کے خلاف ہے اور حنفیہ نے جو ایسا کہا ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ قاضی کی قضا ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہے پس اگر دو شخصوں نے جھوٹی گواہی دے دی کہ فلاں مرد نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے اور قاضی نے طلاق کا حکم دے دیا تو وہ عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور دوسرے شخص کو اس سے نکاح کرنا جائز ہو جائے گا اگر اس کو معلوم ہو کہ یہ گواہی جھوٹی دی تھی اور حقیقت میں اس کے خاوند نے اس کو طلاق نہیں دی تھی سبحان اللہ یہ عجب مذہب اور عجب قول ہے۔ جس کی قباحتیں بے شمار ہیں اب اس زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہو گیا ہے ہر شخص دوسرے کا مال اور ناموس عدالت سے جھوٹا فیصلہ کر کے حلال کر لے گا اور بے فکری کے ساتھ مزے اڑائے گا آخرت کا بھی دغدغہ نہ ہوگا میرے نزدیک حنفیہ کا یہ قول صریح غلط ہے اور حدیث صحیح اور اجماع کے مخالف ہے اور حنفیہ کو اس سے رجوع کرنا چاہئے اور اس حدیث کی پیروی کرنا چاہئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے کوئی چیز درست نہیں ہوئی اور کسی حاکم یا قاضی کی کیا حقیقت ہے۔

۲۳۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ قِطْعَةً فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۲۳۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو آدمی ہوں اور شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ ہوشیار ہو (یعنی اس کی تقریر عمدہ اور فصیح ہو دوسرے کی نسبت) پھر میں جس کو اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دلا دوں تو میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

## ۶: بَابُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ وَ خَاصَمَ فِيْهِ

## باب جس شخص نے پرایا مال لے لیا اور اس کے لئے جھگڑا کیا

۲۳۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبُوْ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنِيْ الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا

۲۳۲۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے جس نے دعویٰ کیا اس مال کا جو

Marfat.com

الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

اس کا نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے.......

۲۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ (اَوْ يُعِيْنُ عَلٰى ظُلْمٍ) لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ۔

۲۳۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدد کرے کسی نالش پر ظالم کی یا ظلم کی مدد کرے تو وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے غصے میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے نکلے۔

تشریح ۞ یعنی اس امر سے توبہ کرلے اور اس کو چھوڑ دے۔

## ۷: بَابُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

## باب مدعی پر گواہ ہیں اور مدعی علیہ پر قسم ہے

۲۳۲۲: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ ادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَ اَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

۲۳۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو مل جاتا جو وہ دعویٰ کرتے تو بعض لوگ دوسروں کا مال اور ان کی جانوں کا دعویٰ کر بیٹھتے (ناحق) لیکن مدعی علیہ کو قسم کھانا چاہیے۔

تشریح ۞ جب مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں اگر قسم کھالے تو دعویٰ سے بری ہو گیا نہیں تو دعویٰ کے موافق ادا کرے صحیحین میں یہ حدیث موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم کیا قسم کا مدعی علیہ پر اور بیہقی نے باسناد صحیح یوں نکالا: البینه علی المدعی و الیمین علی من انکر اور ابن حبان نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی روایت کیا اور ترمذی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے ایسا ہی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالک نے کہا کہ مدعی علیہ کو اسی وقت قسم دلائی جائے گی جب اس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا دادوستد ہو ورنہ ہر پاجی اور رذیل شخص پہلے آدمیوں پر دعویٰ کر کے ان سے قسم لے گا اور یہ قیاس ہے بمقابلہ نص کے جو قبول کے لائق نہیں ہے۔ (روضہ)

۲۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۲۳: حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین (مشترک) تھی یہودی میرا حصہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس لایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَاقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قُلْتُ اِذَا يَحْلِفَ فِيْهِ فَيَذْهَبَ بِمَا لِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ..... ﴾ [ال عمران: ٧٨] اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ۔

وآلہ واصحابہ وسلم نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا میں نے عرض کیا وہ قسم کھا لے گا اور میرا مال ہضم کر لے گا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کے عہد اور قسم کے بدل تھوڑا سا مال لیتے ہیں اخیر تک۔

## ٨: بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا

## باب جو کوئی جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے

٢٣٢٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَا ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

٢٣٢٤: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور وہ جانتا ہے کہ یہ قسم جھوٹ ہے اور کسی مسلمان کا مال اس کی وجہ سے مار لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا۔

تشریح ۞ کیونکہ اس نے سخت قصور کیا ایک تو اپنے بھائی پر ظلم کیا اس کا مال ناحق مارا دوسرے اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی کی اس کا نام لے کر جھوٹ بولا معاذ اللہ جب وہ غصے ہو تو کہاں ٹھکانا ہے۔

٢٣٢٥: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَخَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَاَوْجَبَ لَهُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا قَالَ وَاِنْ كَانَ سِوَاكًا مِنْ اَرَاكٍ۔

٢٣٢٥: حضرت ابوامامہ حارثی سے روایت ہے اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دے گا اور دوزخ کو اس کے لئے واجب کر دے گا ایک شخص لوگوں میں سے بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر چہ ذرا سی چیز ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ پیلو کی ایک مسواک ہو۔

تشریح ۞ بلکہ ذرا سی چیز کے لئے جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ سخت ہے۔

## ٩: بَابُ الْيَمِيْنِ عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ

## باب قسم کہاں کھائے

٢٣٢٦: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

٢٣٢٦: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے جھوٹی میرے اس منبر کے پاس وہ اپنا ٹھکانہ

Marfat.com

نِسْطَاسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ عِنْدَ مِنْبَرِیْ هٰذَا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَلَوْ عَلٰی سِوَاكٍ اَخْضَرَ۔

دوزخ میں بنا لے اگر چہ ایک ہری مسواک کے لئے قسم کھائے۔

۲۳۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم متبرک مقام میں کھانا اور زیادہ سخت گناہ ہے اگر چہ ہر جگہ جھوٹی قسم کھانا خود ایک سخت گناہ ہے بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ مدعی کو اختیار ہے جہاں پر چاہے اور جن الفاظ سے چاہے مدعی علیہ سے قسم لے سکتا ہے اور بعضوں نے کہا صرف دارالقضا میں قسم ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھانا کافی ہے اس سے زیادہ کے لئے مدعی جبر نہیں کر سکتا۔

۲۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَزَيْدُ ابْنُ اَخْزَمَ قَالَا ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُخْلَدٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَهُوَ اَبُوْ يُوْنُسَ الْقَوِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْلِفُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ عَبْدٌ وَلَا اَمَةٌ عَلٰی يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاكٍ رَطْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اس منبر کے پاس کوئی غلام یا لونڈی (یعنی مرد یا عورت) جو جھوٹی قسم کھائے اگر چہ ایک تازی مسواک کے لئے دوزخ واجب ہو جائے گی۔

## ۱۰: بَابُ بِمَا يُسْتَحْلَفُ اَهْلُ الْكِتَابِ

## یہود اور نصاریٰ کو کیونکر قسم دیں

۲۳۲۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَاءِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِالَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰی مُوْسٰی۔

۲۳۲۸: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک یہودی عالم کو بلایا تو فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس کی جس نے تورات اتاری موسیٰ علیہ السلام پر۔

تشریح ۞ ایسا کہنے سے یہودی کے دل پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور نصرانی سے یوں کہیں گے قسم کھا اس اللہ کی جس نے انجیل اتاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

۲۳۲۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ اَنْبَاَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِيَهُوْدِيَّيْنِ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۲۳۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دو یہودیوں سے میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس نے تورات اتاری حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

## ۱۱: بَابُ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ السِّلْعَةِ وَلَيْسَ

باب دو آدمی ایک چیز کا دعویٰ کرتے ہوں اور کسی کے

Marfat.com

بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ

پاس گواہ نہ ہوں

۲۳۳۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاَمَرَهُمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ۔

۲۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو شخصوں نے ایک جانور کا دعویٰ کیا اور کسی کے پاس گواہ نہ تھے آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان دونوں کو حکم دیا کہ قرعہ ڈالیں اور جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کر وہ جانور لے لے۔

تشریح ﷺ صورت اس کی یہ ہے کہ جانور ایک تیسرے شخص کے پاس ہو اور دو شخص اس کا دعویٰ کریں اور تیسرا شخص کہے کہ میں اصل مالک کو نہیں پہچانتا حضرت علیؓ کا یہی قول ہے اور شافعیؒ کے نزدیک وہ جانور تیسرے کے پاس رہے گا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں مدعیوں کو آدھا آدھا بانٹ دیں گے اسی طرح اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور دونوں گواہ قائم کریں اور کوئی وجہ ترجیح کی نہ ہو تو اس چیز کو آدھا آدھا بانٹ دیں گے ابو داؤد اور حاکم اور بیہقی نے ابو موسیٰ سے ایسا ہی روایت کیا کہ دو شخصوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور دونوں نے گواہ قائم کیے تو آپؐ نے اس اونٹ کو دونوں میں آدھا آدھا بانٹ دیا اور ابن حبان نے ابو ہریرہؓ سے ایسا ہی روایت کیا اور ابن ابی شیبہ نے تمیم بن طرفہ سے اور طبرانی نے جابر بن سمرہ سے (روضہ)۔

۲۳۳۱ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ مَعْمَرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ بَيْنَهُمَا دَابَّةٌ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

۲۳۳۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس دو شخصوں نے جھگڑا کیا ایک جانور میں اور کسی کے پاس گواہ نہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کو آدھا بانٹ دیا دونوں کو۔

## ۱۲ : بَابُ مَنْ سُرِقَ لَهٗ شَیْءٌ فَوَجَدَهٗ فِیْ يَدِ رَجُلٍ اشْتَرَاهُ

## باب ایک شخص کی چیز چوری ہوگئی پھر ایک شخص کے پاس ملی جس نے اس کو خریدا

۲۳۳۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَاعَ لِلرَّجُلِ مَتَاعٌ اَوْ سُرِقَ لَهٗ مَتَاعٌ فَوَجَدَهٗ فِیْ يَدِ رَجُلٍ يَبِيْعُهٗ فَهُوَ

۲۳۳۲: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کا کچھ مال جاتا رہے یا چوری ہو جائے پھر وہ اس کو ایک شخص کے پاس پائے بیچتے ہوئے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہے (یعنی اصل مالک جس کا مال چوری ہو گیا تھا وہ اپنی شے لے لے) اور جس نے

Marfat.com

اَحَقُّ بِهٖ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ.

اس کو خریدا وہ اپنے بیچنے والے سے قیمت پھیر لے۔

تشریح اور وہ اپنے بیچنے والے سے یہاں تک کہ چور کا پتہ لگ جائے اور وہ گرفتار ہوا گر جس سے اس نے مول لیا نہ ملے تو اس کا روپیہ گیا لیکن اصلی مالک اپنی شے لے لے گا۔

## ۱۳: بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ

## باب جانور جو مال خراب کردیں اس کا کیا حکم ہے؟

۲۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيّ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَنْصَارِيّ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ كَانَتْ ضَارِيَةً دَخَلَتْ فِيْ حَائِطِ قَوْمٍ فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَكُلِّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا فَقَضٰى اَنَّ حِفْظَ الْاَمْوَالِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِيْ مَا اَصَابَتْ مَوَاشِيْهِمْ بِاللَّيْلِ.

۲۳۳۳: حضرت ابن محیصہ انصاری سے روایت ہے براء کی ایک سانڈنی تھی چنچل (یعنی شریر وہ لوگوں کے باغ میں چلی گئی اور ان کا باغ خراب کیا پھر انہوں نے حضرت محمد ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا کہ دن کو اپنے مالوں کی (جیسے باغ یا کھیت ہے) حفاظت مال والوں کے ذمہ ہے (اگر دن کو جانور نقصان کردے تو جانور والے سے مواخذہ نہ ہوگا) لیکن رات کو جو جانور نقصان کریں وہ جانور والوں کو دینا ہوگا۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِآلِ الْبَرَاءِ اَفْسَدَتْ شَيْئًا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عازب سے روایت ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک سانڈ نے کسی کا مال بگاڑ دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کا فیصلہ کردیا جیسے اوپر گزرا۔

تشریح اس لئے کہ رات کو جانور والوں کو چاہئے کہ اپنے جانور باندھ کر رکھیں جب انہوں نے چھوڑ دیا اور کسی کا نقصان کیا تو نقصان ان کو بھرنا پڑے گا۔

## ۱۴: بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَنْ كَسَرَ شَيْئًا

## باب کوئی شخص کسی کی چیز توڑ ڈالے

۲۳۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُوَاءَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَوَمَا تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ: ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم: ٤] قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَصَنَعْتُ لَهٗ طَعَامًا وَصَنَعَتْ لَهٗ حَفْصَةُ طَعَامًا قَالَتْ

۲۳۳۴: بنی سواہ کے ایک مرد سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھ سے بیان کرو آنحضرتؐ کے اخلاق کا حال انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم: ٤] یعنی تو بڑے اخلاق والا ہے پھر انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے میں نے آپؐ کے لئے کھانا تیار کیا اور ام المومنین حفصہؓ نے بھی تیار کیا لیکن حفصہؓ مجھ سے پہلے کھانا لے کر آئیں میں نے اپنی چھوکری سے کہا جا اور

Marfat.com

فَسَبَقَتْنِي حَفْصَةُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: انْطَلِقِي فَاكْفِئِي قَصْعَتَهَا فَلَحِقَتْهَا وَقَدْ هَمَّتْ اَنْ تَضَعَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْفَتْهَا فَانْكَسَرَتِ الْقَصْعَةُ وَانْتَشَرَ الطَّعَامُ قَالَتْ فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَافِيْهَا مِنَ الطَّعَامِ عَلَى النِّطَعِ فَاَكَلُوْا ثُمَّ بَعَثَ بِقَصْعَتِي فَدَفَعَهَا اِلَى حَفْصَةَ فَقَالَ خُذُوْا ظَرْفًا مَكَانَ ظَرْفِكُمْ وَكُلُوْا مَا فِيْهَاقَالَتْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حفصہؓ کا پیالہ کھانے کا الٹ دے وہ گئی اور اس نے الٹنا چاہا آنحضرتؐ کے سامنے اور الٹا تو پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا سب زمین پر پھیل گیا حضرت عائشہؓ نے کہا تو آنحضرت ﷺ نے جو کھانا اس پیالہ میں تھا اس کو اکٹھا کیا دستر خوان پر اور سب لوگوں نے کھایا پھر میں نے اپنے کھانے کا پیالہ بھیجا آپ ﷺ نے وہ پیالہ حفصہؓ کو دے دیا (ان کے پیالہ کے عوض اور فرمایا برتن لو اپنے برتن کے عوض اور جو کھانا اس میں ہے وہ کھالو حضرت عائشہؓ نے کہا پھر میں نے اس بات کا کوئی اثر آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک میں نہیں پایا اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ تابعی مجہول ہے)۔

تشریح ۞ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تمہاری ماں کو رشک ہوا اور کوئی ہوتا تو ضرور بیوی پر خفگی کرتا لیکن آپ کا حلم وکرم سبحان اللہ۔

۲۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَرْسَلَتْ اُخْرٰى بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدَاهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ كُلُوْا فَاَكَلُوْا حَتّٰى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا۔

۲۳۳۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ اپنی بیبیوں میں سے ایک بی بی کے پاس تھے (حضرت عائشہؓ کے پاس) اتنے میں ایک دوسری بی بی (حضرت حفصہؓ) نے آپ ﷺ کو کھانے کا ایک پیالہ بھیجا پہلی بی بی نے (غصہ سے) جو پیالہ لایا تھا اس کے ہاتھ پر مارا پیالہ گر گیا اور ٹوٹ گیا آنحضر ﷺ نے پیالہ کے دونوں ٹکڑوں کو اٹھایا اور دونوں کو جوڑا اور اٹھا کر اس میں رکھتے تھے اور فرماتے تھے تمہاری ماں کو رشک ہوا (کہ میرے کھانے کے تیار ہونے سے پہلے) اس بی بی نے کیوں کھانا بھیج دیا اب آپ ﷺ وہی کھانا کھالیں گے اور میرا کھانا بیکار (جائے گا) کھانا کھاؤ (یہ آپ ﷺ نے ان صحابہ سے فرمایا جو اس وقت آپ ﷺ کے پاس حاضر تھے) پھر پہلی بی بی (جنہوں نے پیالہ توڑا تھا) اپنے گھر سے ایک پیالہ لائیں آپ ﷺ نے ثابت پیالہ اس شخص کو دے دیا جو کھانا لے کر آیا تھا (دوسری بی بی حضرت حفصہؓ کے پاس سے) اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جس نے پیالہ توڑا تھا (یعنی حضرت عائشہؓ کے گھر میں)۔

Marfat.com

## ۱۵: بَابُ الرَّجُلِ يَضَعُ خَشَبَةً عَلٰى جِدَارِ جَارِهٖ

## باب اپنے ہمسائے کی دیوار پر چھت رکھے تو کیسا ہے

۲۳۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَاْطَاُوْا رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔

۲۳۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ اس کو پہنچاتے تھے آنحضرتؐ تک کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا ہمسایہ اس کی دیوار پر لکڑیاں رکھنے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے (بلکہ اجازت دے کیونکہ اس میں کوئی نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے کہ دیوار کی حفاظت ہوگی پانی سے جب ادھر مکان بن جائے گا) جب ابو ہریرہؓ نے لوگوں سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا ابو ہریرہ نے یہ دیکھ کر کہا کیوں کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے منہ پھیرتے ہو (اس کو سننا نہیں چاہتے) قسم خدا کی میں تو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں پر ماروں گا۔

۲۳۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ هِشَامَ بْنَ يَحْيٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنْ بَلْمُغِيْرَةِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا اَنْ لَا يَغْرِزَ خَشَبًا فِيْ جِدَارِهٖ فَاَقْبَلَ مُجَمِّعُ بْنُ يَزِيْدَ وَرِجَالٌ كَثِيْرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ فَقَالَ يَا اَخِيْ ! اِنَّكَ مَقْضِيٌّ لَكَ عَلَيَّ وَقَدْ حَلَفْتُ فَاجْعَلْ اُسْطُوَانًا دُوْنَ حَائِطِيْ اَوْجِدَارِيْ فَاجْعَلْ عَلَيْهِ خَشَبَكَ۔

۲۳۳۷: حضرت عکرمہ بن سلمہ سے روایت ہے بنی مغیرہ کے دو بھائیوں میں سے ایک بھائی نے یہ شرط لگائی کہ اگر میری دیوار میں تو کڑیاں لگائے تو میرا غلام آزاد ہے پھر مجمع بن یزید اور انصار کے بہت آدمی آئے اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو منع نہ کرے اس کی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے یہ سن کر وہ بھائی (جس نے شرط لگائی تھی) دوسرے بھائی سے بولا اے بھائی تیرے موافق شرع کا فیصلہ نکلا لیکن میں نے قسم کھائی (کہ اگر تو میری دیوار میں لکڑیاں لگائے تو میرا غلام آزاد ہے) اس لئے تو ایک شہتیر رکھ لے میرے دیوار کے ساتھ اور اس پر لکڑیاں رکھ (اس حدیث کی سند میں کچھ گفتگو ہے)۔

تشریح ۞ یعنی ہر وقت تم کو سناؤں گا یا تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں اس حدیث کو لکھ کر لگا دوں گا ہر وقت ہر شخص دیکھے یا تم اس کو چھپا نہ سکو یا یہ مطلب ہے کہ تم تو دیوار پر لکڑیاں رکھنے کو گوارہ نہیں کرتے میں تمہارے کندھوں پر بھی رکھوں گا بعض روایتوں میں اکنافکم نون سے ہے یعنی تمہارے ہر طرف اس حدیث کو پھیلا دوں گا اب اختلاف ہے علماء کا کہ یہ حکم یعنی ہمسایہ کو کڑیاں لگا لینے کی اجازت دینا استحباباً ہے یا وجوباً شافعی کے اس میں دو اقوال ہیں اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک استحباباً ہے اور امام احمدؒ اور اہلحدیث کے نزدیک وجوباً ہے اور یہی صحیح ہے۔

Marfat.com

۲۳۳۸ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً عَلٰی جِدَارِهٖ۔

۲۳۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو نہ روکے اپنی دیوار پر لکڑیاں رکھنے سے (اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے)۔

## ۱۶ : بَابُ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِیْ قَدْرِ الطَّرِيْقِ

## باب اگر لوگ جھگڑا کریں سڑک یعنی راستے کے مقدار میں

۲۳۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا مُثَنّٰی بْنُ سَعِيْدٍ الضُّبَعِیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوْا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

۲۳۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا راستہ سات ہاتھ رکھو۔

تشریح ۞ یہ وہاں ہے جب ایک زمین میں کئی لوگ رہتے ہوں اور راستہ کی مقدار پہلے سے معلوم نہ ہو اب اس میں جھگڑا کریں تو سات ہاتھ کے موافق راہ چھوڑ دینا چاہئے لیکن جو راستے پہلے سے بنے ہوئے ہیں اور ان کی مقدار معلوم ہے ان میں کسی کو تصرف کرنے کا مثلاً عمارت بنانے کا اور راستہ کی زمین تنگ کر دینے کا اختیار نہیں ہے اور سات ہاتھ کا راستہ ضرورت کے لئے کافی ہے آنحضرت ﷺ کے عہد میں صرف آدمی گھوڑے اور اونٹ راہ میں چلتے ان کے لئے یہ مقدار کافی ہے ہمارے زمانہ میں بھی جب گاڑیاں بگھیاں بہت چلتی ہیں چھوٹے راستہ کے لئے جس میں آمدورفت بہت نہ ہو یہ مقدار کافی ہے لیکن بڑے راستے یعنی شارع عام کے لئے جہاں آمدورفت ہو اور گاڑیاں اور بگھیاں بہت چلتی ہوں اگر یہ مقدار کافی نہ ہو تو حاکم کو اختیار ہے جتنا راستہ ضروری معلوم ہو اس قدر معین کرے۔

۲۳۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

۲۳۴۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کو سات ہاتھ کا کردو۔

## ۱۷ : بَابُ مَنْ بَنٰی فِیْ حَقِّهٖ مَا يَضُرُّ بِجَارِهٖ

## باب کوئی شخص اپنی ملکیت میں ایسا کام کرے جو اس کے ہمسایہ کو نقصان پہنچاتا ہو

تشریح ۞ مثلاً ہمسائے کے مکان کی طرف ایک نیا دریچہ یا روشندان کھولے یا پرنالہ یا نالی نکالنے یا ایک بڑا ٹی خانہ بنائے ان امور میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ہمسائے کو اس سے نقصان ہوتا ہو تو یہ تصرف درست نہ ہوگا ورنہ درست ہے۔

Marfat.com

۲۳۴۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ النُّمَيْرِيّ ثَنَا اَبُوْ الْمُغَلَّسِ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوْسٰى ابْنُ عُقْبَةَ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ۔

۲۳۴۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا کہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچانا جائز نہیں (خواہ ابتداءً پہنچائے یا مقابلہ کے طور پر اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے کیونکہ اسحاق بن ولید کی عبادہ سے ملاقات نہیں ہے)۔

۲۳۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ۔

۲۳۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے (اس کی سند میں جابر جعفی کذاب ہے)۔

۲۳۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ اَبِىْ صِرْمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۔

۲۳۴۳: حضرت ابوصرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوسرے کو نقصان پہنچائے گا اور جو کسی شخص پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا۔

## ۱۸: بَابُ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ فِيْ خُصٍّ

## باب دو آدمی ایک جھونپڑی کا دعویٰ کریں

۲۳۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمَّارُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانٍ عَنْ نِمْرَانَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فَقَضٰى لِلَّذِيْنَ يَلِيْهِمُ الْقِمْطُ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ ۔

۲۳۴۴: حضرت نمران بن جاریہ نے اپنے باپ سے روایت کی کچھ لوگوں نے جھگڑا کیا آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک جھونپڑی میں (جس کو نرکل سے بناتے ہیں یعنی سرکی سے) آپ ﷺ نے حذیفہ بن یمانؓ کو بھیجا ان کا فیصلہ کرنے کے لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جھونپڑا ان کا ہے جن کے نزدیک رسی ہے جس سے وہ جھونپڑا باندھا جاتا ہے جب وہ لوٹے آنحضرت ﷺ کے پاس تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا کیا اور ٹھیک کیا۔

تشریح ۞ اس کی سند ضعیف ہے دہثم راوی متروک ہے حذیفہ نے ظاہر قرینہ پر فیصلہ کیا اسی بنا پر علماء نے کہا ہے کہ اگر دیوار میں نزاع ہو تو جس کی کڑیاں اس پر لگی ہوں اسی کی دیوار سمجھی جائے گی یہ جب ہے کہ گواہ یا اور کوئی دستاویز نہ ہو اور اگر دونوں کی کڑیاں رکھی ہوں تو مشترک سمجھی جائے گی۔

## ۱۹: بَابُ مَنِ اشْتَرَطَ الْخَلَاصَ

## باب جس نے قبضہ کی شرط لگائی

Marfat.com

۲۳۴۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بِيعَ الْبَيْعُ مِنْ رَجُلَيْنِ فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ ۔

قَالَ الْوَلِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِبْطَالُ الْخَلَاصِ ۔

۲۳۴۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب مال بیچا جائے دو شخصوں کے ہاتھ تو جس نے پہلے خریدا اس کو ملے گا ابوالولید نے کہا جو راوی ہے اس حدیث سے خلاص کی شرط باطل ہوتی ہے۔

تشریح ۞ یعنی اگر دوسرے خریدار نے اپنے بائع سے یہ شرط لگائی تھی کہ جس طرح تم سے ہو سکے یہ مال چھڑا کر مجھ کو دینا تو یہ شرط مفید ہو گی اور بائع اس کے چھڑانے پر پہلے خریدار سے مجبور کیا جائے گا اور صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ مثلاً ایک گھوڑا تھا زید کا تو زید نے اس کو عمرو کے ہاتھ بیچا اس کے بعد زید کے وکیل نے اس کو بکر کے ہاتھ بیچا اور بکر نے وکیل سے شرط کی کہ اس گھوڑے کو چھوڑا کر میرے حوالے کرنا تمہارے ذمہ پر ہے اس نے قبول کیا جب بھی وہ گھوڑا عمرو ہی کو ملے گا کیونکہ اس کی بیع اول تھی اور بکر کی بیع دوبارہ صحیح نہیں ہوئی۔

## ۲۰ : بَابُ الْقَضَاءِ بِالْقُرْعَةِ

## باب قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا

۲۳۴۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ سِتَّةٌ مَمْلُوكِينَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ فَجَزَّأَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً ۔

۲۳۴۶: عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص کے چھ غلام تھے اس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا اس نے مرتے وقت ان سبھوں کو آزاد کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان پر قرعہ ڈالا (دو دو کے تین حصے کر کے) اور دو ان میں سے (جن پر قرعہ نکلا) آزاد ہوئے اور چار بدستور غلام رہے۔

تشریح ۞ جب آدمی بیمار ہو تو اس کو چاہئے کہ وارثوں کا خیال رکھے اور کل مال اپنا تقسیم نہ کرے اگر ایسا ہی ضروری ہو تو تہائی مال تک اللہ کی راہ میں دے اور دو تہائی وارثوں کے لئے چھوڑ دے اگر کل مال کے تصدق کی وہ وصیت کرے تو یہ وصیت تہائی مال میں نافذ ہو گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا دو غلاموں کو قرعہ ڈال کر آزاد کرایا اور قرعہ اس واسطے ڈالا کہ وہ جھگڑا نہ کریں اور بدستور غلام رہے وہ وارثوں کے ملک میں آئے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں سخت کلمہ کہا یعنی اس کو برا فرمایا کہ اس نے وارثوں کا خیال نہیں رکھا۔

۲۳۴۷ : حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَارَءَا فِي بَيْعٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ

۲۳۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو شخصوں نے جھگڑا کیا ایک بیع میں (ایک بولا میں نے اس کو خریدا دوسرا بولا میں نے خریدا اور کسی کے پاس گواہ نہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حکم دیا کہ قرعہ ڈالیں اور جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم

Marfat.com

يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ اَحَبَّا ذٰلِكَ اَمْ كَرِهَا۔

کھا کر اس چیز کو لے لے راضی ہوں اس حکم سے یا ناراض ہوں۔

۲۳۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَافَرَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ۔

۲۳۴۸: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی بیبیوں پر (اور جس کا نام قرعہ میں نکلتا اس بی بی کو اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے)۔

۲۳۴۹: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحِ الْهَمَدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اُتِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ فِيْ ثَلَاثَةٍ قَدْ وَقَعُوْا عَلَى امْرَاَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ اثْنَيْنِ فَقَالَ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ ؟ فَقَالَا لَا ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ فَقَالَ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ فَقَالَا لَا فَجَعَلَ كُلَّمَا سَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا: لَا فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ اَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِيْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

۲۳۴۹: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے حضرت علیؓ کے سامنے یمن میں ایک مقدمہ آیا تین شخصوں نے ایک عورت سے صحبت کی تھی ایک طہر میں (پھر اس عورت کو حمل رہا اور لڑکا پیدا ہوا اور تینوں نے اس لڑکے کا دعویٰ کیا) حضرت علیؓ نے پہلے دو شخصوں سے پوچھا تم اقرار کرتے ہو کہ یہ لڑکا تیسرے کا ہے انہوں نے کہا نہیں پھر دو کو الگ کیا اور ان سے پوچھا تم اقرار کرتے ہو کہ یہ لڑکا تیسرے کا ہے انہوں نے کہا نہیں اسی طرح جب وہ دو سے پوچھتے کہ تم اس لڑکے کو تیسرے کا کہتے ہو تو وہ انکار کرتے آخر انہوں نے قرعہ ڈالا ان سب پر اور جس کے نام قرعہ نکلا لڑکا اسی کا ٹھہرا اور دو تہائی دیت کی اس پر لازم کی اس فیصلے کا ذکر آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اندر کے دانت نمودار ہوئے۔

تشریح ۞ ہنسی کی یہ وجہ تھی کہ یہ فیصلہ عجیب طور کا تھا اور دو تہائی دیت کی اس سے اس لئے دلوائی کہ بموجب دعویٰ کے اس لڑکے میں تینوں شریک تھے اب قرعہ جھگڑا طے کرنے کے لئے کیا نہ نسب ثابت کرنے کے لئے تو اس شخص کو بچہ کی دو تہائی کا بدلہ دوسرے دعویداروں کو دینا پڑا اور یہ حضرت علیؓ کی رائے تھی لیکن ابو داؤد نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی صورت میں یہ حکم فرمایا کہ وہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا اور کسی سے اس کا نسب ثابت نہ ہوگا نہ وہ کسی مرد کا ان دعویداروں میں سے وارث ہوگا۔

## ۲۱: بَابُ الْقَافَةِ

## قیافہ کا بیان

تشریح ۞ قیافہ یہ ہے کہ اعضاء کی مناسبت کا علم جو باپ اور اس کی اولاد میں ہوتی ہے اور قیافہ کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں اور کوئی ثبوت نہ ہو جیسے ایک لونڈی دو شخصوں میں مشترک ہو پھر اس سے بچہ پیدا ہوا اور دونوں شریک اس بچہ کا دعویٰ کریں تو قیافہ کی رو سے بچہ ایک کو دلائیں گے اور وہ دوسرے کو لونڈی کی آدھی قیمت دے کر کل لونڈی لے گا یہ امام شافعیؒ کا قول ہے اور حنفیہؒ کے نزدیک قیافہ کوئی شرعی حجت نہیں ہے اور اس سے نسب ثابت نہیں ہو سکتا لیکن وہ قرینہ ہے جو دوسرے ثبوت کے ساتھ مدد دیتا ہے۔

Marfat.com

۲۳۵۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَاعَائِشَةُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ عَلَیَّ فَرَاٰی اُسَامَةَ وَزَيْدًا عَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُ وْسَهُمَا وَقَدْ بَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔

۲۳۵۰: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن خوش خوش میرے پاس تشریف لائے' فرماتے ہوئے کہ اے عائشہ تو نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی (ایک قیافہ جاننے والا تھا) میرے پاس آیا اس نے اسامہ اور زید بن حارثہؓ کو دیکھا انہوں نے اپنے سر چھپائے ہوئے تھے ایک چادر سے اور ان کے پاؤں کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

تشریح ۞ حضرت زیدؓ بن حارثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ' گورے رنگ کے آدمی تھے ان کے بیٹے اُسامہ سانولے رنگ کے تھے منافقوں نے یہ طوفان جوڑا کہ اُسامہؓ' زیدؓ کے بیٹے نہیں ہیں اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال رنج تھا جب قیافہ شناس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر ایک طرح کے بتلائے تو یقین ہوا کہ اُسامہؓ زیدؓ ہی کے بیٹے ہیں ہر چند پہلے بھی اس کا یقین تھا مگر قیافہ شناس کے کہنے پر اور زیادہ یقین ہوا منافقوں کا منہ کالا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی حاصل ہوئی۔

۲۳۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قُرَيْشًا اَتَوْا امْرَاَةً كَاهِنَةً فَقَالُوْا لَهَا اَخْبِرِيْنَا اَشْبَهَنَا اَثَرًا بِصَاحِبِ الْمَقَامِ فَقَالَتْ اِنْ اَنْتُمْ جَرَرْتُمْ كِسَاءً عَلٰی هٰذِهِ السَّهْلَةِ ثُمَّ مَشَيْتُمْ عَلَيْهَا اَنْبَاتُكُمْ قَالَ فَجَرُّوْا كِسَاءً ثُمَّ مَشَی النَّاسُ عَلَيْهَا فَاَبْصَرَتْ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هٰذَا اَقْرَبُكُمْ اِلَيْهِ شَبَهًا ثُمَّ مَكَثُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ عِشْرِيْنَ سَنَةً اَوْمَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۳۵۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے قریش کے لوگ ایک کاہنہ (نجومی عورت) کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم کو بتلا ہم لوگوں میں کون زیادہ مشابہ ہے مقام ابراہیمؑ کے صاحب کے ساتھ (یعنی حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ) وہ بولی اگر تم ایک کملی لے کر اس کو کھینچو نرم زمین پر پھر اس پر چلو (پاؤں سے) تو میں تم کو بتلاؤں گی ابن عباسؓ نے کہا انہوں نے کملی کو پھرایا زمین پر (اس سے یہ غرض تھی کہ زمین کے نشان مٹ جائیں) پھر لوگ اس پر چلے اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کا نشان دیکھا اور بولی یہ شخص تم سب میں زیادہ مشابہ ہے حضرت ابراہیمؑ سے اس کے بعد لوگ بیس برس تک ٹھہرے رہے یا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی۔

تشریح ۞ معراج کی حدیث میں یہی ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان سے زیادہ مشابہ تمہارے صاحب ہیں آپؐ نے اپنے تئیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور آپ کی شریعت کو دوبارہ چلانے والے تھے جس کو مشرکین نے بگاڑ ڈالا تھا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشابہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیدا کیا تھا دوسرے یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور آپؐ اللہ کے حبیب تھے خلیل اور حبیب دونوں ایک صورت اور سیرت پر پیدا ہوئے علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

Marfat.com

## ۲۲ :بَابُ تَخْيِيرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ اَبَوَيْهِ

## باب بچے کو اختیار دینا کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس رہنا چاہے رہے

۲۳۵۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذِهٖ اُمُّكَ وَهٰذَا اَبُوْكَ ۔

۲۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو کہ اپنے باپ کے پاس رہے یا ماں کے پاس اور فرمایا اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے۔

تشریح ۞ یہ امام شافعیؒ کا مذہب ہے اور حنفیہؒ کے نزدیک جب تک لڑکا اپنے آپ کھانے اور پینے اور کپڑا پہننے اور استنجاء کرنے کے لائق نہ ہو جائے اس وقت تک ماں کے پاس رہے اور اس کے بعد باپ کے پاس خصاف نے سات برس کی عمر کا اندازہ کیا ہے اس کے لئے اور اسی پر فتویٰ ہے حنفیہ کے نزدیک۔

۲۳۵۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا كَافِرٌ وَالْاٰخَرُ مُسْلِمٌ فَخَيَّرَهٗ فَتَوَجَّهَ اِلَى الْكَافِرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهٖ فَتَوَجَّهَ اِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضٰى لَهٗ بِهٖ ۔

۲۳۵۳: عبدالحمید بن سلمہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے دادا سے کہ ان کے ماں اور باپ دونوں نے جھگڑا کیا آنحضرتؐ کے پاس ان میں سے ایک کافر تھا اور ایک مسلمان ہو گیا تھا تو انہوں نے توجہ کی کافر کی طرف (یعنی اس کے پاس جانا چاہا) نبیؐ نے دعا کی یا اللہ اس کو ہدایت کر پھر وہ مسلمان کی طرف گئے آپؐ نے انہی کے پاس رہنے کا حکم دیا (اس حدیث کی سند ضعیف ہے عبدالحمید بن سلمہ اور اس کا باپ اور دادا تینوں مجہول ہیں۔

## ۲۳ :بَابُ الصُّلْحِ

## باب صلح کا بیان

۲۳۵۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا ۔

۲۳۵۴: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے صلح جائز ہے مسلمانوں میں مگر جس صلح سے حلال کو حرام کیا جائے یا حرام کو حلال کیا جائے۔

تشریح ۞ یعنی خلاف شرع صلح جائز نہیں باقی جس میں شرع کی مخالفت نہ ہو وہ صلح ہر طرح سے جائز ہے اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا اس کی سند میں کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا لیکن ان کا قول ثواب نہیں ہے اور حافظ ابن حجر نے کہا شاید ترمذی نے اس کو اس اعتبار سے صحیح کہا کہ

Marfat.com

اس کے اور طریق بھی ہیں کیونکہ ابو داؤد اور حاکم نے اس کو ابو ہریرہؓ سے روایت کیا حاکم نے کہا یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا اور ترمذی نے کہا وہ حسن ہے اور حاکم نے اس کو انسؓ سے بھی روایت کیا اور حضرت عائشہؓ سے بھی اور دار قطنی نے بھی (روضہ)۔

## ۲۴: بَابُ الْحَجْرِ عَلٰى مَنْ يُفْسِدُ مَالَهٗ

## باب جو شخص اپنا مال تلف کرتا ہو تو اس پر حجر کرنا درست ہے

۲۳۵۵: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَا وَلَا خِلَابَةَ۔

۲۳۵۵: حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے ایک شخص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کی عقل میں فتور تھا وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا (اور لوگ اس کو ٹھگ لیتے تھے آخر اس کے گھر والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر حجر کر دیجئے (حجر کے معنی روکنا اور یہاں مراد یہ ہے کہ حکم دے دیجئے کہ اس کے ہاتھ کوئی نہ بیچے نہ اس سے خریدے نہ اور کوئی معاملہ کرے اور جو معاملہ خود کرے وہ باطل سمجھا جائے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا بھیجا اور خرید و فروخت سے اس کو منع کیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ خرید و فروخت نہ کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو جب خرید و فروخت کرے تو یہ کہہ دیکھو فریب نہیں ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی مجھ کو دھوکا مت دو اگر فریب ثابت ہوگا تو معاملہ فسخ کرنے کا مجھ کو اختیار ہوگا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مجھ کو اختیار ہے تین دن تک اس کو طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔

۲۳۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ هُوَ جَدِّيْ مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو وَكَانَ رَجُلًا قَدْ اَصَابَتْهُ اٰمَّةٌ فِيْ رَاْسِهٖ فَكَسَرَتْ لِسَانَهٗ وَكَانَ لَا يَدَعُ عَلٰى ذٰلِكَ التِّجَارَةَ وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبَنُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اِذَا اَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ثُمَّ اَنْتَ فِيْ كُلِّ سِلْعَةٍ ابْتَعْتَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَاِنْ رَضِيْتَ فَاَمْسِكْ وَاِنْ سَخِطْتَ فَارْدُدْهَا عَلٰى

۲۳۵۶: محمد بن یحییٰ بن حبانؒ سے روایت ہے میرے دادا منقذ بن عمرو ان کے سر میں زخم ہوا تھا تو زبان ان کی بگڑ گئی تھی اس پر بھی وہ سوداگری نہیں چھوڑتے تھے اور ہمیشہ ٹھگے جاتے تھے آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اپنا حال بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بیچے تو یوں کہے فریب نہیں ہے اور جس اسباب کو تو خریدے تو تین راتوں تک تجھ کو اختیار ہے (لوگوں سے صلح لے لے) اگر راضی ہو تو رکھ لے اگر ناراض ہو تو پھیر دے اس کے مالک کو اس کی سند میں محمد بن اسحٰق مدلس

Marfat.com

صَاحِبِهَا۔

ہے اور نے عنعنہ سے روایت کیا ہے )۔

## ۲۵ :بَابُ تَفْلِيسِ الْمُعْدِمِ وَالْبَيْعِ عَلَيْهِ لِغُرَمَائِهِ

## باب جس کے پاس مال نہ رہے اور مفلس ہو جائے اس کا بیان (یعنی دیوالیہ اور قرقی)

تشریح ۞ پس یہ اختیار خاص کر کے آپؐ نے منقذ کو دیا تھا اگر کسی کی عقل میں فتور ہو تو حاکم کو ایسا اختیار دے سکتا ہے اور اہل حدیث کے نزدیک مسرف اور بیوقوف پر حجر کرنا جائز ہے اور شافعی نے مسند میں اور عروہ بن الزبیر سے نکالا کہ حضرت علیؓ نے عبداللہ بن جعفر پر حجر کرانا چاہا اور اکثر اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔

۲۳۵۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دِيْنِهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِی الْغُرَمَاءَ۔

۲۳۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد میں نقصان ہوا اس میوہ میں جو اس نے خریدا تھا اور بہت قرض دار ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سب لوگ اس کو صدقہ دیں لوگوں نے اس کو صدقہ دیا جب بھی اس کا قرض ادا نہیں ہوا آخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا پس جو تم کو مل گیا وہ لے لو اور اب کچھ نہیں ملے گا۔

تشریح ۞ کیونکہ اب وہ مفلس ہو گیا تو قرض خواہوں کو اس سے زیادہ کچھ نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس جو مال ہو وہ لے لیں مگر مکان رہنے کا اور ضروری کپڑا اور سردی کا کپڑا اور سد رمق کے موافق خوراک اس کی اور اس کے گھر والوں کی یہ چیزیں قرض میں نہیں لی جائیں گی (روضہ)۔

۲۳۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ سَلَمَةَ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلَعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ مِنْ غُرَمَاءِهٖ ثُمَّ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَخْلَصَنِیْ بِمَالِیْ ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِیْ۔

۲۳۵۸ : حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے معاذ بن جبلؓ کا پیچھا چھڑایا قرض خواہوں سے پھر ان کو حکم کیا یمن کا معاذؓ نے کہا دیکھو آنحضرت ﷺ نے میرے مال میں سے مجھ کو چھڑایا قرض خواہوں سے پھر مجھ کو حاکم بنا دیا اس کی سند میں سلمہ مکی مجہول ہے اور عبداللہ بن مسلم کثیر الخطاء ہے ویسے سچا ہے)۔

تشریح ۞ دارقطنی اور بیہقی اور حاکم نے کعبؓ بن مالک سے روایت کیا اور کہا صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حجر کیا معاذؓ پر ان کا مال اور اس کو بیچا قرض میں جو ان پر تھا اور سعید بن منصور ابوداؤد اور عبدالرزاق نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے اس کو مرسلاً نکالا اور کہا کہ معاذؓ سخی تھے اور جوان آدمی تھے کسی چیز کو اپنے پاس نہ رو کتے تھے اور ہمیشہ قرض دار

Marfat.com

رہتے یہاں تک کہ ان کا سارا مال قرض میں غرق ہو گیا پھر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے آپؐ سے عرض کیا کہ آپ ان قرض خواہوں کو سمجھا دیں اگر قرض خواہ اپنا قرضہ معاف کرتے تو معاذؓ کو معاف کر دیتے آنحضرت ﷺ کی خاطر سے لیکن آنحضرت ﷺ نے معاذؓ کا مال بیچا ان کے لئے یہاں تک کہ معاذؓ کھڑے ہوئے اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں رہی عبدالحق نے روایت کیا کہ مرسل روایت زیادہ صحیح ہے اور ابن الطلاع میں کہا یہ حدیث ثابت ہے اور اس سے یہ نکلتا ہے کہ قرض خواہ قرض دار کا سارا مال اپنے قرض میں بکوا سکتے ہیں لیکن یہ ثابت نہیں ہوا کہ قرض خواہوں نے معاذؓ کے پہننے کے لئے کپڑے بھی لے لئے جوان کے بدن پر تھے یا ان کے مکان سے بھی ان کو نکال دیا یا ضروری خوراک بھی ان کی اور ان کے گھر والوں کی لے لی اسی واسطے اہل حدیث نے ان چیزوں کو مستثنٰی کیا انجاح میں ہے کہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے معاذؓ کو یمن کا حاکم کیا تا کہ ان کی مفلسی اور فقیری رفع ہو تو رعایت کی ان کے حال کی لیکن حقوق الناس میں ان کی رعایت نہیں کی۔

## ۲۶: بَابُ مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ

## باب ایک شخص مفلس ہو گیا اور کسی نے اپنا مال بجنسہ اس کے پاس پا لیا

۲۳۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ۔

۲۳۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس نے بجنسہ اپنا مال مفلس کے پاس پا لیا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اوروں سے۔

۲۳۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَاَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ وَقَدْ اَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ۔

۲۳۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کچھ اسباب ایک شخص کے ہاتھ بیچا پھر اس اسباب کو بجنسہ بائع نے مشتری کے پاس پایا جب مشتری مفلس ہو گیا تھا اور بائع نے اس اسباب کی قیمت میں سے کچھ نہیں پایا تو وہ اسباب بائع کو مل جائے گا اور اگر اس کی قیمت میں سے کچھ لے چکا ہے تو وہ اور قرض خواہوں کی مثل ہو گا۔

تشریح ❀ یعنی اس کو بیچ کر سب قرض خواہوں کا قرضہ حصے کے طور پر اس سے ادا کریں گے بائع کو بھی اپنے حصہ کے موافق ملے گا حدیث سے یہ نکلا کہ اگر مشتری نے اسباب میں کچھ تصرف کیا ہو یعنی اس حال پر باقی نہ رہا ہو جو بائع

Marfat.com

کو نہ ملے گا بلکہ اس کو بیچ کر سب قرض خواہوں کو حصہ رسد دیں گے بائع بھی اپنے حصہ کے موافق لے گا۔

۲۳۶۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ اَبِي الْمُعْتَمِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ وَكَانَ قَاضِيًا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِي قَضٰى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهِ اِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ۔

۲۳۶۱: حضرت ابی خلدہ زرقی سے روایت ہے وہ قاضی تھے مدینہ میں انہوں نے کہا ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اپنے ایک ساتھی کے باب میں جو مفلس ہو گیا تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایسے ہی شخص کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ جو شخص مر جائے یا مفلس ہو جائے تو اسباب کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے اسباب کا جب بجنسہ اس کو پائے۔

۲۳۶۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا الْيَمَانُ ابْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِئٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِئٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا اَوْلَمْ يَقْتَضِ ، فَهُوَ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ۔

۲۳۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے پاس کسی کا مال بجنسہ موجود ہو (جس طرح اس نے لیا تھا اسی طرح سے ہو) خواہ اس نے اس کی قیمت لی ہو کسی قدر یا بالکل نہ لی ہو وہ ہر حال میں اور قرض خواہوں کی مثل ہو گا۔

تشریح ❀ یہ اگلی حدیثوں کے خلاف ہے اور احمد اور داؤد نے سمرہ سے روایت کیا کہ جس نے اپنا اسباب بعینہ پایا کسی مفلس کے پاس تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے ابن حجرؒ نے کہا اس کی سند حسن ہے لیکن حسن کے سماع میں سمرہ سے اختلاف ہے اور صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے اور نکالا اس کو امام مسلمؒ اور احمدؒ نے دوسرے طریقوں سے بھی اور شافعی اور ابو داؤد اور حاکم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا اور کہا صحیح ہے کہ انہوں نے ایک مفلس کے باب میں کہا میں اس کا وہ فیصلہ کروں گا جو آنحضرتؐ نے کیا جو شخص مفلس ہو جائے یا مر جائے پھر اپنا مال کوئی شخص بجنسہ اس کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور امام مالکؒ نے موطا میں اور ابو داؤد نے ابو بکر بن عبد الرحمٰنؒ سے مرسلاً روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص کچھ مال بیچے پھر مشتری مفلس ہو جائے اور بائع کو ثمن میں سے کچھ نہ ملے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہے اور اگر مشتری مر جائے تو بائع اور قرض خواہوں کے مثل ہو گا ابو داؤد نے اس کو وصل کیا ابو ہریرہؓ سے اور اس کی سند میں اسمعیل بن عیاش ہے لیکن اس نے اس حدیث کو زبیدی سے روایت کیا جو شامی ہے اور اسمعیل بن عیاش قوی ہے اہل شام سے روایت کرنے میں میں کہتا ہوں ابن ماجہ کی روایت میں متابعت کی اسمعیل بن عیاش کی یمان بن عدی نے مفلس کے باب میں تو سب روایتیں متفق ہیں کہ صاحب مال اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے جب بجنسہ پائے اس کو اس کی قیمت میں سے کچھ نہ پایا اور مشتری کے مر جانے کی صورت میں روایات کا اختلاف ہے لیکن صحیح روایتوں میں اس میں یہی حکم ہے اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور اہل حدیث نے ان ہی حدیثوں کے موافق حکم دیا ہے لیکن ابو

Marfat.com

حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور زفرؒ اور کوفہ کے فقہاء نے کہا کہ ہر حال میں بائع اور قرض خواہوں کے مثل ہوگا اور مالک اور احمدؒ نے کہا کہ جب مشتری مر جائے تو بائع قرض خواہوں کی مثل ہوگا ہر حال میں شافعی نے کہا کہ بائع زیادہ حق دار ہوگا اور اگر بائع نے ثمن میں سے کچھ پایا ہو تو جمہور کے نزدیک وہ برابر ہوگا اور قرض خواہوں کے اور شافعیؒ نے کہا کہ اس صورت میں بھی بائع زیادہ حق دار ہوگا اور ابو حنیفہ کا مذہب اس باب میں احادیث صحیحہ کے صریح برخلاف ہے اور طحاوی نے جو توجیہ کی ہے کہ یہ حدیث اس باب میں ہے جب کوئی اپنا غصب کیا ہوا مال یا مال مسروقہ یا مستعار یا امانت کسی مفلس شخص کے پاس پائے یہ اس کی صریح غفلت ہے کیونکہ ابو ہریرہؓ کی کئی روایتوں میں ایما رجل باع ہے اور بیع کی تصریح موجود ہے (روضہ مع زیادۃ)۔

## ۲۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ

## باب بغیر گواہی طلب کیے ہوئے خود بخود جا کر گواہی دینا

۲۳۶۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرُو ابْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ السَّلْمَانِیِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔

۲۳۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون لوگ بہتر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے قرن (یعنی زمانہ کے بعضوں نے کہا قرن سو برس کا ہوتا ہے بعضوں نے کہا تیس برس کا) پھر جو لوگ ان سے نزدیک ہوں پھر جو لوگ ان سے نزدیک ہوں (یعنی تابعین اور تبع تابعین) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔

تشریح ۞ یعنی گواہی دینے پر ایسے حریص ہوں گے کہ کوئی قاعدہ ان کا نہ ہوگا کبھی گواہی سے پہلے قسم کھانے کو مستعد ہوں گے کبھی گواہی کے بعد قسم کھائیں گے مطلب یہ ہے کہ لوگ گواہی کو کچھ بڑی چیز خیال نہ کریں گے اور احتیاط نہ کریں گے بن بلائے بھی گواہی دینے کو حاضر ہو جائیں گے جیسے جھوٹے گواہ ہر عدالت اور ہر کچہری میں حاضر رہتے ہیں اور ہر وقت گواہی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں حالانکہ گواہی دینا بڑے مواخذے کا کام ہے اور اس میں بڑی احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ زبان سے کوئی جھوٹ کلمہ نکل جائے اس حدیث سے یہ نکلا کہ بن بلائے گواہی میں جلدی کرنا بری بات ہے البتہ اگر کسی کا حق ڈوبتا ہو یا کوئی مارا جاتا ہو بے قصور یا اس کا مال تباہ ہوتا ہو یا عزت برباد ہوتی ہو اور کسی گواہ کو اصل حال معلوم ہو جس کی گواہی سے حق کھل جائے اور وہ اس آفت سے محفوظ رہے تو وہ مستثنیٰ ہے اور ایسی حالت میں بن بلائے جا کر گواہی دینا اور مسلمان کو بچانا لازم اور ضروری ہے اور بڑا ثواب اور اجر ہے۔

۲۳۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ

۲۳۶۴: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ہم کو

Marfat.com

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِيْ فِيْكُمْ فَقَالَ احْفَظُوْنِيْ فِيْ اَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ وَمَا يُسْتَحْلَفُ۔

خطبہ سنایا جابیہ میں (جابیہ ایک بستی کا نام ہے شام میں) تو فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے ہم میں اسی طرح جیسے میں تم میں کھڑا ہوں فرمایا خیال رکھو میرے اصحاب کا (یعنی ان کی عزت کرنا ان کو ایذا نہ دینا میرے بعد) پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہوں پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہوں پھر ان کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ ایک آدمی گواہی دے گا اور کوئی اس سے گواہی نہ چاہے گا اور قسم کھائے گا اور کوئی اس سے قسم نہ چاہے گا۔

## ۲۸: بَابُ الرَّجُلِ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لَا يَعْلَمُ بِهَا صَاحِبُهَا

## باب ایک شخص کو ایک معاملہ معلوم ہے لیکن جس کا معاملہ ہے اس کو خبر نہیں

۲۳۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُعْفِيُّ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ اَخْبَرَنِيْ اُبَيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

۲۳۶۵: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے دے۔

تشریح ۞ مراد وہی حالت ہے جب ایک مسلمان کا حق ڈوبتا ہو گواہ نہ ہونے سے یا اس کا نقصان ہوتا ہو مال یا جان کا تو ایسی حالت میں بغیر اس کے بلائے ہوئے قاضی کے پاس جا کر گواہی دینا چاہئے اور یہ مستثنیٰ ہے اس حدیث سے جو اوپر گزری جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے۔

## ۲۹ :بَابُ الْاِشْهَادِ عَلَى الدُّيُوْنِ

## باب قرض پر گواہ کرنا

۲۳۶۶ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الْجُبَيْرِيُّ وَجَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعِجْلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ [البقرة: ۲۸۲، ۲۸۳] فَقَالَ هٰذِهٖ نَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا۔

۲۳۶۶: حضرت ابو سعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی اے ایمان والو جب تم قرض کا معاملہ کرو ایک میعاد تک تو اس کو لکھ لو اور آگے جا کر ہے کہ اس پر گواہ کر لو دو مردوں کو یا ایک مرد اور دو عورتوں کو اور کہا ابو سعید نے کہ یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے: ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ [البقرة: ۲۸۲، ۲۸۳] یعنی اگر تم میں سے کسی کو دوسرے کا اعتبار ہو تو جو امانت اس کو دی جائے وہ ادا کرے (یہ حدیث موقوف ہے روایت کے لحاظ سے اور مرفوع ہے مضمون کے لحاظ سے)۔

Marfat.com

تشریح ❁ اور بعض علماء نے کہا کہ اگلی آیت منسوخ نہیں ہے اس لئے کہ وہ حکم استحباباً تھا نہ وجوباً اور مستحب یہی ہے کہ جب قرض لیا جائے تو اس کو لکھیں اور گواہ کر لیں کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ دائن یا مدیون مرجائے اور ان کے وارثوں میں جھگڑا ہو یا مدیون کے ذمہ قرض رہ جائے اس کے وارث ادا نہ کریں تو عاقبت کا مواخذہ رہے۔

## ۳۰ :بَابُ مَنْ لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ

## باب جس کی گواہی جائز نہیں ہے

۲۳۶۷ :حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ الرَّقِّيُّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَحْدُوْدٍ فِي الْاِسْلَامِ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ ۔

۲۳۶۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا خائن (چور) کی گواہی جائز نہیں ہے مرد ہو یا عورت اور نہ جس کو اسلام کی حالت میں حد پڑی ہو اور نہ عداوت (کینہ) والے کی اپنے بھائی پر (اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے جس نے عنعنہ سے روایت کی ہے)۔

تشریح ❁ جس سے وہ کینہ رکھتا ہو البتہ اگر اس کے فائدے کے لئے گواہی دے تو قبول ہوگی جب اس کا فسق معلوم نہ ہو اہلحدیث کے نزدیک شہادت اس شخص کی جو عادل نہ ہو مقبول نہیں ہے اس لئے کہ قرآن میں ہے **واشهدوا ذوی عدل منکم** اور بحر میں ہے کہ اجماع ہے فاسق کی شہادت قبول نہ ہونے پر غرض یہ کہ شہادت میں ضروری ہے کہ شاہد مسلمان ہو آزاد ہو مکلف ہو یعنی عاقل بالغ ہو عادل ہو صاحب مروت ہو متہم نہ ہو اکثر کا یہی قول ہے اور شافعی نے کہا کہ ذمی کافر کی شہادت مطلقاً قبول نہیں ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ آپس میں ذمیوں کی شہادت ایک دوسرے پر درست ہے اسی طرح لڑکوں کی شہادت مقبول نہیں ہے اگر امام مالک نے کہا کہ جب لڑکے ایک دوسرے کو زخمی کریں تو ان کی شہادت لی جائے گی ابن زبیرؓ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن عباسؓ سے اس کے خلاف منقول ہے اور عادل کے یہ معنی ہیں کہ کبائر سے بچتا ہو اور صغائر پر اصرار نہ کرتا ہو اور مروت سے یہ مراد ہے کہ صاحب حیاء اور ادب ہو تو اگر ایسے کام کرتا ہو جن سے لوگ حیاء کرتے ہیں تو اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی اور اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور بیہقی نے بھی نکالا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جو گھر میں پلتا ہو اس کی شہادت گھر والوں کے فائدے کے لئے جائز نہیں ہے اور ترمذی اور دارقطنی اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی روایت کیا اس میں یہ ہے کہ **ولا ظنين ولا قرابته** یعنی متہم اور قرابت والے کی شہادت درست نہیں ہے لیکن اس کی سند میں یزید بن زیاد شامی ضعیف ہے اور دارقطنی اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی روایت کیا اس کی سند میں عبدالاعلیٰ اور اس کا شیخ یحییٰ بن سعید فارسی دونوں ضعیف ہیں اور ابوداؤد نے مراسیل میں طلحہ بن عبداللہ سے نکالا مرفوعاً کہ دشمن اور متہم کی شہادت جائز نہیں ہے اور بیہقی نے اس کو اعرج سے روایت کیا مرسلاً کہ ذی الظنہ یعنی متہم اور ذی الحنہ یعنی دشمن کی شہادت جائز نہیں ہے اور حاکم نے اس کو متصلاً ابوہریرہؓ سے روایت کیا لیکن حافظ نے کہا اس کی سند میں اعتراض ہے اور غلام کی شہادت اپنے سید کے لئے اسی طرح باپ کی بیٹے کے اور بیٹے کی باپ کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے اسی طرح ہر اس شاہد کی جس کو شہادت سے کچھ نفع ہوتا ہو مثلاً شفیع ایک گھر کے خریدار ہونے کی گواہی دے یا مفلس کا دائن اس کے دین کی دوسرے شخص پر گواہی دے اور بھائی کی شہادت

Marfat.com

بھائی کے لئے اسی طرح اور اقارب کی مقبول ہے اور شوہر اور زوجہ کی شہادت میں اختلاف ہے اور ابوحنیفہؒ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور شافعیؒ نے جائز رکھا اور جس پر حد قذف پڑی ہو اس کی شہادت بھی جائز نہیں ہے اور بعضوں نے کہا جب وہ توبہ کر لے اور نیک ہو جائے تو اس کی گواہی مقبول ہوگی (روضہ مختصر)

۲۳۶۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔

۲۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جنگل میں رہنے والے کی شہادت بستی والے پر جائز نہیں ہے۔

تشریح ۞ اس کو ابوداؤد اور بیہقی نے بھی روایت کیا منذری نے کہا اس کے راویوں سے امام مسلم نے حجت لی اپنی صحیح میں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنگل والے اکثر جاہل اور بے تمیز ہوتے ہیں اور شہادت کو اچھی طرح یاد نہیں رکھتے امام احمدؒ اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ سے بھی یہی منقول ہے اور اکثر علماء اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث محمول ہے اس حالت پر جب جنگل کا رہنے والا مجہول العدالت ہو۔ (روضہ)

مترجم کہتا ہے سید علامہ نے روضہ میں اس توجیہ کو قوی کیا ہے اور میں تو اسے ضعیف کہتا ہوں کیونکہ مجہول العدالت کی گواہی مطلقاً قبول نہیں ہے جنگل کا رہنے والا ہو یا بستی کا اور صحیح مذہب وہی ہے جو حدیث سے ثابت ہے اگرچہ حنفیہؒ اور شافعیہؒ اس کے خلاف ہیں۔

## ۳۱: بَابُ الْقَضَاءِ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِيْنِ

## باب ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے فیصلہ کرنا

۲۳۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِیُّ اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهْرِیُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

۲۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فیصلہ کیا قسم اور ایک گواہ کے ساتھ۔

تشریح ۞ اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور صحیح کہا اس کو ابوحاتم اور ابوزرعہ نے۔

۲۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا جَعْفَرٌ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

۲۳۷۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

تشریح ۞ یہ امام جعفر صادقؒ نے اپنے والد امام محمدؒ باقر سے روایت کی انہوں نے جابرؓ سے اس کو امام احمدؒ اور ترمذی اور بیہقی نے بھی روایت کیا اور صحیح کہا اس کو ابوعوانہ اور ابن خزیمہ نے اور امام احمد اور دارقطنی نے روایت کیا امام جعفر صادقؒ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک گواہ کی گواہی پر فیصلہ کیا

Marfat.com

اور صاحب حق سے (یعنی مدعی سے) قسم لے لی۔

۲۳۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِيْنِ۔

۲۳۷۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

تشریح: اس کو امام مسلم وغیرہ نے بھی روایت کیا اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَانَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ سُرَّقٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَجَازَ شَهَادَةَ الرَّجُلِ وَيَمِيْنَ الطَّالِبِ۔

۲۳۷۲: سرق (ابن اسد جہنی) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جائز رکھی ایک مرد کی شہادت مدعی کی قسم کے ساتھ۔

تشریح: اس کو امام احمدؒ نے بھی روایت کیا اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں مگر سرق سے جو ایک شخص روایت کرتا ہے وہ مجہول ہے اور ابن جوزیؒ نے تحقیق میں کہا کہ اس حدیث کے راوی بیس صحابیوں سے زیدہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور امام احمدؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ اور تمام اہل حدیث کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہؒ اور زید بن علی اور زہریؒ اور نخعیؒ اور ابن شبرمہؒ سے منقول ہے کہ ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہیں ہو سکتا امام مالکؒ نے موطا میں کہا سنت اس پر جاری رہی کہ ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا جائے یعنی مدعی سے قسم لی جائے اگر وہ قسم کھا لے تو اس کا دعویٰ ثابت ہو گیا اور قسم کھانے سے انکار کرے تو اب مدعی علیہ سے قسم لیں گے اگر اس نے قسم کھالی تو مدعی کا دعویٰ ساقط ہو گیا اگر انکار کیا تو مدعی کا دعویٰ ثابت ہو گیا مگر یہ امر اموال کے دعویٰ میں ہو گا (یعنی ایک شاہد اور قسم پر فیصلہ کرنا) اور حدود اور نکاح اور طلاق اور عتاق اور سرقہ اور قذف وغیرہ میں دو گواہ ضرور ہیں اور امام مالکؒ نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں (یعنی حنفیہ) کہ ایک شاہد اور قسم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ قرآن میں اس کا ذکر نہیں بلکہ یہ ذکر ہے کہ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں اور ان کا جواب یہ ہے کہ جب مدعی کے پاس گواہ ہی نہ ہوں تو مدعی علیہ سے قسم لینا اور اگر قسم سے انکار کرے تو دعویٰ کا اس پر ثابت ہونا یہ کہا قرآن میں ہے جب وہ اس کو مانتا ہے تو ایک شاہد اور قسم بھی ماننا چاہیے دونوں حدیث سے ثابت ہیں اور اگلے لوگوں نے برابر اس پر عمل کیا ہے اور عمر بن عبدالعزیزؒ اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ اور سلیمان بن یسارؒ اور سب تابعین نے اس کا فتویٰ دیا انتہی مختصراً من الروضۃ۔

مترجم کہتا ہے حنفیہ کا اصول کسی طرح ہماری سمجھ میں نہیں آیا باوجود اس کے کہ ہم تیس سال سے ان کی فقہ کی کتابیں دیکھتے ہیں کہیں تو وہ ایک حدیث سے جس کے راوی ایک یا دو ہی صحابہؓ ہوتے ہیں کتاب اللہ پر زیادت کے قائل ہو جاتے ہیں اور دھینگا مشتی زور زبردستی سے اس حدیث کو مشہور بنا دیتے ہیں جیسے حدیث ناصیہ وغیرہ میں اور کہیں وہ ایسی حدیث کو رد

Marfat.com

کرتے ہیں جس کے راوی بیس پچیس صحابہؓ ہوتے ہیں اور محدثین کے نزدیک وہ مشہور اور صحیح ہوتی ہے لیکن مرغے کی ایک ہی ٹانگ وہ یہی کہے جاتے ہیں کہ کتاب اللہ پر زیادت حدیث سے جائز نہیں ہے کچھ عجب مذہب اور عجب طریق ہے اب یہ مسئلہ یمین مع الشاہد الواحد کا صحیح اور مشہور حدیث سے ثابت ہے اور اس کے راوی بیس صحابہ سے زائد ہیں اور صحابہ اور تابعین اس کے موافق عمل کرتے چلے آئے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اس پر عمل نہ کیا جائے اور کتاب اللہ پر زیادت اس سے جائز نہ ہو حالانکہ زیادت کوئی نسخ یا تخالف نہیں ہے بلکہ صرف یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بات اپنی کتاب میں بیان نہیں کی اس کے رسولؐ نے اس کو بیان کر دیا جس کا ماننا نہایت ضروری ہے اور لازم ہے اگر ایک راوی بھی ایک حدیث کا ہو لیکن وہ ثقہ ہو اور حدیث صحیح ہو جائے تو اس سے کتاب اللہ پر زیادت ہو سکتی ہے نہ کہ مشہور حدیث سے جس کے راوی بیس صحابہ سے زائد ہوں غرض جو منصف حنفیہ ہیں ان کو اس باب میں حدیث پر چلنا چاہئے اور امام ابو حنیفہؒ کے اجتہاد کو چھوڑ دینا چاہئے اور اس مسئلہ پر کیا منحصر ہے جہاں کوئی حدیث صحیح مل گئی بس اب اجتہاد کو ترک کر دینا چاہئے وہ مجتہد صاحب اپنا جواب آپ دے لیں گے جب قیامت میں ان سے پوچھا جائے گا لیکن ہم کیا جواب دیں گے جب یہ سوال ہوگا کہ صحیح حدیث پر تم نے عمل کیوں نہیں کیا یہی انصاف کا راستہ ہے اور یہی حق ہے گو بعض جاہل متعصب اس کو قبول نہ کریں وما علینا الا البلاغ۔

## ۳۲: بَابُ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

## باب جھوٹی گواہی کا بیان

۲۳۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ النُّعْمَانِ الْاَسَدِیِّ عَنْ خُرَيْمِ ابْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ ﷺ الصُّبْحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾ [الحج: ۳۰، ۳۱]

۲۳۷۳: حضرت خریم بن فاتک اسدیؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور فرمایا جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر ہے تین بار یہ فرمایا (کیونکہ شرک بھی ایک جھوٹی گواہی ہی ہے جو مالک نہیں ہے اس کو مالک بنانا اور مالک حقیقی کو چھوڑ دینا) پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾ یعنی جھوٹ بولنے سے بچو سیدھے چلو اللہ کے واسطے اس کے ساتھ شرک مت کرو۔

۲۳۷۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ۔

۲۳۷۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جھوٹے گواہ کے پاؤں نہیں سرکیں گے (قیامت کے دن) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دے گا (اس کی سند میں محمد بن فرات متفقہ طور پر ضعیف ہے اور امام احمد نے اس کو جھوٹا کہا ہے)۔

## ۳۳: بَابُ شَهَادَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ

## باب اہل کتاب کی گواہی آپس میں ایک دوسرے پر

Marfat.com

## عَلٰى بَعْضٍ

۲۳۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَجَازَ شَهَادَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

## قبول ہوگی

۲۳۷۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جائز رکھی اہل کتاب کی شہادت آپس میں ایک دوسرے پر (اس کی سند میں مجالد بن سعید ضعیف ہے)۔

تشریح: کیونکہ وہ سب کافر ہیں اور غرض ایک ہی ملت ہے لیکن کافر کی شہادت مسلمان پر درست نہیں ہے اور نہ ہم ان کی شہادت سے مسلمان پر کوئی جرم ثابت کر سکتے ہیں نہ اس کو سزا دے سکتے ہیں افسوس ہے کہ یہ مسئلہ اتفاقی ہے اس میں کسی مجتہد کا خلاف نہیں ہے باوجود اس کے مسلمانوں کی حکومت میں یہ غضب دیکھا گیا ہے کہ کافروں کی گواہی مسلمانوں پر قبول کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی گواہی سے سزا دیتے ہیں یہ سخت ظلم ہے جس سے آخرت [illegible] [illegible] ہوئی ان کے سوا فاسق اور بدعتی اور بے مروت داڑھی منڈے ہر ایک کی گواہی قبول کر لیتے ہیں اور [illegible] کا لحاظ بالکل نہیں رکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دنیا ظلم سے بھری ہے جھوٹی نالشیں ہوتی ہیں اور وہ ثابت ہو جاتی ہیں حق [illegible] تباہ ہوتی ہے یا اللہ امام مہدی علیہ السلام کو جلدی بھیج کہ وہ ایسے ظالموں کی بیخ کنی کریں اور ظالموں کی حکومت نیست [illegible] آمین۔

Marfat.com

# کِتَابُ الْھِبَاتِ

## ہبہ کے ابواب

### ١: بَابُ الرَّجُلِ يَنْحَلُ وَلَدَهُ

### باب آدمی اپنے بچہ کو کچھ دے

٢٣٧٦: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ بِهِ أَبُوْهُ يَحْمِلُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْهَدْ إِنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ فَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَ النُّعْمَانَ ؟ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِي قَالَ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذًا ـ

٢٣٧٦: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے ان کے باپ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ رہیے میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے فلاں فلاں چیز دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے سب بیٹوں کو ایسی ہی چیزیں دیں جیسے نعمان کو دی ہیں اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میرے سوا اور کسی کو گواہ کرا لے کیا تجھے یہ بھلا نہیں لگتا کہ تیرے سب بیٹے تیرے ساتھ نیک سلوک کرنے میں برابر ہوں وہ بولا کیوں نہیں میں یہی چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کر۔

تشریح ☆ کہ ایک بیٹے کو دے اور اوروں کو محروم رکھے جب ایسا کرے گا تو اور بیٹوں کے دل میں تیرا بغض پیدا ہوگا اور وہ بڑے ہو کر تیرے ساتھ بھلائی نہ کریں گے بلکہ برائی کریں گے مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر اور امام احمدؒ کی روایت میں ہے مجھ کو مت گواہ کر ظلم پر اور تیرے بیٹوں کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو برابری کرے ان کو دینے میں اور صحیحین کی روایت میں ہے کہ جو تو نے دیا ہے وہ پھیر لے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنی اولاد میں آخر میرے باپ نے رجوع کیا اس صدقہ میں اور احمدؒ اور ابوداؤدؒ اور نسائی نے بھی روایت کیا عدل کرو اپنے بیٹوں میں تین بار یہ فرمایا اور طبرانی اور بیہقی اور سعید بن منصورؒ نے روایت کیا کہ برابری کرو عطا میں اپنی اولاد میں اور اگر کسی کو زیادہ دلاتا تو لڑکیوں کو زیادہ دلاتا کیونکہ وہ قادر نہیں ہیں کسب پر اس کی سند میں سعید بن یوسفؒ ضعیف ہے حافظؒ نے فتح میں کہا اس کی سند اچھی ہے اور ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور جس نے ایسا کیا تو رجوع کرے طاؤسؒ اور ثوریؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور بعض مالکیہؒ اسی کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ برابر کرنا مستحب ہے اور شافعی اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ برابری نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جائے گا اور ابوبکرؓ نے حضرت عائشہ کو اور اولاد سے زیادہ دیا اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ برابری کرنا واجب ہے اور ان احادیث

Marfat.com

سے یہ بھی نکلا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیں تو اس میں رجوع کرنا درست ہے اسی طرح دادا اور دادی اور نانا نانی کو بھی لیکن ان کے سوا اور لوگوں کو رجوع کرنا ہبہ میں جائز نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ میں رجوع کرنے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو پھر کھانے والا شافعیؒ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ والد کو بھی رجوع جائز نہیں جو اس نے اپنی اولاد کو ہبہ کیا اس میں امام ابن قیمؒ نے اہل حدیث کا مذہب ثابت کیا اور شافعیؒ اور ابو حنیفہ پر رد کیا (روضہ مختصر)

۲۳۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَخْبَرَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا وَاَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۲۳۷۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان کے باپ نے ان کو ایک غلام دیا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گواہ کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے وہ بولا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو پھیر لے۔

## ۲: بَابُ مَنْ اَعْطَى وَلَدَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِيهِ

## باب کسی نے اپنی اولاد کو کچھ دیا پھر پھیر لیا

۲۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوْ بَكْرِ ابْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ۔

۲۳۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے دونوں نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کسی شخص کو حلال نہیں کہ دے کر پھیر لے مگر باپ کو جو وہ اپنی اولاد کو دے۔

تشریح ۞ اس کو امام احمدؒ اور اصحاب سننؒ اور ترمذیؒ اور ابن حبانؒ اور حاکمؒ نے بھی نکالا ترمذیؒ نے کہا یہ صحیح ہے اور ابو حنیفہؒ نے اس صحیح حدیث کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ باپ کو بھی رجوع نہیں کیا حالانکہ جائز ہے جیسے اوپر گزرا۔

۲۳۷۹: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيدٌ عَنِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَرْجِعُ اَحَدُكُمْ فِي هِبَتِهِ اِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ۔

۲۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہبہ میں کوئی رجوع نہ کرے مگر باپ جو اپنی اولاد کو کرے (تو اس میں اگر چاہے تو رجوع کرسکتا ہے)۔

## ۳: بَابُ الْعُمْرٰى

## باب عمر بھر کے لئے کوئی شے دینا

تشریح ۞ خواہ اپنی حیات تک دے یا جس کو دے اس کی حیات تک جاہلیت میں یہ بہت رائج تھا۔

۲۳۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۲۳۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا عمریٰ کوئی چیز نہیں ہے اگر کوئی چیز عمرے کے طور پر دے تو وہ اسی کی ملک ہو جائے گی جس کو دے۔

تشریح ﴿﴾ صحیحین میں ہے ابو ہریرہؓ سے کہ عمری میراث ہو گی عمریٰ والوں کے لئے ایک روایت میں ہے کہ عمریٰ جائز ہے۔

۲۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا فَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ۔

۲۳۸۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جس نے کسی کو عمری دیا وہ اسی کا ہو جائے گا اور اس کے وارثوں کا اور اس نے عمری کہہ کر اپنا حق قطع کر دیا اب وہ جس کو عمری دیا گیا اسی کا ہو گیا اور اس کے بعد اس کے وارثوں کا۔

تشریح ﴿﴾ مسلم کی ایک روایت میں ہے جس نے عمریٰ دیا تو وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا اس کا ہو گیا زندہ اور مرنے کے بعد اس کے وارثوں کا۔

۲۳۸۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

۲۳۸۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عمری کے وارثوں کو دلایا۔

تشریح ﴿﴾ مطلب یہ ہے کہ عمری دینے سے وہ شے ہمیشہ کے لئے دینے والے کے ملک سے نکل جائے گی اور اسی کی ہو جائے گی جس کو عمرہ دیا گیا اس کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی اور اہلحدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مسلم اور ابو داؤد اور احمد کی ایک روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس عمرے کو جائز رکھا وہ یہ ہے کہ عمری دینے والا یوں کہے یہ شے تیری ہے اور تیرے وارثوں کی لیکن اگر صرف اتنا کہے وہ تیری ہے جب تک تو جئے تو اس کے مرنے کے بعد وہ شے پھر دینے والے کے پاس آ جائے گی تو یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ابو سلمہ راوی کا کلام ہے اور اس روایت سے حجت نہیں ہے اور زید بن ثابتؓ کی حدیث کو امام احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور ابن حبانؒ نے بھی روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے عمریٰ دیا وہ شے معمر لہ کی ہے اس کی زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اور رقبی مت کرو۔

## ۴: بَابُ الرُّقْبٰى

## باب رقبیٰ کا بیان

تشریح ﴿﴾ رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی دوسرے سے کہے میں نے یہ مکان تجھے دیا اس شرط پر کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تو مکان تیرا ہے اور اگر تو پہلے مر جائے تو مکان میں لے لوں گا اس کا بھی حکم اہلحدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک عمریٰ کا سا ہے یعنی وہ شے اسی کی ہو جائے گی جس کے لئے رقبیٰ کیا گیا ہے اور ابو حنیفہؒ اور محمدؒ نے کہا رقبیٰ باطل ہے اور رقبیٰ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ہر ایک منتظر رہتا ہے دوسرے کی موت کا رقب ترقب سے ہے یعنی انتظار کرنا۔

Marfat.com

۲۳۸۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا رُقْبٰی فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا فَھُوَ لَہٗ حَیَاتَہٗ وَمَمَاتَہٗ۔

قَالَ وَالرُّقْبٰی اَنْ یَقُوْلَ ھُوَ لِلْاٰخِرِ مِنِّیْ وَمِنْکَ مَوْتًا۔

۲۳۸۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا رقبیٰ کوئی چیز نہیں ہے جس نے رقبیٰ کیا تو وہ شے اسی کی ہو جائے گی جس کو رقبیٰ دیا گیا اس کی زندگی اور موت دونوں حالت میں راوی نے کہا رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی دوسرے سے کہے یہ مکان یا گھوڑا یا اور کوئی شے ہم میں اور تم میں دونوں میں سے جو کوئی اخیر میں مرے اس کا ہے۔

۲۳۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا ھُشَیْمٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ قَالَا ثَنَا دَاوٗدُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ لِمَنْ اُعْمِرَھَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَۃٌ لِمَنْ اُرْقِبَھَا۔

۲۳۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے جس کو عمریٰ دیا جائے اور رقبیٰ جائز ہے اس کے لئے جس کو رقبیٰ دیا جائے۔

تشریح ﷺ یعنی دونوں صورتوں میں وہ شے دینے والے کی ملک سے نکل کر جس کو عمریٰ یا رقبیٰ کے طور پر دی گئی ہے اس کی ہو جائے گی اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی امام احمدؒ نے جابرؓ سے نکالا کہ ایک انصاری نے اپنی ماں کو ایک باغ دیا اس کی زندگی تک پھر وہ مرگئی تو اس کی ماں کے بھائی آئے دعویٰ کرتے ہوئے باغ کو آپؐ نے اس باغ کو تقسیم کر دیا ان میں۔

## ۵: بَابُ الرُّجُوْعِ فِی الْھِبَۃِ

## باب ہبہ کر کے پھیر لینا کیسا ہے

۲۳۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ عَطِیَّتِہٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِہٖ فَاَکَلَہٗ۔

۲۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو ہبہ کر کے پھیر لے ایسی ہے جیسے کتا کہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے پھر قے کرتا ہے پھر اس قے کو جا کر کھاتا ہے۔ اس کے راوی سب ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے خلاس بن عمرو کا ابو ہریرہؓ سے سماع نہیں ہے۔

تشریح ﷺ یہی مثال اس کی جو دے کر پھر پھیر لینا چاہتا ہے۔

۲۳۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ۔

۲۳۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ میں لوٹنے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے میں لوٹنے والا۔

۲۳۸۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُوْسُفَ

۲۳۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

Marfat.com

الْعَرْعَرِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ میں لوٹنے والا کتے کی طرح ہے قے کر کے پھر اسے کھانے کو جاتا ہے۔ یہی مثال اس کی ہے جو دے کر پھر پھیر لینا چاہتا ہے۔

تشریح ۞ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دے کر پھیر لینا نہایت کمینہ پن ہے اور دنائت اور خست ہے اور مروت کے خلاف ہے اور اکثر علماء رجوع کو حرام کہتے ہیں ہبہ میں مگر باپ کو رجوع جائز ہے اس میں جو اپنی اولاد کو ہبہ کرے جیسے اوپر گزرا۔

## ٦: بَابُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً رَجَاءَ ثَوَابِهَا

## باب جو کوئی ہبہ کرے عوض کی امید سے

۲۳۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِهِبَتِهٖ مَالَمْ يُثَبْ مِنْهَا۔

۲۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہبہ کرنے والا زیادہ حق رکھتا ہے شے موہوب کا جب تک اس کا عوض نہ پائے (اس کی سند میں ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف ہے۔

تشریح ۞ ہبہ بالعوض تو حکماً بیع ہے اور ہبہ بلاعوض ہدیہ ہے لیکن ہبہ بلاعوض میں مطلقاً رجوع جائز نہیں اور ہبہ بالعوض میں جب تک واہب اس کا عوض نہ لے تو رجوع درست ہے لیکن عوض لے لینے کے بعد پھر رجوع درست نہیں۔

## ٧: بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

## باب عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ (ہبہ) نہیں کر سکتی

تشریح ۞ یعنی اپنے مال میں سے بھی اگر کسی کو عطیہ دینا چاہے تو خاوند سے اجازت لے لے اور یہ حکم بر سبیل استحباب کے ہے نہ وجوب کے کیونکہ اکثر عورت اور خاوند کا مال ملا جلا ہوتا ہے لیکن اس پر بھی عورت اگر اپنے مال میں سے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو عطیہ دے تو نافذ ہوگا اس پر علماء کا اجماع ہے اور یہ امر دوسری حدیثوں سے بھی ثابت ہے۔

۲۳۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الرَّقِّيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا لَايَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ فِيْ مَالِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا اِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا۔

۲۳۸۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایک خطبے میں کہ کسی عورت کو اپنے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں مگر اپنے خاوند کی اجازت سے جب کہ وہ مالک ہو اس کی عصمت کا۔

تشریح ۞ یعنی نکاح قائم ہو یہ حکم بہ طریق مصلحت کے ہے کیونکہ اکثر عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں احتمال ہے کہ اپنا مال تلف کر دیں اس پر بھی جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ عورت کا تصرف اپنے ذاتی مال میں درست ہے گو خاوند کی اجازت نہ ہو۔

Marfat.com

۲۳۹۰ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى (رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ) عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ جَدَّتَهُ خَيْرَةَ امْرَاَةَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ فِيْ مَالِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلِ اسْتَاْذَنْتِ كَعْبًا ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ زَوْجِهَا فَقَالَ هَلْ اَذِنْتَ لِخَيْرَةَ اَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَبِلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا ـ

۲۳۹۰: حضرت عبداللہ بن یحیٰی سے روایت ہے جو ایک شخص تھا کعب بن مالک کی اولاد میں سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے دادا سے کہ اس کی دادی خیرہ کعب بن مالک کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کچھ اپنا زیور لے کر اور عرض کی کہ میں اس کی تصدق کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو اپنے مال میں تصدق کرنا جائز نہیں مگر اپنے خاوند کی اجازت سے (کیا) تو نے کعب سے اجازت لے لی ہے؟ وہ بولی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک سے پچھوا بھیجا کیا تو نے خیرہ کو اجازت دی ہے اپنا زیور تصدق کرنے کی؟ وہ بولا جی ہاں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کو قبول کر لیا۔ خیرہ سے۔ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ یحیٰی مجہول ہے)۔

Marfat.com

# کِتَابُ الصَّدَقَاتِ

## صدقات کے ابواب

### ١ : بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الصَّدَقَةِ

٢٣٩١ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ ۔

٢٣٩٢ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيْ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَاْكُلُ قَيْئَهٗ ۔

### باب صدقہ دے کر رجوع کرنا

۲۳۹۱ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مت لوٹ صدقہ دے کر۔

۲۳۹۲ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو صدقہ دیتا ہے پھر اس میں رجوع کرتا ہے کتے کی سی ہے وہ قے کرتا ہے پھر لوٹ کر اس کو کھاتا ہے۔

### ٢ : بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ هَلْ يَشْتَرِيْهَا

٢٣٩٣ : حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَعْنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ اَنَّهٗ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَبْصَرَ صَاحِبَهَا يَبِيْعُهَا بِكَسْرٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا يَبْتَعْ صَدَقَتَكَ ۔

### باب جو شخص صدقہ دے پھر صدقہ کا مال بکتا ہوا پائے اور اس کو خرید لے تو کیسا ہے

۲۳۹۳ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک گھوڑا صدقہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ میں پھر دیکھا تو جس کو صدقہ دیا تھا وہ اس کو بیچ رہا ہے کم داموں سے وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس اور آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا مت خرید صدقہ اپنا۔

Marfat.com

تشریح بعض علماء نے یہ کہا ہے یہ ممانعت تحریمی ہے اور اکثر نے تنزیہی کہا ہے۔

۲۳۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ يُقَالُ لَهُ غَمْرٌ اَوْ غَمْرَةٌ فَرَاَى مُهْرًا اَوْ مُهْرَةً مِنْ اَفْلَائِهَا يُبَاعُ يُنْسَبُ اِلَى فَرَسِهِ فَنَهَى عَنْهَا۔

۲۳۹۴: حضرت زبیر بن عوام نے ایک گھوڑا دیا اللہ کی راہ میں جس کو غمر یا غمرہ کہتے تھے پھر دیکھا تو ایک بچہ یا بچھیری کو اس کی نسل سے تھی بیچ رہے تھے (زبیر نے اس کو خریدنا چاہا) ... منع کئے گئے اس کے خریدنے سے۔

تشریح ... صدقہ کا گھوڑا تھا اس کی اولاد کا بھی خریدنا ...

### ۳: بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا

### باب ایک شخص نے ایک شے صدقہ دی پھر اس کا وارث ہو گیا

۲۳۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى اُمِّي بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ اٰجَرَكِ اللّٰهُ وَرَدَّ عَلَيْكِ الْمِيرَاثَ۔

۲۳۹۵: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی اب وہ مر گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تجھ کو ثواب دیا اور لونڈی تیرے پاس پھیر دی۔

تشریح یعنی لونڈی ترکہ میں تیرے پاس آ گئی معلوم ہوا کہ صدقہ کی چیز اگر میراث میں آ جائے تو اس میں قباحت نہیں البتہ اس کو خریدنا منع ہے۔

۲۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ اِنِّي اَعْطَيْتُ اُمِّي حَدِيقَةً لِي وَاِنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ اِلَيْكَ حَدِيقَتُكَ۔

۲۳۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے اپنی ماں کو ایک باغ دیا تھا اب وہ مر گئی اور میرے سوا کسی کو وارث نہیں چھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تیرے صدقہ کا ثواب تجھ کو ہو گیا اور تیرا باغ بھی تیرے پاس لوٹ آیا۔

### ۴: بَابُ مَنْ وَقَفَ

### باب وقف کرنے کا بیان

تشریح جس نے اپنی ملکیت اللہ کے راستہ میں روک دی تو اس نے وقف کیا یہ صحیح ہے جمہور علماء کے نزدیک اور ترمذی نے کہا ہم اس میں اختلاف نہیں پاتے صحابہ اور اگلے اہل علم میں کہ زمین کا وقف درست ہے اور شریح سے اس کا

Marfat.com

انکار منقول ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ وقف لازم نہیں ہوتا اور تمام ابوحنیفہؒ کے اصحاب نے ان کا خلاف کیا سوا زفرؒ کے اور طحاویؒ نے ابو یوسفؒ سے نقل کیا کہ اگر ابوحنیفہ کو وقف کی دلیل پہنچتی تو وہ اس کے قائل ہوتے اور قرطبیؒ نے کہا کہ ابو حنیفہؒ کا قول اجماع کے خلاف ہے اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا (روضہ)

مترجم کہتا ہے ابو یوسفؒ جو ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں خود اس بات کو مانتے ہیں کہ ابوحنیفہ کو وقف کی دلیل نہیں پہنچی یعنی وقف کی حدیثیں اور تعجب ہے کہ حنفیہ اس بات کو بعید جانتے ہیں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ ابوحنیفہ کو کل حدیثیں پہنچی تھیں حالانکہ ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں یہ امر محال تھا۔

۲۳۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَصَابَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْمَرَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَعَمِلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى اَنْ لَا يُبَاعَ اَصْلُهَا وَلَا يُوْرَثَ تَصَدَّقَ بِهَا لِلْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ۔

۲۳۹۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین خیبر میں ملی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں مجھے ایسا مال ملا ہے کہ اتنا عمدہ مال میرے نزدیک مجھ کو کبھی نہیں ملا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل زمین کو اپنی ملک میں رہنے دے اور اس کو تصدق کر دے (یعنی اس کے پھلوں اور میووں اور منفعت کو) راوی نے کہا حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا کہ اصل زمین بیچی نہ جائے نہ ہبہ کی جائے نہ ترکہ میں آئے اور وہ صدقہ ہے فقیروں اور ناتے والوں اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور مجاہدین کے سامان کرنے میں اور مسافروں میں اور مہمانوں میں اور جو اس زمین کا متولی ہو وہ اس میں سے کھائے دستور موافق یا کسی دوست کو کھلائے لیکن اس میں سے دولت نہ جوڑے۔

تشریح ⊙ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے اور نسائی اور ترمذی نے حضرت عثمانؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے وہاں شیریں پانی نہ تھا سوا بیر رومہ کے آپؐ نے فرمایا کون بیرِ رومہ خرید کر اس میں سے خود بھی پانی پی لے اور مسلمانوں کو بھی لینے دے اس کو جنت میں اس سے اچھا ملے گا پھر میں نے اس کو خریدا اپنے مال میں سے اور صحیحین میں ہے کہ خالد نے اپنی زرہوں کو اللہ کی راہ میں روک دیا تھا اس سے یہ نکلا کہ وقف کرنے والا بھی بقدر ضرورت مثل اوروں کے اپنی شے موقوف سے فائدہ لے سکتا ہے (روضہ)

۲۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو حصے مجھ کو خیبر میں ملے ہیں میں نے ان سے بہتر مال

Marfat.com

تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِىْ بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهَا وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا ۔

کبھی نہیں پایا اور میں چاہتا ہوں ان کو صدقہ کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اصل چیز رہنے دے (یعنی اصل زمین) اور اس کا میوہ وقف کردے

قَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ فَوَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ فِىْ كِتَابِىْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ۔

ابن ابی عمرؓ نے کہا میں نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں ایک دوسرے مقام میں پایا سفیان سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا پھر بیان کیا اس حدیث کو۔

## ۵: بَابُ الْعَارِيَةِ

## باب عاریت (یعنی مانگی چیز) کا بیان

۲۳۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيْلُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ ۔

۲۳۹۹: حضرت شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ابو امامہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مانگی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے لئے دیا جائے وہ پھیر دینا چاہئے اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش مدلس ہے

تشریح ﴿﴾ عرب میں اس کو منحہ کہتے ہیں اہل حدیث اور ابو حنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ امانت کی چیز اگر بغیر قصور اور خیانت کے امین کے پاس تلف ہو جائے تو اس پر ضمان نہ ہوگا اور عاریت کا بھی حکم امانت کا سا ہے اور دارقطنی نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مرفوعاً روایت کیا کہ امین پر تاوان نہیں ہے اس کی سند ضعیف ہے اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے ابوہریرہؓ سے نکالا کہ ادا کر امانت اس کو جو تیرے پاس رکھے اور مت خیانت کر اس کے مال میں جو تیرے مال میں خیانت کرے حاکم نے اس کو صحیح کہا اور ابن جوزیؒ نے اس کو ابی بن کعبؓ سے اور بیہقیؒ نے ابوامامہؓ سے بھی روایت کیا (روضہ)۔

۲۴۰۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيَّانِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ ۔

۲۴۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عاریت ادا کی جائے اور منحہ پھیر دیا جائے۔

۲۴۰۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

۲۴۰۱: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ جَمِيْعًا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهٗ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہاتھ پر واجب ہے کہ جو وہ لے اس کو پھیر دے۔

تشریح ﴿﴾ اس کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے بھی روایت کیا لیکن حسن کے سماع میں سمرہ سے اختلاف ہے اور امام احمدؒ اور ابوداؤدؒ اور نسائی اور حاکم نے بھی روایت کیا صفوانؓ بن امیہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے زرہیں مانگیں تو صفوان نے کہا آپؐ جبراً مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا نہیں عاریت کے طور پر جس کا ضمان واجب ہے اس حدیث سے نکلتا ہے کہ عاریت کا ضمان لازم ہوگا مستعیر پر اور شاید یہ حدیث اس پر محمول ہے جب مستعیر کی غفلت یا قصور کی وجہ سے وہ شے تلف ہو جائے تو اس حالت میں بالاتفاق اس پر تاوان لازم ہوگا اور شافعیؒ کے نزدیک ہر حالت میں ضمان لازم ہوگا۔

## ٦: بَابُ الْوَدِيْعَةِ

## باب امانت کا بیان

٢٤٠٢: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ الْاَنْمَاطِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْمُثَنّٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُوْدِعَ وَدِيْعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ۔

٢٤٠٢: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کے پاس امانت رکھوائی تو اس پر تاوان نہیں ہے اس حدیث کے دو راوی ایوب بن سوید اور مثنیٰ ضعیف ہیں۔

تشریح ﴿﴾ اگر بے تقصیر اس سے تلف ہو جائے جیسے اوپر گزرا۔

## ٧: بَابُ الْاَمِيْنِ يَتَّجِرُ فِيْهِ فَيَرْبَحُ

## باب اگر امانت کے مال میں سوداگری کرے پھر نفع اٹھائے

٢٤٠٣: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِيْ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ قَالَ قَالَ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ۔

٢٤٠٣: حضرت عروہ بارقی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا ایک بکری خریدنے کو انہوں نے دو بکریاں خریدیں پھر ایک بکری کو ایک دینار سے بیچ دیا اور آنحضرت ﷺ کے پاس ایک بکری لائے اور ایک دینار آپ ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی راوی نے کہا پھر آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے عروہ کا یہ حال ہوگیا کہ اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں فائدہ کماتے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ

حضرت عروہ ابی الجعد بارقی سے روایت ہے بابر سے

Marfat.com

هِلَالٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْخِرِّيْتِ عَنْ اَبِیْ لَبِيْدٍ لُمَازَةَ بْنِ زَبَّارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَدِمَ جَلَبٌ فَاَعْطَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

جانور آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ کو ایک دینار دیا پھر بیان کیا وہی قصہ۔

## ۸: بَابُ الْحَوَالَةِ

## باب حوالے کا بیان

تشریح حوالہ کہتے ہیں قرض اتارنے کو دوسرے پر مثلاً زید کا قرض عمرو پر تھا عمرو نے اس کا مقابلہ بکر سے کرا دیا اور بکر نے قبول کرلیا اب اگر بکر اس کے قرض دینے میں جبلہ و حوالہ کرے یا مفلس ہو جائے تو زید کو پھر عمرو سے مطالبہ کا حق حاصل ہوگا۔

۲۴۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

۲۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے پھر جب تم میں سے کوئی مقابلہ دیا جائے مالدار پر تو اس کو قبول کرلے۔

تشریح اور اس کا پیچھا کرے یہ حدیث صحیح میں ہے ایک روایت میں فلیحتل ہے یعنی حوالہ قبول کرے۔

۲۴۰۵: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُحِلْتَ عَلٰی مَلِیْءٍ فَاتْبَعْهُ۔

۲۴۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا دیر کرنا اپنا قرض ادا کرنے میں اور قرض خواہ کو ٹالنا ظلم ہے اور جب حوالہ دیا جائے مالدار پر اس کو قبول کرلے (اس حدیث کی سند میں انقطاع بھی ہے اور ہشیم بن بشیر مدلس بھی ہے)

تشریح یعنی اگر آدمی مفلس ہے اور پیسہ پاس نہ ہو تو قرض ادا کرنے میں مجبوری ہے لیکن پیسہ ہوتے ہوئے لوگوں کا قرض نہ دینا اس میں دیر لگانا گناہ ہے اور ظلم ہے قرض خواہ پر گویا اس کا حق مارنا گناہ ہے اور ظلم ہے اپنے نفس پر بھی اس واسطے کہ زندگی کا اعتبار نہیں شاید مر جائے اور قرض خواہ کا قرض رہ جائے اس لئے جب پیسہ ہو تو فوراً قرض ادا کرے اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن توبہ ہے وہ سچا ہے اور باقی راوی ہیں صحیح کے راوی ہیں اور اس کو ترمذی اور امام احمد نے بھی روایت کیا۔

## ۹: بَابُ الْكَفَالَةِ

## باب ضمانت کا بیان

تشریح جو شخص کسی کے مال کا ضامن ہو زندہ کا یا مردے کا تو اس کی طلب کے وقت مال ادا کرنا ہے جب تک اس کا ضامن ہے اس سے وصول کرلے اگر اسکے حکم سے ضامن ہوا تھا اسی طرح جو حاضری کا ضامن ہوا اس کو شخص کو

Marfat.com

چاہئے اس شخص کو جس کا ضامن ہوا ہے نہیں تو اس کے ذمہ کا مال دینا ہوگا (درر بہیہ)۔

۲۴۰۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ الزَّعِيْمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ۔

۲۴۰۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ضامن جواب دہ ہے اور قرض کو ادا کرنا چاہئے۔

تشریح ❁ اس کو احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ نے بھی روایت کیا اور اس کی سند میں اسمٰعیل بن عیاش ہے لیکن وہ ثقہ ہے اہل شام سے روایت کرنے میں اور یہاں شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے وہ شامی ہے اور ابن حزم نے ٹھیک نہیں کیا جو اس حدیث کو ضعیف کہا اور نسائی نے اس کو دو طریقوں سے نکالا ایک عامر و صالی کے طریق سے دوسرے حاتم بن حریث کے طریق سے دونوں نے ابو امامہؓ سے روایت کیا اور ابن حبانؒ نے اس کو صحیح کہا حاتمؒ کے طریق سے اور حاتمؒ کو ثقہ کہا دارمیؒ نے اور طبرانیؒ نے اس کو نکالا سعیدؒ بن ابی سعید سے اس نے انسؓ سے اور ابن عدیؒ نے اس کو ابن عباسؓ سے روایت کیا اور ضعیف کیا اس کو اسمٰعیل بن زیادہ سکونی کی وجہ سے اور ابو موسیٰ مدینی نے اس کو صحابہ میں روایت کیا سویدؒ بن حبلہ کے طریق سے دارقطنی نے کہا اس کا صحابی ہونا ثابت نہیں اور اس کی روایت مرسل ہے اور بعضوں نے کہا وہ صحابی ہے اور خطیب نے اس کو تلخیص میں روایت کیا ابن لہیعہ کے طریق سے اس نے عبداللہ بن حبان لیثی سے اس نے ایک اور شخص سے اور ابو قتادہؓ کی حدیث اس باب میں آگے آتی ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا سلمہ بن اکوع سے اور ترمذیؒ نے اور کہا صحیح ہے اور احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور نسائیؒ اور ابن حبانؒ اور دارقطنیؒ اور حاکمؒ نے جابرؓ سے اور ایک جابرؓ کی روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ابو قتادہؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرض خواہ کا حق دلایا اور میت اس سے بری ہو گیا ابو قتادہ نے عرض کیا جی ہاں جب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی صحیح کہا اس کو ابن حبانؒ اور حاکمؒ نے اور روایت کیا اور احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور نسائیؒ اور دارقطنی نے (روضہ مختصراً)۔

۲۴۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيْمًا لَهٗ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ اُعْطِيْكَهٗ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُكَ حَتّٰى تَقْضِيَنِيْ اَوْ تَاْتِيَنِيْ بِحَمِيْلٍ فَجَرَّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَسْتَنْظِرُهٗ فَقَالَ شَهْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۴۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے قرض دار کا پیچھا کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جس پر اس کے دس دینار نکلتے تھے قرض دار بولا میرے پاس کچھ نہیں جو میں تجھ کو دوں قرض خواہ بولا نہیں قسم خدا کی میں تجھ کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میرا قرض ادا کرے یا کسی کی ضمانت دے آخر وہ کھینچ کر لایا آنحضرت ﷺ کے پاس آپ ﷺ نے فرمایا (قرض خواہ سے) تو اس کو کتنے دنوں تک مہلت دیتا ہے وہ بولا ایک مہینے کی آپ ﷺ نے فرمایا تو میں اس کا ضامن ہوتا ہوں پھر قرض دار اپنے وقت پر جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا اپنا قرضہ لے کر آیا

Marfat.com

وَسَلَّمَ فَاَنَا اَحْمِلُ لَهٗ فَجَاءَهٗ فِي الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ اَصَبْتَ هٰذَا ؟ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهَا وَقَضَاهَا عَنْهُ۔

آپ ﷺ نے فرمایا تو نے کہاں سے پایا وہ بولا ایک خزانے (کان) سے آپ ﷺ نے فرمایا خزانہ میں بہتری نہیں (کیونکہ احتمال ہے کہ کسی دوسرے مسلمان کا مال ہو) اور قرض خواہ کا قرض خود ادا کر دیا۔

۲۴۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ وَكَانَ الَّذِي عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا۔

۲۴۰۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا نماز پڑھنے کے واسطے آپ ﷺ نے فرمایا نماز پڑھ اپنے ساتھی پر کیونکہ وہ قرض دار ہے ابو قتادہؓ نے عرض کیا میں اس کے قرض کا ضامن ہوتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پورا قرض ادا کرے گا؟ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پورا کروں گا اس میت پر اٹھارہ یا انیس درہم قرض تھے۔

تشریح ۞ معلوم ہوا قرض بری بلا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی وجہ سے نماز پڑھنے میں تامل کیا بعضوں نے کہا آپؐ نے تنبیہ کے لئے ایسا کیا تا کہ دوسرے لوگ قرض کی ادائیگی کا خوب خیال رکھیں قرض وہ بلا ہے کہ شہید کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پر قرض معاف نہیں ہوتا وہ حقوق العباد ہے معاذ اللہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام کو جائز ہے کہ بعض مردوں پر جن سے گناہ سرزد ہوا ہو نماز نہ پڑھے اور لوگوں کو ڈرانے کے لئے لیکن دوسرے لوگ نماز پڑھ لیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ میت کی طرف سے ضمانت درست ہے اگرچہ اس نے قرض کے موافق مال نہ چھوڑا ہو اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا اگر قرض کے موافق اس نے مال نہ چھوڑا ہو تو ضمانت درست نہیں۔

## ۱۰: بَابُ مَنِ ادَّانَ دَيْنًا وَهُوَ يَنْوِي قَضَاءَهٗ — باب جو شخص قرض لے ادا کرنے کی نیت سے

تشریح ۞ باب کی حدیث میں قرض لینے کی فضیلت مذکور ہے اور مراد اس قرض سے وہ ہے جو اپنے یا اپنے بچوں یا عزیزوں کے ضروری خرچ کے لئے لیا جائے یا اللہ کی راہ میں مسکینوں اور طالب علموں اور مسافروں کو کھلانے کے لئے جو شخص ایسی باتوں میں قرض دار ہو جاتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتا ہے اور اس کا قرض ادا کرا دیتا ہے اور بغیر ضرورت کے قرض لینا کسی طرح جائز نہیں رکھا اور ہمیشہ اہل اللہ اور نیک لوگ قرضداری سے ڈرتے رہے اور اس سے پناہ مانگتے رہے اور بعض اولیاء سے جو قرض لینا اور قرض دار مرنا منقول ہے تو یہی قرضہ تھا کہ انہوں نے اپنے حظ نفس کے لئے نہیں لیا تھا بلکہ غریبوں کو دینے کے لئے اور مسکینوں کو کھلانے کے لئے اور حضرت زبیرؓ اور حضرت عمرؓ قرضدار ہی مرے تھے مجدد الف ثانی افاض اللہ علینا من انوارہ و برکاتہ فرماتے ہیں کہ ان کو کشف سے معلوم ہوا کہ جس قرض کا مواخذہ ہوتا ہے وہ وہی قرض جو اپنے حظ نفس کے لئے یا بلا ضرورت یا ادا نہ

Marfat.com

کرنے کی نیت سے لیا جائے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات میں فانی ہو وہ قرض بھی لے گا تو اللہ ہی کے واسطے اور اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی کوئی شکل ضرور نکال دے گا دنیا میں یا آخرت میں اس پر بھی عوام مسلمانوں کو جیسے ہم لوگوں کی حالت ہے قرض نہ لینا ہی بہتر ہے اگر اللہ تعالیٰ دے تو اس کی رضامندی میں مال صرف کیا جائے نہیں تو تکلیف اٹھانا اور قناعت کرنا بہتر ہے بقول سعدی شیرازیؒ۔

جتمنائی گوشت مردن بہ زتقاضائی زشت قصاباں۔

اور سب سے برا قرض وہ ہے جو ہمارے زمانہ کے لوگ لیتے ہیں جس میں سود دیتے ہیں اور حرام میں مبتلا ہوتے ہیں سودی قرض کسی حال میں درست نہیں اگرچہ کیسی ہی شدید ضرورت ہو اور نہ سودی قرض لے کر کار خیر میں صرف کرنا کچھ اجر دے گا بلکہ اور عذاب ہونے کا ڈر ہے اسی طرح سے وہ قرض جو رسمی شادی بیاہ مہندی برات بسم اللہ خوانی وغیرہ کے لئے لیا جاتا ہے یا سوم چہلم دہم سالانہ کے لئے اول تو یہ سب چیزیں بدعت اور منع ہیں دوسرے قرض کا گناہ اور مواخذہ تیسرے سود کا عذاب لاحول ولاقوۃ خسر الدنیا والآخرہ مسلمان کو قرض لینے کی کبھی ضرورت نہیں مگر اسی حال میں جب وہ یا اس کے بال بچے بھوک سے مرتے ہیں اس وقت بھی ضرورت کے موافق قرض لے اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرا دے گا رہا شادی بیاہ موت وغیرہ اس میں شرع کے موافق زیادہ خرچ ہی نہیں ہے کہ قرض کی حاجت پڑے صرف ایجاب اور قبول سے نکاح ہو جاتا ہے اور سوم چہلم دہم سالانہ سانچق مہندی برات کی ضرورت ہی نہیں بلکہ یہ سب کام منع ہیں پھر ان کے واسطے قرض کیوں لے اگر ایسی ہی نکاح میں کچھ شرینی وغیرہ پکانے کی ضرورت ہو تو تھوڑے بتاشے یا خرما کفایت کرتے ہیں باقی اگر حلال پیسہ کسی کے پاس ہو تو زیور اور لباس اور ظروف اور کھانے میں صرف کرے لیکن آتشبازی اور ناچ رنگ روشنی وغیرہ بے فائدہ ہیں ایک حبہ بھی نہ لگائے پیسے کا پیسہ خراب اور گناہ آخرت کا اور تکلیف دنیا کا الگ وبال لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

رسم دنیا کی بھلی ہو یا بری ☆ پھیر دے تو سب کی گردن پر چھری

۲۴۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ عَنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ هُوَ عِمْرَانُ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ قَالَ كَانَتْ تَدَّانُ دَيْنًا فَقَالَ لَهَا بَعْضُ اَهْلِهَا لَا تَفْعَلِيْ وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا قَالَتْ بَلٰى اِنِّيْ سَمِعْتُ نَبِيِّيْ وَخَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدَّانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ اَدَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

۲۴۰۹: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرض لیا کرتی تھیں ان کے بعض گھر والوں نے اس سے منع کیا اور اس کو برا جانا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہاں میں نے اپنے نبی اور اپنے جانی دوست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں جو قرض لے اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرا دے گا دنیا ہی میں۔

۲۴۱۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْاَسْلَمِيِّيْنَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۴۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ وہ اپنا قرض ادا کرے جب تک یہ

Marfat.com

تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللّٰهُ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰی يَقْضِيَ دِيْنَهٗ مَالَمْ يَكُنْ فِيْمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ لِخَازِنِهٖ اذْهَبْ فَخُذْلِيْ بِدَيْنٍ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَبِيْتَ لَيْلَةً اِلَّا وَاللّٰهُ مَعِيْ بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قرضہ برے کاموں میں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے نہ ہو راوی نے کہا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خزانچی سے کہتے جا اور میرے لئے قرض لے کر آ کیونکہ میں برا جانتا ہوں کہ ایک رات گزاروں اور اللہ تعالیٰ میرے ساتھ نہ ہو جب سے میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنی ہے۔

## ۱۱: بَابُ مَنِ ادَّانَ دَيْنًا لَمْ يَنْوِ قَضَاءَهٗ

## باب جس نے قرض لیا اور ادا کرنے کی نیت نہیں رکھتا

۲۴۱۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبِ الْخَيْرِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ زِيَادِ ابْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا صُهَيْبُ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ يَدِيْنُ دَيْنًا وَهُوَ مُجْمِعٌ اَنْ لَا يُوَفِّيَهٗ اِيَّاهُ لَقِيَ اللّٰهَ سَارِقًا۔

۲۴۱۱: حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص کچھ قرض لے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اس کو ادا نہ کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا چور ہو کر۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ نَحْوَهٗ۔

دوسری روایت بھی صہیبؓ سے ایسی ہی ہے اس کی سند میں گفتگو ہے۔

۲۴۱۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلٰی بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

۲۴۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی لوگوں کا مال لے اس کو تباہ کرنے کے لئے رکھا جانے کے لئے نہ ادا کرنے کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کرے گا۔

## ۱۲: بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الدَّيْنِ

## باب قرض میں سختی کا بیان

۲۴۱۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

۲۴۱۳: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس کی روح بدن سے جدا ہو اور وہ تین چیزوں سے پاک ہو تو جنت میں

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ ۔

جائے گا تکبر اور چوری اور قرض سے۔

۲۴۱۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ ۔

۲۴۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا آدمی کی جان لٹکی رہے گی اس کے قرضہ میں یہاں تک کہ وہ ادا کیا جائے۔

تشریح ۞ لٹکی رہے گی یعنی اس کو آرام نہ ملے گا یا جنت میں داخل نہ ہونے پائے گا۔

۲۴۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ابْنِ سَوَاءٍ ثَنَا عَمِّیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِيْنَارٌ اَوْ دِرْهَمٌ قُضِیَ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ ۔

۲۴۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مر جائے اور اس پر دینار یا درہم ہو تو اس کی نیکیاں اس کے بدل دی جائیں گی وہاں دینار اور درہم نہیں ہے اس کی سند میں محمد بن سواء ضعیف ہے۔

## ۱۳ : بَابُ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَعَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُوْلِهٖ

## باب جو شخص قرضہ یا بال بچے بے سہارا چھوڑ جائے تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے

تشریح ۞ اوائل زمانہ اسلام میں جب مال کم تھا تو جو کوئی قرض دار مرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھتے صحابہ کو فرماتے وہ پڑھ لیتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات دیں اور مال ہاتھ آیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ اب جو کوئی مسلمان قرض دار مرے اس کا قرضہ میں ادا کروں گا اسی طرح جو بے سہارا بال بچے چھوڑ جائے ان کی پرورش کا ذمہ بھی میرے ذمہ ہے قربان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور رحم و کرم کہ جو مال چھوڑ جائے وہ تو وارثوں کا ہے اور جو قرض چھوڑ جائے وہ آپؐ کے ذمہ ہے۔

۲۴۱۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا تُوُفِّیَ الْمُؤْمِنُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ

۲۴۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی مومن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس کا قرض ادا ہو جائے اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے اور جو کہتے نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر پھر جب اللہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی تو

Marfat.com

قَالُوْا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

۲۴۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَعَلَيَّ وَاِلَيَّ وَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں مومنوں سے زیادہ قریب ہوں ان کی جانوں سے تو جوکوئی مر جائے اور قرض دار ہو میں اس کا قرض ادا کروں گا اور جوکوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث لیں گے (مال سے مجھ کو غرض نہیں وہ وارثوں کا ہے)۔

۲۴۱۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص قرضہ چھوڑ جائے یا بال بچے جن کے تباہ ہونے کا ڈر ہو (بے معاش ہے) تو ان کا بوجھ مجھ پر ہے اور وہ قرض میری طرف ہے اور جوکوئی مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے میں بہت قریب ہوں مومنوں کے۔

## ۱۴: بَابُ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ

## باب جب قرض دار محتاج ہو تو اس کو مہلت دینا

۲۴۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۲۴۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جوکوئی محتاج پر آسانی کرے گا (اس کو مہلت دے گا تقاضا نہ کرے گا) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں۔

۲۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ نُفَيْعٍ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ اَنْظَرَهٗ بَعْدَ حِلِّهٖ كَانَ لَهٗ مِثْلُهٗ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔

۲۴۱۹: حضرت بریدؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی مہلت دے گا محتاج کو اس کو ہر دن کے حساب سے ایک صدقہ کا ثواب ملے گا اور جوکوئی میعاد گزر جانے پر اس کو مہلت دے گا تو اس کو ہر دن کے حساب سے کل قرضے کے صدقہ کا ثواب ہوتا رہے گا اس کی سند میں نفیع بن حارث کوفی متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

۲۴۲۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُظِلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا اَوْ لِيَضَعْ لَهٗ۔

۲۴۲۰: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے جو صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جوکوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں رکھے تو وہ مہلت دے محتاج کو یا کچھ قرضہ معاف کر دے۔

۲۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ

۲۴۲۱: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا گیا تو نے کیا عمل کیا اس نے خو…

Marfat.com

حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَقِيْلَ لَهُ مَا عَمِلْتَ ؟ (فَاِمَّا ذَكَرَ اَوْ ذُكِّرَ) قَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اَتَجَوَّزُ فِى السَّكَّةِ وَالنَّقْدِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ـ

قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَا قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

یاد کیا یا اس کو یاد دلایا گیا (خدا کی طرف سے) کہ میں سکہ اور نقد میں چشم پوشی کرتا (یعنی اگر کوئی بٹے کا روپیہ یا اشرفی بھی مجھ کو دیتا تو میں لے لیتا اپنا نقصان گوارا کر لیتا لیکن دوسرے پر سختی نہ کرتا) اور محتاج کو مہلت دیتا یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ابو مسعود نے کہا میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم سے سنا ہے۔

## ۱۵: بَابُ حُسْنِ الْمُطَالَبَةِ وَاَخْذِ الْحَقِّ فِيْ عِفَافٍ

## باب مطالبہ نرمی کے ساتھ کرنا اور حق وصول کرنے میں برے کاموں سے بچنا

۲۴۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ طَالَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِىْ عَفَافٍ وَافٍ اَوْ غَيْرِ وَافٍ ـ

۲۴۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حق طلب کرے تو عفاف (تقویٰ) کے ساتھ اس کو طلب کرے خواہ اس کا حق پورا ادا ہو یا نہ ہو۔

تشریح ❁ عفاف کے ساتھ طلب کرنا یہ ہے کہ طلب کرنے میں نرمی اور شفقت کا لحاظ رکھے خلاف شرع سختی نہ کرے اور گالی گلوچ نہ بکے یا وہی مال لے جو حلال ہے حرام مال سے اپنا قرض پورا نہ کرے۔

۲۴۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ابْنِ الصَّبَّاحِ الْقَيْسِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَامِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبِ الْحَقِّ خُذْ حَقَّكَ فِىْ عَفَافٍ وَافٍ اَوْ غَيْرِ وَافٍ ـ

۲۴۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صاحب حق سے فرمایا اپنا حق عفاف کے ساتھ لے پورا ہو یا نہ ہو۔

## ۱۶: بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

## باب عمدہ قرض ادا کرنا کیونکر ہے

۲۴۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۴۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ شخص ہے یا بہتر لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کرے۔

Marfat.com

اِنَّ خَیْرَکُمْ (اَوْمِنْ خَیْرِکُمْ) اَحَاسِنُکُمْ قَضَاءً۔

تشریح ﴿﴾ قرض کا اچھی طرح ادا کرنا یہ ہے کہ قرض کے مال سے اچھا مال دے یا کچھ زائد دے یا قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے قرض میں زائد ادا کرنا مستحب ہے اور یہ منع نہیں ہے منع وہ ہے جب زیادہ دینے کی شرط ہو وہ سود ہے۔

۲۴۲۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَلَفَ مِنْہُ حِیْنَ غَزَا حُنَیْنًا ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا فَلَمَّا قَدِمَ قَضَاھَا اِیَّاہُ ثُمَّ قَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ۔

۲۴۲۵: حضرت ابو ربیعہ مخزومی سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے جب حنین کا جہاد کیا تو ان سے تیس ہزار یا چالیس ہزار قرض لئے پھر جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو ان کا روپیہ ادا کیا بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ برکت دے تیرے گھر والوں میں اور تیرے مال میں قرضہ حسنہ کا بدلہ یہ ہے کہ پورا قرض ادا کرے اور جس سے قرض لیا اس کا شکریہ کرے (اور اس کے لئے دعا کرے) اور قرض خواہ اس وقت یوں کہے تو نے میرا حق پورا کر دیا اور اللہ تیرا حق پورا دے)۔

## ۱۷: بَابُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ سُلْطَانٌ

## باب قرض خواہ کو سخت بات کہنے کا حق ہے

۲۴۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَطْلُبُ نَبِیَّ اللّٰہِ بِدَیْنٍ اَوْ بِحَقٍّ فَتَکَلَّمَ بِبَعْضِ الْکَلَامِ فَھَمَّ صَحَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ اِنَّ صَاحِبَ الدَّیْنِ لَہٗ سُلْطَانٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ حَتّٰی یَقْضِیَہٗ۔

۲۴۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص آیا آنحضرت کے پاس اپنا قرض یا حق مانگنے کو تو اس نے کوئی بات (سخت) کہی (اس شخص کا نام زید تھا اور سخت بات اس نے کہی تھی کہ اے بنی مطلب تم حیلہ وحوالہ بہت کرتے ہو قرض کے ادا کرنے میں روایت کیا اس کو طبرانی اور حاکم اور ابن حبان اور بیہقی نے) آنحضرت کے اصحاب نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا آپؐ نے فرمایا ٹھہرو جس کا قرض نکلتا ہو اس کو حکومت ہے اپنے قرض دار پر یہاں تک کہ وہ اپنا قرض ادا کرے اس کی سند میں حنش بالکل ضعیف ہے۔

تشریح ﴿﴾ حکومت سے یہ مطلب ہے کہ سختی کے ساتھ بھی اس سے مانگ سکتا ہے تقاضا کر سکتا ہے لیکن یہ جب ہے کہ قرض دار بلا ضرورت ٹالتا ہو اگر اس کے پاس واقعی کچھ نہ ہو اور وہ سچا عذر کرے تو پھر زبان درازی اور تقاضا درست نہیں ہے اس حدیث سے آنحضرت ﷺ کا کمال خلق معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ سچے پیغمبر تھے اگر اور دنیا کے حاکموں کی طرح ہوتے تو اس کو مار کر نکلوا دیتے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۴۲۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ اَبُوْ شَیْبَۃَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ (اَظُنُّہٗ قَالَ) ثَنَا

۲۴۲۷: حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے ایک گنوار آیا آنحضرت ﷺ کے پاس آپ ﷺ سے تقاضا کرتا تھا اپنے قرض کا

Marfat.com

اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمِ یَتَقَاضَاهُ دَیْنًا کَانَ عَلَیْهِ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی قَالَ لَهٗ اُحَرِّجُ عَلَیْكَ اِلَّا قَضَیْتَنِیْ فَانْتَهَرَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا وَیْحَكَ تَدْرِیْ مَنْ تُکَلِّمُ قَالَ اِنِّیْ اَطْلُبُ حَقِّیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمِ هَلَّا مَعَ صَاحِبِ الْحَقِّ کُنْتُمْ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی خَوْلَةَ بِنْتِ قَیْسٍ فَقَالَ لَهَا اِنْ کَانَ عِنْدَكِ تَمْرٌ فَاَقْرِضِیْنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا تَمْرُنَا فَنَقْضِیَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمِ قَالَ فَاَقْرَضَتْهُ فَقَضَی الْاَعْرَابِیَّ وَاَطْعَمَهٗ فَقَالَ اَوْفَیْتَ اَوْفَی اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ خِیَارُ النَّاسِ اِنَّهٗ لَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ لَا یَاْخُذُ الضَّعِیْفُ فِیْهَا حَقَّهٗ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ ۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر تھا اس نے سختی کی یہاں تک کہ بولا میں آپ کو تنگ کروں گا نہیں تو میرا قرض ادا کر دیجئے یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کو جھڑکا اور کہنے لگے ارے افسوس تو نہیں جانتا کس سے یہ باتیں کرتا ہے وہ بولا میں اپنا حق مانگتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا تم قرض خواہ کی طرف داری کیوں نہیں کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہ بنت قیسؓ کے پاس کسی کو بھیجا اور کہلا بھیجا اگر تیرے پاس کھجور ہو تو مجھ کو قرض دے یہاں تک کہ ہماری کھجور آئے تو ہم تجھ کو ادا کر دیں گے وہ بولی ہاں میرے پاس کھجور ہے میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راوی نے کہا پھر خولہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور قرض دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گنوار کے قرض کو ادا کیا اس کو کھانا کھلایا وہ بولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا حق پورا کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی بہتر لوگ ہیں کبھی پاک نہ وہ امت جس میں ناتواں اپنا حق نہ لے سکے بغیر تکلیف کے۔

تشریح ۞ سبحان اللہ کیا عدل و انصاف تھا آپ کا کہ اپنے صحابہ کو بھی یہ فرمایا کہ تم قرض خواہ کی مدد کرو میری رعایت کیوں کرتے ہو حق کا خیال اس سے زیادہ ہو گا یہ ایک کھلی دلیل ہے کہ آپ کی نبوت کی سوا نبی کے دوسرے سے ایسا عدل و انصاف ہونا ممکن نہیں دوسری روایت میں ہے کہ پھر وہ گنوار جو کافر تھا مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا میں نے آپؐ سے زیادہ صابر نہیں دیکھا۔

## ۱۸ : بَابُ الْحَبْسِ فِی الدَّیْنِ وَالْمُلَازَمَةِ

## باب قرض کی وجہ سے قید کرنا اور قرض دار کا پیچھا کرنا اس کے ساتھ رہنا

۲۴۲۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا وَبْرُ بْنُ اَبِیْ دُلَیْلَةَ الطَّائِفِیُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنِ بْنِ مُسَیْکَةَ (قَالَ وَکِیْعٌ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ خَیْرًا) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ ۔ قَالَ عَلِیٌّ الطَّنَافِسِیُّ یَعْنِیْ عِرْضَهٗ

۲۴۲۸ : شرید سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور وہ دیر لگائے ادا کرنے میں تو اس کی عزت حلال ہو گئی اور اس کو تکلیف دینا درست ہو گیا علی طنافسی نے کہا عزت حلال ہونے کے یہ معنی ہیں کہ قرض خواہ کو اس کی شکایت کرنا درست ہو گیا اور تکلیف درست ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کا قید کرنا

Marfat.com

شِكَايَتَهُ وَعُقُوبَتَهُ سِجْنَهُ -

۲۴۲۹ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا الْهِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِيَ الْزَمْهُ ثُمَّ مَرَّبِي اٰخِرَ النَّهَارِ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ يَا اَخَابَنِي تَمِيمٍ -

۲۴۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ اَنْبَانَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَنَادٰى كَعْبًا فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلَى الشَّطْرِ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ -

## ۱۹: بَابُ الْقَرْضِ

۲۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا يَعْلٰى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يُسَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ رُوْمِيٍّ قَالَ كَانَ سُلَيْمَانُ ابْنُ اُذْنَانٍ يُقْرِضُ عَلْقَمَةَ اَلْفَ دِرْهَمٍ اِلٰى عَطَائِهِ فَلَمَّا خَرَجَ عَطَاؤُهُ تَقَاضَاهَا مِنْهُ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقَضَاهُ فَكَاَنَّ عَلْقَمَةَ غَضِبَ فَمَكَثَ اَشْهُرًا ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اَقْرِضْنِي اَلْفَ دِرْهَمٍ اِلٰى عَطَائِي قَالَ نَعَمْ وَكَرَامَةً يَا اُمَّ عُتْبَةَ هَلُمِّي تِلْكَ الْخَرِيطَةَ الْمَخْتُومَةَ الَّتِي عِنْدَكِ فَجَاءَتْ بِهَا فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَدَرَاهِمُكَ الَّتِي قَضَيْتَنِي مَا حَرَّكْتُ مِنْهَا دِرْهَمًا

درست ہو گیا۔

۲۴۲۹: ہرماس بن حبیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے دادا سے روایت کیا کہ میں آیا جناب رسول اللہ کے پاس اپنے قرضدار کو لے کر آپ نے فرمایا اسکے ساتھ رہ (جہاں جہاں یہ جائے اس کو ملازمت کہتے ہیں) پھر آپ آخری دن میں مجھ پر سے گزرے اور فرمایا تیرا قیدی کہاں ہے اے بنی تمیم کے بھائی۔

۲۴۳۰: حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن حدرد پر اپنے قرض کا تقاضا کیا مسجد نبوی میں یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کو سنا آپ ﷺ اپنے گھر میں تھے (جو مسجد سے ملا ہوا تھا آخر آنحضرت ﷺ برآمد ہوئے ان دونوں کے پاس اور کعبؓ کو پکارا وہ بولا حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ ﷺ نے فرمایا اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دے اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدھا قرض چھوڑ دے (معاف کر دے) کعب نے کہا میں نے معاف کیا آپ ﷺ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اٹھ اس کا قرض ادا کر۔

## باب قرض دینے کا ثواب

۲۴۳۱: قیس بن رومی سے روایت ہے سلیمان بن اذنان علقمہ کو ہزار درہم قرض دیئے تھے ان کی تنخواہ وصول ہونے تک جب ان کی تنخواہ نکلی تو سلیمان نے تقاضا کیا اور سخت تقاضا کیا تو علقمہ نے اس کا قرض ادا کر دیا مگر ایسا معلوم ہوا کہ علقمہ غصے ہوئے پھر کئی مہینے تک علقمہ ٹھہرے رہے بعد اس کے سلیمان کے پاس آئے اور کہنے لگے ہزار درہم مجھ کو قرض دو میری تنخواہ کے وعدہ پر سلیمان نے کہا بہت خوب بڑی خوشی سے اور پکارا اے ام عتبہ وہ تھیلی لا جس پر مہر کی ہوئی تیرے پاس ہے وہ لے کر آئی سلیمان نے کہا دیکھو یہ وہی درہم ہیں جو تم نے مجھ کو ادا کئے تھے میں نے اس میں

Marfat.com

وَاحِدًا قَالَ فَلِلّٰهِ اَبُوْكَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ بِيْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ مَا سَمِعْتَ مِنِّيْ قَالَ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ اِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَنْبَانِيْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

سے ایک درہم بھی صرف نہیں کیا علقمہ نے کہا تیرا باپ بڑا ہے (یہ کلمہ تعریف کا ہے عرب میں) پھر تو نے مجھ سے ایسا کیوں کیا (یعنی جب تجھ کو روپوں کی ضرورت نہ تھی تو تو نے لے کر اسی طرح رکھ چھوڑے تو پھر مجھ پر اتنا سخت تقاضا کیوں کیا) سلیمان نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو میں نے تجھ سے سنی علقمہ نے کہا کون سی حدیث تو نے مجھ سے سنی سلیمان نے کہا میں نے تجھ سے سنا تو حدیث روایت کرتا تھا ابن مسعود سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو دوبارہ قرض دے مگر اس کو ایک بار اتنے مال کے صدقہ کا ثواب ہوگا علقمہ نے کہا مجھ سے ابن مسعود نے ایسا ہی بیان کیا[1] اس کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ قیس بن رومی مجہول ہے اور سلیمان بن یسیر متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

تشریح ۞ تو ہر بار قرض میں آدھے صدقہ کا ثواب ہے دوبارہ قرض دے تو گویا اتنا کل مال صدقہ دیا اسی وجہ سے سلیمان نے سخت تقاضا کر کے اپنا قرض وصول کر لیا تا کہ علقمہ کو دوبارہ قرض لینے کی ضرورت ہو اور ان کا ثواب زیادہ ہو سبحان اللہ اگلے لوگ ثواب کے کیسے عاشق اور کیسے طالب تھے آگے حدیث میں ہے کہ قرض میں صدقہ سے زیادہ ثواب ہے یہ حدیث بظاہر اس کے مخالف ہے ممکن ہے کہ یہ حدیث مطلق قرض میں ہو اور وہ اس قرض میں جس میں مدیون پر تقاضا نہ کرے یا جو سخت ضرورت کے وقت دے واللہ اعلم۔

۲۴۳۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ يَزِيْدَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بِنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَا بَالُ الْقَرْضِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ لِاَنَّ السَّائِلَ يَسْاَلُ وَعِنْدَهُ وَالْمُسْتَقْرِضُ لَا يَسْتَقْرِضُ اِلَّا مِنْ حَاجَةٍ۔

۲۴۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوا میں نے جنت کے دروازوں پر یہ لکھا دیکھا کہ صدقہ میں دس گنا ثواب ہے اور قرض میں اٹھارہ گنا میں نے کہا اے جبرائیل کیا سبب ہے جو قرض دینا صدقہ سے افضل ہے انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ مانگنے والا مانگتا ہے اور اس کے پاس ہوتا ہے (کھانے کو) اور قرض لینے والا قرض نہیں مانگتا مگر ضرورت سے اس کی سند میں خالد بن یزید ضعیف ہے۔

تشریح ۞ یعنی سائل بعضے حریص بھی ہوتے ہیں کہ مال رکھ کر سوال کرتے ہیں اور خدا سے نہیں شرماتے لیکن قرض کوئی بے ضرورت نہیں لیتا یہ اگلے زمانے میں تھا اب تو معاذ اللہ ایسے لوگ نکلے ہیں کہ قرض بھی بے ضرورت مانگتے ہیں اور ان کی نیت دوسرے کا مال ہضم کرنے کی اور اپنے پاس مال جوڑنے کی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں قرض حسنہ کا باب بند ہو گیا ہے الا ماشاء اللہ اگر لوگ برابر قرض ادا کریں تو دینے والے ضرور دیں مگر بے چارے دینے والے کیا کریں وہ سمجھتے ہیں کہ قیامت تک وصول نہ ہوگا۔

Marfat.com

٢٤٣٣: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدِ الضَّبِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الرَّجُلُ مِنَّا يُقْرِضُ اَخَاهُ الْمَالَ فَيُهْدِي لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدَى لَهُ اَوْحَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

٢٤٣٣: حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق ہنائی سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کوئی شخص ہم میں سے اپنے بھائی مسلمان کو قرض دیتا ہے پھر قرض لینے والا اس کو تحفہ بھیجتا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کسی کو قرض دے پھر وہ اس کو تحفہ بھیجے یا جانور پر سوار کرے تو اس کو سوار ہونا نہ چاہئے نہ تحفہ لینا البتہ جب پہلے سے ایسی باتیں ہوتی رہتی ہوں۔

تشریح یعنی قرض دینے سے پہلے بھی اس کے پاس سے حصہ آیا کرتا ہو یا سواری وہ دیا کرتا ہو تو اب بھی اس کا قبول کرنا درست ہے اور جو قرض سے پہلے اس کی رسم نہ تھی تو یقیناً اس کا سبب قرض ہوگا اور ہماری شریعت میں قرض دے کر منفعت اٹھانا درست نہیں اس حدیث کی سند ضعیف ہے یحییٰ بن ابی اسحاق ہنائی مجہول ہے اور عتبہ بن حمید ضبی کو امام احمد نے ضعیف کہا اور اس سے اسمٰعیل بن عیاش روایت کرتا ہے وہ بھی ضعیف ہے اور بخاری نے تاریخ میں روایت کیا انسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی کو قرض دے تو اس کا تحفہ نہ لے اور بیہقی نے ابن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور عبداللہ بنؓ سلام اور ابن عباسؓ سے سنن کبریٰ میں روایت کیا کہ ان سبھوں نے کہا جس قرض سے منفعت ہو وہ سود ہے یعنی سود کی قسموں میں سے ایک قسم ہے اور بیہقی نے معرفۃ میں فضالہ بن عبید سے موقوفاً ایسی ہی روایت کیا اور بخاری نے ابو بردہؓ بن ابی موسیٰ سے روایت کیا کہ میں مدینہ میں آیا تو عبداللہ بن سلامؓ سے ملا انہوں نے کہا تو ایسے ملک میں ہے جہاں سود جاری ہے تو جب تیرا حق کسی پر ہو وہ تجھ کو گھاس کا ایک گٹھا یا جو کا یا اناج کا بھیجے تو مت لے اس وہ سود ہے اور حارث بن ابی اسامہؒ نے اپنی مسند میں حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا اس قرض سے جس سے منفعت حاصل ہو اور ایک روایت میں ہے جس قرض سے منفعت حاصل ہو وہ ربا ہے اور اس کی سند میں سوار بن مصعبؒ متروک ہے اور موطا میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جاہلیت میں ربا یہی تھا کہ ایک شخص کا قرض دوسرے پر آتا پھر قرض خواہ قرضدار سے کہتا جب میعاد گزر جاتی کہ تو ادا کرتا ہے یا سود دیتا ہے اگر وہ سود دیتا تو وہ میعاد بڑھا دیتا ان سب احادیث اور آثار سے یہ نکلتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جو قرض دے کر اس پر فیصدی منفعت کی شرط ٹھہراتے ہیں مثلاً ایک روپیہ فی صدی یا دو روپیہ فی صدی یا آٹھ آنہ فی صدی یہ ربا ہے اور حرام ہے اور تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے اور اس صورت میں پرامیسری نوٹوں کا اور بینک اور ریلوے شیرس کا سود لینا بالکل حرام ہوگا۔

## ٢٠: بَابُ اَدَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ

## باب میت کی طرف سے قرض ادا کرنے کا بیان

٢٤٣٤: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

٢٤٣٤: سعد بن اطول سے روایت ہے ان کے بھائی مر گئے اور تین سو درہم چھوڑ گئے اور بال بچے بھی چھوڑے تو میں نے چاہا کہ ان درہموں کو ان کے بال بچوں پر صرف کروں لیکن

Marfat.com

اَنَّ اَخَاهُ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ عِيَالًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَهَا عَلٰى عِيَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مُحْتَبَسٌ بِدَيْنِهِ فَاقْضِ عَنْهُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَدَّيْتُ عَنْهُ اِلَّا دِيْنَارَيْنِ ادَّعَتْهُمَا امْرَاَةٌ وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَاَعْطِهَا فَاِنَّهَا مُحِقَّةٌ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرا بھائی قید ہے اپنے قرض میں تو ادا کر قرض اس کا سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سب قرض اس کا ادا کر دیا مگر دو دینار جن کا ایک عورت نے دعویٰ کیا پر گواہ نہیں لائی (تو میں نے اس کو نہیں دیئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بھی دے دے وہ عورت سچی ہے (شائد آپ ﷺ کو یہ وحی سے معلوم ہوا ہوگا یا پہلے سے معلوم ہوگا)۔

۲۴۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَبٰى اَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ اِلَيْهِ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ لِيَاْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِيْ لَهُ عَلَيْهِ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَنْ يُنْظِرَهُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشٰى فِيْهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَاَوْفِهِ الَّذِيْ لَهُ فَجَدَّ لَهُ بَعْدَ مَارَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا وَفَضَلَ لَهُ اثْنَا عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِيْ كَانَ فَوَجَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبًا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدْ اَوْفَاهُ وَاَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ الَّذِيْ فَضَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ

۲۴۳۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ان کے باپ مر گئے اور تیس وسق کھجور کے قرض چھوڑ گئے اپنے اوپر ایک یہودی کے جابر بن عبداللہؓ نے اس یہودی سے مہلت مانگی اس نے انکار کیا مہلت دینے سے جابرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا تا کہ آپؐ سفارش کریں اس یہودی سے آنحضرتؐ اس یہودی کے پاس گئے اور اس سے فرمایا کہ تو اپنے قرضے کے بدل جابرؓ کے درختوں پر جو کھجور ہے وہ لے لے اور اپنا قرض ختم کر دے یہودی نہ مانا (کیونکہ یہ کھجور تیس وسق اس کے قرض سے کم تھی ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر آپؐ نے اس سے فرمایا (جابر کو مہلت دینے کے لئے) اس نے مہلت دینے سے بھی انکار کیا آخر آنحضرتؐ ان درختوں میں تشریف لے گئے اور ان کے درمیان چلے اور جابرؓ سے فرمایا تو کاٹ ان کھجوروں کو اور یہودی کا جو قرض ہے وہ پورا دے دے یہ فرما کر آنحضرتؐ لوٹ آئے اور کھجور کاٹی گئی آپؐ کے لوٹ آنے کے بعد تو وہ تیس وسق نکلی اور بارہ وسق زیادہ ہوگئی (یہ آپ کی دعا کی برکت سے تھی یہودی کو ندامت ہوئی کاش اس نے آنحضرتؐ کے فرمانے کے موافق کل کھجور لے لی ہوتی) جابرؓ یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ کے پاس لوٹ آئے آپ کو خبر کرنے کے لئے لیکن آنحضرت کو نہ پایا جب آپ لوٹ کر آئے تو جابرؓ نے آپؐ سے بیان کیا کہ انہوں نے یہودی کا پورا قرض ادا کر دیا اور اس قدر کھجور بچ رہی آپؐ نے فرمایا یہ قصہ عمرؓ سے بیان کر جابرؓ گئے اور ان

Marfat.com

عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشَى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارِكُنَّ اللّٰهُ فِيْهَا۔

سے بیان کیا حضرت عمرؓ نے کہا میں تو سمجھا تھا جب آنحضرت درختوں کے درمیان چلے کہ اللہ ضرور ان میں برکت دے گا۔

تشریح ﴿﴾ یہ ایک کھلا معجزہ تھا آنحضرت ﷺ کا عرب لوگوں کو کھجوروں کا اندازہ کرنے میں بڑا دخل ہوتا ہے اگر وہ کھجور تیس وسق سے زیادہ کیا بلکہ تیس وسق بھی ہوتی تو جابرؓ اتنا نہ گھبرائے نہ آنحضرت ﷺ سے سفارش کراتے اس یہودی کے پاس نہ وہ یہودی سارے باغ کی کھجور اپنے قرضہ کے عوض میں لینے سے انکار کرتا وہ کھجور تیس وسق سے بہت کم تھی پر آنحضرت ﷺ کی دعا سے اس میں برکت ہوئی کہ قرض سارا ادا ہو گیا اور بارہ وسق اور بچ گئے اس قسم کے معجزے آنحضرت ﷺ کی دعا سے کئی مقاموں پر ظاہر ہوئے ہیں کہ تھوڑا سا کھانا یا پانی بہت سے آدمیوں کو کافی ہو گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی یہ معجزہ ظاہر ہوا ہے جو انجیل شریف میں مذکور ہے کہ کئی روٹیاں چار ہزار آدمیوں کو کافی ہو گئیں اور کئی نوکرے ان روٹیوں کے بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھر گئے اور ہمارے پیغمبر ﷺ کی امت میں کئی اولیاء سے اس قسم کی کرامتیں منقول ہیں اور یہ امر خلاف عقل نہیں ہے صرف اجزاء کا زیادہ ہو جانا ہے اور یہ خدائے تعالیٰ کی قدرت کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

## ۲۱: بَابُ ثَلَاثٌ مَنِ ادَّانَ فِيْهِنَّ قَضَى اللّٰهُ عَنْهُ

## باب جو کوئی تین باتوں میں قرض دار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کر دے گا

۲۴۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِيْنُ ابْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ اَنْعُمٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدَّيْنَ يُقْضٰى مِنْ صَاحِبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا مَاتَ اِلَّا مَنْ يَدِيْنُ فِيْ ثَلَاثِ خِلَالٍ الرَّجُلُ تَضْعُفُ قُوَّتُهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَسْتَدِيْنُ يَتَقَوّٰى بِهٖ لِعَدُوِّ اللّٰهِ وَعَدُوِّهٖ وَرَجُلٌ يَمُوْتُ عِنْدَهٗ مُسْلِمٌ لَا يَجِدُ مَا يُكَفِّنُهٗ وَيُوَارِيْهِ اِلَّا بِدَيْنٍ وَرَجُلٌ خَافَ اللّٰهَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ فَيَنْكِحُ خَشْيَةً عَلٰى دِيْنِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ عَنْ هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۴۳۶: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرض کا بدلہ لیا جائے گا قرض دار سے قیامت کے دن اس کی نیکیاں قرض کے بدل قرض خواہ کو دی جائیں گی جب وہ مر جائے گا مگر جو تین باتوں میں قرض دار ہوا ہو ایک تو وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو لیکن کمزور ہو جائے پھر قرض لے کر اپنی طاقت کو بڑھائے (غذا سے یا سواری سے یا ہتھیار اور سامان سے) اور اس کی نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن کے مقابل اس کو قوت ہو دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک مسلمان مر جائے اور اس کے کفن دفن کے لئے کچھ نہ ہو وہ قرض لے تیسرے وہ شخص جو مجردی سے ڈرے کہیں اس کے دین پر آفت نہ آئے (زنا میں مبتلا ہو جائے وہ قرض لے اپنا نکاح کرنے کے لئے) تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا قرض قیامت کے دن ادا کرا دے گا۔

Marfat.com

تشریح ۞ اس طرح سے قرض خواہ کو اس کے قرض کے بدل درجے اور جنت کی نعمتیں دے گا وہ اپنا سب قرض معاف کردے گا اور قرض دار کی نیکیاں لینے کی ضرورت نہ پڑے گی اس حدیث کی سند ضعیف ہے تو بھی اگر کوئی نیک اور ثواب کے کاموں میں قرض دار ہو جائے جیسے مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں یا یتیموں اور بیواؤں کی پرورش میں تو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن اس کے قرض کی ادائیگی کی صورت نکال دے بشرطیکہ دنیا میں اس کو اتنا مال نہ ملے جو قرض کی ادائیگی کو کافی ہو ورنہ جب مال ملے تو قرض کا ادا کرنا فوراً ضروری ہے اور جو کوئی اپنی ذات کے عیش اور آرام یا فضول خرچیوں یا واہی دنیا کی رسموں کے لئے قرض لے وہ اس میں داخل نہیں ہے اس سے ضرور مواخذہ ہوگا اور ہر حال میں یہی بہتر ہے کہ قرض سے بچتا رہے جہاں تک ہو سکے لیکن سخت ضرورت میں اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قرض لے وہ ادا بھی کرا دے گا۔

Marfat.com

# كِتَابُ الرُّهُوْنِ

## رہن کے ابواب

### ۱ : بَابُ الرَّهْنُ
### باب رہن کا بیان

۲۴۳۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ اشْتَرٰی مِنْ يَهُوْدِیٍّ طَعَامًا اِلٰی اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

۲۴۳۷ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا میعاد پر اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

تشریح ❀ رہن کہتے ہیں گرو کرنے کو اور جائز ہے گرو کرنا یعنی کوئی چیز کسی کے پاس رکھ کر اس سے قرض لینا اور قرآن میں ہے فرہان مقبوضہ اور احادیث متعددہ جواز رہن میں وارد ہیں گو حضر میں ہو اور قرآن میں سفر کی حالت میں مذکور ہے جب کوئی دین لکھنے والا نہ ہو اب جو کوئی گرو رکھے اس کو راہن کہتے ہیں اور جو گرو لے کر قرض دے اس کو مرتہن اور جو شے گروی جائے اس کو مرہون اور رہن۔

۲۴۳۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَهَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِرْعَهٗ عِنْدَ يَهُوْدِیٍّ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ لِاَهْلِهٖ مِنْهُ شَعِيْرًا۔

۲۴۳۸ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی مدینہ میں اس سے اپنے گھر والوں کے لئے جو لئے۔

تشریح ❀ آپ ﷺ نے جو اس یہودی سے خریدے تھے اس کو بخاری نے روایت کیا انسؓ سے اور صحیحین میں ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے اس کو ابن عباسؓ سے بھی روایت کیا اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے۔ (روضہ)

۲۴۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تُوُفِّیَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِیٍّ بِطَعَامٍ۔

۲۴۳۹ : حضرت اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ گروی تھی ایک یہودی کے پاس غلہ کے عوض میں (اس کی سند میں شہر بن حوشب مختلف فیہ ہے)۔

Marfat.com

۲۴۴۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَدِرْعُهُ رَهْنٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

۲۴۴۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انتقال فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زرہ گروی تھی ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو پر۔

## ۲: بَابُ الرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَمَحْلُوْبٌ

## باب رہن کے جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ دوہنا مرتہن کو درست ہے

۲۴۴۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ۔

۲۴۴۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر جانور گروی ہو (جیسے گھوڑا اونٹ وغیرہ تو مرتہن اس پر سوار ہو اور دودھ والا جانور اگر گروی ہو تو مرتہن اس کا دودھ پئے مگر اس صورت میں مرتہن پر اس جانور کی خوراک وغیرہ کا خرچ ہوگا۔

تشریح ❀ یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام بخاریؒ نے روایت کیا اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ اور لیث اور حسنؒ وغیرہم کا یہی قول ہے اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ مرتہن جانور کی خوراک اور خرچ کے بدل اس پر سواری کر سکتا ہے اس کا دودھ لے سکتا ہے ابن قیمؒ نے کہا یہی صواب ہے لیکن شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اس کے خلاف کہتے ہیں کہ مرتہن کو شے مرہون سے کسی قسم کا فائدہ لینا جائز نہیں بلکہ جو فائدہ ہو وہ راہن کا ہے اور خرچ بھی اسی کو کرنا ہوگا اور حدیث ان کے مذہب کو رد کرتی ہے ابن قیم نے کہا ان لوگوں کا قول برخلاف حدیث کے فاسد ہے اور کبھی راہن غائب ہوتا ہے اور مرتہن کو اس سے خرچ لینا دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی خرچ راہن کے لینے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی تکلیف کرنا پڑتی ہے اور رہن کا اثبات اور راہن کا غائب ہونا اور خرچ کی مقدار کا ثابت کرنا اور اس کا حساب لکھنا اور جب تک یہ کام ہوں کبھی دودھ والے جانور کا دودھ تلف ہوا کرتا ہے یہ سب قباحتیں حدیث کے خلاف رائے دینے سے پڑتی ہیں حدیث میں جو قاعدہ مذکور ہے اس سے کیسی آسانی ہے کہ مرتہن جانور پر سواری کرے اس سے فائدہ لے اس کا دودھ پئے اور اس کے بدل اس جانور کا خرچ اپنے پاس سے دے اور اگر حدیث نہ ہوتی تب بھی قیاس کے موافق یہی حکم تھا نہ وہ حکم جو ان لوگوں نے دیا ہے (انتہی مختصراً) میں کہتا ہوں حنفیہؒ شافعیہؒ یہ کہتے ہیں کہ دوسری حدیث میں ہے جس قرض سے منفعت ہو وہ ربا ہے اور مرتہن نے جب شے مرہون سے نفع لیا تو گویا قرض سے نفع اٹھایا اور اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ حدیث ضعیف ہے جیسے اوپر بیان ہوا دوسرے یہ حدیث عام ہے اور ابو ہریرہؓ خاص ہے پس اس عام میں سے اس خاص کو نکال لیں گے جیسے کوئی بلا شرط کے ادا کرنے میں زائد یا عمدہ مال دے یہ درست ہے مخالفین کے نزدیک بھی بوجہ دوسری احادیث کے تیسرے یہ کہ مرتہن نے جو منفعت اٹھائی تو قرض سے نہیں اٹھائی بلکہ جو اس پر خرچ کیا اسکے بدل دوسری دلیل حنفیہ شافعیہ کی یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے: **له غنمه و عليه غرمه** یعنی شے مرہون کا

Marfat.com

حاصل اور نفع راہن کا ہے اور اسی پر اس کا ضمان ہے یہ آنے آئے گی اور جواب یہ ہے کہ یہ حکم اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ یہ حکم اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ دودھ اور سواری بے شک راہن کا حق تھی مگر مرتہن کو خوراک کے بدل اس کا حق ہو گیا اور شافعیؒ نے کہا کہ غنمہ سے مراد زیادت ہے شے مرہون میں جیسے جانور موٹا ہو جائے یا اس کے بچے پیدا ہوں وہ تو بالاتفاق رہن کے ہوں گے۔

مترجم کہتا ہے جب جانور کی خوراک اور خبر گیری کے بدل مرتہن کو اس کے دودھ کا استعمال اور سوار ہونا درست ہوا تو مکان کی صفائی اور مرمت اور درستی اور روشنی کے بدل مرتہن کو مکان مرہونہ میں رہنا بھی درست ہو گا اور یہی قیاس ہے اہلحدیث کے نزدیک گو فقہا اس کو جائز نہیں رکھتے۔

## ۳: بَابُ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ

## باب جب راہن شے مرہون کو چھڑانا چاہے تو مرتہن اس کو روک نہیں سکتا

۲۴۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ).

۲۴۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا رہن روکی نہ جائے گی (اس کی سند میں محمد بن حمید ہے اس کے متعلق محدثین کی رائے اچھی نہیں)۔

تشریح ۞ شافعیؒ اور دار قطنیؒ اور حاکمؒ اور بیہقیؒ اور ابن حبانؒ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رہن رد کی نہ جائے گی اس کے صاحب سے جس نے اس کو رہن رکھا اسی کا اس کا محاصل ملے گا اور اسی پر اس کا ضمان ہے اور دار قطنی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور حافظ نے بلوغ المرام میں کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں مگر محفوظ ابو داؤد وغیرہ کے نزدیک اس کا ارسال ہے اور رہن روکنے سے یہ مطلب ہے کہ راہن نے جب اس کو معین میعاد پر نہ چھڑایا تو مرتہن اس شے کو اپنا سمجھے یہ نہیں ہو سکتا جب راہن زر رہن ادا کرے تو مرتہن کو وہ شے حوالہ کرنا پڑے گی اگر چہ میعاد کے بعد یا اس سے پہلے دے اور عبدالرزاقؒ نے معمرؒ سے روایت کیا کہ راہن کا روکنا یہ ہے کہ راہن مرتہن سے یہ شرط لگائے کہ اگر میں تیرا روپیہ فلاں وقت تک نہ دوں تو رہن تیری ملک ہو جائے گی یہ شرط باطل ہے اور ہر وقت راہن روپیہ دے کر اپنی شے لے سکتا ہے امام محمدؒ نے کہا ہمارا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور حدیث سے نکلا کہ اگر شے مرہون مرتہن کے پاس تلف ہو جائے تو مرتہن کا کچھ نقصان نہ ہو گا راہن کا نقصان ہو گا اور اس کو کل زر رہن ادا کرنا ہو گا امام شافعیؒ اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے (روضہ مختصراً)۔

## ۴: بَابُ اَجْرِ الْاُجَرَاءِ

## باب مزدوری کا بیان

تشریح ۞ اجارہ یعنی کسی کو مزدوری پر یا محنت پر رکھنا درست ہے قرآن شریف سے اس کا جواز ثابت ہے یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین اور جو کام شرع کی رو سے جائز ہے اس پر اجارہ درست ہے اور اجرت معینہ دینا ہو گی اگر اجرت معین نہ ہو تو اس عمل کے واقفین کے نزدیک جو اجرت واجبی ہو وہ دینا ہو گی۔ (درر)

Marfat.com

۲۴۴۳ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَلِيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا ، فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُوْفِهِ اَجْرَهُ ۔

۲۴۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کا میں دشمن ہوں گا قیامت کے دن اور جس کا میں دشمن ہوں گا تو میں اس پر غالب ہوں گا قیامت کے دن ایک تو وہ جو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر عہد دے پھر اس میں دغا کرے دوسرے وہ جو آزاد شخص کو (اپنا غلام ظاہر کر کے بیچے) پھر اس کی قیمت کھائے تیسرے وہ جو ایک مزدور مقرر کرے اور اس سے کام لے پھر اس کی مزدوری نہ دے۔

۲۴۴۴ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَطِيَّةَ السَّلَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ) ۔

۲۴۴۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

تشریح ۞ مطلب یہ ہے کہ محنت ختم ہوتے ہی اس کی اجرت دے دو یہ نہیں کہ اجرت دینے میں تو حیلہ حوالہ کرے اور کام لے لے اس کا مضمون بالکل صحیح ہے لیکن سند میں دو راوی ضعیف ہیں وہب بن سعید اور عبدالرحمٰن بن زیدؒ۔

## ۵: بَابُ اِجَارَةِ الْاَجِيْرِ عَلٰى طَعَامِ بَطْنِهٖ

## باب صرف پیٹ کی روٹی پر نوکر رکھنا

۲۴۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ النُّدَّرِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ ﴿طٰسٓمٓ﴾ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ (اِنَّ مُوْسٰى ؑ اَجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ) ۔

۲۴۴۵: حضرت عتبہ بن الندرؓ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورہ طٰسٓمٓ پڑھی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے پر پہنچے تو فرمایا حضرت موسیٰ نے اپنے تئیں مزدوری پر دیا آٹھ یا دس برس تک اس شرط پر کہ وہ اپنی شرم گاہ کو روکے رکھیں گے اور پیٹ کو روٹی لیں گے (اس کی سند میں بقیہ بن ولید راوی مدلس ہے)۔

تشریح ۞ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین میں پہنچے تو وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کے نوکر ہوئے اقرار یہ تھا کہ آٹھ یا دس برس تک ان کی خدمت کریں عفت کے ساتھ یعنی ان کی بیٹیوں پر جو جوان تھیں دست درازی نہ کریں اور کھانا پیٹ بھر کر کھائیں مدت کے بعد ایک بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا جائے گا یہ قصہ قرآن شریف میں تفصیل سے مذکور ہے اور توراۃ شریف میں بھی ہے۔

۲۴۴۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ

۲۴۴۶: حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں بڑا ہوا یتیمی کی حالت میں

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَشَأْتُ يَتِيْمًا وَهَاجَرْتُ مِسْكِيْنًا وَكُنْتُ اَجِيْرًا لِابْنَةِ غَزْوَانَ بِطَعَامِ بَطْنِیْ وَعُقْبَةِ رِجْلِیْ اَحْطِبُ لَهُمْ اِذَا نَزَلُوْا وَاَحْدُوْا لَهُمْ اِذَا رَكِبُوْا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الدِّيْنَ قِوَامًا وَجَعَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِمَامًا۔

اور جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کی اس وقت میں مسکین (محتاج) تھا اور نوکر تھا غزوان کی بیٹی کا صرف پیٹ کی روٹی پر اور باری باری اونٹ پر چڑھنے پر میں لوگوں کے لئے لکڑیاں چنتا تھا جب وہ اترتے اور جانوروں کو گا کر چلاتا جب وہ سوار ہوتے تو شکر ہے اس اللہ کا جس نے دین کو مضبوط کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دین کا پیشوا کیا یہ حدیث موقوف ہے۔

تشریح ﴿۔﴾ یہ ابو ہریرہؓ نے اللہ تعالیٰ کا شکر بیان کرنے کے لئے کہا نہ فخر اور غرور کی راہ سے اور بہت بزرگوں سے اس قسم کے کلمات منقول ہیں جن میں انہوں نے اپنی تعریف کی ہے لیکن ان کی نیت یہی تھی کہ شکرانہ الٰہی ظاہر کریں اور قرآن میں ہے .واما بنعمة ربك فحدث یعنی اپنے رب کی عنایت بیان کر اور ممانعت اس تعریف اور خودستائی سے ہے جو تکبر اور غرور اور فخر کی راہ سے ہو اور ابو ہریرہؓ لوگوں کے پیشوا تھے واقعی جتنی حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں اتنی کسی نے نہیں کیں پس لوگ علم دین میں ان کی طرف رجوع ہوتے اور ان کی شاگردی کرتے یا حضرت ابو ہریرہؓ نے امامت سے کسی ملک کی خلافت اور نیابت مراد لی ہو یہ بھی حضرت ابو ہریرہؓ کو حاصل ہوئی تھی۔

## ٦: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَقِیْ كُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ وَيَشْتَرِطُ جَلِدَةً

## باب آدمی ایک ڈول ایک ایک کھجور کے بدل کھینچے اور عمدہ کھجور کی شرط کرے

۲۴۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَصَابَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيْبُ فِيْهِ شَيْئًا لِيُقِيْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَاسْتَقٰى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِیُّ مِنْ تَمْرِهٖ سَبْعَ عَشْرَةَ عَجْوَةً فَجَاءَ بِهَا اِلٰى نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۴۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ کو ایک بار بھوک لگی (اور کھانے کو کچھ نہ تھا) یہ خبر حضرت علیؓ کو پہنچی وہ نکلے کسی کام کی تلاش میں کہ کام کر کے کچھ پیدا کر کے لائیں اور آنحضرتؐ کی شکایت رفع کریں یعنی آپؐ کو کھلائیں آخر وہ ایک یہودی کے باغ پر آئے (اس یہودی نے پکارا اے اعرابی محنت کرتا ہے حضرت علیؓ نے کہا ہاں) پھر سترہ ڈول پانی کے اس کے لئے کھینچے ہر ایک ڈول ایک کھجور کے بدل پھر یہودی نے ان کو اختیار دیا کہ ان کی کھجوروں میں سے سترہ عجوہ (ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے) کھجوریں چن لے حضرت علیؓ وہ کھجوریں لے کر آنحضرتؐ کے پاس آئے (اور آپؐ کو کھلائیں) اس کی سند میں حنشؒ ہے اور امام احمدؒ نے اس کو ضعیف کہا)۔

تشریح ﴿۔﴾ سبحان اللہ نہ ہے قسمت حضرت علی المرتضیٰ کی کاش ہم بھی اس وقت ہوتے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر کے یہ سعادت حاصل کرتے۔

Marfat.com

۲۴۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ حَيَّةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كُنْتُ اَدْلُوْا الدَّلْوَ بِتَمْرَةٍ وَاشْتَرِطُ اَنَّهَا جَلِدَةٌ۔

۲۴۴۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ڈول نکالتا تھا ہر ڈول ایک کھجور کے بدل اور یہ شرط کرتا تھا کہ اچھی صاف عمدہ کھجور لوں گا (اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں لیکن موقوف ہے علاوہ ازیں عمرو بن عبداللہ مدلس ہے)۔

۲۴۴۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِیْ اَرٰی لَوْنَكَ مُنْكَفِئًا قَالَ (الْخَمَصُ) فَانْطَلَقَ الْاَنْصَارِیُّ اِلٰی رَحْلِهٖ فَلَمْ يَجِدْ فِیْ رَحْلِهٖ شَيْئًا فَخَرَجَ يَطْلُبُ فَاِذَا هُوَ بِيَهُوْدِیٍّ يَسْقِیْ نَخْلًا فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ لِلْيَهُوْدِیِّ اَسْقِیْ نَخْلَكَ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ وَاشْتَرَطَ الْاَنْصَارِیُّ اَنْ لَا يَاخُذَ خَدِرَةً وَلَا تَارِزَةً وَلَا حَشَفَةً وَلَا يَاخُذَ اِلَّا جَلِدَةً فَاسْتَقٰی بِنَحْوٍ مِنْ صَاعَيْنِ فَجَاءَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۴۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک مرد انصاری آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ کیا وجہ ہے میں آپ ﷺ کا رنگ بدلا ہوا پاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا بھوک سے یہ سن کر وہ انصاری اپنے گھر گیا وہاں کچھ نہ پایا پھر نکلا کام ڈھونڈنے کے لئے دیکھا تو ایک یہودی اپنی کھجوروں کو پانی دے رہا ہے انصاری نے اس سے کہا میں تیرے درختوں کو سینچ دوں وہ بولا اچھا انصاری نے شرط کی کہ میں مزدوری میں کالی کھجوریں اور سوکھی اور خراب نہیں لوں گا بلکہ اچھی عمدہ ہی کھجور لوں گا آخر اس نے سینچا اور دو صاع کے قریب کھجوریں حاصل کیں (اجرت میں) اور اس کو لے کر آیا آنحضرت ﷺ کے پاس (اس کی سند میں عبداللہ بن سعید بن کیسان ضعیف ہے)۔

تشریح ۞ ساری دنیا سے زیادہ چہیتے اور مالک کے محبوب آنحضرت ﷺ تھے اگر آپؐ چاہتے تو سونے اور چاندی کے پہاڑ آپ کو دیئے جاتے لیکن آپؐ نے یہی پسند کیا کہ کبھی کھائیں کبھی بھوکے رہیں اور دنیا میں ہمیشہ تکلیف ہی کے ساتھ زندگی بسر کی۔

## ۷: بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

## باب تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کرنا

تشریح ۞ وہ یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو وہ دوسرے کو سپرد کرے کہ وہ اس میں محنت کرے اور اس کو جوتے اور بوئے اور جو کچھ پیدا ہو اس میں سے ایک حصہ زمین کا مالک لے اور ایک حصہ کاشتکار یعنی محنت کرنے والا اس زمانہ میں اس کو بٹائی کہتے ہیں یہ جائز ہے اکثر علماء کے نزدیک جیسے اہلحدیث اور صاحبینؒ اور احمدؒ اور اسحقؒ وغیرہم اور ابو حنیفہؒ نے اس سے منع کیا اور دلیل لی رافعؓ بن خدیج کی حدیث سے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ ابتدا میں ہوگا بعد اس کے آپؐ نے اجازت دے دی کیونکہ آنحضرت ﷺ نے خود خیبر والوں سے بٹائی تھی جیسے اوپر اس کا قصہ گزر چکا ہے۔

۲۴۵۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

۲۴۵۰: رافع بن خدیج سے روایت ہے منع کیا آنحضرت ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے (ان دونوں کا بیان کتاب البیوع میں گزر چکا)

Marfat.com

رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَ قَالَ (اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهٗ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرٰى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ).

اور فرمایا کھیتی تین آدمی کریں ایک تو وہ جس کی خود زمین ہو وہ اپنی زمین میں کھیتی کرے دوسرے وہ جس کو زمین ہبہ کی جائے یا مستعار دی جائے وہ اس میں کھیتی کرے تیسرے وہ جو زمین کو کرایہ پر لے سونے یا چاندی کے بدل (جس کو نقد ٹھیکہ کہتے ہیں اب اکثر ملکوں میں یہی معمول ہے اور بٹائی موقوف ہوتی جاتی ہے۔

تشریح اس حدیث میں محاقلہ سے مزارعت مراد ہے اور اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے۔

۲۴۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاسًا حَتّٰى سَمِعْنَا رَافِعَ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ فَتَرَكْنَاهُ لِقَوْلِهٖ.

۲۴۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم مزارعت کیا کرتے تھے اور اس میں کوئی برائی نہیں پاتے تھے یہاں تک کہ ہم نے رافع بن خدیج کی حدیث سنی کہ منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس سے تو ہم نے اس کو چھوڑ دیا ان کے کہنے سے۔

تشریح مگر ابن عباسؓ وغیرہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت بر سبیل تنزیہ تھی اخلاقاً بطور حرمت کے کیونکہ آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اپنے بھائی مسلمان کو کھیتی کے لئے مفت زمین دینا چاہئے اس سے بٹائی کرنا ضروری ہے عرب میں زمین کی کمی نہیں پس جس قدر اپنے سے ہو سکے اس میں خود زراعت کرے اور جو بچ رہے وہ اپنے بھائی مسلمان کو عاریت کے طور پر دے تاکہ ثواب حاصل ہو اور اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ کا استدلال اس حدیث سے باقی نہ رہے گا۔

۲۴۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ.

۲۴۵۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ہم میں سے کئی آدمیوں کے پاس بیکار زمینیں تھیں تو وہ ان کو بٹائی پر دیا کرتے تہائی اور چوتھائی پیداوار پر پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے پاس خالی بیکار زمینیں ہوں (جن میں وہ خود کھیتی نہ کر سکے) تو ان میں یا خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دے اگر وہ اس میں کھیتی نہ کرے تو اپنی زمین پڑی رہنے دے (لیکن بٹائی پر نہ دے)۔

۲۴۵۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ

۲۴۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔

اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین خالی رہنے دے۔

تشریح یہ حدیثیں شاید ابتدائے اسلام کی ہیں کیونکہ سونے چاندی کے بدل تو زمین کرایہ پر دینا سب کے نزدیک درست ہے اور ان حدیثوں میں اس سے بھی منع کیا گیا ہے۔

## ٨: بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ

## باب زمین کا کرایہ پر دینا

٢٤٥٤: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ (اَوْقَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُكْرِىْ اَرْضًا لَهٗ مَزَارِعًا فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَهٗ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ وَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللّٰهِ كِرَاءَ هَا۔

٢٤٥٤: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ اپنی زمین کے کھیت کرائے پر دیا کرتے پھر ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے حدیث بیان کی رافعؓ بن خدیج سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے تو ابن عمرؓ گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ بلاط (ایک مقام ہے مدینہ میں مسجد نبوی ﷺ کے پاس) میں رافعؓ کے پاس آئے اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے بیان کیا آنحضرت ﷺ نے منع کیا کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے آخر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کھیتوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

تشریح یہ رافعؓ کی اگلی روایت کے خلاف ہے اس میں بٹائی سے منع کیا ہے لیکن سونے اور چاندی کے بدل زمین کا کرایہ پر دینا درست بیان ہوا ہے اور اس روایت میں مطلقاً کرایہ پر دینے سے ممانعت ہے اسی واسطے اہلحدیث نے رافعؓ کی حدیث کو ترک کیا کیونکہ وہ مضطرب ہے۔

٢٤٥٥: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِىُّ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ فٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيُزْرِعْهَا ، وَلَا يُؤَاجِرْهَا)۔

٢٤٥٥: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا کھیتی کرنے کے لئے دوسرے کو دے لیکن کرائے پر نہ دے۔

٢٤٥٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُطَرِّفُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ اَبِىْ اَحْمَدَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ۔

٢٤٥٦: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا محاقلہ سے اور محاقلہ یہی ہے کرایہ دینا زمین کا۔

Marfat.com

وَالْمُحَاقَلَةُ اسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ ـ

## ٩: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

## باب خالی زمین کو جس میں کھیتی نہ ہو کرایہ پر دینے کی اجازت سونے چاندی کے بدل

٢٤٥٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ اِكْثَارَ النَّاسِ فِيْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلَا مَنَحَهَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ) وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كِرَائِهَا ـ

٢٤٥٧: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے جب سنا لوگ بہت گفتگو کرتے ہیں زمین کے کرایہ پر دینے میں تو انہوں نے کہا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تو یوں فرمایا کیوں تم میں سے کسی نے اپنی زمین مفت نہ دی اپنے بھائی کو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں کیا کرایہ پر دینے سے۔

تشریح ﴿﴾ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رافع کو دھوکا ہوا حدیث کا مطلب سمجھنے میں۔

٢٤٥٨: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا) لِشَيْءٍ مَعْلُوْمٍ ـ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ ، وَهُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ ـ

٢٤٥٨: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ اس پر یہ اجرت لے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا اس کو حقل کہتے ہیں انصار کے محاورے میں اس کو محاقلہ کہتے ہیں۔

٢٤٥٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَكَ مَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلِيَ مَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ فَنُهِيْنَا اَنْ نُكْرِيَهَا بِمَا اَخْرَجَتْ وَلَمْ نُنْهَ اَنْ نُكْرِيَ الْاَرْضَ بِالْوَرِقِ ـ

٢٤٥٩: حضرت حنظلہ بن قیسؒ سے روایت ہے میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا انہوں نے کہا ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ فلاں جگہ کی پیداوار میری ہوگی اور فلاں جگہ کی پیداوار تیری ہوگی پھر منع کئے گئے ہم پیداوار پر اس کو کرایہ پر دینے سے اور چاندی کے بدل کرایہ دینے سے ہم کو ممانعت نہیں ہوئی۔

تشریح ﴿﴾ یہ اور ہی مضمون ہے جو رافع کی حدیث میں ہے بے شک بٹائی میں یہ شرط بالاتفاق درست نہیں ہے کہ فلاں مقام کی پیداوار ہم لیں گے فلاں مقام کی تم لے لینا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید اس مقام میں کچھ ہی پیدا نہ ہو اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بٹائی سے منع کیا ہو اور رافع نے مطلق بٹائی کی ممانعت ہی سمجھی۔

Marfat.com

## ١٠: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُزَارَعَةِ

۲۴۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو النَّجَاشِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا رَافِقًا فَقُلْتُ مَاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ) قُلْنَا نُؤَاجِرُهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْاَوْسُقِ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ فَقَالَ (فَلَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا).

۲۴۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ ابْنِ اَخِي رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ۔

قَالَ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا سْتَغْنٰى عَنْ اَرْضِهٖ اَعْطَاهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ وَاشْتَرَطَ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ وَالْقُصَارَةُ وَمَا يَسْقِي الرَّبِيْعُ وَكَانَ الْعَيْشُ اِذَا ذَاكَ شَدِيْدًا وَكَانَ يَعْمَلُ فِيْهَا بِالْحَدِيْدِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ وَيُصِيْبُ مِنْهَا مَنْفَعَةً فَاَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَيَقُوْلُ (مَنِ اسْتَغْنٰى عَنْ اَرْضِهٖ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْلِيَدَعْ).

۲۴۶۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ

## باب جو مزارعت مکروہ ہے اس کا بیان

۲۴۶۰: رافع بن خدیج اپنے چچا ظہیر سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو منع کیا ایک کام سے جو ہمارے موافق تھا (یعنی مفید) میں نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ حق ہے انہوں نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا کرتے ہوا پنے کھیتوں کو ہم نے عرض کیا ہم ان کو کرایہ پر دیتے ہیں تہائی اور چوتھائی پیداوار اور گندم یا جو کے چند وسق پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو خود اس میں کھیتی کرو یا دوسرے کو کھیتی کرنے کو دو۔

۲۴۶۱: رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی جب اپنی زمین سے بے پرواہ ہوتا تو اس کو تہائی یا چوتھائی یا نصف پیداوار پر دیتا اور تین نالیوں کی شرط کر لیتا (کہ وہاں کی پیداوار میں لوں گا اور بھوسہ میں لوں گا اور بیج کے پانی سے جو پیدا ہو وہ میں لوں گا اور اس وقت میں لوگوں کی گزران مشکل سے ہوتی وہ زمین میں محنت کرتا لوہے سے اور جس طرح اللہ کو منظور ہوتا پھر اس میں سے فائدہ حاصل کرتا آخر رافع بن خدیج ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آنحضرت ﷺ تم کو منع کرتے ہیں ایک کام سے جس میں تمہارا فائدہ تھا لیکن اللہ کے رسول کی اطاعت میں تمہارا زیادہ فائدہ ہے بے شک آنحضرت ﷺ منع کرتے ہیں تم کو حقل سے اور فرماتے ہیں جو کوئی بے پرواہ ہو اپنی زمین سے (یعنی خود اس میں کھیتی نہ کرے) تو وہ اپنے بھائی کو مفت وہ زمین دے یا خالی پڑی رہنے دے۔

۲۴۶۲: حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو قسم خدا کی میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے

Marfat.com

بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَا ، وَاللّٰهِ اَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ مِنْهُ اِنَّمَا اَتٰى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ ( اِنْ كَانَ هٰذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ ) فَسَمِعَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَوْلَهُ ( فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ ).

ان میں لڑائی ہو چکی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا یہ حال ہے تو کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو (یعنی بٹائی مت کیا کرو) پھر رافع نے اتنا ہی جملہ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو۔

تشریح ( ) اور مطلق اس کی ممانعت روایت کرنے لگے حالانکہ آنحضرت ﷺ نے مشروط فرمایا تھا کہ اگر جھگڑا کرتے ہو تو بٹائی مت کیا کرو۔

## ۱۱ : بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

## باب : تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنے کی اجازت ہے

۲۴۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ فَقَالَ : اَىْ عَمْرُو اِنِّىْ اُعِيْنُهُمْ وَاُعْطِيْهِمْ وَاِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخَذَ النَّاسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ ( يَعْنِى ابْنَ عَبَّاسٍ ) اَخْبَرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلٰكِنْ قَالَ ( لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا اَجْرًا مَعْلُوْمًا ).

۲۴۶۳: حضرت عمرو بن دینارؒ سے روایت ہے میں نے طاؤس سے کہا (جو بڑے فقیہ تھے ابن عباسؓ کے شاگرد) اے ابو عبدالرحمٰن کاش تم اس تجارت کو (یعنی بٹائی کو) کو چھوڑ دو کیونکہ لوگ کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے اس سے منع کیا انہوں نے کہا میں لوگوں کی مدد کرتا ہوں ان کو دیتا ہوں اور معاذ بن جبلؓ نے لوگوں سے یہ معاملہ کیا ہمارے نزدیک اور صحابہ میں بڑے عالم یعنی ابن عباسؓ نے مجھ کو خبر دی کہ آنحضرت ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا اگر کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو زمین یوں ہی دے بغیر کرایہ کے تو وہ بہتر ہے اس کے لئے اس سے کہ زمین کا ایک معین کرایہ لے۔

۲۴۶۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَكْرَى الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَهُوَ يُعْمَلُ بِهِ اِلٰى يَوْمِكَ هٰذَا ۔

۲۴۶۴: طاؤس سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے کرایہ پر دی زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تہائی اور چوتھائی پیداوار پر اور آج تک ایسا عمل جاری ہے۔

۲۴۶۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۲۴۶۵: طاؤس سے روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یوں فرمایا کہ اگر تم میں سے

Marfat.com

دِیْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَاَنْ یَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ الْاَرْضَ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَاْخُذَ خَرَاجًا مَعْلُوْمًا).

کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے (مستعار کے طور پر کھیتی کرنے کے لئے) تو وہ بہتر ہے اس سے کہ اس سے معین ٹھیکہ (محصول) لے۔

## ۱۲: بَابُ اسْتِكْرَاءِ الْاَرْضِ بِالطَّعَامِ

## باب غلہ کے بدل زمین کرایہ پر دینا

۲۴۶۶: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَكِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهٖ اَتَاهُمْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلَا یُكْرِیْهَا بِطَعَامٍ مُسَمًّی)

۲۴۶۶: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پھر ہمارے چچاؤں میں سے کوئی آیا اور کہنے لگا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو مقرر غلہ کے بدل کرایہ پر نہ دے (مثلاً ایک ایکڑ کا دس من غلہ لوں گا)۔

## ۱۳: بَابُ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ

## باب جو شخص دوسرے کی زمین میں بغیر اس کی اجازت کے کھیتی کرے

۲۴۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ، فَلَیْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَتُرَدُّ عَلَیْهِ نَفَقَتُهٗ۔

۲۴۶۷: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی کی زمین کو بغیر اس کی اجازت کے کھیتی کرے تو اس کو اس کھیتی میں سے کچھ نہ ملے گا (بلکہ کھیتی زمین کے مالک کو دلا دیں گے) اور کھیتی کرنے والے کو اس کا خرچ دلا دیں گے۔

## ۱۴: بَابُ مُعَامَلَةِ النَّخِیْلِ وَالْكَرْمِ

## باب کھجور اور انگور کا معاملہ (یعنی بٹائی پر)

۲۴۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسَهْلُ ابْنُ اَبِیْ سَهْلٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالُوْا ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَیْبَرَ بِالشَّطْرِ مِمَّا یَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

۲۴۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر والوں سے معاملہ کیا نصف پیداوار پر میوے یا اناج سے۔

تشریح: یہ حدیث عمدہ دلیل ہے مزارعت اور مساقات کے جواز پر اور یہی قول ہے علیؓ اور ابن مسعودؓ اور سعدؓ اور زبیرؓ اور اسامہؓ اور ابن عمرؓ اور معاذؓ اور جناب کا یہی مذہب ہے لیثؒ اور طاؤسؒ اور ابن ابی لیلیٰؒ اور ثوریؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور احمدؒ کا جیسے اوپر گزرا ہے۔

Marfat.com

۲۴۶۹ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَیْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰی خَیْبَرَ اَهْلَهَا عَلَی النِّصْفِ نَخْلِهَا وَاَرْضِهَا۔

۲۴۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر والوں کو زمین کی کھجور اور اناج نصف پیداوار پر (اس کی سند میں ابن ابی لیلیٰ ضعیف ہے)۔

۲۴۷۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ مُسْلِمِ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْبَرَ اَعْطَاهَا عَلَی النِّصْفِ۔

۲۴۷۰: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے خیبر فتح کیا تو نصف پیداوار پر اس کو دیا (اس حدیث کا مضمون بالکل صحیح ہے لیکن سند میں مسلم بن کیسان ضعیف ہے)

## ۱۵: بَابُ تَلْقِیْحِ النَّخْلِ

## باب کھجور میں پیوند لگانا اس سے میوہ خوب پیدا ہوتا ہے

۲۴۷۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ سِمَاكٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُوْسٰی بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَخْلٍ فَرَاٰی قَوْمًا یُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ (مَا یَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ) قَالُوْا یَاْخُذُوْنَ مِنَ الذَّكَرِ فَیَجْعَلُوْنَهُ فِی الْاُنْثٰی قَالَ (مَا اَظُنُّ ذٰلِكَ یُغْنِیْ شَیْئًا) فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوْهُ فَنَزَلُوْا عَنْهَا فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (اِنَّمَا هُوَ الظَّنُّ اِنْ كَانَ یُغْنِیْ شَیْئًا فَاصْنَعُوْهُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَاِنَّ الظَّنَّ یُخْطِیُٔ وَیُصِیْبُ وَلٰكِنْ مَاقُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللّٰهُ فَلَنْ اَكْذِبَ عَلَی اللّٰهِ)۔

۲۴۷۱: حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے میں آنحضرت ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ پیوند لگا رہے تھے کھجور کے آپ ﷺ نے فرمایا کیا کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا نر کا گابھا لے کر مادہ میں ڈالتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس سے کچھ فائدہ نہیں یہ خبر ان کو پہنچی انہوں نے پیوند لگانا چھوڑ دیا تو کھجور کم پیدا ہوئی پھر یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی آپ ﷺ نے فرمایا یہ میرا گمان تھا (یعنی میں نے اپنی رائے سے یہ کہا تھا کچھ حکم الٰہی نہ تھا) مگر اس کام میں فائدہ ہے تو اس کو کرو میں تو ایک آدمی ہوں تمہاری طرح اور گمان میں (یعنی رائے میں) کبھی غلطی ہوتی ہے کبھی وہ صحیح ہوتا ہے لیکن جو میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فرمایا (وہ صحیح ہے اس میں غلطی نہیں ہوتی) اس لئے میں اللہ پر کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔

تشریح ﴿۱﴾ جب آنحضرتؐ نے جو نبی معصوم اور مفترض الطاعۃ اور اشرف عباد اللہ اور افضل خلق اللہ تھے یہ فرمایا کہ میری رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی صحیح تو اور کسی مجتہد یا عالم یا مولوی کی کیا حقیقت رہی جو ہمیشہ اس کی رائے صحیح ہی ہوا کرے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ آنحضرت کو جن باتوں میں وحی نہیں ہوتی تھی اپنی رائے سے بھی حکم دیتے تھے وہ رائے اگر غلط ہوتی تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو مطلع کر دیتا تو یہ ممکن نہیں کہ آپؐ ہمیشہ غلط رائے پر قائم رہیں مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تم خوب جانتے ہو اپنے دنیا کے کام (یعنی وہ کام دنیا کے جن میں حکم الٰہی کچھ نہیں اترا اور جن دنیا کے کاموں میں شرع حکم دے چکی ہے جیسے بیع و شرا طلاق نکاح وغیرہ ان میں شرع کے موافق چلنا ضروری ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کیونکہ اس زمانہ میں بعضے شیاطین دجال کے گروہ ایسے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے کل دنیا کے کاموں میں شریعت

Marfat.com

کو مطلقاً چھوڑ دیا اور اپنی خواہش نفس کے مطابق چلنا جائز رکھا ہے یہ نرا مغالطہ ہے اللہ بچائے۔

۲۴۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَصْوَاتًا فَقَالَ (مَاهٰذَا الصَّوْتُ) قَالُوْا النَّخْلُ يُؤَبِّرُوْنَهَا فَقَالَ (لَوْ لَمْ يَفْعَلُوْا لَصَلَحَ) فَلَمْ يُؤَبِّرُوْا عَامَئِذٍ فَصَارَ شِيْصًا فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (اِنْ كَانَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَاْنُكُمْ بِهٖ وَاِنْ كَانَ مِنْ اُمُوْرِ دِيْنِكُمْ فَاِلَيَّ).

۲۴۷۲: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں تو فرمایا یہ کیسی آوازیں ہیں لوگوں نے عرض کیا کھجوروں کے درختوں میں پیوند لگاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کو نہ کریں تو اچھا ہوانہوں نے اس سال پیوند نہیں لگایا تو کھجور خراب ہوگئی آخر لوگوں نے اس کا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری دنیا کا جو کام ہو اس کو تم جانو اور جو دین کا کام ہو وہ مجھ سے متعلق ہے۔

## ۱۶: بَابُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلَاثٍ

## باب مسلمان تین باتوں میں شریک ہیں

۲۴۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشِ بْنِ حَوْشَبٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ وَثَمَنُهٗ حَرَامٌ).
قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَعْنِي الْمَاءَ الْجَارِيَ.

۲۴۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان شریک ہیں تین چیزوں میں پانی اور گھاس اور آگ میں اور ان چیزوں کی قیمت لینا حرام ہے (ابو سعید نے کہا مراد جاری پانی ہے۔

تشریح ❀ جیسے دریا یا چشمہ کا روکنا کسی مسلمان سے نادرست اور حرام ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن خراش ہے وہ متروک ہے اور امام ابن السکینؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

۲۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (ثَلَاثٌ لَا يُمْنَعْنَ الْمَاءُ وَالْكَلَاءُ وَالنَّارُ).

۲۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روکی نہیں جائیں گی ایک پانی دوسرے گھاس تیسرے آگ۔

۲۴۷۵: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ (الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ) قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۴۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے یا رسول اللہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی اور نمک اور آگ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی کو تو ہم نے پہچانا لیکن نمک اور آگ کا روکنا کیوں منع ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حمیرا (یہ لقب ہے حضرت عائشہ رضی اللہ

Marfat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحُ وَالنَّارِ قَالَ (يَا حُمَيْرَاءُ ! مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَ ذٰلِكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا).

تعالیٰ عنہا کا تصغیر ہے حمراء کی یعنی لال رنگ والی جس نے آگ دی اس نے گویا صدقہ دیا وہ سب کھانا جو اس آگ سے پکے گا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی کا پلایا جہاں پانی ملتا ہے تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہیں ملتا تو گویا اس نے اس و زندہ کر دیا۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث کی اسناد میں علیؒ بن زید بن جدعانؒ ضعیف ہے اور ابن جوزیؒ نے اس کو موضوع کہا ہے اور احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے ابوخراشؒ سے نکالا اس نے بعض صحابہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان شریک ہیں تین چیزوں میں پانی اور گھاس اور آگ میں اور ابونعیم نے اس کو صحابہ میں نکالا ابوخراش کے حال میں اور اس شخص کا ذکر نہیں کیا جس سے ابوخراش نے روایت کی اور ابوحاتم سے پوچھا گیا اس حدیث کو انہوں نے کہا ابوخراش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا لیکن حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں اور خطیب نے حضرت عمرؓ سے ایسا ہی روایت کیا اس میں نمک زیادہ ہے اور اس کی اسناد میں عبدالحکیم بن میسرہ ضعیف ہے اور طبرانی نے اس کو حسن طریق سے روایت کیا زید بن جبیر سے اس نے ابن عمرؓ سے اور اس کا ایک طریق اور ہے طبرانی کے پاس اور ابوداؤد نے اس کو روایت کیا بہیسہ سے اس نے اپنے باپ سے اور طبرانی نے انسؓ سے روایت کیا کہ دو چیزیں ہیں جن کا روکنا درست نہیں پانی اور آگ کا اور عقیل نے ضعفا میں اس کو عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا اور یہ سب روایتیں مل کر حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں اور اس سے حجت قائم ہوتی ہے اور جو پانی ایک خاص مقام میں جمع کیا گیا ہو وہ بالا جماع اس حدیث سے مستثنیٰ ہے کہ اگر یہ چیزیں مملوک ہوں تو بھی ان کو مفت دینے کی تاکید ہے استحباباً اور اگر مملوک نہ ہوں تب تو ان کا روکنا کسی حال میں جائز نہیں (روضہ مع زیادۃ) شوکانی نے کہا حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث جس میں پانی پلانے کا ذکر ہے ابن عدی نے روایت کی اور اس کی سند میں ایک متہم ہے اور ایک متروک۔

## ۱۷ : بَابُ اِقْطَاعِ الْاَنْهَارِ وَالْعُيُوْنِ

## باب نہروں اور چشموں کا جاگیر میں دینا

۲۴۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ اسْتَقْطَعَ الْمِلْحَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ مِلْحُ سُدِّ مَأْرِبٍ فَاَقْطَعَهُ لَهُ ثُمَّ اِنَّ الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ التَّمِيْمِيَّ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

۲۴۷۶ : ابیض بن حمال سے روایت ہے انہوں نے اس نمک کی جس کو سد مارب کا نمک کہتے ہیں (مارب ایک بستی ہے یمن میں کہتے ہیں بلقیس وہیں تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جاگیر میں دے دیا (کہ ان کے سوا کوئی اور وہ نمک لینے نہ پائے اور وہ لے کر اپنے اختیار سے بیچیں) پھر اقرع بن حابس تمیمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا میں اس نمک پر گیا تھا جاہلیت کے زمانہ میں وہاں پانی نہیں ہے اور جو کوئی وہاں جاتا ہے نمک لے

Marfat.com

اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ وَمَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ فَاسْتَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ اَبْيَضَ بْنَ حَمَّالٍ فِیْ قَطِيْعَتِهٖ فِی الْمِلْحِ فَقَالَ قَدْ اَقَلْتُكَ مِنْهُ عَلٰى اَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّیْ صَدَقَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ (هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ)۔

قَالَ فَرَجٌ وَهُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ذٰلِكَ مَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ۔

قَالَ فَقَطَعَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ اَرْضًا وَنَخْلًا بِالْجُرْفِ جُرْفِ مُرَادٍ مَكَانَهُ حِيْنَ اَقَالَهُ مِنْهُ۔

لیتا ہے وہ جاری پانی کی طرح کبھی بند نہیں ہوتا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جاگیر دینا فسخ کرنا چاہا جو ابیض کو دی تھی ابیض نے کہا میں نے یہ جاگیر فسخ کی اس شرط پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو میری طرف سے صدقہ کریں (جس کا جی چاہے وہ وہاں سے نمک لے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ میری طرف سے صدقہ ہے اور وہ مثل جاری پانی کے ہے جو وہاں جائے وہ اس کو لے ابیض نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجور کے درختوں اور زمین کی جاگیر دی جرف میں (وہ ایک مقام ہے) جرف مراد میں اس جاگیر کے عوض جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فسخ کر ڈالی۔

## ١٨ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ

## باب : پانی بیچنے کی ممانعت

۲۴۷۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِیِّ وَرَاٰى نَاسًا يَبِيْعُوْنَ الْمَاءَ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الْمَاءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُبَاعَ الْمَاءُ۔

۲۴۷۷ : ابو منہال سے روایت ہے میں نے ایاس بن عبد مزنی سے سنا انہوں نے بعضے لوگوں کو دیکھا جو پانی بیچ رہے تھے تو کہا پانی مت بیچو اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پانی بیچنے سے۔

تشریح ﴿ ﴾ یہ جب ہے کہ پانی کسی قدرتی دریا یا چشمہ میں بھرا ہوا ہو تو وہ کسی کے ملک نہیں اس کا بیچنا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی پانی بھر کر لائے اور گھڑے یا مشک میں رکھے تو اس کا استعمال درست نہیں ہے بغیر اس کی اجازت کے اور اس کا بیچنا درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو بیر رومہ کے خریدنے کے لئے فرمایا اور آپؐ نے ایک عورت سے پانی لیا جو اونٹ پر لائی تھی پھر اس کو قیمت دلائی لوگوں سے۔

۲۴۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِیُّ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۲۴۷۸ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پانی کے بیچنے سے جو اپنی حاجت سے زیادہ ہو[1]۔

تشریح ﴿ ﴾ بلکہ لوگوں کو مفت دینا چاہئے یہی اخلاق اور مروت کا شیوہ ہے۔

[1] اللہ عزوجل نے مترجم رحمۃ اللہ علیہ کو کمال کا دینی فہم عطا کیا تھا۔ یقین جانئے یہ اتنے مشکل مقامات تھے لیکن اتنی سہولت سے مولانا نے تفہیم کروائی کہ مجھ جیسا عامی بھی اس جگہ پر اپنے آپ کو مولانا کے اجتہاد کی بابت تعریف کرنے پر مجبور پانے لگا لیکن جہاں مولانا نے لکھا ہے کہ کسی کی اجازت کے بغیر اُس کا ملکیتی پانی استعمال نہیں کیا جا سکتا اس میں اضطراری مواقع کی گنجائش بہر حال موجود ہے۔ (احمد آر)

Marfat.com

## ۱۹ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءَ

## باب جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اس سے روکنا اس لئے کہ وہاں کا گھاس بھی روک سے منع ہے

تشریح اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کسی چشمہ یا وادی کے پاس پانی پر قابض ہو اور وہاں کی کے جانوروں کو پانی پینے نہ دے مگر اجرت سے اور اس سے یہ غرض ہو کہ جو کوئی اپنے جانور چرانے لائے تو ضرور اس کا پانی خریدے گا اس لئے کہ وہاں اور کہیں پانی نہیں ہے پس پانی کے بہانے گویا اس نے وہاں کا گھاس بھی بیچ لیا تو یہ منع ہے کیونکہ گھاس جنگل کا مباح ہے اور ہر ایک مسلمان کو اپنے جانور اس میں چرانے کا حق ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جنگل کے گھاس پر حکومت کرنا اور لوگوں کو وہاں اپنے جانور چرانے سے روکنا یا وہاں کا گھاس بیچنا یا اس کی جاگیر دینا یہ سب منع ہے اور افسوس ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمان حاکم اور نواب بھی جنگل کا گھاس بیچتے ہیں اور اس سے عام لوگوں کو روکتے ہیں لاحول ولا قوۃ۔

۲۴۷۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ( لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ فَضْلَ مَاءٍ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءَ ).

۲۴۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اس پانی کو حاجت سے زیادہ ہو نہ بیچے اس غرض سے کہ وہاں کا گھاس رکا رہے۔

تشریح یہ حدیث صحیحین میں بھی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے حاجت سے زیادہ جو پانی ہو وہ بیچا نہ جائے گا اس واسطے کہ گھاس بیچا جائے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے مت بیچو وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس غرض سے کہ گھاس کو روکو اور اس باب میں کئی حدیثیں وارد ہیں ( روضہ )۔

۲۴۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ وَلَا يُمْنَعُ نَقْعُ الْبِئْرِ )۔

۲۴۸۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ بیچا نہ جائے اور کنوئیں میں جو پانی بچ رہے اس سے کسی کو نہ روکا جائے اس کی سند میں حارث بن ابی الرجال ہے اس کو امام احمد نے ضعیف کہا ہے۔

تشریح اس لئے کہ اس میں اپنا نقصان نہیں اور دوسرے مسلمان کا فائدہ ہو کنواں میں پانی نکالنے سے اور زیادہ صاف ہوتا ہے اور اس کا پانی عمدہ ہوتا ہے اور اس میں اور تازہ پانی بھر آتا ہے اور بعضوں نے کہا جو پانی اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا منع ہے جب کوئی اس کو پینا چاہے یا اپنے جانوروں کو پلانا چاہے ( لیکن اگر باغ یا درختوں کو سینچنا چاہے تو اس کا بیچنا درست ہے اور کنویں کا پانی بھی روکنا درست نہیں ہے اس سے جو اس کو پینا چاہے یا اپنے جانوروں کو پلانا چاہے اور موطا میں عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مرفوعاً مروی ہے کہ کنوئیں میں جو پانی بچ رہے اس سے نہ روکا جائے میں کہتا ہوں اہل علم کا یہی قول ہے امام محمدؒ نے موطا میں کہا ہمارا یہی قول ہے کہ جس کے پاس کنواں ہو وہ لوگوں کو اس کا پانی پینے سے منع نہ کرے لیکن درخت سینچنے سے منع کر سکتا ہے اور ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے اور منہاج میں ہے کہ زراعت کے لئے بھی جو پانی ضرورت سے زیادہ ہو اس کا روکنا درست نہیں ( روضہ مختصراً )۔

Marfat.com

## ۲۰: بَابُ الشُّرْبِ مِنَ الْاَوْدِيَةِ وَمِقْدَارِ حَبْسِ الْمَاءِ

## باب کھیت اور باغ میں پانی لینے کا بیان اور کہاں تک پانی لینا چاہیے

۲۴۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اسْقِ يَازُبَيْرُ ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ) فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ (يَا زُبَيْرُ اسْقِ ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ) قَالَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ ! اِنِّيْ لَاَ حْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء: ٦٥]

۲۴۸۱: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد نے جھگڑا کیا حضرت زبیرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نہر کے پانی میں جو حرہ میں تھی (حرہ کالی پتھریلی زمین مدینہ کی) اور اس سے کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے تو انصاری نے کہا (زبیرؓ سے) پانی کو چھوڑ دو وہ بہتا رہے (حضرت زبیرؓ کا کھیت نہر کی طرف تھا اونچا اس کے بعد انصاری کا تھا) زبیرؓ نے یہ نہ مانا آخر دونوں نے جھگڑا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر تم اپنے درختوں کو سینچ لو (پانی روک کر) پھر پانی کو چھوڑ دو اپنے ہمسائے کی طرف یہ سن کر انصاری غصہ ہوا اور کہہ اٹھا (معاذ اللہ) ہاں زبیر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے تھے (اس واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جس میں زبیر کی رعایت ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرہ کا رنگ بدل گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیرؓ اپنے درختوں کو سینچ لیں پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ مینڈوں تک بھر جائے (بعد اس کے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے یہی قاعدے کا فیصلہ ہے جس میں رعایت نہیں لیکن پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم و کرم سے انصاری پر شفقت کرنے کا حکم دیا جب اس نے بیوقوفی سے ناشکری کی اور بے ادبی کی بات کہہ بیٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کو ترک کیا اور انصاف کا حکم دے دیا یہ اس کی سزا تھی) عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں یہ آیت اسی مقدمہ میں اتری ہے ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء: ٦٥] اخیر تک یعنی قسم تیرے رب کی ہرگز مسلمان نہ ہوں گے (یعنی مومن سچے مسلمان یہاں تک کہ اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم بنا دیں پھر جو تو حکم دے اس سے ان کا دل تنگ نہ ہو اور اس کو پوری طرح سے مان لیں[1]۔

تشریح ؒ اس انصاری کا نام اطب تھا یا کچھ اور بعضوں نے کہا وہ منافق تھا لیکن یہ صحیح نہیں وہ مسلمان تھا مگر کچا مسلمان یہ سمجھا کہ نبی کی شان یہ نہیں ہے کہ فیصلے میں اپنے عزیز یا رشتہ دار کی حمایت کریں اگر واقع میں کوئی اپنے

Marfat.com

اختیار سے ایسا کلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہہ بیٹھے تو وہ کافر ہو جائے گا لیکن یہاں احتمال ہے کہ غصے کی حالت میں بے اختیار اس کے منہ سے ایسا نکل گیا جس سے اس نے استغفار اور توبہ کی ہوگی اس آیت کی رو سے ہرگز وہ مسلمان نہیں ہو سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ذرا بھی ناراض یا تنگ دل ہو یا جو آپ کے حکم اور فیصلے پر کسی اور کا حکم اور فیصلہ مقدم رکھے اور اس میں ڈر ہے ان مقلدین کے واسطے جو اپنے اپنے مجتہدوں اور اماموں کے خلاف جب احادیث سنتے ہیں تو ان سے دل تنگ اور ناراض ہوتے اور حدیث کی ان کتابوں کو جن میں ان کے مجتہد کے خلاف زیادہ حدیثیں ہیں پسند نہیں کرتے ان کا درجہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ ایمان سے خارج اور معاذ اللہ کافر ہو جائیں گے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل حدیثیں اور آپ کی حدیث کی کل کتابیں ہمارے سر اور آنکھوں پر ہیں اور آپ کی ہر ایک حدیث پر جو صحیح ہو چلنا اور عمل کرنا عین ہدایت اور سعادت نصیبی ہے اگرچہ سارے زمانہ کے مجتہد اور ملاں سب مل کر اس کے خلاف ہو جائیں باللہ العظیم ہمارے دل کی تو حالت یہ ہے کہ جب حدیث صحیح ہم کو مل جائے تو اس کے مخالف قول گوزشتر سے بھی زیادہ ہماری نظر میں بے وقعت ہو جاتا ہے گو اس قول کا قائل کتنا ہی بڑا شخص ہو بڑے یا چھوٹے اس امت میں مجتہد ہوں یا امام غوث ہوں یا قطب ولی ہوں یا درویش سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہمارے ادنیٰ ترین غلاموں اور خادموں کی مثل ہیں اور یہ جتنے غوث یا قطب یا مجتہد یا امام ہوئے ہیں سب آپ کی جوتیوں کے تصدق سے اور آپ ہی کی پیروی اور غلامی اور کفش برادری کے سبب سے سارا جہان تصدق آپ کی کلام کے اور ساری فقہ کی کتابیں قربان ایک حدیث کے حدیث پر ہمارا جان و مال نثار حدیث کے ہم غلام اور تا بعد ار قیامت تک ہم حدیث کو چھوڑنے والے انہیں کسی کی رائے کو ہم حدیث کے خلاف ماننے والے نہیں ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں نہ ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ پر اگر عمر بھر کوئی یہ نہ پہچانے کہ ابو حنیفہ کون تھے کہاں پیدا ہوئے تھے اور شافعی کون تھے کہاں پیدا ہوئے تھے لیکن حدیث و قرآن کو مانے اور اسی پر چلے تو اس کا ایمان کامل ہوگا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سب ایسے ہی تھے پس ہم کو بھی ان ہی کی راہ پر رہنے دو اور ہمارے دشمن مت بنو اہل حدیث کو برا مت کہو ورنہ ہمارا کچھ نہیں جائے گا تمہارا ہی نقصان ہوگا اور ایمان مٹی میں مل جائے گا اور قیامت کے دن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ناراض ہوں گے تو ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور زیادہ تم پر ناراض ہوں گے اور تمہاری صورت سے بیزار ہوں گے۔ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔

۲۴۸۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ابْنِ اَبِيْ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهٖ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ الْاَعْلٰى فَوْقَ الْاَسْفَلِ يَسْقِي الْاَعْلٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ۔

۲۴۸۲: حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہزور (ایک وادی کا نام ہے) کی نالی میں یہ حکم دیا کہ جس کا کھیت اونچا ہے وہ پہلے سینچ لے اور ٹخنوں تک پانی اپنے کھیت میں بھر لے پھر پانی کو چھوڑ دے اس کی طرف جس کا کھیت اس سے نیچا ہے (اس کی سند میں زکریا بن منظور ضعیف ہے)۔

تشریح ۞ وہ بھی اپنے کھیت میں اتنا ہی پانی بھر کر تیسرے کی طرف چھوڑ دے جو اس سے نشیب میں ہے اسی طرح اخیر کیفیت تک عمل کیا جائے اس حدیث کو ابو داؤدؒ نے بھی نکالا۔

Marfat.com

۲۴۸۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَانَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ اَنْ يُمْسِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْمَاءَ ۔

۲۴۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہزور کے نالے میں یہ فیصلہ کیا کہ پانی کو ہر شخص اپنے کھیت میں روک لے ٹخنوں تک پھر چھوڑ دے۔

تشریح ۞ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا حافظ نے فتح میں کہا اس کی سند حسن ہے اور اس کو حاکمؒ نے بھی ایسا مستدرک میں نکالا حضرت عائشہؓ سے اور کہا صحیح ہے اور دار قطنی نے اس میں علت نکالی کہ وہ موقوف ہے۔

۲۴۸۴ : حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغَلِّسِ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ شُرْبِ النَّخْلِ مِنَ السَّيْلِ اَنَّ الْاَعْلٰى فَالْاَعْلٰى يَشْرَبُ قَبْلَ الْاَسْفَلِ وَيُتْرَكُ الْمَاءُ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَاءُ اِلَى الْاَسْفَلِ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْحَوَائِطُ اَوْ يَفْنَى الْمَاءُ ۔

۲۴۸۴ : حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فیصلہ کیا کھجور کے درختوں کو سینچنے کا نالے سے اس طرح پر کہ اوپر کے باغ والا پہلے پانی لے اور اپنے باغ میں ٹخنوں تک پانی بھر لے پھر اس کو چھوڑ دے نیچے والے کی طرف جو اس سے متصل ہے اسی طرح ہوتا رہے یہاں تک کہ باغات ختم ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے (اس کی سند منقطع ہے کیونکہ اسحاق بن یحییٰؒ کی ملاقات عبادہ بن صامت سے نہیں ہے)۔

## ۲۱: بَابُ قِسْمَةِ الْمَاءِ

## باب پانی کی تقسیم

تشریح ۞ اس کو بیہقی اور طبرانی نے بھی روایت کیا امام محمد نے کہا ہمارا عمل انہی حدیثوں پر ہے کیونکہ مدینہ والوں کا قاعدہ یہی تھا اور ہر ایک گروہ جو قاعدہ ٹھہرا لیں نہروں اور نالیوں سے پانی لینے کا اسی پر ان کو چلنا لازم ہو گا اور عبدالرزاق نے ابو حاتم قرظی سے ایسا ہی روایت کیا۔

۲۴۸۵ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ اَنْبَانَا اَبُو الْمُعْتَدِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (يُبْدَاُ بِالْخَيْلِ يَوْمَ وِرْدِهَا) ۔

۲۴۸۵ : حضرت عوف مزنی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب گھوڑے پانی پلانے لائے جائیں تو الگ الگ لائے جائیں (اس کی سند میں عمرو بن عوف ضعیف ہے اور کثیر بن عبداللہ بہت بڑا کذات ہے)۔

تشریح ۞ تا کہ لوگوں کو ایذا نہ ہو ان کی دولتیوں سے کیونکہ ایک گھوڑا جب دوسرے کے قریب جاتا ہے تو اکثر شرارت کرتا ہے اور بعضوں نے حدیث میں تبداء پڑھا ہے یعنی جانوروں سے پہلے گھوڑوں کو پانی پلا دیں کیونکہ گھوڑا شریف ہے اور جانوروں سے وہ جہاد میں کام آتا ہے۔

۲۴۸۶ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ دَاوُدَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ

۲۴۸۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تقسیم جاہلیت کے

Marfat.com

الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى مَاقُسِمَ وَكُلُّ قَسْمٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قَسْمِ الْاِسْلَامِ )

زمانہ میں ٹھہر چکی ہے (یعنی ہو چکی ہے) وہ تو اسلام میں اسی حال پر رہے گی اور جو تقسیم ابھی نہیں ہوئی تو وہ اسلام کے قاعدوں کے موافق ہوگی۔

## ۲۲ : بَابُ حَرِيْمِ الْبِئْرِ

## باب کنوئیں کے حریم کا بیان

تشریح ۞ حریم یعنی احاطہ مطلب یہ ہے کہ کنواں کوئی کھودے تو اس کے اردگرد کتنی دور تک اس کا احاطہ ہوگا یعنی جانور بٹھلانے کے لئے ان کو پانی پلانے کے لئے۔

۲۴۸۷ : حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُكَيْنٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ( مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَاشِيَتِهٖ )

۲۴۸۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کنواں کھودے تو اس کے گرد چالیس ہاتھ تک اس کو جگہ ملے گی اپنے جانوروں کو پانی پلانے اور بٹھانے کے لئے اس حدیث کا دارومدار اسمعیل بن مسلم پر ہے اس کو بعض نے متروک کہا ہے۔

تشریح ۞ یعنی کنوئیں کی ہر جانب چالیس ہاتھ تک اس کا علاقہ ہوگا کیونکہ عادتاً اتنی جگہ جانوروں کے لئے کافی ہو جاتی ہے اور بعضوں نے کہا یہ جب ہے کہ کنوئیں کی گہرائی چالیس ہاتھ ہو اگر اس سے زیادہ ہو تو اتنے ہی ہاتھ ہر طرف جگہ ملے گی اور یہ دوسری اس حدیث سے نکلتا ہے جو آگے آئے گی بعض جاہل حنفیوں نے جن کو علم حدیث میں بالکل دخل نہیں ہے اس حدیث سے نکالا ہے کہ دہ در دہ حوض نجس نہ ہوگا جب اس میں نجاست پڑ جائے حالانکہ یہ مضمون بالکل حدیث سے نکل نہیں سکتا اور اگر کوئی دھینگا مشتی سے اس کو نکالے بھی تو لازم آتا ہے کہ حنفیہ چہل در چہل حوض کی شرط کریں نہ دہ در دہ کی کیونکہ اس حدیث میں ہر طرف چالیس ہاتھ بیان ہوئے ہیں۔

۲۴۸۸ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي الصُّغْدِيِّ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ صُقَيْرٍ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ اَبِي غَالِبٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (حَرِيْمُ الْبِئْرِ مُدُّ رِشَائِهَا ) ۔

۲۴۸۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کنوئیں کا حریم (احاطہ) اتنا ہی ہوگا جتنا رسی اس میں لگی ہوگی (عرب میں رسہ چوکھڑی کے گرد لپیٹا نہیں جاتا تھا بلکہ آدمی اس کو کھینچ کر دور لے جاتے تھے)۔

## ۲۳ : بَابُ حَرِيْمِ الشَّجَرِ

## باب درخت کا احاطہ کتنا ہوگا

۲۴۸۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ اَبُو الْمُغَلِّسِ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ

۲۴۸۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فیصلہ کیا کھجور کے ایک اور دو اور تین درختوں میں جو ایک شخص کی ہوں کھجور کے باغ میں پھر وہاں کے لوگ

Marfat.com

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ لِلرَّجُلِ فِي النَّخْلِ فَيَخْتَلِفُوْنَ فِيْ حُقُوْقِ ذٰلِكَ فَقَضٰى اَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مَنْ اُولٰئِكَ مِنَ الْاَسْفَلِ مَبْلَغُ جَرِيْدِهَا حَرِيْمٌ لَهَا ۔

اختلاف کریں اس کے حق میں کہ کتنی زمین پر اس کا حق ہے) اس طرح سے فیصلہ کیا کہ ہر درخت کے لئے اتنی زمین ملے گی جہاں تک اس کی ڈالیاں پھیلی ہوئی ہوں وہی اس درخت کا احاطہ ہوگا (اس حدیث کی سند منقطع ہے اس لئے کہ اسحٰق بن یحیٰی کی عبادہ سے ملاقات نہیں ہوئی)۔

۲۴۹۰ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي الصُّغْدِيِّ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ صُقَيْرٍ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( حَرِيْمُ النَّخْلَةِ مَدُّ جَرِيْدِهَا )۔

۲۴۹۰ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جہاں تک کھجور کی شاخیں پھیلیں اتنا ہی اس کا احاطہ ہوگا (اس کی سند بھی ضعیف ہے)۔

## ۲۴ : بَابُ مَنْ بَاعَ عَقَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ

## باب جو شخص زمین یا باغ یا مکان بیچ ڈالے اور دوسری زمین یا باغ یا مکان خرید نہ کرے

۲۴۹۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ( مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ كَانَ قَمِنًا اَنْ لَا يُبَارَكَ فِيْهِ )۔

۲۴۹۱ : حضرت سعید بن حریث سے روایت ہے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جس نے گھر یا عقار (عقار کہتے ہیں غیر منقولہ جائیداد کو جیسے کھیت باغ مکان مقطعہ جاگیر وغیرہ) بیچا پھر اس کی قیمت سے دوسرا گھر یا عقار نہ خریدا تو وہ اس کے لائق ہے کہ اس کو برکت نہ ہو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَخِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ ۔

دوسری روایت بھی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی ہے اس کی سند میں اسمٰعیل بن ابراہیم ضعیف ہے۔

تشریح ۞ سبحان اللہ یہ حدیث دنیا داروں کے لئے بڑی نصیحت ہے نقد پیسہ ہمیشہ صرف ہو جاتا ہے کبھی چوری ہو جاتا ہے یا لٹ جاتا ہے برخلاف جائیداد غیر منقولہ یعنی عقار کے تو آپ ﷺ نے مکروہ جانا جائیداد بیچنے کو جب اس کے بدل دوسری جائیداد نہ خریدے کیونکہ نقد پیسہ رکھنے سے تو یہی بہتر تھا کہ جائیداد اپنے پاس رہنے دیتا۔

۲۴۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ بَاعَ دَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِيْ مِثْلِهَا لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهَا)۔

۲۴۹۲ : حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے گھر بیچا پھر اس کی قیمت سے دوسرا گھر خرید نہ کیا اس کو برکت نہ ہوگی۔

تشریح ۞ بلکہ نقد پیسہ اٹھا اٹھا کر برابر ہو جائے گا ایک رہنے کا آسرا بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا اسکی سند میں یوسف بن میمون ضعیف ہے۔

Marfat.com

# کِتَابُ الشُّفْعَةِ

## شفعہ کے ابواب

### ۱ : بَابُ مَنْ بَاعَ رِبَاعًا فَلْيُؤْذِنْ شَرِيكَهُ

### باب : جو شخص کوئی جائیداد غیر منقولہ بیچے تو اپنے شریک کو (اگر شریک ہو خبر کر دے (بیع کی)

۲۴۹۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ كَانَتْ لَهُ نَخْلٌ اَوْ اَرْضٌ فَلَا يَبِيْعُهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهٖ)۔

۲۴۹۳ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس شخص کا کھجور کا باغ ہو یا زمین (یعنی جائیداد غیر منقولہ اور اس کو بیچنا چاہے) تو اس کو نہ بیچے جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ کر لے۔

۲۴۹۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَالْعَلَاءُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَاَرَادَ بَيْعَهَا فَلْيَعْرِضْهَا عَلٰى جَارِهٖ)۔

۲۴۹۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو بیچنا چاہے تو پہلے اپنے ہمسائے سے کہے۔

### ۲ : بَابُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ

### باب : ہمسائیگی کی وجہ سے شفعہ کا بیان

تشریح ❀ شفعہ کہتے ہیں اس حق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہے جائداد بیچتے وقت اور وہ حق یہ ہے کہ جو قیمت دوسرا خریدار دیتا ہے وہ قیمت دے کر اس جائداد کو خود لے لیں۔

۲۴۹۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا)۔

۲۴۹۵ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے اپنے ہمسائے کے شفعہ کا اس کا انتظار کیا جائے گا اگر وہ غائب ہو جب دونوں ہمسایوں کا راستہ ایک ہو۔

تشریح ❀ مراد وہ ہمسایہ ہے جو اس زمین میں یا اس کی راہ میں شریک ہو کیونکہ صرف ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک جب تک وہ شریک نہ ہو۔

Marfat.com

یعنی راستہ میں شریک ہوں تو شفعہ کا سبب صرف شرکت ہے خواہ اصل جائداد میں ہو یا اس کی راہ میں یا اس کے اور کسی حق میں مثلاً پانی کی راہ میں اور بحر میں حضرت علیؓ اور عثمانؓ اور عمرؓ اور سعید بن المسیبؒ اور سلیمان بن یسارؒ اور عمر بن عبدالعزیزؒ اور ربیعہ بن مالکؒ اور شافعیؒ اور اوزاعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور عبداللہ بن حسنؒ اور امامیہ کا قول یہی لکھا ہے اور ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور ثوریؒ اور ابن ابی لیلیٰؒ اور ابن سیرینؒ کا یہی مذہب ہے کہ صرف ہمسائیگی سے بھی حق شفعہ ثابت ہوتا ہے اور دلیل لی انہوں نے جابرؓ کی اس حدیث سے اور ہم کہتے ہیں کہ اس میں یہ قید ہے کہ جب ان دونوں کا ایک راستہ ہو اور اس سے صاف یہ بات نکلتی ہے کہ اگر راہ ایک نہ ہو تو صرف ہمسائیگی سے یہ حق نہ ہوگا پس یہ حدیث دلیل ہوئی مخالفین کی نہ ان کی اور دلیل لی انہوں نے اس حدیث سے الجار احق بسقبہ جو آگے آتی ہے یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ مراد وہی جار ہے جو شرکت رکھتا ہو جائداد یا اس کے کسی حق میں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جابرؓ اور ابوہریرہؓ کی صحیح حدیثوں میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب جائداد تقسیم ہو جائے اور حدیں معین ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں ہے اور شوکانی نے دررِ بہیہ میں اہل حدیث کا مذہب وہی قرار دیا ہے جو شافعیؒ اور احمدؒ کا قول ہے۔

۲۴۹۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ (اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ)

۲۴۹۶: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنے نزدیکی کا۔

۲۴۹۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ شَرِیْدِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْضٌ لَیْسَ فِیْهَا لِاَحَدٍ قِسْمٌ وَلَا شِرْكٌ اِلَّا الْجِوَارُ؟ قَالَ (اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ).

۲۴۹۷: حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زمین ہے جس میں کسی کا حصہ نہیں ہے اور نہ کوئی شریک ہے مگر ہمسایہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنے نزدیکی ہونے کی وجہ سے۔

تشریح ۞ یہ حدیث ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے دونوں طرف کی حدیثوں میں یوں جمع کیا ہے کہ شفعہ دو قسم ہے ایک تو وہ کہ مالک پر اس کو پیش کرنا شفیع پر واجب ہے اور اگر وہ لینا چاہے تو بالجبر اس کو دینا پڑے گا یہ تو شریک کے لئے ہے اور ایک شفعہ وہ ہے کہ فیما بینہ و بین اللہ ہے تو اس کو شفیع پر عرض کرنا چاہئے لیکن اگر وہ اس کو نہ دینا چاہے تو قضاءً اس پر جبر نہ کیا جائے گا یہ ہمسایہ کے لئے ہے۔

## ۳: بَابُ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

## باب : جب حدود معین ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں ہے

۲۴۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۲۴۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا اس جائیداد میں جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب حد پڑ جائیں (اور تقسیم ہو جائے)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ۔

تو اب شفعہ نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِیُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔ ابو عاصم نے کہا سعید بن مسیب کی روایت مرسل ہے اور ابو سلمہ کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متصل ہے۔

تشریح ❁ یہ حدیث اہل حدیث اور شافعی کی دلیل ہے اب ہر جائداد تقسیم کے قابل ہی نہیں ہے جیسے حمام یا پانی کی چکی تو اس میں شفعہ نہیں ہے اصح قول پر اور موطا میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ شفعہ نہیں ہے کنوئیں اور شہد کے چھتوں پر۔

۲۴۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ (الشَّرِيْكُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا كَانَ)۔

۲۴۹۹: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شریک زیادہ حق دار ہے اپنی نزدیکی کی وجہ سے کوئی چیز ہو۔

۲۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِیْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ)

۲۵۰۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ مقرر کیا ہر جائیداد میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو پھر جب حدیں پڑ جائیں اور راستے جدا ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں ہے۔

## ۴: بَابُ طَلَبِ الشُّفْعَةِ

## باب: شفعہ کی درخواست شفیع کی طرف سے

۲۵۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الشُّفْعَةُ كَحَلِّ الْعِقَالِ)۔

۲۵۰۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا شفعہ ایسا ہے جیسے گرہ کھولنا (یعنی جیسے اونٹ کے گھٹنے کی رسی کھولی جائے تو فوراً اٹھ کھڑا ہوتا ہے اسی طرح بیع کی خبر ہوتے ہی اگر شفیع شفعہ لے تو ٹھیک ہے اور اگر دیر کرے تو شفعہ کا حق باطل ہو گیا)۔

تشریح ❁ اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کیا اس کی سند صحیح ہے اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا شفعہ کا ہر مشترک چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا کہ شفعہ ہر چیز میں ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں مگر علت نکالی ہے اس میں مرسل ہونے کی اور طحاوی نے جابرؓ سے ایسا ہی نکالا اس کی سند میں کچھ برائی نہیں ہے۔ (روضہ)

Marfat.com

تشریح ❁ یہ حدیث ابو حنیفہؒ کی دلیل ہے ان کے نزدیک شفیع کو جب بیع کی خبر پہنچی تو فوراً اس کو طلب کرنا چاہئے اور فقہاء احناف میں یوں ہیں کہ مجلس میں طلب کرنا کافی ہے اگر چہ مجلس دیر تک رہے پس احناف کے نزدیک اگر شفیع فوراً یا اس مجلس میں شفعہ کی طلب نہ کرے تو اس کا حق باطل ہو جاتا ہے اور اہل حدیث کے نزدیک دیر کرنے سے حق شفعہ باطل نہیں ہوتا کیونکہ شفعہ کی حدیثیں مطلق ہیں وہ کہتے ہیں ابن عمرؓ کی یہ حدیث حجت لینے کے لائق نہیں ہے اس کی سند میں محمد بن عبد الرحمٰن بیلمانی ہے اور وہ نہایت ضعیف ہے اور ابن عمرؓ نے کہا کہ اس حدیث کی کچھ اصل نہیں ہے اور ابو زرعہ نے کہا وہ منکر ہے اور بیہقی نے کہا وہ ثابت نہیں ہے۔

۲۵۰۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا شُفْعَةَ لِشَرِيْكٍ عَلٰى شَرِيْكٍ اِذَا سَبَقَهُ بِالشِّرَاءِ وَلَا لِصَغِيْرٍ وَلَا لِغَائِبٍ)۔

۲۵۰۲ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا شفعہ شریک کو شریک پر نہیں ہے جب وہ اس سے پہلے خرید کر چکا ہو (یعنی ایک جائیداد میں زید اور عمرو اور بکر شریک تھے بکر نے اپنا حصہ زید کے ہاتھ بیچ ڈالا تو عمرو کو زید پر شفعہ کا دعویٰ نہ ہوگا کیونکہ زید غیر نہیں ہے بلکہ اس جائیداد کا ایک شریک پہلے سے ہے) اور نہ کمسن (نابالغ) کو اور نہ غائب کو۔

تشریح ❁ اس حدیث کی اسناد میں بھی وہی محمد بن عبد الرحمٰن بیلمانی ہے اور یہ حدیث حجت لینے کے لائق نہیں ہے اور علماء نے اس پر عمل نہیں کیا بلکہ شریک کو دوسرے شریک کے مقابل بھی حق شفعہ ہے اور جائداد دونوں میں تقسیم ہوگی اسی طرح جب شفیع صغیر یا غائب ہو ابن عدیؒ اور ابن حبانؒ نے کہا کہ بیلمانی متہم ہے حدیث بنانے کے ساتھ اور محمد بن حارث بھی اگر وہ زیادہ بن ربیع بصری کا بیٹا ہے تو ضعیف ہے بہر حال یہ حدیث کچھ نہیں ہے اور تعجب ہے سید علامہ سے کہ انہوں نے روضہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اگلی روایت اور اس روایت کو ملا کر ایک حدیث کر دیا ہے اور تصرف کیا ہے اس کے الفاظ میں اور شاید انہوں نے اس مقام میں ابن ماجہ کو نہیں دیکھا۔

Marfat.com

# كِتَابُ اللُّقْطَةِ

## لقطہ کے بیان میں

تشریح ﴿﴾ لقطہ کہتے ہیں گری پڑی چیز کو جو کہیں ملے

### ۱ : بَابُ ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

### باب: اونٹ اور گائے اور بکری کے لقطہ کا بیان

۲۵۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ).

۲۵۰۳: عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی گمشدہ چیز دوزخ کی آگ ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی جو کوئی اس کو بتائے نہیں بلکہ چھپا رکھے اس کے ہضم کرنے کی نیت سے۔

۲۵۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ خَالُ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْبَوَازِيجِ فَرَاحَتِ الْبَقَرُ فَرَأَى بَقَرَةً أَنْكَرَهَا فَقَالَ مَا هٰذِهِ قَالُوا بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ قَالَ فَأَمَرَ بِهَا فَطُرِدَتْ حَتَّى تَوَارَتْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَا يُؤْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ).

۲۵۰۴: منذر بن جریر سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ تھا بوازیج میں (ایک شہر کا نام ہے تکریت کے پاس) تو ایک گائے نکلی انہوں نے اس کوئی گائے سمجھا (یعنی کہیں دور کی) تو پوچھا یہ گائے کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا کسی کی گائے ہے جو ہماری گایوں کے ساتھ آ گئی۔ انہوں نے حکم دیا وہ ہنکا کر نکالی گئی یہاں تک کہ نظر سے غائب ہوگئی پھر کہا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے گمشدہ چیز کو وہی جگہ دے گا جو گمراہ ہوگا۔

تشریح ﴿﴾ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جب تک اس کو نہ بتائے اور تشہیر کرنے کے واسطے گمشدہ چیز لے تو برا نہیں ہے۔ اہلحدیث کے نزدیک ہر ایک گمشدہ جانور لے لینا درست ہے سوا اونٹ کے کیونکہ اونٹ تلف نہیں ہو سکتا وہ پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے وہ لے لے۔ اور یہ مضمون آگے کی حدیث میں آتا ہے۔

۲۵۰۵ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْعَلَاءِ الْأَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۲۵۰۵: زید بن خالد جہنی سے روایت آنحضرتؐ سے پوچھا گیا گم شدہ اونٹ لینا چاہئے یا نہیں؟ آپؐ غصہ ہوئے اور آپؐ کے رخسار مبارک

Marfat.com

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ قَالَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ فَقَالَ (مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَرِدُ الْمَاءَ وَ تَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا) وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ (خُذْهَا فَاِنَّمَا هِىَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ) وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ (اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَاءَ هَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ وَاِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَا لِكَ)

سرخ ہو گئے فرمایا تجھ کو اونٹ سے کیا کام اُس کے ساتھ اس کا جوتا ہے اور مشک ہے (اس کا پیٹ جس میں وہ پانی بھر رکھتا ہے کئی روز کے لئے اور پانی کا محتاج نہیں ہوتا) وہ خود پانی پر جاتا ہے درختوں میں سے کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آن کر اس کو لے لیتا ہے اور آپ ؐ پوچھے گئے گم شدہ بکری سے تو فرمایا اس کو لے لے کیونکہ وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی (وہ اس کو کھا لے گا اگر کوئی اس کی حفاظت نہ کرے گا) اور پوچھے گئے آپ لقطہ (پڑی ہوئی چیز سے) تو فرمایا اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچان رکھ (یعنی اپنے دل میں اس کے نشانی اور حال یاد رکھ) اور ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ (جہاں لوگ جمع ہوتے ہوں بازار میں یا مسجد میں وہاں پکار کر کہتا رہے کہ میں نے ایک چیز پائی ہے جو اس کا پتہ بتلائے اس کو میں دوں گا) پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو خیر ورنہ اپنے مال میں اس کو شریک کر لے۔

## ۲ : بَابُ اللُّقْطَةِ

## باب : پڑی ہوئی چیز کا بیان

۲۵۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَىْ عَدْلٍ ثُمَّ لَا يُغَيِّرْهُ وَلَا يَكْتُمْ فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ۔)

۲۵۰۶: عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی لقطہ پائے تو دو نیک شخصوں کو اس پر گواہ کر لے پھر اس کو نہ بدلے نہ چھپائے اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور نہیں تو وہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے دیتا ہے۔

تشریح ﴿ ﴾ اس کو نکالا احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان نے بھی اور صحیحین میں زید بن خالد کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے چاندی اور سونے کے لقطہ سے تو فرمایا اس کا تھیلہ اور سر بندھن پہچان لے پھر ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ اگر کوئی اس کو نہ پہچانے تو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت ہوگی تیرے پاس جب اس کا مالک آئے اگرچہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد آئے تو اس کو ادا کر اور باقی وہی مضمون ہے جو ابن ماجہ کی روایت میں گزر از ید سے۔

۲۵۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا

۲۵۰۷: سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا جب ہم عذیب میں پہنچے تو میں نے ایک کوڑا پایا ان دونوں نے نہ مانا

Marfat.com

بِالْعُذَيْبِ الْتَقَطْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِيَ الْقِهِ فَاَبَيْتُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَصَبْتُ الْتَقَطْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ ( عَرِّفْهَا سَنَةً ) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْرِفُهَا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ ( عَرِّفْهَا ) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ ( اَعْرِفْ وِعَاءَ هَا وَوِكَاءَ هَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَاِلَّا فَهِيَ كَسَبِيْلِ مَالِكَ)۔

جب ہم مدینہ میں پہنچے تو میں ابی بن کعب کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سو اشرفیاں پائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پوچھا لوگوں سے میں پوچھتا رہا لیکن کسی کو نہ پایا جو ان کو پہچانتا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا سر بندھن اور تھیلہ یاد رکھ پھر ایک سال تک پوچھ اگر اس کا پہچاننے والا آیا تو خیر ورنہ وہ تیرے مال کی طرح ہے۔

تشریح ﴿﴾ مسلم کی روایت میں ہے ورنہ اس سے فائدہ اٹھا اور احمد اور اصحاب سنن نے نکالا کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! اگر لقطہ آباد راہ میں ملے آپ نے فرمایا اس میں اور رکاز میں پانچواں حصہ بیت المال میں دینا چاہئے باقی پانے والے کا ہے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ ایک سال سے زیادہ پوچھنا ضروری نہیں اور ابی کی روایت سے جو بخاری میں ہے یہ نکلتا ہے کہ ایک سال کے بعد بھی پوچھنا ضروری ہے اس میں یوں ہے میں نے ایک تھیلی پائی سو دیناری تو میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ جب بھی میں نے اس کا پہچاننے والا نہ پایا پھر میں دوسری بار آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ جب بھی میں نے اس کا پہچاننے والا نہ پایا پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تیسری بار آپ ﷺ نے فرمایا اس کی تھیلی اور شمار اور سر بندھن کو یاد رکھ اگر اس کا مالک آئے تو خیر ورنہ اس سے فائدہ اٹھا میں نے اس کو خرچ کیا پھر اس کے مالک سے میں مکہ شریف میں ملا اب اختلاف ہے حدیث کے حافظوں کا اس روایت میں بعضوں نے کہا ایک سال پر جو زیادت اس میں مذکور ہے یہ غلطی ہے راوی کی ابن حزمؒ نے ایسا ہی یقین کیا اور ابن جوزی نے کہا سلمہ نے اس میں خطاء کی اور بعضوں نے کہا ایک سال پر بڑھانا استحباباً ہے بطور ورع اور تقویٰ کے اور اگر لقطہ حقیر ہو تو اس کا خرچ کرنا بغیر پوچھنے کے بھی درست ہے کیونکہ حضرت علیؓ کی حدیث میں ہے کہ میں نے ایک دینار پایا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اور انہوں نے اس کو خرچ کیا بغیر پوچھے ہوئے پھر اس کا مالک آیا تو اسی کو ادا کیا اور بعضوں نے کہا کہ حقیر شے کے پوچھنے کی کوئی میعاد مقرر نہیں جب تک مناسب سمجھے پوچھے۔ (روضہ)

٢٥٠٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ح: وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ ( عَرِّفْهَا سَنَةً

٢٥٠٨: زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پوچھے گئے لقطہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلا اگر کوئی اس کو پہچانے تو اس کو دے دے اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کی تھیلی اور بندھن یاد رکھ اور اس کو خرچ کر لے پھر اگر اس کا مالک

Marfat.com

فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَادِّهَا فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادِّهَا إِلَيْهِ ﴾ آئے تو اس کو ادا کر۔

تشریح ❀ مکہ میں جو لقطہ ملے اس کو اور زیادہ دریافت کرنا چاہیے کیونکہ حدیث میں ہے کہ مکہ کا لقطہ درست نہیں مگر اُس کے لئے جو اس کو دریافت کرے اور احمد اور ابوداوٗد نے جابرؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رخصت دی چھڑی' کوڑا اور اسی کے مانند چیزوں میں جب وہ پڑی ہوئی ملیں کہ آدمی اس سے نفع اُٹھائے لیکن اس کی سند میں مغیرہ بن زیادہ ہے۔ اس میں کلام ہے اور ثقہ کہا اس کو وکیع اور ابن معین اور ابن عدی نے اور صحیحین میں ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی راہ میں تو فرمایا کہ اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ شاید صدقہ کی ہو تو میں اس کو کھالیتا اور احمد اور طبرانی اور بیہقی نے یعلی بن مرہ سے روایت کیا کہ جس نے حقیر لقطہ اٹھایا جیسے رسّی یا درہم وغیرہ تو وہ اس کو تین دن تک پوچھے اگر اس سے زیادہ چاہے تو چھ دن تک پوچھے۔ طبرانی نے زیادہ کیا پھر اگر مالک آجائے تو خیر ورنہ اس کو صدقہ کر دے۔ اس کی سند میں عمر بن عبداللہ بن یعلی ضعیف ہے اور عبدالرزاق نے ابوسعید سے نکالا کہ حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار لائے جس کو انہوں نے بازار میں پایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تین دن تک اس کے مالک کو پوچھتا رہ۔ انہوں نے پوچھا کوئی مالک نہیں پایا جو اس کو پہچانے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب اس کو کھالے (یعنی خرچ کرے) اگر لقطہ کھانے کی چیز ہو (جیسے روٹی' میوہ وغیرہ) تو اس کا پوچھنا ضروری نہیں فوراً اس کا کھالینا درست ہے۔

## ۴: بَابُ الْتِقَاطِ مَا أَخْرَجَ الْجُرَذُ

## باب: چوہا بل میں سے جو مال نکالے تو اس کا لینا درست ہے

۲۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي قُرَيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّهَا كَرِيمَةَ بِنْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو أَخْبَرَتْهَا عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْبَقِيعِ وَهُوَ الْمَقْبُرَةُ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ النَّاسُ لَا يَذْهَبُ أَحَدُهُمْ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا فِي الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَإِنَّمَا يَبْعَرُ كَمَا تَبْعَرُ الْإِبِلُ ثُمَّ دَخَلَ خَرِبَةً فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ لِحَاجَتِهِ إِذَا رَأَى جُرَذًا أَخْرَجَ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ آخَرَ حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ

۲۵۰۹: مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک دن بقیع کی طرف گئے حاجت کے لئے وہ قبرستان ہے مدینہ کا اور اُس زمانہ میں لوگ حاجت کے لئے ... تین تین دن کے بعد جاتے اور مینگنیاں پھرتے جیسے اونٹ پھرتا ہے (کیونکہ کھانا کم کھاتے تو پاخانہ بھی کم آتا اور خشک آتا) خیر وہ ایک ویرانے میں گئے اور حاجت کے لئے بیٹھے اتنے میں ایک چوہے کو دیکھا اس نے سوراخ میں سے ایک دینار نکالا پھر بل میں گھس گیا اور ایک اور نکالا یہاں تک کہ سترہ دینار نکالے بعد اس کے ایک سرخ کپڑے کا چیتھڑا نکالا مقداد نے کہا میں نے اس چیتھڑے کو اٹھایا تو اس میں ایک اور دینار تھا خیر وہ اٹھارہ دینار میں نے لئے اور

Marfat.com

اَخْرَجَ طَرَفَ خِرْقَةٍ حَمْرَاءَ۔

قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَلَلْتُ الْخِرْقَةَ فَوَجَدْتُ فِيهَا دِينَارًا فَتَمَّتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا فَخَرَجْتُ بِهَا حَتّٰى اَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ خَبَرَهَا فَقُلْتُ خُذْ صَدَقَتَهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَالَ (ارْجِعْ بِهَا لَا صَدَقَةَ فِيهَا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا) ثُمَّ قَالَ (لَعَلَّكَ اَتْبَعْتَ يَدَكَ فِى الْجُحْرِ) قُلْتُ لَا وَالَّذِىْ اَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ۔

قَالَ فَلَمْ يَفْنَ آخِرُهَا حَتّٰى مَاتَ۔

نکلا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا کہ اس کی زکوٰۃ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے لیجئے یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تو لے جا اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اللہ تجھے برکت دے ان دیناروں میں پھر فرمایا شاید تو نے ہاتھ ڈالا بل میں؟ مقداد نے کہا نہیں قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عزت دی سچائی کے ساتھ۔ راوی نے کہا پھر ان دیناروں میں سے اخیر دینار ختم نہیں ہوا یہاں تک کہ مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر گئے۔

تشریح ﴿﴾ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول کیا اور مقداد کو ان دیناروں میں ایسی برکت دی کہ عمر بھر تک ان میں سے کھاتے رہے اور وہ دینار جب ختم ہوئے تو ان کی عمر بھی ختم ہوگئی۔ یہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شائد تو نے سوراخ میں ہاتھ ڈالا یہ اس لئے کہ مقدار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا یا مال کے لئے حرص کرنے سے اور اس کے لئے کوشش کرنے سے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو مال تیرے پاس آئے اور تو اس کے انتظار میں نہ ہو تو اس کو مانگے تو اس کو لے لے اور جو نہ آئے تو اس کے پیچھے مت لگ۔

## ۴: بَابُ مَنْ اَصَابَ رِكَازًا

## باب: جو شخص رکاز پائے

تشریح ﴿﴾ رکاز کہتے ہیں کان کو اور بعضوں نے کہا ہے کہ کافروں کا دفینہ (یعنی خزانہ) کو کہا جاتا ہے۔

۲۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (فِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ)۔

۲۵۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

تشریح ﴿﴾ جو بیت المال میں داخل کیا جائے گا۔ باقی سب پانے والا کا ہے۔

۲۵۱۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ)۔

۲۵۱۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔

Marfat.com

۲۵۱۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتِ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَيَّانَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ( كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ اشْتَرٰى عَقَارًا فَوَجَدَ فِيْهَا جَرَّةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اشْتَرِ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ بِمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِىْ غُلَامٌ وَ قَالَ الْاٰخَرُ لِىْ جَارِيَةٌ قَالَ فَاَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَلْيُنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَلْيَتَصَدَّقَا)۔

۲۵۱۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں سے ایک شخص نے ایک زمین خریدی پھر اس میں سے ایک سونے کا مٹکا پایا خریدار نے بائع سے کہا میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی اور سونا نہیں خریدا (اب یہ سونا تیرا ہے تو لے لے) بائع بولا میں نے تو زمین اور جو کچھ اس میں تھا وہ تیرے ہاتھ بیچ ڈالی (اب یہ مٹکا تیرا ہی ہے تو ہی رکھ) خیر دونوں لڑتے ہوئے ایک شخص کے پاس گئے اس نے کہا تم دونوں کی اولاد ہے اس نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے وہ شخص بولا اچھا لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور دولہا دولہن اس مال کو لیں اور اپنے اوپر خرچ کریں اور صدقہ بھی دیں۔

Marfat.com

# کِتَابُ الْعِتْقِ

## آزادی کے ابواب

### ۱ : بَابُ الْمُدَبَّرِ

### باب: مدبر کا بیان

تشریح ﴿﴾ مدبر وہ غلام یا لونڈی ہے جس کو مالک نے اپنے مرنے کے بعد آزاد کیا ہو مثلاً یوں کہے جب میں مر جاؤں تو آزاد ہے۔

۲۵۱۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ ۔

۲۵۱۳ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدبر کو بیچا۔

۲۵۱۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَدِيٍّ ۔

۲۵۱۴ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے ہم میں سے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس دوسرا کچھ مال نہ تھا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بیچا پھر اس کو خریدا ابن النحام نے جو بنی عدی میں سے ایک شخص تھا۔

۲۵۱۵ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ ) ۔

۲۵۱۵ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدبر میت کے تہائی مال میں سے آزاد ہو گا (جس قدر ہو خواہ کل یا جزو)۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِيْ ابْنَ شَيْبَةَ يَقُوْلُ هٰذَا خَطَاءٌ يَعْنِيْ حَدِيْثَ ( الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ )

حافظ ابن ماجہ نے کہا میں نے عثمان بن ابی شیبہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث خطا ہے یعنی مدبر کی تہائی مال میں سے آزاد ہونے کی)

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ ۔

حضرت ابوعبیدؒ نے کہا اس حدیث کی اصل کچھ نہیں ہے۔

Marfat.com

تشریح ۞ جابرؓ کی حدیث صحیحین میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدبر کو بیچا اور نعیم بن النحام نے اس کو خریدا اور ابن عمرؓ کی اس حدیث کو دار قطنی نے اور بیہقی نے بھی روایت کیا مرفوعاً اور موقوفاً ایک روایت میں دار قطنی کے یوں ہے کہ مدبر نہ بیچا جائے گا نہ ہبہ کیا جائے گا اور وہ ثلث مال میں سے آزاد ہو گا لیکن اس کی سند میں عبیدہ بن حسان منکر الحدیث ہے اور ابن ماجہ کی سند میں علی بن ظبیان ہے وہ بھی ضعیف ہے اور نووی نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مدبر نہ بیچا جائے اور اس کی بیع جائز نہیں ابوحنیفہؒ بھی یہی کہتے ہیں اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب مالک محتاج ہو تو مدبر کو بیچ سکتا ہے بدلیل جابرؓ کی حدیث کے جو اوپر گزری اور اگر لونڈی کو مدبر کرے تو اس سے وطی کرنا بالا جماع درست ہے۔

## ۲: بَابُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

## باب: ام ولد کا بیان (وہ لونڈی جسکی اولاد ہو مالک سے)

۲۵۱۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ اَمَتُهُ مِنْهُ فَهِیَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ

۲۵۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو وہ مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

تشریح ۞ اس کو روایت کیا امام احمد اور حاکم اور بیہقیؒ نے لیکن اس کی سند میں حسین بن عبد اللہ ہاشمی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۵۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ یَعْنِی النَّهْشَلِیَّ ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَتْ اُمُّ اِبْرَاهِیْمَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ( اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا )

۲۵۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کا ذکر آیا (یعنی حضرت ماریہ قبطیہ کا جو آنحضرت ﷺ کی حرم تھیں) آپ ﷺ نے فرمایا اس کو آزاد کر دیا ابراہیم علیہ السلام نے۔

تشریح ۞ اس کی سند میں بھی وہی حسین بن عبد اللہ ہے۔

۲۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَاِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ كُنَّا نَبِیْعُ سَرَارِیَنَا وَاُمَّهَاتِ اَوْلَادِنَا وَالنَّبِیُّ ﷺ فِیْنَا حَیٌّ لَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

۲۵۱۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہم اپنی لونڈیوں کو اور ام ولد لونڈیوں کو بیچا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں موجود تھے اور ہم کوئی قباحت اس میں نہیں پاتے تھے۔

تشریح ۞ اس حدیث کی سند نہایت عمدہ اور صحیح ہے اور دار قطنی اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ ام ولد آزاد ہے اگرچہ اس کا بچہ ناقص الخلقت ہو اس کی سند بھی ضعیف ہے اور بیہقی نے عبید اللہ بن جعفرؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ سے فرمایا تجھ کو آزاد کیا تیرے بچے نے اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے اور معضل بھی ہے اور ابن حزمؒ نے کہا ابن عباسؓ سے یہ روایت صحیح ہوئی ایسی سند سے جس میں ثقہ ہے اور دار قطنی نے روایت کیا ابن عمرؓ سے کہ منع کیا آنحضرت ﷺ نے امہات اولاد کی بیع سے اور فرمایا نہ وہ بکیں گی نہ ہبہ ہوں گی نہ

Marfat.com

ترکہ میں آئیں گی جب تک ان کا مالک زندہ ہے ان سے فائدہ اٹھائے اور جب وہ مر جائے تو وہ آزاد ہوں گی اور امام مالک نے موطا میں اس کو موقوفا روایت کیا ابن عمرؓ پر اور بیہقی نے اس کو دونوں طرح سے روایت کیا موقوفا اور مرفوعا اور اسی طرح دارقطنی نے بھی پس یہ سب روایتیں گو ہر ایک کی ان میں سے سند قوی نہیں ہے مگر مل کر حجت ہو جاتی ہے اور اہل حدیث اور ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے کہ ام ولد کی بیع درست نہیں اور وہ مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہے اور جن لوگوں نے اس کو جائز رکھا انہوں نے دلیل لی جابرؓ کی حدیث سے اس کو ابو داؤد اور بیہقی نے بھی روایت کیا ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے ہم کو منع کیا ام ولد کے بیچنے سے ہم نے چھوڑ دیا اور اس کو روایت کیا احمد اور ابن حبان اور حاکم نے بھی اس میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع تھی اور صحابہ میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا جو مشہور ہے۔

مترجم کہتا ہے اہل حدیث اور حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ جابر کو نسخ کی خبر نہیں ہوئی پہلے ام ولد کی بیع جائز ہو گی پھر آپ ﷺ نے اس سے منع کیا ہو گا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس سے منع کیا جیسے جابر نے متعہ کے باب میں بھی ایسی ہی روایت کی ہے کہ ہم متعہ کرتے رہے آنحضرت ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے شروع خلافت میں پھر عمرؓ نے اس سے منع کیا حالانکہ متعہ کی حلت بالاجماع الا ماشاء اللہ منسوخ ہے اور جابرؓ کو اس کے نسخ پر اطلاع نہیں ہوئی اسی طرح اس ممانعت کی بھی جابرؓ کو خبر نہیں ہوئی ہو گی۔

## ۳: بَابُ الْمُكَاتَبِ

## باب: مکاتب کا بیان

تشریح ۞ مکاتب وہ لونڈی یا غلام جس سے مالک کہے تو اتنا مال ادا کرے تو تو آزاد ہے۔

۲۵۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ الْغَازِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِیْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ يُرِيْدُ التَّعَفُّفَ).

۲۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین آدمی ہیں ان سب کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کو ضروری ہے ایک تو وہ جو جہاد کرتا ہو اللہ کی راہ میں (کافروں سے لڑتا ہو دین کی ترقی کے لئے نہ دنیا کے واسطے) دوسرے جو مکاتب ہو اقصد رکھتا ہو کتابت ادا کرنے کا تیسرا جو نکاح کرنا چاہتا ہو زنا سے محفوظ رہنے کے لئے۔

۲۵۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَيُّمَا عَبْدٍ كُوْتِبَ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اُوْقِيَّاتٍ فَهُوَ رَقِيْقٌ).

۲۵۲۰: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو غلام مکاتب کیا جائے سو اوقیہ پر (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) پھر وہ سب ادا کر دے مگر دس اوقیہ اس کے ذمہ رہ جائیں گے تو وہ غلام ہی رہے گا اس کا مضمون صحیح ہے لیکن سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے)۔

تشریح ۞ جب تک کل بدل کتابت ادا نہ کرے اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم نے بھی روایت کیا

Marfat.com

اور کہا صحیح ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں ہے کہ مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے مسوی میں ہے کہ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہؒ کا یہی مذہب ہے لیکن شوکانی نے درر میں اہلحدیث کا مذہب یہ قائم کیا ہے کہ مکاتب جب کل مال ادا کر دے تو پورا آزاد ہو جائے گا اور جو مال کا ایک حصہ ادا کرے تو اسی قدر حصہ اس میں سے آزاد ہوگا اور دلیل ان کی حدیث ہے ابن عباسؓ کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مکاتب جتنا بدل کتابت ادا کر چکا ہوا تنے کی دیت آزاد کی ہوگی اور باقی کی دیت غلام کی ہوگی روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی اور احمد اور ابوداؤد نے حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی روایت کیا اور ممکن ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث کی تاویل کہ یہ ان احکام میں ہے جن میں تفریق نہیں ہوسکتی۔

٢٥٢١: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ (اِذَا كَانَ لِاِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّىْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ).

٢٥٢١: ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پاس مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کے بدل کتابت کو کافی ہو تو اس سے پردہ کرلے اس کی سند میں ایک راوی نبہان ہے جس کے متعلق بعض نے ضعف کا حکم لگایا ہے۔

تشریح ❁ یہ حکم احتیاطاً ہے اور بعضوں نے کہا خاص ہے آنحضرت ﷺ کی ازواج سے اور غیر عورتوں میں یہ حکم ہے کہ جب مکاتب بدل کتابت ادا کر دے اس وقت اس سے پردہ کریں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اپنے غلام سے عورت کو پردہ کرنا ضروری نہیں گو وہ جوان بالغ ہو کیونکہ قرآن پاک میں ہے **وما ملکت ایمانھن** اور اہل حدیث اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پردہ کرنا چاہئے۔

٢٥٢٢: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَرِيْرَةَ اَتَتْهَا وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ قَدْ كَاتَبَهَا اَهْلُهَا عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فَقَالَتْ لَهَا اِنْ شَاءَ اَهْلُكِ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ الْوَلَاءُ لِيْ قَالَ فَاَتَتْ اَهْلَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ تَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لَهُمْ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (افْعَلِىْ) قَالَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ

٢٥٢٢: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے بریرہؓ ان کے پاس آئی وہ مکاتبہ تھی اس کے مالکوں نے اس کو مکاتب کیا تھا نو اوقیہ پر تو حضرت عائشہؓ نے اس سے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں ان کو نو اوقیہ یکمشت دے دیتی ہوں مگر تیری ولاء (یعنی حق میراث) میں لوں گی بریرہ اپنے مالکوں کے پاس آئی اور ان سے بیان کیا انہوں نے نہ مانا مگر اس شرط پر کہ ولاء وہ خود لیں گے یہ حضرت عائشہؓ نے جناب آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو ولاء کی شرط انہی کے لئے کرلے (اور بریرہ کا روپیہ ادا کر کے اس کو آزاد کر دے اس شرط سے ہوتا کیا ہے ولاء اسی کو ملتی ہے جو غلام یا لونڈی کو آزاد کرے پس ہر طرح ولاء تیرا حق ہے) حضرت عائشہؓ نے کہا پھر آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا

Marfat.com

النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ( مَا بَالُ رِجَالٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ کُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ کَانَ مِائَةَ شَرْطٍ کِتَابُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ )

اللہ کی تعریف اور ستائش کی پھر فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگر چہ وہ سو شرطیں ہوں (یعنی سو بار اس کی شرط کرلے) اللہ کی کتاب پر چلنا زیادہ ضروری ہے اور اللہ کی شرط یہ ہے کہ اسی کو ولاء ملے گی جو آزاد کرے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مکاتب جب بدل کتابت کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو وہ پھر غلام ہو جاتا ہے اور اس کی بیع درست ہو جاتی ہے اور بریرہ کا یہی حال ہوا تھا جب تو حضرت عائشہؓ نے اس کو خرید کر کے آزاد کیا اور بعض لوگوں نے مکاتب کی بھی بیع جائز رکھی ہے ان میں سے ہیں عطا اور نخعی اور احمد اور ابن مسعود اور ربیعہ اور ابو حنیفہؒ اور شافعی اور مالک نے کہا اس کی بیع جائز نہیں مگر جب وہ بدل کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہو جائے اور بعضوں نے کہا اس کی بیع آزاد کرنے کے لئے درست ہے لیکن خدمت کرنے کے لئے درست نہیں (عینی)۔

## ۴: بَابُ الْعِتْقِ

## باب : آزاد کرنے کا ثواب

۲۵۲۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ قُلْتُ لِکَعْبٍ یَا کَعْبَ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ( مَنْ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا کَانَ فِکَاکَهٗ مِنَ النَّارِ یُجْزِیْ کُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ بِکُلِّ عَظْمٍ مِنْهُ وَمَنْ اَعْتَقَ امْرَاَتَیْنِ مُسْلِمَتَیْنِ کَانَتَا فِکَاکَهٗ مِنَ النَّارِ یُجْزِیْ بِکُلِّ عَظْمَیْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْهُ ).

۲۵۲۳ : حضرت شرحبیل بن سمط سے روایت ہے کہ میں نے کعب سے کہا اے کعب بن مرہ ہم سے حدیث بیان کرو آنحضرت ﷺ کی اور احتیاط رکھو انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے جو کوئی شخص مسلمان مرد کو آزاد کرے وہ اس کا فدیہ ہوگا دوزخ سے اس کی ہر ہڈی کے بدل اور جو کوئی دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے وہ دونوں اس کی فدیہ ہوں گی دوزخ سے ان دونوں عورتوں کی دو دو ہڈیاں اس کی ایک ہڈی کے مقابل (کیونکہ دو عورتیں ایک مرد کے برابر ہیں)۔

۲۵۲۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ (اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَغْلَاهَا ثَمَنًا ).

۲۵۲۴ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا غلام یا لونڈی آزاد کرنا افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو پسند ہو اس کے مالکوں کو اور اس کی قیمت بہت گراں ہو۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ کی راہ میں ہمیشہ عمدہ اور قیمتی چیز دینا بہتر ہے کیونکہ وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے اس کو کسی چیز کی پرواہ نہیں اور ادب بھی یہی ہے کہ ایسے بادشاہ کی درگاہ میں اس کے نام پر وہی چیز دیں جو نہایت محبوب اور مرغوب اور قیمتی ہو لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔

Marfat.com

## ۵: بَابُ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

## باب : جو شخص اپنے محرم ناتے والے کا مالک ہو جائے

۲۵۲۵ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَاِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)

۲۵۲۵ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے محرم ناتے والے کا مالک ہو جائے وہ آزاد ہو جائے گا۔

تشریح ۞ اس کو نکالا احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے بھی اور یہ حسن کی روایت ہے سمرہ سے اس کی سماع میں اختلاف ہے علی بن مدینی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور بخاری نے کہا یہ صحیح نہیں ہے۔

۲۵۲۶ :حَدَّثَنَا رَاشِدُ ابْنُ سَعِيْدِ الرَّمْلِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَا :ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ).

۲۵۲۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم ناتے والے کا مالک ہو جائے وہ آزاد ہو جائے گا۔

تشریح ۞ اس کو نسائی اور ترمذی اور حاکم نے بھی روایت کیا اور یہ روایت ہے حمزہ کی ثوری سے انہوں نے ابن دینارؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو سفیان سے کسی نے روایت کیا ہو سوا ضمرہ کے اور ترمذی نے کہا ضمرہ کی متابعت نہیں ہوئی اس روایت پر لیکن ضمرہ کو ثقہ کہا ابن معین وغیرہ نے اور صحیحین میں اس سے روایت کی اور ضمرہ کی اس روایت کو بھی علامہ ابن حزم اور عبدالحق اور ابن قطان نے صحیح کہا اور ابو داؤد اور نسائی نے حضرت عمرؓ سے موقوفاً ایسا ہی روایت کیا لیکن وہ منقطع ہے کیونکہ قتادہ نے حضرت عمرؓ سے نہیں سنا اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ جو کوئی ناتے والے محرم کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور احمد اور اہلحدیث کا اور شافعی اور جماعت علماء نے کہا کہ اولاد اور باپ اور ماں آزاد ہوں گے اور مالک نے کہا بھائی بھی آزاد ہو جائیں گے اور یہ خلاف نہیں ہے ابو ہریرہؓ کی حدیث کے جس کو امام مسلم نے نکالا کہ بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر جب اس کو غلام پائے اور خرید کر کے آزاد کرے کیونکہ آزاد کرنے سے یہاں یہی مطلب ہے کہ اس کو خریدے اور خریدنا اس کا یہی آزاد کرنا ہے اور ظاہریہ نے اسی حدیث سے دلیل لے کر کہا ہے کہ کوئی ناتے والا محرم خریدنے سے آزاد نہ ہوگا (روضہ)۔

## ۶: بَابُ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَاشْتَرَطَ خِدْمَتَهُ

## باب: جو شخص ایک غلام کو آزاد کر دے لیکن اس سے شرط لگا لے خدمت کی

۲۵۲۷ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِيْنَةَ اَبِيْ عَبْدِ

۲۵۲۷ : حضرت سفینہ بن ابی عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ کو آزاد کیا اور یہ شرط

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ قَالَ اَعْتَقَتْنِیْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطَتْ عَلَیَّ اَنْ اَخْدُمَ النَّبِیَّ ﷺ مَا عَاشَ۔

لگائی مجھ سے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت کروں آپ ﷺ کی زندگی تک۔

تشریح ۞ اہل حدیث کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اس کو روایت کیا احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی اور کہا اس کی سند میں کوئی برائی نہیں اور حاکم نے بھی اس کو روایت کیا لیکن اس کی سند میں سعید بن جمہان ہے ابن معین نے اس کو ثقہ کہا اور ابو حاتم نے کہا اس سے حجت نہ لی جائے گی (روضہ)۔

## ۷: بَابُ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ

## باب: ایک مشترک غلام ہو اور شریک اپنا حصہ آزاد کر دے

۲۵۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ اَوْ شِقْصًا فَعَلَیْهِ خَلَاصُهٗ مِنْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ اسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ قِیْمَتَهٗ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ)

۲۵۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنا حصہ کسی بردے میں آزاد کر دے تو اگر وہ مال دار ہو (یعنی آزاد کرنے والا) تو باقی حصوں کو بھی چھڑانا اس کو لازم ہو گا (دوسرے شریکوں کو دام دے کر) اور جو مال دار نہ ہو تو اس بردے سے مزدوری کرا دیں گے اپنی قیمت ادا کرنے کے لئے لیکن اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں گے۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

۲۵۲۹: حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ حَكِیْمٍ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ اُقِیْمَ عَلَیْهِ بِقِیْمَةِ عَدْلٍ فَاَعْطٰی شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ اِنْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ وَعَتَقَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)۔

۲۵۲۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی اپنا حصہ آزاد کر دے کسی غلام میں سے تو اب اس کی قیمت ایک عادل شخص لگائے گا اور کل شریکوں کو ان کے حصوں کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہو گی اگر اس کے پاس اتنا مال ہو یعنی غلام کی قیمت کے موافق تو پورا غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا نہیں تو جس قدر حصہ اس کا آزاد ہوا اتنا آزاد ہوا۔

تشریح ۞ اب باقی حصوں کے لئے اس سے محنت لیں گے جیسے اوپر کی حدیث میں ہے یہ حدیث بھی صحیحین میں موجود ہے اور احمد اور نسائی نے ابو الملیح سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک شخص نے اپنے حصہ کو غلام میں سے آزاد کر دیا پھر یہ مقدمہ آنحضرت ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ نے اس غلام کا چھڑانا آزاد کرنے والے کے مال سے لازم کیا اور فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے اور امام احمد نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کیا کہ ان کا غلام تھا ایک طہمان نامی یا ذکوان تو ان کے دادا نے اپنا آدھا حصہ اس غلام میں سے آزاد کر دیا پھر یہ مقدمہ آنحضرتؐ کے پاس گیا آپؐ نے فرمایا تو آزاد ہو گا اپنی آزادی کے حصے میں اور غلام رہے گا اپنی

Marfat.com

غلامی کے حصے میں تو وہ خدمت کرتا تھا اپنے مالک کی یہاں تک کہ مرگیا اس کے راوی ثقہ ہیں اور طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا اب علماء کرام نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ ایک حصے کے آزاد ہوتے ہی آیا کل غلام آزاد ہو جائے گا یا جب دوسرے حصوں کی قیمت اور شریکوں کو مل جائے گی اس وقت پورا آزاد ہوگا (روضہ)۔

## ٨: بَابُ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ

## باب: جوکوئی ایک غلام کو آزاد کرے اور اس کے پاس مال ہو

۲۵۳۰: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِيْعَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ مَالَهٗ ، فَيَكُوْنَ لَهٗ)

وَ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ اِلَّا اَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ۔

۲۵۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام آزاد کرے اور اس غلام کے پاس مال ہو تو وہ مال غلام ہی کا ہوگا مگر یہ کہ مولیٰ آزاد کرتے وقت یوں کہہ دے کہ مال میرا ہے تو مال مولیٰ کو مل جائے گا ابن لہیعہ کی روایت میں یوں ہے مگر یہ کہ مولیٰ استثنا کر دے مال کا۔

تشریح ❁ یعنی یوں کہہ دے کہ اس شرط پر آزاد کرتا ہوں کہ مال میرا ہے تو مال مولیٰ کو ملے گا ظاہریہ کا عمل اس حدیث کے موافق ہے کہ آزاد کرتے وقت جو مال غلام کے پاس ہو وہ غلام ہی کا ہوگا اور جمہور علماء نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا تو اس کا مال مولیٰ کا ہے اور حسن اور عطا اور نخعی اور مالک اور اہل حدیث ظاہریہ کے موافق ہیں۔

۲۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِیُّ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ عُمَيْرٍ وَهُوَ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ يَاعُمَيْرُ اِنِّیْ اَعْتَقْتُكَ عِتْقًا هَنِيْئًا ، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ غُلَامًا وَلَمْ يُسَمِّ مَالَهٗ فَالْمَالُ لَهٗ) فَاَخْبِرْنِیْ مَا مَالُكَ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِجَدِّیْ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۲۵۳۱: حضرت عمرو سے روایت ہے جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے ابن مسعودؓ کے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا اے عمیر میں تجھ کو آزاد کرتا ہوں آرام اور راحت کے ساتھ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص نے اپنے غلام کو آزاد کیا اور اس کے مال کا ذکر نہیں کیا تو وہ مال غلام ہی کو ملے گا تو مجھ کو بتلا تیرے پاس کیا مال ہے۔

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو کہ اوپر گزرا ہے۔

Marfat.com

## ٩: بَابُ عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

## باب: ولدالزنا کی آزادی کا بیان

۲۵۳۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ يَزِيْدَ الضِّنِّيِّ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا فَقَالَ ( نَعْلَانِ اُجَاهِدُ فِيْهِمَا خَيْرٌ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا ) ۔

۲۵۳۲: میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو لونڈی تھیں جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا ولدالزنا کی آزادی کو آپ ﷺ نے فرمایا دو جوتیاں جن کو میں پہن کر جہاد کروں ولدالزنا کو آزاد کرنے سے بہتر ہیں (اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے ابو یزید منکر الحدیث ہے اور مجہول ہے۔

تشریح ۞ حالانکہ ولدالزنا کا کوئی قصور نہیں قصور اس کے ماں باپ کا ہے مگر ان کے فعل کی نحوست نے اس تک اثر کیا یہاں تک کہ لوگوں نے ولدالزنا کی امامت نماز میں بھی مکروہ رکھی ہے۔

## ١٠: بَابُ مَنْ اَرَادَ عِتْقَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ فَلْيَبْدَأْ بِالرَّجُلِ

## باب: جو شخص میاں بیوی دونوں کو آزاد کرنا چاہے تو پہلے میاں کو آزاد کرے

تشریح ۞ اس میں یہ حکمت ہے کہ جب میاں پہلے آزاد ہو جائے گا تو عورت کا نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہ رہے گا اگر عورت پہلے آزاد کی جائے گی تو احتمال ہے کہ وہ نکاح فسخ کر ڈالے تو خاوند کو رنج اور ملال ہو جیسے بریرہ نے اپنے خاوند کے ساتھ کیا تھا اگر دونوں کو ایک ساتھ ہی آزاد کر دے تو بھی یہ اندیشہ نہ ہوگا۔

۲۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ زَوْجٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُعْتِقَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ( اِنْ اَعْتَقْتِهِمَا فَابْدَئِىْ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ )۔

۲۵۳۳: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ان کے پاس ایک غلام تھا اور ایک لونڈی دونوں میاں بیوی تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو ان کو آزاد کرے تو پہلے مرد کو آزاد کر پھر عورت کو۔

Marfat.com

# كِتَابُ الْحُدُوْدِ

## حدوں کے ابواب

تشریح ۞ حدود وہ سزائیں جو شریعت میں بعض گناہوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے زنا کی سزا پتھروں سے مار ڈالنا یا سو کوڑے لگانا اور چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا اور شراب پینے کی سزا جوتوں اور کوڑوں سے مارنا اور تہمت لگانے کی سزا اسی کوڑے مارنا رہزنی کی سزا قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا یا جلاوطن کرنا۔

### ۱: بَابُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ

### باب: مسلمان کا قتل درست نہیں مگر تین وجہوں میں سے ایک وجہ سے

۲۵۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يَذْكُرُوْنَ الْقَتْلَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِي بِالْقَتْلِ فَلِمَ يَقْتُلُوْنِي وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِي اِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنٰى وَهُوَ مُحْصَنٌ فَرُجِمَ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْرَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهِ ) فَوَ اللّٰهِ ! مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي اِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا مُسْلِمَةً وَ لَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ ۔

۲۵۳۴: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیفؓ سے روایت حضرت عثمانؓ (جب باغیوں نے ان کو گھیر لیا تھا) اوپر برآمد ہوئے اور ان کی تین باتیں سنیں وہ حضرت عثمانؓ کو قتل کرنا چاہتے تھے تو انہوں نے کہا یہ لوگ مجھے دھمکی دیتے ہیں قتل کی تو کیوں مجھ کو قتل کرتے ہیں حالانکہ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے مسلمان آدمی کا خون کرنا درست نہیں مگر تین باتوں میں سے ایک بات کے سبب سے ایک تو وہ شخص جو محصن ہو کر زنا کرے وہ رجم (سنگسار) کیا جائے گا دوسرے وہ جو ناحق کسی کو قتل کرے (وہ قصاص میں مارا جائے گا) تیسرے وہ جو اسلام لا کر پھر مرتد ہو جائے تو قسم خدا کی میں نے کبھی زنا نہیں کیا نہ جاہلیت کے زمانہ میں نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے کسی مسلمان کو مارا نہ میں مرتد ہوا اسلام لانے کے بعد۔

تشریح ۞ یہ حضرت عثمانؓ نے حجت قائم کی ان باغیان بے رحم پر جو آپؓ کے قتل کے درپے تھے لیکن انہوں نے اس حجت کا کوئی جواب نہیں دیا اور بڑی بے رحمی کے ساتھ گھر میں گھس کر آپؓ کو قتل کیا اس وقت آپؓ روزہ دار تھے اور

Marfat.com

تلاوت قرآن میں مصروف تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۵۳۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِیْ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)۔

۲۵۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان آدمی کا خون کرنا حلال نہیں ہے جو گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے یا تو قصاص میں یعنی جانوں کے عوض یا ثیب ہو کر زنا کرے یا جو اپنا دین چھوڑ دے اور مسلمان کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

تشریح ﴿﴾ پس جہاں توحید اور رسالت کو مانا وہ محمدی ہو گیا اب اس کا قتل کرنا نا درست ٹھہرا اگرچہ وہ اور مسائل جزئیہ میں کتنا ہی اختلاف رکھتا ہو افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس عمدہ قانون کو بالائے طاق رکھ کر آپس ہی میں ہنگامہ کارزار گرم کیا اور لگے مسلمان مسلمانوں ہی کو مارنے اور ان کے بعض جاہل ملان اور مولوی جن کو خدا غارت کرے لگے فتویٰ دینے کہ فلاں مسلمان اس مسئلے میں خلاف کرنے سے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہو گیا حالانکہ حدیث صحیح سے صاف یہ ثابت ہے کہ جو توحید اور رسالت کو مانتا ہو وہ محمدی ہے اس کا قتل کرنا کسی طرح درست نہیں اب اگر یہ کہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مانعین زکوٰۃ پر جہاد کیا تھا حالانکہ وہ توحید اور رسالت کو مانتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے رکن ہے زکوٰۃ اسلام کا اور اس کے ساتھ بھی ابوبکرؓ پر اور صحابہ نے اعتراض کیا تھا جب انہوں نے ان لوگوں سے لڑنا چاہا تھا لیکن ابوبکرؓ امام اور خلیفہ وقت تھے اور ان کی اطاعت بموجب حدیث نبوی واجب تھی اور انہوں نے دلیل لی دوسری احادیث و آیات سے اب ایسا امام اور خلیفہ مفترض الطاعات کون ہے جس کے ماتحت ہو کر تم مسلمانوں سے لڑتے ہو اور ان کو ستاتے ہو اور بات بات پر مارکوٹ اور زدوکوب اور سب وشتم کا ارتکاب کرتے ہو بھلا رفع یدین کرنا یا نہ کرنا آمین پکار کر یا آہستہ کہنا ہاتھ زیر ناف یا سینے پر باندھنا یہ بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے لئے مسلمان سے فتنہ وفساد اور ان کی عزت اور جان پر صدمہ پہنچایا جائے ارے احمق ذرا تم غور کرو یہ تو سب طرح ہماری شریعت میں جائز ہے اور ہر ایک طرح آنحضرتؐ سے منقول ہے پھر کیا تم سنت نبوی پر عمل کرنے والوں کو مارنا چاہتے ہو تمہاری بھی مثل وہی ہے جو قاتلین حضرت عثمانؓ کی تھی لاحول ولاقوۃ آنحضرتؐ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے پس اب بھی اے مسلمانو! اس نکتہ کو سمجھ جاؤ اور سب محمدی شیعہ ہوں یا سنی حنفی ہوں یا شافعی مقلد ہوں یا اہلحدیث مل کر ایک ہو جاؤ اور آپس میں محبت اور اتفاق سے بسر کرو اور اپنی کوششیں مل کر اسلام کی ترقی میں صرف کرو اور اسلام کے دشمنوں سے مل کر مقابلہ کرو اور آپس میں شیر وشکر کی طرح رہو اب کہاں تک مخالفین کو اپنے اوپر ہنساؤ گے اور خوش کرو گے جب تم آمین یا رفع یدین پر لڑتے ہو تو یہود ونصاریٰ تمہاری حماقت پر ہنستے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں خدا کرے مسلمان میں اس سے بھی زیادہ تعصب اور اختلاف اور پھوٹ اور نفاق پھیلے خدا کرے ان میں دو آدمی بھی مل کر نہ رہیں برخلاف مسلمانوں کے نصاریٰ میں متعدد فرقے ہیں اور ہر ایک دوسرے کو ناری خیال کرتا ہے پر عیسیٰ کے ماننے کی وجہ سے سب

Marfat.com

ایک رہتے ہیں اور غیر مذہب والوں سے مقابلہ کرتے وقت سب ایک دوسرے کے مددگار اور معاون رہتے ہیں تم بھی ایسا ہی کرو اور جو کوئی حضرت محمد ﷺ کو سچا رسول اور خاتم الانبیاء جانے اس کو اپنا بھائی سمجھو گو اور مسئلوں میں اختلاف کرتا رہے۔

## ۲: بَابُ الْمُرْتَدِّ عَنْ دِيْنِهٖ

## باب: دین سے پھر جانے والا

۲۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ))

۲۵۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کرے) اس کو قتل کرو۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا اور ابو موسیٰ کی حدیث صحیحین میں ہے معاذ بن جبل ان کے پاس گئے یمن میں وہاں ایک شخص بندھا ہوا تھا انہوں نے پوچھا یہ کون ہے ابو موسیٰ نے کہا یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا اب پھر یہودی ہو گیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک قتل نہ کیا جائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے موافق اور مرتد عام ہے مرد ہو یا عورت وہ قتل کے لائق ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا عورت کو قتل نہیں کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ پھر مسلمان ہو جائے اور فقہاء نے کہا ہے کہ مرتد کو پہلے جو اسلام میں شبہ ہوا ہو اس کو جواب دے کر اس کے شبہ کو صاف کر دیں گے اور تین دن تک قید کر رکھیں گے اگر اس پر بھی مسلمان نہ ہو تو اس کو قتل کریں گے۔

۲۵۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ اَشْرَكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ عَمَلًا حَتّٰى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ))۔

۲۵۳۷: بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مشرک سے جو اسلام لائے پھر شرک کرنے لگے کوئی عمل قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ مشرکوں سے جدا ہو کر مسلمانوں کی جماعت میں جائے۔

تشریح ۞ یعنی دارالکفر سے ہجرت کر کے دارالاسلام میں آ جائے اور مراد وہ دارالکفر ہے جہاں مسلمان اسلام کے ارکان اور عبادات بجا نہ لا سکیں ایسی جگہ سے ہجرت کرنا فرض ہے اور بعضوں نے کہا مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہونے سے یہ غرض ہے کہ کافروں کی رسوم اور عادات چھوڑ دے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے۔

## ۳: بَابُ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ

## باب: حدوں کا قائم کرنا

۲۵۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ اَبِ الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ اَبِيْ شَجَرَةَ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

۲۵۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے ایک حد قائم کرنا چالیس دن تک پانی برسنے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے شہروں میں اس کی سند میں سعید

Marfat.com

فِی بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ) بن سنان ضعیف ہے۔

تشریح ⚘ جیسے پانی برسنے سے ملک کی آبادی ہوتی ہے رعایا کی زندگی ایسے ہی حدیں قائم کرنے سے ہوتی ہے مجرمین کو سزا ہوتی ہے لوگوں کے جان اور مال محفوظ رہتے ہیں خلق خدا کو راحت حاصل ہوتی ہے۔

۲۵۳۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَانَا عِيسَى بْنُ يَزِيدَ ( اَظُنُّهُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ ) عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوا اَرْبَعِينَ صَبَاحًا )

۲۵۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حد زمین میں جاری کی جائے وہ بہتر ہے زمین والوں کے لئے چالیس دن تک بارش ہونے سے۔

۲۵۴۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ جَحَدَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَقَدْ حَلَّ ضَرْبُ عُنُقِهِ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَلَا سَبِيلَ لِاَحَدٍ عَلَيْهِ ، اِلَّا اَنْ يُصِيبَ حَدًّا فَيُقَامَ عَلَيْهِ )

۲۵۴۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت کا انکار کرے (یعنی اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام نہ سمجھے) اس کی گردن مارنا درست ہو گیا (کیونکہ جب اس نے قرآن کو نہ مانا تو گویا حضرت ﷺ کی رسالت کو بھی نہ مانا) اور جس شخص نے کہا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور اس کا پیغام پہنچانے والے تو اب اس پر زیادتی کرنے کا (یعنی اس کو ستانے کا) کوئی راستہ باقی نہیں رہا مگر جب وہ حد کا کوئی کام کرے تو اس کو حد لگائی جائے گی اس کی سند میں حفص بن عمر مختلف فیہ ہے۔

۲۵۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْمَفْلُوجُ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْوَلِيدِ عَنْ اَبِي صَادِقٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ( اَقِيمُوا حُدُودَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ )۔

۲۵۴۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حدوں کو قائم کرو ہر شخص میں خواہ وہ ناتے والا ہو نزدیک یا دور کا اور اللہ کے کام میں کسی ملامت یا عیب جوئی کا خیال نہ کرو۔

## ۴: بَابُ مَنْ لَا يُجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

## باب: جس پر حد واجب نہیں ہے

۲۵۴۲: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

۲۵۴۲: عطیہ قرظی سے روایت ہے ہم پیش کئے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے قریظہ کے دن (یعنی جس دن بنی قریظہ کے یہودی سب مارے گئے) تو جس کے زیر

Marfat.com

يَقُوْلُ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِيْ۔

ناف کے بال اگ آئے تھے وہ قتل کیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے وہ چھوڑ دیا گیا (نابالغ سمجھ کر) تو میں ان لوگوں میں تھا جو چھوڑ دیئے گئے۔

۲۵۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ فَهَا اَنَاذَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔

۲۵۴۳: حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اب میں تم لوگوں میں موجود ہوں۔

۲۵۴۴ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ قَالُوْا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاَنَا بْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ۔

قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ خَلَافَتِهٖ فَقَالَ هٰذَا فَصْلُ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ۔

۲۵۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں پیش کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احد کے دن اور میں چودہ برس کا تھا (مجاہدین میں شریک کرنے کے لئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو منظور نہ کیا تو پھر میں پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خندق کے دن اس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے تئیں منظور کر لیا نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی جب وہ خلیفہ تھے انہوں نے کہا پس یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی۔

تشریح ❁ بلوغ کی کئی نشانیاں ہیں زیر ناف کے بال اگ آنا احتلام ہونا پندرہ برس کی عمر ہو جانا ہر ایک کو علماء نے اختیار کیا ہے۔

## ۵: بَابُ السَّتْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَدَفْعِ الْحُدُوْدِ بِالشُّبُهَاتِ

## باب: مسلمان کا عیب ڈھانپنا اور حدوں کا شبہوں سے دفع ہو جانا

تشریح ❁ یعنی حاکم تک مقدمہ لے جانے سے پہلے اس کو چھپا ڈالو اس سے کہہ دو توبہ اور استغفار کرلے اور خاموش ہو رہے یا مراد یہ ہے کہ حاکم کو چاہئے کہ جب وجہ ثبوت کامل ہو اور کوئی شبہ نہ رہے اس وقت حد کا حکم دے ورنہ حد کو ساقط کر دے اگر ذرا سا بھی شبہ ہو یا مراد یہ ہے کہ جب مجرم حد کے قابل حاکم کے سامنے آئے اور جرم کا اقرار کرے تو حاکم اس کو تسلیم کر لے اس طرح سے مثلاً زنا کے جرم میں کہے شائد تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا۔

۲۵۴۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۲۵۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ( مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ )

مسلمان کا عیب ڈھانپے گا اللہ اس کا عیب ڈھانپے گا دنیا اور آخرت میں۔

۲۵۴۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( اِدْفَعُوا الْحُدُوْدَ مَا وَجَدْتُمْ لَهُ مَدْفَعًا )

۲۵۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دفع کرو تم حدوں کو جہاں تک تم دفع کرنے کا طریقہ پاؤ اس کی سند میں ابراہیم بن فضل مخزومی ہے اس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔

تشریح ۞ یعنی آپ کا یہ ارشاد کہ اگر فاطمہ چوری کرے بالفرض والتقدیر ہے ورنہ حضرت فاطمہ کی شان اس سے بڑی ہے کہ وہ ایسے گناہوں میں مبتلا ہوں وہ محفوظ مطہرہ تھیں بنص قرآنی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔

۲۵۴۷ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ ( مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِيْ بَيْتِهِ )۔

۲۵۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا قیامت کے دن اور جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کو ذلیل کرے اللہ اس کو ذلیل کرے گا یہاں تک کہ اس کو ذلیل کرے گا اس کے گھر میں (اس کی سند میں محمد بن عثمان ضعیف ہے)۔

تشریح ۞ یہ امر مجرب ہے چاہ کن راہ چاہ در پیش جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا عیب فاش کرتا ہے اس کو ذلیل کرنے کے لئے وہ اس سے بڑھ کر عیب میں گرفتار ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر ذلیل اور خوار ہوتا ہے اللہ بچائے۔

## ٦: بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

## باب: حدوں میں شفاعت کرنے کا بیان

۲۵۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ ( يَا

۲۵۴۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے مخزوم کی ایک عورت نے (فاطمہ بنت اسود بن عبدالاسد جو مخزومیہ قریشیہ تھیں) چوری کی قریش کے لوگ اس کی وجہ سے سخت فکر مند ہوئے (انہوں نے چاہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور آنحضرت ﷺ معاف کر دیں) انہوں نے کہا اس عورت کے باب میں آنحضرت ﷺ سے کون عرض کرے لوگوں نے کہا اتنی جرأت کوئی نہیں کر سکتا سوا اُسامہ بن زید کے جو آنحضرت ﷺ کے چہیتے (محبوب) ہیں آخر اسامہ نے اس کے باب میں آپ ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا

Marfat.com

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا ، اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَدْ اَعَاذَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تَسْرِقَ وَكُلُّ مُسْلِمٍ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَقُوْلَ هٰذَا ۔

تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتا ہے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگوں اگلے لوگ تو اس وجہ سے تباہ ہوئے اور ان میں جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور قسم خدا کی میں تو اگر فاطمہؓ محمد ﷺ کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں (سبحان اللہ انصاف اسی کا نام ہے) محمد بن رمح نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) اللہ نے حضرت فاطمہؓ کو اس سے محفوظ رکھا ہے کہ وہ چوری کریں اور ہر مسلمان کو ایسا ہی کہنا چاہیے۔

۲۵۴۹ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُوْدِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ لَمَّا سَرَقَتِ الْمَرْاَةُ تِلْكَ الْقَطِيْفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمْنَا ذٰلِكَ وَكَانَتِ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَجِئْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكَلِّمُهٗ وَقُلْنَا نَحْنُ نَفْدِيْهَا بِاَرْبَعِيْنَ اُوْقِيَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( تُطَهَّرَ خَيْرٌ لَهَا ) فَلَمَّا سَمِعْنَا لِيْنَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْنَا اُسَامَةَ فَقُلْنَا كَلِّمْهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ ( مَا اِكْثَارُكُمْ عَلَيَّ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَعَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَاءِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا) ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَزَلَتْ بِالَّذِيْ نَزَلَتْ بِهٖ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا ۔

۲۵۴۹: حضرت عائشہ بنت مسعود بن الاسود نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب اس عورت (یعنی فاطمہ بنت اسود) نے چادر چرائی آنحضرت ﷺ کے گھر سے تو ہم کو اس مقدمہ کی بڑی فکر ہوئی اور وہ عورت قریش سے تھی تو ہم آئے آنحضرت ﷺ کے پاس آپ سے عرض کرنے کو اور ہم نے عرض کیا کہ ہم اس عورت کے قصور کے بدل چالیس اوقیہ (چاندی یعنی ایک ہزار چھ سو درہم) دیتے ہیں آپ نے فرمایا اس عورت کا پاک ہو جانا اس گناہ سے (حد قائم کر کے) بہتر ہے اس کے لئے جب ہم نے آپ کا کلام نرم اور ملائم دیکھا تو ہم اسامہ کے پاس آئے اور ہم نے کہا تم آنحضرت ﷺ سے عرض کرو جب آنحضرت ﷺ نے یہ دیکھا (کہ اسامہ ان کی سفارش کرتے ہیں) تو کھڑے ہوئے خطبہ سنانے کو اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم کوشش کرتے ہو میرے پاس اللہ عزوجل کی ایک حد میں جو اللہ تعالیٰ کی ایک لونڈی پر پڑے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ محمد ﷺ کی بیٹی ایسا کام کرے جو اس عورت نے کیا ہے البتہ محمد ﷺ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالیں (اس کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہے)۔

Marfat.com

## ٧: بَابُ حَدِّ الزِّنَا

## باب: زنا کی حد کا بیان

٢٥٥٠ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ (رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ حَتّٰى اَقُوْلَ قَالَ (قُلْ) قَالَ: اِنَّ ابْنِىْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا وَاِنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ فَسَاَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِىْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.)

قَالَ هِشَامٌ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

٢٥٥٠: حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے ان سب نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی آپ ہمارا فیصلہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اس کا دشمن (یعنی فریق ثانی) بولا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا آپ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں بیان کروں (مقدمہ کا حال) آپ نے فرمایا اچھا بیان کر وہ بولا میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا اس نے زنا کیا اس کی عورت سے میں نے اس کا فدیہ دیا سو بکریاں اور ایک غلام لیکن میں نے نئی علم والوں سے پوچھا انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک برس تک جلاوطنی اور اس کی عورت کو سنگسار کرنا چاہئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا سو بکریاں اور غلام تو اپنے واپس لے لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس تک جلاوطن ہوگا اور اے انیس تو صبح کو اس دوسرے شخص کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اس کو سنگسار کر ہشام نے کہا صبح کو انیسؓ اس کے پاس گئے اس نے زنا کا اقرار کیا انہوں نے اس کو سنگسار کیا۔

تشریح ❁ عورت تو محصنہ تھی یعنی اس کا نکاح ہو چکا تھا تو وہ سنگسار کی گئی اور لڑکا محصن نہ ہوگا اس وجہ سے اس کو کوڑے لگائے گئے یہ حدیث صحیح میں موجود ہے۔

٢٥٥١: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خُذُوْا عَنِّىْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

٢٥٥١: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کا علم مجھ سے حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک راہ نکالی (جیسے پہلے فرمایا تھا زنا کے باب میں کہ ان کو قید رکھو گھروں میں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہ نکالے) بکر جب بکر سے زنا کرے تو ان کو کوڑے

Marfat.com

سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)) ۔

پڑیں سو اور سال بھر کے لئے جلاوطن کیا جائے اور ثیب جب ثیب سے زنا کرے تو اس کو سو کوڑے لگائیں پھر سنگسار کریں۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارنا اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرنا چاہئے اور دوسرے علماء بھی اس پر متفق ہیں سوا اہل کوفہ کے وہ کہتے ہیں جلاوطن کرنا ضروری نہیں اور ابن منذر نے کہا کہ جلاوطن کرنے پر تمام خلفائے راشدین کا اتفاق ہے تو گویا اجماع ہو گیا اس پر اور ظاہر یہ ہے کہ عورت بھی جلاوطن کی جائے لیکن مالک اور شافعی نے کہا کہ عورت جلاوطن نہ کی جائے اب جو زانی محصن ہو یا زانیہ محصنہ اس کو سو کوڑے ماریں پھر رجم کا حکم دیا اور جو کوڑے نہ ماریں صرف رجم کر دیں تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے انسؓ کو اس عورت کے رجم کا حکم دیا اور کوڑے مارنے کے لئے نہیں فرمایا اور آپؐ نے رجم کیا ماعز اسلمی اور غامدیہ اور یہود کو اور کسی کو کوڑے نہیں مارے اسی طرح شیخین نے اپنی خلافت میں صرف رجم کیا کوڑے نہیں مارے بعضوں نے کہا عبادہ کی حدیث میں جو حکم ہے یہ منسوخ ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ اس میں حوالہ ہے اس آیت کا جو سورہ نساء میں ہے اور سورہ نساء اخیر میں اتری اور حق یہ ہے کہ امام کو اس باب میں اختیار ہے خواہ کوڑے لگا کر رجم کر لے خواہ رجم ہی پر قناعت کرے۔

## ٨ : بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

## باب: جو کوئی اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کرے

٢٥٥٢ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ أُتِيَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِرَجُلٍ غَشِيَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَا أَقْضِي فِيهَا إِلَّا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَذِنَتْ لَهُ رَجَمْتُهُ ۔

٢٥٥٢: حضرت حبیب بن سالم سے روایت ہے نعمان بن بشیر کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے زنا کیا تھا اپنی بیوی کی لونڈی سے انہوں نے کہا میں تو اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا اگر عورت نے اس لونڈی کو حلال کر دیا تھا مرد کے لئے تو اس کو سو کوڑے ماروں گا ورنہ سنگسار کروں گا۔

تشریح ۞ یہ مخالف ہے دوسری حدیث کے جو آگے آتی ہے اور اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور کہتے ہیں کہ بیوی کی لونڈی سے اگر کوئی جماع کرے تو اس کو حد نہ پڑے گی کیونکہ اکثر مرد عورت کے املاک محفوظ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ملک سے فائدہ اٹھاتا ہے تو شبہ پڑ گیا اور حدود شبہات سے دفع ہو جاتے ہیں اور احتمال ہے کہ نعمان کو اس فتویٰ میں دھوکا ہوا ہو۔

٢٥٥٣ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ

٢٥٥٣: حضرت سلمہ بن محبق سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے وطی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو

Marfat.com

وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَحُدَّهُ۔

حد نہیں لگائی۔

## ۹: بَابُ الرَّجْمِ

## باب: سنگسار کرنا

۲۵۵۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُوْلَ قَائِلٌ مَا أَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ إِذَا أُحْصِنَ الرَّجُلُ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْكَانَ حَمْلٌ أَوِاعْتِرَافٌ وَقَدْ قَرَأْتُهَا (الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهَا الْبَتَّةَ) رَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ۔

۲۵۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ زمانہ زیادہ گزر جائے اور کوئی کہنے والا یہ کہے میں اللہ کی کتاب میں رجم (سنگسار کرنا) نہیں پاتا پھر گمراہ ہو جائے اللہ کے فرضوں میں سے ایک فرض ترک کر کے آگاہ ہو کہ رجم حق ہے جب مرد محصن ہو اور گواہ قائم ہو جائیں یا حمل ہو یا اقرار کرے زنا کا اور میں نے رجم کی آیت کو پڑھا ہے یعنی جب بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (مراد بوڑھے سے وہ ہے جو محصن ہو یعنی اس کا نکاح ہو چکا ہو) زنا کریں تو ان کو رجم کرو اور جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رجم کیا۔

۲۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى أَقَرَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ أَدْبَرَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ فَصَرَعَهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ حِيْنَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ قَالَ (فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ)۔

۲۵۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ماعز بن مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا میں نے زنا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر انہوں نے کہا میں نے زنا کیا آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر انہوں نے کہا میں نے زنا کیا آپ نے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اقرار کیا زنا کا جب آپ نے حکم دیا ان کے سنگسار کرنے کا جب ان کو پتھروں کی چوٹ لگی تو پیٹھ موڑ کر بھاگے ایک شخص نے ان کو پایا اس کے ہاتھ میں اونٹ کی جبڑے کی ہڈی تھی اس سے مار کر ان کو گرا دیا یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا گیا کہ وہ بھاگے جب ان کو پتھر پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔

تشریح ۞ تا کہ ان سے پھر دریافت کرتے شاید وہ اپنے اقرار کو جھوٹا کہتے اور حد ساقط ہو جاتی اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ زنا کا اقرار ایک بار کرنا کافی ہے حد کے لئے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک چار بار اقرار کرنا ضروری ہے کیونکہ ہر اقرار قائم مقام ایک گواہی کے ہے اور ہر بار امام کو چاہئے کہ اس کی طرف التفات نہ کرے بلکہ یوں کہے شاید تو نے بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے ماعز سے فرمایا کیا تجھ کو جنون ہے اہلحدیث کہتے ہیں کہ

Marfat.com

آپؐ نے ماعز سے چار بار اقرار کرایا مضبوطی کے اس خیال سے کہ کہیں ان کو جنون نہ ہو اور اوپر ایک حدیث میں گزرا اے انسؓ صبح کو جا اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کر اس میں یہ نہیں ہے کہ چار بار اقرار کرے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپؐ نے غامد یہ کو رجم کیا اس نے بھی ایک ہی اقرار کیا تھا اور ابو داؤد اور نسائی نے مجلاج سے روایت کیا کہ آپؐ نے ایک مرد کو رجم کیا جس نے ایک بار اقرار کیا تھا اور یہودی اور یہود یہ کا رجم آگے مذکور ہوگا اس میں بھی چار بار اقرار کا ذکر نہیں ہے اور موافق ہیں اہلحدیث کے ایک بار اقرار کافی ہونے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور حسن بصری اور مالک اور حماد اور ابو ثور اور شافعی لیکن جمہور چار بار اقرار کرنا ضروری سمجھتے ہیں (روضہ)۔

اور جب زنا اقرار سے ثابت ہو تو اگر رجوع کرلے اقرار سے تو حد ساقط ہو جائے گی اور یہی قول ہے اہلحدیث اور شافعیہ اور حنفیہ کا اور بعضوں کے نزدیک رجوع سے ساقط نہ ہوگی یہی قول ہے ابن ابی لیلیٰ اور ابو ثور کا اور ایک روایت ایسی ہے مالک اور شافعی سے ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب ماعز کو پتھروں کی چوٹ لگی تو لگے چلانے اور کہنے اے لوگو مجھ کو آنحضرت ﷺ کے پاس پھر لے چلو میری قوم نے مجھ کو دھوکا دیا اور یہ کہا کہ آنحضرت ﷺ تجھے نہیں ماریں گے لیکن ہم نے ان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ مار ڈالا جب ہم آنحضرت ﷺ کے پاس آئے آپؐ سے بیان کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا اور میرے پاس کیوں نہ لے آئے۔

۲۵۵۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا فَاَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا۔

۲۵۵۶: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے اقرار کیا زنا کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اس کے کپڑے اس پر جوڑ دیئے گئے (تاکہ رجم کے وقت اس کا ستر نہ کھلے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کیا بعد اس کے اس پر نماز پڑھی (جنازہ کی)۔

## ۱۰: بَابُ رَجْمِ الْيَهُوْدِيِّ وَالْيَهُوْدِيَّةِ

## باب یہودی مرد اور یہودی عورت کے رجم کا بیان

۲۵۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيَّيْنِ اَنَا فِيْمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَاِنَّهُ يَسْتُرُهَا مِنَ الْحِجَارَةِ۔

۲۵۵۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا دو یہودیوں کو میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان کو رجم کیا میں نے دیکھا وہ یہودی عورت کو بچاتا تھا پتھروں سے (آپ آڑ ہو جاتا اور اس کے بدل خود پتھر کھاتا)۔

۲۵۵۸: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً۔

۲۵۵۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔

Marfat.com

۲۵۵۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ (هٰكَذَا تَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ حَدَّ الزَّانِيْ) قَالُوْا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ (اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى اَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ) قَالَ لَا وَ لَوْلَا اَنَّكَ نَشَدْتَنِيْ لَمْ اُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِيْ اَشْرَافِنَا الرَّجْمُ فَكُنَّا اِذَا اَخَذْنَا الشَّرِيْفَ تَرَكْنَاهُ وَكُنَّا اِذَا اَخَذْنَا الضَّعِيْفَ اَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيْمُهُ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيْمِ وَالْجَلْدِ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذَا اَمَاتُوْهُ) وَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ ۔

۲۵۵۹: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک یہودی پر سے گزرے جس کا منہ کالا کیا گیا تھا اور اس کو کوڑے مارے گئے تھے تب آپ نے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم اپنی کتاب (تورات شریف) میں زانی کی حد یہی پاتے ہو انہوں نے کہا ہاں پھر آپ نے دو شخصوں کو یہود کے عالموں میں سے بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس نے تورات اتاری حضرت موسیٰ پر کیا تم زانی کی حد یہی پاتے ہو اس نے کہا نہیں اور اگر آپ مجھ کو قسم نہ دیتے تو آپ سے یہ نہ کہتا بلکہ ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد سنگسار کرنا پاتے ہیں لیکن زنا بہت ہو گیا ہمارے اشراف لوگوں میں تو ہم جب کسی شریف کو زنا میں پکڑتے اس کو چھوڑ دیتے اور جب کسی ناتواں ضعیف کو پکڑتے اس کو سنگسار کرتے آخر ہم نے کہا لوگوں سے آؤ اور ہم ایک کام پر اتفاق کریں شریف اور کمینہ سب پر تو ہم نے اتفاق کیا منہ کالا کرنے پر اور کوڑے لگانے پر سنگسار کرنے کے بدل (اور اللہ کا حکم چھوڑ دیا) یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ میں سب سے اول تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں جس کو انہوں نے مار ڈالا تھا (یعنی موقوف کر دیا تھا) پھر آپ نے حکم دیا وہ یہودی رجم کیا گیا۔

تشریح بعضوں نے اس کے حق میں کچھ برا کلمہ کہا تو آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں کو بانٹ دی جائے تو ان کو کافی ہو جائے بے شک یہ عورت اس زمانہ کے تمام عابدوں اور زاہدوں سے درجہ میں زیادہ تھی کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے گناہ کا اقرار کیا سزا پائی پھر آنحضرت ﷺ کی نماز سے مشرف ہوئی اللہ اس کے درجے بلند کرے اور اس کی طفیل سے ہم گنہگاروں کی مغفرت کرے آمین ۔

## ۱۱ : بَابُ مَنْ اَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ

## باب : کوئی عورت فاحشہ معلوم ہو لیکن قاعدے سے زنا ثابت نہ ہو

۲۵۶۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۵۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو رجم

Marfat.com

اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ فُلَانَةَ فَقَدْ ظَهَرَ مِنْهَا الرِّيْبَةُ فِيْ مَنْطِقِهَا وَهَيْئَتِهَا وَمَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا ) ۔

کرتا بغیر گواہوں کے تو فلانی عورت کو رجم کرتا اس کی بات اور شکل سے اس کا فحش ظاہر ہوتا ہے اور اس کے پاس جو لوگ آیا کرتے ہیں اس سے ۔

تشریح ۞ معلوم ہوا کہ اگر قرائن سے کسی عورت کا فاحشہ ہونا معلوم ہو تو بھی زنا کی حد اس کو نہیں لگ سکتے جب تک قاعدے سے اقرار یا چار آدمیوں کی گواہی سے اس پر ثبوت ہو البتہ حاکم اسلام کو یہ اختیار ہے کہ ایسی فاحشہ عورتوں کا دوسرا کوئی بندوبست کرے یا ان کو بستی سے نکال دے ۔

۲۵۶۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ شَدَّادٍ هِیَ الَّتِیْ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ ۔

۲۵۶۱ : قاسم بن محمد سے روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دولعان کرنے والوں کا ذکر کیا ابن شداد نے کہا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر گواہ کے رجم کرتا تو اس کو رجم کرتا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ( نہیں ) وہ تو علانیہ فاحشہ تھی ۔

## ۱۲ : بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ

## باب : جو کوئی لواطت ( لونڈے بازی ) کرے

۲۵۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ( مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ ) ۔

۲۵۶۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو تم پاؤ حضرت لوط علیہ السلام کی امت کا کام کرتے ہوئے تو مار ڈالو فاعل اور مفعول دونوں کو ۔

تشریح ۞ اس کو روایت کیا امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے اور ابن حجر نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں مگر اس میں اختلاف ہے ۔

۲۵۶۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الَّذِیْ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ قَالَ ( ارْجُمُوا الْاَعْلٰی وَالْاَسْفَلَ ارْجُمُوْهُمَا جَمِيْعًا ) ۔

۲۵۶۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے باب میں جو لواطت کرے کہ اوپر والے اور نیچے والے کو مار ڈالو دونوں کو سنگسار کرو ۔

Marfat.com

تشریح ( ) اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۵۶۴: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ )۔

۲۵۶۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جس چیز کا میں خوف کرتا ہوں تم پر وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

تشریح ( ) یہ خوف آنحضرت ﷺ کا صحیح نکلا یہ بری بلا جیسے مسلمانوں میں شائع ہے اتنی قوموں میں نہیں اور مسلمانوں میں سب سے زیادہ یہ بلا ایران' روم اور افغانستان میں ہے اور ہندوستان میں رامپور میں بہت ہے عرب کے ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک یہ بلا بہت کم ہے الا ماشاء اللہ یہ امت مرحومہ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب قوم لوط کی طرح اس امت پر بھی اترتا ابن الطلاع نے احکام میں کہا کہ آنحضرت ﷺ سے لواطت میں رجم ثابت نہیں ہے بلکہ قتل ثابت ہے فاعل اور مفعول دونوں کا ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ کی روایتوں میں اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے ایک لوطی کو رجم کیا شافعیؒ نے کہا ہمارا یہی قول ہے کہ وہ رجم کیا جائے محصن ہو یا غیر محصن اور بیہقی نے روایت کیا کہ ابو بکرؓ نے ایک مفعول کے لئے لوگوں کو جمع کیا حضرت علیؓ نے بہت سخت رائے دی اور کہا اس گناہ کو کسی امت نے نہیں کیا سوا ایک امت کے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو آگ سے جلادیں اور ابوداؤد نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ لوطی رجم کیا جائے اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ اونچے مکان سے اوندھا گرایا جائے پھر پتھروں سے کچلا جائے اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ فاعل اور مفعول یہ دونوں کو قتل کریں اگرچہ محصن نہ ہوں بشرطیکہ مفعول پہ جبر نہ ہوا ہو اور صاحب شفا نے اجماع صحابہ کا اس پر نقل کیا ہے اور بغوی نے شعبی اور زہری اور مالک اور احمد اور اسحٰق سے نقل کیا کہ وہ رجم کیا جائے گا محصن ہو یا غیر محصن اور منذری نے کہا کہ لوطی کو جلایا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابن الزبیرؓ اور حضرت ہشام نے اور امام شافعیؒ نے کہا اگر محصن ہو تو رجم کیا جائے نہیں تو کوڑے ماریں اور جلاوطن کریں اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا امام جو مناسب سمجھے سزا دے لیکن رجم نہ ہوگا نہ کوڑے پڑیں گے۔ (روضہ مختصراً)۔

## ۱۳: بَابُ مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَمَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً

## باب: جو شخص محرم سے جماع کرے یا جانور سے

تشریح ( ) محرم سے مثلاً ماں' بہن بیٹی سے اور جانور عام ہے شامل ہے اونٹ اور گائے اور بکری کو اور گدھی اور مرغی وغیرہ کو۔

۲۵۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ وَقَعَ

۲۵۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جماع کرے محرم عورت سے تو اس کو قتل کرو اور جو کوئی جماع کرے چار پائے سے اس کو مار ڈالو اور چار پائے کو بھی۔

Marfat.com

عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ)۔

تشریح ❀ اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے بھی روایت کیا اور علماء نے کہا کہ جو کوئی چوپایہ یا اور کسی جانور سے جماع کرے وہ تعزیر دیا جائے لیکن اس کو قتل نہیں کریں گے اور اس حدیث میں قتل تشدد کے طور پر ہے تاکہ لوگ ایسا فعل نہ کریں کیونکہ ترمذی اور ابوداؤد نے ابو رزین سے نکالا کہ ابن عباس نے کہا جو کوئی جانور سے جماع کرے اس پر حد نہیں ہے اور کہا کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور ابو یعلی موصلی نے ابو ہریرہؓ سے ایسا ہی روایت کیا ہے یعنی جو کوئی جانور سے جماع کرے اس کو قتل کرو اور جانور کو بھی لیکن اس کی سند میں عبد الغفار ہے وہ ضعیف ہے اور جانور سے جماع کرنا بالا جماع حرام ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس پر حد پڑے گی یا نہیں اور محرم سے جماع کرنے سے یہاں یہ مراد ہے کہ محرم سے نکاح کر کے اس سے جماع کرے کیونکہ اگر صرف جماع کرے گا تو وہ زنا ہے اس میں حد زنا لگائیں گے جلد یا رجم اور بعضوں نے کہا ہر حال میں اس کو رجم کریں گے محصن ہو یا غیر محصن کیونکہ یہ حدیث مطلق ہے اور اگر نکاح کر کے کوئی محرم سے جماع کرے تو اس صورت میں بھی اس کو مار ڈالیں گے خواہ رجم کریں گے یعنی اس پر حد ہو گی یہی قول ہے شافعی اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہؒ نے کہا اگر کوئی محرم سے نکاح کر کے صحبت کرے تو اس پر زنا کی حد نہ ہو گی لیکن اس کو تعزیر دی جائے اور دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ایک شخص کا سر لانے کا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا۔

## ١٤ : بَابُ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ عَلَى الْاِمَاءِ

## باب: لونڈیوں پر حد قائم کرنا

٢٥٦٦ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْاَمَةِ تَزْنِيْ قَبْلَ اَنْ تُحْصَنَ فَقَالَ (اجْلِدْهَا فَاِنْ زَنَتْ فَاجْلِدْهَا) ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ (فَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)۔

٢٥٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآل وسلم سے پوچھا اس لونڈی کو جو زنا کرے محصن ہونے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو کوڑے مار پھر اگر زنا کرے تو پھر کوڑے مار پھر تیسری بار یا چوتھی بار میں فرمایا اس کو بیچ ڈال اگر چہ بالوں کی ایک رسّی کے بدل۔

تشریح ❀ یعنی جو قیمت آئے اس قیمت سے بیچ ڈال یہ حدیث صحیح ہے اس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غلام اور لونڈی کو اس کا مالک بھی حد زنا مار سکتا ہے اہل حدیث اور شافعی کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ حاکم کے سوا اور کوئی حد نہیں مار سکتا۔

٢٥٦٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ

٢٥٦٧: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ( اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَ لَوْ بِضَفِيْرٍ ) وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ ۔

کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اس کو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسّی کے بدلے سہی اس کی سند میں عمار بن ابی فروہ ضعیف ہے۔

## ۱۵ : بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ

## باب: حد قذف کا بیان

تشریح ۞ جو کوئی شخص دوسرے کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد قذف پڑے گی یعنی اسی کوڑے یہ قرآن شریف سے ثابت ہے والذین یرمون المحصنات اخیر تک اور غلام لونڈی کو چالیس کوڑے پڑیں گے اکثر کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک جیسے ابن مسعود اور لیث اور زہری اور اوزاعی اور عمر بن عبدالعزیز اور علامہ ابن حزم ہیں ان کو بھی اسی ہی کوڑے پڑیں گے کیونکہ آیت مطلق ہے اسی طرح اگر غلام لونڈی کو کوئی زنا کی تہمت لگائے تو اس کو چالیس کوڑے پڑیں گے امام مالکؒ نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کیا میں نے عمر بن خطاب اور عثمان اور خلفاء کا زمانہ پایا کسی نے غلام کو حد قذف میں چالیس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارے۔ ( روضہ )۔

۲۵۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا نَزَلَ اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ۔

۲۵۶۸: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب قرآن میں میری بریت اتری (اس جھوٹی تہمت سے جو ان پر لگائی گئی تھی صفوان بن معطل کے ساتھ ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور وہ آیتیں پڑھیں جب منبر پر سے اترے تو حکم کیا دو مردوں (مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت کو ایک عورت (حمنہ بنت جحش ) کو حد لگائی گئی۔

تشریح ۞ اگرچہ اس تہمت کے بانی مبانی منافقین تھے لیکن آپؐ نے ان کو حد نہیں ماری اس لئے کہ حد پاک کرنے کے لئے ہے اور منافق تو پاک نہیں ہو سکتے وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے۔

۲۵۶۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ( اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا لُوْطِيُّ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ )۔

۲۵۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد دوسرے مرد کو کہے اے مخنث تو اس کو بیس کوڑے مارو اسی طرح جب ایک دوسرے مرد کو کہے اے لوطی تب بھی بیس کوڑے مارو۔

تشریح ۞ یہ تعزیر کے طور پر ہے ہدایہ میں ہے جب کوئی کسی کو فاسق یا کافر یا خبیث یا سارق کہے تب بھی تعزیر دی جائے گی اور اگر گدھا یا سور کہے تو تعزیر نہ ہوگی اور بعضوں نے کہا اس میں بھی تعزیر کی مقدار میں امام کو اختیار ہے۔

Marfat.com

## ١٦: بَابُ حَدِّ السَّكْرَانِ

## باب: شرابی متوالے کی حد کا بیان

٢٥٧٠: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُهُ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ مَا كُنْتُ اَدِىْ مَنْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْحَدَّ اِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَسُنَّ فِيْهِ شَيْئًا اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ جَعَلْنَاهُ نَحْنُ۔

٢٥٧٠: حضرت عمیر بن سعیدؒ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے کہا میں جس پر حد قائم کروں (قذف یا زنا وغیرہ کی) پھر وہ مر جائے تو میں اس کی دیت نہ دوں گا (کس لئے کہ یہ حد بحکم شرع ہے) مگر شراب پینے والے پر اگر میں حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو دیت دوں گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ ہم لوگوں نے اس کی حد ٹھہرائی ہے۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

٢٥٧١: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيْدٌ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْرِبُ فِى الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ۔

٢٥٧١: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراب پینے میں جوتوں اور چھڑیوں سے مارتے۔

تشریح ۞ بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا اتنا زیادہ ہے کہ ابو بکرؓ نے اس میں چالیس کوڑے مارے۔

٢٥٧٢: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّانَاجِ سَمِعْتُ حُضَيْنَ ابْنَ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيَّ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ فَيْرُوْزَ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُضَيْنُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ لَمَّا جِيْءَ بِالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ اِلٰى عُثْمَانَ قَدْ شَهِدُوْا عَلَيْهِ قَالَ لِعَلِيٍّ دُوْنَكَ ابْنَ عَمِّكَ فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عَلِيٌّ وَ قَالَ جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ۔

٢٥٧٢: حصین بن منذر سے روایت ہے جب ولید بن عقبہ (بن ابی معیط) کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے اور لوگوں نے اس پر گواہی دی (کہ اس نے شراب پی تھی) تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اور اپنے چچا کے بیٹے پر حد قائم کرو (چچا کا بیٹا اس لئے کہ وہ بنی امیہ میں سے تھا اور بنی امیہ اور بنی ہاشم ایک جد یعنی عبد مناف میں جا کر مل جاتے ہیں) خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی چالیس مارے اور عمرؓ نے اسی کوڑے مارے اور سب سنت ہیں۔

تشریح ۞ وہ بھائی تھا اخیافی حضرت عثمانؓ کا اور عامل تھا کوفہ کا ان کی خلافت میں اس نے لوگوں کو صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھائیں اور بولا اور زیادہ کروں عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم ہمیشہ زیادتی ہی میں رہے جب سے تو حاکم ہوا یہ عقبہ بن ابی معیط کا بیٹا تھا جس نے آنحضرت ﷺ پر اونٹنی کا بچہ دان لا کر ڈال دیا تھا جب آپ سجدے میں تھے اور باپ کا

Marfat.com

اثر اس میں باقی تھا گو مسلمان ہو گیا تھا شراب پی اور نشہ میں نماز پڑھائی آخر لوگوں کی شکایت پر معزول ہو کر مدینہ میں حضرت عثمان کے پاس حاضر کیا گیا اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ شرابی کی حد کوئی معین نہیں امام کو اختیار ہے خواہ چالیس کوڑے مارے یا کم یا زیادہ خواہ جوتوں سے مارے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھڑی سے مارا چالیس ماروں کے قریب راوی نے کہا ابو بکرؓ نے بھی ایسا ہی کیا جب عمرؓ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے لوگوں کی رائے لی عبدالرحمن نے کہا سب حدوں میں جو (جو قرآن میں وارد ہیں) ہلکی حد قذف ہے اس میں اسی کوڑے ہیں پھر حضرت عمرؓ نے بھی شراب میں اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا اور بخاری نے نکالا عقبہ بن حارث سے کہ نعمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے آپؐ نے فرمایا جو لوگ گھر میں تھے ان سے کہ مارو اس کو تو میں نے بھی مارا اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے سائب بن یزید سے نکالا کہ شراب پینے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابو بکرؓ کی خلافت میں اور شروع عمر کی خلافت میں اس میں چالیس کوڑے لگائے جب لوگوں نے شراب پینا شروع کیا تو انہوں نے اسی کوڑے لگائے اور ابو ہریرہؓ سے ایسا ہی روایت کیا اور اس باب میں کئی حدیثیں ہیں ان سب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی حد مقرر نہیں کی اور جیسا مناسب ہوتا ویسا آپ عمل کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی مٹی لی اور شرابی کے منہ پر ڈال دی (روضہ مختصراً)۔

## ۱۷: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مِرَارًا

## باب: جو شخص کئی بار شراب پیے

۲۵۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ فِی الرَّابِعَةِ فَاِنْ عَادَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔

۲۵۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی متوالا ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر ایسا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر ایسا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر ایسا کرے چوتھی بار میں فرمایا تو اس کی گردن اتار دو۔

تشریح ☼ یہ حدیث صحیح ہے لیکن منسوخ ہے باتفاق ائمہ اربعہ اور اہل حدیث کے اور نسخ اس کا اس روایت سے ہے جو اوپر گزری کہ مسلمان قتل نہ کیا جائے گا مگر تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے اخیر تک اور ترمذی اور نسائی نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شراب پیے اس کو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا لیکن قتل نہیں کیا اور حضرت امام ابو داؤد اور ترمذی نے ایسا ہی روایت کیا قبیصہ بن ذویب سے اس میں یہ ہے کہ پھر چوتھی بار وہ شخص (جس نے شراب پی تھی) لایا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوڑے مارے اور قتل کو اٹھا دیا اور حضرت امام احمد کی روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ ایک متوالا چوتھی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا (یعنی کوڑے مار کر قتل نہیں کیا)۔

۲۵۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ

۲۵۷۴: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

عَنْ ذَكْوَانَ اَبِى صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِى سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (اِذَا شَرِبُوْا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ)

جب لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے لگاؤ پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو (چوتھی بار فرمایا) پھر جب پئیں تو ان کو جان سے مار ڈالو۔

تشریح ۞ اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو ابو ہریرہؓ کی گزشتہ حدیث کا مضمون ہے اور جب وہ باتفاق آئمہ اور اہلحدیث کے منسوخ ہے تو یہ بھی منسوخ ہے کیونکہ یہ دونوں حدیثیں گویا ایک حدیث ہے۔

## ١٨: بَابُ الْكَبِيْرِ وَالْمَرِيْضِ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

## باب: بوڑھے اور بیمار کو حد لگانا

٢٥٧٥: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ اَبْيَاتِنَا رَجُلٌ مُخْدَجٌ ضَعِيْفٌ فَلَمْ يُرَعْ اِلَّا وَهُوَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُثُ بِهَا فَرَفَعَ شَانَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ (اجْلِدُوْهُ ضَرْبَ مِائَةِ سَوْطٍ) قَالُوْا: يَانَبِىَّ اللّٰهِ هُوَ اَضْعَفُ مِنْ ذٰلِكَ لَوْ ضَرَبْنَاهُ مِائَةَ سَوْطٍ مَاتَ قَالَ (فَخُذُوْا لَهُ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً)۔

٢٥٧٥: حضرت سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے ہمارے گھروں میں ایک شخص رہتا تھا لنجا (ناقص الخلقت دوسری روایت میں ہے ضعیف ناتواں) پھر اس نے لوگوں کو نہیں ڈرایا مگر اس وقت جب وہ گھر کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی پر سوار تھا اس کے ساتھ برا کام کر رہا تھا اس کا یہ حال سعد بن عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو سو کوڑے مارو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بہت ناتواں ہے اگر ہم اس کو سو کوڑے ماریں گے تو وہ مر جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا اچھا ایک خوشہ لو کھجور کا جس پر سو شاخیں ہوں اور ایک بار اس کو لگا دو۔

تشریح ۞ تو گویا سو مار ماریں یہ عنایت ہے اللہ تعالیٰ کی اپنے ضعیف بندوں پر اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے نکالا اور دار قطنی نے بھی اس کو روایت کیا فتح سے انہوں نے ابو سالم سے انہوں نے سہل بن سعد سے اور طبرانی نے اس کو نکالا ابو امامہ بن سہل سے اور ابو داؤد نے ایک مرد انصاری سے اور نسائی نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے باپ سے اور اس حدیث کی سند حسن ہے اور مسلم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپؐ نے حکم دیا مجھ کو اس کو کوڑے مارنے کا میں اس کے پاس آیا دیکھا تو وہ ابھی جنی تھی میں ڈرا کہیں کوڑے لگانے سے وہ مر نہ جائے میں نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا اچھا اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ نفاس سے پاک ہو جائے اور اس حدیث اور پہلی حدیث میں جمع یوں کیا ہے کہ جب کسی بیمار کے اچھا ہو جانے کی امید ہو تو حد مارنے میں توقف کریں یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے اور جو اس کے اچھا ہو جانے کی امید نہ ہو تو حد مار دیں جیسے سعید کی روایت میں ہے (روضہ)۔

Marfat.com

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٌ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے اس کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔

## ۱۹ : بَابُ مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

## باب: جوکوئی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے

۲۵۷۶ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ وَمُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ( مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا )۔

۲۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جوکوئی ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

تشریح ﴿﴾ یہ بڑی وعید ہے اس کے لئے جو مسلمان پر ہتھیار اٹھائے ہم میں سے نہیں ہے یعنی کافر ہو گیا اکثر علماء نے کہا ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق میں سے اس کو کچھ حصہ نہیں ہے۔

۲۵۷۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ الْبَرَّادِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا )۔

۲۵۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۵۷۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْبَرَّادِ قَالُوْا ثَنَا اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا )۔

۲۵۷۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

## ۲۰ : بَابُ مَنْ حَارَبَ وَسَعٰى فِي

## باب: جو شخص رہزنی کرے اور ملک میں

Marfat.com

## الْاَرْضِ فَسَادًا

## فساد پھیلائے

۲۵۷۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ ( لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنَ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا ) فَفَعَلُوْا فَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَ قَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَجِيْئَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۲۵۷۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے عرینہ (ایک قبیلہ ہے) کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آئے تو ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی آپ ﷺ نے فرمایا کاش تم ہمارے اونٹوں میں (صدقہ کے جو شہر سے باہر رہا کرتے) چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو خیر انہوں نے ایسا ہی کیا (جب وہ اچھے ہو گئے تو اسلام سے پھر گئے اور آنحضرت ﷺ کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو بھی ہنکا لے گئے آپ ﷺ نے ان کے پکڑنے کے لئے لوگوں کو بھیجا وہ لائے گئے آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیری اور ان کو حرہ (جلتی زمین مدینہ کی) میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

تشریح ۞ امام محمدؒ نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ حلال جانور کا پیشاب پاک ہے اور مالکؒ اور احمدؒ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کہتے ہیں وہ نجس ہے اور آنحضرت ﷺ نے وحی سے ان کی تندرستی اونٹ کے پیشاب سے دریافت کی اور دوا کے لئے اس کے پینے کا حکم دیا مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر اونٹ کا پیشاب حرام اور نجس ہوتا تو آپؐ علاج کے لئے بھی اس کے پینے کا حکم نہ فرماتے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا۔

یہ جزا واجبی تھی اس شخص کی جو دین حق سے پھر جائے اور احسان کے بدل برائی کرے بندگان خدا کو ناحق مارے اور مسلمانوں کا مال لوٹ کر لے جائے قرآن شریف میں ان لوگوں کی سزا یہ آئی ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا جلاوطن یا قید کئے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کو دکھ کی مار ہے اور اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں کہ یہ آیت عام ہے مسلمانوں اور کافروں دونوں کے باب میں اتری ہے البتہ اگر کافر کفر کی حالت میں ایسا کرے پھر پکڑے جانے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس کی جان بچ جائے گی اور شافعی نے کہا کہ اس کو قتل کریں گے اور غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے (جب مسلمان رہزنی کریں) پھر تین دن تک سولی پر رہنے دیں گے پھر اتار کر دفن کریں گے اور بعضوں نے کہا زندہ سولی پر چڑھائیں گے پھر برچھی ماریں گے یہاں تک کہ مر جائے اور ابو حنیفہؒ نے کہا ڈاکو پر نہ نماز پڑھیں گے نہ اس کو غسل دیں گے اور حنفیہ نے کہا کہ نفی من الارض سے آیت میں قید کرنا مراد ہے اور شافعی نے کہا امام کو اختیار ہے قید کرے یا جلاوطن کرے یا سزا کے لئے پکڑ منگائے یہ سب نفی من الارض ہے اور اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ جو سزائیں اوپر مذکور ہیں امام کو اختیار ہے ان میں سے جو بھی سزا چاہے وہ دے اگرچہ وہ شہر میں رہزنی کرے جب اس نے ملک میں فساد پھیلانے کے لئے کوشش کی ہو اور یہ آیت اتری انہیں عرینہ کے لوگوں میں جنہوں نے رہزنی کی تھی اور وہ جو ابن عباسؓ سے منقول ہے جس کو شافعی نے مسند میں نکالا کہ راہزن لوگ اگر قتل کریں اور مال لے لیں تو وہ قتل کئے جائیں گے اور سولی دیئے

Marfat.com

جائیں گے اور جب مال لے لیں لیکن قتل نہ کریں تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور جب مسافروں و دھمکا یں نہ قتل نہ مال لیں تو جلاوطن کئے جائیں گے تو یہ ابن عباس کا اجتہاد ہے جو دوسروں پر حجت نہیں ہو سکتا علاوہ اس کے اس کی سند میں ابن ابی یحییٰ ہے وہ بہت ضعیف ہے ایسے راوی سے حجت نہیں لے سکتے اور وہ جو ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے اس کو جواب یہ ہے کہ آیت عرینہ والوں کے باب میں اتری اور وہ اسلام لا چکے تھے اور اگر ابن عباسؓ کا قول مان لیا جائے تب بھی ہم کہیں گے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا اور لفظ عام ہے شامل ہے مشرک اور مسلمان دونوں کو اور اس کی سند میں بھی علی بن حسین بن واقد ضعیف ہے اور اہل حدیث کے مذہب کے موافق ہیں ایک جماعت سلف جیسے حسن بصری اور ابن مسیب اور مجاہد اور رعمدہ طریق وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی پیروی کی جائے اور آنحضرت ﷺ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے عرینہ کے لوگوں کے ساتھ ان میں سے ایک سزا پر عمل کیا یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنے پر یہ بخاری اور مسلم نے نکالا انسؓ سے۔
(روضہ مختصراً)

۲۵۸۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَ سَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۲۵۸۰ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ کے جانور لوٹ لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیری۔

تشریح ﴿﴾ دوسری روایت میں ہے کہ پیاس کے مارے تڑپتے رہے لیکن کسی نے ان کو پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے یہ آنکھیں پھوڑنا اور پانی نہ دینا تشدد کے لئے تھا اس لئے کہ انہوں نے کئی گناہ کئے تھے ارتداد قتل نہب اموال ناشکری وغیرہ بعضوں نے کہا یہ قصاصاً تھا کیونکہ انہوں نے حضرت محمدؐ کے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا غرض بدکار اور بدفعل اور بے رحم اور ظالم پر ہرگز رحم نہ کرنا چاہئے اور اس کو ہمیشہ سخت سزا دینا چاہئے تاکہ عامہ خلائق تکلیف سے محفوظ رہیں اور یہ عین رحم و کرم ہے عامہ خلائق پر کہ ظالم کو سخت سزا دی جائے اور ظالم پر رحم کرنا ظلم ہے غریب رعایا پر۔

## ۲۱ : بَابُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

## باب: جو شخص اپنا مال (ظالم سے) بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے

۲۵۸۱ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ)۔

۲۵۸۱: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

Marfat.com

تشریح ۞ یعنی اس کو شہید کا درجہ ملے گا یہ جب ہے کہ ظالم ظلم سے اس کا مال لینا چاہتا ہو اور وہ بچائے اور مارا جائے۔

۲۵۸۲: حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ أُتِيَ عِنْدَ مَالِهِ فَقُوْتِلَ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ)۔

۲۵۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جو شخص اپنے مال کے پاس آئے پھر کوئی اس سے لڑے اور وہ بھی لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہے (اس کی سند میں یزید بن سنان تیمی ضعیف ہے)۔

۲۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ أُرِيْدَ مَالُهُ ظُلْمًا فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ)۔

۲۵۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا مال ظلم سے لینے کا ارادہ کیا جائے پھر وہ (اس کے بچانے میں) مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

## ۲۲: بَابُ حَدِّ السَّارِقِ

## باب: چور کی حد کا بیان

۲۵۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)۔

۲۵۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور پر وہ ایک انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ایک رسّی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے اعمش سے کہا انڈے سے مراد یہاں خود ہے سر کا اور رسّی ہے جس کی قیمت کئی درا ہم ہوں اور نصاب سرقہ کا بیان آگے آئے گا۔

۲۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۲۵۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹا (چور کا) ایک ڈھال چرانے میں جس کی قیمت تین درہم تھی۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

۲۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا)۔

۲۵۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب رسول کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (چور کا) مگر ربع دینار یا زیادہ میں۔

تشریح ۞ یہ بھی حدیث ہے اس کو نکالا بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نہ کاٹا جائے چور کا

Marfat.com

ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے ربع دینار یعنی تین درہم ہیں ان احادیث صحیحہ کی رو سے اور ابو حنیفہؒ نے صحیح حدیثوں کو چھوڑ دیا ضعیف اور متروک روایات کو لے کر یہ اختیار کیا ہے کہ چوری کا نصاب دس درہم ہیں۔

۲۵۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا وُهَيْبٌ ثَنَا اَبُوْ وَاقِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ( تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ) ۔

۲۵۸۷ : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ڈھال کی قیمت میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے (اس حدیث کا مضمون صحیح ہے لیکن اس کی سند میں ابو واقد ضعیف ہے)۔

## ۲۳ : بَابُ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ

## باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکا دینا

۲۵۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ الْجُوْبَارِيُّ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالُوْا ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ ابْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فَضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ فَقَالَ السُّنَّةُ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ ۔

۲۵۸۸: ابن محیریز نے کہا میں نے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گردن میں ہاتھ لٹکانا کیسا ہے انہوں نے کہا سنت ہے جناب رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا (جس نے چوری کی تھی ہاتھ کاٹا پھر اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

تشریح ۞ اس کو روایت کیا اہل سنن نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے لیکن اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ہے نسائی نے کہا اس کی روایت سے حجت نہ لی جائے گی اور ہاتھ لٹکانے سے یہ غرض ہے کہ اور لوگ دیکھیں اور چور کی تشہیر ہو اور پہچانیں کہ ظلم سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا بلکہ چوری کی علت میں (روضہ)۔

## ۲۴ : بَابُ السَّارِقِ يَعْتَرِفُ

## باب: چور کے اقرار کا بیان

۲۵۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنْبَاَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِيْ فُلَانٍ فَطَهِّرْنِيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا افْتَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ۔

قَالَ ثَعْلَبَةُ اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ وَقَعَتْ يَدُهٗ

۲۵۸۹: حضرت ثعلبہ انصاری سے روایت ہے کہ عمرو بن سمرہ بن ابی حبیب بن عبد شمس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے فلاں لوگوں کا اونٹ چرایا تو مجھ کو پاک کر دیجئے (ہاتھ کاٹ کر سبحان اللہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے پاس کسی کو بھیجا انہوں نے کہا بے شک ہمارا اونٹ کھو گیا ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور عمرو بن سمرہ کا ہاتھ کاٹا گیا ثعلبہ نے کہا میں اس وقت دیکھ رہا تھا جب اس کا ہاتھ کٹ گرا تو وہ کہتا تھا شکر ہے اللہ

Marfat.com

وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ طَهَّرَنِىْ مِنْكِ اَرَدْتِ اَنْ تُدْخِلِىْ جَسَدِى النَّارَ۔

سبحانہ وتعالیٰ کا جس نے مجھے پاک کیا تجھ سے تو چاہتا تھا کہ میرا سارا بدن دوزخ میں لے جائے۔

تشریح ۞ یہ عمرو نے اپنے ہاتھ سے کہا سبحان اللہ صحابہ کے چور (جیسے عمرو) اور زانی (جیسے ماعز اسلمی) اور زانیہ (جیسے غامدیہ) اس زمانہ کے بزرگوں اور پیروں اور مرشدوں سے قوت ایمان میں بڑھ کر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا گناہ معاف کر دیا اور ان کو بڑے بڑے درجے ملیں گے توبہ کی وجہ سے اہل حدیث نے کہا چور کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے اور آپؐ نے ڈھال کے چور کا اور صفوان کی چادر کے چور کا ہاتھ کٹوایا اور یہ منقول نہیں ہوا کہ آپؐ نے دوبار اقرار کرنے کا حکم ان کو کیا ہو اور وہ جو ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے ایک چور سے فرمایا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا میں نہیں سمجھتا تو نے چوری کی ہو اس نے کہا نہیں میں نے چوری کی دو یا تین بار تو یہ مضبوطی کے لئے آپؐ نے پوچھا اس حدیث میں جو ہے کہ آپؐ نے اونٹ کے مالکوں سے دریافت کرا بھیجا اور احتمال ہے کہ آپؐ نے یہ خیال کیا ہو شاید یہ شخص دیوانہ ہو تو واقعہ کو خوب تحقیق کر لیا اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنفیہ یہی کہتے ہیں کہ چور کا ایک بار اقرار کافی ہے اور ابن ابی لیلیٰ اور امام احمدؒ سے منقول ہے کہ دو بار اقرار کرنا چاہیے۔ (روضہ مع الزیادۃ)

## ۲۵ : بَابُ الْعَبْدِ يَسْرِقُ

## باب: غلام اگر چوری کرے

۲۵۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِيْعُوْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ)۔

۲۵۹۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غلام اگر چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالو اگرچہ آدھے اوقیہ کو یعنی بیس درہم کو بکے۔

تشریح ۞ کیونکہ چوری کی عادت بری ہے اور بڑا عیب ہے تو جس قدر قیمت آئے وہی بہت ہے علماء کا اتفاق ہے اس پر کہ غلام اور لونڈی جب چوری کریں ان کا بھی ہاتھ کاٹا جائے۔

۲۵۹۱ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْخُمُسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَقْطَعْهُ وَ قَالَ (مَالُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَرَقَ بَعْضُهٗ بَعْضًا)۔

۲۵۹۱ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام تھا خمس کے غلاموں میں (وہ پانچواں حصہ جو مال غنیمت میں سے بیت المال میں لیا جاتا ہے) اس نے کچھ چرایا خمس کے مال میں سے یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ کا مال ہے اور چرایا بھی اللہ کے مال کو اس کی سند میں جبارہ ضعیف راوی ہے۔

تشریح ۞ تو آپؐ نے اس کا ہاتھ نہ کاٹا کیونکہ وہ مال محفوظ نہ تھا اور بعضوں نے کہا اس مصلحت سے کہ یہ واقعہ دارالحرب میں ہوا۔ آپ ﷺ ڈرے کہیں وہ غلام مرتد ہو کر کافروں سے نہ مل جائے۔

Marfat.com

## ٢٦ : بَابُ الْخَائِنِ وَالْمُنْتَهِبِ وَالْمُخْتَلِسِ

٢٥٩٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ ( لَا يُقْطَعُ الْخَائِنُ وَلَا الْمُنْتَهِبُ وَلَا الْمُخْتَلِسُ. )

## باب: امانت میں خیانت کرنے والے اور لوٹ لینے والے اور اُچک لے جانے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا

۲۵۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خائن (امانت میں خیانت کرنے والا) اور لوٹ لینے والا (علانیہ) اور اچک لے جانے والا اور لوگوں کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

تشریح ۞ اس کو روایت کیا امام احمد اور اصحاب سنن اور حاکم اور بیہقی اور ابن حبان ترمذی نے کہا صحیح ہے اور طبرانی نے انس بن مالک سے بھی ایسا ہی روایت کیا اور یہی مذہب ہے علماء کا (روضہ)۔

٢٥٩٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَاصِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فُضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ)۔

۲۵۹۳: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے جناب رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اچک لے جانے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

تشریح ۞ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور جو شخص جیب کتر کر مال لے جائے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ چوری کی تعریف اس پر صادق آتی ہے۔

## ٢٧ : بَابُ لَا يُقْطَعُ فِيْ ثَمَرٍ وَ لَا كَثَرٍ

٢٥٩٤ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ( لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَ لَا كَثَرٍ )۔

## باب: پھل اور گابھہ کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا

۲۵۹۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا پھل میں نہ کھجور کے گابھا میں (اس کی سند میں عبد اللہ بن سعید مقبری ضعیف ہے)۔

تشریح ۞ جو اندر سے سفید سفید نکلتا ہے اس حدیث کو احمد اور اہل سنن اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کیا حاکم نے کہا وہ صحیح ہے اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ کھجور اور میوہ فواکہ ترکاریوں کی چوری میں قطع نہیں ہے اسی طرح لکڑی یا گھاس کی چوری میں اور شافعی نے کہا اگر یہ چیزیں محفوظ اور محرز ہوں جیسے باغ یا مکان میں ہوں یا باغ کی چاردیواری ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور کہا کہ مدینہ میں کھجور کے باغوں کے گرد اکثر میں حصار نہ ہوتا تو وہ محرز نہ ہوتے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ان کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور واضح کرتی ہے اس مطلب کو عمرو بن شعیب کی حدیث جو آگے آئے گی اور یہ روایت کہ حضرت عثمانؓ نے ترنج کی چوری میں ہاتھ کاٹا اور حرز یہ ہے کہ مال محفوظ ہو تو گھاس کی گری حرز ہے گھاس کا اور اصطبل حرز ہے جانوروں کا اور تھان حرز ہے بکریوں کا اور کھلیان حرز ہے غلہ کا (روضہ مختصرا) اہل حدیث کا

Marfat.com

مذہب یہ ہے کہ میوہ اور پھل اور کھجور کے گابھا کی چوری میں قطع نہیں ہے جب تک یہ چیزیں محفوظ مقام میں سوکھنے کے لئے نہ رکھی جائیں یعنی جرین میں مگر شرط یہ ہے کہ چور اس میوے یا پھل کو صرف کھالے اور گود میں بھر کر نہ لے جائے اگر گود میں بھر کر لے جائے تو اس کی دوگنی قیمت اس کی دینا ہوگی اور مار بھی پڑے گی سزا کے لئے۔

۲۵۹۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( لَا قَطْعَ ) ۔

۲۵۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل اور گابھہ کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے *۔

## ۲۸ : بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنَ الْحِرْزِ

## باب: حرز میں سے چرانے کا بیان

۲۵۹۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَاُخِذَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهِ فَجَاءَ بِسَارِقِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ اَنْ يُقْطَعَ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اُرِدْ هٰذَا رِدَائِيْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ ) ۔

۲۵۹۶: حضرت صفوان مسجد میں سو گئے اور انہوں نے اپنی چادر سر کے تلے رکھ لی ایک شخص نے چادر ان کے سر کے نیچے سے نکال لی وہ اس کو پکڑ کر آنحضرت ﷺ کے پاس لے کر آئے آپ نے حکم کیا اس کا ہاتھ کاٹنے کا صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے (یعنی یہ سمجھ کر اس کو نہیں لایا تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیں گے بلکہ کوئی اور ہلکی سزا دیں گے) میری چادر اس پر صدقہ ہے آپ نے فرمایا اگر ایسا تجھ کو منظور تھا (یعنی چادر اس کو معاف کر دیا) تو میرے پاس لانے سے پہلے تو نے کیوں نہ کیا۔

تشریح ❁ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسجد میں یا صحرا میں کوئی مال کا محافظ ہو تو محرز ہے اس کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور مالک نے موطا میں اور شافعی اور حاکم نے بھی روایت کیا اور کہا صحیح ہے اور اکثر اہل علم اسی طرف گئے ہیں کہ قطع کے لئے حرز (یعنی مال کا محفوظ ہونا) ضروری ہے اور امام احمد اور اسحاق اور علماء حدیث میں سے ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ حرز شرط نہیں ہے اور شوکانی نے وارد میں حرز کو شرط رکھا ہے اور امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ابن عمر سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ایک ٹوپی چرائی عورتوں کے سائبان میں سے (مسجد میں سے) اس کی قیمت تین درہم تھی اور مسلم نے اس کی مانند روایت کیا (روضہ)

۲۵۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثِّمَارِ فَقَالَ ( مَا اُخِذَ مِنْ اَكْمَامِهٖ فَاحْتُمِلَ فَثَمَنُهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَمَا كَانَ مِنَ

۲۵۹۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ مزینہ کے ایک شخص نے (ایک قبیلہ ہے) آنحضرت ﷺ سے پوچھا پھلوں کو آپ نے فرمایا جو کوئی پھلوں کو ان کے خوشوں میں درختوں پر سے لے جائے اٹھا کر تو اس پر دوگنی قیمت ان کی لازم ہوگی اور جو پھل خشک کرنے کے لئے جران (کھلیان) میں ڈالے جائیں ان

* ابن ماجہ مترجم میں یہ ترجمہ موجود نہیں تھا۔ (احمد یار)

Marfat.com

الْحَرِيْنِ فَفِيْهِ الْقَطْعُ اِذَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ وَاِنْ اَكَلَ وَلَمْ يَاْخُذْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ) قَالَ الشَّاةُ الْحَرِيْسَةُ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (ثَمَنُهَا وَ مِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَ مَا كَانَ فِي الْمُرَاحِ فَفِيْهِ الْقَطْعُ اِذَا كَانَ مَا يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ) ـ

کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائے گا جب ڈھال کی قیمت تک (تین درہم تک) ان کی قیمت پہنچ جائے اور اگر کوئی پھلوں میں سے کھا لے لیکن لے جائے نہیں تو اس پر کچھ نہیں ہے (نہ ہاتھ کاٹا جائے گا نہ جرمانہ دینا ہوگا) وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر کوئی بکری حراست میں سے لی جائے (یعنی چراگاہ میں سے) آپ نے فرمایا دونی قیمت دے اور سزا بھی پائے (جو امام مناسب سمجھے) اور جو کوئی بکری تھان میں سے (جہاں رات کو جانور آرام پاتے ہیں) لے جائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جب اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے۔

تشریح ۞ اس حدیث کو ابو داؤد اور امام احمد اور نسائی اور حاکم اور ترمذی نے بھی روایت کیا حاکم نے کہا وہ صحیح ہے ترمذی نے کہا وہ حسن ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جو کوئی پھلوں کو منہ میں ڈال لے اور گود میں بھر کر نہ لے جائے اس پر کچھ نہیں ہے اور جو اٹھا کر لے جائے اس پر دوگنی قیمت ہے اور مار ہے سزا کے لئے اہلحدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے۔

## ۲۹ : بَابُ تَلْقِيْنِ السَّارِقِ

## باب: چور کو تعلیم دینا

۲۵۹۸ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُنْذِرِ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍّ يَذْكُرُ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ فَاعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ) قَالَ بَلٰى ثُمَّ قَالَ (مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ) قَالَ بَلٰى فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ) قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ (اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ) مَرَّتَيْنِ ـ

۲۵۹۸ : حضرت ابو امیہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے چوری کا اقرار کیا لیکن اس کے پاس کچھ مال نہ تھا (چوری کا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں تو نے چوری نہیں کی وہ بولا نہیں میں نے چوری کی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں تو نے چوری نہیں کی وہ بولا نہیں میں نے چوری کی ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں (اس گناہ کی) اور توبہ کرتا ہوں اس کی طرف وہ بولا میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ معاف کر دے اس کو دو بار یہی فرمایا۔

تشریح ۞ اہلحدیث نے کہا کہ جس چور کے پاس چوری کا مال نہ ہو لیکن وہ اقرار کرے چوری کا تو حاکم کو اسی طرح سے اس کی تلقین مستحب ہے کہ تو نے چوری نہ کی ہو گی اور عطاء سے مروی ہے کہ اگلے لوگوں کے پاس جب چور آتا وہ اس سے کہتے کیا تو نے چوری کی کہہ میں نے نہیں کی اور نام لیا ابو بکرؓ اور عمرؓ کا اس کو نکالا عبد الرزاق نے اور اس باب میں جماعت صحابہؓ سے مروی ہے۔ (روضہ)

Marfat.com

## ۳۰ : بَابُ الْمُسْتَكْرَهِ

## باب: جو شخص جبر کیا جائے حد کے کام پر (جیسے عورت سے بالجبر زنا کیا جائے)

۲۵۹۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ وَ اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالُوْا ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتْ امْرَاَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَ اَقَامَهُ عَلَى الَّذِي اَصَابَهَا وَ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔

۲۵۹۹: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت پر جبر کیا گیا جناب رسول کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حد نہ ماری اور جس شخص نے اس سے جبراً برا کام کیا تھا اس کو حد ماری اور یہ نہیں بیان کیا اس حدیث میں کہ آپ نے اس عورت کو کچھ مہر دلایا یا نہیں۔

تشریح ۞ اس حدیث پر اکثر علماء کا اتفاق ہے کہ جس پر کوئی جبر سے حد کا کام کرے اس کو حد نہیں پڑے گی۔

## ۳۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِي الْمَسَاجِدِ

## باب: مسجد میں حد قائم کرنا منع ہے

۲۶۰۰ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ جَمِيعًا عَنْ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ)۔

۲۶۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسجد کے اندر حد نہ قائم کی جائے۔

تشریح ۞ کیونکہ وہ چیخے گا چلائے گا اور مسجد میں آواز بلند کرنا منع ہے اور بعضوں نے کہا مسجد کے نجس ہونے کا ڈر ہے اس کے خون وغیرہ سے اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جس پر حد لازم ہوتی اس کو مسجد سے باہر لے جا کر حد لگاتے اور غرض یہ ہے کہ مسجد ذکر الٰہی اور وعظ ونصیحت اور تلاوت قرآن اور نماز اور حکم اور فیصلے کے لئے موضوع ہے مار پیٹ اور سزا مسجد کے اندر مناسب نہیں۔

۲۶۰۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنِ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ اِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسَاجِدِ۔

۲۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے منع کیا مسجدوں میں حد لگانے سے (اس کا مضمون صحیح ہے لیکن سند میں ابن لہیعہ ضعیف بھی ہے اور مدلس بھی اور محمد بن عجلان بھی مدلس ہے)۔

تشریح ۞ جن قصوروں میں شروع میں کوئی حد مقرر نہیں ان میں تعزیر دی جاتی ہے امام اور حاکم کو اختیار ہے کہ جس طرح سے چاہے سزا یعنی تعزیر دے حبس کے ساتھ یا ضرب کے ساتھ لیکن یہ ضروری ہے کہ تعزیر میں دس کوڑوں سے

Marfat.com

زیادہ نہ ماریں جائیں اہل حدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ۳۹ کوڑوں تک مار سکتے ہیں تک مار سکتے ہیں۔

## ۳۲ : بَابُ التَّعْزِيْرِ

## باب : تعزیر یعنی سزا کا بیان

۲۶۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ ( لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِىْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔)

۲۶۰۲ : حضرت ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ پڑیں گے مگر اللہ جل جلالہ کی کسی حد میں۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا بغیر کسی عمدہ دلیل کے اور ان کا یہ دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے بے سند ہے اس کا ناسخ کون ہے اگر صحابہ کے آثار نقل کریں تو ان کی سند دیکھنا چاہئے اگر سند صحیح بھی ہو تب بھی ان سے حدیث منسوخ نہیں ہو سکتی بلکہ احتمال ہے کہ یہ حدیث ان کو نہ پہنچی ہو۔

۲۶۰۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( لَا تُعَزِّرُوْا فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ )۔

۲۵۰۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت مارو دس کوڑوں سے زیادہ۔

تشریح ۞ کسی جرم کی سزا میں جس میں حد مقرر نہیں اس حدیث کی سند میں دو شخص ضعیف ہیں اسمٰعیل بن عیاش اور عباد بن کثیر اور احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی اور حاکم نے بہز بن حکیم سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قید کیا ایک شخص کو تہمت میں ایک دن رات تک اور حضرت عمرؓ نے حکم دیا خالد بن ولید کو ان کے عمامہ سے باندھنے کا اور اوپر سرقہ کے باب میں گزرا کہ آپؐ نے فرمایا اور مار سزا کی (روضہ)۔

## ۳۳ : بَابُ الْحَدُّ كَفَّارَةٌ

## باب : حد کفارہ ہے گناہ کی

۲۶۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( مَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ حَدًّا فَعُجِّلَتْ لَهُ عُقُوْبَتُهُ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَ اِلَّا فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ )۔

۲۶۰۴ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے حد کا کوئی کام کرے پھر اس کو حد پڑ جائے تو وہی اس کا کفارہ ہے اور نہیں تو اس کا اختیار اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ہے۔

۲۶۰۵ : حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ ثَنَا حَجَّاجُ

۲۶۰۵ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت

Marfat.com

بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يُونُسُ ابْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَصَابَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عُقُوبَتَهٗ عَلٰى عَبْدِهٖ وَمَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں گناہ کرے پھر اس کی سزا دی جائے اس کو (یعنی حد) تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے کہ دوبارہ سزا دے اپنے بندے کو اور جو شخص دنیا میں گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ اس کا گناہ ڈھانپ لے تو اس کا کام اس سے زیادہ ہے کہ دوبارہ اس کا مواخذہ کرے جس کو ایک بار معاف کر چکا ہے۔

تشریح ❁ یہ حدیثیں صحیح ہیں اور ان سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے محققین علماء کا یہی قول ہے لیکن بعض علماء نے کہا کہ حد سے گناہ معاف نہیں ہوتا بلکہ گناہ کی معافی کے لئے توبہ درکار ہے اور اس کی کئی دلیلیں ہیں ایک یہ کہ ڈکیتی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذلك لهم خزى في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عليم یعنی حد دنیا کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کو دردناک عذاب ہے دوسرے یہ کہ ایک روایت میں ہے میں نہیں جانتا حدیں کفارہ ہیں یا نہیں تیسرے یہ کہ ابوامیہ مخزومی کی حدیث میں گزرا کہ آپ نے چور سے فرمایا جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرو واللہ اعلم۔

## ۳۴: بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا

## باب: مرد اپنی عورت کے پاس اجنبی مرد پائے

۲۶۰۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ الْمَدِينِيُّ اَبُو عُبَيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا) قَالَ سَعْدٌ بَلٰى وَالَّذِي اَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اسْمَعُوا مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ)۔

۲۶۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر مرد اپنی عورت کے پاس ایک غیر مرد پائے کیا اس کو قتل کرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں سعد نے عرض کیا کیوں نہیں قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عزت دی سچائی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (انصار سے) دیکھو تمہارا سردار کیا کہتا ہے۔

تشریح ❁ دوسری روایت میں ہے میں اس سے زیادہ غیرت رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے آپ کا مطلب یہ تھا کہ سعد کا یہ کہنا بظاہر غیرت کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے مگر مجھ کو اس سے زیادہ غیرت ہے اور اللہ تعالیٰ کو مجھ سے بھی زیادہ غیرت ہے اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے جو شریعت کا حکم اتارا اسی پر چلنا بہتر ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ کوئی شخص اگر اپنی عورت کے پاس غیر مرد کو پائے تو اس کا مار ڈالنا درست ہے یا نہیں یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب اس مرد کو عورت سے برا کام کرتے دیکھے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی غیر مرد کو اپنی عورت کے ساتھ پا کر

Marfat.com

اس کو قتل کرے تو وہ بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا مگر جب گواہ قائم کرے زنا پر یا مقتول کے وارث اس کا اقرار کریں۔

۲۶۰۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قِيلَ لِاَبِي ثَابِتٍ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحُدُوْدِ وَكَانَ رَجُلًا غَيُوْرًا: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَاَتِكَ رَجُلًا اَيَّ شَيْئٍ كُنْتَ تَصْنَعُ قَالَ كُنْتُ ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ اَنْتَظِرُ حَتّٰى اَجِئَ بِاَرْبَعَةٍ اِلٰى مَا ذَاكَ قَدْ قَضٰى حَاجَتَهٗ وَذَهَبَ اَوْ اَقُوْلُ رَاَيْتُ كَذَا وَكَذَا فَتَضْرِبُوْ فِي الْحَدِّ وَ لَا تَقْبَلُوْا لِي شَهَادَةً اَبَدًا قَالَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وِسَلَّمِ فَقَالَ ( كَفٰى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا ) ثُمَّ قَالَ ( لَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ ) ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَاجَةَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيِّ وَفَاتَنِيْ مِنْهُ ۔

۲۶۰۷ : حضرت سلمہ بن محبقؓ سے روایت ہے ابو ثابت سعد بن عبادہ سے کہا گیا جب حدوں کی آیتیں اتریں اور وہ غیرت دار آدمی تھے اب کیا کرو گے اگر اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤ گے انہوں نے کہا میں دونوں کو تلوار سے ماروں گا کیا میں انتظار کرتا رہوں کہ چار گواہوں کو لے کر آؤں اس شخص کے پاس (جو برا کام کر رہا ہے) اور وہ اپنا کام پورا کر کے چل دیا ہو یا میں لوگوں سے کہوں کہ فلاں شخص کو میں نے ایسا کام کرتے دیکھا وہ مجھ کو حد قذف لگا دیں اور پھر میری گواہی کبھی قبول نہ کریں پھر سعد کا یہ قصہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا تلوار کی گواہی کافی ہے (یعنی جب عورت اور مرد برے کام میں مصروف ہوں تو ان دونوں کو مار ڈالے ان کا اس حالت میں مارا جانا یہی عمدہ ثبوت ہے خاوند کے بیان کا) پھر فرمایا نہیں (یعنی میں قتل کی اجازت نہیں دیتا) میں ڈرتا ہوں متوالے اور غیرت والے ایسا برابر کرنے لگیں گے ابن ماجہ نے کہا میں نے ابو زرعہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ روایت ہے علی بن محمد طنافسی کی اور مجھے اس میں سے کچھ یاد نہیں ہی (اس کی سند میں قبیصہ بن حریث مختلف فیہ ہے۔

تشریح ۞ کہ لوگوں کے خون کریں جب ان سے مواخذہ ہو تو یہ کہیں کہ میری عورت کے ساتھ برے کام میں مصروف تھا حالانکہ اس مرد نے برا کام نہ کیا ہو تو آپ نے اجازت نہ دی قتل کی اس صورت میں جب کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ غیر مرد کو برے کام میں دیکھے پس اگر کوئی قتل کرے تو وہ قصاصاً قتل کیا جائے گا لیکن اگر اپنے بیان میں سچا ہو گا تو آخرت میں اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔

## ۳۵ : بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهٖ

## باب: جو کوئی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرلے باپ کے مرنے کے بعد

۲۶۰۸ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا هُشَيْمٌ ح: وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ

۲۶۰۸ : حضرت براء بن عازب سے روایت ہے میرے سامنے سے میرے ماموں گزرے (ہشیم راوی نے ان کے

Marfat.com

جَمِيعًا عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيْ خَالِيْ (سَمَّاهُ هُشَيْمٌ فِيْ حَدِيْثِهِ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو) وَقَدْ عَقَدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَاءً فَقُلْتُ لَهُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهٖ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ۔

ماموں کا نام بیان کیا حارث بن عمرو) اور جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک جھنڈا باندھ دیا تھا تو میں نے ان سے پوچھا تم کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک شخص کے پاس بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے (یعنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کی گردن ماروں۔

تشریح ۞ یہ حدیث رد کرتی ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو کیونکہ ان کے نزدیک جب کوئی محرم سے نکاح کرے تو اس کو حد نہ پڑے گی لیکن تعزیر ہوگی اور ممکن ہے کہ ابو حنیفہؒ کی طرف سے یہ جواب دیا جائے کہ یہ قتل تعزیراً تھا نہ حداً اور شافعی اور مالک اور احمد سب کے نزدیک اس صورت میں حد پڑے گی۔

۲۶۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِي الْحُسَيْنِ الْجُعْفِيُّ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلَ التَّمِيْمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاُصَفِّيَ مَالَهٗ۔

۲۶۰۹: حضرت قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ایک شخص کے پاس جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا کہ میں اس کی گردن ماروں اور اس کا سب مال لے لوں۔

تشریح ۞ اس حدیث سے نکلا کہ ہماری شریعت میں تعزیر مالی درست ہے اور اوپر سرقہ کے باب میں گزر چکا کہ آپؐ نے فرمایا اس سے دوگنی قیمت لی جائے گی اور بعضوں نے کہا یہ شخص مرتد ہو گیا تھا تو آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا اس لئے کہ حد زنا میں مال ضبط نہیں ہوتا۔

## ۳۶ : بَابُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَتَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ

## باب: جس نے اپنے باپ کے سوا دوسرے کو باپ بنایا یا اپنے مولیٰ کے سوا دوسرے کو مولیٰ ظاہر کیا

۲۶۱۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا بْنُ اَبِي الصَّيْفِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنِ انْتَسَبَ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)۔

۲۶۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا نسب لگائے اپنے باپ کے سوا اور کسی سے اور جو کوئی (غلام لونڈی) اپنا مولیٰ بنائے کسی اور کو سوا اپنے مولیٰ کے اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔

۲۶۱۱ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ

۲۶۱۱: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَاَبَا بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُوْلُ : سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَوَعٰی قَلْبِی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ) ۔

عنہ دونوں سے روایت ہے ہر ایک نے یوں کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بنے اور وہ جانتا ہے کہ جس کا بیٹا بنا ہے وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہوگی۔

تشریح ۞ یہ تشدداً فرمایا کیونکہ مسلمان ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا یا مراد وہ ہے جو اس کام کو درست سمجھے وہ کافر ہو جائے گا۔

۲۶۱۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ ) ۔

۲۶۱۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بنے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے آتی ہے۔

## ۳۷ : بَابُ مَنْ نَفٰی رَجُلًا مِنْ قَبِيْلَتِهٖ

## باب: جو شخص کسی شخص کو اُس کے قبیلہ سے نکالے

۲۶۱۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنَ ابْنُ حَيَّانَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَقِيْلِ ابْنِ طَلْحَةَ السَّلَمِیِّ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ هَيْضَمٍ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَفْدِ كِنْدَةَ وَلَا يَرَوْنِیْ اِلَّا اَفْضَلَهُمْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلَسْتُمْ مِنَّا فَقَالَ ( نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُوْا اُمَّنَا وَلَا نَنْتَفِیْ مِنْ اَبِيْنَا ) ۔

قَالَ فَكَانَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ يَقُوْلُ لَا اُوْتٰی بِرَجُلٍ نَفٰی رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ اِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ ۔

۲۶۱۳: اشعث بن قیسؓ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کندہ کے لوگوں میں ( کندہ ایک قبیلہ ہے یمن میں اس کے جد اعلیٰ کا نام ثور بن عقیر تھا اس نے اپنے باپ کو رنج دیا اور باپ سے علیحدہ ہو کر اپنے ننہیال سے جا ملا اس وجہ سے کندہ اس کا لقب ہوا کند اور تکنید رنج دینا ) وہ مجھے اپنے میں افضل سمجھتے تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ میں سے نہیں آپ نے فرمایا ہم نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں ( جو جد اعلیٰ تھا قریش کا ) اور ہم اپنی ماں کو تہمت نہیں لگاتے ( غیر قبیلہ میں شریک ہو کر ) اور اپنے باپ سے علیحدہ نہیں ہوتے راوی نے کہا تو اشعث بن قیس کہتے تھے میرے پاس جب کوئی ایسا شخص آئے گا جو کسی قریشی کو کہے تو نضر بن کنانہ کی اولاد نہیں تو میں اس کو حد قذف ماروں گا۔

Marfat.com

تشریح ❀ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں۔

## ۳۸ : بَابُ الْمُخَنَّثِيْنَ

## باب: ہیجڑوں کا بیان

تشریح ❀ ہیجڑے اور زنانہ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو جو قدرتی ان کے اعضاء میں نرمی ہوتی ہے اور نامرد ہوتے ہیں ان پر کچھ ملامت نہیں ہے دوسری جو بنا کر مرد کیے جاتے ہیں یعنی ان کے اعضاء تناسل کاٹے جاتے ہیں۔ یہ ملعون ہیں' دوسری حدیث سے۔

۲۶۱۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِیْعِ الْجُرْجَانِیُّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ الْعَلَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ بِشْرَ بْنَ نُمَیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَکْحُوْلًا یَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ یَزِیْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمِ فَجَاءَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَتَبَ عَلَیَّ الشِّقْوَةَ فَمَا اُرَانِیْ اُرْزَقُ اِلَّا مِنْ دُفِّیْ بِکَفِّیْ فَأْذَنْ لِیْ فِی الْغِنَاءِ فِیْ غَیْرِ فَاحِشَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ( لَا آذَنُ لَکَ ، وَلَا کَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ عَیْنٍ کَذَبْتَ اَیْ عَدُوَّ اللّٰهِ لَقَدْ رَزَقَکَ اللّٰهُ طَیِّبًا حَلَالًا فَاخْتَرْتَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْکَ مِنْ رِزْقِهٖ مَکَانَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَکَ مِنْ حَلَالِهٖ وَلَوْ کُنْتُ تَقَدَّمْتُ اِلَیْکَ لَفَعَلْتُ بِکَ وَفَعَلْتُ قُمْ عَنِّیْ وَ تُبْ اِلَی اللّٰهِ اَمَا اِنَّکَ اِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ التَّقْدِمَةِ اِلَیْکَ ضَرَبْتُکَ ضَرْبًا وَجِیْعًا وَ حَلَقْتُ رَأْسَکَ مُثْلَةً وَنَفَیْتُکَ مِنْ اَهْلِکَ وَ اَحْلَلْتُ سَلَبَکَ نُهْبَةً لِفِتْیَانِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ) ۔

فَقَامَ عَمْرٌو وَبِهٖ مِنَ الشَّرِّ وَالْخِزْیِ مَا لَا یَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۶۱۴: صفوان ابن امیہؓ سے روایت ہے ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے اتنے میں عمرو بن قرہ آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر بدبختی لکھی تو مجھ کو روزی کی کوئی راہ نہیں بتلائی مگر یہ کہ اپنے ہاتھ سے دف بجا کر روٹی پیدا کروں تو مجھ کو اجازت دیجئے گانے کی صرف بغیر فسق اور فجور کے (یعنی اور کوئی برا کام نہیں کروں گا) آپ نے فرمایا میں تجھے اجازت نہیں دوں گا اور تجھے عزت نہیں دوں گا اجازت دے کر نہ تیری آنکھ ٹھنڈی کروں گا جھوٹ بولتا ہے تو اے اللہ کے دشمن اللہ نے تجھ کو حلال طیب روزی دی لیکن تو نے وہ روزی اختیار کی جس کو اس نے حرام کیا تجھ پر حلال کے بدل اور اگر میں پہلے تجھ کو اس کام سے منع کر چکا ہوتا تو میں تجھ کو سزا دیتا اور ضرور سزا دیتا اٹھ میرے پاس سے دور ہو اور توبہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف اور خبر دار رہ اگر پھر تو نے یہ کام کیا جس سے میں تجھ کو منع کر چکا تو میں تجھ کو ماروں گا دردناک مار اور تیرا سر مونڈ ڈالوں گا مثلہ کروں گا (مثلہ کے معنی ناک کان کاٹنا وہ تو منع ہے ہماری شرع میں لیکن سر منڈا کر مثلہ کرنا جائز ہے) اور تجھ کو نکلوا دونگا تیرے لوگوں میں سے اور تیرا سامان (لباس وغیرہ) حلال کرونگا (یعنی لٹوا دونگا) مدینہ کے جوانوں کو یہ سن کر عمرو کھڑا ہوا اور اس کو ایسی ذلت اور رسوائی ہوئی کہ اللہ ہی جانتا ہے جب پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا یہی لوگ پاپی (گنہگار) ہیں جو ان میں سے بغیر توبہ کئے مرجائے اللہ

Marfat.com

وَسَلَّمَ (هٰؤُلَاءِ الْعُصَاةُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ بِغَيْرِ تَوْبَةٍ حَشَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مُخَنَّثًا عُرْيَانًا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ النَّاسِ بِهُدْبَةٍ كُلَّمَا قَامَ صُرِعَ).

اس کو اسی طرح حشر کرے گا جیسے وہ دنیا میں تھا مخنث (زنانہ) ننگا لوگوں سے اپنا ستر نہیں چھپائے گا اپنی عادت کے موافق (ایک روایت میں بہد یہ ہے باء موحدہ سے یعنی کپڑے کے کنارے سے اور یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب بہد یہ ہو) جب کھڑا ہوگا تو گر پڑے گا (اسکی سند میں بشر بن نمیر ہے یہ بہت بڑا کذاب تھا امام احمد نے کہا کہ یہ حدیث وضع کرتا تھا)۔

تشریح ﴿﴾ جیسے دنیا میں نازنخرے سے ایسا کرنا آخرت میں عذاب کے طور پر اس کا یہ حال ہوگا اور یہ جو فرمایا کہ وہ ننگا حشر کیا جائے گا تو اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ تم سب ننگے پاؤں ننگے بدن حشر کئے جاؤ گے تو مخنث کی کیا خصوصیت رہی اور اس کا جواب ممکن ہے اس طرح کہ گو سب لوگ ننگے حشر ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ قدرتی لباس سے سب کے ستر ڈھانپ دے گا اور مخنث کا ستر کھلا رہے گا کیونکہ وہ دنیا میں بھی اپنا ستر کھولتا اور شرم نہ کرتا اس حدیث سے کئی باتیں نکلیں ایک یہ کہ مخنث کا گانا اور دف بجانا یہ بھی حلال پیشہ نہیں ہے اگر چہ وہ فحش نہ کرائے دوسرے یہ کہ مخنث کا گانا اور بجانا سننا درست نہیں ہے اس لئے کہ مخنث کو دیکھ کر گناہ کی رغبت ہوتی ہے اور جب مخنث کا گانا سننا درست نہ ہوا تو فواحش جوان عورتوں کا گانا سننا بطریق اولیٰ درست نہ ہوگا تیسرے یہ کہ مباح فعل میں جب گناہ کا ذر ہو تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے صرف دف بجانا اور گانا دوسری حدیثوں سے مباح ہے مگر مخنث کے دست و زبان سے آپ نے منع فرمایا چوتھے یہ کہ اہل معاصی اور فواحش کا سر مونڈنا اور اس کو ذلیل کرنا درست ہے حاکم کے لئے پانچویں یہ کہ سر مونڈ کر مثلہ کرنا یہ حرام مثلہ نہیں ہے چھٹی یہ کہ اہل معاصی کا مال لٹا دینا درست ہے ساتویں یہ کہ جرمانہ مالی ہماری شریعت میں جائز ہے اور اوپر سرقہ کے باب میں گزرا کہ دوگنی قیمت دے اور آپ نے اس کے مال کی ضبطی کا حکم دیا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا یہ بھی اوپر گزر چکا بعضوں نے گمان کیا کہ ہماری شریعت میں تعزیر بالمال درست نہیں ہے آٹھویں یہ کہ حاکم اسلام کو روکنا چاہئے مخنثوں اور فواحش عورتوں کو گانے اور بجانے کے پیشے سے گو وہ فحش نہ کرائیں کیونکہ ان کا گانا بجانا ذریعہ ہے فحش کا واللہ اعلم۔

۲۶۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُمَيَّةَ اِنْ يَفْتَحِ اللّٰهُ الطَّائِفَ

۲۶۱۵: ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے وہاں ایک مخنث کو دیکھا وہ عبداللہ بن ابی امیہ سے کہہ رہا تھا اگر اللہ تعالیٰ کل طائف کو فتح کرا دے تو میں تجھ کو ایک عورت بتلاؤں گا جو سامنے آتی ہے چار بٹوں سے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹوں سے (وہی چار بٹیں دونوں طرف

Marfat.com

غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ).

سے آٹھ بٹیں معلوم ہوتی ہیں غرض یہ ہے کہ وہ عورت موٹی اور پر گوشت ہے عرب لوگ ایسی عورت کو پسند کرتے تھے) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو نکالو اپنے گھروں سے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی مخنثوں کو پہلے اس مخنث کو بی بی ام سلمہؓ نے یہ سمجھ کر اجازت دی ہوگی کہ وہ غیر اولی الاربہ میں سے ہے یعنی ان لوگوں میں سے جن کو عورتوں کا خیال نہیں ہوتا جیسے کمیرے، بھنگی سقاوغیرہ جب آپؐ نے دیکھا کہ وہ عورتوں کی خوبی اور برائی کو سمجھتا ہے تو اسکے نکالنے کا حکم دیا اس مخنث کا نام ہیت تھا بعضوں نے کہا یہ مدینہ سے بھی نکال دیا گیا شہر کے باہر رہا کرتا تھا۔ عمرؓ نے اپنی خلافت میں سنا کہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور روٹیوں سے محتاج ہے تو ہفتہ میں ایک بار اس کو اجازت دی شہر میں آنے کی کہ بھیک مانگ کر چلا جایا کرے۔

Marfat.com

# کِتَابُ الدِّیَاتِ

## قتل اور قصاص اور دیت کے احکام

### ۱ : بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ ظُلْمًا

### باب: مسلمان کو ناحق قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے

۲۶۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)۔

۲۶۱۶ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا پہلے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا قیامت کے دن وہ خون ہوگا۔

تشریح ﴿﴾ یعنی خون کا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا اور قاتل کو سزا دی جائے گی جس نے ظلم سے قتل کیا ہو کسی کو۔

۲۶۱۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)۔

۲۶۱۷ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے مارا جائے تو اس کا گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) کو بھی ہوتا ہے جس نے دنیا میں قتل کی رسم نکالی۔

تشریح ﴿﴾ دنیا میں سب سے پہلے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق قتل کے عذاب کا ایک حصہ اس پر رکھے گا یہی حکم ہے ہر بری بات نکالنے والے پر قیامت تک اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور جو کوئی اچھی بات جاری کرے اس کو قیامت تک ثواب ہوتا رہے گا۔

۲۶۱۸ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْاَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۲۶۱۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اول جس کا فیصلہ جائے گا لوگوں میں قیامت کے دن وہ خون ہوگا۔

۲۶۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ

۲۶۱۹ : حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

Marfat.com

ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ)۔

ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملے اور شرک اس نے نہ کیا ہو اور نہ خون ناحق کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن عائذ ارزی کا سماع عقبہ بن عامر سے مختلف فیہ ہے۔

۲۶۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ اَبِی الْجَهْمِ الْجُوْزَجَانِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ)۔

۲۶۲۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا البتہ دنیا کا بگڑ جانا اللہ تعالیٰ پر آسان ہے ایک مومن کو ناحق قتل کرنے سے (معاذ اللہ مومن کا ناحق خون اللہ تعالیٰ کو ساری دنیا تباہ ہو جانے سے زیادہ ناگوار ہے)۔

۲۶۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ اَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ)۔

۲۶۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص مومن کو قتل کرنے میں مدد کرے ایک آدھی بات کہہ کر (یعنی ایک کلمہ بھی کہہ کر) تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا یہ مایوس ہے اللہ کی رحمت سے (اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد حد درجہ کا ضعیف راوی ہے بعض نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے)۔

## ۲: بَابُ هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ

## باب: آیا مومن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہے یا نہیں

۲۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى؟ قَالَ وَيْحَهُ! وَاَنّٰى لَهُ الْهُدٰى سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِیْءُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهٖ يَقُوْلُ رَبِّ! سَلْ هٰذَا لِمَ قَتَلَنِیْ) وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا بَعْدَ مَا اَنْزَلَهَا۔

۲۶۲۲: سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے پوچھا گیا وہ شخص جو مومن کو قتل کرے عمداً پھر توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور ہدایت کی راہ اختیار کرے انہوں نے کہا افسوس وہ کہاں سے ہدایت کی راہ پا سکتا ہے میں نے سنا تمہارے نبی ﷺ سے آپ فرماتے تھے قاتل قیامت کے دن آئے گا اور مقتول اس کے سر سے لٹکا ہو گا وہ کہے گا اے رب پوچھ اس سے اس نے مجھ کو کیوں قتل کیا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے قتل ناحق کی آیت کو اتارا: قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اخیر تک تمہارے پیغمبر ﷺ کی زبان پر پھر اس کو منسوخ نہیں کیا جب سے اتارا۔

Marfat.com

تشریح ﴿﴾ اس آیت میں یہ ہے جو کوئی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ابن عباس اور معتزلہ اور خوارج کا یہی قول ہے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول نہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جمہور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ وہ گناہ کبیرہ ہے بلکہ اکبرالکبائر ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا بدلیل اور آیات اور احادیث کے تو ایک دن اس کو ضرور جہنم سے خلاصی ہوگی گو مدت دراز کے بعد سہی اور آیات میں خلود سے مکث طویل یعنی بہت دنوں تک رہنا مراد ہے۔

۲۶۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ اُذُنَاىَ وَوَعَاهُ قَلْبِىْ (اِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا ، ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّىْ قَتَلْتُ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ نَفْسًا ، فَهَلْ لِىْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ بَعْدَ تِسْعَةٍ وَ تِسْعِيْنَ نَفْسًا قَالَ فَانْتَضٰى سَيْفَهٗ فَقَتَلَهٗ فَاَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لِىْ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ اخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيْثَةِ الَّتِىْ اَنْتَ فِيْهَا اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ قَرْيَةِ كَذَا وَكَذَا فَاعْبُدْ رَبَّكَ فِيْهَا فَخَرَجَ يُرِيْدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَعَرَضَ لَهٗ اَجَلُهٗ فِى الطَّرِيْقِ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قَالَ اِبْلِيْسُ اَنَا اَوْلٰى بِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَعْصِنِىْ سَاعَةً قَطُّ قَالَ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ اِنَّهٗ خَرَجَ تَائِبًا ) ۔

قَالَ هَمَّامٌ فَحَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ

۲۶۲۳: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس بات کو جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا ایک شخص تھا (اگلے زمانہ میں) اس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا (ناحق) پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اور اس نے دریافت کیا کہ ساری زمین میں کون بڑا عالم ہے لوگوں نے بتلایا (فلاں شخص سب سے بڑا عالم ہے) یہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے وہ بولا واہ ننانوے آدمیوں کو مار کر اب توبہ کرتا ہے اس شخص نے (مایوس ہو کر) اپنی تلوار کھینچی اور اس عالم کو بھی مار کر سو خون پورے کر دیئے پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اس نے دریافت کیا اب زمین میں بڑا عالم کون ہے لوگوں نے بتلایا وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے سو خون (ناحق) کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے وہ بولا افسوس ہے تجھ پر بھلا توبہ کو کون روک سکتا ہے لیکن تو اس ناپاک بستی سے (جہاں تو نے اتنے سخت گناہ کئے) نکل جا اور فلانی بستی میں جا (امن بستی کا نام لیا) وہاں جا کر اپنے مالک کی عبادت کر وہ شخص اس بستی کو جانے کی نیت سے نکلا راہ میں اس کی موت آن پہنچی اور رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے اس کے باب میں جھگڑا کیا شیطان نے کہا اس شخص کی نسبت مجھ سے زیادہ ہے

Marfat.com

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالَ انْظُرُوْا اَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ اَقْرَبَ فَأَلْحِقُوْهُ بِاَهْلِهَا۔

قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ احْتَفَزَ بِنَفْسِهِ فَقَرُبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيْثَةَ فَأَلْحَقُوْهُ بِاَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

(یعنی میں اس کا حقدار ہوں) اس نے ایک ساعت بھی میری نافرمانی نہیں کی اور رحمت کے فرشتوں نے کہا واہ وہ تو توبہ کر کے نکلا تھا (تو رحمت کا مستحق ہوا صدقے اپنے مالک کی رحمت اور عنایت کے اگر وہ ایسا نہ کرے تو بندوں کو کہاں ٹھکانا ہے ہمام نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھ سے حمید طویل نے حدیث بیان کی بکر بن عبداللہ سے اس نے ابو رافع سے کہا (جب رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں ایسا جھگڑا ہونے لگا) تو اللہ نے ایک فرشتے کو (ان کا فیصلہ کرنے کے لئے بھیجا) دونوں طرف کے فرشتے اس کی طرف رجوع ہوئے اس نے کہا دیکھو وہ شخص کس بستی سے زیادہ نزدیک رہ کر مرا ہے (آیا گناہ کی بستی سے جہاں سے نکلا تھا یا نیک بستی سے جہاں جاتا تھا) جس بستی سے نزدیک ہو اس کے لوگوں میں اس کو شریک کرو قتادہ نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) مجھ سے حسن بصری نے بیان کیا کہ جب اس شخص کو موت آن پہنچی تو گھسٹ کر (یا محنت کر کے) وہ نیک بستی سے قریب ہو گیا اور بری بستی سے دور ہو گیا آخر فرشتوں نے اس کو نیک بستی کے لوگوں میں شریک کیا۔

دوسری روایت بھی ایسے ہی ہے۔

تشریح ۞ اور نیکوں میں وہ شخص لکھا گیا سبحان اللہ اگر مالک کے رحم و کرم کو دیکھو تو امید ایسی بندھ جاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی گناہ گار کو عذاب نہ کرے گا اور اگر اس کے غضب اور عدل اور قہر کی طرف خیال کرو تو اپنے عملوں کا حال دیکھ کر خوف ایسا طاری ہوتا ہے کہ معاذ اللہ ایمان اسی کا نام ہے کہ آدمی خوف اور رجاء کے درمیان رہے اگر خوف ایسا غالب ہوا کہ امید بالکل جاتی رہے تب بھی آدمی گمراہ ہو گیا اگر امید ایسی غالب ہوئی کہ خوف جاتا رہا جب بھی اہل ہدایت اور اہل سنت میں سے باہر ہو گیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ گناہ خواہ کسی قدر ہوں پر آدمی کو توبہ کا خیال نہ چھوڑنا چاہئے اور گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے وہ ارحم الراحمین بندہ نواز ہے اور اس کا ارشاد ہے رحمتي سبقت على غضبي اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مغفرتك ارجى عندي من عملي اور یہ بھی نکلا کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہو سکتی ہے گو اس میں شک نہیں کہ قتل مومن بہت بڑا گناہ ہے اور قاتل مومن کی جزا یہی ہے کہ اس پر عذاب الٰہی اترے دنیا یا آخرت یا دونوں میں حجاج بن یوسف ثقفی جو ایک ظالم مشہور تھا اور جس نے کئی ہزار صلحا اور نیک بندوں کو ناحق قتل کروایا تھا جب مرنے لگا تو کہتا تھا یا اللہ بخش دے مجھ کو اس لئے کہ لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشے گا یہ کلام اس کا کسی نے امام حسن بصریؒ سے نقل کیا انہوں نے کہا عسی یعنی کچھ عجب نہیں اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے مگر اس حدیث اور ایسی اور حدیثوں کی وجہ سے جن سے امید کو ترقی ہوتی ہے یہ کوئی نہ سمجھے کہ گناہ ضرور بخش دیا جائے گا پھر گناہ سے بچنا کیا ضروری ہے کیونکہ گناہ پر عذاب تو وعدہ الٰہی سے معلوم ہو چکا ہے اب مغفرت وہ مالک کے اختیار میں ہے بندے کو ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کی توبہ قبول ہوئی یا نہیں اور اس کی مغفرت ہو گی یا نہیں پس ایسے موہوم خیال پر

Marfat.com

گناہ کا ارتکاب کر بیٹھنا اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر تکیہ کر لینا بڑی حماقت اور سفاہت ہے ہر وقت گناہ سے بچتا رہے خصوصاً حقوق العباد سے اور اگر کبھی کوئی گناہ شامت نفس سے سرزد ہو جائے تو اس سے توبہ کرے دل و جان سے اپنے مالک کے سامنے گڑگڑائے اور روئے اور عہد کرے کہ پھر ایسا گناہ نہ کروں گا تو کیا عجب ہے کہ مالک اس کا گناہ بخش دے وہ غفور اور رحیم ہے اور ایک بار میں نے مولانا فضل الرحمٰن نقشبندی دام فیوضہ سے اپنے گناہوں کی کثرت کی شکایت کی آپؒ نے یہ آیت پڑھی قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم ا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا یعنی کہہ دو اے محمد ﷺ اے میرے بندو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش سکتا ہے وہ بخشنے والا مہربان ہے یا اللہ تو اس حدیث اور اس آیت کی برکت سے ہمارے گناہوں کو بخش دے اور اپنے نیک بندوں کے تصدق سے ہم کو آتش دوزخ اور عذاب قبر اور عذاب حشر اور ہر ایک آفت اور تکلیف سے بچا لے آمین یا رب العالمین۔

## ٣: بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ

## باب: جس کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس وارث کو اختیار ہے تین باتوں میں سے ایک بات کا

٢٦٢٤: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَا اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح: وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ فُضَيْلٍ ( اَظُنُّهٗ عَنِ ابْنِ اَبِی الْعَوْجَاءِ وَاسْمُهٗ سُفْيَانُ) عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ ) فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْ يَقْتُلَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَعَادَ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا )۔

٢٦٢٤: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا خون کیا جائے یا وہ زخمی کیا جائے تو اس کو (یا اس کے وارث کو) اختیار ہے تین باتوں میں سے کوئی ایک بات کرنے کا اگر وہ چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کو روکو وہ تین باتیں یہ ہیں یا تو قصاصاً قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لے اب جب ان باتوں میں سے کوئی ایک بات کر لے پھر کوئی چوتھی بات (زیادتی کی) کرے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔

تشریح ❁ اس کو احمد اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا اور اس کی سند میں سفیان بن ابی العوجاء ہے اس میں کلام ہے اور محمد بن اسحاق بھی ہے اس نے عن عن سے روایت کی ہے۔

٢٦٢٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ قُتِلَ لَهٗ

٢٦٢٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو اختیار ہے دو باتوں میں سے جو بھلی لگے وہ

Marfat.com

قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَقْتُلَ وَ اِمَّا اَنْ يُفْدٰى ﴾ ۔

کرے یا تو قصاصاً قاتل کو قتل کرے یا فدیہ لے۔

تشریح ❀ یعنی دیت اور ایک اور تیسری بات یہ ہے کہ معاف کر دے یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا اور ابن مسعود سے بھی ایسا ہی مروی ہے صحیحین وغیرہ میں اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کتب علیکم القصاص فی القتلی اخیر تک اور قرآن شریف میں ہے ولکم فی القصاص حیوۃ غرض ان آیات اور احادیث سے قصاص ثابت ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا۔

## ۴: بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَرَضُوْا بِالدِّيَةِ

## باب: ایک شخص نے عمداً قتل کیا پھر مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو گئے

۲۶۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ وَعَمِّىْ وَكَانَا شَهِدَا حُنَيْنًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَامَ اِلَيْهِ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَهُوَ سَيِّدُ خِنْدِفٍ يَرُدُّ عَنْ دَمِ مُحَلِّمِ ابْنِ جَثَّامَةَ وَقَامَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ يَطْلُبُ بِدَمِ عَامِرِ بْنِ الْاَضْبَطِ وَكَانَ اَشْجَعِيًّا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ تَقْبَلُوْنَ الدِّيَةَ ﴾ فَاَبَوْا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ لَيْثٍ يُقَالُ مُكَيْتِلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا شَبَّهْتُ هٰذَا الْقَتِيْلَ فِىْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ اِلَّا كَغَنَمٍ وَرَدَتْ فَرُمِيَتْ فَنَفَرَ آخِرُهَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿لَكُمْ خَمْسُوْنَ فِىْ سَفَرِنَا وَ خَمْسُوْنَ اِذَا رَجَعْنَا﴾ فَقَبِلُوا الدِّيَةَ ۔

۲۶۲۶: حضرت زید بن ضمیرؓ سے روایت ہے میرے باپ اور چچا نے روایت کیا وہ دونوں جنگ حنین میں موجود تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان دونوں نے کہا آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ایک درخت کے تلے بیٹھے تو اقرع بن حابس آپ کی طرف گئے اور وہ سردار تھے (قبیلہ) خندف کے اور رد کرتے تھے قصاص کو محلم بن جثامہ سے اور عیینہ عامر بن اضبط کے خون کا دعویٰ کرتے تھے وہ اشجعی تھے آخر آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تم دیت قبول کرتے ہو انہوں نے انکار کیا پھر ایک شخص بنی لیث میں سے کھڑا ہوا جس کو مکیتل کہتے تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی یہ قتل اسلام کے غلبہ کی حالت میں مشابہ ہے ان بکریوں کے جو پانی پینے کو آئیں پھر ہانکا گیا ان کا پہلا گروہ تو بھاگا اس کی وجہ سے پچھلا گروہ بھی ان کا آخر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم پچاس اونٹ (دیت کے) تو ہمارے اس سفر ہی کی حالت میں لے لو اور پچاس جب ہم مدینہ پہنچیں تو لے لینا پھر انہوں نے دیت قبول کر لی۔

تشریح ❀ محلم بن جثامہ نے عامر بن اضبط کو جو قبیلہ اشجع میں سے تھے مار ڈالا تھا تو اقرع کہتے تھے محلم سے قصاص نہ لیا جائے اور عیینہ قصاص پر زور دیتے تھے۔

اس تشبیہ سے یہ غرض ہے کہ اگر آپؐ اس مقدمہ کا بندوبست نہ کرتے تو اس سے بہت بڑا دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہوتا مسلمان آپس میں لڑنے لگتے تو اس کا بندوبست ایسا ہوا جیسے بکریوں کا گلہ پانی پینے کو چلا لیکن آگے کی بکریوں کو مار کر وہاں سے ہٹا دیا گیا تو پیچھے کی بھی بکریاں بھاگ گئیں اگر نہ مارتا تو پھر سب چلی آتیں اسی طرح اگر آپؐ ار)

Marfat.com

مقدمہ کا بند و بست نہ کرتے تو دوسرے لوگ بھی اس میں شریک ہو جاتے اور فساد عظیم ہوتا۔

۲۶۲۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ قَتَلَ عَمْدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْقَتِيْلِ فَاِنْ شَاءُ وَ اَقْتَلُوْا وَاِنْ شَاءُ وَا اَخَذُوْا الدِّيَةَ وَذٰلِكَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَ اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَ ذٰلِكَ عَقْلُ الْعَمْدِ مَا صُوْلِحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَ ذٰلِكَ تَشْدِيْدُ الْعَقْلِ)۔

۲۶۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمداً قتل کرے وہ مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے گا خواہ اس کو قتل کریں خواہ دیت لیں اور دیت تیس حقہ (تین برس کا جو چوتھے میں لگا ہو) ہوں گی اور تیس جذعہ (چار برس کا جو پانچویں میں لگا ہو) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی اور قتل عمد کی دیت یہی ہے اور جو صلح سے ٹھہر جائے وہ مقتول کے وارثوں کو ملے گا لیکن دیت کا سخت کرنا یہی ہے۔

تشریح ۞ کہ سو اونٹوں میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں اور دیت مغلظ کا بیان آگے آتا ہے۔

## ۵: بَابُ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظَةٌ

## باب: شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے

تشریح ۞ قتل یا عمداً ہے یا خطاءً امام مالک کا یہی قول ہے اور شافعی اور اہل حدیث نے کہا کہ ایک قتل اور ہے جس کو شبہ عمد بھی کہتے ہیں اور امام مالک کے نزدیک وہ قتل خطاء میں داخل ہے پس درحقیقت دو ہی قسمیں ہوئیں خیر قتل عمد تو یہ ہے کہ کوئی دوسرے کو عمدا بارادہ قتل کسی ہتھیار سے یا ایسے بھاری پتھر یا لکڑی سے مارے جس سے آدمی اکثر مر جاتا ہے اور قتل خطا یہ ہے کہ انسان مارنا اور کسی کو چاہتا تھا لیکن ہتھیار کسی دوسرے کو لگ گیا بلا ارادہ یا آدمی کو دور سے جانور سمجھ کر مارا یا کنواں کھودا اس میں کوئی گر کر مر گیا اور شبہ عمد جس کو خطا بھی کہتے ہیں یہ ہے کہ انسان ایسے چھوٹی لکڑی یا چھوٹے پتھر سے کسی کو عمدا مارے جس سے آدمی مرتا نہیں لیکن وہ مر جائے اسی کا بیان اس باب میں ہے اس میں دیت مغلظہ واجب ہوگی اور ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ اگر کوئی بھاری پتھر یا موٹی لٹھ سے بھی کسی کو عمدا مارے جس سے اکثر آدمی مر جاتا ہے تو وہ بھی شبہ عمد ہے اس میں قصاص واجب نہ ہوگا لیکن جمہور علماء ان کے خلاف ہیں۔

۲۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (قَتِيْلُ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا)۔

۲۶۲۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شبہ میں عمد یعنی خطا کا مقتول وہ ہے جو کوڑے یا لکڑی (چھڑی چھوٹی لکڑی) سے مارا جائے (عمدا) اس میں سو اونٹ دیت کے ہیں ان سو اونٹوں میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں جن کے پیٹ میں ان کی اولاد ہو۔

تشریح ۞ اصل دیت سو اونٹ یا سو گائیں یا دو ہزار بکریاں یا ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم ہیں یا دو سو جوڑے کپڑے کے لیکن بعض جرموں میں یہ دیت سخت کی جاتی ہے اس کو دیت مغلظہ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سو اونٹوں میں چالیس حاملہ

Marfat.com

اونٹنیاں ہوں اور عقبہ بن اوس کی روایت میں جس کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور بخاری نے تاریخ میں بھی روایت کیا ایسا ہی ہے اور بیان کیا بخاری نے راویں کا اختلاف ہے اس حدیث میں اور دارقطنی نے امام احمد نے اور ابوداؤد نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا شبہ عمد کی دیت مغلظہ ہے قتل عمد کی دیت کی طرح لیکن شبہ عمد میں قصاص نہ ہوگا وہ یہ ہے کہ شیطان کود آئے لوگوں میں اور خون ہو جائے نہ عداوت ہو نہ کوئی ہتھیار اٹھائے (بلکہ لات گھونسی یا چھڑی یا کوڑا مارنے سے کوئی مر جائے اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ قتل تین قسم پر ہے عمد اور خطا اور شبہ تو عمد میں تو قصاص ہے اور خطا میں دیت ہے اور شبہ عمد میں وہ یہ ہے کہ اس چیز سے عمداً مارے بہ نیت قتل جس سے آدمی عادۃً نہیں مرتا جیسے چھڑی کوڑا سوئی وغیرہ دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ جس میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں اور یہی مذہب ہے زید بن علی اور شافعیہ اور احمد اور اسحاق اور اصحاب حدیث کا اور مالک اور لیث نے کہا کہ قتل دو ہی قسم ہے عمد یا خطا اور قتل خطا وہ ہے جو کسی سبب سے ہو جائے جیسے نشانہ چوک گیا اور شکار کی بجائے کسی آدمی کو جا لگا یا قاتل غیر مکلّف ہو یا اس کی نیت قتل کی نہ ہو یا اس چیز سے قتل کرے جس سے عادۃ آدمی نہیں مرتا اور قتل عمد وہ ہے جو اس کے سوا ہو اور صاحب بحر نے کہا کہ اس پر اجماع ہے حالانکہ جمہور کا مذہب اس کے خلاف ہے۔ (روضہ مع تصرف)۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

عقبہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

تشریح ۞ اس کو نکالا احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور بخاری نے تاریخ میں اس میں عقبہ نے ایک صحابیؓ سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا جس دن مکہ فتح ہوا آپؐ نے فرمایا قتل عمد کا مقتول وہ ہے جو لکڑی یا کوڑے یا پتھر سے مارا جائے اس میں دیت مغلظہ ہے سو اونٹ چالیس ان میں سے ششنہ بازل تک اور سب حاملہ۔

۲۶۲۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ سَمِعَهٗ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلٰى دَرَجِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ، اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ كَانَتْ فِي

۲۶۲۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا تو کعبہ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اس کی ثنا بیان کی پھر فرمایا شکر ہے اللہ کا جس نے اپنے وعدہ کو سچا کیا اور بندے کی مدد کی اور کافروں کے گروہوں کو اس نے اکیلے شکست دی آگاہ رہو خطاء کا مقتول وہ ہے جو کوڑے اور چھڑی سے مارا جائے اس میں سو اونٹ لازم ہیں (دیت کے) ان میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں جن کے پیٹوں میں بچے ہوں ان کے آگاہ رہو جاہلیت کے زمانہ کی ہر رسم اور جاہلیت کے زمانے میں جو خون ہو وہ سب میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہیں (یعنی وہ سب لغو ہو گئے

Marfat.com

الْجَاهِلِيَّةِ وَدَمٍ تَحْتَ قَدَمِيَّ هَاتَيْنِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَدَانَةِ الْبَيْتِ وَ سِقَايَةِ الْحَاجِّ اَلَا اِنِّيْ قَدْ اَمْضَيْتُهُمَا لِاَهْلِهِمَا كَمَا كَانَا)۔

ان میں سے کسی کا اعتبار نہ رہا اسی طرح کفر کے وقت کی کل رسمیں اور عادتیں بھی مٹ گئیں) مگر بیت اللہ کی خدمت (جیسے جاروب کشی صفائی روشنی وغیرہ) اور حاجیوں کو پلانا میں ان دو باتوں کو قائم رکھتا ہوں انہی کے لئے جن کو پہلے یہ دونوں کام سپرد تھے۔

## ٦: بَابُ دِيَةِ الْخَطَاءِ

## باب : قتل خطا کی دیت کا بیان

٢٦٣٠ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا ۔

٢٦٣٠: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت کے بارہ ہزار درہم مقرر کیے۔

تشریح ۞ جب بنی عدی کا ایک شخص مارا گیا روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا مرفوعا اور مرسلا۔

٢٦٣١ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وِسَلَّمِ قَالَ ( مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ ثَلَاثُوْنَ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَ عَشَرَةُ بَنِيْ لَبُوْنٍ ) وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وِسَلَّمِ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَزْمَانِ الْاِبِلِ اِذَا غَلَتْ رَفَعَ ثَمَنَهَا وَ اِذْ هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا عَلٰى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وِسَلَّمِ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وِسَلَّمِ اَنْ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ۔

٢٦٣١: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خطاء سے مارا جائے اس کی دیت تیس اونٹنیاں ایک سال کی ہے جو دوسرے سال میں لگی ہوں اور تیس اونٹنیاں دو دو سال کی ہیں جو تیسرے سال میں لگی ہوں اور تیس اونٹنیاں تین تین سال کی ہیں جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور دس دو دو برس کے اونٹ ہیں اور جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیت کی قیمت گاؤں والوں پر چار سو دینار لگاتے یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور دیت کی قیمت اونٹوں کے نرخ پر لگاتے جب اونٹ گراں ہوتے تو دیت بھی زیادہ ہوتی اور جب اونٹ ارزاں ہوتے تو دیت بھی کم ہو جاتی جیسا نرخ بدلتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچی اور اس کے برابر چاندی میں سے آٹھ ہزار درہم ہوتے تھے اور جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حکم دیا کہ گائے بیل والوں سے دیت میں دو سو گائیں لی جائیں اور بکری والوں سے دو ہزار بکریاں۔

Marfat.com

تشریح ۞ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں محمد بن راشد دمشقی مکحولی ہے اور اس میں کلام کیا بہت لوگوں نے لیکن ثقہ کہا اس کو ایک جماعت نے اور روایت کیا اس کو احمد اور ابو داؤد نے بھی اور نسائی نے بھی روضہ۔

۲۶۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ ابْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَ عِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَ عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ عِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَ عِشْرُوْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرٌ)۔

۲۶۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطا کی دیت بیس اونٹنیاں ہیں تین تین برس کی جو چوتھے میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں ہیں چار چار برس کی جو پانچویں میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں ہیں ایک ایک برس کی جو دوسرے میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں ہیں دو دو برس کی جو تیسرے میں لگی ہوں اور بیس اونٹ ہیں ایک ایک سال کے جو دوسرے میں لگے ہوں۔

تشریح ۞ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ہے اور زید بن جبیر میں بھی لوگوں نے کلام کیا۔

۲۶۳۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا قَالَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [التوبة : ۷۴] قَالَ بِاَخْذِهِمُ الدِّيَةَ

۲۶۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت کے بارہ ہزار درہم مقرر کئے اور یہ جو آیت ہے ﴿وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [التوبة : ۷۴] یعنی کافر غصے نہیں ہوئے مگر اس بات سے کہ اللہ اور رسول نے ان کو مالدار کر دیا اپنے فضل سے اس کا مطلب یہی ہے کہ مالدار کر دیا دیت لے کر۔

تشریح ۞ ایک شخص تھا جلاس پہلے وہ منافق تھا اس کا مولیٰ مارا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو دیت دلائی وہ مالدار ہو گیا پھر اس نے نفاق سے توبہ کی اور سچا مومن ہوا تب منافق اس پر غصے ہوئے پھر یہ آیت اتری اور عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابو داؤد نے مسنداً اور مرسلاً جابر سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اونٹ والوں پر دیت مقرر کی سو اونٹ اور گائے والوں پر سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے اور ابو داؤد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے نکالا جیسے اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی مقرر کی اور ایسا ہی عمل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے انہوں نے سونے والوں پر ہزار دینار دیت کے مقرر کئے اور چاندی والوں پر ہزار درہم اور گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو ہزار جوڑے اور موطا میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے دیت کی قیمت لگائی تو سونے والوں پر ہزار دینار مقرر کئے اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم امام مالکؒ نے کہا سونے والے شام اور مصر کے لوگ ہیں اور چاندی والے عراق کے لوگ اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ دیت سو اونٹ ہیں یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم اور صاحبینؒ نے کہا وہی جو حضرت عمرؓ نے ٹھہرالیا (روضہ) لمعات میں ہے کہ دیت خطا کی وہی ہے جو ابن مسعود کی حدیث میں مروی ہے لیکن شافعی نے بجائے بیس ایک ایک سال کے اونٹوں کے دو دو سال کے بیس اونٹ رکھے ہیں اور یہ حدیث اُن پر حجت ہے۔

Marfat.com

## ۷: بَابُ الدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةٌ فَفِي بَيْتِ الْمَالِ

## باب: دیت عاقلہ پر (یعنی قاتل پر اور قاتل کے کنبے والوں پر) واجب ہوگی اگر کسی کا عاقلہ نہ ہو (اور قاتل کے پاس مال نہ ہو دیت کے موافق) تو بیت المال میں سے دیت دی جائے گی

۲۶۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا أَبِي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ۔

۲۶۳۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت کا فیصلہ کیا قاتل کے عاقلہ پر۔

۲۶۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ)۔

۲۶۳۵: حضرت مقداد شامی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہیں اس کا وارث میں ہوں میں اس کی طرف سے دیت دوں گا اور اس کا ترکہ بھی میں لوں گا اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا اور کوئی وارث نہ ہو (جو ماموں پر مقدم ہے) وہ اپنے بھانجے کی طرف سے دیت دے گا اور اس کا وارث بھی ہوگا۔

## ۸: بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّ الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوَدِ أَوِ الدِّيَةِ

## باب: جو مقتول کے وارثوں کو قصاص یا دیت لینے دے اس کا گناہ

۲۶۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ عَصَبِيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصًا فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)۔

۲۶۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھا دھند فساد (یعنی بلوہ) میں مارا جائے یا تعصب کی وجہ سے پتھر یا لکڑی سے یا کوڑے سے تو اس کی دیت لازم ہوگی جیسے قتل خطا میں ہے اور جو عمداً مارا جائے تو قاتل پر قصاص ہوگا اور جو شخص حائل ہو دیت یا قصاص میں تو اس پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اور اس کا نہ نفل قبول ہوگا نہ فرض۔

تشریح ❁ یہی حکم ہے ہر ایک شخص کا جو انصاف اور شرع کی بات سے روکے اور اس میں خلل ڈالے وہ ملعون ہے اس کا نماز روزہ سب بے فائدہ ہے اور اندھا دھند فساد سے یہ مطلب ہے کہ اس کا قاتل معلوم نہ ہو یا قتل کی کوئی وجہ نہ ہو یا کوئی اپنے لوگوں کی طرفداری کرتا ہو اس میں مارا جائے یہ عصبیت ہے تعصب بھی اسی سے نکلا ہے مطلب یہ ہے کہ

Marfat.com

سے نہ مارا جائے عمداً بلکہ چھوٹے پتھر یا چھڑی یا کوڑے سے مارا جائے تو اس میں دیت ہو گی قصاص نہ ہو گا جیسے اوپر گزرا۔

## ۹: بَابُ مَالَا قَوَدَ فِيْهِ

۲۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمَّارُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانَ حَدَّثَنِيْ نِمْرَانُ بْنُ جَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا عَلٰى سَاعِدِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا مِنْ غَيْرِ مَفْصِلٍ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِالدِّيَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْقِصَاصَ فَقَالَ (خُذِ الدِّيَةَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا) وَ لَمْ يَقْضِ لَهٗ بِالْقِصَاصِ۔

## باب: جس میں قصاص نہیں ہے

۲۶۳۷: حضرت نمران بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے دوسرے کے بازو پر تلوار ماری اس کا بازو کٹ گیا لیکن جوڑ سے نہیں کٹا پھر مجروح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کی آپ نے اس کو دیت دلائی وہ بولا میں قصاص چاہتا ہوں یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت لے لے اللہ تجھے برکت دے اور قصاص کا فیصلہ اس کے لئے نہیں کیا اس حدیث کی سند میں دہثم بن قران ضعیف ہے۔

تشریح ۞ اس لئے کہ ان زخموں میں مساوات مشکل ہے البتہ ناک کان زبان کاٹنے میں یا آنکھ پھوڑنے میں یا انگلی کاٹنے میں جوڑ پر سے یا ذکر یا انثیین کاٹنے میں قصاص لیا جائے گا (روضہ) اسی طرح دانت توڑنے میں یہ تو قرآن شریف ہی میں موجود ہے۔

۲۶۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِيْنُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ ابْنِ صُهْبَانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا قَوَدَ فِي الْمَامُوْمَةِ وَ لَا الْجَائِفَةِ وَ لَا الْمُنَقِّلَةِ)۔

۲۶۳۸: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو زخم دماغ تک پہنچ جائے یا پیٹ تک یا اس سے ہڈی ٹوٹ کر سرک جائے تو اس میں قصاص نہ ہو گا اس حدیث کی سند میں رشید بن سعد ہے محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

تشریح ۞ جن زخموں میں برابری ہو سکے تو قصاص کا حکم دیا جائے گا مثلاً کوئی عضو جوڑ سے کاٹ ڈالے تو کاٹنے والے کا بھی وہی عضو جوڑ پر سے کاٹا جائے گا اور جن زخموں میں برابری نہ ہو سکے تو ان میں قصاص کا حکم نہ ہو گا بلکہ دیت دلائی جائے گی۔

## ۱۰: بَابُ الْجَارِحِ يَفْتَدِيْ بِالْقَوَدِ

۲۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

## باب: اگر قصاص کے بدل زخمی کرنے والا کچھ فدیہ دے اور مجروح راضی ہو جائے تو درست ہے

۲۶۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو

Marfat.com

اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ ابْنِ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِيْ صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ اَبُوْ جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَلْقَوَدَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا ) فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ (لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا ) فَرَضُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( اِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ ) قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ( اِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّيْنَ اَتَوْنِيْ يُرِيْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَ كَذَا اَرَضِيْتُمْ ) قَالُوْا لَا فَهَمَّ بِهِمُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُفُّوْا فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ ( اَرَضِيْتُمْ ) قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ( اِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ ) قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ( اَرَضِيْتُمْ ) قَالُوْا نَعَمْ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ تَفَرَّدَ بِهٰذَا مَعْمَرٌ لَا اَعْلَمُ رَوَاهُ غَيْرُهُ۔

جہم بن حذیفہ کو مصدق مقرر کر کے بھیجا (مصدق وہ جو لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرتا ہے) ان سے ایک شخص نے جھگڑا کیا ابوجہم نے اس کو مارا اس کا سر پھوٹ گیا اور اس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم قصاص چاہتے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم اس قدر مال قبول کر و وہ راضی نہیں ہوئے پھر آپ نے فرمایا اچھا اتنا اتنا مال لو تب وہ راضی ہوئے آپ نے فرمایا میں لوگوں کو خطبہ سناؤں اور تمہاری رضامندی کی خبر دوں انہوں نے کہا بہت اچھا پھر آپ نے خطبہ سنایا اور فرمایا یہ لیث کے لوگ میرے پاس آئے اور قصاص چاہتے تھے میں نے ان سے کہا اتنا اتنا مال لے لو کیا تم راضی ہو وہ بولے ہم راضی نہیں ہیں (اس وقت اپنے اقرار سے پھر گئے اس خیال سے کہ آپ اور زیادہ دیں گے) مہاجرین نے قصد کیا ان کو سزا دینے کا آپ نے حکم دیا کہ خاموش ہو رہیں وہ خاموش ہو رہے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور کچھ زیادہ دینے کا اقرار کیا اور فرمایا کیا تم راضی ہو وہ بولے جی ہاں آپ نے فرمایا میں لوگوں کو خطبہ سناؤں اور تمہارے راضی ہونے کی خبر ان کو کر دوں انہوں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے خطبہ سنایا اور پوچھا کیا تم راضی ہوا انہوں نے کہا جی ہاں ابن ماجہ نے کہا میں نے محمد بن یحییٰ سے سنا وہ کہتے تھے اس حدیث کو اکیلے معمر ہی نے روایت کیا میں نہیں جانتا اس کے سوا کسی اور نے بھی اس کو روایت کیا ہو۔

تشریح ۞ آپ خطبہ میں ان کی رضامندی اس لئے بیان فرماتے تھے کہ لوگ گواہ ہو جائیں اور پھر وہ اپنے اقرار سے مکر نہ سکیں چونکہ آپ کو ان کی صداقت پر بھروسہ نہ تھا اور ایسا ہوا بھی پہلی بار وہ راضی ہو کر پھر خطبہ کے وقت کہنے لگے ہم راضی نہیں ہوئے۔

## ١١ : بَابُ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

## باب: پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

٢٦٤٠ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ

٢٦٤٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں حکم دیا ایک غلام

Marfat.com

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ اَنَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَ مِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ( اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ)۔

یا ایک لونڈی کا تو جس شخص سے آپ نے یہ دیت دلائی (جب اس کی رشتہ دار عورت نے بنی لحیان کی ایک عورت کو مارا اور اس کا بچہ مردہ ہو کر نکل پڑا) وہ بولا کیا ہم دیت دیں اس کی جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ وہ رویا نہ چلایا اور بچہ تو لغو ہے (یعنی ہدر ہے اس کی دیت دینا کیا ضروری ہے) آپ نے فرمایا یہ تو شاعروں کا کلام کرتا ہے (مسجع اور قافیہ دار) پیٹ کے بچہ میں ایک غلام ہے یا ایک لونڈی۔

تشریح ۞ یہ جب ہے کہ پیٹ ہی سے مردہ نکلے اور جو زندہ پیدا ہو لیکن مار کے اثر سے پھر مر جائے تو اس میں دیت یا قصاص واجب ہوگا (روضہ)۔ دوسری روایت میں ہے یہ تو کاہنوں کا سا کلام کرتا ہے عرب میں کاہن لوگ جو آئندہ کی بات بتلانے کا دعویٰ کرتے ایسی ہی مقفا اور مسجع باتیں کیا کرتے غرض آپؐ نے اس شخص کی برائی کی کہ شرع کے احکام کے مقابل شاعری کرنا بڑی حماقت ہے۔

۲۶۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّاسَ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ يَعْنِيْ سِقْطَهَا فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدًا اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ عُمَرُ ائْتِنِيْ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَشَهِدَ مَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ۔

۲۶۴۱: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے مشورہ لیا عورت کے پیٹ کے بچے میں (جو پیٹ سے گر جائے کسی کی مار سے) مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں موجود تھا جب جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں حکم دیا ایک غلام یا ایک لونڈی کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک گواہ اپنے ساتھ اور ملاؤ جو تمہارے ساتھ گواہی دے (کہ یہ حدیث سچ ہے پھر محمد بن مسلمہ نے اس کے ساتھ گواہی دی۔

تشریح ۞ یہ حضرت عمرؓ نے زیادہ مضبوطی کے لئے کیا ورنہ مغیرہ سچے تھے اور خبر واحد حجت ہے جب وہ ثقہ ہو۔

۲۶۴۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنِيْ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ فِي الْجَنِيْنِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ لِيْ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى

۲۶۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلاش کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں کیا حکم دیا ہے پھر حمل بن مالک ابن نابغہؓ اٹھے اور کہنے لگے میں موجود تھا میری دو بیویوں میں سے ایک نے دوسری کو مارا خیمہ کی لکڑی سے تو وہ مر گئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا

Marfat.com

بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَ قَتَلَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ وَ اَنْ تُقْتَلَ بِهَا۔

پیٹ کے بچہ میں ایک غلام کا اور عورت کو قتل کرنے کا دوسری عورت کے قصاص میں۔

تشریح ۞ کیونکہ جرم دو تھے ایک عورت کا قتل دوسرا بچہ کا ہر ایک کی سزا الگ الگ دلائی۔

## ۱۲: بَابُ الْمِيْرَاثُ مِنَ الدِّيَةِ

## باب: دیت میں ترکہ ہوگا

۲۶۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى كَتَبَ اِلَيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

۲۶۴۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے دیت عاقلہ پر ہے اور بیوی اپنے خاوند کی دیت میں سے حصہ نہ پائے گی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان نے ان کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشیم ضبابی کی بیوی کو ترکہ دلایا اس کے خاوند کی دیت میں سے۔

تشریح ۞ پہلے حضرت عمر کی رائے حدیث کے خلاف تھی جب ان کو حدیث پہنچی تو اسی وقت اپنی رائے سے رجوع کیا یہی حال تھا تمام صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تمام علمائے صالحین کا پر اس زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان ایسے نکلے ہیں کہ اگر ایک حدیث نہیں دس صحیح حدیثیں بھی ان کو پہنچا دو تب بھی قیاس اور رائے کی تقلید نہیں چھوڑتے۔

۲۶۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى لِحَمَلِ ابْنِ مَالِكٍ الْهُذَلِيِّ اللِّحْيَانِيِّ بِمِيْرَاثِهٖ مِنِ امْرَاَتِهِ الَّتِيْ قَتَلَتْهَا امْرَاَتُهُ الْاُخْرٰى۔

۲۶۴۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حمل بن مالک ہذلی لحیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میراث دلائی اس کی بیوی کی دیت میں سے جس کو اس کی دوسری بیوی نے مار ڈالا تھا۔

## ۱۳: بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ

## باب: کافر کی دیت کا بیان

۲۶۴۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّ عَقْلَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ هُمُ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى۔

۲۶۴۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان سے آدھی ہے۔

تشریح ۞ اس کو روایت کیا احمد اور نسائی اور ترمذی اور ابن الجارود نے ترمذی نے کہا حسن ہے ابن الجارود نے کہا صحیح ہے اور ابن حزم نے عقبہ سے روایت کیا مرفوعا کہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں اور روایت کیا اس کو طحاوی اور

Marfat.com

ور بیہقی اور ابن عدی نے اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے اور شافعی اور دارقطنی اور بیہقی نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ حضرت ابن عمرؓ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار دلاتے تھے اور مجوسی کی آٹھ سو درہم امام مالک کا یہی قول ہے کہ ذمی کی دیت مسلمان کی آدھی ہے اور یہی مذہب ہے اہل حدیث کا اور شافعی کے نزدیک چار ہزار درم ہیں اور منہاج میں ان سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت تہائی ہے مسلمان کی اور مجوسی کی دیت دسویں حصہ کی تہائیاں ہیں محلی نے کہا عمر اور عثمان اور ابن مسعود کا یہی قول ہے اور بحر میں ہے زید بن علی اور ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے کہ ذمی کی دیت مثل مسلمان کے ہے اور امام احمد سے منقول ہے کہ اگر عمداً مارا جائے تو مثل مسلمان ہے ورنہ نصف ہے اور ترمذی نے روایت کیا کہ کافر کی دیت مسلمان سے آدھی ہے اور یہ شامل ہے تمام کافروں کو ابن قیم نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اہلحدیث ایسی حدیثوں کو صحیح بھی کہتے ہیں اور ابو داؤد نے روایت کیا کہ دیت کی قیمت آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آٹھ سو دینار تھی اور آٹھ ہزار درہم اور اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کے نصف تھی جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے مسلمان کی دیت کو بڑھا دیا اور کافر کی دیت وہی رہنے دی (یعنی ہزار درہم جیسے شافعی کا قول ہے)۔

## ۱۴: بَابُ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ

## باب: قاتل وارث نہیں ہوتا

۲۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)۔

۲۶۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔

تشریح ❁ یہ اس کے جرم کی سزا ہے اکثر لوگ اپنی موروثوں کو مار ڈلاتے ہیں ان کا ترکہ لینے کے لئے تو شریعت نے قاتل کو ترکہ ہی سے محروم کر دیا تا کہ کوئی ایسا جرم نہ کرے۔

۲۶۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ قَتَلَ ابْنَهُ فَاَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً وَ اَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً فَقَالَ اَيْنَ اَخُو الْمَقْتُوْلِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ)۔

۲۶۴۷: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو قتادہ ایک شخص تھا بنی مدلج میں سے اس نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے سو اونٹ لئے دیت کے تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں اور کہا مقتول کا بھائی کہاں ہے (اس کو یہ سب مال دلا دیا اور باپ محروم رہا) میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قاتل کو میراث نہیں ملے گی۔

## ۱۵: بَابُ عَقْلُ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَصَبَتِهَا وَ مِيْرَاثُهَا لِوَلَدِهَا

## باب: عورت کی دیت اس کی عصبات پر واجب ہوگی اور اس کی میراث اس کی اولاد کو ملے گی

Marfat.com

۲۶۴۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَانَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَعْقِلَ الْمَرْاَةَ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَ لَا يَرِثُوْا مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَ اِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا فَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا ) ۔

۲۶۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پر جو دیت واجب ہو وہ اس کے عصبات ادا کریں (دوہیال والے) جتنے لوگ ہوں اور وہ دیت کے وارث نہ ہوں گے مگر اس حصے کے جو عورتوں کے وارثوں سے بچ رہے اور اگر عورت قتل کی جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کو ملے گی اور وہی اس کے قاتل سے قصاص لیں گے ۔

۲۶۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيَةَ عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ فَقَالَتْ عَاقِلَةُ الْمَقْتُوْلَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِيْرَاثُهَا لَنَا قَالَ ( لَا مِيْرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَ وَلَدِهَا)۔

۲۶۴۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت دلائی قاتلہ کے عاقلہ سے تو مقتولہ کے عاقلہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی میراث ہم کو ملے گی (جب دیت ہم ہی سے لی جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں میراث اس کی خاوند اور اس کے لڑکے کو ملے گی ۔

## ۱۶: بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

## باب: دانت میں قصاص کا بیان

۲۶۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضُوْا عَلَيْهِمُ الْاَرْشَ فَاَبَوْا ، فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ قَالَ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)۔

۲۶۵۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے ربیع نے جو انسؓ کی پھوپھی تھیں ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا پھر ربیع کے لوگوں نے معافی مانگی لیکن لڑکی کے لوگ معافی پر راضی نہیں ہوئے پھر ربیع کے لوگوں نے دیت دینا چاہا انہوں نے دیت لینے سے بھی انکار کیا اور آنحضرت ﷺ کے پاس آئے آپ نے قصاص کا حکم دیا انس بن نضر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ربیع کا دانت توڑ دیا جائے گا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا اس کا دانت نہ توڑا جائے گا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے انسؓ اللہ تعالیٰ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے یہ سن کر لڑکی کے لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا) اس وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ پاک کے بعض بندے ایسے ہیں جو اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تبارک و

Marfat.com

تعالیٰ ان کو سچا کر دے (جیسے انس بن نضر کو سچا کیا)۔

## ۱۷ : دِيَةِ الْاَسْنَانِ

## باب: دانتوں کی دیت کا بیان

۲۶۵۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (الْاَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ)۔

۲۶۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دانت سب برابر ہیں (دیت میں) سامنے کے اور داڑھ برابر ہیں۔

۲۶۵۲: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَالِسِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَضٰى فِي السِّنِّ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ۔

۲۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانت کی دیت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

تشریح ۞ اگر خطا سے دانت توڑا جائے یا عمد سے لیکن دیت پر رضامندی ہو جائے اور سب دانت برابر ہیں اور اس پر علماء کا اتفاق ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا۔

## ۱۸ : بَابُ دِيَةِ الْاَصَابِعِ

## باب: انگلیوں کی دیت کا بیان

۲۶۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ح: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ سَوَاءٌ) يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْبِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۲۶۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ (دونوں دیت میں) برابر ہیں مراد لیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انگوٹھے اور چھنگلیا کو۔

تشریح ۞ اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی جوڑ ہیں اور چھنگلیا میں تین جوڑ ہیں مطلب یہ کہ ہر ایک انگلی کی دیت یکساں ہے یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا۔

۲۶۵۴: حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ كُلُّهُنَّ فِيْهِنَّ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ)۔

۲۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا انگلیاں سب برابر ہیں ہر ایک انگلی میں دس دس اونٹ دینا ہوں گے۔

تشریح ۞ یعنی دیت کا دسواں حصہ ہر ایک انگلی میں واجب ہوگا یہ قیاس کے بھی موافق ہے کیونکہ انگلیاں ہاتھ اور پاؤں کی دس دس ہیں اگر کوئی دسوں انگلیوں کو کاٹ ڈالے تو پوری دیت لازم ہوگی اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے ...

Marfat.com

نے بھی اور ترمذی نے روایت کیا ابن عباسؓ سے اور کہا صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کی سب برابر ہیں ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ہیں۔

۲۶۵۵: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰی السَّمَرْقَنْدِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ ابْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِي مُوسٰی الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ)۔

۲۶۵۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سب انگلیاں سب برابر ہیں۔

تشریح: اس کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان نے بھی روایت کیا۔

## ۱۹: بَابُ الْمُوْضِحَةَ

## باب: اس زخم کا بیان جو ہڈی کو کھول دے لیکن توڑے نہیں

۲۶۵۶: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ)۔

۲۶۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ایک موضحہ میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

## ۲۰: بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَنَزَعَ يَدَهُ فَنَدَرَ ثَنَايَاهُ

## باب: ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا (دانتوں سے) اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اسکے دانت ٹوٹ گئے

۲۶۵۷: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّيْهِ يَعْلٰی وَ سَلَمَةَ ابْنَيْ اُمَيَّةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَاقْتَتَلَ هُوَ وَرَجُلٌ آخَرُ وَ نَحْنُ بِالطَّرِيقِ قَالَ فَعَضَّ الرَّجُلُ يَدَ صَاحِبِهِ فَجَذَبَ صَاحِبُهُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَاَتٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ عَقْلَ ثَنِيَّتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی اَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعِضَاضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِي يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا) قَالَ

۲۶۵۷: حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ تبوک میں اور ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا اس کی ایک شخص سے لڑائی ہوئی اور ہم راہ میں تھے تو ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا تو دوسرے کا دانت نکل کر گر پڑا وہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اپنے دانت کی دیت مانگتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کاٹتا ہے نر جانور کی طرح پھر آتا ہے دیت مانگنے کو کچھ دیت نہیں ہے اس کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دانت کو لغو

Marfat.com

فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کر دیا۔

تشریح ❁ اس لئے کہ اس کا دانت اسی کے قصور سے ٹوٹا نہ وہ کاٹتا نہ دوسرا ہاتھ اپنا کھینچتا اور جب اس نے کاٹا تو وہ بے چارہ کیا کرتا آخر ہاتھ چھڑانا ضروری تھا۔

۲۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ رَجُلًا عَلٰى ذِرَاعِهٖ فَنَزَعَ يَدَهٗ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتُهٗ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَهَا وَ قَالَ (يَقْضَمُ اَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ)۔

۲۶۵۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کے بازو کو کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا کاٹنے والے کا دانت گر گیا پھر یہ مقدمہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا تم میں سے ایک نر جانور کی طرح کاٹتا ہے۔

## ۲۱ : بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

## باب: کافر کے بدل مسلمان مارا نہ جائے گا

۲۶۵۹: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا عِنْدَ النَّاسِ اِلَّا اَنْ يَرْزُقَ اللّٰهُ رَجُلًا فَهْمًا فِي الْقُرْاٰنِ اَوْ مَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فِيْهَا الدِّيَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

۲۶۵۹: حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ سے کہا کیا تمہارے پاس کوئی ایسا علم ہے جو اور لوگوں کے پاس نہیں ہے (یعنی آپؐ نے تم کو خاص کوئی علم سکھلایا تھا جو اوروں کو نہیں بتلایا جیسے حضرات امامیہ اور شیعہ خیال کرتے ہیں) انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی ہمارے پاس وہی علم ہے جو اور لوگوں کے پاس ہے صرف اتنی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بعضے اپنے بندوں کو قرآن میں ایک سمجھ دیتا ہے جو ہر شخص کو نہیں ہوتی اور وہ اس سمجھ کی وجہ سے قرآن سے بہت باتیں نکالتا ہے جو عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں یہ کوئی نیا علم نہیں ہے بلکہ ذہن کی تیزی اور سمجھ ہے اور چند باتیں ہیں جو اس کتاب میں (جو آنحضرتؐ نے خاص مجھ کو بتلائیں اس کتاب میں دیتوں کا بیان تھا آنحضرتؐ سے اور یہ تھا کہ مسلمان کافر کے بدل نہ مارا جائے۔

تشریح ❁ یہ صحیح حدیث ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا ان کی روایت میں یوں ہے کہ ابو حنیفہؒ نے کہا کیا تمہارے پاس کچھ وحی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے (یعنی موجودہ قرآن میں جو سب لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن پورا نہیں ہے اس میں سے چند سورتیں غائب ہیں اور پورا قرآن آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت علی کے پاس تھا پھر ہر ایک امام کے پاس آتا رہا یہاں تک کہ امام مہدی کے پاس آیا وہ غائب ہیں جب ظاہر ہوں گے تو دنیا میں پورا قرآن پھیلے گا معاذ اللہ یہ سب اکاذیب اور خرافات ہیں حضرت علی نے کہا نہیں قسم اس کی جس نے دانہ کو چیرا اور جان کو پیدا کیا اخیر تک اور علماء نے اس پر اجماع کیا کہ مسلمان کافر حربی کے بدلے

Marfat.com

نہ مارا جائے گا اور ایسا ہی کافر ذمی کے بدل بھی جمہور کے نزدیک اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک مسلمان ذمی کافر کے بدل قتل کیا جائے گا اور ان کی حجت ضعیف ہے اور روضہ میں جو ابوحنیفہ کا مذہب جمہور کے موافق لکھا ہے یہ صریح غفلت ہے اور امام مالک نے کہا کہ اگر مسلمان فریب سے ذمی کافر کو مار ڈالے تو وہ قتل کیا جائے گا اور شافعی نے کہا کہ کسی حال میں قتل نہ کیا جائے گا اور وہی قول ہے اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہے اور صحیح حدیثیں علیؓ اور عبداللہ بن عمرؓ کی اسی کو موید ہیں۔

۲۶۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ( لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ) ۔

۲۶۶۰: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کے بدل قتل نہ کیا جائے گا۔

۲۶۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ( لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ ) ۔

۲۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کافر کے بدل قتل نہ کیا جائے گا اور نہ وہ کافر قتل کیا جائے گا جس سے عہد کیا جائے اپنے عہد میں۔

تشریح ❀ یعنی عہد کیا جائے اس کی حفاظت اور امن کا کیونکہ دین اسلام میں عہد شکنی کسی حال میں جائز نہیں۔

## ۲۲: بَابُ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ — باب: باپ اپنی اولاد کے بدل قتل نہ کیا جائے گا

تشریح ❀ مگر دوسری سزا جو امام مناسب سمجھے دے سکتا ہے اور مالک نے کہا اگر اولاد کو ذبح کرے تو قتل کیا جائے گا اور اولاد اگر باپ کو قتل کرے تو قتل کیے جائیں گے اس پر سب کا اتفاق ہے۔

۲۶۶۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ( لَا يُقْتَلُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ ) ۔

۲۶۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اولاد کے بدل والد قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ( لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ) ۔

۲۶۶۳: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے والد اپنی اولاد کے بدل قتل نہ کیا جائے گا۔

تشریح ❀ اس کو روایت کیا ترمذی نے بھی لیکن اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے اور احمد اور بیہقی اور دارقطنی نے اس کو دوسرے طریق سے روایت کیا اس کے راوی ثقہ ہیں اور ترمذی نے سراقہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا

Marfat.com

اس کی سند میں ضعف ہے اور ابن عباسؓ سے بھی روایت کیا (روضہ)۔

## ۲۳: بَابُ هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ

## باب: آزاد غلام کے بدل مارا جائے یا نہیں

تشریح غلام تو آزاد کے بدل بالاتفاق مارا جائے گا لیکن آزاد غلام کے بدل اس میں اختلاف ہے حنفیہ اور سعید بن المسیب اور شعبی اور نخعی اور قتادہ اور ثوری سے یہ منقول ہے کہ وہ قتل کیا جائے گا اور دوسروں کے نزدیک آزاد غلام کے بدل قتل نہ کیا جائے گا یہ اختلاف جب ہے کہ مقتول خود قاتل کا غلام نہ ہو بلکہ دوسرے کسی کا لیکن اگر قاتل کا غلام ہو تو بالاتفاق مالک اپنے غلام لونڈی کے عوض میں قتل نہ ہوگا بحر میں اس پر اجماع نقل کیا ہے لیکن نخعیؒ سے اس کا اختلاف منقول ہے اور بعض تابعین سے یہ ترمذی نے روایت کیا۔

۲۶۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ)۔

۲۶۶۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اس کو قتل کریں گے اور جو کوئی اس کے ناک کان کاٹے ہم اس کے ناک کان کاٹیں گے۔

تشریح یہ دلیل ہے نخعی اور بعض تابعین کی جن کے نزدیک غلام اور مولیٰ میں قصاص لازم آتا ہے اور جب اپنے غلام کے مارنے میں قصاص ہوا تو دوسرے کا غلام مارنے میں بطریق اولیٰ قصاص ہوگا اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے حسن نے ثمرہ سے نہیں سنا اور منسوخ ہے اور قرآن میں ہے کہ آزاد آزاد کے بدل ہوگا اور غلام غلام کے بدل اور غلام ملک ہے مالک کا اور مالک ہی اس کا وارث ہے تو طالب قصاص کون ہوگا اور ممکن ہے کہ یہ حدیث منسوخ نہ ہو بلکہ تعزیراً آپؐ نے قتل کرنے کو فرمایا ہو تا کہ لوگ اپنے غلام لونڈی کے قتل سے بچتے رہیں۔

۲۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً وَ نَفَاهُ سَنَةً وَ مَحَاسَهُمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۲۶۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے غلام کو قصداً مار ڈالا تو جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لئے اس کو جلاوطن کر دیا اور اس کا حصہ مسلمانوں کے حصوں سے نکال دیا۔

تشریح اور اس سے قصاص نہیں لیا اور ایک غلام اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا یہ دارقطنی نے روایت کیا اور اس سے دلیل لی جمہور علماء نے مگر یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسمعیل بن عیاش ہے اور اسحٰق بن عبداللہ بھی ضعیف ہے اور بیہقی نے اور ابن عدی نے عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غلام کا قصاص اس کے مالک سے نہ لیا جائے گا اور نہ اولاد کا والد سے اس کی سند میں عمرو بن عیسیٰ اسلمی منکر الحدیث ہے اور دارقطنی اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کیا مرفوعاً کہ آزاد غلام کے بدل نہ قتل کیا جائے گا اس کی سند میں کئی متروک ہیں اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا

Marfat.com

سنت یہ ہے کہ آزاد نہ مارا جائے غلام کے بدل اس کی سند میں جابر بن جعفی متروک ہے اور بیہقی اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے ایسا ہی روایت کیا اور سب حدیثیں مل کر قوی ہو جاتی ہیں۔

## ۲۴: بَابُ يُقْتَادُ مِنَ الْقَاتِلِ كَمَا قَتَلَ

## باب: جس طرح قاتل نے قتل کیا اسی طرح قصاص لینا

تشریح ❁ شافعی اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ ولی مقتول کو اختیار ہے جس طرح قاتل نے مقتول کو قتل کیا اسی طرح سے اس کو قتل کرے یا صرف تلوار سے گردن اڑادے اور امام ابوحنیفہؒ نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں قصاص نہیں ہے مگر تلوار سے ان کی دلیل آگے آتی ہے۔

۲۶۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَتَلَهَا فَرَضَخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۲۶۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک یہودی ایک عورت کا سر کچلا دو پتھروں کے درمیان اور اس کو مار ڈالا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس یہودی کا سر کچلا دو پتھروں میں۔

تشریح ❁ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بڑے پتھر سے اگر کوئی مارے جس سے آدمی مر جاتا ہے تو اس میں قصاص واجب ہوتا ہے تو وہ قتل عمد ہے اس میں قصاص واجب ہوگا جیسے اوپر گزرا اور اکثر علماء کا یہی قول ہے جیسے مالک اور احمد اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد کا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں قصاص نہ ہوگا۔

۲۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح: وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا (أَقَتَلَكِ فُلَانٌ) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۲۶۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اس کا زیور لینے کے لئے تو جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی سے پوچھا (وہ ابھی زندہ تھی) کیا تجھے فلاں شخص نے مارا اس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپ نے دوسری بار پوچھا اس نے اشارہ سے کہا نہیں پھر آپ ﷺ نے تیسری بار پوچھا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا ہاں پھر آپ نے یہودی کو قتل کیا دو پتھروں سے۔

تشریح ❁ اس وجہ سے کہ یہودی نے اقرار کیا جرم کا جب پکڑا گیا اور صرف مقتول کا قول کہ مجھ کو فلاں نے قتل کیا ثبوت جرم کیلئے کافی نہیں ہے اگر مجرم انکار کرے اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ سے ایک روایت میں کافی ہے۔

Marfat.com

## ۲۵ : بَابُ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّیْفِ

## باب : قصاص نہیں ہے مگر تلوار سے

۲۶۶۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِ الْعُرُوْقِیُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ( لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّیْفِ ) ۔

۲۶۶۸ : حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قصاص نہیں ہے مگر تلوار سے اس کی سند میں جابر بن جعفی کذاب ہے۔

تشریح ۞ یعنی مقتول کا ولی اس طرح مارنا چاہے جس طرح سے قاتل نے مارا تھا یا وہ طرح معلوم نہ ہو تو قاتل کو تلوار ہی سے قتل کریں گے یعنی اس کی گردن اڑا دیں نگے اور دوسرے کسی طریقہ سے نہ ماریں کے شرع محمدی ﷺ کا یہی حکم ہے لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض عربوں نے برخلاف شرع قاتل کا بندوق سے مارنا اختیار کیا ہے اور بعض نے نصاریٰ کی طرح پھانسی دینا شروع کیا ہے بعضوں نے سولی دینا۔

۲۶۶۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِ ثَنَا الْحُرُّ بْنُ مَالِكٍ الْعَنْبَرِیُّ ثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّیْفِ ) ۔

۲۶۶۹ : حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس کی سند میں مبارک بن فضالہ مدلس ہے۔

## ۲۶ : بَابُ لَا یَجْنِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ

## باب : ہر ایک قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا جس نے قصور کیا

تشریح ۞ یہی شرع کا حکم ہے اور یہی قانون عدالت کا یعنی یہ نہ ہوگا کہ باپ کے جرم میں بیٹا پکڑا جائے یا بیٹے کے جرم میں باپ جیسے ظالم لوگ کیا کرتے ہیں عرب میں جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب ایک شخص نے کسی کو مار ڈالا تو مقتول کے قبیلے والے اس کے بدل میں قاتل کے قبیلے میں سے ایک شخص کو مار ڈالتے خواہ وہ قاتل ہو یا نہ ہو یہ صریح بے انصافی اور بے غیرتی ہے اور افسوس ہے کہ اس زمانہ میں پھر عربستان میں دیہاتی لوگوں میں شرع محمدی اٹھ گئی ہے اور جاہلیت کے قاعدے جاری ہو رہے ہیں اور عرب کے عالم اور مولوی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے اچھے کھانے کھاتے ہیں اور عیش کرتے ہیں نہ ان جاہلوں کو خدا رسول ﷺ کی بات بتلاتے ہیں نہ ہر ہر گاؤں میں جا کر وعظ و نصیحت کرتے ہیں اور نہ اللہ و رسول کا حکم پہنچاتے ہیں یہ عالم اور مولوی قیامت کے دن پکڑے جائیں گے مولویوں کو لازم ہے کہ ہمیشہ مسلمانوں کی بستیوں اور دیہات کا دورہ کرتے رہیں اور دین کے ضروری اعتقادات اور مسائل نماز روزہ کے زبانی عوام کو سمجھاتے اور سکھلاتے رہیں یہ ان کا اصلی کام ہے کیونکہ ہر ایک شخص علم حاصل نہیں کر سکتا اور بغیر بتائے کوئی ادنیٰ بات بھی معلوم نہیں ہو سکتی یہ بھی ایک غلطی ہے کہ ہم دین کی کھلی بات کو بھی کھلی اور واضح اور مشہور سمجھ کر اپنے بچوں کو اس کی تعلیم نہ کریں بغیر بتلائے نہ کھلی بات معلوم ہو سکتی ہے نہ پوشیدہ ہمارے زمانہ میں اس کا تجربہ اکثر مقاموں

Marfat.com

میں ہو چکا ہے مسلمانوں کے کئی بڑے لڑکوں سے جو سارا قرآن پڑھ چکے تھے اور اردو اور فارسی بھی یہ پوچھا گیا کہ بھلا قرآن کس کا کلام ہے اور کس پر اترا ہے تو وہ حیران اور خاموش رہ گئے بعضوں نے کہا مولویوں پر اترا ہوگا لاحول ولاقوۃ اس کا سبب یہ تھا کہ ان کے والدین اور استادوں نے قرآن تو طوطے کی طرح پڑھا دیا مگر دین کے ضروری اعتقاد اور مسائل ان کو تعلیم نہیں کئے یہ سمجھ کر کہ یہ سب باتیں تو سب کو معلوم ہیں لاحول ولاقوۃ۔

۲۶۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ( اَلَا لَا يَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ لَا يَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ )۔

۲۶۷۰: حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آگاہ رہو جو قصور کرے گا وہ اپنی ذات ہی پر کرے گا (یعنی اس کا موخذہ اسی سے ہو گا) اور باپ کے قصور میں بیٹا نہ پکڑا جائے گا نہ بیٹے کے قصور میں باپ۔

۲۶۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ ثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰی رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ يَقُوْلُ ( اَلَا لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ اَلَا لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ )۔

۲۶۷۱: حضرت طارق محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی میں نے دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آگاہ رہو ماں کے قصور میں بچہ نہ پکڑا جائے گا اور بچے کے قصور میں ماں نہ پکڑی جائے گی۔

۲۶۷۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اَبِی الْحُرِّ عَنِ الْخَشْخَاشِ الْعَنْبَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنِیْ فَقَالَ ( لَا تَجْنِیْ عَلَيْهِ وَ لَا يَجْنِیْ عَلَيْكَ )۔

۲۶۷۲: حضرت خشخاش عنبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ میرا بیٹا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے قصور میں وہ نہ پکڑا جائے گا اور تو اس کے قصور میں نہیں پکڑا جائے گا اس کی سند میں ہشیم مدلس ہے۔

۲۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی )۔

۲۶۷۳: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی نفس دوسرے نفس کے قصور میں نہ پوچھا جائے گا (یہی دنیا کا بھی حال ہے اور آخرت کا بھی حال ہے لا تزر وازرۃ وزر اخری اپنے اپنے اعمال اور اپنا اپنا حال)۔

Marfat.com

## ۲۷ : بَابُ الْجُبَارِ

## باب: کس چیز میں نہ دیت ہے نہ قصاص یعنی وہ ہدر اور لغو ہے

۲۶۷۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ) ۔

۲۶۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنی بے زبان جانور کسی کو مارے یا زخمی کرے تو اس کا قصاص کسی سے نہ لیا جائے گا نہ کسی پر اس کی دیت لازم ہوگی) اور کان میں کوئی مر جائے تو لغو ہے اور کنوئیں میں کوئی مر جائے تو وہ لغو ہے۔

تشریح ۞ یہ جب ہے کہ کنواں کوئی اپنی ملک میں کھودے یا مباح زمین میں اگر راہ میں کوئی کنواں کھودے اور کوئی اس میں گر پڑے یا دوسرے کی ملک میں تو کھودنے والا پکڑا جائے گا یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۶۷۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ ثَنَا كَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ (الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ) ۔

۲۶۷۵ : حضرت کثیر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ایسی ہے کہ اس میں کنوئیں کا ذکر نہیں ہے اس کی سند میں کثیر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ضعیف ہے اور جھوٹا ہے۔

۲۶۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ خَالِدِ النُّمَیْرِیُّ ثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ یَحْیَی بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْمَعْدِنَ جُبَارٌ وَالْبِئْرَ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ۔

وَالْعَجْمَاءُ الْبَهِیْمَةُ مِنَ الْاَنْعَامِ وَ غَیْرُهَا وَالْجُبَارُ هُوَالْهَدْرُ الَّذِیْ لَا یُغَرَّمُ ۔

۲۶۷۶ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ کان لغو ہے اور کنواں لغو ہے اور بے زبان جانور لغو ہے یعنی اس میں تاوان نہیں ہے اگر کسی کو ان چیزوں سے نقصان پہنچے اس کی سند میں اسحٰق بن یحییٰ ہے اس کی ملاقات عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نہیں ہوئی۔

۲۶۷۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (النَّارُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ)

۲۶۷۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگ لغو ہے (اگر بے قصور کے پھیل جائے اور کسی کی جان یا مال کو اس سے نقصان پہنچے) اور کنواں لغو ہے۔

Marfat.com

## ٢٨ : بَابُ الْقَسَامَةِ

## باب: قسامت کا بیان

تشریح ﴿﴾ قسامت اس وقت ہوتی ہے جب ایک شخص مقتول ملے اور مقتول کا وارث کسی ایک شخص پر یا ایک جماعت پر اس کے قتل کا دعویٰ کرے اور حاکم کو اس شخص یا ان لوگوں پر جن پر وارث دعویٰ کرتا ہے گمان معلوم ہو جیسے عداوت کا ہونا یا اور کوئی سبب یا قتل کا ایک ہی گواہ ہونا تو پہلے مدعی کو قسم دیں گے پچاس بار اگر وہ قسم نہ کھائے تو مدعی علیہ یا مدعی علیہم کو پچاس قسمیں دیں گے انکار قتل پر اور قسامت میں دیت مغلظہ واجب ہو گی اگر حاکم کو گمان کی کوئی وجہ نہ ہو تو مدعا علیہ کا قول قسم سے مان لیا جائے گا جیسے اور دعاوی میں یہ سب شافعی کا مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک قسامت میں مدعی کو قسم نہ دیں گے بلکہ مدعا علیہ کو انہوں نے کہا جب کسی مقتول کو پائیں کسی محلہ میں تو حاکم اس محلہ کے پچاس نیک اور معتبر آدمیوں کو انتخاب کر کے ان سے قسم لے کہ ہم نے اس کو نہیں مارا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں اگر قسم کھالیں تو ان سے مواخذہ نہ ہو گا ورنہ ان کو دیت مقتول کی ادا کرنی ہو گی (روضہ ملخصاً)۔

٢٦٧٨ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُوْ لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ أُلْقِيَ فِيْ فَقِيْرٍ أَوْ عَيْنٍ بِخَيْبَرَ فَأَتَى يَهُوْدَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَ أَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ (كَبِّرْ كَبِّرْ) يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِمَّا أَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ) فَكَتَبَ

٢٦٧٨: سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی قوم کے کئی بڑے آدمیوں سے سنا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر کی طرف نکلے (جہاں کے لوگ یہودی تھے اور مسلمانوں کے دشمن تھے) تکلیف کی وجہ سے جوان کو تھی (یعنی محتاجی کے سبب سے) پھر محیصہ کے پاس لوگ آئے اور کہنے لگے کہ عبد بن سہل مارے گئے اور خیبر کے ایک گڑھے یا چشمہ میں ان کی لاش ڈال دی گئی یہ سن کر محیصہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہنے لگے قسم خدا کی تم نے اس کو مارا ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے اس کو نہیں مارا بعد اس کے محیصہ (خیبر سے) آئے اپنی قوم کے پاس اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ جوان سے بڑا تھا اور عبدالرحمن بن سہل یہ تینوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور محیصہ نے بات کرنا چاہا جو خیبر میں (عبداللہ بن سہل کے ساتھ) گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بڑے کا لحاظ کر مطلب آپ کا یہ تھا کہ حویصہ کو تجھ سے عمر میں بڑا ہے بات کرنے دے آخر حویصہ نے بات کی اس کے بعد محیصہ نے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہودی تمہارے مقتول کی دیت دیں نہیں تو ان کو اطلاع کر دینا چاہئے لڑائی کی (یعنی جنگ کا نوٹس ان کو دینا چاہئے) پھر آپ نے

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ ! مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (تَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ) قَالُوْا لَا قَالَ (فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ؟) قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ ۔
فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِیْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ ۔

یہودیوں کواس باب میں لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ قسم خدا کی ہم نے اس کونہیں مارا تب آپ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا تم حلف کرتے ہو کہ اس کو یہودیوں نے مارا اور اپنے ساتھی کا خون ان پر ثابت کر دیتے ہو حلف سے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا تو پھر یہودی حلف کریں گے انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (جھوٹی قسم کھالیں گے آخر آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن سہل کی دیت (اس کے وارثوں کو) اپنے پاس سے (بیت المال میں سے) دی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ کے وارثوں کو سو اونٹنیاں بھیجیں وہ ان کے گھر میں اندر پہنچا دی گئیں سہل نے کہا ان میں سے ایک لال اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جب قاتل کا پتہ نہ لگے تو مقتول کی دیت بیت المال میں سے دی جائے گی اور مسلم نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قسامت کو باقی رکھا اس طریقہ پر جیسے جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی اور جاہلیت میں یہی طریقہ تھا کہ مقتول کے مدعی علیہم میں سے لوگوں کو چنتے پھر ان کو اختیار دیتے چاہیں وہ قسم کھالیں چاہیں دیت ادا کریں جیسے اس قسامت میں ہوا جو بنی ہاشم میں ہوئی اس کو بخاری اور نسائی نے روایت کیا ابن عباسؓ سے اس کا قصہ لمبا ہے اس میں یہ ہے کہ قاتل معین تھا اور ابو طالب نے اس سے کہا تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کر یا تو دیت کے سو اونٹ دے کیونکہ تو نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا اور چاہے تیری قوم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ تو نے اس کو نہیں مارا اگر تو ان دونوں باتوں سے انکار کرے تو ہم تجھے قتل کریں گے پھر وہ اپنی قوم کے پاس گیا ان سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم قسم کھاتے ہیں اخیر تک ابن عباس نے کہا انہوں نے قسم کھائی پھر ایک سال کے اندر ان میں سے کوئی باقی نہ رہا روضہ میں ہے کہ علماء نے اختلاف کیا کیفیت قسامت میں اور سب قوموں میں زیادہ قریب طرف حق کے اہلحدیث کا قول ہے کہ جب قاتل ایک معین جماعت میں سے ہو تو اس میں سے ولی مقتول لوگوں کو چن کر پچاس قسمیں دیں اگر وہ کھالیں تو بری ہو گئے ورنہ ان کو دیت دینا ہوگی انتہی مختصراً۔

۲۶۷۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ، اَنَّ حُوَيِّصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ ابْنَیْ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدَ اللّٰهِ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَیْ سَهْلٍ خَرَجُوْا يَمْتَارُوْنَ بِخَيْبَرَ فَعُدِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُتِلَ فَذُكِرَ

۲۶۷۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حویصہ اور محیصہ دونوں مسعودؓ کے بیٹے اور عبداللہ اور عبدالرحمن دونوں سہل کے بیٹے نکلے لڑتے ہوئے خیبر کی طرف تو عبداللہ پر زیادتی ہوئی وہ مارے گئے پھر بیان کیا گیا یہ آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون ثابت

Marfat.com

ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (تُقْسِمُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ) فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نُقْسِمُ وَ لَمْ نَشْهَدْ قَالَ (فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا تَقْتُلُنَا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

کرتے ہوانہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کیونکر قسم کھا ئیں اور قتل کے وقت ہم موجود نہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا تو یہود (قسم کھا کر) اپنی بریت کر لیں گے تم سے انہوں نے عرض کیا ایسا ہو گا تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے (اور قسم کھا لیا کریں گے) آخر آنحضرت ﷺ نے عبداللہ کی دیت اپنے پاس سے دی (اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے)

تشریح () اس میں شافعی کی دلیل ہے کہ قسامت میں پہلے اولیاء مقتول کو حلف دیں گے اور یہی قول ہے مالک اور احمد کا اگر وہ قسم کھائیں تو اہل محلّہ کو قسم کھانا پڑے گی اور ابو حنیفہؒ اور ثوری کے نزدیک اہل محلّہ ہی کو قسم کھلائیں گے کیونکہ حدیث میں ہے مدعی پر گواہ ہیں اور منکر پر قسم ہے اور عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے پہلے یہود کو قسم دی قسامت میں اور انہی سے دیت دلائی کیونکہ مقتول ان ہی میں تھا اور احمد اور بیہقی نے ابوسعید سے روایت کیا کہ دو گاؤں کے درمیان ایک مقتول ملا آپؐ نے دونوں طرف ماپنے کا حکم دیا وہ ایک گاؤں سے زیادہ قریب نکلا ایک بالشت کے موافق آپؐ نے اس کی دیت انہی سے دلائی بیہقی نے کہا متفرد ہوا اس کے ساتھ ابو اسرائیل عطیہ سے اور دونوں حجت کے لائق نہیں ہیں۔

## ۲۹ : بَابُ مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدِهٖ فَهُوَ حُرٌّ

## باب: جو شخص اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹے تو وہ آزاد ہو جائے گا

۲۶۸۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ رَوْحِ بْنِ زِنْبَاعٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ خَصٰى غُلَامًا لَهُ فَاَعْتَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُثْلَةِ۔

۲۶۸۰: سلمہ بن روح بن زنباع سے روایت ہے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس نے اپنے ایک غلام کو خصی کیا تھا (یعنی اس کے خصیے نکال دیئے تھے) تو آپ ﷺ نے اس غلام کو آزاد کر دیا مثلہ کی وجہ سے (مثلہ یہی ہے ناک کان کاٹنا یا اور کوئی عضو اس کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ ضعیف ہے)۔

۲۶۸۱ : حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى السَّمَرْقَنْدِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارِخًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا لَكَ) قَالَ سَيِّدِيْ رَآنِيْ اُقَبِّلُ جَارِيَةً لَهُ فَجَبَّ مَذَاكِيْرِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَيَّ

۲۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلاتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجھ کو وہ بولا میرے مالک نے دیکھا میں اس کی ایک لونڈی کو بوسہ دے رہا تھا تو اس نے میرا ذکر کٹوا ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے مالک کو بلاؤ لوگوں نے ڈھونڈھا لیکن وہ نہیں ملا

Marfat.com

بِالرَّجُلِ ) فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ ) قَالَ عَلٰى مَنْ نُصْرَتِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَرَقَّنِيْ مَوْلَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ اَوْ مُسْلِمٍ ) ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے وہ بولا میری مدد کون کرے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنی اگر میرا مالک مجھ کو پھر غلام بنالے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہر مومن یا ہر مسلمان پر تیری مدد لازم ہے۔

تشریح ۞ ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلا کہ اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو سخت ایذا دے مثلاً اس کا کوئی عضو کاٹے یا اس کا بدن جلائے تو حاکم اس کو آزاد کر سکتا ہے اور اس کے مالک کو جو سزا مناسب سمجھے وہ دے سکتا ہے اوپر ایک حدیث میں گزرا کہ جو کوئی اپنے مالک کا ناک کاٹے ہم اس کا ناک کاٹیں گے۔

## ۳۰ : بَابُ اَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً ، اَهْلُ الْاِيْمَانِ

## باب: سب قاتلوں میں عمدہ وہ ہیں جو اہل ایمان ہیں

تشریح ۞ کیونکہ اہل ایمان ناحق اور بیجا طور سے قتل نہیں کرتے بلکہ واجبی طور حق پر قتل کرتے ہیں جیسے جہاد یا حد یا قصاص میں اور ممکن ہے کہ قتل عام ہو جانور کے بھی ذبح کو شامل ہو یعنی جانور کو بری طرح سے تکلیف دے کر نہیں مارتے بلکہ تیز چھری سے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں۔

۲۶۸۲ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ( اِنَّ مِنْ اَعَفِّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلَ الْاِيْمَانِ ) ۔

۲۶۸۲: حضرت بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا عمدہ اور پاک قتل کرنے والے لوگ ایمان والے لوگ ہیں۔

۲۶۸۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ اَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً ، اَهْلُ الْاِيْمَانِ ) ۔

۲۶۸۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

## ۳۱ : بَابُ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ

## باب: مسلمانوں کے خون برابر ہیں

۲۶۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ( الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ

۲۶۸۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور وہ ایک ہاتھ کی مثل ہیں اپنے مخالفوں (یعنی کافروں کے مقابلہ میں سب ایک ہیں) اور ان میں سے ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے (کسی کافر کو اور

Marfat.com

وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَ يُرَدُّ عَلٰى اَقْصَاهُمْ)۔

سب مسلمانوں کو اس کی امان قبول کرنا ہوگی) اور لڑائی میں دور سے دور والا مسلمان بھی لوٹ میں شریک ہوگا۔

تشریح ﴿﴾ اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک لشکر لڑائی کے لئے نکلا کچھ آگے کچھ پیچھے اب آگے والوں کو کچھ مال ملا تو پیچھے والے بھی گو ان سے دور ہوں اس میں شریک ہوں گے اس لئے کہ وہ ان کی مدد کے لئے آرہے تھے تو گویا ان ہی کے ساتھ تھے۔

۲۶۸۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ اَبِي الْجُنُوْبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَ تَتَكَافَأُ دِمَاءُ هُمْ)۔

۲۶۸۵: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک ہاتھ ہیں اپنے سوا دوسرے مذہب والوں پر اور ان کے خون برابر ہیں۔

۲۶۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ وَ يُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَقْصَاهُمْ)۔

۲۶۸۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ہاتھ اپنے سوا دوسری قوم والوں پر ہے (یعنی ان ہی سے یک دل ہو کر لڑیں آپس میں نہ لڑیں) اور ان کے خون اور مال برابر ہیں اور ان میں سے زیادہ دور دوسروں کی طرف سے امان دے سکتا ہے۔

## ۳۲: بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

## باب: جو کوئی ذمی کافر کو مار ڈالے اس کا گناہ

۲۶۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا)۔

۲۶۸۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی ذمی کو مار ڈالے تو وہ جنت کی بو نہیں سونگھے گا اور جنت کی بو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔

۲۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعْدِيُّ ابْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ رِيْحُهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا)۔

۲۶۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذمی کو مار ڈالے جس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دی ہو تو وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور اس کی خوشبو ستر برس کی راہ سے آتی ہے (یعنی جنت سے بالکل دور رہے گا اس میں جانا تو درکنار اس کی خوشبو سونگھنا بھی اس کو نصیب نہ ہوگا)۔

Marfat.com

## ۳۳ : بَابُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهٖ فَقَتَلَهٗ

۲۶۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ لَمَشَيْتُ فِيْمَا بَيْنَ رَاْسِ الْمُخْتَارِ وَجَسَدِهٖ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ لِوَاءَ غَدْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ۔

## باب: ایک شخص کو امان دے کر پھر مار ڈالنا کیسا ہے

۲۶۸۹: حضرت رفاعہ بن شداد قتبانیؒ نے کہا اگر وہ حدیث نہ ہوتی جو میں نے عمرو بن حمق خزاعی سے سنی تو میں مختار کے سر اور دھڑ کے درمیان چلتا (یعنی مختار کا سر بدن سے جدا کرتا میں نے سنا عمرو بن عمرو بن حمق خزاعی سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو امان دے جان کی پھر اس کو قتل کرے تو قیامت کے دن فریب کا جھنڈا اُٹھائے گا۔

تشریح ۞ تا کہ ان کا دغا باز ہونا ہر ایک خاص و عام کو معلوم ہو دوسری حدیث میں ہے کہ ہر ایک دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن یہ مختار عبیدہ ثقفی کا بیٹا تھا جس نے قاتلان جناب امام حسینؓ سے عوض لیا اور عبید اللہ بن زیاد ملعون اور خبیثوں کو جو امام کے خون میں شریک تھے چن چن کر مارا مسلمانوں کو خوش کیا لیکن اخیر میں یہ مختار مذہب مختار سے پھر گیا اور لگا گمراہی کی باتیں کرنے یہاں تک کہ نبوت کا دعویٰ بھی کیا آخر مصعب بن زبیر کے ہاتھ سے مارا گیا۔

۲۶۹۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبُوْ لَيْلٰى عَنْ اَبِىْ عُكَّاشَةَ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِىْ قَصْرِهٖ فَقَالَ قَامَ جِبْرَائِيْلُ مِنْ عِنْدِى السَّاعَةَ فَمَا مَنَعَنِىْ مِنْ ضَرْبِ عُنُقِهٖ اِلَّا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ (اِذَا اَمِنَكَ الرَّجُلُ عَلٰى دَمِهٖ فَلَا تَقْتُلْهُ) فَذَاكَ الَّذِىْ مَنَعَنِىْ مِنْهُ ۔

۲۶۹۰: حضرت رفاعہ سے روایت ہے میں مختار کے پاس اس کے محل میں گیا وہ کہنے لگا ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں تو مجھے نہ روکا کسی چیز نے اس کی گردن مارنے سے مگر اس حدیث نے جو میں نے سلیمان بن صرد سے سنی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص جان کی امان تجھ سے لے تو پھر اس کو مت مار اسی حدیث نے مجھ کو روکا اس کے قتل سے۔

## ۳۴ : بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْقَاتِلِ

۲۶۹۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهٗ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

## باب: قاتل کو معاف کر دینا

۲۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے خون کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس کا مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ ﷺ نے اس کو مقتول کے وارث کے حوالہ کر دیا قاتل نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں نے اس کو قتل کی نیت سے نہیں مارا تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقتول کے وارث سے فرمایا اگر یہ سچا ہے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ (اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ) قَالَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ ۔

اور تو نے اس کو قتل کیا تو تو دوزخ میں جائے گا راوی نے کہا مقتول کے وارث نے اس کو چھوڑ دیا وہ ایک رسی سے مسکین بندھا ہوا تھا تو نکلا اپنی رسی گھسیٹتا ہوا آخر اس کا نام رسی والا ہو گیا۔

۲۶۹۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرٍ عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَاسُ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوْا ثَنَا ضَمْرَةُ ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اعْفُ) فَاَبٰى فَقَالَ (خُذْ اَرْشَكَ) فَاَبٰى قَالَ (اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ) قَالَ فَلُحِقَ بِهِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ (اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ) فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ ۔

قَالَ فَرُؤِيَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ذَاهِبًا اِلٰى اَهْلِهِ قَالَ كَاَنَّهُ كَانَ اَوْثَقَهُ ۔

قَالَ اَبُوْ عُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ : قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْلَ (اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ) ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هٰذَا حَدِيْثُ الرَّمْلِيِّيْنَ لَيْسَ اِلَّا عِنْدَهُمْ ۔

۲۶۹۲ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک شخص اپنے عزیز کے قاتل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے اس سے فرمایا (یعنی مقتول کے وارث سے) اس کو معاف کر دے اس نے نہ مانا آپ نے فرمایا اچھا دیت لے لے اس نے نہ مانا تب آپ نے فرمایا جا اس کو قتل کر تو اس کی مانند ہے راوی نے کہا ایک شخص مقتول کے وارث کے پاس گیا اور اس سے بولا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو مار تو بھی اس کی مثل ہے یہ سن کر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا راوی نے کہا لوگوں نے دیکھا وہ اپنی رسی گھسیٹتا ہوا چلا اپنے گھر والوں کی طرف شاید مقتول نے وارث نے اس کو باندھا تھا ابوعمیر نے اپنی روایت میں کہا ابن شوذب نے عبدالرحمن سے روایت کیا انہوں نے قاسم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی کو جائز نہیں مقتول کے وارث سے یوں کہنا کہ قتل کر اس کو تو بھی اس کی مثل ہے (اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل حال سے واقف تھے اور آپ کے ارشاد کی تعمیل ضروری تھی یہ بات اور کسی میں نہیں ہے اور قصاص لینا شرع کی رو سے جائز ہے) ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث رملہ والوں کی ہے اور ان کے سوا اور لوگوں کے پاس نہیں ہے۔

تشریح ﴿ ﴾ یعنی اب وہ اور تو برابر ہو گیا کیونکہ قتل کے عوض تو نے بھی اس کو قتل کیا اور بعضوں نے کہا اس قتل میں شبہ تھا جیسے اگلی حدیث میں گزرا کہ قاتل نے کہا میں نے قتل کی نیت سے اسے نہیں مارا تو دیانۃً قصاص لازم نہیں آتا اگر چہ قضاء لازم آتا ہے جب ہتھیار یا کسی ایسی چیز سے مارے جس سے عادۃً آدمی مر جاتا ہے یہ قتل عمد ہے اگر چہ قاتل کی نیت قتل کی نہ ہو کیونکہ اگر اس میں نیت کا اعتبار رکھیں تو ہر شخص قتل عمد کا ارتکاب کرے گا اور کہے گا میری نیت قتل کی نہ تھی اور بعضوں نے کہا کہ اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاح نہ مانی اگر چہ آپ کا فرمانا بطور سفارش کے تھا نہ حکم کے لیکن بہر حال آپ کا ارشاد ماننا چاہئے اس میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے اور آپ کے ارشاد کا خلاف کرنا بڑی کم بختی اور بد نصیبی ہے اس لئے آپ نے فرمایا کہ تو بھی اس کی مثل ہے یعنی جیسے وہ خیر سے محروم ہوا تو بھی محروم ہوا اور بعضوں

Marfat.com

نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ تو بھی سخت دل اور بے رحم ہے قاتل کی طرح کس لئے کہ مقتول تو مارا گیا اب قاتل کو ماریں بھی تو مقتول زندہ نہیں ہوسکتا ایسی حالت میں اس پر رحم ہی کرنا اور عفو کر دینا بہتر ہے۔

## ۳۵ : بَابُ الْعَفْوِ فِی الْقِصَاصِ

۲۶۹۳ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بَكْرٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ (قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ) قَالَ مَا رُفِعَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئٌ فِيْهِ الْقِصَاصُ اِلَّا اَمَرَ فِيْهِ بِالْعَفْوِ۔

## باب: قصاص میں عفو کر دینا

۲۶۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس جب کوئی قصاص کا مقدمہ آیا آنجناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معافی کا حکم دیا (سفارش کے طور پر کیونکہ عفو بہتر ہے انتقام سے)۔

۲۶۹۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي السَّفَرِ قَالَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْئٍ مِنْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً)۔

سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ۔

۲۶۹۴: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہ اس کے بدن کو کچھ صدمہ پہنچے پھر وہ معاف کر دے (صدمہ دینے والے کو اس سے قصاص نہ لے) تو اللہ ایک درجہ اس کا بلند کرے گا یا ایک گناہ اس کا معاف کر دے گا یہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔

## ۳۶ : بَابُ الْحَامِلِ يَجِبُ عَلَيْهَا الْقَوَدُ

۲۶۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ ثَنَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ وَ شَدَّادُ ابْنُ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ اِذَا قَتَلَتْ عَمْدًا لَا تُقْتَلُ حَتّٰى تَضَعَ مَا فِيْ بَطْنِهَا اِنْ كَانَتْ حَامِلًا حَتّٰى تُكَفِّلَ وَلَدَهَا وَ اِنْ زَنَتْ لَمْ تُرْجَمْ حَتّٰى تَضَعَ مَا فِيْ بَطْنِهَا وَ حَتّٰى تُكَفِّلَ وَلَدَهَا۔

## باب: اگر حاملہ عورت پر قصاص لازم ہو

۲۶۹۵: حضرت معاذ بن جبل اور عبیدہ بن جراح اور عبادہ بن صامت اور شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا عورت جب قتل عمد کرلے تو وہ قتل نہ کی جائے گی (قصاص میں) اگر حاملہ ہو جب تک زچگی سے فراغت نہ پائے اور اس کے بچہ کی کفالت نہ کی جائے اسی طرح اگر زنا کرلے تو رجم نہ کی جائے گی جب تک زچگی سے فراغت نہ پائے اور بچہ کی کفالت نہ کی جائے اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ اور عبدالرحمٰن بن زیاد دونوں ضعیف ہیں۔

تشریح ۞ یعنی بچہ کے پلنے کی صورت پیدا نہ ہو جائے مثلاً اور کوئی اس کا عزیز بچہ کی پرورش اپنے ذمہ لے یا کوئی شخص گو غیر سہی یا بچہ اس لائق ہو جائے کہ آپ کھانے پینے لگے اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کا کچھ قصور نہیں ہے پھر اگر حاملہ عورت کو ماریں یا سنگسار کریں تو بچہ کا مفت خون ہوگا۔

Marfat.com

# كِتَابُ الْوَصَايَا

## وصیتوں کے ابواب

### ۱ : بَابُ هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

۲۶۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ح : وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ -

### باب : (وصیت وہ ہے جو مرتے وقت انسان بات کرتا ہے ) کیا آنحضرت ﷺ نے وصیت کی تھی

۲۶۹۶ : ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نہ کوئی دینار ( اشرفی ) چھوڑا نہ بکری نہ اونٹ اور نہ وصیت کی کسی چیز کی۔

تشریح ۞ یعنی دنیا کے متعلق کیونکہ آپؐ نے دنیا کا مال چھوڑا ہی نہیں اور فرمایا جو میں چھوڑ جاؤں وہ میری بیویوں اور عامل کی اجرت سے جو بچے وہ صدقہ ہے سبحان اللہ جیسے آپؐ دنیا سے صاف رہ کر دنیا میں آئے تھے ویسے دنیا سے تشریف بھی لے گئے البتہ دین کے متعلق آپؐ نے وصیت کی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ وفات کے وقت بھی آپؐ یہ فرمارہے تھے کہ نماز کا خیال رکھو اور غلام لونڈی کا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے وصیت کی وفود کی خاطر داری کرنے کے لئے اور ایک روایت میں کہ آپؐ نے وصیت کی کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینے کے لئے اور محال ہے کہ آپ اور مومنین کو تو ترغیب دیتے وصیت کی اور خود وصیت نہ فرماتے آپؐ نے اللہ کی یعنی قرآن پر چلنے اور اہل بیت کی محبت رکھنے کی وصیت کی۔

۲۶۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ

۲۶۹۷ : حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا کیا آنحضرت ﷺ نے کسی چیز کی وصیت کی تھی انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا تو پھر آپ ﷺ نے مسلمانوں کو وصیت کا کیسے حکم کیا ( اور خود وصیت نہ کی ) انہوں

Marfat.com

فَكَيْفَ اَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْوَصِيَّةِ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ ۔

قَالَ مَالِكٌ وَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ الْهُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَتَاَمَّرُ عَلٰى وَصِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَخَزَمَ اَنْفَهٗ بِخِزَامٍ ۔

نے کہا آپ ﷺ نے وصیت کی اللہ کی کتاب کی (قرآن پر چلنے اور اہل بیت سے محبت رکھنے کی) مالک نے کہا طلحہ بن مصرف نے کہا ہزیل بن شرحبیلؒ نے کہا ابو بکرؓ آنحضرت ﷺ کے وصیت پر حکومت کر سکتے تھے ابو بکرؓ کا تو یہ حال تھا اگر وہ آنحضرت ﷺ کا کوئی حکم پاتے (خلافت کے باب میں) تو تابعدار اونٹنی کی طرح اپنے ناک میں اس کی نکیل کر لیتے۔

تشریح ۞ یعنی اس حکم پر سب سے پہلے ابو بکر چلتے اس کے بعد اور لوگ کیونکہ ابو بکرؓ سب صحابہؓ سے زیادہ عاشق صادق تھے اور مطیع فرمان تھے جناب رسالت مآب ﷺ کے ابو بکرؓ کے ساتھ یہ گمان کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت ﷺ نے کسی اور کو خلیفہ کرنے کے لئے فرمایا ہو اور وہ آپ خلافت کر بیٹھیں بلکہ ابو بکر کو تو خلافت کی رغبت ہی نہ تھی جب ثقیفہ میں صلاح مشورہ ہوا تو ابو بکرؓ نے یہ رائے دی کہ دو آدمیوں میں سے ایک سے بیعت کر لو یا عمر بن خطابؓ سے یا ابو عبیدہ بن الجراح سے اور اپنا نام ہی نہ لیا لیکن حضرت عمرؓ نے زبردستی ان سے بیعت کی اس پر اور صحابہ نے بھی بیعت کر لی آسمان گر پڑے اور زمین پھٹ جائے ان بے ایمانوں پر جو آنحضرت ﷺ کے جانثار جانباز عاشق صادق صحابہ پر طوفان جوڑتے ہیں اور معاذ اللہ یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صراحتاً حضرت علیؓ کو اپنے بعد خلیفہ بنایا تھا اور صحابہ اس کو جانتے تھے لیکن عمداً انہوں نے حضرت علی کا حق دبایا اور حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا سبحانک ہذا بہتان عظیم اگر صراحت تو کیا آنحضرت ﷺ نے ذرا بھی یہ اشارہ فرمایا ہوتا کہ آپؐ کے بعد علی خلیفہ ہیں تو تمام صحابہ جان و دل سے اس کی اطاعت کرتے اور حضرت علی کو اسی وقت خلیفہ بناتے بلکہ خلافت کے لئے مشورہ ہی نہ کرتے کیونکہ جو امر منصوص ہو اس میں صلاح اور مشورے کی کیا حاجت ہے اگر بالفرض حضرت ابو بکرؓ نے اس حکم کے خلاف بھی کیا ہوتا تو انصاری لوگ جن کی جماعت بہت تھی وہ کیونکر ابو بکرؓ کی خلافت قبول کرتے بلکہ حدیث پر چلنے کے لئے ان کو مجبور کرتے وہ تو حدیث کے ایسے ماننے والے تھے کہ جب ابو بکرؓ نے یہ حدیث سنائی کہ امام قریش میں سے ہیں تو انہوں نے اپنی امامت کا دعویٰ چھوڑ دیا پھر وہ دوسرے کی امامت حدیث کے خلاف کیسے مانتے اور سب سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ بنی ہاشم اور خود جناب علیؓ مرتضیٰ ابو بکرؓ کی خلافت کیسے تسلیم کرتے اور ان سے بیعت کیوں کرتے منہ کالا ہو ان کا جو جناب علی المرتضیٰ شیر بیشہ شجاعت کو ایسا کم جرأت اور بزدل جانتے ہیں کہ اپنا واجبی حق بھی نہ لے سکے معاذ اللہ یہ سب دروغ بے فروغ ہے چند بے ایمان روافض کا جن کو دین سے سروکار نہیں اور اپنی طرح صحابہ کو بھی سمجھتے ہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ☆ کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

۲۶۹۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ

۲۶۹۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اکثر وصیت یہ تھی وفات کے قریب جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سانس اٹک

Marfat.com

وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِنَفْسِهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

رہا تھا کہ خیال رکھو نماز کا اور غلام لونڈی کا۔

۲۶۹۹ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوٰةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

۲۶۹۹: جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا خیال رکھو نماز کا اور اپنے غلام لونڈیوں کا۔

تشریح: یعنی نماز کو اپنے وقت پر پڑھو شرائط اور ادب کے ساتھ بے وقت مت پڑھو اور اس میں سستی مت کرو اور بردوں کا خیال رکھو یعنی غلام لونڈی کا کہ ان پر ظلم مت کرو ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لو ان کو کھانے پہننے کی تکلیف نہ دو۔ جو لوگ نماز کا خیال نہیں رکھتے اس کو قضا کر دیتے ہیں یا جلدی بغیر خشوع اور خضوع کے پڑھ لیتے ہیں یا طہارت میں احتیاط نہیں کرتے یا اپنے لونڈی غلاموں پر ستم کرتے ہیں وہ کس طرح کے مسلمان ہیں جب آپ ﷺ کی آخری وصیت کا بھی ان کو خیال نہیں ہے۔

## ۲: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

## باب: وصیت کرنے کی ترغیب

۲۷۰۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

۲۷۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو یہ بات لائق نہیں ہے کہ وہ دو راتیں اس طرح سے کاٹے کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی اس کے پاس نہ ہو جب اس کے پاس ایسی چیز ہو جو وصیت کرنے کے قابل ہو۔

تشریح: یعنی اس کے پاس مال ہو جس کے لئے وصیت کی ضرورت ہو یا کسی کی امانت ہو تو ضروری ہے کہ ہمیشہ وصیت لکھ کر یا لکھوا کر اپنے پاس رکھا کرے ایسا نہ ہو کہ موت آ جائے اور وصیت کی مہلت نہ ملے اور لوگوں کے حقوق اپنے ذمہ رہ جائیں یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام بخاری نے بھی روایت کیا اور عطاء اور زہری اور ابومجلز اور طلحہ بن مصرف وغیرہم کا یہ قول ہے کہ وصیت واجب ہے اور بیہقی نے شافعی کا قدیم قول ایسا ہی نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے اسحاق اور داؤد اور ابن ابی عوانہ اور ابن جریر کا اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ وصیت مستحب ہے واجب نہیں ہے لیکن یہ حدیث اس کو رد کرتی ہے اور جب کسی کے پاس ایسا مال ہو جس میں وصیت کی ضرورت ہو تو اس کو وصیت کرنا واجب ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔

۲۷۰۱ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ وَصِيَّتَهُ۔

۲۷۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محروم وہ ہے جو وصیت سے محروم رہے اس کی سند میں یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہے۔

۲۷۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ

۲۷۰۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

Marfat.com

بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَ سُنَّةٍ وَ مَاتَ عَلٰى تُقًى وَ شَهَادَةٍ وَ مَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص وصیت کر کے مرے وہ تو راہ پر سنت کے موافق اور پرہیزگاری کے ساتھ مرا اور شہید ہوا اور اس کی مغفرت ہوگی۔

تشریح ۞ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں بقیہ بن ولید مدلس ہے جس نے عنعنہ سے روایت کی ہے اور شہادت سے مراد یہ ہے کہ اس کو شہید کا ثواب ملے گا یا شہادت سے مراد گواہی ہے یعنی ملائکہ گواہی دیں گے اس کے ایمان کی۔

٢٧٠٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عَوْفٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَ لَهٗ شَيْئٌ يُوْصِيْ بِهٖ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ۔

٢٧٠٣ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمان کو یہ لائق نہیں ہے وہ دو راتیں اس طرح کاٹے کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی اس کے پاس نہ ہو جب اس کے پاس ایسی چیز ہو جو وصیت کرنے کے قابل ہو۔

## ٣: بَابُ الْحَيْفِ فِي الْوَصِيَّةِ

## باب :وصیت میں ظلم کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

تشریح ۞ یعنی وصیت کے باب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حدیں ہیں ان میں زیادتی مت کرو اور جو کوئی ان میں ظلم اور زیادتی کرے گا وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا اس کو ذلت کا عذاب ہے اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی من بعد وصیته یوصی بها او دین غیر مضار وصیة من الله ذلك الفوز العظیم تک یہ دونوں آیتیں ایک ہی مقام میں سورہ نساء میں ہیں پوری عبارت قرآن شریف کی یوں ہے من بعد وصیة یوصی بها او دین غیر مضار وصیة من الله والله علیم حلیم تلك حدود الله و من یطع الله ورسوله یدخله جنت تجری من تحتها الانهار خالدین فیها و ذلك الفوز العظیم و من یعص الله ورسول و یتعد حدوده یدخله نارا خالدا فیها وله عذاب مهین اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب ہے اس میں کلام لیکن ثقہ کہا اس کو احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اور سعید بن منصور نے باسناد صحیح موقوفاً ابن عباس سے روایت کیا کہ وصیت میں ضرر دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور نسائی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ایک سند سے جس کے راوی ثقہ ہیں اور ایک جماعت آخر کا یہ قول ہے کہ جس وصیت میں ضرر ہو وہ صحیح نہ ہوگی اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔

٢٧٠٤ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّ مِنْ مِيْرَاثِ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وارث کو ترکہ دلانے سے بھاگے (یعنی مرتے وقت ایسی تدبیریں کرے کہ وارثوں کو ترکہ نہ ملے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کی میراث اس کو نہ دے گا۔

Marfat.com

الْقِيَامَةِ ۔

٢٧٠٥: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِيْنَ سَنَةً فَاِذَا اَوْصٰى حَافَ فِيْ وَصِيَّتِهٖ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِشَرِّ عَمَلِهٖ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِيْنَ سَنَةً فَيَعْدِلُ فِيْ وَصِيَّتِهٖ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِخَيْرِ عَمَلِهٖ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۔

٢٧٠٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا آدمی ستر برس تک نیک عمل کرتا ہے (ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ساٹھ برس ہیں) پھر وصیت کے وقت اپنی وصیت میں ظلم کرتا ہے تو اس کا خاتمہ خراب ہو جاتا ہے آخر وہ دوزخ میں جاتا ہے اور ایک آدمی ستر برس تک برے کام کرتا ہے لیکن اپنی وصیت میں انصاف کرتا ہے اس کا خاتمہ نیک ہو جاتا ہے وہ جنت میں جاتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو: تلك حدود الله فلا تعتدوها عذاب مهين تک ۔

تشریح ۞ ظلم یہ ہے کہ سارا مال یا ثلث سے زیادہ مرتے وقت صدقہ کرے گویا وارثوں کا حق دبا یا یا کسی وارث کے لئے وصیت کرے تا کہ اس کو اور وارثوں سے زیادہ ترکہ ملے اور یہ وصیت صحیح نہ ہوگی اور ثلث مال سے زیادہ میں وصیت نافذ نہ ہوگی ۔

٢٧٠٦: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارِ الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ حُلَيْسٍ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ اَبِيْ خُلَيْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَاَوْصٰى وَكَانَتْ وَصِيَّتُهٗ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ ۔

٢٧٠٦: حضرت قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس کو موت آئے وہ وصیت کرے اور اس کی وصیت اللہ کی کتاب کے موافق ہو تو وہ کفارہ ہوگی اس زکوۃ کی جو اس نے زندگی میں نہیں دی ۔

تشریح ۞ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس کا استاد ابوحلبس مجہول ہے ۔

## ٤: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِمْسَاكِ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبْذِيْرِ عِنْدَ الْمَوْتِ

## باب : زندگی میں بخیلی اور مرتے وقت فضول خرچی سے ممانعت

٢٧٠٧: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

٢٧٠٧: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ سے بیان فرمایئے سب لوگوں میں کس کی صحبت کا حق مجھ پر زیادہ ہے آپؐ نے فرمایا قسم ہے تیرے باپ کے (رب) کی تو اس کی خبر دیا جائے گا (یعنی میں

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ نَبِّئْنِيْ مَا حَقُّ النَّاسِ مِنِّيْ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ قَالَ نَبِّئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ مَالِيْ كَيْفَ اَتَصَدَّقُ فِيْهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَتُنَبَّاَنَّ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَاْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰهُنَا قُلْتَ مَالِيْ لِفُلَانٍ وَ مَالِيْ لِفُلَانٍ وَهُوَ لَهُمْ وَاِنْ كَرِهْتَ۔

تجھ سے بیان کروں گا) تیری ماں کا حق سب سے زیادہ ہے وہ بولا پھر کس کا آپ نے فرمایا پھر تیری ماں کا وہ یہ بولا پھر کس کا آپ نے فرمایا پھر تیری ماں کا وہ بولا پھر کس کا آپ نے فرمایا پھر تیرے باپ کا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے بیان فرمایئے میں اپنے مال میں کیونکر صدقہ دوں آپ نے فرمایا ہاں قسم خدا کی تو اس کی خیر دیا جائے گا تو صدقہ دے جب تو تندرست ہو اور مال کی تجھ کو حرص ہو اور تو زندگی کی توقع رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو اور ایسا مت کر کہ صدقہ میں دیر کرتا رہے جب تیری سانس یہاں پر آ جائے (یعنی مرنے لگے) اس وقت تو کہے میرا یہ مال فلانے کا ہے اور یہ فلانے کا ہے اس وقت تو وہ مال وارثوں کا ہو گیا گو تجھ کو برا لگے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی مرتے وقت وہ تیرا مال ہی کہاں رہا جو تو کہتا ہے یہ میرا مال فلانے کو دینا فلانے کو دینا جب آدمی بیمار ہوا اور موت قریب آن پہنچی تو دو تہائی مال پر وارثوں کا حق ہو گیا اب ایک تہائی پر اختیار رہ گیا اس میں جو چاہے وہ کر لے لیکن ایک تہائی سے زیادہ اگر صدقہ دے گا تو وہ صحیح نہ ہو گا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عادت کے طور پر غیر خدا کی قسم کھانا منع نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کی قسم کھائی اور بعضوں نے کہا یہ حدیث ممانعت سے پہلے کی ہے پھر آپ نے منع فرمایا باپ دادوں کی قسم کھانے سے جیسے اوپر گزر چکا حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ماں باپ کے ساتھ باپ سے تین حصے زیادہ سلوک کرنا چاہئے کیونکہ ماں کا حق سب پر مقدم ہے ماں نے بچے کے پالنے میں جتنی تکلیف اٹھائی اتنی باپ نے نہیں اٹھائی گو باپ کا حق بھی بہت بڑا ہے۔

۲۷۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ بُسْرِ ابْنِ جَحَّاشٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَفِّهِ ثُمَّ وَضَعَ اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ وَقَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنّٰى تُعْجِزُنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هٰذِهٖ فَاِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ قُلْتَ اَتَصَدَّقُ وَاَنّٰى اَوَانُ الصَّدَقَةِ۔

۲۷۰۸: حضرت بسر بن جحاش قرشی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی میں تھوکا پھر اپنے کلمہ کی انگلی اس پر رکھی اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے آدم کا بیٹا مجھ کو کیسے عاجز کر سکتا ہے اور میں نے تجھ کو ایسی ہی چیز سے (یعنی منی سے جو تھوک کی طرح ہوتی ہے) بنایا پھر جب تیری سانس یہاں تک آتی ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے حلق کی طرف (یعنی مرتے وقت) تو تو کہتا ہے اس کا صدقہ کرتا ہوں اس وقت صدقہ کا وقت کہاں رہا۔

تشریح ﴿﴾ بلکہ صدقہ کا عمدہ وقت وہ ہے جب آدمی صحیح اور تندرست ہو اور اس کو مال کی احتیاج ہو بہت دنوں تک جینے کی توقع ہو لیکن ان سب باتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لے اور اپنا عمدہ مال اللہ کی راہ میں تصدق کرے۔

Marfat.com

## ۵: بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

۲۷۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ وَسَهْلٌ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَعَادَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔

## باب: تہائی مال میں سے وصیت کرنے کا بیان

۲۷۰۹: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا بیمار ہوا یہاں تک کہ موت کے قریب ہو گیا تو آنحضرتؐ میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں سوا ایک بیٹی (دختر) کے تو میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تہائی مال آپ نے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بھی بہت ہے (اگر اس سے بھی کم صدقہ کرے تو بہتر ہے) اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

تشریح ۔۔ مانگنے کے لئے معلوم ہوا کہ وصیت تہائی مال سے زیادہ میں نافذ نہ ہوگی اور دو تہائی وارثوں کو ملے گا اگرچہ وصیت تہائی سے زیادہ یا کل مال کی ہو اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اگر موصی کا کوئی وارث نہ ہو تو ثلث مال سے زیادہ کی وصیت درست ہے حنفیہ اور اسحاق اور شریک اور احمد کا ایک روایت میں یہی قول ہے اور علی اور ابن مسعود سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا اور احمد اور ابوداؤد نے ابوزید انصاری سے نکالا کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے سوا اور کچھ مال اس کے پاس نہ تھا آنحضرت ﷺ نے ان غلاموں میں قرعہ ڈالا دو کو ان میں سے آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سے موجود ہوتا اس کے دفن کے وقت تو وہ مسلمانوں کے مقبرے میں دفن نہ کیا جاتا اور مسلم نے اس کو عمران بن حصین سے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ اس کے وارث آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا کیا اس نے ایسا کیا اگر ہم اس کا یہ حال جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ثلث مال سے زیادہ وصیت کرنی منع ہے کیونکہ اس میں وارثوں کی حق تلفی ہے۔ (ر ۔۔۔)

۲۷۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً لَكُمْ فِي أَعْمَالِكُمْ۔

۲۷۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا تمہاری وفات کے وقت تمہارے تہائی مال کو (یعنی تہائی مال پر تمہارا اختیار قائم رکھا) تاکہ تمہارے اعمال زیادہ ہوں اس کی سند میں طلحہ بن عمرو حضرمی ضعیف ہے۔

Marfat.com

تشریح ۞ اس تہائی میں صدقہ کر کے اور ثواب بڑھانا۔

۲۷۱۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى اَنْبَأَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اثْنَتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا جَعَلْتُ لَكَ نَصِيْبًا مِنْ مَالِكَ حِيْنَ اَخَذْتُ بِكَظْمِكَ لِاُطَهِّرَكَ بِهٖ وَاُزَكِّيَكَ وَ صَلَاةُ عِبَادِيْ عَلَيْكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ اَجَلِكَ۔

۲۷۱۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے دو باتیں میں نے تجھ کو دیں جن میں تیرا حق کچھ نہ تھا یعنی ایک بات میں بھی تیرا حق نہ تھا میں نے تیرے مال سے تیرے لئے ایک حصہ رکھا جب میں تیری سانس کو روکوں اس لئے کہ میں تجھ کو پاک کروں اور صاف کروں دوسرے میرے بندے جو تجھ پر نماز پڑھیں تیری موت کے بعد اس کا بھی ثواب تجھ کو دیا (اسی طرح قیامت تک جو میرے بندے تیرے لئے دعا کرتے رہیں اور ممکن ہے کہ صلوٰۃ سے نماز جنازہ مراد نہ ہو بلکہ دعا اور استغفار جو میت کے لئے مومنین کریں قیامت تک وہ مراد ہو حدیث سے یہ نکلا کہ میت کو دعا اور استغفار سے ثواب اور فائدہ حاصل ہوتا ہے اس پر اہل سنت کا اتفاق ہے اس کی سند میں مبارک بن حیان مختلف فیہ ہے)۔

۲۷۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الثُّلُثُ كَبِيْرٌ اَوْ كَثِيْرٌ۔

۲۷۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں پسند کرتا ہوں کہ لوگ وصیت میں تہائی مال سے بھی کم کریں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثلث بہت ہے یا ثلث بڑا ہے۔

تشریح ۞ اس کو بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ ثلث سے قریب تک وصیت کرنا چاہئے یعنی ثلث کی حد نہ رہی۔

## ٦ : بَابُ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

## باب: وارث کے لئے وصیت درست نہیں

۲۷۱۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَأَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنَّ رَاحِلَتَهٗ لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ فَلَا يَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ اَلْوَلَدُ

۲۷۱۳: حضرت عمرو بن خارجہؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور وہ جگالی کر رہی تھی اس کا لعاب میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہہ رہا تھا آپؐ نے فرمایا اللہ نے ہر وارث کو اس کا حصہ بانٹ دیا ترکہ میں سے اب کسی وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں ہے اور بچہ اس کو ملے گا جس کے نکاح یا ملک میں اس کی ماں ہو (یعنی خاوند یا مولیٰ کو) اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں اور

Marfat.com

لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ (اَوْ قَالَ عَدْلٌ وَ لَا صَرْفٌ)۔

جو شخص سوا اپنے باپ کے کسی اور کا بیٹا بنے یا اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کا غلام بنے تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض یا یوں فرمایا کہ نہ فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

تشریح: پہلے شروع اسلام میں یہ سم تھا کہ جب کوئی مرنے لگے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ اپنے ماں باپ اور ناتے والوں کے لئے وصیت کرے اور وصیت کے موافق اس کا مال تقسیم کیا جائے پھر اللہ تعالیٰ نے ترکہ کی آیتیں اتاریں اور ہر ایک وارث کا حصہ مقرر کر دیا اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں رہا کیونکہ اس میں دوسرے وارثوں کا نقصان ہوگا البتہ اجنبی شخص کے لئے یا جس وارث کہ میں سے کچھ حصہ نہ ملتا ہو موجودہ وارثوں کے سبب سے وصیت کرنا درست ہے وہ بھی تہائی مال میں سے اس حدیث کو احمد اور نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کیا ابو امامہ سے اور کہا حسن ہے لیکن اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے وہ آگے آئے گی اور اس کی سند میں شہر بن حوشب ہے اس میں کلام ہے لیکن ثقہ کہا اس کو احمد اور ابن معین نے اور دارقطنی نے اس کو ابن عباس سے روایت کیا حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں اور دارقطنی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا کہ وارث کے لئے وصیت صحیح نہیں ہے مگر جب دوسرے وارث اس کو جائز رکھیں تلخیص میں ہے کہ اس کی سند واہی ہے اور دارقطنی نے جابر اور علی سے بھی ایسا ہی روایت کیا اور شافعی نے کہا یہ حدیث متواتر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس سال مکہ فتح ہوا یہ فرمایا کہ وارث کے لئے وصیت نہیں ہے نقل کیا اس کو بہت آئمہ اور اہل علم نے اہل مغازی وغیرہم میں سے تو یہ حدیث خاص کر دے گی اس آیت کو من بعد وصیۃ یوصی بہا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور موطا میں ہے کہ اس میں اختلاف نہیں کہ وارث کے لئے وصیت درست نہیں ہے مگر جب دوسرے وارث اس کو قبول کر لیں اور یہی مذہب ہے اہل علم کا (روضہ)۔

۲۷۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا شُرَحْبِيْلُ ابْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ سَمِعْتُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

۲۷۱۴: حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبے میں بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق والے کا حق دلا دیا اب وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔

تشریح: اسکی سند میں اسمعیل بن عیاش ہے مگر وہ ثقہ ہے اہل شام سے روایت کرنے میں اور یہاں شرحبیل بن مسلم سے اس نے روایت کی ہے جو اہل شام میں سے ہے اور حسن کہا اس کو حافظ نے بھی جیسے ترمذی نے اس کو حسن کہا۔

۲۷۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ شُعَيْبِ ابْنِ شَابُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کے نیچے کھڑا ہوا تھا اس کا لعاب مجھ پر بہہ رہا تھا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے

Marfat.com

يَسِيلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ اَلَا لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

ہر وارث کو اس کا حق دلا دیا اب کسی وارث کے لئے وصیت نہیں۔

## ۷: بَابُ الدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

## باب قرض وصیت پر مقدم ہے

تشریح ﴿﴾ یعنی میت کے مال میں سے تجہیز و تکفین کے بعد جو بچے گا پہلے اس میں سے قرض ادا کریں گے پھر جو قرض سے بچ رہے اس کی تہائی میں سے وصیت نافذ کریں گے پھر جو بچ رہے یعنی دو تہائی وہ وارثوں کو دلائیں گے اس پر سب علما کا اتفاق ہے۔

۲۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَ اَنْتُمْ تَقْرَءُونَهَا: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا اَوْ دَيْنٍ﴾ [النساء: ۱۱] وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ لَيَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ۔

۲۷۱۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قرض کو وصیت سے پہلے رکھا اور تم قرآن میں یوں پڑھتے ہو ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا اَوْ دَيْنٍ﴾ [النساء: ۱۱] (تو قرآن میں پہلے وصیت کا لفظ ہے لیکن یہ حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ پہلے ذکر کرنے سے یہ ضرور نہیں کہ اس کا حکم بھی پہلے ہو) اور ماں اور باپ دونوں کے بیٹے (یعنی حقیقی بھائی وارث ہوں گے اور علاتی بھائی وارث نہ ہوں گے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی جب کوئی مر جائے اور سگے بہن بھائی چھوڑ جائے اور علاتی یعنی سوتیلے بھی جن کی ماں جدا ہو لیکن باپ ایک ہی ہو تو سگوں کو ترکہ ملے گا اور سوتیلے محروم رہیں گے اس مسئلہ کی پوری تفصیل علم الفرائض میں ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں حارث اعور ہے شعبی نے اس کو کذاب کہا ہے لیکن احمد نے دوسری حدیث سعید سے نکالی اس میں یہ ہے کہ ان کا بھائی مر گیا اس نے تین سو درہم چھوڑے اور عیال تو میں نے چاہا وہ درہم اس کے عیال کے اوپر صرف کروں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرا بھائی قید ہے اپنے قرض میں وہ ادا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سب میں نے ادا کر دیا مگر دو دینار باقی ہیں جن کا دعویٰ ایک عورت کرتی ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ادا کر دے وہ سچی ہے یہ حدیث اس کتاب میں بھی اوپر گزر چکی ہے۔

## ۸: بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ هَلْ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ

## باب: کوئی شخص مر جائے اور وصیت نہ کرے تو اس کی طرف سے صدقہ دینا کیسا ہے

۲۷۱۷: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میرا باپ مر گیا اور اس نے مال چھوڑا اور وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہوں کی معافی ہوگی اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں

Marfat.com

قَالَ اَنَّ اَبِیْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ۔

فرمایا ہاں۔

۲۷۱۸ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاِنِّيْ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ فَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا وَلِيَ اَجْرٌ فَقَالَ نَعَمْ ۔

۲۷۱۸: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری ماں کا ناگہاں دم نکل گیا اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی اب اس کو ثواب ہوگا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں اور مجھ کو بھی ثواب ہوگا یا نہیں آپؐ نے فرمایا ہاں (یعنی دونوں کو ثواب ہوگا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے اہل سنت نے اس پر اتفاق کیا)۔

## ۹: بَابُ قَوْلِهٖ : ﴿ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [النساء: ٦]

## باب : اس آیت کی تفسیر کہ جو کوئی محتاج ہو وہ یتیم کے مال میں سے دستور کے موافق کھائے

۲۷۱۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَجِدُ شَيْئًا وَلَيْسَ لِيْ مَالٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ لَهٗ مَالٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَا تَقِيْ مَالَكَ بِمَالِهٖ ۔

۲۷۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا آنحضرتؐ کے پاس اور عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں ہے نہ مال ہے البتہ ایک یتیم میری پرورش میں ہے اس کا مال ہے آپ نے فرمایا اپنے یتیم کے مال میں سے کھا لیکن اسراف مت کر نہ اپنے لئے اس میں سے مال جوڑ۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یتیم کے مال کو اپنے مال کا بچاؤ مت بنا۔

تشریح: (یعنی) مثلاً کسی نے تجھ سے قرض مانگا تو یتیم کا مال دے دیا اور اپنے مال کو رکھ چھوڑا یہ جائز نہیں غرض یہ کہ یتیم کے مال میں اس قدر تصرف اس شخص کو درست ہے جو یتیم کی پرورش کرتا ہو اور بالکل محتاج ہو کہ ضرورت کے موافق اس میں سے کھالے لیکن مال کا برباد کرنا اور اسراف کرنا یا ضرورت سے زیادہ اس کو اٹھانا یہ کسی طرح درست نہیں ہے اور ہر حال میں بہتر یہی ہے کہ اگر محتاج بھی ہو تو محنت کر کے اس میں سے کھائے اور یتیم کے مال کو محفوظ رکھے صرف یتیم پر ضرورت کے موافق اٹھائے قرآن شریف میں ہے کہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ آگ اپنے پیٹ میں بھرتے ہیں۔

Marfat.com

# كِتَابُ الْفَرَائِضِ

## فرائض یعنی ترکوں کے ابواب

### ۱: بَابُ الْحَثِّ عَلٰى تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

۲۷۲۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْعِطَافِ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا فَاِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْئٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِي۔

### باب: علم فرائض حاصل کرنے کی ترغیب

۲۷۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ فرائض کا علم سیکھو اور سکھلاؤ وہ شریعت کے علم کا آدھا حصہ ہے ( کیونکہ اس میں بہت تفصیل ہے اور بہت مسائل ہیں اور اس میں حاجت ہے ذہن ثاقب اور رائے صائب کی اور حاجت ہے علم حساب کی ) اور وہ علم بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے میری امت سے چھین لیا جائے گا۔

تشریح ۞ یعنی قیامت کے قریب جب لوگ علم دین حاصل کرنا چھوڑ دیں گے تو فرائض کے علم میں سب سے پہلے ناواقف ہو جائیں گے پھر اور علم بھی ان سے جاتے رہیں گے اس حدیث کی سند میں حفص بن عمر ہے اس کو محدثین نے ضعیف اور منکر الحدیث کہا ہے۔

### ۲: بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ

۲۷۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْ سَعْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ جَمِيعَ مَاتَرَكَ اَبُوهُمَا وَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَا تُنْكَحُ اِلَّا عَلٰى

### باب: اولاد کے حصول کا بیان

۲۷۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ سعد بن ربیع کی عورت سعد کی دونوں بیٹیوں کو آنحضرتؐ کے پاس لائی اور کہنے لگی یارسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد کی جو آپؐ کے ساتھ مارے گئے احد کی لڑائی میں اور ان کے چچا نے جو کچھ مال ان کے باپ نے چھوڑا تھا وہ لے لیا اور لڑکی کا نکاح تب ہی ہوتا ہے جب اس کے پاس مال ہو ( زیور وغیرہ ہو ورنہ اس کے نکاح میں لوگ رغبت نہیں کرتے اب دنیاداروں کا یہی حال ہے ) یہ سن کر آنحضرتؐ

Marfat.com

مَالِهَا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ ثُلُثَيْ مَالِهٖ وَأَعْطِ امْرَأَتَهُ الثُّمُنَ وَخُذْ أَنْتَ مَا بَقِيَ ۔

خاموش ہو رہے یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری (بہت لمبی یوصیکم اللہ فی اولادکم اخیر تک) پھر آپؐ نے سعد بن ربیع کے بھائی کو بلایا اور فرمایا ان دونوں بیٹیوں کو دو تہائی مال دے دے اور سعد کی بیوی کو آٹھواں حصہ دے اور باقی جو بچے وہ تو لے لے۔

۲۷۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيِّ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَ أُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنَا فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنِّيْ سَأَقْضِيْ بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ ۔

۲۷۲۲ : حضرت ہذیل بن شرحبیلؒ سے روایت ہے ایک شخص ابو موسیٰ اشعری اور سلمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان دونوں سے پوچھا اگر ایک شخص مر جائے اور ایک بیٹی ایک پوتی ایک سگی بہن چھوڑ جائے تو کیونکر تقسیم ہوگی دونوں نے کہا نصف مال دختر کو ملے گا اور باقی سگی بہن کو لیکن تو عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس جا ان سے بھی پوچھ وہ بھی ہمارے ساتھ ہو جائیں گے (اس جواب میں) پھر وہ شخص ابن مسعودؓ کے پاس گیا اور ان سے بھی پوچھا اور جو جواب ابوموسیٰ اور سلمان نے دیا تھا وہ بھی بیان کیا ابن مسعود نے کہا اگر میں ایسا حکم دوں تو گمراہ ہو گیا اور راہ پانے والوں میں سے نہ رہا لیکن میں وہ حکم دوں گا جو آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے دختر کو آدھا مال ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ دو ثلث پورے کرنے کے لئے اور جو باقی رہا یعنی ایک ثلث وہ بہن کو ملے گا۔

تشریح ۞ تو مسئلہ چھ سے ہوگا تین بیٹی کو اور ایک پوتی کو اور دو بہن کو ملیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک دختر کے ساتھ پوتیاں ہوں یا ایک ہی پوتی ہو تو نصف بیٹی کو مل کر دو ثلث کا تکملہ پوتیوں پر برابر تقسیم ہو جائے گا اور بہنیں بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں یعنی بیٹیوں کے حصے سے جو بچ رہے وہ بہنوں کو مل جاتا ہے یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب ابوموسیٰ نے ابن مسعودؓ کا یہ جواب سنا تو کہا کہ مجھ سے کوئی مسئلہ مت پوچھو جب تک یہ عالم تم میں موجود ہے اور جمہور علماء اس فتویٰ میں ابن مسعودؓ کے ساتھ ہیں لیکن ابن عباس کا یہ قول ہے کہ بیٹی کے ہوتے بہن محروم ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت اور ولد عام ہے شامل ہے بیٹا اور بیٹی دونوں کو تو معلوم ہوا کہ بہن دونوں سے محروم ہو جاتی ہے جمہور یہ کہتے ہیں کہ ولد سے یہاں بیٹا مراد ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آگے یوں فرمایا وهو يرثها ان لم يكن لها ولد اور یہاں بالاجماع ولد سے بیٹا مراد ہے اس لئے کہ دختر بھائی کو محروم نہیں کر سکتی اجماعاً۔

Marfat.com

## ۳: بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ

## باب: دادا کا حصہ کیا ہے

۲۷۲۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِفَرِيْضَةٍ فِيْهَا جَدٌّ فَاَعْطَاهُ ثُلُثًا اَوْ سُدُسًا۔

۲۷۲۳ : حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزنی سے روایت ہے آنجناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ترکہ کا مقدمہ آیا جس میں دادا تھا تو آپ ﷺ نے دادا کو ثلث دلایا یا سدس۔

تشریح ⁂ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے عمران بن حصین سے یوں روایت کیا کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا پوتا مر گیا تو مجھ کو اس کے ترکے میں سے کیا ملے گا آپؐ نے فرمایا چھٹا حصہ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا ایک چھٹا حصہ اور تجھ کو ملے گا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا اس کو بلایا اور فرمایا ایک چھٹا حصہ سلوک کے طور پر ہے (یعنی اصل میراث تیری صرف سدس ہے اور ایک سدس اور اس صورت خاص کی وجہ سے تجھ کو ملا ہے) اور احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے دادا کا حصہ پوچھا تو معقل اٹھا اور بولا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کو سدس دلایا حضرت عمرؓ نے کہا کن وارثوں کے ساتھ معقل نے کہا یہ مجھ کو معلوم نہیں حضرت نے کہا پھر کیا فائدہ یہ منقطع ہے حسن بصری نے حضرت عمرؓ سے نہیں سنا اور بخاری اور مسلم نے حسن کی روایت مغفل سے روایت کی اور دادا کے باب میں صحابہ اور علماء مابعد کا بہت اختلاف ہے بعضوں نے دادا کو باپ کے مثل رکھا ہے اور کبھی اس کو ثلث دلایا ہے کبھی سدس کبھی عصبہ بھی کہا ہے بعضوں نے ہمیشہ اس کے لئے سدس رکھا ہے اسی طرح اختلاف ہے کہ دادا کے ہوتے ہوئے بھائی بہن کو ترکہ ملے گا یا نہیں تو ایک جماعت صحابہ جیسے علیؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابت کا یہ قول ہے کہ وہ مقاسمہ کرے گا بھائیوں کے ساتھ اور بعضوں نے کہا بھائی بہن دادا کی وجہ سے محروم ہوں گے جیسے باپ سے محروم ہوتے ہیں والتفصیل فی کتب الفرائض۔

حافظ نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی ثقہ ہیں مگر مرسل ہے اس لئے کہ قبیصہ کا سماع ابوبکر صدیق سے صحیح نہیں ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ قبیصہ اس قصے کے وقت حاضر ہو یہ ابن عبدالبر نے کہا اور اختلاف ہے اس کے سنہ ولادت میں صحیح یہ ہے کہ وہ فتح مکہ کے سال میں پیدا ہوا پھر اس قصہ میں کیونکر شریک ہو سکتا ہے یہ قیاس سے بعید معلوم ہوتا ہے اور عبداللہ بن احمد نے مسند میں اور ابن مندہ نے مستخرج اور طبرانی نے کبیر میں عبادہ بن ثابت سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے دادی اور نانی کو سدس دلایا جب ماں نہ ہو اور صحیح کہا اس کو ابن سکن نے اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود نے اور قوی کیا اس کو ابن عدی نے اور اس کی سند میں عبیداللہ حکمی ہے اس میں اختلاف ہے اور دارقطنی نے عبدالرحمٰن بن زید سے روایت کیا مرسلاً کہ آنحضرت ﷺ نے تین دادیوں اور نانیوں کو سدس دلایا دو ان میں سے دادیاں تھیں اور ایک نانی اور ابو داؤد نے اس کو مراسیل میں روایت کیا ابراہیم نخعی سے اور بیہقی نے حسن سے مرسلاً اور دارقطنی نے اس کو کئی طریق سے زید بن ثابت سے روایت کیا اور اس باب میں اور آثار بھی مروی ہیں بحر میں ہے کہ دادیوں اور نانیوں کا حصہ سدس ہے اگرچہ زیادہ ہوں جب درجہ میں برابر ہوں اور نانی اور دادی درجہ میں برابر ہیں اگر اختلاف ہو درجہ میں دور والی نزدیک والی سے محروم ہو گی اور ماں کی وجہ سے دادی اور نانی دونوں محروم ہوں گی اور باپ

Marfat.com

کی وجہ سے دادی محروم ہو گی نانی محروم نہ ہو گی (روضہ) اور عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰ سے منقول ہے کہ دادی باپ کے ساتھ حصہ پائے گی اور شریح اور حسن اور ابن سیرین نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (لمعات)

۲۷۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ ثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَدَّةٍ كَانَ فِيْنَا بِالسُّدُسِ۔

۲۷۲۴: حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فیصلہ کیا ہم میں دادی کو سدس دینے کے ساتھ۔

## ۴: بَابُ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ

## باب: دادی اور نانی کے حصے کا بیان

۲۷۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ح وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنِ ابْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْئٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ النَّاسَ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَاَنْفَذَهٗ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ۔

ثُمَّ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى مِنْ قِبَلِ الْاَبِ اِلٰى عُمَرَ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْئٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِيْ قُضِيَ بِهٖ اِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا اَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا وَلٰكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔

۲۷۲۵: حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نانی آئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنا ترکہ مانگنے کو ابوبکرؓ نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں مجھ کو تیرا حصہ کچھ معلوم ہوتا ہے تو لوٹ جا یہاں تک کہ میں لوگوں سے پوچھوں پھر انہوں نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں موجود تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو چھٹا حصہ دلایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور بھی کوئی تیرے ساتھ گواہ ہے اس بات کا اس وقت محمد بن مسلمہ انصاری اٹھے جیسا مغیرہ نے کہا تھا ویسا ہی کہا تب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکم جاری کر دیا نانی کے لئے پھر دوسری عورت آئی جو دادی تھی میت کی اپنا ترکہ مانگنے کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ کی کتاب میں تو تیرا کچھ حصہ نہیں ہے اور جو فیصلہ پیشتر ہو چکا ہے وہ تیرے لئے نہیں ہوا بلکہ نانی کے لئے ہوا ہے اور میں فرائض میں اپنی طرف سے کچھ بڑھا نہیں سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ ہے اگر دادی اور نانی دونوں ہوں تو دونوں اس چھٹے حصے کو آدھا آدھا بانٹ لیں اور نہیں تو ان دونوں میں سے جو ہو وہ چھٹا حصہ لے لے۔

۲۷۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ

۲۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا اس

Marfat.com

ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَرَّثَ جَدَّةً سُدُسًا۔

کی سند میں لیث بن سہیم ضعیف بھی ہے اور مدلس بھی۔

## ۵: بَابُ الْكَلَالَةِ

## باب: کلالہ کا بیان

۲۷۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيْبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ خَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا هُوَ اَهَمُّ اِلَيَّ مِنْ اَمْرِ الْكَلَالَةِ وَقَدْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهَا حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ جَنْبِيْ اَوْ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ۔

۲۷۲۷: حضرت معدان بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے جمعہ کے دن یا لوگوں کو خطبہ سنایا جمعہ کے دن تو اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا کہ قسم خدا کی میں اپنے بعد کوئی چیز کلالہ سے زیادہ مشکل نہیں چھوڑتا ہوں اپنے نزدیک اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اس کو آپ ﷺ نے سختی سے جواب دیا کہ ایسی سختی کسی بات میں آپ ﷺ نے مجھ سے نہیں کی یہاں تک کہ اپنی انگلی سے ٹھوکا مارا میری پسلی یا سینہ میں پھر فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھ کو بس نہیں وہ آیت جو اخیر سورہ نساء میں گرمی کے دنوں میں اتری۔

۲۷۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ ابْنِ شَرَاحِيْلَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثٌ لَاَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيَّنَهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا الْكَلَالَةُ وَالرِّبَا وَالْخِلَافَةُ۔

۲۷۲۸: حضرت مرہ بن شراحیل نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تین باتیں ہیں اگر آنحضرت ﷺ ان کو بیان فرما دیتے (تفصیل کے ساتھ) تو مجھے زیادہ پسند تھا ساری دنیا سے اور جو دنیا میں ہے اس سے ایک کلالہ دوسری ربا تیسری خلافت (اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے)

تشریح ۞ حقیقت میں ان تینوں مسئلوں کو آپ ﷺ مجمل چھوڑ گئے اور ربا کی علت اور سبب میں اختلاف ہوا مجتہدوں کا اور خلافت میں بھی اختلاف ہوا یہاں تک کہ روافض نے انکار کیا شیخین اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کا اور اس کی وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے اگر آنحضرت ﷺ کھول کر بیان فرما دیتے کہ میرے بعد فلاں شخص خلیفہ ہے تو یہ اختلاف ہی نہ ہوتا مگر آپؐ تابع تھے حکم الٰہی کے اور مرضی الٰہی یہی تھی کہ خلافت کا حکم مجمل رہے اور صحابہ اپنی رائے سے جس کو مناسب سمجھیں اپنا حاکم بنا دیں اس میں دین و دنیا کے فائدے تھے اور یہ بھی حق تعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ چاروں شخص خلافت سے فائدہ اٹھائیں اور ایسا ہی ہوا اگر سب سے پہلے جناب علی المرتضیٰ خلیفہ ہو جاتے تو ان تینوں کو بالکل خلافت نہ ملتی پس جو کچھ ہوا وہی اچھا ہوا مرضی مولیٰ زہمہ اولیٰ اور تعجب یہ ہوتا ہے کہ صحابہ نے تو اپنی اتفاق رائے سے ایک کو خلیفہ بنا لیا اور اس کی اطاعت قبول کی اور اس کے سایہ عاطفت میں دین کی ترقی میں مصروف رہے لیکن ان کے گزر جانے کے بعد چند بے وقوف ایسے پیدا ہوئے کہ اس خلافت کو ناحق سمجھنے لگے کہو تم کو کیا غرض تم اپنے زمانہ کی فکر کرو اگلے زمانہ میں جو ہوا وہ اچھا ہوا ان کی خلافت سے تم کو کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

۲۷۲۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ وَهُمَا مَاشِيَانِ وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ كَيْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فِیْ اٰخِرِ النِّسَاءِ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً الْاٰيَةَ وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ الْاٰيَةَ۔

۲۷۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لئے ہوئے پیدل میری عیادت کو تشریف لائے میں اس وقت بے ہوش تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں کیا کروں کیونکر فیصلہ کروں اپنے مال کا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری سورہ نساء میں وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً الْاٰيَةَ وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ الْاٰيَةَ۔

## ۶: بَابُ مِيْرَاثِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ

## باب: مسلمان مشرکوں کے وارث نہ ہوں گے

۲۷۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

۲۷۳۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا۔

تشریح: اس کو روایت کیا احمد اور ابو داؤد اور دار قطنی اور ابن السکن نے بھی۔

۲۷۳۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِیْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ۔ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَ طَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِیٌّ شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ۔ فَكَانَ عُمَرُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ

۲۷۳۱: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں اتریں گے مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھلا عقیل نے کوئی گھر یا ٹھکانہ ہمارے لئے چھوڑا ہے (بلکہ سب بیچ کھایا) اور عقیل ابو طالب کے وارث ہوئے تھے وہ اور طالب اور جعفر اور علی نے ابو طالب کا کچھ ترکہ نہیں پایا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب (جب ابو طالب مرے تھے) اس وقت کافر تھے تو اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے مومن کافر کا

Marfat.com

الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ۔

وَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

وارث نہ ہوگا اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہو گا نہ کافر مسلمان کا۔

تشریح: یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا اور کافر تو بالا جماع مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا اکثر علماء کے نزدیک اور روضہ میں کہا کہ اس پر بھی اجماع ہے میں کہتا ہوں معاذ بن جبل اور معاویہ اور سعید بن المسیب اور مسروق وغیرہم سے یہ منقول ہے کہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اسلام بلند ہوتا ہے لیکن اسلام پر دوسرا دین بلند نہیں ہوتا اور جمہور کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ترکے سے کچھ علاقہ نہیں ہے اور ان کی دلیل اسامہ کی حدیث ہے اور ابن عمرؓ کی۔

۲۷۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ اَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ اَخْبَرَهٗ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ۔

۲۷۳۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو مذہب والے (جیسے کافر اور مسلمان ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

## ۷: بَابُ مِيْرَاثِ الْوَلَاءِ

## باب: ولا کی میراث کا بیان

۲۷۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ تَزَوَّجَ رِبَابُ بْنُ حُذَيْفَةَ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَهْمٍ اُمَّ وَائِلٍ بِنْتَ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيَّةَ فَوَلَدَتْ لَهٗ ثَلَاثَةً تُوُفِّيَتْ اُمُّهُمْ فَوَرِثَهَا بَنُوْهَا رِبَاعًا وَوَلَاءَ مَوَالِيْهَا فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلَى الشَّامِ فَمَاتُوْا فِيْ طَاعُوْنِ عَمْوَاسٍ فَوَرِثَهُمْ عَمْرٌو وَكَانَ عَصَبَتَهُمْ فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَاءَ بَنُوْ مَعْمَرٍ يُخَاصِمُوْنَهٗ فِيْ وَلَاءِ اُخْتِهِمْ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَحْرَزَ الْوَلَدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهٖ مَنْ كَانَ فَقَضٰى لَنَا بِهٖ وَكَتَبَ لَنَا بِهٖ كِتَابًا فِيْهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآخَرَ حَتّٰى اِذَا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَرْوَانَ

۲۷۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رباب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے ام وائل بنت معمر جحمیہ سے نکاح کیا اور تین اولادیں اس سے پیدا ہوئیں پھر ان کی ماں مرگئی تو اس کے بیٹے اپنی ماں کی زمین اور ولاء کے وارث ہوئے پھر عمرو بن عاص ان کو لے کر شام کے ملک میں گئے وہاں وہ عمواس میں طاعون سے (حضرت عمرؓ کی خلافت میں شام میں آیا تھا اس میں بہت آدمی مرگئے) تو عمرو بن عاص ان کا وارث ہوا وہ ان کا عصبہ تھا جب عمرو لوٹ کر آئے تو معمر کے بیٹے ان سے جھگڑنے آئے اپنی بہن (ام وائل) کی اولاد کے لئے حضرت عمرؓ کے پاس حضرت عمرؓ نے کہا میں تمہارا فیصلہ کروں گا اس طرح سے جو میں نے سنا ہے جناب رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو ولاء کہ اولاد یا باپ حاصل کرے وہ اس کے عصبے کو ملے گی خواہ کوئی ہو عبداللہ بن عمرو نے کہا تو حضرت عمرؓ نے ولاء کا فیصلہ ہمارے لئے کر دیا اور ایک کتاب لکھ دی اس میں گواہی تھی

Marfat.com

تُوُفِّيَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ اَلْفَيْ دِيْنَارٍ فَبَلَغَنِيْ اِنَّ ذَالِكَ الْقَضَاءِ قَدْ غُيِّرَ فَخَاصَمُوْا اِلٰى هِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ فَرَفَعَنَا اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَاَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ لَا اَنَّ هٰذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَايُشَكُّ فِيْهِ وَمَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ اَمْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَلَغَ هٰذَا اَنْ يَشُكُّوْا فِيْ هٰذَا الْقَضَاءِ فَقَضٰى لَنَا فِيْهِ فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ بَعْدُ۔

عبدالرحمٰن بن عوف اور زید بن ثابت کی اور ایک اور شخص کی جب عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا تو ام وائل کا ایک غلام آزاد کیا ہوا مرا اور دو ہزار دینار چھوڑ گیا مجھے خبر پہنچی کہ وہ فیصلہ (جو حضرت عمرؓ نے کیا تھا) بدل دیا گیا آخر اس کا جھگڑا کیا ہشام بن اسمٰعیل کے پاس اس نے ہم کو عبدالملک کے پاس بھیجا ہم اس کے پاس حضرت عمرؓ کی کتاب لے کر آئے تب عبدالملک نے کہا میں سمجھتا تھا کہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں کسی کو شک نہ ہوگا اور میں نہیں سمجھتا تھا کہ اب مدینہ والوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایسے مسئلہ میں بھی وہ شک (اور اختلاف) کریں گے پھر عبدالملک نے ہمارے موافق ہی فیصلہ کیا اور برابر ہم اس میراث پر قابض رہے۔

تشریح ۞ ولا کا یہ قاعدہ ہے کہ اس غلام یا لونڈی کے ذوی الفروض سے جو بچ رہے گا وہ آزاد کرنے والے کو ملے گا اگر ذوی الفروض میں سے کوئی نہ ہو اور نہ قریب عصبات میں سے تو کل مال آزاد کرنے والے کو مل جائے گا اور جب ایک مرتبہ ام وائل کے غلاموں کی ولاء اس کے بیٹوں کی وجہ سے سسرال والوں میں آ گئی تو وہ اب کبھی پھر ام وائل کے خاندان میں جانے والے نہیں جیسے حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا۔

۲۷۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاِصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا حَمِيْمًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ۔

۲۷۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مولیٰ (غلام آزاد) کھجور کے درخت پر سے گرا اور مر گیا اور مال چھوڑ گیا نہ اس کا کوئی بیٹا بیٹی تھا نہ کوئی ناتے والا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اس کی میراث اس کے گاؤں والوں میں سے کسی کو دے دو۔

تشریح ۞ حالانکہ یہ میراث آنحضرت ﷺ کی تھی مگر پیغمبر نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے اس لئے آپؐ نے میراث نہ لی اور بیت المال میں ایسی میراث رکھنے کے لئے امام کو اختیار ہے آپؐ نے یہی مناسب سمجھا کہ اس کی بستی والے اس کے مال سے فائدہ اٹھائیں۔

۲۷۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ بِنْتِ حَمْزَةَ قَالَ

۲۷۳۵: حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے انہوں نے حمزہ کی بیٹی سے روایت کی محمد بن ابی لیلیٰ نے کہا وہ اخیافی بہن تھیں عبداللہ بن شداد کی انہوں نے کہا میرا ایک مولیٰ (غلام

Marfat.com

مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي لَيْلٰى وَهِيَ اُخْتُ بْنُ شَدَّادٍ لِاُمِّهٖ قَالَتْ مَاتَ مَوْلَايَ وَتَرَكَ ابْنَةً فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالَهٗ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ابْنَتِهٖ فَجَعَلَ لِيَ النِّصْفَ وَلَهَا نِصْفٌ۔

آزاد) مر گیا اور اپنی بیٹی (دختر) چھوڑ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کا مال تقسیم کیا مجھ کو آدھا دلایا اس کی بیٹی کو آدھا دلایا۔

## ۸. بَابُ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

## باب : قاتل کو میراث نہ ملے گی

۲۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ۔

۲۷۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہ ہوگا۔

۲۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ الْمَرْاَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهٖ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا مَالَمْ يَقْتُلْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهٖ وَمَالِهٖ شَيْئًا وَاِنْ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهٖ وَمَالِهٖ شَيْئًا وَاِنْ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهٖ وَ لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهٖ۔

۲۷۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کھڑے ہوئے (وعظ کہنے کو) جس دن مکہ فتح ہوا تو فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے وارث ہوگی اور اس کے مال میں سے بھی اسی طرح خاوند اپنی بیوی کی دیت اور مال دونوں کا وارث ہوگا بشرطیکہ ایک دوسرے کو قتل نہ کرے اگر قتل کرے عمداً تو نہ دیت کا وارث ہوگا نہ مال کا کسی چیز کا نہ ہوگا اور اگر خطاءً قتل کرے تو مال کا وارث ہوگا لیکن دیت کا وارث نہ ہوگا (اس حدیث کی سند میں محمد بن سعید کذاب وضاع الحدیث ہے اسے بے دینی کی سزا میں سولی چڑھایا گیا تھا۔

## ۹: بَابُ ذَوِي الْاَرْحَامِ

## باب : ذوی الارحام کا بیان

۲۷۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا رَمٰى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ اِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى عُمَرَ

۲۷۳۸: حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے تیر مارا دوسرے شخص کو وہ مر گیا اس کا کوئی وارث نہ تھا سوا ایک ماموں کے تو اس باب میں ابوعبیدہ بن جراح نے (جو امیر تھے لشکر کے) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ ۔

مولیٰ ہے اس کا جس کا کوئی مولیٰ نہیں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔

تشریح ❀ جو ماموں پر مقدم ہو اس کو احمد اور ترمذی نے بھی روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور ترمذی اور نسائی اور دارقطنی نے حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی روایت کیا وہ حسن ہے دارقطنی نے کہا اس میں اضطراب ہے اور عبدالرزاق نے مدینہ کے ایک شخص سے ایسا ہی روایت کیا اور عقیل اور ابن عساکر نے ابوالدرداء سے اور ابن النجار نے ابو ہریرہؓ سے یہ سب روایتیں مرفوع ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا **واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض** یعنی ناتے والے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اور یہ شامل ہے ذوی الارحام کو بھی اور جمہور اسی کے قائل ہیں کہ ذوی الارحام وارث ہوں گے اور وہ مقدم ہوں گے بیت المال پر اور حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک مالی کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا آپؐ نے فرمایا اس کا کوئی سبب یا رحم ہے (یعنی نسبی یا سببی عزیز) روایت کیا اس کو احمد اور اصحاب سنن نے اور حسن کہا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے ابن عباس سے روایت کیا ایک آدمی دوسرے سے بھائی بندی کرتا اور ان میں قرابت نہ ہوتی پھر ایک دوسرے کا وارث ہوتا اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کیا اس آیت سے **واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض** اس کی سند میں علی بن حسین بن واقد ہے اس میں کلام ہے اور دارقطنی نے بھی اس کو روایت کیا اور ابن سعدؓ نے ابوالزبیرؓ سے بھی ایسا ہی روایت کیا اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ عصبات اور ذوی الفروض نہ ہوں تو ذوی الارحام وارث ہوں گے اور وہ مقدم ہیں بیت المال پر (روضہ)۔

۲۷۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اِخْوَتِهٖ لِاَبِيْهِ ۔

۲۷۳۹: مقدام ابوکریمہ سے روایت ہے جو شام والوں میں سے تھے لیکن اور روایتوں میں مقدام بن معدیکرب مذکور ہے) آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو شخص قرض یا اہل و عیال (بے سہارا چھوڑ جائے وہ ہمارے ذمہ ہے (سبحان اللہ کیا عنایت ہے) اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ذمہ اور میں وارث ہوں اس کا جس کا کوئی وارث نہیں میں ہی اس کی طرف سے دیت دوں گا اور میں اس کی میراث لوں گا اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی اور وارث نہیں وہ دیت دے گا اپنے بھانجے کی طرف سے اور وارث بھی ہوگا اس کا۔

تشریح ❀ اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا حاکم اور ابن حبان نے کہا یہ صحیح ہے۔

Marfat.com

## ۱۰ : بَابُ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

## باب : عصبات کی میراث کا بیان

تشریح ⁂ عصبہ وہ قوی وارث ہے جس کا حصہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں مقرر نہیں لیکن حصہ والوں کو دے کر جو مال بچ رہے وہ سب اسی کا ہوتا ہے جیسے بیٹا باپ' جب میت کا بیٹا نہ ہو چچا بھائی وغیرہ۔

۲۷۴۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ الْبَكْرَاوِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اِخْوَتِهٖ لِاَبِيْهِ۔

۲۷۴۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سگے بھائی (ایک ماں باپ سے) وارث ہوں گے لیکن سوتیلے وارث نہ ہوں گے آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوگا نہ سوتیلے بھائی کا۔

۲۷۴۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۲۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مال ذوی الفروض میں تقسیم کر دو اللہ پاک کی کتاب کے موافق پھر جو ان کے حصوں سے بچ رہے وہ اس مرد کا ہوگا جو میت کی طرف سے زیادہ قریب ہو۔

## ۱۱ : بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ

## باب : جس کا کوئی وارث نہ ہو

تشریح ⁂ نہ ذوی الفروض نہ عصبات نہ ذوی الارحام میں سے نہ معتق نہ اور کوئی تو اس کا مال بیت المال میں داخل ہونا چاہئے اور میت کا غلام وارث نہ ہوگا کیونکہ غلامی کو اکثر علماء نے میراث کا مانع قرار دیا ہے مگر احادیث سے یہ مذہب رد ہوتا ہے آپ نے ایک شخص کی میراث اس کی بستی والے کو دلا دی اور ایک شخص کی میراث اس کے غلام کو دلائی جمہور یہ کہتے ہیں کہ بستی والے کو دلانا گویا بیت المال میں رکھنا تھا کیونکہ امام کو تصرف کا اختیار ہے کہ بیت المال کا مال جس مستحق کو مناسب سمجھے دے اور غلام آزاد ہو چکا تھا جیسے ابن ماجہؒ کی روایت میں تصریح ہے مگر غلام آزاد کی وراثت کے بھی جمہور قائل نہیں ہیں۔

۲۷۴۲: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ لَهٗ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ عَتَقَهٗ فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ اِلَيْهِ۔

۲۷۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ میں مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا مگر ایک غلام جس کو اس نے آزاد کر دیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی میراث اسی کو دلا دی۔

Marfat.com

تشریح ﴿﴾ روایت کیا اس کو احمد اور اہل سنن اور ترمذی نے اور کہا حسن ہے اور باطل ہوا اس سے وہ جو روضہ میں ہے کہ ابن عباسؓ کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غلامی میراث کی مانع نہیں ہے حالانکہ اجماع ہے اس پر کہ غلام وارث نہیں ہوتا کیونکہ یہ شخص غلام نہیں تھا آزاد ہو چکا تھا اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جیسے آزاد کرنے والا وارث ہے اس کا جس کو آزاد کرے ایسا ہی جو آزاد کیا جائے وہ بھی اپنے آزاد کرنے والے کا وارث ہوگا اگر اور کوئی وارث نہ ہو اور جمہور نے اس کا خلاف کیا ہے۔

## ۱۲ : بَابُ تَحُوزُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ

## باب : عورت تین شخصوں کا ترکہ پائے گی

۲۷۴۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ عَتِيقِهَا وَلَقِيطِهَا وَوَلَدِهَا الَّذِي لَا عَنَتْ عَلَيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ مَارَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ هِشَامٍ۔

۲۷۴۳: واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا عورت تین ترکے لے گی ایک تو اپنی اس غلام لونڈی کا جس کو وہ آزاد کرے دوسرے اس بچہ کا جس کو راہ میں (لاوارث) پا کر پرورش کرے تیسرے اس بچہ کا جس پر اپنے خاوند سے لعان کرے۔

## ۱۳ : بَابُ مَنْ اَنْكَرَ وَلَدَهُ

## باب : جو کوئی انکار کرے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے

تشریح ﴿﴾ اور خاوند اس بچہ کا وارث نہ ہوگا کس لئے کہ اس نے تو اس کو غیر کا بچہ ظاہر کیا اور اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی۔

۲۷۴۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ اَنْكَرَ وَلَدَهُ وَقَدْ عَرَفَهُ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُ

۲۷۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جب لعان کی آیت اتری (لعان کا بیان اوپر ہو چکا ہے) تو آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی عورت اپنے خاوند سے اس بچہ کو ملا دے جو اس کا نہ ہو تو اس کو اللہ سے کچھ علاقہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز اپنی جنت میں نہ لے جائے گا اور جو کوئی مرد اپنے بچہ کا انکار کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ بچہ میرا ہی ہے (اس لئے کہ اس بچہ کو میراث نہ ملے) تو اللہ قیامت کے دن اس سے چھپ جائے گا (یعنی اللہ کا دیدار اس کو نہ ہوگا اور سب لوگوں کے سامنے اس کو رسوا کرے گا (اس

Marfat.com

وْسُ الْاَشْهَادِ۔

کی سند ضعیف ہے کیونکہ یحییٰ بن حرب مجہول ہے)

۲۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُفْرٌ بِامْرِئٍ ادِّعَاءُ نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ اَوْ جَحْدُهُ وَاِنْ دَقَّ۔

۲۷۴۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کفر ہے ایسی نسب کا دعویٰ کرنا جس کو آدمی نہیں پہچانتا اسی طرح اپنی نسب کا انکار کرنا اگر چہ اس کا سبب باریک ہو۔

تشریح ۞ کفر سے مراد ناشکری ہے یعنی ایسا شخص جو سوا اپنے باپ کے دوسرے کا بیٹا اپنے تئیں کہے وہ ناشکر ہے اپنے باپ کا کہ اس کا نام ڈبو کر دوسرے کا بیٹا بن بیٹھا اسی طرح جو کوئی دوسرے کا بیٹا بنے گا وہ اپنے اصلی باپ سے انکار کرے گا یہ بھی صریح ناشکری ہے اور دوسری حدیث میں ایسے شخص پر لعنت آئی ہے جو اپنا نسب جھوٹ بنائے مثلاً سید نہ ہو اور کہے کہ میں سید ہوں یا فلاں بزرگ کی اولاد میں سے ہوں اور ان کی اولاد میں سے نہ ہو یہ بلا اس زمانے میں بہت پھیلی ہے افسوس ہے کہ دو دن کی دنیا کے لئے لوگ ملعون اور مطرود بنتے ہیں اور خدا اور رسولؐ سے نہیں شرماتے بھلا اس سے فائدہ ہی کیا ہے کہ ہم اپنے حقیقی باپ یا قوم کو چھپا کر دوسری قوم میں شریک ہوں اگر دنیا کمانا منظور ہو تو حلال ذریعوں سے کیوں نہیں کماتے تجارت کرو زراعت کرو محنت کرو پیشہ کرو نوکری کرو فریب کاری اور دغابازی سے کیا حاصل ہے یہ جو فرمایا اگر چہ اس کا سبب باریک ہو مطلب یہ ہے کہ جب گمان غالب ہو کہ یہ میرا بیٹا ہے جیسے اپنی بیوی کے پیٹ سے پیدا ہو تو اس کو اپنا ہی بیٹا سمجھے گو وہ اپنی صورت پر نہ ہو اور صرف وہم پر اس کا انکار نہ کرے جیسے اوپر گزرا کہ ایک گورے آدمی کا ایک بچہ کالا پیدا ہوا آنحضرت ﷺ نے اس کو قائل کیا اونٹوں کی مثال دے کر۔

## ۱۴: بَابُ فِي ادِّعَاءِ الْوَلَدِ

## باب: بچہ کا دعویٰ کرنا

۲۷۴۶: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ مَنْ عَاهَرَ اَمَةً اَوْ حُرَّةً فَوَلَدُهُ وَلَدُ زِنًا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ۔

۲۷۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا کسی آزاد عورت یا لونڈی سے پھر اس سے بچہ پیدا ہوا تو وہ ولد الزنا ہے نہ مرد اس بچہ کا وارث ہوگا نہ وہ بچہ اس مرد کا وارث ہوگا۔

تشریح ۞ کیونکہ جو بچہ زنا سے پیدا ہو وہ درحقیقت اس مرد سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا جس نے زنا کیا گو اس کا نطفہ سہی مگر شریعت کی رو سے نہ وہ اس کا مطلب یہ ہے کہ زید مر گیا اس کی ایک لونڈی تھی اس سے ایک بچہ تھا اب زید کے مرنے کے بعد اس کے کل یا بعض وارثوں نے قبول کیا کہ یہ بچہ زید ہی کا ہے تو وہ بچہ زید کا بچہ قرار پائے گا بمقابلہ کل وارثوں کے اگر کل نے اس کو قبول کیا ہو نہیں تو صرف بمقابلہ ان وارثوں کے جنہوں نے قبول کیا اور جنہوں نے قبول نہیں کیا ان کے حصے پر اس بچہ کا اثر نہ پڑے گا یہ جب ہے کہ شہادت کافی نسب کے لئے موجود نہ ہو اگر شہادت کافی ہے نسب ثابت ہو تو سب وارثوں کے مقابل اس کا نسب ثابت ہو جائے گا اور سب کے حصوں پر اس کا اثر پڑے گا اور صورت اول میں بھی نسب اس وقت ثابت ہوگا جب زید نے حالت حیات میں اس بچہ سے انکار نہ کیا ہو بلکہ اس کو اپنا بچہ

Marfat.com

کہہ . یا خاموش ہو رہا ہو یا اگر یہ ثابت ہو جائے کہ زید نے اس بچہ سے انکار کیا تھا تو اس کا نسب ثابت نہ ہو گا کہ بعض ورثاء اس بات کو مان بھی لیں کہ یہ زید ہی کا بیٹا ہے۔

۲۷۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الدِّمَشْقِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَقَضَى إِنَّ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ فِيمَا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يُلْحَقُ وَلَا يُوَرَّثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ يَعْنِي بِذَٰلِكَ مَا قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ۔

۲۷۴۷: حضرت عبداللہ بن عمر بن عاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس بچہ کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے مثلاً اس کے بعد اس کے وارث دعویٰ کریں (کہ یہ ہمارے مورث کا بچہ ہے) تو آپؐ نے اس میں یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ بچہ لونڈی کے پیٹ سے ہو لیکن وہ لونڈی ملک ہو اس کے باپ کی جس دن اس نے اس سے جماع کیا تھا تو ایسا بچہ بے شک اپنے باپ سے مل جائے گا لیکن اس کو میراث میں سے حصہ نہ ملے گا جو اسلام کے زمانہ سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں اس کے باپ کے دوسرے وارثوں نے تقسیم کر لی ہو البتہ اگر ایسی میراث ہو جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں سے وہ بھی حصہ پائے گا لیکن اگر اس کے باپ نے جس سے وہ اب ملایا جاتا ہے اپنی زندگی میں اس سے انکار کیا ہو (یعنی یوں کہا کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وارثوں کے ملانے سے وہ اب اس کا بچہ نہ ہو گا اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے جو اس مرد کی ملک نہ تھی یا آزاد عورت سے ہو جس سے اس نے زنا کیا تھا تو اس کا نسب کبھی اس مرد سے ثابت نہ ہو گا اگر چہ اس مرد کے وارث اس بچہ کو اس سے ملا دیں) اور وہ بچہ اس مرد کا وارث بھی نہ ہو گا (کیونکہ وہ ولد الزنا ہے) اگر چہ خود اس مرد نے بھی اپنی زندگی میں یہ کہا ہو کہ یہ میرا ہی بچہ ہے جب بھی وہ ولد الزنا ہی ہو گا اور عورت کے کنبے والوں کے پاس رہے گا۔

## ۱۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

## باب: حق ولاء کی بیع اور ہبہ کی ممانعت

تشریح ۞ کیونکہ ولاء ایک طرح کی رشتہ داری ہے اس کا بیع اور ہبہ کیونکر جائز ہو گا جمہور علماء اور اہلحدیث کے نزدیک یہی حکم ہے لیکن امام مالک نے اس کو جائز رکھا ہے شائد اس باب کی حدیثیں ان کو نہیں پہنچیں۔

۲۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۲۷۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع کیا ولاء کی بیع سے

Marfat.com

ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ ۔

اور ہبہ سے۔

۲۷۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ ۔

۲۷۴۹: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ ولاء تو ایک رشتہ داری ہے نسب کی طرح نہ وہ بیع کی جائے گی نہ ہبہ اور صحیح کہا اس کو ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمرؓ کی روایت سے (روضہ)۔

## ۱۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِيْثِ

## باب : ترکوں کا بانٹنا

۲۷۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ ۔

۲۷۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو میراث جاہلیت کے زمانہ میں بٹ چکی ہے وہ اب اسی تقسیم پر رہے گی (یعنی اسلام کے زمانہ میں اس کو دوبارہ نہ بانٹیں گے کیونکہ اس میں حرج ہے) اور جو میراث ایسی ہے کہ اسلام کا زمانہ آ گیا وہ اب تک نہیں بٹی تو وہ اسلام کے قاعدوں کے موافق تقسیم کی جائے گی اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے کیسا عمدہ مسئلہ حل ہوا کہ ہر قانون کا عمل اس کے نفاذ کے بعد سے جو مقدمات پیدا ہوں ان پر ہوتا ہے اور جو مقدمے نفاذ قانون سے پہلے فیصل ہو چکے ہوں ان میں اس قانون کے نفاذ سے کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

## ۱۷ : بَابُ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وَرِثَ

## باب : جب بچہ پیدا ہو کر استہلال کرے (یعنی چلائے یا روئے تو وہ وارث ہوگا

تشریح ۞ اپنے مورث کا اور اس بچہ کی میراث اس کے وارث پائیں گے لیکن اگر مردہ پیدا ہو روئے نہیں تو وہ وارث نہ ہوگا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا یا وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔

۲۷۵۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ ۔

۲۷۵۱ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بچہ جب روئے تو اس پر نماز (جنازہ پڑھی جائے اور وہ وارث بھی ہوگا)۔

Marfat.com

۲۷۵۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا قَالَ وَاسْتِهْلَالُهُ اَنْ يَبْكِيَ وَ يَصِيْحَ اَوْ يَعْطِسَ۔

۲۷۵۲: حضرت جابر بن عبداللہ بن مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہما بن مخرمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بچہ وارث نہیں ہوتا جب تک وہ آواز کے ساتھ استہلال نہ کرے اور استہلال یہ ہے کہ رووے یا چیخے یا چھینکے۔

تشریح ۞ غرض کوئی کام ایسا کرے جس سے اس کی زندگی ثابت ہوتو وہ وارث ہوگا روضہ میں ہے کہ اس حدیث کو ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے بھی روایت کیا اور اس کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم ہے وہ ضعیف ہے میں کہتا ہوں ابن ماجہ نے دوطریقوں سے روایت کیا اور کسی طریق میں اسماعیل نہیں ہے لیکن ترمذی نے کہا یہ موقوفا اور مرفوعا دونوں طرح مروی ہے اور موقوفا زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی جزم کیا نسائی نے اور دارقطنی نے کہا علل میں اس کا رفع صحیح نہیں ہے اور ابو داؤد نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب بچہ استہلال کرے تو وارث ہوگا اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے اور ابن حبان سے منقول ہے کہ وہ صحیح ہے۔

## ۱۸: بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ

## باب: جو شخص کفر سے کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۷۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ قَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ۔

۲۷۵۳: تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی اہل کتاب میں سے ایک شخص کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو کیا حکم ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اس کو مسلمان کیا وہ اس کا زیادہ قریب ہے اس کی زندگی اور موت دونوں حالت میں۔

تشریح ۞ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر نومسلم کا کوئی وارث نہ ہوتو اس کی میراث کا حق دار وہ شخص ہے جس نے اس کو مسلمان کیا اور جمہور اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتدا اسلام میں ہوگا پھر منسوخ ہوگیا اور ہم کہتے ہیں نسخ کی دلیل کیا ہے تو اس حکم پر عمل کرنا بہتر ہے۔

Marfat.com

# كِتَابُ الْجِهَادِ

## جہاد کے ابواب کا بیان

### ۱ : بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

### باب: اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت

۲۷۵۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَانَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُوْنَ بَعْدِيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوَدِدْتُ اَنْ اَغْزُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ ۔

۲۷۵۴ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے (گھر سے) اور نہ نکلا ہو مگر اس کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے اس پر ایمان لا کر اس کے پیغمبروں کو مان کر تو اس کی ضمانت اللہ پر ہے یعنی اللہ ضامن ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کے واسطے یا اپنے گھر کو ثواب اور غنیمت لے کر لوٹ آنے کے واسطے پھر آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں پر یہ شاق نہ ہوتا (یعنی جہاد میں میرا نکلنا کیونکہ جب آپؐ نکلتے تھے تو سب مسلمان نکلتے) تو میں کسی لشکر کا بھی ساتھ نہ چھوڑتا بلکہ ہر لشکر کے ساتھ جاتا اللہ کی راہ میں ہمیشہ لیکن مجھ کو اتنی گنجائش نہیں کہ میں سب کے لئے سواریاں مہیا کروں اور نہ لوگوں میں اتنی گنجائش ہے کہ وہ ہر جہاد میں میرے ساتھ رہیں اگر میں ان کو ساتھ نہ لے جاؤں تو ان کے دلوں میں ناخوشی ہوگی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے میں چاہتا ہوں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور مارا جاؤں پھر جہاد کروں اور مارا جاؤں پھر جہاد کروں اور مارا جاؤں۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث سے جہاد کی یعنی کافروں سے دین کے لئے لڑنے کی بڑی فضیلت نکلی اور جہاد ایک رکن ہے اسلام کا جس کی فرضیت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے لیکن وہ فرض کفایہ ہے ماں باپ کی اجازت سے اور اگر نیت خالص

Marfat.com

ہوتو اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوا فرض کے اور حقوق الناس کے (درر) اور جہاد کی فضیلت میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں اور لوگوں نے اس باب میں مستقل رسالے بنائے ہیں اور جہاد ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ ہو کر درست ہے خواہ وہ بادشاہ نیک ہو یا فاسق ہو غرض جہاد میں یہ قید نہیں ہے کہ امام یا بادشاہ صالح ہو کیونکہ سلف نے جہاد کیا خلفاء بنی امیہ اور ظالموں کے ساتھ ہو کر اور کسی نے ان پر انکار نہیں اور ابو داؤد نے روایت کیا مرفوعا کہ جہاد قائم ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا اور قیامت تک قائم رہے گا یہاں تک کہ آخری امت میری دجال سے لڑے گی اور جہاد باطل نہیں ہوگا کسی ظالم کے ظلم سے یا کسی عادل کے عدل سے اور صحیح بخاری میں ہے مرفوعا کہ جس کے پاؤں پر گرد پڑے اللہ کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کو حرام کر دے گا دوزخ پر اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک دن دشمن کے مقابلہ میں مورچہ پر رہنا ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے نکالا اس کو بخاری اور مسلم نے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے جنگ کی کافروں سے اونٹنی کے دودھ دوہنے میں جو ٹھہر جاتے ہیں اتنی دیر بھی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی غرض مومن کے لئے جہاد پر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں جس میں جنت کو جانے کی توقع زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو یہ عمل نصیب کرے جس سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور آئندہ بھی اسی سے ہوگی اور جب سے مسلمانوں نے اس کو چھوڑ دیا اسلام ذلیل اور خوار ہو گیا یا اللہ مسلمانوں کو ہدایت کر کہ وہ قرآن اور حدیث میں غور کریں اور اس پر عمل کریں آمین۔

۲۷۵۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَضْمُوْنٌ عَلَى اللّٰهِ اِمَّا اَنْ يَكْفِتَهُ اِلٰى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَاِمَّا اَنْ يُرْجِعَهُ بِاَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِىْ لَا يَفْتُرُ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

۲۷۵۵ : حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو اس کا اللہ ضامن ہے یا تو اس کو اٹھائے گا اپنی مغفرت اور رحمت کی طرف اور یا اس کو لوٹا دے گا اس کے گھر کو ثواب اور غنیمت کا مال دے کر اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن کو روزہ اور رات کو قیام برابر کر رہا ہو اور بالکل نہ تھکے مجاہد کو لوٹنے تک ایسا ہی ثواب ہوتا رہے گا (یعنی صیام اور قیام دائمی کا)۔

## ۲: بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

## باب اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کا ثواب

۲۷۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۲۷۵۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

Marfat.com

۲۷۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۲۷۵۷: سہل بن سعد ساعدی سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۷۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۲۷۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

## ۳ : بَابُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

## باب جوکوئی غازی کو جہاد کا سامان کر دے

۲۷۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ اَوْ يَرْجِعَ۔

۲۷۵۹: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص سامان کر دے کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہاں تک کہ وہ روانہ ہو جائے (جہاد کو) تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ہوگا (یعنی غازی کی مثل اس کو بھی ثواب ہوتا رہے گا گھر بیٹھے ہوئے) یہاں تک کہ وہ غازی مارا جائے یا لوٹ آئے اپنے گھر کو۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں لیکن عثمان بن عبداللہ کی حضرت عمرؓ سے روایت مرسل ہے۔

۲۷۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِ الْغَازِيْ شَيْئًا۔

۲۷۶۰: حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص غازی کا سامان کر دے اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا غازی کو اور غازی کا ثواب کم نہ ہوگا (یعنی غازی کے ثواب میں سے یہ ثواب اللہ تعالیٰ نہ دے گا بلکہ غازی کو پورا ثواب دے کر اتنا ہی اس شخص کو بھی دے گا خدا کی درگاہ میں ثواب کی کمی نہیں ہے)۔

## ۴: بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

## باب اللہ کے راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

۲۷۶۱: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ

۲۷۶۱: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر دینار وہ ہے جس

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

کو آدمی خرچ کرے اپنے بال بچوں پر اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرے گھوڑے پر اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے گھوڑے پر) اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرے اپنے ساتھیوں پر مجاہدین میں سے۔

تشریح ۞ یعنی خود جہاد کو نہ جائے مگر کسی مجاہد کو جہاد کا سامان کر دے جیسے گھوڑا دے سواری کو یا ہتھیار دے تلوار بندوق توپ وغیرہ یا کھانے پینے کا سامان دے مجاہدین کو یا ان چیزوں میں مدد کرے مجاہدین کی اس حدیث کی سند میں عطیہ بن عوفی ضعیف ہے۔

۲۷۶۲: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ ثَنَا بْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الْخَلِيْلِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔

۲۷۶۲: جناب علی المرتضیٰ اور ابوالدرداء اور ابو ہریرہ اور ابا امامہ باہلی اور عبداللہ بن عمر و اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن الحصین رضی اللہ عنہم ان سب سے روایت ہے یہ سب حدیث بیان کرتے تھے آنحضورؐ سے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی مجاہدین کے لئے) روپیہ اور خرچ بھیجے اور اپنے گھر بیٹھا رہے تو اس کو ہر روپیہ کے بدل سات سو روپیہ کا ثواب ہوگا اور جو کوئی خود بھی جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور روپیہ بھی خرچ کرے اللہ کی راہ میں تو اس کو ہر ایک روپیہ کے بدل سات لاکھ روپیہ کا ثواب ہوگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور اللہ تعالیٰ دوگنا کرتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے۔

تشریح ۞ اس کی سند میں خلیل بن عبداللہ مجہول ہے۔

## ۵: بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ الْجِهَادِ

## باب جہاد چھوڑ دینے کا عذاب

۲۷۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ اَوْ يُجَهِّزْ اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۷۶۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خود جہاد نہ کرے اور نہ مجاہد کا سامان کرے اور نہ مجاہد کے پیچھے اس کے گھر بار کی نگہبانی کرے بہتری کے ساتھ تو اللہ اس کو مبتلا کرے گا کسی آفت میں قیامت کے پہلے۔

تشریح ۞ اسلئے کہ اس نے جہاد سے جو ایک رکن تھا اسلام کا بالکل حصہ نہ لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خود جہاد نہ کر سکے تو اور مجاہدین کی مدد ہی کرے ہتھیار اور سامان اور خرچ سے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مجاہد جب جہاد کو جائیں

Marfat.com

یہ ان کے بال بچوں اور گھر بار وغیرہ کی خبر گیری کرے ایمان اور خدا ترسی کے ساتھ اگر ان سب باتوں سے محروم رہے تو بڑی بدبختی ہے۔

۲۷۶۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا اَبُو رَافِعٍ هُوَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَيْسَ لَهُ اَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ۔

۲۷۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملے (یعنی مر جائے) اور اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں نقصان ہو گا۔

تشریح ۞ یعنی اس کا دین کامل نہ ہوگا کیونکہ دین کا جزو اعظم اس نے بالکل ادا نہ کیا بعضوں نے کہا یہ حدیث اس کے باب میں ہے جس پر جہاد فرض ہو اور وہ نہ کرے۔

## ٦: بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْجِهَادِ

## باب جو شخص عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکے

۲۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَقَوْمًا مَا سِرْتُمْ مِنْ مَسِيْرٍ وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ فِيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

۲۷۶۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کے جہاد سے لوٹے اور مدینہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا بعض لوگ مدینہ میں ایسے ہیں جو تمہارے ساتھ تھے ہر راہ میں جہاں تم چلے اور ہر وادی میں جس میں سے تم گزرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مدینہ میں رہ کر وہ ہمارے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ میں رہ کر ان کو عذر نے مدینہ میں روک دیا تھا۔

تشریح ۞ مثلاً بیماری وغیرہ تو ایسے شخص کو جہاد کا ثواب ملے گا جب اس کی نیت جہاد کی ہو لیکن عذر کی وجہ سے مجبور ہو کر رک جائے۔

۲۷۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ رِجَالًا مَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا وَلَا سَلَكْتُمْ طَرِيْقًا اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَاجَةَ اَوْ كَمَا قَالَ كَتَبْتُهُ لَفْظًا۔

۲۷۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں بعض لوگ ایسے ہیں جو شریک تھے تمہارے ساتھ ثواب میں جب تم کسی وادی سے گزرے یا کسی راہ میں چلے وہ عذر کی وجہ سے رک گئے تھے ابن ماجہ نے کہا ایسا ہی کچھ کہا احمد بن سنان نے میں نے اس کو لکھ لیا ان کے لفظ سے۔

Marfat.com

## ۷: بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — باب اللہ کی راہ میں مورچہ میں رہنے کی فضیلت

تشریح ❀ جس کو رباط کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دشمن کے مقابل اپنے گھوڑے باندھے ایک مقام میں اور ہر ایک فریق تیار ہو دوسرے سے لڑنے کے لئے۔

۲۷۶۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِ قَالَ خَطَبَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ النَّاسَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ حَدِيْثًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ بِهٖ اِلَّا الضِّنُّ بِكُمْ وَ بِصَحَابَتِكُمْ فَلْيَخْتَرْ مُخْتَارٌ لِّنَفْسِهٖ اَوْ لِيَدَعْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ كَانَتْ كَاَلْفِ لَيْلَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

۲۷۶۷: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے خطبہ سنایا لوگوں کو تو کہا اے لوگو میں نے ایک حدیث سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور میں نے اس کو بیان نہیں کیا تم سے صرف اس وجہ سے بخیلی کی میں نے تمہارے ساتھ اور تمہاری صحبت کے ساتھ اب اختیار ہے ہر شخص کو کہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے میں نے سنا آنحضرتؐ سے آپؐ فرماتے تھے جو شخص ایک رات بھی رباط کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے ہزار راتوں کی عبادت اور ہزار روزے کے برابر۔

تشریح ❀ بخیلی کی میں نے یعنی میں نے چاہا تم میرے پاس رہو ایسا نہ ہو کہ حدیث سنتے ہی تم جہاد کے لئے چلے جاؤ اور میں اکیلا رہ جاؤں چند روز تک حضرت عثمانؓ نے اس حدیث کو بیان کرنے میں اس خیال سے تامل کیا پھر بیان کر دیا اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔

۲۷۶۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَجْرٰى عَلَيْهِ اَجْرَ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاَجْرٰى عَلَيْهِ رِزْقَهٗ وَاَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ وَبَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اٰمِنًا مِنَ الْفَزَعِ۔

۲۷۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص رباط کی حالت میں مر جائے اللہ کی راہ میں تو وہ شخص جو نیک عمل (اپنی زندگی میں) کرتا ہوگا اس کا ثواب اس کے لئے جاری رہے گا (موقوف نہ ہوگا اس کی موت سے اور جنت میں سے اس کا رزق مقرر ہوگا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن محفوظ ہر ایک ڈر سے اور گھبراہٹ سے۔

۲۷۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ سُمْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۷۶۹: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک دن کا رباط کرنا (یعنی دشمن کی تاک لگائے رہنا) مسلمانوں کے ناکے پر (یعنی جہاں سے ان کے دشمن کے چڑھ آنے کا ڈر ہو) اللہ کے لئے رمضان کے اور مہینے میں زیادہ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ مُحْتَسِبًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ مُحْتَسِبًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا (أُرَاهُ قَالَ) مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا فَإِنْ رَدَّهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِهِ سَالِمًا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ أَلْفَ سَنَةٍ وَتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ وَيُجْرَى لَهُ أَجْرُ الرِّبَاطِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ثواب رکھتا ہے سو برس تک روزے اور عبادت سے اور ایک دن کا رباط اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے ناکے پر اللہ کے لئے رمضان کے مہینے میں افضل ہے اللہ کے پاس اور زیادہ ثواب رکھتا ہے ہزار برس کے روزے اور عبادت سے پھر اگر اللہ تعالیٰ (رباط کرنے والے کو) لوٹا لایا اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ تو ہزار برس تک اس کی برائیاں نہ لکھی جائیں گی (اگر وہ رہے ہزار برس تک) اور اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور رباط کا ثواب اس کو قیامت تک ملتا رہے گا۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث میں علامت ہے موضوع ہونے کی اور اس کی اسناد میں عمرو بن صبیح راوی ہے اور وہ وضاع اور کذاب ہے ابن کثیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ حدیث موضوع ہے تقریب میں ہے کہ عمرو بن صبیح متروک ہے اور ابن راہویہ نے کہا وہ کذاب ہے۔

## ۸: بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَالتَّكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

## باب اللہ کی راہ میں چوکیداری کی فضیلت اور تکبیر کا بیان

۲۷۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ حَارِسَ الْحَرَسِ۔

۲۷۷۰: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے لشکر کے چوکیدار پر (اس کی سند میں صالح بن محمد زائدہ ضعیف ہے)۔

تشریح ﴿﴾ جو رات کو جاگتا رہتا ہے اور دشمن کی خبر رکھتا ہے اگر دشمن آن پہنچا تو مجاہدین کو ہوشیار کر دیتا ہے اور چھاپہ مارنے سے دشمن کو روکتا ہے۔

۲۷۷۱: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَقِيَامِهِ فِي أَهْلِهِ أَلْفَ سَنَةٍ السَّنَةُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ يَوْمًا وَالْيَوْمُ كَأَلْفِ سَنَةٍ۔

۲۷۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ایک رات پہرہ دینا اللہ کی راہ میں افضل ہے دن کے روزہ رکھنے سے اور رات کو عبادت کرنے سے اپنے گھر میں ہزار برس تک تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن ہزار برس کے برابر۔

Marfat.com

تشریح ﴿﴾ یعنی ہزار ایسے برس کی عبادت اور روزے سے افضل ہے جن کا ہر ایک دن ہزار برس کا ہو یہ حدیث بھی منکر اور ضعیف ہے اور کیا عجب ہے کہ موضوع ہو سعید بن خالد اس کی سند میں منکر الحدیث ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ حضرت انسؓ کے نام پر موضوع حدیثیں بیان کرتا ہے۔

۲۷۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔

۲۷۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی اور تکبیر کی ہر بلندی پر۔

## ۹: بَابُ الْخُرُوْجِ فِی النَّفِيْرِ

## باب جب کوچ کا حکم ہو تو اسی وقت نکلنا چاہئے

تشریح ﴿﴾ یعنی جب امام یا حاکم اسلام جہاد کے لئے نکلنے کی منادی کرے تو ہر ایک مسلمان کو نکلنا واجب ہے جس کو کوئی عذر نہ ہو۔

۲۷۷۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذُكِرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَانْطَلَقُوْا قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَةَ عُرْیٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِیْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَنْ تُرَاعُوْا يَرُدُّهُمْ ثُمَّ قَالَ لِلْفَرَسِ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنِیْ ثَابِتٌ اَوْ غَيْرُهٗ قَالَ كَانَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ يُبَطَّأُ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

۲۷۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت کا ذکر آیا تو انس نے کہا آپؐ زیادہ خوبصورت تھے سب آدمیوں سے (قربان آپؐ کے حسن اور جمال کے ابھی تک آپؐ کے مبارک چہرے کا تصور ہے) اور زیادہ سخی تھے سب آدمیوں سے اور زیادہ شجاع تھے سب آدمیوں سے یہ حسن باطنی تھا) یک رات مدینہ والے گھبرائے (ان کو کسی دشمن کے آنے کا وہم ہوا) تو سب کے سب نکلے آواز کی طرف دیکھا تو آنحضرتؐ لوٹے آرہے ہیں آپؐ سب لوگوں سے پہلے آواز کی طرف چلے گئے تھے اس وقت آپؐ ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اس پر زین نہ تھا سوار تھے اور آپؐ کے گلے میں تلوار تھی اور آپؐ فرماتے تھے اے لوگو مت ڈرو آپؐ ان کو لوٹا رہے تھے (گھروں کو) پھر آپؐ نے اس گھوڑے کو فرمایا جس پر سوار تھے زہے قسمت اس گھوڑے کی گر بر سر و چشم من نشینی نازت بکشم کہ نازنینی ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا یا یہ دریا ہے (یعنی بے تکان نہایت تیز چلتا ہے) حماد نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) مجھ سے ثابت نے یا اور کسی نے بیان کیا کہ وہ گھوڑا ابوطلحہ کا تھا جو سست رفتار تھا چلنے میں دیر کرتا لیکن اس دن سے اور کسی گھوڑے سے پیچھے نہیں رہا۔

Marfat.com

تشریح ۞ یہ برکت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو نکلا حق تعالیٰ نے ویسا ہی کر دیا ایک سست رفتار گھوڑا اور خراب، دم بھر میں عمدہ گھوڑوں سے زیادہ تیز اور چالاک ہو گیا۔

۲۷۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ بُسْرِ بْنِ اَبِي اَرْطَاةَ ثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۲۷۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کہا جائے جہاد کے لئے نکلنے کو تو نکلو (سستی مت کرو اور دیر مت لگاؤ)۔

۲۷۷۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ عِيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ مُسْلِمٍ۔

۲۷۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں غبار اور دوزخ کا دھواں دونوں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہ ہوں گے۔

تشریح ۞ جس نے جہاد میں گرد و غبار کھایا ہے وہ ضرور دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

۲۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا اَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۷۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص تیسرے پہر کو ذرا بھی اللہ کی راہ میں چلا تو جتنا غبار اس پر پڑا اتنی ہی قیامت کے دن اس پر مشک پڑے گی۔

## ۱۰: بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

## باب دریا کے جہاد کی فضیلت

۲۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَبْتَسِمُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي

۲۷۷۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ان کی خالہ ام حرام بنت ملحان نے بیان کیا انہوں نے کہا ایک روز آنحضرتؐ میرے قریب سوئے (ان کے گھر میں وہ آپؐ کی رضاعی خالہ تھیں) پھر جاگے تو تبسم فرما رہے تھے (یعنی ہنستے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کیوں ہنسے آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اس سمندر پر سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھتے ہیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپؐ نے دعا کی ان کے لئے پھر دوسری بار آپؐ سو گئے پھر اٹھے تو ہنستے ہوئے

Marfat.com

مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْاَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ غَازِيَةً اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَ فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ ۔

اٹھے اور ام حرام نے یہی پوچھا آپ ﷺ نے وہی جواب دیا ام حرام نے کہا اللہ سے دعا کیجئے وہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کرے آپؐ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے انس نے کہا پھر ام حرام اپنے خاوند عبادہ بن صامت کے ساتھ نکلیں جہاد کے لئے جب پہلے پہل مسلمان سمندر میں چڑھے جہاد کے لئے معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھ (حضرت عثمانؓ کی خلافت یا معاویہ کی امارت میں جب مسلمان لوٹے جہاد سے تو شام میں اترے ام حرام کی سواری کے لئے ایک جانور آیا اس جانور نے ان کو گرا دیا وہ مر گئیں۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے کئی معجزے ہیں ایک تو پیش خبری کہ اسلام کی ترقی ہو گی دوسرے مسلمان سمندر میں جا کر جہاد کریں گے تیسرے ام حرام ہی ان مسلمانوں کے ساتھ ہوں گی اور جب تک زندہ رہیں گی چوتھے پھر ام حرام مر جائیں گی اور دوسرے لشکر میں شریک نہیں ہو سکیں گی یہ سب باتیں جو آپؐ نے فرمائی تھیں پوری ہوئیں اور یہ کھلی دلیلیں ہیں آپؐ کی نبوت کی جو شخص نبی نہ ہو وہ ایسی صحیح پیش گوئیاں کبھی نہیں کر سکتا اس کی تفصیل کے ساتھ البتہ ایسی مجمل پیش گوئیاں اگلے حکیموں اور کاہنوں نے بھی کی ہیں اور اب بھی لوگ کرتے ہیں مگر ان میں دس باتیں جھوٹ نکلتی ہیں تو ایک آدھ بات سچ ہو جاتی ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں جب ناواقف آدمی بھی دس بار تیر مارے تو ایک آدھ تیر نشانہ پر لگ جانے سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ تیر انداز ہے افسوس ہے کہ سب قوموں سے پہلے عرب کے مسلمانوں نے ہی دریا میں بڑے بڑے سفر شروع کئے اور علم جہاز رانی میں وہ ساری قوموں کے استاد بن گئے مگر زمانہ کی گردش سے اب یہ حال ہو گیا کہ عرب تمام علوم میں دوسری قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں اور جو لوگ جاہل اور کم علم تھے یعنی یورپ کے لوگ وہ تمام جہان کے لوگوں سے علوم اور فنون سے گوئے سبقت لے گئے ہیں وتلک الایام نداولها بین الناس اب بھی اگر مسلمانوں کی ترقی منظور ہے تو عرب کے لوگوں میں علوم اور فنون پھیلانے کی کوشش کرنا چاہئے اور عربوں کو تمام جنگی علوم اور فنون کی تعلیم دینا چاہئے جب عرب پھر علوم میں کامل ہو جائیں گے تو دنیا کی تمام اقوام کو ہلا کر رکھ دیں گے یہ شرف اللہ تعالیٰ نے عرب ہی کو دیا ہے۔

۲۷۷۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ لَيْثِ ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِی الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِی الْبَرِّ وَالَّذِیْ يَسْدَرُ فِی الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِیْ دَمِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۲۷۷۸: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایک جہاد دریا میں خشکی کے دس جہادوں کے برابر ہے اور جس کا سر چکرا جائے دریا میں تو اس کو ثواب ہے جیسے کوئی اللہ کی راہ میں اپنے خون میں لوٹتا ہو اس کی سند میں معاویہ بن یحییٰ

Marfat.com

سُبْحَانَهٗ۔

ضعیف ہے۔

۲۷۷۹: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّامِيُّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِيْ يَسْدَرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔

يَقُوْلُ شَهِيْدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيْدَيِ الْبَرِّ وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهٖ فِي الْبَرِّ وَمَا بَيْنَ الْمَوْجَتَيْنِ كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ يَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ اِلَّا شَهِيْدَ الْبَحْرِ فَاِنَّهٗ يَتَوَلّٰى قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا اِلَّا الدَّيْنَ وَلِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبَ وَالدَّيْنَ۔

۲۷۷۹: حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے دریا کا شہید خشکی کے دوشہیدوں کے برابر ہے (ثواب میں) اور دریا میں جس کا سر چکرا دے اور جی متلائے) اس کوایسا ثواب ہے جیسے کوئی خون میں تڑپ رہا ہو خشکی میں اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسے خشکی میں ساری دنیا کا سفر کرنے والا اللہ کی اطاعت میں اور بے شک اللہ جل جلالہ نے موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مقرر کیا ہے جان نکالنے پر مگر جو دریا میں شہید ہو اس کی جان پروردگار خود نکالتا ہے اور خشکی کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں سوا قرض کے اور دریا کے شہید کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور قرض بھی بخش دیا جاتا ہے۔

تشریح ❁ اس حدیث کی سند ضعیف ہے عفیر بن معدان راوی کی وجہ سے اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے عبداللہ بن عمروؓ بن عاص سے روایت کیا کہ جس نے حج نہیں کیا اس کے لئے حج دس جہادوں سے زیادہ ہے اور جو حج کر چکا ہے اس کے لئے جہاد دریا میں خشکی کے دس جہادوں سے بہتر ہے اور جو دریا پار ہو گیا وہ کل وادیوں سے پار ہو گیا اور سر چکرانے والا دریا میں خون میں لوٹنے والے کے برابر ہے اس کی سند میں عبداللہ بن صالح کاتب اللیث ہے لیکن وہ ثقہ ہے بخاری نے اس سے حجت لی اور حاکم نے اس کی روایت کو صحیح کہا۔

## ١١: بَابُ ذِكْرِ الدَّيْلَمِ وَفَضْلِ قَزْوِيْنَ

## باب دیلم اور قزوین کا بیان

۲۷۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلِكُ جَبَلَ الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطُنْطِيْنِيَّةَ۔

۲۷۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہے سوا ایک دن کے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو ہی لمبا کر دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص مالک ہو گا دیلم کے پہاڑ اور قسطنطنیہ کا۔

Marfat.com

۲۷۸۱ : حَدَّثَنَا اَسْمَاعِيْلُ بْنُ اَسَدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ ابْنُ صَبِيْحٍ وَسَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مَدِيْنَةٌ يُقَالُ لَهَا قَزْوِيْنُ مَنْ رَابَطَ فِيْهَا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً كَانَ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ عَلَيْهِ زَبَرْ جَدَةٌ خَضْرَاءُ عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ زَوْجَةٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ۔

۲۷۸۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب کئی ملک تم فتح کرو گے اور ایک شہر کو تم فتح کرو گے اس کا نام قزوین ہوگا جو شخص وہاں رباط کرے چالیس دن یا چالیس راتوں تک اس کو جنت میں ایک ستون ملے گا سونے کا اور سر سبز زمرد لگا ہوگا اس پر ایک قبہ سرخ یاقوت کا اس قبے میں ستر ہزار چوکھٹے ہوں گے سونے کے (یعنی ستر ہزار دروازے ہر چوکھٹے پر ایک بی بی ہوگی حوروں میں سے جو بڑی آنکھ والیاں ہیں۔

تشریح ۞ شوکانی نے کہا اس کی سند میں داؤد بن محبر ہے وہ وضاع ہے اور ایک ضعیف ہے ایک متروک ہے اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے انجاح میں ہے کہ یہی وہ حدیث ہے جس کو لوگ کہتے ہیں کہ سنن ابن ماجہ میں ایک موضوع حدیث ہے انتہی۔

## ۱۲ : بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُوْ وَلَهٗ اَبَوَانِ

## باب آدمی کو جہاد کرنا کیسا ہے جب اس کے ماں باپ زندہ ہوں

۲۷۸۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقِّيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ وَيْحَكَ اَحَيَّةٌ اُمُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ارْجِعْ فَبَرَّهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ وَيْحَكَ اَحَيَّةٌ اُمُّكَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهَا فَبَرَّهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنْ اَمَامِهٖ فَقُلْتُ يَا

۲۷۸۲ : حضرت معاویہ بن جاہمہ سلمیؓ روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنا چاہتا ہوں اللہ کی رضامندی کے لئے اور آخرت کی بہتری کے واسطے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس تیری ماں زندہ ہے میں نے عرض کیا جی ہاں زندہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو لوٹ جا اور اپنی ماں کی خدمت کر پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا دوسری طرف سے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کروں اللہ کی رضامندی اور آخرت کے ثواب کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس کیا تیری ماں زندہ ہے میں نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا لوٹ جا اس کی خدمت کر پھر میں سامنے سے آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ كُنْتُ اَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِىْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ وَيْحَكَ اَحَيَّةٌ اُمُّكَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْحَكَ الْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةَ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کروں اور میری نیت اللہ کی رضامندی اور آخرت کا ثبوت حاصل کرنے کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس تیری ماں زندہ ہے میں نے عرض کیا جی ہاں زندہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس اس کے پاؤں کے پاس رہ وہیں جنت ہے۔

حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّانُ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا جُرَيْجٌ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِيْهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ جَاهِمَةَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ ان کے باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے پھر وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا حافظ ابن ماجہ نے کہا یہ جاہمہ عباس بن مرداس اسلمی کا بیٹا ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر غصہ کیا تھا حنین کے دن۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَاجَةَ هٰذَا جَاهِمَةُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ السَّلَمِيُّ الَّذِىْ عَاتَبَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ۔

تشریح ۞ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان متروک ہے اور ربیع بن صبیح ضعیف ہے اور داؤد بن المجر کذاب ہے اس لئے یہ حدیث غالبا بنائی ہوئی ہے اور تعجب ہے کہ ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس حدیث کو ذکر کر کے اپنی کتاب کو بدنام کیا اور اس حدیث میں کچھ کلام بھی نہیں کیا بلکہ اس پر سکوت کیا اور لوگ کہتے ہیں کہ امام ابن ماجہ خدا ان پر رحم کرے قزوین کے رہنے والے تھے اس لئے انہوں نے اپنے شہر کی فضیلت میں یہ حدیث لکھی اور اس پر سکوت کیا مگر دوسرے محدثین نے اس حدیث کا حال بیان کر دیا کہ وہ اعتبار کے لائق نہیں ہے سیوطی نے زجاجہ میں کہا کہ اس حدیث کو رافعی نے بھی تاریخ قزوین میں بیان کیا اور کہا یہ حدیث مشہور ہے اس کو داؤد سے ایک جماعت نے روایت کیا ان میں سے ہیں حارث بن ابی اسامہ اور اسماعیل بن راشد اور ابراہیم بن الولید اور سلیمان بن خلال وغیرہم اور امام ابن ماجہ نے اس کو اپنی سنن میں ذکر کیا اور حدیث کے حافظ ان کی کتاب کو صحیحین اور سنن ابو داؤد اور نسائی کے قریب بیان کرتے ہیں اور ان کی روایتوں سے حجت لیتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے اس کو روایت کیا اپنے باپ سے انہوں نے ابراہیم بن الولید سے انہوں نے داؤد بن حجر سے لیکن داؤد کو ضعیف کیا امام احمد اور علی بن المدینی اور ابوزرعہ اور ابو حاتم نے اور ربیع بن صبیح سے ثوری اور وکیع اور ابونعیم اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے روایت کیا اور ابن حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل میں کہا کہ امام احمد اور ابوزرعہ نے اس کی تعریف کی اور یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کیا اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ابن ماجہ کے طریق سے اور کہا وہ موضوع ہے داؤد وضاع اور ربیع ضعیف ہے اور یزید متروک ہے اور مزی نے کہا یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانی جاتی مگر داؤد کی روایت سے۔

جب آنحضرت ﷺ نے حنین کی غنیمت تقسیم کی تو ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ اور عینیہ بن حصن اور اقرع بن حابس ان میں سے ہر ایک کو سو اونٹ دیئے اور عباس بن مرداسلمی کو اس سے کم دیئے انہوں نے اپنا غصہ ظاہر کیا اور چند اشعار پڑھے جن کا مضمون یہ تھا کہ میرا درجہ ان لوگوں سے کم نہیں ہے اور آپ آج جس کا درجہ گھٹائیں

Marfat.com

گے قیامت تک اس کا درجہ نہ بڑھے گا آنحضرت ﷺ نے یہ اشعار سن کر عباس کو بھی اتنے ہی اونٹ پورے کر دیئے۔

۲۷۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا الْمَحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ جِئْتُ اُرِيْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَقَدْ اَتَيْتُ وَاِنَّ وَالِدَيَّ لَيَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا۔

۲۷۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کروں میں اللہ کی رضامندی اور آخرت کے ثواب کا طالب ہوں اور میں جس وقت چلا تو میرے ماں باپ رو رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو لوٹ جا اور ان کو ہنسا جیسے تو نے ان کو رلایا۔

تشریح ۞ ماں کا حق اس حدیث سے معلوم کرنا چاہئے کہ اس کے پاؤں کے پاس جنت ہے اور ماں کی خدمت گزاری کو آپؐ نے جہاد پر مقدم رکھا لیکن اگر ماں باپ جہاد کی اجازت دیں تو آدمی جہاد کر سکتا ہے ورنہ جب تک ماں باپ زندہ ہیں ان کی خدمت گزاری کو جہاد پر مقدم رکھے ان کے مرنے کے بعد پھر اختیار ہے ماں کا حق اتنا بڑا ہے کہ جہاد کا سا فرض اور اسلام کا رکن بغیر اس کی اجازت کے ناجائز ہے اور حضرت اویس قرنی اپنی بوڑھی ماں کی خدمت میں مصروف رہے اور آنحضرت ﷺ کی زیارت کے لئے نہ آسکے یہاں تک کہ آپؐ نے وفات فرمائی جو لوگ اپنے ماں باپ کو ستاتے ہیں ان کو ناخوش کرتے ہیں وہ ان حدیثوں پر غور کریں اگر ماں ناراض رہے گی تو جنت کا ملنا دشوار ہے اور دنیا کی زندگی بھی ایسے شخص کی بڑی خراب گزرتی ہے جو اپنے ماں باپ کو ناراض کرتا ہے یہ امر تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے۔

## ۱۳: بَابُ النِّيَّةِ فِي الْقِتَالِ

## باب لڑائی کی نیت کا بیان

۲۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۲۷۸۴: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کا حال جو شجاعت کی وجہ سے لڑتا ہے (حمیت اور ننگ سے) اور اس شخص کا حال جو دکھانے کے لئے لڑتا ہے (تا کہ اس کا شہرہ ہو اور لوگ اس کی بہادری دیکھ کر اس کی تعریف کریں) آپؐ نے فرمایا جو کوئی اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

تشریح ۞ اور وہی جہاد ہے باقی شجاعت یا ننگ و ناموس یا ریا کاری یا دنیا اور مال و ملک کے لئے لڑنا یہ جہاد نہیں ہے بلکہ اگلے لوگوں نے اگر کبھی اللہ کے سوا اور کسی بات کا خیال بھی آ گیا ہے تو لڑائی چھوڑ دی ہے۔

۲۷۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ

۲۷۸۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ سے روایت ہے وہ غلام

Marfat.com

مُحَمَّدٍ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي عُقْبَةَ عَنْ اَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى لِاَهْلِ فَارِسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ يَوْمَ اُحُدٍ فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ فَقَالَ اَلَا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ۔

آزاد (مولیٰ) تھے اہل فارس کے انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا جنگ احد میں تو میں نے ایک مشرک پر وار کیا اور کرتے وقت میں نے کہا لے اور میں فارسی غلام ہوں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے یہ کیوں نہ کہا لے اور میں انصاری غلام ہوں۔

تشریح ۞ اس وقت میں فارس کے لوگ کافر تھے تو آپؐ نے ان کی طرف نسبت کرنا برا جانا اور انصاری مسلمان تھے اس لئے آپؐ نے فرمایا تو نے اپنے تئیں انصاری کیوں نہ کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار کا لقب کچھ اوس اور خزرج سے خاص نہیں ہے بلکہ جن مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کی مدد کی وہ سب انصار تھے اور یہ بھی نکلا کہ جاہلیت اور کفر کے خاندان سے فخر کرنا یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے اور سخت معیوب ہے۔

۲۷۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ ثَنَا حَيْوَةُ اَخْبَرَنِي اَبُوْ هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ فَاِنْ لَمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ۔

۲۷۸۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو ٹکڑی لشکر کی اللہ کی راہ میں جہاد کریں پھر لوٹ کا مال حاصل کرے تو اس نے ثواب کی دو تہائی دنیا ہی میں حاصل کر لی (اور ایک تہائی ثواب آخرت میں باقی رہا) اور اگر لوٹ نہ ملے تو ان کو پورا ثواب ملے گا (آخرت میں)۔

## ۱۴: بَابُ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

## باب اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے گھوڑے رکھنا ثواب ہے

تشریح ۞ کیونکہ گھوڑا اعمدہ آلہ ہے جہاد کا اور اسی لئے تمام جانوروں سے گھوڑا افضل ہے اور اس کا رکھنا موجب برکت اور اجر ہے اگر جہاد کی نیت سے رکھے جیسا کہ آگے آتا ہے۔

۲۷۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۷۸۷: حضرت عروہ بارقی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہمیشہ برکت اور خوبی بندھی رہے گی قیامت تک۔

تشریح ۞ اس ثواب کا کچھ ٹھکانا ہے بے حد و بے حساب ثواب ہے مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑا جہاد کی نیت سے رکھا جائے اس کا کھلانا پلانا' چلانا' ہلانا' موتنا سب اَجر ہی اَجر ہے اور ہر ایک میں ثواب ہے گھوڑے کے مالک کو۔

Marfat.com

۲۷۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۷۸۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۷۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ قَالَ سُهَيْلٌ اَنَا اَشُكُّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ۔

فَاَمَّا الَّذِىْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُعِدُّهَا فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِيْ بُطُوْنِهَا اِلَّا كُتِبَ لَهٗ اَجْرٌ وَلَوْ رَعَاهَا فِيْ مَرْجٍ مَا اَكَلَتْ شَيْئًا اِلَّا كُتِبَ لَهٗ بِهَا اَجْرٌ وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ جَارٍ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ حَتّٰى ذَكَرَ الْاَجْرَ فِيْ اَبْوَالِهَا وَاَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا اَجْرٌ وَاَمَّا الَّذِىْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا۔

وَاَمَّا الَّذِىْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِىْ يَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءً لِلنَّاسِ فَذٰلِكَ الَّذِىْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ۔

۲۷۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور خوبی ہے یا یوں فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت بندھی ہوتی ہے قیامت تک سہیل نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) یہ شک مجھ کو ہوا اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ گھوڑے تین طرح ہیں ایک کے واسطے ثواب ہیں اور دوسرے کے واسطے معاف ہیں اور تیسرے کے واسطے عذاب ہیں لیکن جس کے واسطے ثواب ہیں وہ شخص ہے کہ جوان کو رکھے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اور تیار کرے ان کو اسی کے لئے جو کھانا ان کے پیٹ میں جائے گا اس شخص کے لئے ثواب لکھا جائے گا اور اگر وہ شخص ان کو چروائے ایک گھاس والی زمین تو جتنا وہ کھائیں گے اس کیلئے ثواب لکھا جائے گا اور اگر وہ شخص پانی پلائے ان کو ایک جاری نہر سے تو ہر قطرے کے بدل جوان کے پیٹ میں جائے گا اس کیلئے ایک اجر لکھا جائے گا یہاں تک کہ بیان کیا اجر کا انکے پیشاب اور لید کرنے میں بھی اور اگر وہ گھوڑے دوڑیں ایک میل یا دو میل تک تو ہر قدم کے بدل جو وہ اٹھائیں گے اس کیلئے اجر لکھا جائے گا اور جس کے واسطے معاف ہیں (یعنی نہ ثواب ہے نہ عذاب بلکہ مباح) وہ وہ شخص ہے جو عزت اور زینت کیلئے گھوڑے رکھے لیکن ان کی سواری اور پیٹ کا حق فراموش نہ کرے تنگی اور آسانی دونوں حالتوں میں اور جس کے واسطے عذاب ہیں وہ شخص ہے جو گھوڑوں کو رکھے غرور اور تکبر اور فخر کے اور لوگوں کو دکھانے اور نمائش کیلئے (فخر کے واسطے) ایسے شخص کیلئے گھوڑے عذاب ہیں۔

تشریح ۞ سواری کا حق یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان اس کو مانگے ضرورت کی وجہ سے تو اس کو دے یا کوئی تھکا ہوا مسلمان راہ میں ملے تو اس کو سوار کر لے اور بعضوں نے کہا ان کی زکوٰۃ ادا کرے لیکن اہل حدیث اور جمہور علماء کے

Marfat.com

نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پیٹ کا حق یہ ہے کہ ان کے دانے گھاس کی خبر اچھی طرح رکھے کبھی آپ خود دیکھا کرے اگر ہمیشہ ممکن نہ ہو۔

۲۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ الْأَرْثَمُ طَلَقُ الْيَدِ الْيُمْنَى فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشِّيَةِ۔

۲۷۹۰: حضرت ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر گھوڑا وہ ہے جو مشکی ہو سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں جس کی ناک اوپر کا لب سفید ہو اور داہنا ہاتھ سارے بدن کی طرح ہو (یعنی اس میں سفیدی نہ ہو اس کو عرب طلق الید الیمنی کہتے ہیں یہ بہت مبارک ہوتا ہے) اگر مشکی نہ ہو تو کمیت سہی انہی صفات اور انہی داغوں کا۔

تشریح ۞ یعنی کمیت ہو سفید پیشانی یا کمیت سفید ہاتھ پاؤں یا کمیت سفید لب اور بینی یا کمیت طلق الید الیمنی یہ سب قسمیں عمدہ ہیں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مشکی رنگ گھوڑے کے سب رنگوں میں عمدہ ہے اور حقیقت میں یہ رنگ نہایت مضبوط اور محنتی ہوتا ہے اس کے بعد کمیت کے بعد اور رنگ جیسے سبز رنگ سمند رسر خد نقرہ سبزہ وغیرہ۔

۲۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ۔

۲۷۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑوں میں شکال کو برا جانتے تھے۔

تشریح ۞ وہ یہ ہے کہ تین پاؤں سفید ہوں ایک سارے بدن کے رنگ پر ہو اس کو ارجل بھی کہتے ہیں اب تک گھوڑے والے ایسے رنگ کو مکروہ اور نامبارک سمجھتے ہیں مگر عام میں یہ مشہور ہے کہ اگر پیشانی پر بھی سفیدی ہو تو شکال ضرور نہیں کرتا لیکن حدیث مطلق ہے اور بعضوں نے کہا شکال یہ ہے کہ داہنا ہاتھ سفید ہو یا بایاں پاؤں سفید ہو یا بایاں ہاتھ سفید نہ ہو تو داہنا پاؤں واللہ اعلم۔

۲۷۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ رَوْحٍ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الْقَاضِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَالَجَ عَلَفَهُ بِيَدِهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ

۲۷۹۲: تمیم داری سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جس نے ایک گھوڑا رکھا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے پھر اس کو دانہ چارہ آپ کھلایا تو ہر دانہ کے بدل اس کو ایک نیکی ملے گی۔

## ۱۵: بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

## باب اللہ کی راہ میں لڑنے کا ثواب

Marfat.com

۲۷۹۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ثَنَا الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى ثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ۔

۲۷۹۳: حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو اللہ کی راہ میں لڑا بشرطیکہ مسلمان ہو اتنی دیر تک جتنی دیر اونٹنی کے دودھ دوہنے میں ٹھہر جاتے ہیں تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

تشریح ﴿﴾ ٹھہرنے سے مراد یا تو وہ ٹھہرنا ہے جو ایک وقت سے دوسرے وقت تک ہوتا ہے مثلاً صبح کو دودھ دوہ کر پھر شام کو دوہتے ہیں تو صبح سے شام تک لڑے یہ مطلب ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ ٹھہرنا مراد ہے جو دودھ دوہنے میں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں تاکہ اور دودھ تھن میں اتر آئے پھر دوہتے ہیں یہ چار پانچ لحظہ ہوتے ہیں تو مطلب یہ ہوگا جو کوئی اتنی دیر تک بھی اللہ کی راہ میں کافروں سے لڑا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی سبحان اللہ جہاد کی فضیلت کیا کہنا۔

۲۷۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ ۔ يَا نَفْسِ ! اَلَا اَرَاكِ تَكْرَهِيْنَ الْجَنَّةَ اَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَتَنْزِلَنَّهْ طَائِعَةً اَوْ لَتُكْرَهِنَّهْ ۔

۲۷۹۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں ایک لڑائی میں حاضر تھا تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا اے نفس میں دیکھتا ہوں تو جنت میں جانا پسند کرتا ہے میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی تو جنت میں ضرور جائے گا خوشی کے ساتھ اس حدیث کی سند میں دیلم بن غزوان مختلف فیہ ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی شہید ہوگا اللہ کی راہ میں اور شہادت جنت میں جانا ہے مگر نفس کو ناپسند ہے اس لئے کہ دنیا کی لذات چھوڑنا پڑتا ہے اور عبداللہ بن رواحہ نے جیسے قسم کھائی تھی ویسا ہی ہوا وہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے جہاں جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ بھی شہید ہوئے اور اوپر ایک حدیث میں گزرا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو بھی اللہ ان کو سچا کرے عبداللہ بن رواحہ بھی ایسے ہی بندوں میں تھے اور تمام صحابہ کرام جو جاں نثار تھے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اہل بیت کرام کے اس کی سند میں محمد اور اس کا باپ عقبہ اور دادا سب راوی مجہول ہیں۔

۲۷۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ ۔

۲۷۹۵: حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سا جہاد افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس میں آدمی کا خون بہایا جائے اور اس کا گھوڑا بھی زخمی ہو اس کی سند میں محمد بن ذکوان ضعیف ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی پوری شہادت ہو خود بھی مارا جائے اور گھوڑا بھی۔ یا اللہ! اپنے مقبول بندوں کے تصدق سے ہم کو بھی شہادت نصیب کر اور موت کی تکالیف سے بچا اور ہر ایک بیماری اور درد کے صدمے سے آمین یارب العالمین۔

Marfat.com

۲۷۹۶ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ وَاَحْمَدُ ابْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مَجْرُوْحٍ يُجْرَحُ فِيْ سَبِيْلِهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ جُرِحَ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ۔

۲۷۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ کی راہ میں زخمی ہو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کو جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے (اور جو دنیا کے یا ملک کے طمع میں زخمی ہوتا ہے) تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا زخم ایسا تازہ ہو جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن وہ زخم لگا تھا اس کا رنگ تو خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

تشریح ۞ جب جنگ میں کافروں کی فوجیں بہت ہوں تو یہی دعا پڑھنا چاہئے آپؐ نے یہ دعا جنگ احزاب میں کی تھی یعنی غزوہ خندق میں جب ابوسفیان احزاب یعنی گروہ کے گروہ کافروں کو آپؐ پر چڑھالایا۔

۲۷۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

۲۷۹۷: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی کافر کے گروہوں پر تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلدی لینے والے حساب کے شکست دے گروہوں کو (کافروں کے) یا اللہ ان کو شکست دے اور ان کو ہلا کر رکھ دے (پریشان کر دے بے قرار کر دے کہ بھاگ جائیں)۔

تشریح ۞ کیونکہ اس کی نیت شہادت کی تھی اور **نیة المومن خير من عمله** یہ مشہور ہے۔

۲۷۹۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْمِصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ مِنْ قَلْبِهِ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ۔

۲۷۹۸: حضرت سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو شخص شہادت کو مانگے گا دل کی سچائی کے ساتھ اس کو اللہ تعالیٰ شہیدوں کا درجہ دے گا اگر چہ وہ اپنے بچھونے پر مر جائے۔

## ۱۶ : بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

## باب اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت

۲۷۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ

۲۷۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے شہیدوں کا ذکر

Marfat.com

حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُكِرَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَجِفُّ الْاَرْضُ مِنْ دَمِ الشُّهَدَاءِ حَتّٰی تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَاَنَّهُمَا ظِئْرَانِ اَضَلَّتَا فَصِیْلَیْهِمَا فِیْ بَرَاحٍ مِنَ الْاَرْضِ وَفِیْ یَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمین شہید کے خون سے نہیں سوکھتی کہ اس کی دونوں بیبیاں اس کو آ کر اٹھاتی ہیں گویا وہ دائیاں ہیں جنہوں نے اپنے شیر خوار بچے کو گم کر دیا ہو ایک نا آباد جنگل میں اور ہر ایک بی بی کے ہاتھ میں ایک جوڑا ہوتا ہے جو ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اس کی سند میں ہلال بن ابی ذئب ضعیف ہے۔

تشریح ۞ یہ بیبیاں جنت کی حوروں میں سے شہید کو لپک کر لینے کے لئے آتی ہیں اور جوڑے اس کو پہنانے کے لئے ساتھ لاتی ہیں غرض شہید زمین پر گرا اور اس کی جان نکلی کہ جنت میں داخل ہو گیا اور حوروں کے ساتھ عیش و نشاط کرنے لگا اگرچہ ہنوز اس کے خون سے زمین بھی نہ سوکھی ہو سبحان اللہ کیا عیش ہے شہید کے لئے ایسی سو جانیں اپنے مالک پر قربان۔

۲۸۰۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنِیْ بَحِیْرُ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْكَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلشَّهِیْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ یُغْفَرُ لَهٗ فِیْ اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَیُرٰی مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَیَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَیُحَلّٰی حُلَّةَ الْاِیْمَانِ وَیُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَیُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهٖ۔

۲۸۰۰: حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا شہید کو اللہ تعالیٰ کے پاس چھ باتیں ملتی ہیں ایک تو پہلی ہی بار اس کا خون نکلتے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیتا ہے دوسرے عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے تیسرے حشر کے دن جو بڑی گھبراہٹ ہوگی اس سے محفوظ رہے گا (اس لئے کہ اس کو اپنا ٹھکانہ پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے) چوتھی ایمان کا جوڑا اس کو پہنایا جاتا ہے پانچویں بڑی آنکھ والی حوروں سے اس کا نکاح باندھا جاتا ہے چھٹے ستر آدمی اس کی شفاعت سے بخشے جاتے ہیں اس کے عزیزوں میں سے (سبحان اللہ شہادت کی کتنی فضیلت ہے ان میں سے ایک ایک بات اس لائق ہے کہ اس کے لئے اگر ایسی بے ثبات لاکھ زندگیاں ہوں تو قربان کی جائیں اور پھر ان سب نعمتوں سے بڑھ کر اپنے مالک کی رضامندی اور خوشی ہے اگر مالک ہم سے راضی ہو جائے تو ساری حور و قصور و غلمان نعمائے جنت اس پر سے تصدق ہیں)۔

تشریح ۞ اس سے بدھ اور ہندوؤں کا مذہب باطل ہوتا ہے ان کے نزدیک سب آدمی اپنے اپنے عملوں کے موافق سزا اور جزا پا کر پھر دنیا میں جنم لیتے ہیں مگر جو پرمہنس یعنی کامل فقیر خدا کی ذات میں غرق ہو جاتا ہے اس کا جنم نہیں ہوتا۔

۲۸۰۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحِزَامِیُّ الْاَنْصَارِیُّ سَمِعْتُ

۲۸۰۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب احد کی لڑائی میں عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ (جابر کے

Marfat.com

طَلْحَةَ بْنَ حِرَاشٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ ! اَ لَا اُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاَبِيْكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدَ اِلَّا مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ اَبَاكَ كَفَا فَقَالَ يَا عَبْدِىْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِىْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ اِنَّهُ سَبَقَ مِنِّىْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ قَالَ يَارَبِّ فَاَبْلِغْ مَنْ وَرَائِىْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ كُلَّهَا ـ

باپ ) مارے گئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا اے جابر میں تجھ سے بیان کروں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے باپ سے ( سبحان اللہ کیا درجہ ہے ) میں نے عرض کیا بیان کیجئے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی سے بات نہیں کی مگر پردے کے پیچھے اور تیرے باپ سے سامنے ہو کر ( بغیر حجاب کے ) بات کی اور فرمایا اے بندے میرے کچھ خواہش کر مجھ سے کہ میں تجھ کو دوں تیرے باپ نے کہا اے مالک میرے مجھ کو پھر جلادے تاکہ میں تیری راہ میں دوبارہ مارا جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قول میرا ہو چکا ہے کہ وہ دنیا میں دوبارہ نہیں جائیں گے تب تیرے باپ نے کہا اچھا اے مالک میرے جو لوگ دنیا میں رہ گئے ہیں ان کو میرا حال پہنچا دے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ كُلَّهَا ـ اخیر تک آیت۔

تشریح ❀ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے مالک کے پاس ان کو روزی ملتی ہے اس آیت سے شہیدوں کی حیات اور ان کی روزی ثابت ہوئی اور دوسری آیتوں اور حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت موت کیا ہے روح کا جدا ہونا بدن سے نہ یہ کہ روح کا فنا ہو جانا پس جب روح قائم رہی تو حیات بھی قائم ہے البتہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دنیا کی سی حیات ہے پر شاید دنیا کی حیات سے زیادہ وہ قوی اور پر طاقت ہو اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب سب لوگ زندہ ہیں تو پھر شہداء کی کیا تخصیص ہے حالانکہ اس آیت سے ان کی تخصیص نکلتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ شہداء کی تخصیص یہ ہے کہ وہ زندہ بھی ہیں اور معظم اور مکرم بھی ہیں اللہ کے پاس اور ان کو جنت کے میوے روز کھانے کو ملتے ہیں یہ سب باتیں اوروں کے لئے نہ ہوں گی مگر دوسری حدیث میں ہے کہ مومنوں کی روحیں چڑیوں کے لباس میں جنت میں چگتی پھرتی ہیں اس میں سب مومنین داخل ہو گئے اور ایک حدیث میں ہے کہ قبر میں جنت کی طرف ایک راہ مومن کے لئے کھول دی جائے گی اور اسے نکلتا ہے کہ قیامت تک مومن کی روح وہیں رہے گی غرض روح کے مسکن کے باب میں علماء کے بہت اقوال ہیں جن کو ابن قیم نے تفصیل سے حاوی الارواح میں ذکر کیا ہے اور سب سے زیادہ راجح قول یہی ہے کہ مومنوں کی ارواح جنت میں ہیں اور کافروں کے دوزخ میں واللہ اعلم۔

۲۸۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِىْ قَوْلِهٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ

۲۸۰۲ : عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ یہ آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ہم نے اس کا مطلب پوچھا ( آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ) تو آپؐ نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں جنت

Marfat.com

اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ، قَالَ اَمَا اِنَّا سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ كَطَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شَاءَ تْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ اِذَا اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَيَقُوْلُ سَلُوْنِيْ مَا شِئْتُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْاَلُكَ وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شِئْنَا فَلَمَّا رَاَوْ اَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ مِنْ اَنْ يَسْاَلُوْا قَالُوْا نَسْاَلُكَ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ فَلَمَّا رَاٰى لَا يَسْاَلُوْنَ اِلَّا ذٰلِكَ تُرِكُوْا ۔

میں چرتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں ( سبحان اللہ کیا عیش ہے یااللہ! ہم گنہگاروں پر بھی کرم فرما اور جنت کا ایک کونہ ہی ہم کو عنایت فرما پھر شام کو ان قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جو عرش مقدس سے لٹکی ہوئی ہیں ایک بار روحیں اسی حال میں تھیں کہ پروردگار نے ان کو جھانکا اور فرمایا مجھ سے مانگو تمہاری کیا خواہش ہے وہ بولی اے ہمارے مالک اب ہم تجھ سے کیا مانگیں جنت میں تو ہم گھومتے پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ چھوڑے نہیں جائیں گے جب تک کچھ مانگیں نہیں تو انہوں نے عرض کیا اے مالک ہم تجھ سے یہ مانگتے ہیں کہ ہماری روحیں پھر ہمارے بدنوں میں ڈال دے اور دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم دوبارہ ) تیری راہ میں مارے جائیں جب مالک نے دیکھا ان کی خواہش صرف یہی ہے (اور یہ خواہش بموجب وعدہ الٰہی پوری نہیں ہوسکتی ) تو ان کو چھوڑ دیا ( اپنے حال پر ) ۔

۲۸۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَحْمَدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَبِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالُوْا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنَ الْقَرْصَةِ ۔

۲۸۰۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا شہید کو مارے جانے کا صدمہ ایسا ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے کا ۔

تشریح ۞ یعنی بہت ہلکا اور خفیف صدمہ ہوتا ہے کہ معلوم نہیں ہوتا اور یہ ہلکا صدمہ بھی مرتے ہی جاتا رہتا ہے پھر تو طرح طرح کے عیش اور آرام نصیب ہوتے ہیں یہاں تک کہ دوبارہ مارے جانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے یااللہ تو اپنے فضل و کرم سے اور اپنے حبیب اور خلیل کے تصدق سے موت کو ہم پر بھی ایسا ہی آسان کر دے کہ چیونٹی کے کاٹنے کی طرح بھی معلوم نہ ہو اور دنیا سے سفر کر جائیں تو سب کچھ کر سکتا ہے اور تیرے نزدیک ہر بات آسان ہے رحم فرما ہماری ضعیفی اور غربت اور ناتوانی پر اور ہمارے گناہوں کو اپنی عنایت اور کرم سے بخش دے تو عفو اور رحیم ہے اور ہم تجھ سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں ہر کوئی اپنے آقا سے مانگتا ہے ہمارا آقا اور مالک اور مولیٰ تو ہی ہے ہم برے یا اچھے مگر تیرے در کو چھوڑنے والے نہیں تیرے سوا اور کسی سے کچھ مانگنے والے نہیں برے ہیں تو تیرے ہیں اچھے ہیں تو تیرے ہیں اگر برے بھی ہیں تو برے کہاں جائیں کس کے در پر جا کر مانگیں ہم برے ہیں مگر ہمارے مالک تو بروں کو بھی بخشتا ہے اور ماں باپ سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے پھر ہم اس کے رحم کی توقع کیوں نہ رکھیں یہاں کون ہے وہاں کون ہے یہاں بھی اسی کا آسرا ہے وہاں بھی اسی کا بھروسہ ہے وہ بادشاہ ہے دونوں جہان کا اور مالک ہے زمین اور آسمان کا ۔

Marfat.com

## ١٧: بَابُ مَا يُرْجٰى فِيْهِ الشَّهَادَةُ

٢٨٠٤: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِی الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ اَهْلِهٖ اِنْ كُنَّا لَنَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ وَفَاتُهٗ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِيْلٌ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْمَطْعُوْنَ شَهَادَةٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِی الْحَامِلَ ، وَالْغَرِقُ وَالْحَرِقُ وَالْمَجْنُوْبُ يَعْنِیْ ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

## باب شہادت کے درجوں کا بیان

۲۸۰۴: حضرت جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہوئے تو آنحضرتؐ ان کی عیادت کو آئے ان کے گھر والوں میں سے کسی نے کہا ہم کو تو یہ امید تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو کر مریں گے آنحضرتؐ نے فرمایا اگر شہید صرف یہی لوگ ہوں (جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں تو میری امت میں شہید کم ہوں گے (حالانکہ میری امت میں بہت شہید ہیں) اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے اور طاعون (وبا یعنی ہر وہ مرض جو عام ہو جائے اور بعضوں نے کہا وہ ایک درد ہے بعضوں نے کہا ورم ہے بعضوں نے کہا پھوڑا ہے جو اکثر بغل میں نکلتا ہے سے مرنا شہادت ہے اور عورت جو زچگی میں مر جائے شہید ہے یعنی حاملہ رہ کر (اس طرح سے کہ بچہ پیٹ میں مر جائے اور ماں بھی مر جائے اور جو پانی میں ڈوب کر مرے یا آگ میں جل کر اور جو ذات الجنب (ورم ہے پسلی میں) سے مرے یہ سب شہید ہیں۔

تشریح ۞ یعنی ان سب شہیدوں کا ثواب اور درجہ ملے گا گو ان کے احکام شہید کے سے نہیں ہے یعنی ان کو غسل دیں گے ان پر نماز پڑھیں گے اس پر بھی بڑا شہید وہی ہے جو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں مارا جائے۔

٢٨٠٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الشَّهِيْدِ فِيْكُمْ قَالُوْا لْقَتْلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءِ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِيْلٌ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنَ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنَ شَهِيْدٌ قَالَ سُهَيْلٌ وَاَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِيْهِ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ۔

۲۸۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہوں نے کہا جو قتل کیا جائے اللہ کی راہ میں آپؐ نے فرمایا تب تو میری امت میں شہید کم ہوں گے جو شخص قتل کیا جائے اللہ کی راہ میں وہ شہید ہے اور جو شخص مر جائے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں اپنی موت سے) وہ شہید ہے اور جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ شہید ہے (جیسے اسہال یا پیچش یا ورم معدہ یا جگر سے اس میں بہت سی بیماریاں آ گئیں استسقاء بھی اسی میں داخل ہے) اور جو طاعون سے مرے وہ بھی شہید ہے سہیل نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن مقسم نے خبر دی ابو صالح سے اس حدیث کی اور زیادہ کیا کہ جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔

Marfat.com

## ۱۸ : بَابُ السِّلَاحِ

## باب ہتھیار باندھنے کا بیان

۲۸۰۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ۔

۲۸۰۶ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکہ میں تشریف لے گئے جس دن مکہ فتح ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک سر پر خود تھا۔

تشریح ﴿﴾ جولوہے کا ہوتا ہے اور سر پر پہنا جاتا ہے اب یہ ہتھیار چھوڑ دیا گیا اس لئے کہ توپ اور بندوق کی لڑائی میں مفید نہیں تلوار کی لڑائی میں اب بھی سر کو بچاتا ہے۔

۲۸۰۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَوَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَخَذَ دِرْعَيْنِ كَأَنَّهُ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا۔

۲۸۰۷ : حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے احد کے دن دو زرہیں پہنیں اُوپر تلے۔

۲۸۰۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ حَبِيبٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي أُمَامَةَ فَرَأَى فِي سُيُوفِنَا شَيْئًا مِنْ حِلْيَةِ فِضَّةٍ فَغَضِبَ وَقَالَ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلٰكِنِ الْآنُكَ وَالْحَدِيدُ وَالْعَلَابِيُّ ۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ الْعَلَابِيُّ الْعَصَبُ ۔

۲۸۰۸ : حضرت سلیمان بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم ابوامامہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہماری تلواروں میں کچھ زیور دیکھا چاندی کا تو وہ غصے ہوئے اور فرمایا تم سے پہلے لوگوں نے بہت سی فتحیں کیں اور ان کی تلواروں میں زیور نہ تھا نہ چاندی کا نہ سونے کا لیکن سیسہ تھا اور لوہا اور علابی ابوالحسن بن قطان نے کہا علابی پٹھا ہے اونٹ کا (یعنی چمڑا)۔

۲۸۰۹ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ ۔

۲۸۰۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار کو انعام کے طور پر دیا بدر کے دن۔

تشریح ﴿﴾ حضرت علی مرتضیٰ کو انعام سے مراد نفل ہے یعنی وہ چیز جو امام کسی مجاہد کو حصہ سے زیادہ دے اس کی سعی اور کوشش اور بہادری کے صلہ میں یہ تلوار پہلے عاص بن امیہ کی تھی جو بدر کے دن مارا گیا پھر لوٹ میں وہ تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ نے حضرت علیؓ کو دی ان کے پاس ہمیشہ یہ تلوار رہی اور بڑے بڑے کافروں اور دین کے دشمنوں کو اس سے مارا۔

۲۸۱۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمُرَةَ

۲۸۱۰ : حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ جب جہاد

Marfat.com

اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا فَاِذَا رَجَعَ طَرَحَ رُمْحَهُ حَتّٰى يُحْمَلَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ لَاَذْكُرَنَّ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ لَمْ تُرْفَعْ ضَالَّةٌ۔

کرتے آنحضرتؐ کے ساتھ تو اپنے ساتھ ایک برچھا لے جاتے پھر جب لوٹتے تو اس برچھے کو پھینک دیتے کوئی اس کو اٹھالاتا ان کو دینے کے لئے (جیسے پڑی چیز کو اٹھا لیتے ہیں) حضرت علیؓ نے ان سے کہا میں یہ بیان کروں گا آنحضرتؐ سے انہوں نے کہا ایسا مت کیجیو نہیں تو کوئی پڑی ہوئی چیز نہیں اٹھائے گا (اس خیال سے کہ مالک نے اس کو عمداً چھوڑ دیا ہے نہ بھول کر اور جس چیز کو مالک قصداً ضائع کرنے کے لئے چھوڑ دے اس کو کون اٹھائے گا (اس حدیث کی سند میں ابواسحاق مدلس ہے اس کے علاوہ آخری عمر میں اس کا حافظہ بھی اچھا نہ رہا)۔

۲۸۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ سَمُرَةَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَبِىْ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ فَقَالَ مَاهٰذِهٖ اَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَ اَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهُمَا يَزِيْدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهِمَا فِى الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِى الْبِلَادِ۔

۲۸۱۱ : حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ایک عربی کمان تھی آپ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں فارسی کمان دیکھی تو فرمایا یہ کیا ہے اس کو پھینک دے اور اس کے مانند دوسری رکھ اور نیزے رکھ کیونکہ اللہ تعالیٰ کمان اور نیزے سے تمہاری مدد کرے گا دین میں اور تم کو حاکم کرے گا ملکوں کا (اس کی سند میں عبداللہ بن بشیر جیانی ہے اس کو بعض محدثین نے ضعیف کہا ہے)۔

## ۱۹ : بَابُ الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

## باب اللہ کی راہ میں تیر مارنا کیسا ہے

۲۸۱۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلَاثَةَ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِىْ صَنْعَتِهٖ الْخَيْرَ وَالرَّامِىَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا

۲۸۱۲ : عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب سے تین آدمیوں کو جنت میں لے جائے گا ایک تو اس کے بنانے والے کو جو اللہ کے لئے بنائے ثواب کے واسطے دوسرے جو اس کو چلائے تیسرے جو تیر مارنے کو اٹھا کر دے اس کی مدد کرے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیر مارو اور برچھا مارو چھوڑے پر سوار ہو کر اور مجھے تیر مارنا برچھا مارنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور مسلمان کا ہر کھیل لغو ہے (یعنی بیکار ہے کچھ فائدہ نہیں) مگر تیر و کمان سے کھیلنا (اب اس زمانہ میں اس کے بدل بندوق سے کھیلنا ہے) اور اپنے گھوڑے

Marfat.com

وَكُلُّ مَا يَلْهُوْا بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمِ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَا عَبَتَهٗ امْرَاَتَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

کی تعلیم کرنا (اس پر سواری سیکھنا دوڑانا نیزہ بازی کی مشق کرنا) اور اپنی بیوی سے کھیلنا یہ تینوں کھیل سچی ہیں۔

تشریح ﴿﴾ یعنی بیکار اور لغو نہیں ہیں اول کے دونوں کھیلوں میں آدمی جہاد کے لئے مستعد اور تیار ہوتا ہے اور اخیر کی کھیل میں اپنی بیوی سے الفت ہوتی ہے اولاد کی امید ہوتی ہے جو انسان کی نسل قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے ضروری ہے۔

۲۸۱۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ اَصَابَ اَوْ اَخْطَاءَ فَيَعْدِلُ رَقَبَةً۔

۲۸۱۳: حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی دشمن کو ایک تیر مارے پھر اس کا تیر دشمن تک پہنچے نشانے پر لگے تو اس کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۲۸۱۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ : يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَلَا وَاِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۲۸۱۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنی تیار کرو کافروں کے لئے جہاں تک ہو سکے تم سے قوت آگاہ رہو قوت کیا ہے تیر مارنا تین بار یہ ارشاد فرمایا۔

تشریح ﴿﴾ یعنی کافروں کے مقابلہ کے لئے ہمیشہ اپنی طاقت کو بڑھاتے رہو اور ہر وقت مستعد رہو جنگ کے لئے گو جنگ نہ ہو اس لئے کہ معلوم نہیں کہ دشمن کس وقت حملہ کر بیٹھے ایسا نہ ہو تمہاری طاقت کم ہونے کے وقت غفلت میں حملہ کر بیٹھے اور تم پر غالب ہو جائے افسوس ہے کہ مسلمانوں نے قرآن شریف کو مدت سے بالائے طاق رکھ دیا ہزاروں میں سے ایک مسلمان بھی ایسا نظر نہیں آتا جو قرآن کو سمجھ کر پڑھے اس پر عمل کرنے کے لئے جس مسلمان کو دیکھو قرآن کا ادب اور اس کی تعظیم بہت کرتا ہے آنکھوں سے لگاتا ہے اس کا جزدان اور شیرازہ بہت عمدہ بناتا ہے اس پر طلائی لکیریں کرتا ہے اور سونے اور چاندی کے رنگا رنگ نشان آیتوں پر لگاتا ہے لیکن کبھی یہ توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن کو ایک بار بھی اول سے لے کر اخیر تک سمجھ کر پڑھے اور جو حکم قرآن میں آئے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے قرآن اس لئے اترا تھا کہ مسلمان قیامت تک اس کو خدا کا قانون سمجھ کر ہمیشہ اس پر چلتے رہیں لیکن مسلمانوں نے اس کو تیجے دسویں چہلم کے لئے مخصوص کر دیا اور بعضے مسلمان اور دنوں میں بھی پڑھتے ہیں مگر صرف تبرک کرنے کے لئے اس کے لفظوں کو طوطے کی طرح رٹ جاتے ہیں معنی اور مطلب سے کچھ غرض ہی نہیں گو یہ بھی ثواب سے خالی نہیں مگر اصل غرض قرآن کی فوت ہو کر صرف اجماعی باقی رہ جانا انتہائی افسوس کا باعث ہے اور بعض مسلمان تو ایسے دیکھے گئے ہیں کہ وہ قرآن میں فال دیکھتے ہیں آئندہ کی بھلی یا بری بات کی خبر اس میں سے نکالتے ہیں کچھ اس کو تعویذ بنا کر گلے میں لٹکاتے ہیں یہ تو ایک نئی

Marfat.com

بات ہے جو صحابہ اور تابعین سے بالکل منقول نہیں قرآن میں فال دیکھنا تو کسی نے جائز نہیں رکھا البتہ تعویز کے طور پر لٹکانے میں قباحت نہیں اگر بے ادبی کا ڈر نہ ہو یعنی پائخانہ پیشاب نجاست کے وقت میں اس کو جدا رکھے یا کسی ایسی چیز میں لپیٹ دے جو بالکل ظاہر نہ ہو سکے جیسے موم وغیرہ میں اس پر بھی یہ سب لغو باتیں ہیں عمدہ غرض قرآن کی جس کے لئے قرآن اترا وہ یہی ہے کہ ہر ایک مسلمان جتنا ہو سکے اس کو سمجھ کر پڑھے اور اس کے نصائح اور احکام پر عمل کرنے کی شب و روز کوشش کرتا رہے ایک یہی نصیحت دیکھو کہ کافروں کے لئے جہاں تک ہو سکے اپنی قوت کو درست رکھو کیا بیش بہا نصیحت ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے اور کافروں سے بڑھ چڑھ کر نہ سہی تو خیر ان کے برابر ہی سہی اپنی فوج اور ہتھیاروں کو درست رکھتے تو کیوں یہ نوبت آتی کہ مسلمانوں کے اکثر ملکوں پر آج مخالف لوگ قابض ہوتے مسلمان رئیس اول تو بہت کم باقی رہے ہیں اور جو دو چار باقی ہیں وہ بھی رات دن عیش و عشرت اور نشہ اور عورت کے ساتھ لہو و لعب میں مصروف ہیں اور عوام مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ علوم اور صنائع کی طرف بالکل ان کو شوق نہیں ہے اور کسی مسلمان کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ ممالک یورپ کی سیر و سیاحت کر کے جو صنائع اہل یورپ نے نکالے ہیں ان کو حاصل کر کے اپنی قوم میں شائع کرے اگر مسلمان ایسا کریں تو تھوڑے عرصہ میں وہ مالدار بھی ہو جائیں اور صاحب حکومت بھی یا اللہ تو مسلمانوں کی آنکھ کھول دے اللہ کے فضل سے قرآن شریف کا اردو ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے ایسا کیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر ایک عام مسلمان بھی قرآن کا مطلب سمجھ سکتا ہے اور حدیث کی کتابوں کا ترجمہ بھی اس زمانہ میں شائع ہو گیا ہے پس ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ روز رکوع یا دو رکوع قرآن شریف کے ترجمہ کے ساتھ اور ایک باب کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ کے ساتھ پڑھا کرے اور جہاں تک ہو سکے قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

۲۸۱۵ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ نُعَيْمٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهِيكٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَقَدْ عَصَانِي ۔

۲۸۱۵: حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جس نے تیر مارنا سیکھا پھر اس کو چھوڑ دیا تو اس نے میری نافرمانی کی۔

تشریح ﴿﴾ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی ہتھیار چلانے کا علم سیکھے تو کبھی کبھی اس کو کرتا رہے چھوڑ نہ دے تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے اب تیر کے عوض بندوق اور توپ ہے۔

۲۸۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِنَفَرٍ يَرْمُونَ فَقَالَ رَمْيًا بَنِي اِسْمَاعِيلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ

۲۸۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں پر گزرے جو تیر مار رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے اسمٰعیل کے بیٹو (یہ اس لئے فرمایا کہ عرب حضرت اسمٰعیل یعنی قیدار کی نسل میں سے ہیں)

Marfat.com

كَانَ رَامِيًا - تیر مارو کیونکہ تمہارے باپ بھی تیرانداز تھے۔

تشریح ﴿﴾ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام فاران کے میدان یعنی مدے جنگل میں چھوڑ کر چلے آئے تھے وہ وہیں بڑے ہوئے اور ان کو شکار کا بہت شوق تھا اور بڑے تیرانداز اور بہادر تھے تو آنحضرت ﷺ نے عرب کے لوگوں کو بھی تیر مارنے کی اس طرح سے ترغیب دی کہ یہ تمہارا آبائی پیشہ ہے اس کو خوب بڑھاؤ۔

## ٢٠: بَابُ الرَّايَاتِ وَالْاَلْوِيَةِ

## باب علموں اور جھنڈوں کا بیان

٢٨١٧: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنُ حَسَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ وَبِلَالٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا وَاِذَا رَايَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ۔

٢٨١٧: حضرت حارث بن حسان سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں آیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر کھڑا ہوا پایا اور بلال آپ ﷺ کے سامنے کھڑے تھے ایک تلوار گلے میں ڈالے ہوئے اور ایک کالا جھنڈا بھی تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جو ایک لڑائی سے لوٹ کر آئے ہیں۔

٢٨١٨: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَلِوَاءُ هٗ اَبْيَضُ -

٢٨١٨: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فتح کے دن جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا سفید تھا۔

٢٨١٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ النَّاقِدُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهٗ اَبْيَضَ۔

٢٨١٩ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چھوٹا جھنڈا سفید تھا۔

تشریح ﴿﴾ حدیث میں رایہ اور لواء کا لفظ ہے رایہ بڑا جھنڈا تو وہ سیاہ تھا اور لواء چھوٹا علم وہ سفید تھا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا اور اس سے یہ نکلتا ہے کہ امام کو لشکروں کا ترتیب دینا اور جھنڈے اور نشان بنانا مستحب ہے اور ابوداؤد نے سماک بن حرب سے روایت کیا انہوں نے ایک مرد سے اس نے ایک اور مرد سے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کا جھنڈا زرد رنگ کا دیکھا اس کی سند میں ایک مجہول ہے اور جابر کی حدیث اس باب میں گزری اس کو اہل سنن اور حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا اور حارث کی حدیث بھی اوپر گزری اس کو ترمذی نے بھی روایت کیا اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں۔ (روضہ)۔

Marfat.com

## ۲۱ : بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فِي الْحَرْبِ

## باب حریر اور دیباج (ریشمی کپڑوں) کا پہننا لڑائی میں کیسا ہے؟

۲۸۲۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةً مُزَرَّرَةً بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ هٰذِهٖ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ ۔

۲۸۲۰ : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک جبہ نکالا جس میں ریشم کی گھنڈیاں اور تکمے تھے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پہنتے تھے جب دشمن سے مقابلہ کرتے ۔

تشریح : یعنی لڑائی میں امام مالک اور شافعی اور اکثر اہل علم نے لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننا درست رکھا ہے کیونکہ تلوار اور ریشم کو مشکل سے کاٹتی ہے اور ابن عدی نے حکم بن عمرو سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے اجازت دی حریر پہننے کی لڑائی کے وقت لیکن اس کی سند میں ایک راوی متروک ہے اور نووی نے کہا حریر کا پہننا درست ہے ضرورت کے وقت جیسے لڑائی میں سردی میں یا جوؤں کو دفع کرنے کے لئے سفر میں اور ایسا ہی حضر میں اصح قول پر اور ہدایہ میں ہے کہ حریر اور دیباج کا لڑائی میں پہننا جائز ہے صاحبین کے نزدیک کیونکہ شعبی نے آنحضرتؐ سے ایسا ہی روایت کیا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک خالص ریشمی کپڑا پہننا مکروہ ہے بہر حال میں وہ کہتے ہیں ضرورت دفع ہو جاتی ہے اس سے جس کا تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو اور حریر اور دیباج میں یہ فرق ہے کہ دیباج خالص ریشم کا ہوتا ہے یعنی نری ریشم کا اور حریر میں ریشم ملا ہوتا ہے ۔

۲۸۲۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا ثُمَّ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ ثُمَّ الثَّانِيَةِ ثُمَّ الثَّالِثَةِ ثُمَّ الرَّابِعَةِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ ۔

۲۸۲۱ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منع کرتے تھے حریر اور دیباج پہننے سے مگر جو اتنا ہو اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی انگلی سے (یعنی ایک انگلی کناری کے طور پر لگا ہو) پھر دوسری انگلی سے پھر تیسری سے پھر چوتھی سے (یعنی چار انگل تک درست ہے) اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ ہم کو منع کرتے تھے اس سے ۔

## ۲۲ : بَابُ لُبْسِ الْعَمَائِمِ فِي الْحَرْبِ

## باب : لڑائی میں عمامہ باندھنا

۲۸۲۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ ۔

۲۸۲۲ : حضرت عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک سر پر کالا عمامہ تھا اور آپ ﷺ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکا دیا تھا ۔

تشریح : شیخ عبدالحق نے کہا عمامہ کا باندھنا سنت ہے اور کئی حدیثوں میں اس کی فضیلت آئی ہے اور عمامہ میں شملہ لٹکانا بہتر ہے لیکن ہمیشہ نہیں آنحضرت ﷺ نے کبھی شملہ لٹکایا ہے کبھی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ شملہ پیٹھ کی طرف لٹکائے اور کبھی داہنے ہاتھ کی طرف لیکن بائیں ہاتھ کی طرف لٹکانا سنت کے خلاف ہے اور شملہ کی مقدار چار انگل سے لے کر

Marfat.com

ایک ہاتھ تک ہے اور نصف پشت سے زیادہ لٹکانا اسراف اور خلاف سنت ہے انتہی مختصرا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کالے رنگ کا عمامہ باندھنا مسنون ہے۔

۲۸۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۲۸۲۳: حضرت ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے۔

## ۲۳: بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِى الْغَزْوِ

## باب جہاد میں خرید وفروخت کرنا

۲۸۲۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقِّىِّ اَنْبَاَنَا عَلِىُّ بْنُ عُرْوَةَ الْبَارِقِىُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ اَبِىْ عَنِ الرَّجُلِ يَغْزُوْ فَيَشْتَرِىْ وَيَبِيْعُ وَيَتَّجِرُ فِىْ غَزْوَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَبِىْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ نَشْتَرِىْ وَنَبِيْعُ وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا۔

۲۸۲۴: حضرت خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا ایک شخص نے میرے باپ (زید بن ثابت) سے پوچھا اگر کوئی آدمی جہاد کو جائے پھر وہاں بیع وشرا کرے اور تجارت کرے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے تبوک میں اور خریدتے تھے اور بیچتے تھے آپ ہم کو دیکھتے تھے اور منع نہیں کرتے تھے اس سند کے دو راوی علی بن عروہ بارقی اور سعید بن داؤد ضعیف ہیں۔

تشریح: پس معلوم ہوا کہ جہاد کے سفر میں بیع وشرا اور تجارت کرنا منع ہے۔

## ۲۴: بَابُ تَشْيِيْعِ الْغُزَاةِ وَوَدَاعِهِمْ

## باب مجاہدین کو وداع کرنے جانا اور رخصت کرنا

۲۸۲۵: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاَنْ اُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَكُفَّهٗ عَلٰى رَحْلِهٖ غَدْوَةً اَوْ رَوْحَةً اَحَبُّ اِلَىَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۲۸۲۵: حضرت معاذ بن انس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی مجاہد کو وداع کروں اللہ کی راہ میں پھر اس کو سوار کردوں اس کی زین پر صبح کو یا شام کو تو یہ زیادہ پسند ہے مجھ کو دنیا و مافیہا سے اس کی سند میں ابن لہیعہ اور زبان بن فائد دونوں ضعیف ہیں۔

۲۸۲۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَدَّعَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ۔

۲۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ کو رخصت کیا تو فرمایا میں تجھ کو سپرد کرتا ہوں اللہ کے جس کی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہیں۔

Marfat.com

تشریح ۞ یعنی اللہ تیری ان چیزوں کا محافظ رہے بڑی حفاظت اپنی چیزوں کی کرنا چاہئے دنیا کسی کے پاس ہمیشہ رہی ہے نہ رہے گی۔

۲۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا ابْنُ مُحَيْصِنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَشْخَصَ السَّرَايَا يَقُوْلُ لِلشَّاخِصِ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

۲۸۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت ہے۔

## ۲۵: بَابُ السَّرَايَا

## باب : سرایا کا بیان

۲۸۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ مُحَمَّدٌ الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْعَامِلِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ يَا اَكْثَمُ اغْزُ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ وَتَكْرُمْ عَلٰى رُفَقَائِكَ يَا اَكْثَمُ خَيْرُ الرُّفَقَاءِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

۲۸۲۸: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اکثم بن جون خزاعی سے فرمایا اے اکثم جہاد کر اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں سے مل کر (شاید ان کی قوم کے اخلاق عمدہ نہ ہوں گے اس لئے آپؐ نے اکثم کو ان سے جدا ہونے کے لئے فرمایا) اس سے تیرے اخلاق اچھے ہوں گے (کیونکہ اچھے لوگوں کی صحبت میں اور سفر میں اخلاق کی درستی ہوتی ہے) اور مہربانی کر اپنے رفیق پر اے اکثم بہتر سریہ وہ ہے جس میں چار سو آدمی ہوں (اب اس کو پلٹن کہتے ہیں) اور بہتر لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار آدمی ہوں اور بارہ ہزار آدمی کبھی مغلوب نہ ہوں گے تعداد کی کمی سے اس کی سند میں عبدالملک بن محمد اور ابوسلمہ عاملی دونوں ضعیف ہیں ابوحاتم نے کہا کہ عاملی متروک ہے۔

تشریح ۞ کیونکہ یہ تعداد کافی ہے اب بارہ ہزار کا جو لشکر مغلوب ہوگا وہ کسی اور وجہ سے جیسے نامردی سستی وغیرہ یا کسی آفت آسمانی سے سبحان اللہ اگلے مسلمان ایسے تھے کہ بارہ ہزار ان میں سے کبھی کسی دشمن سے مغلوب نہیں ہو سکتے تھے اور اب کروڑوں مسلمان ہیں مگر تھوڑے سے دشمنوں سے مغلوب ہیں۔

۲۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا يَوْمَ بَدْرٍ ثَلَاثَةَ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ

۲۸۲۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم باتیں کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب بدر کے دن تین سو اور دس پر کئی آدمی تھے اتنے ہی لوگ طالوت کے ساتھ تھے جو طالوت کے ساتھ نہر کے پار اترے تھے اور طالوت کے ساتھ وہی

Marfat.com

طَالُوْتَ مَنْ جَازَ مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَازَ مَعَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ ۔

پار اترا تھا جو مومن تھا (جیسے قرآن میں ہے فلما جاوزہ ہو والذین آمنوا معہ یہ قصہ تفصیل کے ساتھ سیر کی کتابوں میں مرقوم ہے)۔

۲۸۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ اَخْبَرَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ لَهِيْعَةَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْوَرْدِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِیْ اِنْ لَقِيَتْ فَرَّتْ وَاِنْ غَنِمَتْ غَلَّتْ ۔

۲۸۳۰: حضرت ابوالورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو صحابی تھے وہ کہتے تھے (ایک نسخہ میں یوں ہے کہ ابوالدر اس کو مرفوعاً بیان کرتے تھے) کہ بچو تم اس سریہ سے جو دشمن سے ملتے ہی بھاگ جائے اور اگر غنیمت پائے تو اس میں چوری کرے۔

تشریح ۞ مطلب یہ ہے کہ پہلے رفیق کا حال خوب دیکھو تو پھر اس کی رفاقت کرو ایسا نہ ہو کہ اس کی رفاقت سے تم مصیبت میں پڑو اسی طرح آدمی کو لازم ہے کہ جب لڑائی کے لئے کسی ٹکڑی کے ساتھ جائے تو اچھے ایماندار اور بہادروں کی ٹکڑی میں رہے نامراد اور چور لوگوں کے ساتھ رہنے سے اپنے بھی اخلاق خراب ہوں گے۔

## ۲۶: بَابُ الْاَكْلِ فِیْ قُدُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ

## باب مشرکوں کی دیگوں میں کھانا کیسا ہے

۲۸۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ نَصْرَانِيَّةً ۔

۲۸۳۱: حضرت ہلب طائی سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا نصاریٰ کے کھانے کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے دل میں کسی کھانے سے وسوسہ نہ آئے تو مشابہ بن جائے گا نصاریٰ کے۔

تشریح ۞ وہ سوا اپنے مذہب والوں کے دوسرے لوگوں کا کھانا نہیں کھاتے یہ حال نصاریٰ کا شاید آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوگا اب تو نصاریٰ ہر ایک مذہب والے کا کھانا یہاں تک کہ مشرکین کا بھی کھا لیتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کا پکایا ہوا کھانا مسلمان کو کھانا درست ہے اور حق تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں وطعام الذین اوتو الکتاب حل لکم اور آنحضرت ﷺ نے یہود کا کھانا کھایا خیبر میں لیکن یہ شرط ہے کہ اس کھانے میں شراب اور سور نہ ہو اور نہ وہ جانور جو مردار ہو مثلاً گلا گھونٹا ہوا یا اللہ کے سوا اور کسی کے نام پر ذبح کیا ہو اور نہ وہ کھانا بالا جماع حرام ہوگا اس میں کسی کا خلاف نہیں اور ہمارے زمانہ میں جس جاہل مرتد نے یہ فتویٰ دیا کہ نصاریٰ کا گلا گھونٹا ہوا جانور بھی درست ہے کیونکہ وہ طعام اہل کتاب میں داخل ہے وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے اور اس نے انکار کیا ایک بدیہی بات کا کیونکہ طعام سے وہی طعام مراد ہے جو حلال ہو ورنہ لازم آتا ہے کہ نصاریٰ اگر سور بھی پکائیں یا آدمی کا گوشت تو وہ بھی حلال ہو اس کے نزدیک اور ایسا بے وقوف نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا نہ اس کے اختلاف کا ہماری شریعت میں کوئی اعتبار ہے خسر الدنیا والآخرۃ۔

Marfat.com

۲۸۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَلَقِيَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُدُورُ الْمُشْرِكِينَ نَطْبُخُ فِيهَا قَالَ لَا تَطْبُخُوا فِيهَا قُلْتُ فَإِنِ احْتَجْنَا إِلَيْهَا فَلَمْ نَجِدْ مِنْهَا بُدًّا قَالَ فَارْحَضُوهَا رَحْضًا حَسَنًا ثُمَّ اطْبُخُوا وَكُلُوا۔

۲۸۳۲: حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ عروہ نے کہا کہ ابو ثعلبہ مجھ سے ملے تو آپ ﷺ نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ مشرکوں کی ہانڈیوں میں ہم کھانا پکائیں آپ ﷺ نے فرمایا مت پکاؤ ان میں میں نے عرض کیا اگر ضرورت پڑے ان میں پکانے کے بغیر چارہ نہ ہو (مثلاً دوسری ہانڈیاں نہ ملیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (ایسی ضرورت ہو) تو ان کو اچھی طرح سے دھو ڈالو پھر پکاؤ ان میں اور کھاؤ۔

تشریح ۞ طیبی نے کہا آپؐ نے ان برتنوں میں پکانے سے منع کیا اس لئے کہ وہ ان میں سور کا گوشت پکاتے تھے اور شراب پیتے تھے ان میں اور اگر اہل کتاب بھی ان چیزوں کا استعمال کرتے ہوں تو ان کا برتن بھی بغیر دھوئے استعمال کرنا درست نہیں ابو داؤد کی حدیث میں ہے ہم اہل کتاب کے پڑوسی ہیں وہ اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں اخیر حدیث تک اس میں اہل کتاب کی تصریح موجود ہے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ جو لوگ اپنے برتنوں میں نجاستوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے مردار کھانے والے اور شراب پینے والے اور شراب پینے والے اگرچہ مسلمان ہی ہوں ان کے برتنوں کا استعمال بغیر دھوئے جائز نہیں اور جو کھانا ان کے برتنوں میں پکا ہو اس کا بھی کھانا درست نہیں (انجاح)۔

## ۲۷: بَابُ الْاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ

## باب: جنگ میں مشرکوں سے مدد لینا کیسا ہے

۲۸۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ۔

قَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَوْ زَيْدٍ۔

۲۸۳۳: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

تشریح ۞ اہل کتاب کا یہی قول ہے کہ مشرک سے جہاد میں مدد لینا جائز نہیں مگر ضرورت سے اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد کا قصد کیا آپؐ نے فرمایا لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا جب وہ اسلام لایا تو اس سے مدد لی اور احمد اور شافعی اور بیہقی اور طبرانی نے حبیب بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن جدہ سے ایسا ہی روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور احمد اور نسائی نے انس سے روایت کیا کہ مت روشنی لو مشرکین کی آگ سے اس کی سند میں ازہر بن ارشد ضعیف ہے باقی لوگ ثقہ ہیں اور شافعی نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کئی یہود کے لوگوں سے مدد لی خیبر کے دن اور ابو داؤد نے اس کو مراسیل میں اور ترمذی نے بھی مرسلا

Marfat.com

روایت کیا اور بعضوں کے نزدیک مشرکین سے مدد لینا جائز ہے کیونکہ آپؐ نے منافقوں سے مدد لی احد کے دن اور حنین کے دن اور سیر کی کتابوں میں ہے کہ ایک شخص قرمان نامی آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلا احد کے دن اور وہ مشرک تھا اس نے تین مشرکوں کو مارا جو جھنڈا اٹھانے والے تھے بنی عبدالدار میں سے تب آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرے گا اس دین کی مرد فاجر سے اور خزاء کی قوم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلی قریش سے لڑنے کے لئے جس سال مکہ فتح ہوا وہ خود بھی مشرک تھے اور جمع بین الاحادیث یوں ہوگا کہ بلاضرورت یہ جائز نہیں اور ضرورت سے جائز ہے جیسے اہل حدیث کا مذہب ہے (روضہ)۔

## ۲۸ : بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

## باب لڑائی کے لئے نکلنے کا اور سامان کا بیان

۲۸۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

۲۸۳۴ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لڑائی تو مکر و فریب ہی کا نام ہے (یا بڑا کام اس میں مکر و فریب ہی ہے)۔

تشریح ❀ جس طرح سے ہو سکے مثلاً کافروں میں نااتفاقی ڈلوا دینا ان کے سامنے سے بھاگنا تاکہ وہ تعاقب کریں پھر ان کو ہلاک کے مقام پر لے جانا اسی طرح اور سب مکر درست ہیں لیکن عہد کر کے اس کا توڑنا درست نہیں۔ (نووی)

۲۸۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مَطَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

۲۸۳۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

تشریح ❀ اور صحیحین میں جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

## ۲۹ : بَابُ الْمُبَارَزَةِ وَالسَّلَبِ

## باب: لڑائی میں مقابلہ کے لئے دعوت دینا اور سامان کا بیان

۲۸۳۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ يَحْيَى بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَانِ

۲۸۳۶ : حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے میں نے ابوذر سے سنا وہ قسم کھاتے تھے کہ یہ آیت: هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ (یعنی یہ دونوں دشمن ہیں ایک دوسرے کے جنہوں نے جھگڑا کیا اپنے مالک میں تو مسلمان اسلام کو حق سمجھ کر اس کی تائید کو اللہ کی رضامندی جانتے تھے اور اللہ کے لئے لڑتے تھے اور کافر اسلام کو ناحق جان کر شرک کو سچا دین سمجھ کر اس کے لئے لڑتے تھے) إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ تک ان چھ آدمیوں کے

---

[1] ابن ماجہ مترجم میں اس باب کا ترجمہ سہو کتابت کی وجہ سے رہ گیا تھا۔ (احمد یار)

Marfat.com

خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ فِیْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ اخْتَصَمُوْا فِی الْحُجَجِ يَوْمَ بَدْرٍ۔

باب میں اتری جو بدر کے دن لڑے (مسلمانوں کی طرف سے) تو حمزہ بن عبدالمطلب (سیدالشہداء عم رسولؐ) اور علی بن ابی طالب حیدر کرار اسداللہ الغالب ابن عم النبیؐ) اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب (ابن عم النبی اور کافروں کی طرف سے) عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

تشریح ۞ جب بدر کے دن مقابلہ چھڑ گیا تو قریش کے کافروں میں سے تین شخص عتبہ شیبہ ولید نکلے اور مبارز طلب کیا یعنی کون ہمارے مقابلہ کو آتا ہے یہ پکار انصار کے لوگ ان کے مقابلہ کو گئے انہوں نے کہا ہم تم کو نہیں چاہتے ہم کو اپنے بھائیوں سے لڑنا منظور ہے قریش میں سے جب آنحضرتؐ نے یہ سنا تو فرمایا اے حمزہؓ اٹھ! اے علیؓ اٹھ! اے عبیدہ اٹھ! آخر یہ تینوں بہادر مسلمانوں کی طرف سے نکلے حمزہ نے عتبہ کو مارا اور علی نے ولید کو مارا اور عبیدہ اور عتبہ میں لڑائی ہوتی تھی دونوں زخمی تھے علی اور حمزہ نے اپنے اپنے مقابلوں سے فراغت پا کر شیبہ کو بھی مار لیا اور عبیدہ کو میدان جنگ سے اٹھا لائے ان تینوں کافروں میں عتبہ سردار تھا یعنی ہندہ کا باپ جو معاویہ کا نانا تھا شیبہ اس کا بھائی تھا ولید اس کا بیٹا تھا یہ تینوں مردود حمزہ اور علی شیران خدا کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے۔ ہندہ کو بڑی عداوت حمزہ سے پیدا ہوئی اس نے احد کے دن حمزہ کا کلیجہ نکال کر چبایا۔

۲۸۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ وَعِكْرَمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ۔

۲۸۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے مقابلہ کیا اور اس کو قتل کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کا سامان مجھ کو دیا۔

۲۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَفَّلَهٗ سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ۔

۲۸۳۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حنین کے دن ایک شخص کو مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کا سامان انہی کو دیا۔

۲۸۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ۔

۲۸۳۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کو ملے گا اس کی سند میں سلیمان بن سمرہ بن جندب مختلف فیہ ہے۔

تشریح ۞ یعنی اس کے کپڑے ہتھیار سواری وغیرہ یہ امام کا اختیار ہے جب چاہے جنگ میں لوگوں کو رغبت دلانے کیلئے یہ کہہ دے کہ جو کوئی کسی کو مارے اس کا سامان وہی لے یا کسی خاص ٹکڑی سے کہے تم کو مال غنیمت میں سے اس قدر زیادہ ملے گا شافعی اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابوثور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ یہ حکم دائمی ہے یعنی ہر جنگ

Marfat.com

میں مقتول کا کل سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ امام ایسا وعدہ کرے یا نہ کرے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا یہ حکم دائمی نہیں ہے مگر جب چاہے امام رغبت کے لئے ایسے کہہ دے اگر امام نے کچھ نہ کہا ہو تو ہر ایک مقتول کا سامان مال غنیمت میں شریک ہو کر سب مجاہدین کو برابر تقسیم ہوگا۔

## ۳۰: بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

## باب رات کو چھاپہ مارنا کافروں پر (شب خون) اور عورتوں اور بچوں کا حکم

تشریح ﴿ ﴾ یعنی رات کو جب کافروں پر چھاپہ ماریں اور عورتیں اور بچے بلا قصد مارے جائیں تو کچھ گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ بھی ان ہی میں داخل ہیں لیکن قصداً اور عمداً عورتوں اور بچوں کا اسی طرح بالکل بوڑھوں کا (جو لڑائی کے قابل نہ ہوں مارنا درست نہیں ہے) شافعی سے ایسا ہی منقول ہے ابن عمر کی حدیث صحیحین میں ہے کہ ایک عورت مقتول پائی گئی کسی لڑائی میں تو آنحضرت ﷺ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے قتل سے اور ابو داؤد نے انسؓ سے روایت کیا مرفوعا مت قتل کرو بوڑھے فانی اور نابالغ اور عورت کو اس کی سند میں خالد بن قرز ہے اس میں کلام ہے اور رباح کی حدیث آگے آتی ہے اس کو روایت کیا احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے بھی کہ مت قتل کرو بچوں کو اور مزدور کو اور احمد نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا مت قتل کرو بچوں اور گرجا والوں کو یعنی راہبوں کو جو تارک الدنیا ہوتے ہیں اس کی سند میں ابراہیم بن اسمعیل بن حبیبہ ضعیف ہے لیکن ثقہ کہا اس کو امام احمد نے اور احمد اور اسمعیلی نے کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے چچا سے کہ جب آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو بھیجا ابن ابی الحقیق کے پاس خیبر میں تو منع کیا عورتوں اور بچوں کے قتل سے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور احمد اور ترمذی نے سمرہ سے مرفوعاً روایت کیا قتل کرو بوڑھے مشرکوں کو اور زندہ رکھو ان کے بچوں کو بعضوں نے کہا اجماع ہے اور بچوں کے قتل کے منع نہ ہونے پر جب وہ سپر ہو جائیں لڑنے والوں کے یا خود لڑتے ہوں اور ابو داؤد نے مراسیل میں روایت کیا عکرمہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے حنین میں ایک عورت کی لاش پائی تو فرمایا کس نے قتل کیا اس کو ایک شخص بولا میں نے یا رسول اللہ اس کو غنیمت میں پایا اپنے پیچھے سوار کر لیا جب اس نے گھری نہر دیکھی تو جھکی میری تلوار کی طرف مجھ کو قتل کرنے کے لئے میں نے اس کو مار ڈالا یہ سن کر آپؐ نے انکار نہیں فرمایا اور طبرانی نے کبیر میں اس کو وصل کیا (روضہ)۔

۲۸۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ۔

۲۸۴۰: حضرت صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا اہل الدار کے مشرکوں پر شب خون کرنے کے لئے کہ اس میں عورتیں اور بچے بھی مارے جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بھی انہی میں سے ہیں۔

۲۸۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ عَنْ

۲۸۴۱: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے ابو بکر

Marfat.com

عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا مَاءً لِبَنِیْ فَزَارَةَ فَعَرَّسْنَا حَتّٰی اِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ شَنَنَّاهَا عَلَيْهِمْ غَارَةً فَاَتَيْنَا اَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّتْنَاهُمْ فَقَتَلْنَاهُمْ تِسْعَةً اَوْ سَبْعَةَ اَبْيَاتٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جہاد کیا ہوازن کی قوم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تو ہم ایک پانی پر پہنچے جو بنی فزارہ کا تھا رات کو وہیں اترے جب صبح قریب ہوئی تو ہم ان پر گرے ہر طرف سے چھاپہ مارا اور پانی والوں کے پاس آئے ان پر بھی چھاپہ مارا اور ان میں سے نو یا سات گھروں کے لوگوں کو قتل کیا۔

۲۸۴۲: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰی امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فِیْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنَهٰی عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

۲۸۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو ماری گئی تھی ایک راہ میں آپ ﷺ نے منع فرمایا عورتوں اور بچوں کے قتل سے۔

تشریح ۞ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا جیسے اوپر گزرا۔

۲۸۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا عَلَی امْرَاَةٍ مَقْتُوْلَةٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ فَاَفْرَجُوْا لَهٗ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ فِيْمَنْ يُقَاتِلُ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ اِلٰی خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيْفًا۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْمُرَقَّعِ عَنْ جَدِّهٖ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

۲۸۴۳: حضرت حنظلہ کاتب سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ تو ہم گزرے ایک عورت پر جو قتل کی گئی تھی اور لوگ اس پر جمع تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہاں پہنچے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جگہ کھول دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو لڑتی نہ تھی لڑنے والوں میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا خالد بن ولید کے پاس جا اور کہہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں مت مارو بچوں کو اور عورتوں کو اور مزدور کو۔

تشریح ۞ جو اجرت لے کر ساتھ جاتے ہیں مثلاً بھنگی سقا بڑھئی بیلدار اور مزدور وغیرہ اور داخل ہیں ان میں وہ لوگ بھی جو بنئے بقال کنجڑے سائیس وغیرہ اس زمانہ میں فوج کے ساتھ جاتے ہیں ان کا مارنا روا نہیں لیکن اگر لڑتے ہوں تو ان کو مارنا چاہئے۔

Marfat.com

## ۳۱: بَابُ التَّحْرِيقِ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ

## باب: دشمن کے ملک میں آگ لگانا

۲۸۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمُرَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنَى فَقَالَ ائْتِ أُبْنَى صَبَاحًا ثُمَّ حَرِّقْ ۔

۲۸۴۴: اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اُبنا کی طرف بھیجا جو ایک گاؤں ہے اور فرمایا صبح کو اُبنا میں جا اور آگ لگا دے۔

تشریح ﴿﴾ ابنی ایک مقام ہے فلسطین میں عسقلان اور رملہ کے درمیان وہاں کے لوگ کافر ہوں گے مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو جلا دے شاید یہ حکم ابتداء اسلام میں ہوگا پھر آپؐ نے آگ سے جلانا منع فرمادیا اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ کافروں کو آگ سے جلانا جائز نہیں بخاری نے ابو ہریرہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا اگر تم فلاں اور فلاں کو پاؤ دو شخصوں کو تو آگ سے جلا دینا پھر جب ہم نکلنے لگے تو آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو حکم دیا تھا فلانے فلانے کے جلانے کا لیکن آگ سے اللہ ہی عذاب کرتا ہے تم اگر ان کو پاؤ تو قتل کر ڈالنا لیکن درختوں کا اور بتوں کا اور سامان کا جلانا تو جائز ہے اور کئی احادیث سے اس کی اجازت ثابت ہے جب اس میں مصلحت ہو۔ (روضہ)

۲۸۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً ۔ الْآيَةَ ۔

۲۸۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بنی النضیر کی کھجوریں جلا دیں اور بویرہ کو کاٹ ڈالا (ان کے باغ کا نام تھا جہاں کھجور کے درخت تھے) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا ۔

۲۸۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَفِيهِ يَقُولُ شَاعِرُهُمْ ؎

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

۲۸۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلا دیے اور کٹوا ڈالے اسی باب میں مسلمانوں کا شاعر (حسان بن ثابت) کہتا ہے۔

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

تشریح ﴿﴾ یعنی سہل ہے قریش کے اشراف پر بویرہ میں آگ لگا دینا جو اڑ رہی ہے یہ بنی نضیر کے لوگ یہودی تھے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دغا دیا اور عہد توڑ ڈالا اور کافروں کے شریک ہو گئے اس وقت جب کافروں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم تھا اللہ تعالیٰ کو یہ ناگوار ہوا ان کی تمام جائداد اپنے رسول کو دلوا دی اور وہ قتل کیے گئے اور جلاوطن کیے گئے۔

Marfat.com

## ۳۲ : بَابُ فِدَاءِ الْاُسَارٰى

## باب قیدیوں کوفدیہ کے طور پر دینا

۲۸۴۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَّلَنِي جَارِيَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ مِنْ اَجْمَلِ الْعَرَبِ عَلَيْهَا قِشْعٌ لَهَا فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِلّٰهِ اَبُوكَ اهْبَهَا لِي فَوَهَبْتُهَا لَهُ فَبَعَثَ بِهَا فَفَادَى بِهَا اُسَارٰى مِنْ اُسَارٰى الْمُسْلِمِينَ كَانُوا بِمَكَّةَ ـ

۲۸۴۷: حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم نے ابوبکرؓ کے ساتھ جہاد کیا ہوازن کے ساتھ (ہوازن ایک قوم تھی عرب کی تیرانداز ہوازن ان کے مقام کا نام ہے جو عرفات اور طائف کے درمیان ہے) آنحضرتؐ کے زمانہ میں ابوبکرؓ نے انعام کے طور پر مجھے ایک لڑکی دی بنی فزارہ کی جو عرب کی قوموں میں بہت خوبصورت لوگوں سے تھی وہ ایک پوستین پہنے ہوئے تھی میں نے اس کا کپڑا ابھی نہیں کھولا یہاں تک کہ میں مدینہ میں آیا آنحضرتؐ مجھ سے ملے بازار میں اور فرمایا تیرا باپ بزرگ تھا (جس نے تیری مثل بیٹا جنا) اس عورت کو مجھے ہبہ کر دے میں نے آپ کو ہبہ کر دی آپؐ نے اس عورت کو بھیج دیا فدیہ میں اور اس کے بدل کئی مسلمان قیدیوں کو چھڑایا جو مکہ میں تھے۔

تشریح ❀ معلوم ہوا کہ امام کسی کو کوئی چیز انعام دے کر پھر اس کو پھیر لے تو بھی درست ہے جب اس میں کوئی مصلحت ہو آپؐ نے حضرت صفیہ کو پہلے وحیہ کو دیا تھا پھر ان سے پھیر لیا۔

## ۳۳ : بَابُ مَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

## باب : اگر کافر مسلمانوں سے کوئی چیز لے کر اپنے ملک میں پہنچ گئے پھر مسلمان کافروں پر غالب ہوئے اور وہی چیز ہاتھ آئی

تشریح ❀ تو اس کے اصلی مالک کو دے دی جائے گی اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔

۲۸۴۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

قَالَ وَاَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ

۲۸۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ان کا ایک گھوڑا چل دیا اس کو کافروں نے لے لیا پھر مسلمان ان کافروں پر غالب ہوئے (اور وہ گھوڑا ہاتھ آیا) تو وہ گھوڑا ابن عمر کو دے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ان کا ایک غلام بھی بھاگ گیا اور نصاری سے مل گیا پھر مسلمان نصاری پر غالب ہوئے اور غلام پکڑا گیا) تو خالد بن ولید نے وہ غلام ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پھیر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ کی وفات کے بعد۔

تشریح ﴿﴾ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا اور مسلم نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ کی اونٹنی عضباء کو کافر لے گئے پھر ایک عورت اس پر چڑھ کر مسلمانوں کے پاس آئی اس نے نذر کی اس کے نحر کرنے کی آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو نذر گناہ کی ہو یا اپنی ملک میں نہ ہو وہ پوری نہ کی جائے شافعی اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے کہ کافر غلبہ سے مسلمانوں کے کسی چیز کے مالک نہ ہوں گے اور جب وہ چیز پھر ہاتھ آئے اس کا مالک لے لے گا غنیمت کی تقسیم سے پہلے یا اس کے بعد اور حضرت علی اور زہری اور عمرو بن دینار اور حسن سے یہ منقول ہے کہ مالک وہ چیز نہ دی جائے گی اور غنیمت حاصل کرنے والوں کو تقسیم ہوگی اور عمر اور سلیمان بن ربیعہ اور عطا اور لیث اور مالک اور احمد اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ اگر مالک نے غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے اپنی چیزوں کو پایا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر تقسیم کے بعد پایا تو قیمت دے کر لے اور دارقطنی نے ابن عباس سے مرفوعاً ایسا ہی روایت کیا اور اس کی سند بہت ضعیف ہے (روضہ)۔

## ۳۴ : بَابُ الْغُلُوْلِ

## باب غنیمت میں چوری کرنے کا بیان

۲۸۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ بِخَيْبَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا : عَلَى صَاحِبِكُمْ فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَتَغَيَّرَتْ لَهُ وُجُوْهُهُمْ فَلَمَّا رَاَى ذَالِكَ قَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

۲۸۴۹ : حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص اشجع کا خیبر میں مر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو تو لوگوں کو یہ برا معلوم ہوا اور ان کے منہ بدل گئے جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں چوری کی زید نے کہا پھر لوگوں نے اس کا اسباب دیکھا (کہ اس نے کیا چیز چرائی) تو چند نگینے نکلے یہود کے نگینوں میں سے جن کی قیمت دو درہم کی بھی نہ ہوگی۔

تشریح ﴿﴾ لوگوں کو برا معلوم ہوا یعنی آپ کا یہ فرمانا کہ تم اس پر نماز پڑھ لو میں نہیں پڑھتا ان کو رنج ہوا کہ اگر ہم بھی شاید مریں اور آپ ہم پر بھی نماز نہ پڑھیں جب آپ نے اس کی وجہ بتلائی تو ان کی تسلی ہوئی معلوم ہوا کہ غنیمت کے مال میں چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے گو مطلق چوری بھی گناہ ہے مگر یہ اس سے زیادہ ہوئی کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی حق تلفی کی۔

۲۸۵۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ

۲۸۵۰ : حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اسباب کی نگہبانی پر (جو اونٹ پر لدا تھا) ایک شخص مقرر تھا جس کو لوگ کرکرہ کہتے تھے وہ مر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے لوگ دیکھنے

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَلَيْهِ كِسَاءً اَوْ عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا ـ

گئے اس کو تو ایک عبا پائی یا کملی اس پر جو اس نے چرائی تھی غنیمت کے مال میں سے۔

۲۸۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عِيْسَى بْنِ سِنَانٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِلٰى جَنْبِ بَعِيْرٍ مِنَ الْمَقَاسِمِ ثُمَّ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنَ الْبَعِيْرِ فَاَخَذَ مِنْهُ قَرَدَةً يَعْنِىْ وَبَرَةً فَجَعَلَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ اَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ فَمَا فَوْقَ ذَالِكَ فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْغُلُوْلَ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَنَارٌ وَنَارٌ ـ

۲۸۵۱: حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی حنین کے دن غنیمت کے اونٹ کے بازو کے پاس پھر آپ ﷺ نے اونٹ میں سے کچھ لیا معلوم ہوا کہ ایک بال تھا آپ ﷺ نے اس کو اپنی دونوں انگلیوں میں تھاما فرمایا اے لوگو یہ تمہاری غنیمتیں ہیں داخل کرو دھاگے اور سوئی کو بھی اور جو اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم ہو اس لئے کہ چوری کرنا غنیمت کے مال میں عار اور عذاب ہوگا قیامت کے دن چوری کرنے والے پر اس کی سند میں عیسیٰ بن سنان ہے جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔

تشریح ۞ یعنی قیامت کے دن اس کی چوری ظاہر کی جائے گی تو لوگوں میں رسوائی ہوگی اس کے سوا عذاب جدا نہ ہوگا اور جس قدر ذرہ سی چیز ہو اس کی چوری جب کھلے گی تو اور زیادہ رسوائی ہے اس لئے مومن کو چاہئے کہ غنیمت کا کل مال حاکم کے سامنے حاضر کرے ایک سوئی یا دھاگہ بھی اپنے پاس رکھ نہ چھوڑے۔

## ۳۵ : بَابُ النَّفْلِ

## باب انعام دینا

۲۸۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مُسْلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ ـ

۲۸۵۲: حضرت حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نفل (انعام جو لڑائی کے وقت امام ایک یا کئی مجاہدین کے لئے وعدہ کرے) یا ثلث مال کا خمس لینے کے بعد۔

تشریح ۞ جب غنیمت کا مال ہاتھ آئے تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہے وہ تو امام نکال لے اور باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کئے جائیں تو امام کو اختیار ہے کہ ان چار باقی حصوں میں سے جتنا چاہے انعام کسی خاص شخص یا خاص جماعت کے لئے تجویز کرے امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے اور سعید بن المسیب اور شافعی اور ابو عبید نے کہا کہ امام اگر انعام کا وعدہ کرے تو خمس خمس میں سے کرے جو اللہ و رسول کا حصہ ہے۔

۲۸۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الزُّرَقِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ الْاَعْرَجِ عَنْ

۲۸۵۳: حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لشکر پہلے پہل جاتا لڑنے کے لئے تو ربع غنیمت کے انعام کا وعدہ کرتے (اور تین ربع میں

Marfat.com

اَبِي اُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ فِي الْبَدَاةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ۔

سارا لشکر شریک ہوتا ) اور لوٹتے وقت تو ثلث کا انعام فرماتے ( کیونکہ لوٹتے وقت پھر لڑائی کرنا بہت شاق ہوتا ہے اسلئے )۔

۲۸۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَنَا رَجَاءُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَا نَفَلَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَرُدُّ الْمُسْلِمُونَ قَوِيُّهُمْ عَلٰى ضَعِيفِهِمْ۔

قَالَ رَجَاءٌ فَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسٰى يَقُولُ لَهُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي الْبَدَاةِ الرُّبُعَ وَحِينَ قَفَلَ الثُّلُثَ فَقَالَ عَمْرٌو اُحَدِّثُكَ عَنْ اَبِي عَنْ جَدِّي وَتُحَدِّثُنِي عَنْ مَكْحُولٍ۔

۲۸۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد نفل (انعام) نہیں ہے بلکہ قوی مسلمان ضعیف مسلمان کو مال غنیمت پھیر دے گا (رجاء نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا عمرو بن شعیب سے میں نے سلیمان بن موسیٰ سے سنا وہ کہتے تھے عمرو بن شعیب سے مجھ سے حدیث بیان کی مکحول نے حبیب بن مسلمہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے انعام دیا شروع جنگ میں ربع مال غنیمت کا اور جب لوٹے اور دوبارہ جنگ کی ضرورت واقع ہوئی تو ثلث مال غنیمت کا انعام دیا عمرو نے کہا میں تجھ سے اپنے باپ کی حدیث بیان کرتا ہوں دادا سے اور تو مکحول کی روایت بیان کرتا ہے۔

تشریح ۞ یعنی مال غنیمت میں سب مسلمان برابر شریک ہوں گے اور برابر حصہ پائیں گے جو لوگ قوی ہوں اور زیادہ جنگ کریں وہ دوسروں میں سے زیادہ انعام کے طور پر کچھ نہ پائیں گے۔ عمرو نے مکحول کی روایت کو ضعیف سمجھا حالانکہ مکحول ثقہ ہے اور یہ حدیث ثابت ہے آنحضرت ﷺ سے اور تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا اور انعام دینے کو جائز سمجھا۔

## ۳۶: بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ

## باب غنیمت بانٹنے کا بیان

۲۸۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَسْهَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ۔

۲۸۵۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خیبر کے دن حصہ دیا سوار کو تین حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ۔

تشریح ۞ تو سوار کو دو حصے دلائے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا اور پیدل کو ایک حصہ ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے اور ابن عمر کی یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور انس اور عروہ بارقی سے ایسا ہی منقول ہے اور امام احمد نے زبیر سے ایسا ہی روایت کیا اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور دار قطنی اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ابراہیم سے اور ترمذی اور نسائی نے ابو ہریرہؓ سے اور امام مسلم نے جریر سے اور ابو داؤد نے عتبہ بن عبید سے اور امام احمد نے جابر اور اسماء بنت یزید سے ایسا ہی روایت کیا اور اس کے سوا اور بھی کئی حدیثیں ہیں اور جمہور علماء کا قول یہی ہے اور ایک جماعت علماء اس طرف گئے ہیں کہ سوار کو دو حصے ملیں گے ایک حصہ اس کا اور ایک اس کے گھوڑے کا اور پیدل کو ایک حصہ ملے گا اور انہوں نے دلیل مجمع بن جاریہ کی حدیث سے جو احمد اور ابو داؤد نے

Marfat.com

روایت کی کہ خیبر تقسیم کیا گیا حدیبیہ والوں پر تو آنحضرت ﷺ نے اس کے اٹھارہ حصے کیے اور کل لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے آپؐ نے سوار کو دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور ابوحنیفہ نے اسی پر عمل کیا ہے اور ابوداؤد نے کہا اس حدیث میں وہم ہے کیونکہ سوار تین سو بیان کیے حالانکہ وہ دو سو تھے اور اس تقسیم میں قوی اور ضعیف اور جس نے لڑائی کی اور جس نے نہیں کی سب برابر ہیں ابوداؤد اور حاکم نے ابن عباس سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ نے بدر کی لوٹ کو برابر تقسیم کیا جب جھگڑا ہوا ان لوگوں میں جو لڑتے تھے اور جو نہیں لڑتے تھے صحیح کہا اس کو ابوالفتح نے اقتراح میں کہ یہ بخاری کی شرط پر ہے اور امام احمد نے عبادہ بن صامت سے ایسا ہی روایت کیا اور امام احمد نے سعد بن مالک سے روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص صرف لوگوں کی کمک پر رہتا ہے اور اس کا حصہ برابر ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا تیری ماں روئے تم روزی دیئے جاتے ہو اور مدد کیے جاتے ہو اپنے ناتواں لوگوں ہی کی وجہ سے اور بخاری اور نسائی نے مصعب بن سعد سے روایت کیا اور صحیح کہا اور حجۃ اللہ میں ہے کہ جس کو حاکم لشکر کے کاموں کے لئے بھیجے قاصد اور جاسوس اور نگہبان اور مخبران سب کو ایک ایک حصہ ملے گا لڑنے والوں کی مثل اگرچہ لڑائی میں حاضر نہ ہوں جیسے آپؐ نے حضرت عثمان کو حصہ دلایا بدر کے دن حالانکہ وہ اس میں شریک نہ تھے (روضہ)۔

## ۳۷: بَابُ الْعَبِيْدِ وَالنِّسَاءِ يَشْهَدُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

## باب اگر غلام یا عورتیں لشکر میں شریک ہوں

۲۸۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ۔

قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ وَكِيْعٌ كَانَ لَا يَاْكُلُ اللَّحْمَ ، قَالَ غَزَوْتُ مَعَ مَوْلَايَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ فَلَمْ يَقْسِمْ لِيْ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاُعْطِيْتُ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ سَيْفًا وَكُنْتُ اَجُرُّهٗ اِذَا تَقَلَّدْتُّهٗ۔

۲۸۵۶: حضرت عمیر سے روایت ہے جو مولیٰ (غلام آزاد) تھا ابی اللحم وکیع کا' کہا (ابی اللحم گوشت نہیں کھاتا تھا تو اسکا نام لوگوں نے ابی اللحم رکھ دیا لحم کہتے ہیں گوشت کو) میں نے جہاد کیا اپنے مالک (ابی اللحم) کے ساتھ خیبر کے دن اور میں غلام تھا تو مجھ کو غنیمت کے مال میں سے حصہ نہیں ملا اور خانگی اسباب میں سے ایک تلوار مجھ کو ملی اور جب میں اسکو کمر سے باندھتا تو وہ تلوار زمین پر گھسٹتی رہتی۔

تشریح ۞ اس وجہ سے کہ تلوار لمبی ہوگی یا ان کا قد چھوٹا ہوگا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے بھی روایت کیا اور جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ غلام یا عورت کو جو لشکر میں شریک ہو حصہ نہ ملے گا لیکن امام جو مناسب سمجھے انعام کے طور پر ان کو دے مسلم نے ابن عباس سے روایت کیا ایک شخص نے ان سے پوچھا غلام اور عورت کا کوئی حصہ معین تھا جب وہ لوگوں کے ساتھ حاضر ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان دونوں کا کوئی حصہ معین نہ تھا مگر یہ کہ لوٹ میں سے کچھ ان کو دیا جائے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپؐ جہاد میں عورتوں کو رکھتے تھے وہ دوا کرتیں زخمیوں کی اور غنیمت میں سے کچھ انعام ان کو دیا جاتا لیکن حصہ ان کا مقرر نہیں کیا گیا اور احمد اور ابوداؤد اور نسائی میں حشرج بن زیاد سے روایت کیا کہ ان کی دادی پانچ عورتوں کے ساتھ خیبر کے جہاد میں نکلیں آپؐ نے ان کو حصہ دلایا مردوں کی

Marfat.com

طرح اس کی سند میں ایک شخص مجہول ہے خطابی نے کہا اس کی سند ضعیف ہے اس سے حجت قائم نہ ہوگی اور ترمذی نے اوزاعی سے روایت کیا مرسلاً کہ آپؐ نے لڑکوں کو حصہ دلایا خیبر میں اور یہ مرسل ہے اس سے بھی حجت لینا ٹھیک نہیں (روضہ مختصراً)۔

۲۸۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ قَالَتِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ وَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِی الْجَرْحٰی وَاَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی۔

۲۸۵۷: حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ میں نے جہاد یعنی مشرک لوگوں سے تو ان کو بلا تیں باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات بار یعنی سات جہادوں میں میں شریک تھی جب مرد چلے جاتے تو میں ان کے ڈیروں میں رہتی (ان کے اسباب کی محافظت کرتی) اور ان کے لئے کھانا پکاتی اور زخمیوں کا علاج کرتی اور بیماروں کی خبر لیتی۔

## ۳۸: بَابُ وَصِيَّةِ الْاِمَامِ

## باب حاکم کیا کہے فوج سے جب جہاد کو جانے لگے

۲۸۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنِیْ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ اَبُوْ رَوْقٍ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْعَرِيْفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ سِيْرُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا۔

۲۸۵۸: حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک ٹکڑی میں بھیجا تو فرمایا چلے جاؤ اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں اور جو کوئی کافر ہے اللہ کا اس سے لڑو اور مثلہ مت کرو (ناک اور کان مت کاٹو) اور کافر کے دغا مت کرو (یعنی عہد شکنی نہ کرو اور لوٹ مار کے مال میں چوری مت کرو اور بچے کو مت مارو۔

تشریح ﴿﴾ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور نہ عورت کو نہ شیخ فانی کو (یعنی ایسے بوڑھے کو جو لڑائی کے قابل نہ رہا ہو)۔

۲۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِیُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ رَجُلًا عَلٰی سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا اَنْتَ لَقِيْتَ عَدُوَّكَ

۲۸۵۹: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب کسی شخص کو سردار بناتے کسی ٹکڑی کا تو اس کو اپنی ذات کے لئے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتے اور جو اور مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان سے نیک سلوک کرنے کی تو آپؐ فرماتے جہاد کرو اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں اور جو اللہ کو نہ مانے اس سے لڑو جہاد کرو اور عہد توڑو اور چوری مت کرو اور مثلہ مت کرو اور بچہ کو مت مارو اور جب دشمن سے ملے یعنی مشرک لوگوں سے تو ان کو بلا تیں باتوں میں سے ایک بات کی طرف پھر ان میں سے جون سی بات پر وہ راضی ہوں اس کو

Marfat.com

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِلَالٍ اَوْ خِصَالٍ فَاَيَّتُهُمْ اَجَابُوْكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَاَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنْ اَبَوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَسَلْهُمْ اِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَاِنْ فَعَلُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَبِيْكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ اٰبَائِكُمْ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ يَنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ فِيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ اَمْ لَا ۔

قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَبَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

مان لے اور باز رہ ان کو ستانے سے (وہ تین باتیں یہ ہیں) پہلے ان کو بلا اسلام کی طرف اگر وہ قبول کر لیں تو باز رہ ان سے (یعنی ان کے جان اور مال کو ایذاء مت دے) لیکن کہہ ان سے کہ اپنے ملک سے مسلمانوں کے ملک میں چلے آئیں (جہاں مسلمانوں نے ہجرت کی ہے یعنی دارالکفر سے ہجرت کر کے دارالاسلام میں آ جائیں یہ ہجرت آنحضرتؐ کے زمانہ میں فرض تھی پھر مکہ فتح ہونے کے بعد اس کی فرضیت جاتی رہی اور بعضوں نے کہا قیامت تک یہ باقی ہے اور اب بھی جو لوگ دارالکفر میں مسلمان ہوں ان کو دارالاسلام میں چلے آنا واجب ہے) اور ان سے بیان کر دے کہ اگر وہ ہجرت کر لیں گے تو جو فائدے مہاجرین کو ملتے ہیں وہ ان کو ہوں گے اور جو سزائیں (قصور کے بدل مہاجرین کو دی جاتی ہیں وہی ان کو دی جائیں گی اگر وہ ہجرت کرنے سے انکار کریں تو ان کا حکم گنوار دیہاتی مسلمانوں کا سا ہوگا (جو جنگلوں میں رہتے ہیں) اور اللہ کا حکم جو مومنوں پر جاری ہوتا ہے ان پر جاری ہوگا اور ان کو لوٹ کے مال میں اور اس مال میں جو بلا جنگ کافروں سے ہاتھ آئے کچھ حصہ نہ ہوگا مگر اس حالت میں جب وہ جہاد کریں مسلمانوں کے ساتھ مگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے کہہ جزیہ دینے کے لئے اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تو قبول کر لے ان سے اور باز رہ ان سے (ان کے قتل سے یا مال لینے سے کیونکہ وہ ذمی ہو گئے ان کا جان و مال محفوظ ہو گیا) اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ ان پر اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ کا محاصرہ کرے (یعنی اس کو گھیر لے) پھر قلعہ والے تجھ سے کہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ دے تو مت ذمہ دے اللہ اور رسول کا ان کو بلکہ اپنا اپنے باپ کا اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اگر تم اپنا ذمہ یا اپنے باپ دادوں کا ذمہ توڑ ڈالو تو یہ اس سے آسان ہے تم پر کہ اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑ و اور اگر تو کسی قلعہ کا محاصرہ

Marfat.com

کرے پھر قلعہ والے یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر وہ قلعہ سے نکل آئیں گے تو اس شرط پر ان کو مت نکال بلکہ اپنے حکم پر نکال اس لئے کہ تو نہیں جان سکتا اللہ کے حکم پر ان کے بارے میں چلے گا یا نہیں علقمہ نے کہا میں نے یہ حدیث مقاتل بن حبان سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے مسلم بن ہیضم نے نعمان بن مقرن سے انہوں نے آنحضرتؐ سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ فئی اور غنیمت میں دیہات کے مسلمانوں کا حصہ نہیں جو اپنے ہی وطن میں رہے اسلام لانے کے بعد بشرطیکہ وہ جہاد میں شریک نہ ہوں دوسرے یہ کہ ہر ایک کافر سے جزیہ لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی کتابی ہو یا غیر کتابی اور ابو حنیفہ کے نزدیک عرب مشرک سے جزیہ لینا درست نہیں وہ یا اسلام لائیں یا قتل کئے جائیں اور شافعی نے کہا جزیہ نہ لیا جائے گا مگر اہل کتاب یا مجوس سے عرب ہوں یا عجم (طیبی)

## ۳۹ : بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ

## باب امام کی اطاعت کا بیان

۲۸۶۰ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَى الْاِمَامَ فَقَدْ عَصَانِيْ ۔

۲۸۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امام (یعنی حاکم اسلام کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امام کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

تشریح ۞ حدیث سے یہ نکلا کہ امام کی اطاعت فرض ہے اور اس کی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے مگر یہ جب تک ہے کہ امام کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو اگر مسئلہ اختلافی ہو اور امام ایک قول پر چلنے کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرنا چاہئے لیکن جو بات صریح اور بالاتفاق شریعت کے خلاف ہو اس میں اطاعت نہ کرنا چاہئے دوسری حدیث میں ہے کہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔

۲۸۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ ۔

۲۸۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو اگر چہ تمہارے اوپر سردار بنایا جائے ایک حبشی جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

تشریح ۞ یعنی احمق اور بے وقوف کیونکہ چھوٹے سر والا اکثر احمق ہوتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی چھوٹے سر والا امامت کبریٰ کے لائق ہے کیونکہ امامت کبریٰ کے لئے قریشی ہونا شرط ہے بلکہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ امام کے حکم سے اگر کسی لشکر یا ٹکڑی کا سردار اس قسم کا بیوقوف شخص بھی بنایا جائے تو بھی امام کے حکم کی اطاعت کرنا چاہئے اور اس بیوقوف کی سرداری پر اعتراض اور اس کی مخالفت نہ کرنا چاہئے اور بعضوں نے کہا یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا یعنی اگر بالفرض حبشی بھی تمہارا امام ہو تو اس کی اطاعت بھی لازم ہے اور اس حدیث میں کمال ترغیب ہے اور امام اور حاکم کی اطاعت کی۔

Marfat.com

۲۸۶۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ ۔

۲۸۶۲: حضرت ام الحصین سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر حبشی غلام امیر بنایا جائے (یعنی سردار) نکٹا کن کٹا تو بھی اس کی بات سنو اور مانو جب تک وہ اللہ کی کتاب کے موافق تم کو لے چلے۔

۲۸۶۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى الرَّبَذَةِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِذَا عَبْدٌ يَؤُمُّهُمْ فَقِيْلَ هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ فَذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ ﷺ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ ۔

۲۸۶۳: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ ربذہ میں پہنچے (حضرت عثمان کی خلافت میں ابوذر پر لوگوں نے بلوہ کیا بعض مسائل کی وجہ سے انہوں نے مصلحت کے خیال سے ان کو ربذہ میں جو مدینہ منورہ کے باہر ایک مقام ہے روانہ کر دیا ابوذر وہیں رہے اور وہیں دفن ہوئے راضی ہوا اللہ ابوذر غفاری سے جو بڑے درجہ کے صحابی اور عاشق رسولؐ اور محب اہلبیت نبوی تھے) تو نماز کی تکبیر ہوئی ایک غلام لوگوں کی امامت کرتا تھا لوگوں نے اس سے کہا یہ ابوذر ہیں اس نے پیچھے ہٹنا چاہا (امامت کے مقام سے ابوذر نے کہا مجھ کو وصیت کی میرے جانی محبوبؐ نے کہ بات سن اور کہا مان اگرچہ حبشی غلام ہوا اعضاء کٹا ہوا۔

تشریح ۞ یعنی ایسے شخص کی بھی سرداری سے انکار مت کرنا کہ دین میں فساد پیدا نہ ہو اور مسلمانوں میں نا اتفاقی نہ پھیلے ہر حال میں جماعت کے اتفاق کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر کسی امر مستحب یا مسنون کی وجہ سے اتفاق ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو جب تک یہ اندیشہ باقی رہے اس امر مستحب یا مسنون سے باز رہ سکتے ہیں لیکن جہاں تک ہو سکے حکمت عملی لوگوں کو سمجھا دینا چاہئے کہ یہ فعل مستحب اور سنت رسول ﷺ ہے اور اس کے لئے فساد کرنا صریح بے ایمانی ہے۔

## ۴۰: بَابُ لَا طَاعَةَ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

## باب اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنا چاہئے

۲۸۶۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلٰى بَعْثٍ وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمَّا انْتَهٰى

۲۸۶۴: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے علقمہ بن مجزر کو ایک لشکر کا سردار کیا میں بھی اس میں تھا جب وہ اپنے جہاد کے اخیر مقام پر پہنچے یا راہ میں تھے تو لشکر میں سے ایک گروہ نے ان سے اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی اور اس گروہ کا سردار عبداللہ بن

Marfat.com

إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ ابْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْ قَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ . أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَمَا أَنَا بِآمِرِكُمْ بِشَيْئٍ إِلَّا صَنَعْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ قَالَ أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْزَحُ مَعَكُمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلَا تُطِيعُوهُ.

حذافہ بن قیس سہمی کو کیا میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے عبداللہ کے ساتھ جہاد کیا ایک بار وہ راہ میں تھے لوگوں نے تاپنے کے لئے آگ جلائی یا کچھ بنانے کے لئے (یعنی پکانے اور کام کے لئے) عبداللہ بولا اس میں ذرا ظرافت تھی (خوش طبعی) کیا تم پر میری بات سننا اور میرا حکم ماننا واجب نہیں ہے لوگ بولے البتہ واجب ہے عبداللہ نے کہا پھر میں جس بات کا تم کو حکم کروں اس کو تم کرو گے انہوں نے کہا ہاں عبداللہ نے کہا تو میں تم کو قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود پڑو تو بعض لوگ کھڑے ہوئے اور کمر باندھی (آگ میں کودنے کے لئے) جب عبداللہ نے دیکھا کہ واقعی وہ کودنے کو تیار ہیں تو کہا تھامو اپنی جانوں کو میں تم سے ٹھٹھا کرتا تھا جب آنحضرت سے پاس لوٹ کر آئے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو کوئی تم کو ان میں سے اللہ کی نافرمانی کرنے کا تو اس کی اطاعت نہ کرو۔

تشریح ﴿۱﴾ اور اس کی بات ہرگز مت مانو اگرچہ وہ امام ہو یا حاکم یا خلیفہ یا بادشاہ یا رئیس یا سردار اللہ کی اطاعت سب پر مقدم ہے پھر جب امام کی اطاعت برخلاف شریعت منع ہوئی تو کسی مجتہد یا عالم کی اطاعت برخلاف حکم خدا اور رسول کیوں جائز ہوگی اس حدیث سے تقلید ناجائز کی جڑ کٹ گئی اور یہ بھی نکلا کہ جو بادشاہ یا امام شریعت کے خلاف حکم دے تو اس کی بات نہ ماننا چاہئے بلکہ اس کو شریعت کی اطاعت کے لئے مجبور کرنا چاہئے اگر شریعت کی اطاعت قبول نہ کرے تو اس مردود کو فوراً معزول کر کے دوسرے کسی قریشی پرہیزگار کو اپنا امام یا بادشاہ بنانا چاہئے یہی اسلام کا طریقہ ہے اور یہی حکم خدا ہے۔

۲۸۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ .

۲۸۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی پر اطاعت کرنا واجب ہے ہر ایک کام میں جس کو پسند کرے یا ناپسند مگر جب اس کام کا حکم کیا جائے جو گناہ ہو پھر جب گناہ کا حکم کیا جائے تو ہرگز نہ سنے اور ہرگز نہ مانے۔

۲۸۶۶ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ح

۲۸۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَيَلِيْ اُمُوْرَكُمْ بَعْدِيْ رِجَالٌ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَيَعْمَلُوْنَ بِالْبِدْعَةِ وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُهُمْ كَيْفَ اَفْعَلُ قَالَ تَسْئَالُنِيْ يَابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ ـ

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمہارے حاکم ایسے لوگ ہوں گے جو بجھا دیں گے سنت کو (یعنی سنت پر چلنا چھوڑ دیں گے) اور عمل کریں گے بدعت پر (یعنی نئی بات پر جو دین میں نکالی جائے جس کی دلیل کتاب وسنت سے نہ ہو) اور دیر کریں گے نماز میں اس کے وقتوں سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں ایسے حاکموں کو پاؤں تو کیا کروں آپؐ نے فرمایا اے ام عبد کے بیٹے تو مجھ سے پوچھتا ہے کیا کروں جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے۔

## ۴۱: بَابُ الْبَيْعَةِ

## باب بیعت کا بیان

۲۸۶۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَالْاَثَرَةِ عَلَيْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْلَ الْحَقَّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ـ

۲۸۶۷: حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی سننے اور اطاعت کرنے پر سختی اور آسانی دونوں حالتوں میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور اس حالت میں بھی کہ ہمارے اوپر دوسرا مقدم رکھا جائے (عہدے اور خدمت اور معاش میں یا مال غنیمت میں سے اس کو زیادہ حصہ دیا جائے) اور بیعت کی ہم نے اس بات پر کہ جو شخص حکومت کے لائق ہے اس کی حکومت میں ہم جھگڑا نہ کریں گے اور سچی بات کہیں جہاں ہم ہوں اللہ کے کاموں میں یا اللہ کی رضامندی میں ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہ ڈریں گے۔

تشریح ۞ یعنی جس بات میں اللہ کی خوشی ہو یعنی ثواب اور عبادت کے کام میں کسی کی بدگوئی سے ہم کو ڈر نہ ہو یہ شان ہے مومنین کاملین کی کہ وہ سنت پر چلنے میں کسی کا ڈر نہیں کرتے اگرچہ لوگ وہابی کہیں یا لا مذہب کہیں شیعہ کہیں یا شبہہ اور مجسمہ کہیں اہل حدیث کے نام اہل بدعات نے بہت سے رکھے ہیں جب وہ آمین اور رفع یدین اور قرات فاتحہ خلف الامام کرتے ہیں تو بدعتی ان کو لا مذہب کہتے ہیں اور جب شرک کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں جیسے غیر خدا کے پکارنے یا عبادت کرنے یا مدد مانگنے سے تو وہابی کہتے ہیں اور جب رب العالمین کی صفات جیسے استوا ضحک نزول وغیرہ ثابت کرتے ہیں تو مشبہہ کہتے ہیں جب ید وجہ عین ساق قدم صوت کا اثبات کرتے ہیں تو مجسمہ کہتے ہیں جب اہل بیت کی فضیلت بیان کرتے ہیں اور اہل شام اور بنی امیہ کی ہجو تو شیعہ کہتے ہیں جب جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کے زیادہ فضائل بیان کرتے تو تفضیلیہ کہتے ہیں لیکن ان سب تہمتوں سے اہل حدیث کو کوئی ڈر نہیں اور وہ بدعتیوں کے عیب جوئی بلکہ سب وشتم سے بھی نہیں ڈرتے اور بلا کھٹکے حدیث پر عمل کرتے ہیں یہ حدیث اصل ہے صوفیہ کی بیعت کی بھی کیونکہ

Marfat.com

صوفیہ کی بیعت یہی ہے کہ آدمی گناہوں سے توبہ کرے ایک شخص صالح کے ہاتھ پر اور ذکر الٰہی اور عبادت میں مستغرق ہو اور دنیا سے جہاں تک ہو سکے بے تعلقی کرے اور اس حدیث میں بیعت لی آپ نے صبر پر اور اثبات پر اور شرع پر اطاعت پر اور حاکم کی اطاعت پر اور یہ دونوں ایک ہی قسم میں سے ہیں۔

۲۸۶۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْاَمِينُ ( اَمَّا هُوَ اِلَيَّ فَحَبِيبٌ وَاَمَّا هُوَ عِنْدِي فَاَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةً اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْ تِسْعَةً فَقَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ) اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ فَقَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيمُوا الصَّلٰوةَ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوْا وَتُطِيعُوْا وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً ) وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ اُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهٗ فَلَا يَسْاَلُ اَحَدًا يُنَاوِلُهٗ اِيَّاهُ۔

۲۸۶۸: حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے سات یا آٹھ یا نو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سن کر ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کر چکے اب کس بات پر بیعت کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کو پوجو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازوں کو ادا کرو اور بات سنو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ کسی شخص سے کچھ مت مانگو راوی نے کہا پھر میں نے ان لوگوں میں سے کسی کو دیکھا اس کا کوڑا زمین پر گر پڑتا لیکن وہ کسی سے نہ کہتا کہ مجھ کو کوڑا اٹھا دے۔

تشریح ﴿﴾ یہ بات عادت میں داخل ہے کہ جب آدمی گھوڑے یا اور کسی سواری پر ہو اور اس کا کوڑا گر پڑے تو کسی سے بھی کہتا ہے بھائی ذرا میرا کوڑا اٹھا دے اور ہر ایک راہ چلتا یہ کام کر دیتا ہے بلکہ اگر کوئی نہ کرے تو لوگ اس کو برا کہیں گے مگر ان لوگوں نے جن کو آپ نے بیعت میں فرمایا تھا کہ کسی سے کچھ مت مانگنا اتنا کام بھی اپنا کسی اور سے کرانا گوارا نہ کیا یہ بہت بڑا مرتبہ ہے کہ آدمی سوا اپنے مالک کے کسی سے درخواست نہ کرے نہ کسی سے کچھ مانگے اور چونکہ یہ کام بہت مشکل تھا اور ہر ایک شخص اس کو کہ نہیں سکتا تھا لہٰذا آپ نے آہستہ سے اس کو فرمایا اس حدیث سے بھی صوفیہ کی بیعت کی اصل ثابت ہوتی ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ ایک ہی شیخ سے آدمی دو یا تین بار بیعت کر سکتا ہے مختلف کاموں پر یا ایک ہی کام پر زیادہ مضبوطی کے لئے۔

۲۸۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَتَّابٍ مَوْلٰى هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَقَالَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ

۲۸۶۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہم نے بیعت کی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ فرما دیا جہاں تک تم سے ہو سکے۔

تشریح ﴿﴾ سبحان اللہ آپ ماں باپ سے زیادہ اپنی امت کے لوگوں پر مہربان تھے آپ نے فرمایا جہاں تک تم سے ہو سکے تاکہ وہ لوگ جھوٹے نہ ہوں جب کسی ایسی بات کا ان کو حکم دیا جائے جو ان کی طاقت سے خارج ہو۔

Marfat.com

۲۸۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَ ذَالِكَ حَتَّى يَسْاَلُهُ اَعَبْدٌ هُوَ۔

۲۸۷۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ غلام ہے پھر اس کا مالک آیا اس کو ڈھونڈتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اس غلام کو میرے ہاتھ بیچ ڈال پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو خریدا دو کالے غلام دے کر (اس کے بدل) بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے بیعت نہیں لی جب تک آپؐ دریافت نہ کر لیتے کہ وہ غلام ہے۔

## ۴۲: بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

## باب بیعت کا پورا کرنا ضروری ہے

تشریح عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ جہاں ہاتھ پر ہاتھ مار کر کوئی اقرار کیا تو بیعت ہوگئی اب اس کا خلاف کرنا نہایت درجہ مذموم اور مروت اور شرافت کے خلاف سمجھتے تھے اور اب تک مسلمانوں میں اس کا لحاظ باقی ہے بیعت میں جو اقرار کرتے ہیں اس کو ضرور پورا کرتے ہیں۔

۲۸۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى لَهُ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهُ۔

۲۸۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا نہ ان کو دیکھے گا قیامت کے دن نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ کی مار ہے ایک تو وہ شخص جو ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہے ایک بے آب جنگل میں اور مسافر کو روکتا ہے (پینے نہیں دیتا) اس سے دوسرے وہ شخص جس نے عصر کے بعد (یا اور کوئی وقت چونکہ اکثر سودا عصر کے بعد ہوتا ہے اس لئے یہ قید اتفاق ہے اور ممکن ہے کہ عصر کے بعد کا وقت خاص ہو اس سزا کے لئے کیونکہ وہ معظم وقت ہے دن کے فرشتے اس وقت آسمان کو چلے جاتے ہیں) کوئی چیز بیچے اور قسم کھائے کہ میں نے یہ چیز اتنے کو لی ہے اور خریدار نے اس کی بات کو سچ مانا حالانکہ وہ سچا نہ تھا تیسرے وہ شخص جس نے ایک امام سے بیعت کی صرف دنیا کی غرض سے (اور اللہ کی رضامندی اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کی بالکل نیت نہ کی) پھر اگر اس امام نے اس کو دنیا میں سے دیا تو اس نے بیعت پوری کی اور جو نہ دیا تو بیعت بھی پوری نہیں کی۔

۲۸۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ

۲۸۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بنی

Marfat.com

اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُھُمْ اَنْبِیَاؤُھُمْ کُلَّمَا ذَھَبَ نَبِیٌّ وَاَنَّہٗ لَیْسَ کَائِنٌ بَعْدِیْ نَبِیٌّ فِیْکُمْ۔

قَالُوْا فَمَا یَکُوْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْا قَالُوْا فَکَیْفَ نَصْنَعُ قَالَ اَوْفُوْا بِبَیْعَۃِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَدُّوْا الَّذِیْ عَلَیْکُمْ فَسَیَسْئَلُھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الَّذِیْ عَلَیْھِمْ۔

اسرائیل میں پیغمبر لوگوں کی حکومت چلاتے تھے (یعنی مثل بادشاہ کے ہوتے تھے اور طالوت اگر چہ پیغمبر نہ تھا لیکن حضرت شمویل علیہ السلام کا تابع تھا وہ پیغمبر تھے) لوگوں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا یا رسول اللہ (یعنی دنیا کا کام کون چلائے گا) آپ نے فرمایا خلیفے ہوں گے اور بہت ہوں گے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیسے کریں گے آپ نے فرمایا اول خلیفہ سے بیعت کرلو پھر جو اس کے بعد اول ہو یعنی ہر خلیفہ کے بعد جس سے پہلے بیعت ہو جائے اس وخلیفہ رکھو اب اگر دوسرا شخص اس کے بعد بیعت لینا شروع کرے تو اس سے بیعت نہ کرو دوسری روایت میں ہے اخیر والے کو مار ڈالو) اور تم جو حق تمہارے اوپر ہے (طاعت کرنا اور بات سننا) ادا کرو اور قریب اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا اس حق سے جو ان پر ہے (یعنی خلیفہ پر جو حق ہے رعیت کا کہ عدل وانصاف کرے ان کی جان و مال کی محافظت رکھے اس کی پرسش اسی سے ہوگی قریب یعنی مرنے کے ساتھ ہی قیامت کے دن بھی قریب ہے۔

۲۸۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ثَنَا شُعْبَۃُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُنْصَبُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانٍ۔

۲۸۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ایک دغاباز کے لئے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن (تاکہ لوگ اس کی دغابازی سے مطلع ہوں اور وہ ذلیل ہو) کہا جائے گا یہ دغا ہے فلاں شخص کا۔

۲۸۷۴: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی اللَّیْثِیُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اِنَّہٗ یُنْصَبُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ۔

۲۸۷۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو ہر دغاباز کے لئے ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا قیامت کے دن اس کے دغا کے موافق (یعنی جیسے دغا سخت ہوگا اتنا ہی جھنڈا زیادہ بلند ہوگا اس کی سند میں علی بن زید ضعیف ہے۔

## ۴۳: بَابُ بَیْعَۃِ النِّسَاءِ

## باب عورتوں کی بیعت کا بیان

تشریح جس کا ذکر قرآن میں ہے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک تو عورتوں سے بیعت لینا جائز ہے لیکن ان سے صرف زبان سے بیعت لینا کافی ہے غیر عورتوں سے ہاتھ ملانا درست نہیں۔

۲۸۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ

۲۸۷۵: حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ میں آئی

Marfat.com

عُيَيْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ نُبَايِعُهُ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس چند عورتوں میں آپ ﷺ سے بیعت کرنے کو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا یوں کہو جہاں تک ہم کو طاقت ہے اور قدرت ہے اور میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

تشریح ۞ جب آپؐ نے باوصف معصوم ہونے کے غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا تو اور پیر یا مرشدوں کو یہ کیونکر درست ہوگا کہ غیر عورتوں سے ہاتھ ملائیں یا محرم کی طرح بے حجاب ہو کر ان سے خلوت کریں اور جو کوئی پیر اس زمانہ میں یہ حرکت کرتا ہو تو یقین جان لو کہ وہ شیطان کا مرید ہے۔

۲۸۷۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْتَحَنَّ يَقُوْلِ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ ، يُبَايِعْنَكَ...... الْاٰيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّبِهَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا اَخَذَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَآءِ اِلَّا مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ وَلَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

۲۸۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مسلمان عورتیں جب ہجرت کر کے آنحضرتؐ کے پاس آجاتیں (اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں) تو آپؐ ان کا امتحان لیتے اس آیت سے جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں بیعت کرنے کے لئے اخیر تک (امتحان یہ تھا کہ آپؐ ان کو حلف دیتے کہ وہ دین کے لئے نکلی ہیں نہ یہ کہ اپنے خاوندوں سے لڑ کر یا کسی کے عشق ومحبت میں حضرت عائشہؓ نے کہا تو جو کوئی مومن عورت اس آیت کے موافق اقرار کرتی (کہ شرک نہ کرے گی چوری زنا نہ کرے گی اپنی اولاد کو نہ مارے گی طوفان نہ جوڑے گی نیک بات میں آنحضرتؐ کا خلاف نہ کرے گی اس نے گویا امتحان کا اقرار کیا تو جب عورتیں اپنی زبان سے یہ اقرار کر لیتیں آنحضرتؐ ان سے فرماتے بس جاؤ میں تم سے بیعت کر چکا نہیں قسم خدا کی آنحضرتؐ کا ہاتھ مبارک کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی نہیں لگا صرف اتنا تھا کہ آپؐ ان سے بیعت کرتے زبان سے حضرت عائشہؓ نے کہا قسم خدا کی آنحضرتؐ نے عورتوں سے اقرار نہیں لیا مگر انہی باتوں کا جن کو اللہ نے حکم دیا اور نہ آپ کی ہتھیلی کسی عورت سے لگی کبھی اور آپؐ جب ان سے بیعت لیتے کہتے میں نے تم سے بیعت لی بات کہہ کر۔

## ۴۴ : بَابُ السَّبَقِ وَالرِّهَانِ

## باب گھوڑ دوڑ کا بیان

تشریح ۞ گھوڑ دوڑ میں اگر روپیہ کی شرط ایک طرف سے ہو اور یہ روپیہ دوسرے لوگ دینا قبول کریں (یعنی تماش بین لوگ) یا دوڑانے والوں میں سے ایک شخص تو یہ جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے روپیہ کی شرط ہو تو ایک شخص ثالث

Marfat.com

محلل کا ہونا ضروری ہے پھر اگر یہ تیسرا شخص یعنی محلل بڑھ جائے تو دونوں سے شرط کا روپیہ لے لے گا اور جو ہار جائے تو اس پر کچھ نہ ہوگا اور محلل کے سبب سے یہ جواز نہ رہے گا کیونکہ جوا وہ ہوتا ہے جس میں آدمی متردد ہو نفع اور نقصان میں اور یہ امر محلل کی وجہ سے جاتا رہتا ہے پھر اگر محلل آگے نکل گیا بعد اس کے دونوں شرط والے ایک ساتھ آئے یا آگے پیچھے تو آگے والا مال لے لے گا (یعنی محلل) اور اگر محلل اور دونوں شرط والوں میں سے ایک مل کر آئے پھر دوسرا شخص شرط والوں میں سے آیا تو دونوں شخص جو آگے آئے مال لے لیں گے (طیبی)۔

مترجم کہتا ہے عمدہ طریقہ گھوڑ دوڑ کا یہ ہے کہ امام یا حاکم کی طرف سے یا تماشا دیکھنے والوں کی طرف سے انعامی شرط کی جائے اس کے لئے جو آگے بڑھ جائے پھر جو کوئی آگے رہے وہ انعام کا روپیہ لے اگر تین یا چار گھوڑے ایک ساتھ دوڑیں اور ان میں سے سب برابر آئیں تو انعام کا روپیہ ان سب کو تقسیم کیا جائے یا دوبارہ دوڑائیں جیسے شرط ہوئی ہو اور جو ان میں سے دو برابر آئیں باقی پیچھے رہ جائیں تو وہ دونوں انعام کا روپیہ بانٹ لیں۔

۲۸۷۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يَاْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔

۲۸۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک گھوڑا دو گھوڑوں میں شریک کیا اور اس کو یقین نہیں ہے جیتنے کا بلکہ ڈر ہے کہ اس کا گھوڑا پیچھے رہ جائے تو وہ جوا نہیں ہے اور جس شخص نے ایک گھوڑا اور گھوڑوں میں شریک کیا اور اس کو یقین ہے جیتنے کا یعنی ڈر نہیں ہے پیچھے رہ جانے کا تو وہ جوا ہے۔

۲۸۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ضَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَيْلَ فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِیْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰی ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِیْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ۔

۲۸۷۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے تضمیر کی گھوڑوں کی تضمیر یہ ہے کہ شرط کے گھوڑوں کو پہلے خوب کھلاتے ہیں یہاں تک کہ موٹا ہو جاتا ہے پھر اس کا چارہ کم کرتے ہیں اور ایک کوٹھری میں بند کر کے اس پر جھول ڈال دیتے ہیں تاکہ گرم ہو اور پسینہ آئے جب پسینہ سوکھ جاتا ہے وہ ہلکا ہو جاتا ہے اور دوڑ میں تیز ہوتا ہے) تو جو گھوڑے تضمیر کئے ہوئے تھے ان کو حفیا سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا (یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں ان کے درمیان کل فاصلہ پانچ میل یا چھ میل یا سات میل ہے) اور جن کی تضمیر نہیں ہوئی تھی ان کو حفیا سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا (بنی زریق ایک قبیلہ ہے انصار کا)۔

۲۸۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْحَكَمِ مَوْلٰی بَنِیْ لَيْثٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا

۲۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا آگے بڑھنے کی شرط جائز نہیں مگر اونٹ یا گھوڑے میں۔

Marfat.com

سَبَقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ ۔

تشریح ترمذی اور ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا تیر میں مطلب یہ ہے کہ ان تینوں میں آگے بڑھنے کی شرط کرنا اور جیتنے پر مال لینا درست ہے تیر میں یہ شرط ہے کہ کس کا دور جاتا ہے طیبی نے کہا گھوڑے کی مثل ہے گدھے اور خچر ان میں بھی شرط درست ہوگی لیکن حدیث میں یہ تین چیزیں مذکور ہیں نصل یعنی تیر خف یعنی اونٹ حافر یعنی گھوڑا ایک شخص نے حدیث میں اپنی طرف سے یہ بڑھا دیا او جناح یعنی پرند اڑانے میں شرط کرنا درست ہے جیسے کبوتر باز کیا کرتے ہیں اور یہ لفظ اس وقت روایت کیا جب ایک عباسی خلیفہ کبوتر بازی کر رہا تھا یہ شخص اس کے پاس گیا اور اس کا دل خوش کرنے کو اور کبوتر بازی جائز کرنے کو حدیث میں یہ لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا اور خدا کا خوف بالکل نہ کیا اللہ تعالیٰ حدیث کے اماموں کو جزائے خیر دے اگر وہ محنت کر کے صحیح حدیثوں کو جھوٹی اور کچی حدیثوں سے جدا نہ کرتے تو دین تباہ ہو جاتا یہ اہتمام حدیث کا اس امت سے خاص ہے اگلی امتوں میں کتاب الٰہی کی بھی اچھی طرح حفاظت نہ کر سکے حدیث کا تو کیا ذکر ہے **ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم**۔

## ۴۵ : بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

## باب دشمن کے ملک میں یعنی دار الکفر میں قرآن مجید ساتھ لے جانے کی ممانعت

۲۸۸۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبُوْ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ ۔

۲۸۸۰ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع فرمایا قرآن لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن کو پا لے۔

تشریح اور اس کو ضائع کر دے یا اس کی توہین کرے امام مالک اور ایک جماعت علماء نے مطلقاً دار الحرب میں مصحف شریف لے جانے سے منع کیا ہے لیکن ابو حنیفہؒ اور دوسرے علماء نے کہا ہے کہ اگر بڑا لشکر ہے جس کے تباہ ہو جانے کا ڈر نہ ہو تو قرآن لے جانا درست ہے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جو لوگ قرآن کے قاری اور اس کے جاننے والے ہوں وہ دار الحرب کا سفر نہ کریں ایسا نہ ہو کہ وہاں مارے جائیں اور مسلمانوں میں تعلیم قرآن بند ہو جائے جیسے بیر معونہ میں ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کہ تمام قاری مارے گئے کافروں کے ہاتھ سے اور ممکن ہے کہ یہ ممانعت خاص ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے جب مصحف کے نسخے بہت کم تھے اور اکثر ایسا تھا کہ مصحف کی بعض آیتیں یا بعض سورتیں خاص خاص لوگوں کے پاس تھیں اور پورا مصحف کسی کے پاس نہ تھا تو آپ کو یہ ڈر ہوا کہ کہیں یہ مصحف تلف ہو جائیں اور قرآن کا کوئی جزو مسلمانوں سے بالکل اٹھ جائے لیکن اس زمانہ میں جب قرآن کے لاکھوں نسخہ چھاپہ کے موجود ہیں اور قرآن کے حافظ ہزاروں آدمی ہیں یہ اندیشہ بالکل نہیں رہا پر قرآن کی توہین کا اندیشہ اب بھی باقی ہے سبحان اللہ اگلی امتوں میں ساری امت میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا تھا جو پوری تورات کا انجیل کا حافظ ہو اب مسلمانوں میں ہر بستی میں سینکڑوں حافظ موجود ہیں یہ فضیلت بھی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اسی امت کو دی ہے۔

Marfat.com

۲۸۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ ۔

۲۸۸۱: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

## ۴٦ : بَابُ قِسْمَةِ الْخُمُسِ

## باب : خمس بانٹنے کا بیان

تشریح جو مال غنیمت کا کفار سے ہاتھ آئے اس کے پانچ حصے کئے جائیں چار حصے تو مجاہدین کو تقسیم کر دیئے جائیں اور ایک حصہ امام اپنے پاس رکھے اس میں پھر پانچ حصے کئے جائیں ایک حصہ تو بنی ہاشم اور سادات کا ہے اور ایک حصہ یتیموں کا اور ایک مسکینوں اور باقی مسلمانوں کے مفید کاموں میں صرف کئے جائیں جیسے لشکروں کا تیار کرنا پل بنانا سڑکوں کی مرمت وغیرہ اور قرآن مجید میں خمس کی تقسیم یوں مذکور ہے کہ اللہ کے لئے اور رسولؐ کے لئے اور ناتے والوں کے لئے اور یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے یہ سب پانچ قسمیں ہوئیں اس وجہ سے خمس کے پھر پانچ حصے کرنا چاہییں لیکن اللہ و رسول ﷺ کا حصہ اب نہیں رہا اور ذوی القربیٰ یعنی ناتے والوں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب مراد ہیں جن پر زکوۃ حرام کر دی گئی ہے اور یتیم اور مسکین اب تک قائم ہیں پس کل تین حصہ دار تو موجود ہیں اور دو حصے جو بچیں وہ بھی انہی لوگوں میں تقسیم کئے جائیں یا مسلمانوں کے عام مفید کاموں میں صرف ہوں جیسے سامان جہاد خریدنے اور تیاری میں اب خود امام یعنی حاکم اسلام کا حصہ تو وہ ہمارے دین میں ایک سپاہی یعنی لشکری کے برابر ہے صرف امام کو اتنا اختیار ہے کہ غنیمت کا مال بانٹنے سے پہلے کوئی ایک چیز جو اس کو پسند آئے اٹھا لے سکتا ہے جیسے کوئی غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا ہتھیار اس کو صفی کہتے ہیں بس اس کے سوا اور امام کو کوئی فضیلت نہیں ہے نہ مال غنیمت میں اس کو زیادہ تصرف کرنے کا اختیار ہے صرف ایک سپاہی کی مثل وہ بھی تنخواہ لے البتہ امام کی جو ذاتی جائیداد اور یا تجارت ہو اس کے کچھ غرض نہیں لیکن ملک کی آمدنی میں سے امام کا حصہ ادنیٰ سپاہی سے زیادہ نہیں ہے اب دیکھنا چاہئے کہ اسلام سے بڑھ کر دنیا کے کسی اور دین میں زیادہ عدل و انصاف ہے یا اسلام سے بڑھ کر کسی اور دین میں بے تکلفی اور سادہ پن ہے قربان ان قاعدوں کے جو بانی اسلام نے قائم کئے تھے اگر مسلمان ان پر قائم رہتے تو اب تک ساری دنیا نہیں اکثر تو ضرور مسلمان ہو جاتی اور جو قومیں مسلمان نہ ہوتیں ان کے دلوں میں بھی اسلام کا شوق پیدا ہو جاتا کیا کوئی جمہوریت جو آج کل مہذب نصاریٰ نے قائم کی ہے اس طرز حکومت سے بہتر ہو سکتی ہے کہ امام اور بادشاہ بھی کسی ایک آدمی کے برابر حصہ پائے اور ملک آمدنی میں سارے مسلمان برابر شریک ہوں جب اس قاعدے کا عمل ہوتا ہے تو درحقیقت ملک کا ہر ایک شخص بادشاہ ہوتا ہے اور ہر ایک شخص کو اپنا ملک بچانے کی ایسی ہی فکر ہوتی ہے جیسے خود بادشاہ یا امام کو اسی وجہ سے مسلمانوں کی حکومت میں جو شرع کے قواعد پر ہو سپاہ کے نوکر رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ایک مسلمان سپاہی اور فوجی اور عسکری ہوتا ہے افسوس ہے کہ نصاریٰ تو ان قاعدوں پر چلیں اور اپنے ملک میں جمہوریت اور مساوات قائم کر لیں اور مسلمان جن کے مذہب میں یہ قاعدے بنے تھے بالکل ان سے محروم رہیں اور مسلمانوں کے نواب یا بادشاہ مسلمان رہ کر بھی کبھی قرآن یا حدیث کا نام تک نہ لیں اور ملک کی کل آمدنی اپنی ذاتی جائداد کی طرح شیر مادر سمجھیں اور ملک کا کل روپیہ

Marfat.com

اپنی ذاتی عیش وعشرت اور فضول خرچیوں اور ناچ اور رنگ اور کھانے اور کپڑے اور جواہرات کے خریدنے میں بے دغدغہ اڑائیں اور مسلمان فاقوں سے مر رہے ہوں ان کو نان شبینہ بھی میسر نہ ہو نہ جاڑے (سردیوں) میں تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا ملے...... لاحول ولاقوۃ۔

۲۸۸۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمَانِهِ فِيْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِيْ الْمُطَّلِبِ وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ الْمُطَّلِبِ شَيْئًا وَاحِدًا۔

۲۸۸۲: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے جبیر بن مطعم نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے اس باب میں جو آپؐ نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب میں انہوں نے کہا کہ آپؐ نے ہمارے بھائیوں بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا حالانکہ ہماری اور بنی مطلب کی قرابت بنی ہاشم سے برابر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ایک ہی سمجھتا ہوں۔

تشریح ۞ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس جبیر نوفل کی اولاد میں سے تھے اور حضرت عثمان عبد شمس کی اولاد میں سے تو آنحضرت ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ ہاشم اور مطلب کو دیا اس وقت ان دونوں نے اعتراض کیا کہ خیر بنی ہاشم کی فضیلت کا تو ہمیں انکار نہیں کیونکہ آپؐ ہاشم کی اولاد میں سے ہیں لیکن بنی مطلب کو ہمارے اوپر ترجیح کی کوئی وجہ نہیں ہماری اور ان کی قرابت آپؐ سے یکساں ہے آپؐ نے فرمایا یہ سچ ہے لیکن بنی مطلب ہمیشہ یہاں تک کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی بنو ہاشم کے ساتھ رہے تو وہ بنی ہاشم ایک ہی ہیں برخلاف بنی امیہ یعنی عبد شمس کی اولاد کے کیونکہ امیہ عبد الشمس کا بیٹا تھا جس کی اولاد میں حضرت عثمان اور معاویہ اور تمام بنی امیہ تھے کہ ان میں اور بنی ہاشم میں کبھی اتفاق نہیں رہا اور جب قریش نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے بیاہ شادی نہ کریں گے نہ میل جول کریں گے جب تک وہ آنحضرت ﷺ کو ہمارے سپرد نہ کریں گے اس وقت بھی بنی مطلب اور بنی ہاشم ساتھ ہی رہے پس اس لحاظ سے آپؐ نے ذوی القربیٰ کا حصہ دونوں کو دلایا۔

Marfat.com

# كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

## حج کے ابواب کا بیان

### ۱: بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْحَجِّ

۲۸۸۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَاَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

### باب : حج کے لئے نکلنے کا بیان

۲۸۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سفر ایک عذاب کا ٹکڑا ہے جو روکتا ہے تم میں سے ایک کے سونے کو اور کھانے اور پینے کو (یعنی ان سب کاموں میں سفر کی وجہ سے حرج ہوتا ہے برابر وقت پر نہیں ہو سکتے) اور جب تم میں سے کوئی اپنی حاجت سفر میں پوری کر لے تو جلدی اپنے گھر میں لوٹ آئے۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت سفر میں رہنا اور تکلیفیں اٹھانا مکروہ ہے جوانی کی امنگ میں آدمی کو سیر اور سفر اور سیاحت کا بڑا شوق ہوتا ہے پر جب پیری کا زمانہ آجاتا ہے اور عقل کامل ہوتی ہے اور توجہ الی اللہ پیدا ہو کر تصفیہ باطن ہونے لگتا ہے تو سفر در وطن کا مضمون ظاہر ہو جاتا ہے اور بے فائدہ ملک در ملک پڑے پھرنا لغو نظر آتا ہے اپنے مالک کا وصال ہر جگہ ممکن ہے اور ہر ایک ملک میں ایک راہ عالم آخرت میں جانے کے لئے موجود ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ سفر اگرچہ حج یا جہاد کے لئے بھی ہو تب بھی کام پورا ہونے کے بعد جلدی گھر کو لوٹنا بہتر ہے اس میں خود اس شخص کو بھی آرام ہے اور اس کے گھر والوں کو بھی جو جدائی سے پریشان رہتے ہیں اور مدت دراز تک خاوند کا اپنی بیوی سے علیحدہ رہنا بھی مناسب نہیں ہے حاجت بشری اور خواہش انسانی ساتھ لگی ہوئی ہے مبادا گناہ میں گرفتاری ہو اللہ بچائے۔

۲۸۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ

۲۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فضل بن عباسؓ (اپنے بڑے بھائی سے) روایت کی یا ان دونوں میں

Marfat.com

فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَوْ اَحَدِهِمَا عَنِ الْاٰخَرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَاِنَّهٗ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ۔

سے ایک نے دوسرے سے کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص حج کرنے کا قصد رکھتا ہو وہ جلدی کرے (یہ نہ کرے کہ سامان ہونے پر بھی ہر سال دوسرے سال پر ڈالتا رہے) کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے کبھی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے (یعنی ممکن ہے کہ حج کے لئے جورو پیہ جمع کیا ہو وہ گم ہو جائے یا چوری ہو جائے) کبھی کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔

تشریح ﴿﴾ اور انسان حج کو نہیں جا سکتا تو احتمال ہے کہ دیر کرنے میں یہ واقعات درپیش ہوں اور حج نہ کر سکے اور مر جائے تو ایک فرض کا تارک ہو کر مرا اس حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا لیکن اس کی سند میں اسمعیل بن خلیفہ ابو اسرائیل ضعیف ہے اور امام احمد نے ابن عباس سے روایت کیا مرفوعاً جلدی کرو حج میں کوئی تم میں سے نہیں جانتا اس کو کیا پیش آئے گا اور احمد اور ابو یعلی اور سعید بن منصور اور بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کیا مرفوعا جس کو کوئی بیماری یا ضرورت یا مشقت یا ظالم حاکم حج سے نہ روکے اور وہ بغیر حج کے مر جائے تو یہودی یا نصرانی ہو کر مرے اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم اور شریک دونوں ضعیف ہیں اور ترمذی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا مرفوعاً جو شخص زاد راحلہ کا مالک ہو اس قدر جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا دے پھر وہ حج نہ کرے تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اگر وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنی لوگوں پر واجب ہے اللہ کے لئے حج کرنا خانہ کعبہ کا جس کو طاقت ہو وہاں تک راہ طے کرنے کی ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے اور دوسروں نے کہا وہ ضعیف ہے ہلال بن عبداللہ جو ابو اسحاق سے روایت کرتا ہے مجہول ہے اور عقیلی نے کہا اس پر متابعت نہیں کی جاتی اور یہ حدیث ایک تیسرے طریق سے ابو ہریرہؓ سے بھی مروی ہے اس کو ابن عدی نے روایت کیا اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حسن بصری سے روایت کیا کہ عمر نے کہا میں نے قصد کیا کہ لوگوں کو بھیجوں ان شہروں کی طرف اور وہ دیکھیں جو مالدار ہو اور اس نے حج نہ کیا ہو تو اس پر جزیہ مقرر کروں وہ مسلمان نہیں ہے اور بیہقی نے بھی ایسا ہی روایت کیا اور اہل حدیث اور ابو حنیفہ اور احمد اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے کہ استطاعت ہوتے ہی حج فوراً واجب ہے اور شافعی اور اوزاعی اور ابو یوسف اور محمد کا یہ قول ہے کہ فوراً واجب نہیں اس میں دیر کر سکتا ہے یعنی وجوب علی التراخی ہے اور ان کے نزدیک جلدی کا حکم اس حدیث میں استحباباً ہے اور حجۃ اللہ میں ہے کہ تارک حج کو یہود اور نصاریٰ سے تشبیہ دی کیونکہ عرب کے مشرک حج کرتے ہیں اور یہود اور نصاریٰ نہیں کرتے اور حج میں جو عقلی مصلحت ہے وہ یہ ہے کہ سنت ابراہیمی کی موافقت اور اعلاء کلمۃ اللہ اور تذکرہ نعمۃ اللہ اور دوسری حدیث میں ہے کہ حج مبرور کی جزاء جنت ہے اس کا بیان آگے آئے گا اور اس زمانہ میں ایک بڑی بلا پھیلی ہے وہ یہ ہے کہ اکثر لوگ حج کے سفر میں نماز کا ناغہ کر دیتے ہیں اور بعضے بے وقت پڑھتے ہیں بعضے خلاف شرع صورت پر اس کو جمع کرتے ہیں یہ بالاجماع حرام ہے اور جس کو یہ اندیشہ ہو کہ حج کے سفر میں اس کی نماز جاتی رہے

Marfat.com

کی تو حج اس پر حرام ہے مرد ہو یا عورت ابن حاج نے کہا ہمارے علماء نے کہا اگر یہ خیال ہو کہ ہمارے حج کے سفر میں ایک نماز فوت ہو جائے گی تو حج اس کے ذمہ سے ساقط ہے اور امام مالک سے پوچھا گیا ایک شخص سمندر میں سوار ہو جائے حج کے لئے اور نماز کی جگہ نہ پائے مگر اپنے بھائی کی جگہ پر آیا ایسا سفر حج کے لئے جائز ہے انہوں نے کہا مسلمان ایسے مقام میں سوار ہوگا جہاں نماز نہ پڑھ سکے خرابی ہے اس کے لئے جو نماز کو ترک کرے۔ تو عورتوں کا تو حال ہی نہ پوچھئے ان میں کوئی عورت ایسی نہیں ہوتی جو سفر حج میں نماز مستحب وقت پر پڑھے مگر شاذ و نادر اور مدینہ کے سفر میں تو اکثر لوگ نماز کو مستحب طور پر نہیں پڑھ سکتے قافلہ چھٹ جانے کے ڈر سے اس کا وبال قافلہ کے سرداروں پر ہے اور سرداروں کو لازم ہے کہ نماز کے اوقات پر قافلہ کو ٹھہرا دیں اور اونٹ والوں کو بھی تاکید کریں نماز پڑھنے کی ورنہ جس کی نماز ترک ہوگی اس کا ایک حصہ گناہ سرداروں کی گردن پر لکھا جائے گا۔ (روضہ مختصرا)

مترجم کہتا ہے ایک خرابی تو یہ ہے اور ایک دوسری بلا اور دیکھنے میں آئی کہ بہت سے لوگ جو نماز نہیں پڑھتے روزہ رکھتے ہیں اور بہت سے جو نماز نہیں پڑھتے حج کرتے ہیں کوئی ان بیوقوفوں سے اتنا تو پوچھے کہ بھلا نماز کو جو سب سے بڑا فرض ہے دین کا اس کو تو تم نے ترک کیا اور لگے حج کو جانے ایسا حج کیا خاک قبول ہوگا حج تو ذرہ بھر عذر سے ساقط ہو جاتا ہے مثلاً راہ میں امن نہ ہو روپیہ نہ ہو لیکن نماز تو کسی حال میں ساقط نہیں ہوتی یہاں تک کہ مرتے وقت میں بھی بیماری میں بھی لڑائی میں بھی ہر جگہ اور ہر حالت میں نماز پڑھنا ضروری ہے پھر سب سے زیادہ پہلے تم نماز کا بندوبست کرو پھر روزے کا جب ان دونوں فرضوں پر مضبوط ہو جاؤ تو حج بھی کرنا امام حسینؓ نے میدان کربلا میں تیروں اور نیزوں کی بوچھاڑ میں نماز کا ناغہ نہیں کیا غرض نماز سب فرضوں میں سے اعلیٰ اور افضل ہے مسلمان کو اس کا خیال ہر حال میں رکھنا ضروری ہے اگر کوئی کام عبادت کا بھی ہو جیسے حج ہے لیکن اس میں نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ عبادت ترک کریں اور ہرگز اس عبادت کا قصد نہ کرے افسوس ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو گانا سننے اور راگ میں وجد استغراق کرنے کے لئے نماز کو فوت کر دیں جو درویش یا فقیر نماز کے وقت میں گانا سنتے رہتے ہیں اور نماز کا خیال نہیں رکھتے یہاں تک کہ جماعت فوت ہوتی ہے یا وقت گزر جاتا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دوست نہیں ہیں بلکہ شیطان کے دوست ہیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو کچھ سروکار نہیں اور ایسے درویش یا فقیر کو دجال کا نائب سمجھنا چاہئے اور شیطان کا خلیفہ۔

## ٢: بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ

٢٨٨٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَجُّ فِيْ كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوْا اَفِيْ كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَنَزَلَتْ (يٰاَيُّهَا

## باب: حج کی فرضیت کا بیان

٢٨٨٥: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ آیت اتری (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) یعنی اللہ کے واسطے آدمیوں پر واجب ہے حج کرنا خانہ کعبہ کا اخیر تک تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال میں حج کرنا فرض ہے آپ خاموش ہو رہے پھر انہوں نے عرض کیا کیا ہر سال میں آپ نے فرمایا نہیں اور فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا واجب ہو جاتا (اور یہ محنت تمہارے سوال کی وجہ سے پڑتی)

Marfat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)۔ پھر یہ آیت اتری اے ایمان والو مت پوچھو ان چیزوں کو اگر وہ کھول دی جائیں تمہارے لئے تو تم کو برا لگے۔

تشریح ۞ بلاضرورت سوال کرنا منع ہے کیونکہ سوال سے ہر چیز کھول کر بیان کی جاتی ہے اور جو سوال نہ ہو تو مجمل رہتی ہے اور مجمل میں بڑی گنجائش رہتی ہے اسی حج کی آیت کو دیکھو اس میں تفصیل نہیں تھی کہ ہر سال حج فرض ہے یا عمر میں ایک بار پس اگر عمر میں ایک بار بھی حج کر لیا تو آیت پر عمل ہو گیا اور یہ کافی تھا پوچھنے کی حاجت نہ تھی لیکن صحابہ نے پوچھا اگر آپؐ ہاں فرما دیتے تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور امت کو بڑی تکلیف ہوتی خصوصاً دور دراز ملک والوں کو وہ ہر سال حج کے لئے کیونکر آ سکتے ہیں مگر آپؐ نے اپنی امت پر رحم فرمایا اور خاموش ہو رہے جب انہوں نے پھر سوال کیا تو انکاری جواب دیا یعنی ہر سال فرض نہیں اور آئندہ کے لئے ان کو بلاضرورت سوال کرنے سے منع فرمایا بعض کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر شے کا واجب کرنا آپؐ کی طرف مفوض تھا لیکن جمہور کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ہاں کہتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ویسا ہی حکم الٰہی آپؐ کی مرضی کے موافق ہوا کرتا واللہ يختص برحمة من يشاء۔

۲۸۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَجُّ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْلُوْا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا عُذِّبْتُمْ۔

۲۸۸۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا حج ہر سال واجب ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا (یہ حکم الٰہی) اور اگر ہر سال واجب ہوتا تو تم اس کو نہ کر سکتے اور جب نہ کر سکتے تو عذاب دیئے جاتے (ترک فرض کے سبب سے)

۲۸۸۷ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَجُّ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنِ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ۔

۲۸۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال حج فرض ہے یا عمر میں ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر میں ایک بار پھر جو کوئی اور زیادہ کرے تو نفل ہے۔

## ۳: بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

## باب حج اور عمرے کی فضیلت

۲۸۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ الْمُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

۲۸۸۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پے در پے کرو حج اور عمرے کو (یعنی حج کے بعد عمرہ کرو عمرہ کے بعد حج) اس لئے کہ پے در پے کرنا حج اور عمرے کا مفلسی کو اور گناہوں کو ایسا دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

Marfat.com

ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

اس کا مضمون بالکل صحیح ہے لیکن دونوں حدیثوں کی سند میں عاصم بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

۲۸۸۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

۲۸۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوں ان کا کفارہ عمرہ ہو جاتا ہے اور حج مبرور کا کوئی بدل نہیں سوا جنت کے۔ کی سند میں عاصم بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

تشریح ❁ یعنی وہ حج جو خدا کی درگاہ میں قبول ہوا اور بعضوں نے کہا حج مبرور وہ جس میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور بعضوں نے کہا جو تمام شرائط اور آداب کے ساتھ ہو بعضوں نے کہا حج مبرور کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے یعنی توجہ الی اللہ اور عبادت میں مصروف رہے اور جن گناہوں کو حج سے پہلے کیا کرتا تھا ان سے باز رہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

۲۹۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرے اس گھر کا (یعنی خانہ کعبہ کا) اور رفث نہ کرے (یعنی جماع کے متعلق باتیں بے حیائی اور بے شرمی کی) اور بے ہودہ نہ بکے (فسوق یہ ہے کہ نوکروں اور رفیقوں سے سخت کلامی اور جھگڑا) تو وہ لوٹ کر ایسا جائے گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک صاف ہو کر)۔

## ۴: بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

## باب کجاوے یعنی پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

۲۸۹۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيْفَةٍ تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ اَوْ لَا تُسَاوِيْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حِجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ۔

۲۸۹۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک پرانے زین (کجاوے) پر حج کیا (کیونکہ حج میں اپنی عاجزی ظاہر کرنا منظور ہوتا ہے تو پرانی زین میں تواضع اور انکسار ہے) ایک چادر میں جس کی قیمت چار درہم بھی ہوگی یا نہ ہوگی یعنی لباس بھی نہایت ہلکا اور کم قیمت پہنا) پھر آپؐ نے فرمایا اللہ میں حج کرتا ہوں ایسا جس میں دکھلانا اور سنانا نہیں ہے۔

تشریح ❁ یعنی خالص تیری رضامندی اور ثواب کے لئے حج کرتا ہوں نہ نمائش اور افتخار کے لئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں زیب و زینت کرنا و رعمدہ سواریاں یا عمدہ لباس رکھنا خلاف سنت ہے حج میں بندہ اپنے مالک کے حضور میں جاتا ہے تو جس قدر عاجزی کے ساتھ جائے پھٹے پرانے حال سے اتنا ہی بہتر ہے تاکہ مالک کی رحمت جوش میں آئے اور یہی وجہ ہے کہ حج میں سیئے ہوئے کپڑے پہننے سے اور خوشبو لگانے سے منع کیا۔

Marfat.com

۲۸۹۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ طُوْلِ شَعْرِهٖ شَیْئًا لَا یَحْفَظُهٗ دَاوٗدُ ، وَاضِعًا اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِیَّةُ هَرْشٰی اَوْ لِفْتٍ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ وَخِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا ۔

۲۸۹۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے درمیان تو ایک وادی پر (وادی وہ راہ ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے) آپؐ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے لوگوں نے عرض کیا وادی ازرق ہے آپؐ نے فرمایا گویا میں حضرت موسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں (جب وہ حج کے لئے گئے تھے یا اس ملک سے گزرے تھے جیسے تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ فاران کے میدانوں پر سے گئے) پھر بیان کیا آپؐ نے ان کے بالوں کی لمبائی میں کچھ جو داؤد بن ابی ہند (اس حدیث کے راوی) کو یاد نہیں رہا اپنی انگلی کان میں رکھے ہوئے (یہ حضرت موسیٰؑ کا حال ہے اللہ کی درگاہ میں بلند آواز سے فریاد کرتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے اسی وادی پر سے گزرے ابن عباسؓ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک ٹیلے پر آئے آپؐ نے فرمایا یہ کون سا ٹیلہ ہے لوگوں نے کہا کہ ہرشاہ کا ٹیلہ یا لفت کا (دونوں نام ہیں) آپؐ نے فرمایا جیسے میں حضرت یونسؑ کو دیکھ رہا ہوں ایک لال اونٹنی پر وہ بالوں کا ایک جبہ پہنے ہوئے ہیں اور (ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کے پتوں کی رسی کی ہے یا پتلی اور سخت رسی کی اور اس وادی سے گزر رہے ہیں لبیک کہتے ہوئے۔

## ۵: بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

## باب : حاجی کی دعا کی فضیلت

۲۸۹۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَالِحٍ بَنِیْ عَامِرٍ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَ اِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ ۔

۲۸۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عمرہ اور حج کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعا قبول فرمائے گا (کیونکہ مہمان کی خواہش ضرور پوری کی جاتی ہے (اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہیں تو ان کا بخش دے گا اس حدیث کی سند میں صالح بن عبد اللہ منکر الحدیث ہے)۔

۲۸۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِیْفٍ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ وَسَاَلُوْهُ

۲۸۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول ہوگی اور جو اللہ سے کچھ مانگیں تو وہ ان کو دے گا

Marfat.com

فَاَعْطَاهُمْ ۔

اس کی سند حسن ہے اور عمران مختلف فیہ ہے۔

تشریح ﴿﴾ احتمال ہے کہ عالم ارواح میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام آپؐ کے سامنے اس وقت اسی طرح سے گزرے ہوں یا یہ واقعہ ان کے زمانہ کا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پھر دکھلا دیا یا یہ تشبیہ ہے کمال علم اور یقین کی جیسے اس بات کو دیکھ رہے ہیں۔

۲۸۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَاذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لَهُ وَقَالَ لَهُ يَا اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِیْ شَیْءٍ مِنْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا

۲۸۹۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگی عمرہ کرنے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دی اور فرمایا اے بھائی ہم کو ذرا شریک کر لینا اپنی کسی دعا میں اور مت بھولنا۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث سے آنحضرت ﷺ کی کمال تواضع اور حضرت عمرؓ کا کمال فضل ثابت ہوا کہ محبوب رب العالمین نے اپنے لئے دعا کرنے کی ان سے درخواست کی ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے ایک ایسا کلمہ کہا کہ اس کے بدل میں ساری دنیا ملنے سے خوش نہ ہوں گا حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو افضل ہو وہ کم درجہ والے سے دعا کی درخواست کرسکتا ہے۔

۲۸۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتَاهُمَا فَوَجَدَ اُمَّ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَجِدْ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ لَهُ يُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ يُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَائِهِ كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلِهِ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔

۲۸۹۶: حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ ان کے نکاح میں ابوالدرداء کی بیٹی تھیں وہ ان کے پاس گئے وہاں ام درداء کو پایا اپنی ساس کو اور ابو درداء کو نہیں پایا تو ام درداء نے ان سے کہا تم اس سال حج کو جانا چاہتے ہو صفوان نے کہا ہاں ام درداء نے کہا تو ہمارے لئے بہتری کی دعا کرنا اس لئے کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے غائب میں قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا کے وقت آمین کہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی (دنیا کی یا آخرت کی یا دونوں کی) دعا کرتا ہے وہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لئے بھی ایسا ہی ہوگا (یعنی تیری بھی بھلائی ہوگی جس طرح تو اپنے بھائی کی بھلائی چاہتا ہے) صفوان نے کہا پھر میں (یہ حدیث سن کر) بازار کی طرف گیا وہاں ابوالدرداء ملے انہوں نے بھی آنحضرت سے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

## ۲: بَابُ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ

## باب حج کو کون سی چیز واجب کر دیتی ہے؟

Marfat.com

۲۸۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ۔

وَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْحَجُّ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي بِالْعَجِّ الْعَجِيجَ بِالتَّلْبِيَةِ وَالثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ۔

۲۸۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کون سی چیز واجب کر دیتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا توشہ اور سواری (یعنی کھانے اور پینے اور سواری کا خرچ جب آدمی کے پاس ہو گیا) پھر اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاجی کیسا ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پراگندہ سر خوشبو سے خالی ایک شخص اور کھڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لبیک پکارنا اور خون بہانا (قربانی)۔

۲۸۹۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيهِ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ يَعْنِي قَوْلَهُ (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا)۔

۲۸۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا)۔ سے توشہ اور سواری مراد ہے۔

تشریح ۞ یعنی قرآن میں جو آیا ہے جو طاقت رکھے حج کے راہ کی اس سے مراد یہ ہے کہ کھانا اور سواری کا خرچ اس کے پاس ہو جائے تو حج فرض ہو گیا۔

## ۷: بَابُ الْمَرْاَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

## باب عورت بغیر محرم کے حج نہ کرے

۲۸۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ سَفَرَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا مَعَ اَبِيهَا اَوْ اَخِيهَا اَوِ ابْنِهَا اَوْ زَوْجِهَا اَوْ ذِي مَحْرَمٍ۔

۲۸۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا عورت تین دن یا زیادہ کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا بیٹا یا خاوند یا اور کوئی محرم۔

تشریح ۞ تو دیور یا جیٹھ کے ساتھ عورت کا سفر کرنا جائز نہیں اسی طرح بہنوئی کے ساتھ اسی طرح چچا زاد یا خالہ زاد یا ماموں زاد بھائی کے ساتھ کیونکہ یہ لوگ محرم نہیں ہیں محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو اور اس حدیث میں تین دن کی قید اتفاقی ہے یہ غرض نہیں ہے کہ تین دن سے کم سفر غیر محرم کے ساتھ جائز ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ میں ایک دن کا ذکر ہے اور اہل حدیث کے نزدیک سفر کی کوئی حد مقرر نہیں جس کو لوگ سفر کہیں وہ عورت کو بغیر محرم کے درست نہیں البتہ جس کو سفر نہ کہیں وہاں عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے جیسے شہر میں ایک محلّہ سے دوسرے محلّہ میں یا نزدیک کے گاؤں میں جس کی مسافت ایک دن کی راہ سے بھی کم ہو پس اگر کوئی عورت مکہ سے ایسی قریب رہتی ہو کہ حج کے لئے سفر نہ کرنا پڑے تو وہ بغیر محرم کے حج کے لئے نکل سکتی ہے اور حنفیہ نے جو اس حدیث سے

Marfat.com

کہ سفر کی کم مدت تین دن کی راہ ہے تو یہ فاسد ہے ابو ہریرہؓ کی حدیث میں جو آگے آتی ہے ایک دن کی راہ مذکور ہے۔

۲۹۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبَرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَاحِدٍ لَيْسَ لَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ۔

۲۹۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور قیامت پر اس کو درست نہیں ایک دن کا سفر کرنا بغیر محرم کے۔

۲۹۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ وَمَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِنِّىْ كُتِبْتُ فِىْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِىْ حَاجَّةٌ قَالَ فَارْجِعْ مَعَهَا۔

۲۹۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرا نام لکھا گیا فلانی لڑائی میں جانے کے واسطے اور میری ایک عورت ہے جو حج کو جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس کے ساتھ لوٹ جا۔

## ۸: بَابُ الْحَجِّ جِهَادُ النِّسَاءِ

## باب عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے

۲۹۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

۲۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن ان پر ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں ہے وہ کیا حج اور عمرہ۔

۲۹۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحُدَّانِىِّ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ۔

۲۹۰۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج جہاد ہے ہر ناتوان کا۔

تشریح ۞ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

## ۹: بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ

## باب میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان

۲۹۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ قَرِيْبٌ لِىْ قَالَ هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ قَالَ لَا قَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهٖ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔

۲۹۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا لبیک عن شبرمۃ یعنی میں حاضر ہوں تیری درگاہ میں شبرمہ کی طرف سے وہ بولا میرا رشتہ دار تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے کبھی حج کیا ہے وہ بولا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہ حج اپنی طرف سے کر پھر شبرمہ کی طرف سے کر۔

تشریح ۞ اس حدیث سے یہ نکلا کہ حج دوسرے کی طرف سے نائب ہو کر کرنا درست ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے اپنا حج کا فرض ادا کر چکا ہو یہی قول ہے احمد اور شافعی اور اصحاب حدیث کا اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ کا

Marfat.com

قول ہے کہ اگر اپنی طرف سے فرض حج نہ کر چکا ہو جب بھی نہایت درست ہوگی۔

۲۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَحُجُّ عَنْ اَبِيْ؟ قَالَ نَعَمْ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ فَاِنْ لَمْ تَزِدْهُ خَيْرًا لَمْ تَزِدْهُ شَرًّا۔

۲۹۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کیا میں حج کروں اپنے باپ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں حج کر اپنے باپ کی طرف سے اگر تو اس کی نیکی نہ بڑھا سکے تو اس کے لئے کچھ برائی مت کر۔

تشریح ۞ یعنی باپ کا احسان بہت ہے آدمی کو چاہئے کہ اپنے باپ کی طرف سے اعمال خیر کرے جیسے صدقہ حج وغیرہ اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا تو ضروری ہے کہ باپ کے ساتھ برائی نہ کرے وہ برائی یہ ہے کہ باپ کو گالیاں دلوائے یا برا کہلائے دوسرے لوگوں سے لڑ کر یا ان کے باپ کو برا کہہ کر جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا اپنے باپ کو کون گالی دے گا آپؐ نے فرمایا اس طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے۔

۲۹۰۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْغَوْثِ بْنِ حُصَيْنٍ (رَجُلٌ مِنَ الْفُرْعِ) اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ عَنْ حَجَّةٍ كَانَتْ عَلٰى اَبِيْهِ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَذٰلِكَ الصِّيَامُ فِي النَّذْرِ يُقْضٰى عَنْهُ۔

۲۹۰۶: حضرت ابی الغوث بن حصینؓ سے روایت ہے جو فرع میں سے ایک شخص تھا (فرع ایک مقام ہے درمیان حرمین کے) اس نے پوچھا آنحضرت ﷺ سے کہ اس کے باپ پر فرض تھا وہ مر گیا اور حج نہیں کیا آپؐ نے فرمایا تو حج کر لے اپنے باپ کی طرف سے اور ایسا ہی نذر کے روزوں میں آپؐ نے حکم دیا کہ ان کی بھی قضا کر لے باپ کی طرف سے اس کی سند میں عثمان بن عطا خراسانی بہت ہی ضعیف اور منکر الاحادیث ہے۔

تشریح ۞ اور جب نذر کے روزوں کی قضا میت کی طرف سے جائز ہوئی تو رمضان کے روزوں کی بطریق اولیٰ جائز ہوگی امام احمد اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے اور نووی نے کہا شافعی کا بھی صحیح قول یہی ہے اور بعض شافعیہ نے کہا قضا رکھے یا مسکینوں کو کھانا کھلائے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ میت کی طرف سے روزہ رکھنا جائز نہیں ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے اور ابن عمر سے مالک نے ایسا ہی نقل کیا اور ترمذی نے ان سے روایت کیا کہ ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

## ۱۰: بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ

## باب جب زندہ شخص حج کرنے کے قابل نہ ہو تو اس کی طرف سے حج کرنا

۲۹۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ

۲۹۰۷: حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے اور عرض

Marfat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَۃَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرْ ۔

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ بہت بوڑھا ہے نہ حج کی طاقت رکھتا ہے نہ عمرے کی اور نہ سواری (کہ اونٹ پر سوار ہو کر حج کرے) آپ ﷺ نے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج کرا اور عمرہ کر۔

تشریح: امام محمد نے کہا کہ ہمارا عمل اسی حدیث پر ہے میت کی طرف سے اور اس مرد یا عورت کی طرف جو ایسے بوڑھے ہو جائیں کہ ان میں حج کرنے کی طاقت نہ رہے حج کرنا درست ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا۔

۲۹۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حَکِیْمِ ابْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَیْفٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَۃً مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَ تِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ قَدْ اَدْرَکَتْہُ فَرِیْضَۃُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ فِی الْحَجِّ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَدَائَہَا فَہَلْ یُجْزِیُٔ عَنْہُ اَنْ اُؤَدِّیَہَا عَنْہُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَعَمْ!

۲۹۰۸: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خثعم (قبیلہ کا نام ہے) کی ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میرا باپ بوڑھا ہے ناتواں ہو گیا اور حج اللہ کا فرض اس پر لازم ہے اور وہ اس کو ادا نہیں کر سکتا تو کیا جائز ہو گا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

۲۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُصَیْنُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِیْ اَدْرَکَہُ الْحَجُّ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَجْمَعَ اَنْ یَحُجَّ اِلَّا مُعْتَرِضًا فَصَمَتَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ ۔

۲۹۰۹: حضرت حصین بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ تو حج کی طاقت نہیں رکھتا مگر اسی طرح کہ اس کو پالان کی رسی کے ساتھ باندھ دیا جائے یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ساعت تک خاموش ہو رہے پھر فرمایا حج کرا اپنے باپ کی طرف سے اس حدیث کی سند میں محمد بن کریب ہے جو منکر الحدیث ہے اور ضعیف ہے۔

۲۹۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَخِیْہِ الْفَضْلِ اَنَّہٗ کَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ غَدَاۃَ النَّحْرِ فَاَتَتْہُ امْرَاَۃٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ فِی

۲۹۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار تھے (اونٹ پر) یوم النحر کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خثعم کی ایک عورت آئی اور بولی کہ اللہ کا فرض حج اس کے بندوں پر ایسے وقت میں میرے باپ پر آیا کہ وہ بہت

Marfat.com

الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَرْكَبَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى اَبِيْكَ دَيْنٌ قَضَيْتِهِ۔

بوڑھا ہے سوار ہونے کی بھی طاقت نہیں رکھتا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتی۔

تشریح ﴿﴾ یا نہیں وہ عورت بولی جی ہاں ادا کرتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کا قرض ادا کرنا زیادہ مقدم ہے ہر چند باپ کا قرض بیٹے پر ادا کرنا لازم نہیں جب باپ نے قرض کی ادائیگی کے لئے مال نہ چھوڑا ہو لیکن اکثر بیٹے جو نیک ہوتے ہیں وہ اپنی کمائی سے ماں باپ کا قرض ادا کر دیتے ہیں ایسا ہی آپ نے اس عورت سے بھی پوچھا کہ تو اپنے باپ کا قرض ادا کرتی یا نہیں جب اس نے کہا کہ میں ادا کرتی تو آپؐ نے فرمایا حج بھی اس کی طرف سے ادا کر دے وہ اللہ کا فرض ہے۔

## ١١ : بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ

## باب بچے کا حج

٢٩١١ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَفَعَتْ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

٢٩١١: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے بچہ کو اٹھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حج میں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اس بچہ کا بھی حج ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ہے۔

تشریح ﴿﴾ اس سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے کا حج صحیح ہے اور ثواب اس کی عبادات کا اس کے ولی کو ہے اب اگر نابالغ احرام باندھے تو وہی شرائط اس کے لئے بھی ہوں گے جو بالغ کے لئے ہیں۔

## ١٢ : بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

## باب نفاس اور حیض والی حج کا احرام باندھ سکتی ہے

٢٩١٢ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَاْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

٢٩١٢: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کو شجرہ میں (یعنی ذوالحلیفہ میں وہاں ایک درخت تھا اس لئے اس کا نام شجرہ ہو گیا نفاس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکرؓ کو حکم کیا کہ وہ اسماء سے کہیں غسل کر لے اور احرام باندھے۔

تشریح ﴿﴾ لبیک پکارے اور حاجیوں کی طرح امام احمد نے حضرت عائشہ سے مرفوعاً نکالا کہ حائضہ عورت کل حج کے کام کرے سوا طواف کے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے ایسا ہی بسند صحیح روایت کیا صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے جب وہ حائضہ ہوئیں تو حضرت ﷺ نے ان سے فرمایا ہر ایک کام کر جو حاجی کرتے ہیں فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے جب تک غسل نہ کرے۔ (روضہ)۔

Marfat.com

۲۹۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فَوَلَدَتْ بِالشَّجَرَةِ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَتَى اَبُوْ بَكْرٍ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَاْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ۔

۲۹۱۳: ابوبکر صدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے نکلے ان کے ساتھ اسماء بنت عمیس تھیں (ان کی بی بی) پھر ان کا بچہ پیدا ہوا محمد بن ابی بکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء کو حکم کیا غسل کرنے کا (نفاس کی حالت میں) اور حج کا احرام باندھنے کا اور جو کام لوگ کرتے ہیں وہ سب کرنے کے سوا طواف کے (طواف جب حیض اور نفاس سے پاک ہو اس وقت کرلے)۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف میں طہارت شرط ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور حنفیہ کے نزدیک طواف میں طہارت شرط نہیں ہے جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے کہ طواف نماز ہے اخیر تک۔

۲۹۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُهِلَّ ۔

۲۹۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس کو نفاس ہوا محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب جنیں تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہلا بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم کیا غسل کرنے کا اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لینے کا اور حج کا احرام باندھنے کا۔

## ۱۳ : بَابُ مَوَاقِيْتِ اَهْلِ الْاٰفَاقِ

## باب ہر ایک ملک والوں کے میقات کا بیان

تشریح ۞ میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حاجی کو احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے اور بغیر احرام باندھے وہاں سے آگے بڑھنا جائز نہیں لیکن جو لوگ میقات اور مکہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے نکلتے وقت احرام باندھیں اسی طرح جو لوگ خود مکہ میں رہتے ہیں وہ حج کا احرام اپنے گھر میں سے باندھیں اور عمرے کا حرم کے باہر جاکر اور افضل مقام عمرے کے احرام کے لئے جعرانہ ہے پھر تنعیم جہاں سے اب اکثر لوگ عمرے کا احرام باندھا کرتے ہیں وہ مکہ سے تین میل پر ہے اور مسجد عائشہؓ وہیں ہے پھر حدیبیہ (روضہ)۔

۲۹۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ فَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ۔

۲۹۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے عبداللہ نے کہا ان تینوں مقاموں کو تو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور مجھے خبر پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

Marfat.com

تشریح ﴿﴾ یلملم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر اب ہندوستان اور پاکستان سے جو لوگ آتے ہیں وہ بھی یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔

۲۹۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَ مُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْاُفُقِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ ۔

۲۹۱۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ ہے (ایک مقام ہے مدینہ سے پانچ یا چھ میل پر) اور شام والوں کا جحفہ ہے اور یمن والوں کا یلملم اور نجد والوں کا قرن اور مشرق والوں کا ذات عرق (وہ ایک مقام ہے مکہ سے مشرق کی جانب دو منزل پر) پھر آپؐ اپنا منہ مبارک آسمان کے کنارے کی طرف کیا (مشرق کی طرف) اور فرمایا یا اللہ ان کے دل ایمان کی طرف لگا دے اس حدیث کی سند میں ابراہیم حریزی ہے اسے متروک الحدیث اور منکر الحدیث اور ضعیف کہا گیا۔

تشریح ﴿﴾ آپ کے وقت میں مشرق کی طرف کفر تھا اس وجہ سے وہاں کے لوگوں کے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ نے مشرق والوں کو مسلمان کیا کروڑوں مسلمان ہندوستان میں گزرے جو مکہ سے مشرق ہیں بعض کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ مشرق سے فتنہ نمودار ہوگا اس لئے آپؐ نے ان لوگوں کے لئے ہدایت کی دعا کی بعض کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور مشرق والوں کا میقات حضرت ﷺ نے معین نہیں کیا حضرت ﷺ نے اس کو مقرر کیا جب عراق فتح کیا اور شافعی نے کہا احتیاط یہ ہے کہ عقیق سے احرام باندھ لے (طیبی)۔

## ۱۴ : بَابُ الْاِحْرَامِ

## باب احرام کا بیان

۲۹۱۷: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ ۔

۲۹۱۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھتے اور اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر سیدھی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک پکارتے ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

تشریح ﴿﴾ شافعی کا یہی قول ہے اور حنفیہ کے نزدیک دوگانہ احرام پڑھ کر لبیک پکارے اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے اور سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کیا میں نے کہا مجھے تعجب ہے کہ صحابہ نے اس باب میں اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا میں سب سے زیادہ جانتا ہوں اس کو آپؐ نے حج کی لبیک پکاری جب دوگانہ سے فارغ ہوئے بعضوں نے اس کو سنا اور یاد رکھا پھر آپؐ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے بعضوں نے یہ سنا اور یاد رکھا اور کہنے لگے آپؐ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے پھر جب میدان کی اونچائی پر گئے وہاں بھی لبیک پکاری بعضوں نے اس کو سنا اور کہا کہ آپؐ نے اس وقت لبیک پکاری اور در حقیقت آپؐ نے جہاں دوگانہ پڑھا وہیں لبیک پکاری روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

Marfat.com

۲۹۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَا ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ ثَفِنَاتِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ قَائِمَةً قَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔

۲۹۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اونٹنی کے پاؤں کے پاس تھا شجرہ میں (یعنی ذوالحلیفہ میں) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی پر سوار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لبیک بعمرۃ وحجۃ معا یعنی حاضر ہوتا ہوں میں تیری درگاہ میں عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کر کے اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

## ۱۵: بَابُ التَّلْبِيَةِ

## باب لبیک کیونکر کہے

۲۹۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ۔

۲۹۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے لبیک سیکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں بڑھاتے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ۔

۲۹۲۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

۲۹۲۰: حضرت امام جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کی انہوں نے جابر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لبیک اس طرح تھی لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

۲۹۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ تَلْبِيَتِهٖ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔

۲۹۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی لبیک میں یوں فرمایا لبیک الہ الحق لبیک یعنی حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں اے سچے خدا حاضر ہوتا ہوں۔

۲۹۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ

۲۹۲۲: حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لبیک کہنے والا لبیک کہے تو اس کی داہنی طرف جتنی چیزیں ہیں پتھر درخت وغیرہ اسی طرح بائیں طرف جتنی چیزیں ہیں وہ سب اس کے

Marfat.com

شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

ساتھ لبیک کہتے ہیں زمین کی انتہا تک دونوں طرف۔

## ١٦ : بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

## باب لبیک پکار کر کہنا

٢٩٢٣ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهٗ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اَتَانِىْ جِبْرَائِيْلُ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِىْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ۔

۲۹۲۳: حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے حکم دیا مجھ کو کہ میں اپنے اصحاب کو حکم کروں لبیک پکار کر کہنے کا۔

تشریح ﴿﴾ یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور عورت آہستہ سے لبیک کہے شافعی نے کہا کہ لبیک کہنا سنت ہے واجب نہیں ہے نہ شرط ہے صحت حج کی اور اگر کوئی اس کو ترک کرے تو دم لازم نہ آئے گا لیکن فضیلت کے خلاف ہے اور بعض حنفیہ نے کہا وہ واجب ہے اگر ترک کرے گا تو دم لازم آئے گا اور مالک نے کہا واجب نہیں ہے لیکن اس کے ترک سے دم لازم ہوگا اور شافعی اور مالک نے کہا کہ حج کی نیت دل سے کافی ہے اور زبان سے کہنا لازم نہیں اور ابوحنیفہؒ نے کہا زبان سے لبیک پکارنا ضروری ہے یا ہدی کا ساتھ لے جانا (طیبی)۔

مترجم کہتا ہے حدیث کے موافق یہ طریق ہے کہ غسل کرے پھر خوشبو لگائے اور احرام کی چادریں اوڑھے اور لبیک پکار کر کہے اگر صرف حج کی نیت ہو تو لبیک بحجۃ کہے اور جو عمرے کی نیت ہو تو لبیک بعمرہ کہے اگر دونوں کی ایک ساتھ نیت ہو یعنی قران کی تو یوں کہے لبیک بحجۃ وعمرۃ۔

٢٩٢٤ : حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ نِىْ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَاِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ۔

۲۹۲۴: حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو حکم کرو کہ لبیک بلند آواز سے کہیں کیونکہ یہ حج کی نشانیوں میں سے ہے یعنی شعائر حج میں سے۔

تشریح ﴿﴾ اس سے لبیک کا وجوب نکلتا ہے شعائر کے لفظ سے واجب ہونا ضروری نہیں بہت سی چیزیں سنت ہیں پر شعائر میں سے ہیں جیسے اذان وغیرہ۔

٢٩٢٥ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِىُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ ابْنُ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّ رَسُوْلَ

۲۹۲۵: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عج اور ثج یعنی لبیک پکار کر کہنا اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا (اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

لئے)۔

## ۱۷: بَابُ الظِّلَالِ لِلْمُحْرِمِ

۲۹۲۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالُوْا ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ابْنُ حَفْصٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ حَفْصٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُحْرِمٍ یَضْحَی لِلّٰهِ یَوْمَهُ یُلَبِّیْ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ اِلَّا غَابَتْ بِذُنُوْبِهِ فَعَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

## باب جوشخص احرام بند ھے ہو (یعنی محرم ہو)

۲۹۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو کوئی محرم برابر سارے دن دھوپ میں لبیک کہتا رہے دن چڑھتے سے سورج ڈوبنے تک تو سورج اس کے گناہ لے کر ڈوبے گا اور ایسا ہو جائے گا جیسے ابھی اس کی ماں نے اس کو جنا (یعنی گناہوں سے بالکل صاف ہو جائے گا اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبید اللہ اور عاصم بن عمر دونوں ضعیف ہیں۔

## ۱۸: بَابُ الطِّیْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

## باب احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان

تشریح: احرام کی حالت میں تو خوشبو لگانا بالکل درست نہیں ہے لیکن احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا سنت ہے اگر چہ یہ خوشبو بدن یا کپڑے میں احرام کے بعد بھی باقی رہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور یہی مذہب ہے اہل حدیث کا اور یہی راجح ہے اور اسے دلیلوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور امام شوکانی نے شرح منتقی میں اس کی تفصیل کی ہے اور صاحب سبل السلام نے اپنی منسک میں ایسا ہی نقل کیا ہے حضرت عائشہ کی حدیث سے کہ جب آپؐ نے غسل کیا احرام کا تو حضرت عائشہؓ نے آپ کو خوشبو لگا دی اس میں مشک بھی تھی آپ کے ہاتھوں اور سر میں یہاں تک کہ اس کی چمک آپ کی مانگ اور داڑھی میں دکھائی دیتی تھی پھر آپؐ نے ایسا ہی رہنے دیا اور اس کو دھویا نہیں (روضہ)۔

۲۹۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ اَنْ یُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ یُفِیْضَ قَالَ سُفْیَانُ بِیَدَیَّ هَاتَیْنِ۔

۲۹۲۷: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے خوشبو لگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے اور جب آپ ﷺ نے احرام کھولا اس وقت بھی طواف الافاضہ کرنے سے پہلے سفیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ خوشبو لگائی میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے۔

۲۹۲۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یُلَبِّیْ۔

۲۹۲۸: جناب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا گویا میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک کہہ رہے تھے۔

۲۹۲۹: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ

۲۹۲۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

Marfat.com

اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَرٰى وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

کہ انہوں نے کہا گویا میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگ میں تین دن کے بعد احرام کی حالت میں۔

تشریح: اہل حدیث کا عمل انہی حدیثوں پر ہے اور محمد سے منقول ہے کہ ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ اگر احرام کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہے تو فدیہ واجب ہوگا (لمعات)۔

## ۱۹: بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

## باب محرم کون سے کپڑے پہنے

۲۹۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ اَوِ الْوَرْسُ۔

۲۹۳۰: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ محرم کون سے کپڑے پہنے آپ ﷺ نے فرمایا قمیص اور عمامہ اور پائجامہ اور ٹوپی اور موزہ نہ پہنے مگر جس حال میں کہ چپل (جوتا) نہ ملے تو موزہ ہی پہن لے لیکن ان کو کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے (ٹخنہ سے مراد یہاں وہ ہڈی ہے جو قدم کے شروع میں ہوتی ہے) اور وہ کپڑے بھی نہ پہنے جس میں زعفران یا درس (یا سنگار کی ڈنڈیاں) لگی ہوں۔

تشریح: یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس پر کہ جو چیزیں اس حدیث میں مذکور ہیں محرم ان کو نہ پہنے۔

۲۹۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ۔

۲۹۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو ورس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

## ۲۰: بَابُ السَّرَاوِيْلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا اَوْ نَعْلَيْنِ

## باب اگر محرم کو تہبند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اسی طرح اگر جوتی نہ ملے تو موزہ پہن لے

۲۹۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَالَ هِشَامٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

۲۹۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا جو کوئی تہبند نہ پائے تو پائجامہ پہن لے اور جو کوئی جوتی نہ پائے تو موزے پہن لے اور ہشام نے کہا اپنی روایت میں پائجامہ پہن لے جب تہبند نہ ملے۔

Marfat.com

وَقَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ إِلَّا أَنْ يَفْقِدَ۔

تشریح (ﷺ) یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا اہل حدیث اور شافعی کا عمل اسی پر ہے اور ابوحنیفہ نے کہا اگر پائجامہ ضروری پہننا پڑے تہ بند نہ ملنے سے تو اس کو پھاڑ کر تہبند کی طرح کرے اور سیا ہوا اسی حال میں پہنے کا تو اس پر لازم ہوگا اور مسلم نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا جو جوتا نہ پائے وہ موزہ پہن لے اور جو تہ بند نہ پائے وہ پائجامہ پہن لے اور احمد اور بخاری اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ابن عمر سے مرفوعاً کہ جو عورت محرم ہو وہ نقاب نہ ڈالے (یعنی منہ نہ ڈھانپے) اور دستانے نہ پہنے صحیح کہا اس کو ترمذی نے ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ کپڑا بھی نہ پہنے جس میں ورس یا زعفران لگی ہو (روضہ)

۲۹۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۲۹۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوتیاں نہ پائے وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے۔

## ۲۱: بَابُ التَّوَقِّي فِي الْإِحْرَامِ

## احرام میں کن باتوں سے بچنا چاہیے

۲۹۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلْنَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ زِمَالَتُنَا وَزِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ فَطَلَعَ الْغُلَامُ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ فَقَالَ لَهُ أَيْنَ بَعِيرُكَ؟ قَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ مَعَكَ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ۔

۲۹۳۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے جب عرج میں پہنچے (ایک مقام کا نام ہے) تو وہاں اترے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اور حضرت عائشہ آپ ﷺ کے بازو پر بیٹھیں اور میں ابوبکر کے بازو پر بیٹھی اور ہمارا اور ابوبکر کا اور ان کے غلام کا ایک اونٹ تھا (جس پر یہ تینوں سوار ہوتے تھے) اتنے میں غلام آیا اور اس کے پاس اونٹ نہ تھا ابوبکر نے اس سے پوچھا تیرا اونٹ کہاں ہے وہ بولا رات کو گم ہو گیا میرے ہاتھ سے ابوبکر نے کہا تیرے ساتھ ایک ہی اونٹ تھا اس کو تو نے گم کر دیا (حالانکہ ایک اونٹ کی حفاظت سہل تھی) پھر ابوبکر اس کو مارنے لگے (غصے سے اور یہ غصہ بجا تھا کہ سفر کی حالت میں سواری کا اونٹ گم کر دیا) اور آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے اس محرم کو دیکھو کیا کر رہا ہے۔

تشریح یعنی مار پیٹ لڑائی جھگڑا احرام کی حالت میں یہ باتیں منع ہیں۔

## ۲۲: بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

## باب: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے

Marfat.com

۲۹۳۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاسَهُ.

فَاَرْسَلَنِيْ بْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا ؟ قُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسِلُ رَاسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَاسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۲۹۳۵: حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا میں (وہ ایک مقام ہے) ابن عباس نے کہا کہ محرم اپنا سر دھوسکتا ہے مسور نے کہا نہیں دھوسکتا آخر ابن عباس نے مجھ کو بھیجا ابوایوب انصاری کے پاس یہ پوچھنے کو میں نے دیکھا وہ غسل کر رہے ہیں دولکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے کی آڑ میں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا کون ہے میں نے کہا عبداللہ بن حنین ہوں مجھ کو ابن عباس نے تمہارے پاس بھیجا ہے یہ پوچھنے کے لئے کہ آنحضرت ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر کیسے دھوتے تھے یہ سن کر ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا (جو آڑ تھا) اور اس کو جھکایا اتنا کہ ان کا سر مجھ کو دکھلائی دینے لگا پھر انہوں نے ایک آدمی سے کہا جو ان پر پانی ڈالتا تھا پانی ڈال اس نے پانی ڈالا انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو ہلایا (یعنی ملا) ہاتھوں کو آگے سے لے گئے پیچھے سے لائے پھر کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا (احرام کی حالت میں)۔

تشریح ۞ احرام کی حالت میں صرف پانی سے سر دھونا جائز ہے لیکن خوشبو کا مصالح نہ لگائے اور نہ کوئی چیز جس سے جوئیں مریں نہ اتنا زور سے رگڑے کہ جوؤں کے مرنے کا ڈر ہو بقیہ ہر احرام کی حالت میں عورت کو بھی منہ کھلا رہنا چاہئے لیکن اگر لکڑیاں وغیرہ باندھ کر کپڑا منہ پر لٹکائے اس طرح سے کہ کپڑا منہ سے دور رہے یا ضرورت کے وقت لٹکائے پھر منہ کھول دے تو جائز ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہے۔

## ۲۳ : بَابُ الْمُحْرِمَةِ تَسْدِلُ الثَّوْبَ عَلٰى وَجْهِهَا

## باب محرم عورت اگر اپنے منہ پر کپڑا لٹکائے (لیکن منہ سے دور رکھے احرام کی حالت میں تو جائز ہے)

۲۹۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ نَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَاِذَا لَقِيَنَا الرَّاكِبُ اَسْدَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِنَا فَاِذَا جَاوَزَنَا رَفَعْنَاهَا ۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ

۲۹۳۶: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم کے ساتھ تھے احرام کی حالت میں جب ہم کو (راہ میں) کوئی سوار ملتا تو ہم اپنے کپڑے اپنے موہوں پر ڈال لیتے پھر جب وہ سوار (آگے) نکل جاتا تو ہم منہ کھول دیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوسری روایت بھی ایسی ہی

Marfat.com

اِدْرِيْسَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

ہے۔

## ۲۴: بَابُ الشَّرْطِ فِى الْحَجِّ

## باب: حج میں شرط لگانا جائز ہے

۲۹۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِىْ ح: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدَّتِهٖ ( قَالَ لَا اَدْرِىْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ اَوْ سُعْدٰى بِنْتِ عَوْفٍ ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكِ يَا عَمَّتَاهُ مِنَ الْحَجِّ ، فَقَالَتْ اَنَا امْرَاَةٌ سَقِيْمَةٌ وَاَنَا اَخَافُ الْحَبْسَ قَالَ فَاَحْرِمِىْ وَاشْتَرِطِىْ اَنَّ مَحِلَّكِ حَيْثُ حُبِسْتِ۔

۲۹۳۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر یا سعدی بنت عوف سے روایت ہے (اسماء تو دادی ہیں ابو بکر بن عبداللہ کی اور یہ نانی ہوں گی ) کہ آنحضرت ضباعہ بنت عبدالمطلب (اپنی پھوپھی ) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے پھوپھی تم حج کیوں نہیں کرتیں انہوں نے کہا میں ایک بیمار عورت ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ رہ جاؤں (حج کرنے میں بیماری کی وجہ سے اور حج پورا نہ ہو سکے ) آپ نے فرمایا تو احرام باندھ لو اور شرط کرلو کہ جہاں میں رہ جاؤں (بیماری کی وجہ سے )وہیں احرام کھول ڈالوں گی اس کی سند میں ابو بکر بن عبداللہ ہے اس کے متعلق محدثین نے سکوت کیا ہے نہ جرح کی ہے نہ توثیق۔

تشریح ۞ اور حلال ہو جاؤں گی معلوم ہوا کہ مرض کی وجہ سے احصار ہو سکتا ہے۔

۲۹۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَ وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ضُبَاعَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا شَاكِيَةٌ : فَقَالَ اَمَا تُرِيْدِيْنَ الْحَجَّ الْعَامَ قُلْتُ اِنِّىْ لَعَلِيْلَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ حُجِّىْ وَقُوْلِىْ مَحِلِّىْ حَيْثُ تَحْبِسُنِىْ۔

۲۹۳۸: ضباعہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور میں بیمار تھی آپ ﷺ نے فرمایا تم اس سال حج کا قصد نہیں کرتیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیمار ہوں آپ ﷺ نے فرمایا حج کر لے اور (احرام کے وقت ) یوں کہہ لے کہ جہاں تو مجھے روک دے گا اور وہیں میں احرام کھول ڈالوں گی۔

۲۹۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ اَبِىْ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ تْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ امْرَاَةٌ ثَقِيْلَةٌ وَاِنِّىْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ اُهِلُّ قَالَ اَهِلِّىْ وَاشْتَرِطِىْ اَنَّ مَحِلِّىْ حَيْثُ حَبَسْتَنِىْ۔

۲۹۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیمار ہوں اور حج کا ارادہ رکھتی ہوں میں کیونکر احرام باندھوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احرام باندھ لے اور شرط کر لے کہ جہاں تو مجھے روک دے گا وہیں میں احرام کھول ڈالوں گی۔

## ۲۵: بَابُ دُخُوْلِ الْحَرَمِ

## باب: حرم میں داخل ہونے کا بیان

Marfat.com

۲۹۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ صَبِيْحٍ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْاَنْبِيَاءِ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاةً حُفَاةً وَيَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ وَيَقْضُوْنَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَاةً ۔

۲۹۴۰: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر لوگ حرم میں پاؤں سے چلتے ہوئے ننگے پاؤں آتے تھےاور بیت اللہ کا طواف کرتے تھےاور سارے حج کے ارکان پیدل ننگے پاؤں ادا کرتے تھے(ادب سے نہ سوار ہوتے تھے نہ جوتیاں پہنتے تھے۔

تشریح ۞ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک ہی بار حج کیا تھا لوگوں نے کہا آپ دوبارہ حج نہیں کرتے انہوں نے کہا مجھ کو مکہ میں بہت تکلیف ہوتی ہے پائخانہ اور پیشاب کے لئے حرم کی باہر کوسوں جانا پڑتا ہے سبحان اللہ کیا ادب تھا حرم محترم کا اب بھی حاجی کو لازم ہے کہ جب حرم کی سرحد آئے تو سواری پر سے اتر پڑے اور پیدل ننگے پاؤں بڑی عاجزی سے چلے بڑے شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے جس قدر عجز کرے زیبا ہے۔

## ۲۶ : بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ

## باب مکہ میں داخل ہونے کا بیان

۲۹۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَاِذَا خَرَجَ خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ۔

۲۹۴۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوتے تھے بلندی کی راہ سے اور جب نکلتے تھے تو نشیبی جانب راہ کی طرف سے نکلتے (بلندی کی جانب وہ ہے جدھر جنت المعلی واقع ہے اور ذی طوی بھی ادھر ہی ہے)۔

تشریح ۞ یعنی ابو طالب کے کل مکانات اور جائداد انہوں نے بیچ کر کھالی ایک مکان بھی باقی نہ رکھا کہ ہم اس میں اتریں جب علی اور جعفر اور ابو طالب کے بیٹے مسلمان ہو گئے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی تو عقیل اور طالب دو بھائی جو ابھی تک کافر تھے مکہ میں رہ گئے اور ابو طالب کی کل جائداد انہوں نے لے لی اور جعفر کو اس میں سے کچھ حصہ نہ ملا کیونکہ وہ دونوں مسلمان ہو گئے اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

۲۹۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا ۔

۲۹۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کو مکہ میں گئے۔

۲۹۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذَالِكَ فِيْ حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ ( يَعْنِي الْمُحَصَّبَ ) حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ ، وَذَالِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِيْ ۔

۲۹۴۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل آپ (جب مکہ میں پہنچیں گے ) کہاں اتریں گے یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج میں فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھلا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا پھر فرمایا ہم کل بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے جہاں قریش نے قسم کھائی تھی کفر پر یعنی بنی کنانہ نے قریش سے حلف لی تھی کہ بنی ہاشم سے نہ نکاح کریں نہ ان سے بیع وشرا کریں زہری نے کہا خیف وادی کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

تشریح (۱) جہاں پر ابو طالب بنی ہاشم اور بنی مطلب کو لے کر چھپ گئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پناہ میں لیا تھا اور قریش کے کافروں نے عہد نامہ لکھا تھا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ بیاہ شادی کریں گے نہ لین دین کریں گے اور اس کا قصہ طویل ہے مذکور ہے سیر کی کتابوں میں۔

## ۲۷: بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ

## باب حجر اسود کو چومنا

۲۹۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ الْاَصَيْلِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

۲۹۴۴: حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ میں نے اصیلع کو دیکھا یعنی حضرت عمرؓ کو (اصیلع تصغیر ہے اصلع کی اصلع اس کو کہتے ہیں جس کے آگے سر کے بال گر کر موقوف ہو گئے ہوں اور یہ تصغیر ترحم اور شفقت کے لئے ہے) وہ حجر اسود کو چومتے تھے اور کہتے تھے تجھے چومتا ہوں اور بے شک میں جانتا تھا کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نفع اور اگر میں نے آنحضرتؐ کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں تجھ کو نہ چومتا۔

تشریح (۱) کیونکہ پتھر کا چومنا ہماری شریعت میں جائز نہیں ہوا اس لئے کہ اس میں مشابہت ہے کفار کی جو پوجتے ہیں بتوں کو اور تصویروں اور پتھروں کو اور حجر اسود کا چومنا خاص کیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے سبب سے اسی طرح عالم دیندار کے ہاتھ کا چومنا یہ بھی جائز ہے ایک حدیث سے کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور حجر اسود کے چومنے میں جو کعبہ کا ایک جزو ہے حضرت عمرؓ نے یہ کہا کہ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں نہ چومتا تو اور قبروں اور مزاروں کا چومنا کیونکر جائز ہوگا طیبی نے کہا حضرت عمرؓ نے یہ اس لئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور شرک کا قریب گزرا تھا ایسا نہ ہو کہ بعضے کچے مسلمان حجر اسود کے چومنے سے دھوکا کھائیں اور حجر اسود کو یہ سمجھیں کہ اس میں کچھ قدرت یا اختیار ہے جیسے مشرک بتوں کو خیال کرتے تھے تو بیان کر دیا کہ حجر اسود ایک پتھر ہے اس میں کچھ بھی اختیار اور قدرت نہیں اور اس کا چومنا محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور پیروی کے لئے ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نہیں یہ پتھر نقصان اور نفع پہنچائے گا کیونکہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے قیامت کے دن یہ پتھر آئے گا اس کی دو زبانیں ہوں گی اور وہ گواہی دے گا اپنے ہر ایک چومنے والے کے لئے مگر حضرت علیؓ کی اس کلام سے حضرت عمرؓ کا کلام باطل نہ ہوتا کیونکہ انہوں نے پتھر کی حالت موجودہ کی نسبت گفتگو کی یعنی دنیا میں وہ ایک پتھر ہے اور پتھروں کی طرح اس میں نہ احساس ہے نہ شعور اور یہ صحیح ہے اور آخرت میں جب اس کی دو زبانیں ہوں گی تو اس وقت وہ پتھر نہ رہے گا بہرحال یہ ارشاد حضرت عمرؓ کا بڑی دلیل ہے اہل توحید اور متبعین سنت کی اور اس میں رد ہے ان اہل بدعات کا جو قبروں اور جھنڈوں اور چیدوں اور مزاروں کو بوسہ دیتے ہیں یہ فعل بے شک بدعت ہے اس لئے کہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا منقول ہے نہ صحابہ اور سلف صالحین سے کہ انہوں نے کبھی کسی قبر کو بوسہ دیا ہو۔

۲۹۴۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ الرَّازِیُّ

۲۹۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

Marfat.com

عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاتِيَنَّ هٰذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنْ يَسْتَلِمُهٗ بِحَقٍّ ۔

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہ پتھر یعنی حجر اسود قیامت کے دن آئے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتا ہو گا اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ بات کرے گا اور گواہی دے گا اس کے لئے جس نے اس کو چوما حق کے ساتھ۔

تشریح ۞ یعنی ایمان کے ساتھ اس سے وہ مشرک نکل گئے جنہوں نے حجر اسود کو چوما شرک کی حالت میں ان کے لئے اس کا چومنا کچھ مفید نہ ہو گا اس لئے کہ کفر کے ساتھ کوئی عبادت نفع نہیں کرتی۔

۲۹۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا خَالِيْ يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَرَ ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِيْ طَوِيْلًا ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا عُمَرُ هٰهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ ۔

۲۹۴۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حجر اسود کی طرف منہ کیا پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیئے اور بڑی دیر تک روتے رہے پھر ایک طرف نگاہ کی دیکھا تو عمر بن خطاب ہیں وہ بھی رو رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ اس جگہ آنسو بہانا چاہئے (اس کی سند میں محمد بن عوف خراسانی ضعیف ہے)۔

تشریح ۞ یعنی مالک اپنے سے رو کر عاجزی سے مانگنا چاہئے کیونکہ یہ جگہ ہے دعا قبول ہونے کی۔

۲۹۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنُ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ ۔

۲۹۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں سے کسی کو نہ چھوتے مگر حجر اسود کو اور جو کونہ اس کے قریب ہے (یعنی رکن یمانی کو بنی جمح کے گھروں کی طرف۔

تشریح ۞ یہ لوگ شاید اس زمانہ میں ادھر رہتے ہوں گے یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ابن عمر سے کہ میں نے ارکان میں سے کسی رکن کو نہیں دیکھا جس کو حضرت ﷺ مس کرتے ہوں (طواف میں) سوا یمانی رکنوں کے اور احمد اور نسائی نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا کہ رکن یمانی اور حجر اسود کا چھونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے بالکل اس کی سند میں عطاء بن السائب ہے اور بخاری نے تاریخ میں اور ابو یعلیٰ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ بوسہ دیتے تھے رکن یمانی کو اس کی سند میں عبداللہ بن مسلم بن ہرمز ضعیف ہے اور جس وقت حجر اسود یا رکن یمانی کو آپؐ استلام کرتے تو فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجر اسود کے پاس آتے اللہ اکبر کہتے اور آپؐ سے کوئی معین دعا طواف میں منقول نہیں ہوئی مگر ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا کہ آپؐ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ کہتے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اور طواف میں فرماتے اللهم قنعنی بما رزقتنی و بارك لی فیه و اخلف علی کل غائب لی بخیر یہ حاکم نے روایت کیا اور مصنف ابن ابی شیبہ میں دعا مروی ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر قدیر اور یہ مقام ہے تو جو دعا چاہے مانگے اور رکن یمانی اور حجر اسود کی تخصیص کی وجہ استلام میں یہ ہے کہ وہ اسی مقام پر باقی ہیں جہاں حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام نے بنائے تھے باقی دونوں رکنوں کا مقام جاہلیت والوں نے بدل ڈالا ہے (روضہ)۔
مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں جو مطوفوں نے یہ نکالا ہے کہ ہر ایک پھیرے میں ایک خاص دعا معین کرتے ہیں اس کا اصل حدیث کچھ نہیں ہے اور نہ ان دعاؤں کا پڑھنا ضروری ہے جو دعائیں چاہے وہ آدمی پڑھ سکتا ہے۔
تشریح: طواف کرنے والے کو اختیار ہے کہ تین باتوں میں سے جو ممکن ہو سکے کرلے ہر ایک کافی ہے حجر اسود کو چومنا یا اس پر ہاتھ لگا کر اپنا ہاتھ چومنا یا لکڑی سے اس کی طرف اشارہ کرنا اور بعضوں نے کہا صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ اٹھانا جب حجر اسود کے سامنے آئے اگر چومنا اور چھونا ہجوم کی وجہ سے نہ ہو سکے اور ہر حال میں لوگوں کو ایذاء دینا اور دھکیلنا منع ہے جیسے اس زمانہ میں قول لوگ کرتے ہیں یا عورت کے درمیان میں گھسنا امام احمد نے حضرت عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے عمر تو ایک قوی شخص ہے تو مت ستا حجر اسود پر ضعیف کو اگر خالی جگہ پائے تو چوم لے اس کو نہیں تو اس کے سامنے منہ کر اور تہلیل اور تکبیر کر اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے۔

## ۲۸: بَابُ مَنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ

## باب چھڑی سے حجر اسود کو مس کرنا

۲۹۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اطْمَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ بِيَدِهٖ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَوَجَدَ فِيْهَا حَمَامَةَ عَيْدَانٍ فَكَسَرَهَا ثُمَّ قَامَ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ فَرَمٰى بِهَا وَاَنَا اَنْظُرُهٗ۔

۲۹۴۸: حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ جب آپ کو اطمینان ہوا جس سال مکہ فتح ہوا تو آپ نے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے اور یہ جائز ہے یعنی طواف سوار ہو کر کرنا اگر موقع مل سکے بلکہ سنت ہے آپ حجر اسود کا استلام کرتے تھے ایک لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی پھر آپ کعبہ کے اندر گئے وہاں آپ نے ایک مورت دیکھی کبوتر کی جو لکڑیوں سے بنی ہوئی تھی آپ نے اس کو توڑ ڈالا (ہر ایک جاندار کی مورت کو جب مسلمان پائے تو ایسا ہی کرنا چاہئے) پھر آپ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور اس کو پھینک دیا اور میں دیکھ رہی تھی۔

۲۹۴۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

۲۹۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجر اسود چومتے تھے ایک لکڑی سے۔

۲۹۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ خَرَّبُوْذَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ وَيُقَبِّلُ

۲۹۵۰: حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ سے (جو سب صحابہ کے بعد فوت ہوئے) روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے ایک لکڑی سے اور لکڑی کو چوم لیتے استلام کے معنی چھونا یعنی لکڑی سے حجر اسود کو چھو

Marfat.com

الْمِحْجَنِ۔ کر اس کو بوسہ دیتے۔

تشریح: وہ یہ ہے کہ ذرا دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلنا جیسے بہادر اور زور آور سپاہی چلتے ہیں یہ اول کے تین پھیروں میں کرتے ہیں اور سبب اس کا صحیحین کی روایت میں مذکور ہے کہ جب آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ میں آئے تو مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ مدینہ کے بخار سے ناتواں ہو گئے ہیں آپ نے حکم دیا صحابہ کو تین پھیروں میں رمل کرنے کا تاکہ مشرکین کو یہ معلوم کرائیں کہ مسلمان ناتواں نہیں ہوئے بلکہ طاقتور ہیں پھر یہ سنت قائم رہی اسلام کی ترقی کے بعد بھی اور قیامت تک قائم رہے گی پس رمل کی مشروعیت اصل میں مشرکوں کے ڈرانے کے لئے ہوئی اور صاحب روضہ نے گمان کیا کہ طواف کی مشروعیت اسی لئے ہوئی یہ سہو ہے طواف تو پہلے سے شائع تھا اور سنت ابراہیمی تھا۔

## ۲۹ : بَابُ الرَّمَلِ حَوْلَ الْبَيْتِ

## باب طواف میں رمل کرنا

۲۹۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ رَمَلَ ثَلَاثَةً وَمَشٰى اَرْبَعَةً مِنَ الْحِجْرِ اِلَى الْحِجْرِ۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۲۹۵۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خانہ کعبہ کا پہلا طواف کرتے (یعنی طواف القدوم) تو تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیرے معمولی چال سے چلتے حجر اسود سے پھیرا شروع کرتے اور حجر اسود پر تمام کرتے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی رمل کیا کرتے تھے۔

تشریح: طواف میں کل سات پھیرے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے لیکن اختلاف ہے طواف القدوم میں جمہور اس کو فرض کہتے ہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک وہ مثل تحیۃ المسجد کے ہے اور حق جمہور کا قول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ولیطوفوا بالبیت العتیق (روضہ)۔ اگرچہ اس کی علت نہ رہی ہو کیونکہ ہم کو حکم ہے حضرت کی پیروی کا نہ علتیں دیکھنے کا یہ حضرت عمرؓ نے گویا قاعدہ بتا دیا کہ شرع کی جس بات کی تم کو حکمت معلوم نہ ہو اس کو چھوڑ نہ دو آنحضرت ﷺ کی پیروی اور تابعداری یہی سب حکمتوں سے بڑھ کر ہے۔

۲۹۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحِجْرِ اِلَى الْحِجْرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا۔

۲۹۵۲ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے رمل کیا حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تین پھیروں میں اور باقی چار پھیرے معمولی چال سے چلے۔

۲۹۵۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْمَ الرَّمَلَانُ الْاٰنَ وَقَدْ اَطَّاَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَاَهْلَهُ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا نَدَعُ شَيْئًا

۲۹۵۳ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اب ان دونوں رملوں سے (ایک طواف میں دوسرے سعی میں) کیا فائدہ ہے اب تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کو قوی کر دیا اور کفر کو دور کر دیا قسم اللہ کی ہم تو کوئی بات چھوڑنے والے نہیں جس کو کیا کرتے تھے

Marfat.com

كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں۔

۲۹۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِیْ خَيْثَمٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِاَصْحَابِهٖ حِيْنَ اَرَادُوْا دُخُوْلَ مَكَّةَ فِیْ عُمْرَتِهٖ بَعْدَ الْحُدَيْبِيَّةِ اِنَّ قَوْمَكُمْ غَدًا سَيَرَوْنَكُمْ فَلْيَرَوُنَّكُمْ جُلْدًا ۔ فَلَمَّا دَخَلُوْا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوْا الرُّكْنَ وَرَمَلُوْا وَالنَّبِیُّ ﷺ مَعَهُمْ حَتّٰی اِذَا بَلَغُوْا الرُّكْنَ الْيَمَانِیَّ اِلَی الرُّكْنِ وَتَمَّ رَمَلُوْا حَتّٰی بَلَغُوْا الرُّكْنَ الْيَمَانِیَّ ثُمَّ مَشَوْا اِلَی الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَشَی الْاَرْبَعَ۔

۲۹۵۴: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اپنے اصحاب سے جب وہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے عمرہ کے لئے حدیبیہ کے دوسرے سال کہ تمہاری قوم کے لوگ کل تم کو دیکھیں گے تو چاہئے کہ وہ تم کو چست اور چالاک دیکھیں۔ جب یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر رمل کرنے اور آنحضرت بھی ان کے ساتھ تھے جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو پھر حجر اسود تک معمولی چال سے چلے پھر رمل کرنے لگے پھر (جب رکن یمانی پر پہنچے) تو حجر اسود تک معمولی چال سے چلے تین بار آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا) پھر چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔

## ۳۰: بَابُ الْاِضْطِبَاعِ

## اضطباع کا بیان

تشریح ۞ وہ یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور داہنا کندھا کھلا رہنے دے یہ بھی ایک علامت ہے شجاعت اور بہادری کی جیسے رمل۔

۲۹۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَبِيْصَةُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ يَعْلٰی بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ يَعْلٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا۔

قَالَ قَبِيْصَةُ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ۔

۲۹۵۵: یعلیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کیا اضطباع کر کے قبیصہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

## ۳۱: بَابُ الطَّوَافِ بِالْحَجَرِ

## باب حطیم کو طواف میں داخل کر لینا (یعنی اس کے پرے سے دورہ کرنا)

۲۹۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ فَقَالَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ قُلْتُ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ يُدْخِلُوْهُ فِيْهِ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا

۲۹۵۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے حطیم کو پوچھا آپؐ نے فرمایا وہ کعبہ میں داخل ہے میں نے کہا پھر لوگوں نے اس کو باہر کیوں رہنے دیا آپؐ نے فرمایا ان کے پاس خرچ نہیں رہا تھا (یعنی حلال مال میں سے) میں نے کہا کعبہ کا دروازہ اتنا اونچا کیوں بنایا کہ بغیر سیڑھی کے اس پر چڑھ نہیں سکتے آپؐ نے فرمایا یہ بھی تیری قوم نے کیا (یعنی قریش نے) تا

Marfat.com

شَانُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ اِلَيْهِ اِلَّا بِسُلَّمٍ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ قَوْمِكَ لِيُدْخِلُوْهُ مَنْ شَائُوْا وَيَمْنَعُوْهُ مَنْ شَائُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ مَخَافَةَ اَنْ تَنْفِرَ قُلُوْبُهُمْ لَنَظَرْتُ هَلْ اُغَيِّرُهٗ فَاُدْخِلُ فِيْهِ مَاانْتَقَصَ مِنْهُ وَجَعَلْتُ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ ۔

اس لئے جس کو چاہیں اندر لے جائیں اور جس کو چاہیں روک دیں اور اگر تیری قوم کا زمانہ نیا ہوتا کفر کا (یعنی کفر کا زمانہ ابھی قریب گزرا ہے ایسا نہ ہو میں کعبہ کو توڑوں اور وہ کچھ اور سمجھیں ایمان سے پھر جائیں) اور ڈر نہ ہوتا کہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوگی (کعبہ توڑنے سے) تو تو دیکھتی میں اس کو کیسا بدلتا اور جو اس میں کمی ہے اس کو پورا کرتا اور اس کا دروازہ زمین پر بناتا۔

تشریح ﴿﴾ یعنی نیچا کہ جس کا جی چاہے بغیر سیڑھی کے اندر چلا جائے دوسری روایت میں ہے کہ میں اس کے دو دروازے کرتا ایک شرقی ایک غربی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض کام مصلحت کا ہوتا ہے لیکن اس میں فتنہ کا خوف ہو تو اس کو ترک کرنا جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفا کے عہد میں کعبہ ایسا ہی رہا اور جیسا آپ چاہتے تھے ویسا بنانے کی فرصت نہیں ہوئی عبداللہ بن زبیر نے اپنی حکومت میں کعبہ کو اسی طرح بنایا جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لیکن حجاج مردود نے جب عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو ضد سے پھر کعبہ کو توڑ کر ویسا ہی کر دیا جیسا جاہلیت کے زمانہ میں تھا خدا اس سے سمجھے بھلا شریعت کے کام میں کیا ضد تھی مجھے تو اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاج مردود سچا مسلمان بھی نہ تھا خیر پھر اس کے بعد ہارون رشید نے اپنی خلافت میں امام مالک سے سوال کیا کہ اگر آپ کہیں تو میں کعبہ کو پھر توڑ کر جیسا ابن زبیر نے بنایا تھا ویسا ہی کر دوں انہوں نے کہا اب کعبہ کو کھلونا مت کر بادشاہوں کا نہیں تو اس کی وقعت لوگوں کے دلوں میں جاتی رہے گی غرض افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ تک کعبہ اسی حال پر قائم ہے جیسے حجاج دشمن خدا نے بنایا تھا باوجودیکہ ہجرت سے (۱۳۱۰) سال گزر چکے ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ سلاطین عثمانیہ نے کیوں کعبہ کو حدیث نبوی کے موافق نہیں بنایا اگر بنا دیتے تو کوئی قباحت نہ ہوتی امید ہے کہ جناب مہدی علیہ السلام اپنے زمانہ میں کعبہ کو جناب نبوی کے منشا کے موافق درست کریں گے واللہ الموفق۔

## ۳۲ : بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ

## باب طواف کی فضیلت کا بیان

۲۹۵۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ ۔

۲۹۵۷ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا اور دو رکعتیں پڑھے (یعنی دوگانہ طواف تو ایسا ثواب ہے جیسے ایک غلام آزاد کیا۔

۲۹۵۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ اَبِيْ سَوِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يَسْاَلُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلّٰى

۲۹۵۸ : حضرت ابن ہشام نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا رکن یمانی کو اور وہ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا تو عطا نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابوہریرہؓ نے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا رکن یمانی پر ستر فرشتے معین ہیں جو کوئی کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ ! فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ : قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا بَلَغَكَ فِی هٰذَا الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاوَضَهٗ فَاِنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ لَهُ ابْنُ هِشَامٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوَافُ ؟ قَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ بِهَا عَشَرَةُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِیْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِی الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ۔

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ تو یہ فرشتے آمین کہتے ہیں جب عطا حجر اسود پر پہنچے تو ابن ہشام نے کہا اے ابو محمد تم کو حجر اسود کے باب میں کیا پہنچا انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو ہریرہ نے انہوں نے سنا آنحضرتؐ سے کہ آپ فرماتے تھے جو کوئی چھوئے اس کو وہ گویا اللہ کا ہاتھ چھو رہا ہے (کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ حجر اسود اللہ کا داہنا ہاتھ ہے زمین میں یہ تشبیہ ہے یعنی وہ معظم اور مکرم ہے اور اس کا بوسہ دینا ثواب ہے) ابن ہشام نے کہا اے ابو محمد طواف کے باب میں کیا آیا ہے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو ہریرہؓ نے کہ انہوں نے سنا آنحضرتؐ سے آپؐ فرماتے تھے جو کوئی سات بار طواف کرے بیت اللہ کا اور طواف میں بات نہ کرے (اگرچہ طواف میں بات کرنا مباح ہے مگر نہ کرنا بہتر ہے اور مستحب ہے اور باوضو ہونا ضروری ہے اہل حدیث اور شافعی کے نزدیک اسی طرح ستر عورت بھی طواف میں ضروری ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہے) مگر یہ بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی اور دس نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی اور دس درجے اس کے بلند کئے جائیں گے اور جو کوئی طواف میں بات کرے تو اس کے پاؤں رحمت میں ڈوب جائیں گے جیسے کسی کے پاؤں ڈوبے ہوں، میری نے کہا ہے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

تشریح ﴿ ﴾ کیونکہ طواف میں آدمی پاؤں سے چلتا ہے تو پاؤں گویا رحمت میں ڈوبتے ہیں اب اگر طواف میں بات نہ کی اور ذکر الٰہی کرتا رہا تو سارا بدن گویا مستفید ہوا اور پورا فائدہ حاصل ہوا اگر بات کی تو گویا طواف ناقص رہا پاؤں کو رحمت لگی اور باقی جسم محروم رہا اور بعضوں نے کہا بات کرنے سے مراد وہی سبحان اللہ کہنا ہے اور دوسری فضیلت ہے طواف کرنے والے کی۔

## ۳۳ : بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ

۲۹۵۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَاعَةَ السَّهْمِیِّ اَبِیْ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ رَاَيْتُ

## باب طواف کے دوگانے کا بیان

۲۹۵۹ : مطلب سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سات پھیروں سے فارغ ہوئے تو آئے حجر اسود کے برابر اور دو رکعتیں

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ سَبْعِهٖ جَاءَ حَتّٰى اِذَا حَاذَى بِالرُّكْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَطَافِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ اَحَدٌ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هٰذَا بِمَكَّةَ خَاصَّةً۔

پڑھیں مطاف کے کنارے میں (مطاف وہ دائرہ ہے جو اب پتھروں سے بنا ہوا ہے طواف کے لئے اور آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی آڑ نہ تھی ابن ماجہ نے کہا یہ امر یعنی بغیر ستر ے کے نماز پڑھنا خاص ہے مکہ سے۔

تشریح یعنی حرم سے وہاں اگر سامنے سے گزرتے ہوں تو مضائقہ نہیں بوجہ ضرورت کے اور دوسرے مقاموں میں اگر کوئی نمازی ایسے مقام میں بغیر ستر لے کے نماز پڑھے جہاں سے لوگ گزرتے ہوں تو وہ گنہگار ہوگا اور فقہاء نے کہا ہے کہ صحرا میں بڑی مسجد میں جہاں تک نمازی کی نظر جاتی ہے اس کے اندر نمازی کے سامنے سے گزرنا منع ہے لیکن اس کے پرے سے جائز ہے اور اس کا بیان الصلوٰۃ میں گزرا۔

۲۹۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِيْ عِنْدَ الْمَقَامِ) ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا۔

۲۹۶۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو بیت اللہ کے سات چکر کئے پھر دو رکعتیں پڑھیں یعنی دوگانہ طواف اور وکیع کی روایت ہے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس پھر صفا پہاڑ کی طرف نکلے (سعی کے لئے)۔

تشریح طواف کے بعد ہمیشہ دو رکعتیں پڑھنا چاہئے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ دوگانہ واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دوگانہ طواف مقام ابراہیم کے پاس پڑھے پھر دوگانہ پڑھ کر حجر اسود کے پاس آئے اس کا استلام کرے پھر صفا پہاڑ کو جائے جابر کی حدیث میں ایسا ہی ہے اس کو مسلم نے روایت کیا یہ بھی اس میں ہے کہ آپؐ نے دوگانہ طواف میں سورہ کافرون اور سورہ کافرون پڑھی اور اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ اس دوگانہ میں جہراً قرات کرے رات ہو یا دن۔

۲۹۶۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ اَتٰى مَقَامَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مَقَامُ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ هٰكَذَا قَرَاَهَا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى؟ قَالَ نَعَمْ!

۲۹۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خانہ کعبہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم میں آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مقام ہے ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا جس کی شان میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ یعنی بناؤ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ولید نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کیا اس آیت کو یوں پڑھا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى بکسر خاء صیغہ امر سے انہوں نے کہا ہاں۔

تشریح یہی قرات مشہور ہے اور بعضوں نے وَاتَّخَذُوْا فتح خاء پڑھا ہے بہ صیغہ ماضی یعنی بنایا انہوں نے مقام ابراہیم کو مصلی۔

Marfat.com

## ۳۴ : بَابُ الْمَرِيْضِ يَطُوْفُ رَاكِبًا

۲۹۶۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا مَرِضَتْ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ تَطُوْفَ مِنْ وَرَآءِ النَّاسِ وَهِيَ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ ۔

## باب بیمار سوار ہو کر طواف کرے

۲۹۶۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ بیمار ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا لوگوں کے پیچھے سے طواف کرنے کا سوار ہو کر ام سلمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبے کی طرف نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں سورہ والطور پڑھتے تھے ابن ماجہ نے کہا یہ روایت ابوبکر بن ابی شیبہ کی ہے اور اسحاق بن منصور اور احمد بن سنان سے یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

## ۳۵ : بَابُ الْمُلْتَزَمِ

## باب ملتزم کا بیان (ملتزم کعبہ میں وہ مقام ہے جو حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان ہے لوگ اس سے چمٹ کر دعا مانگتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام ملتزم ہوا

۲۹۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكَعْنَا فِيْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ اَلَا نَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ! قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ ثُمَّ مَضٰى فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحِجْرِ وَالْبَابِ فَاَلْصَقَ صَدْرَهٗ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهٗ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۔

۲۹۶۳: حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ حضرت شعیب نے کہا کہ میں اپنے دادا عبداللہ بن عمروؓ کے ساتھ طواف کیا جب ہم سات پھیروں سے فارغ ہوئے تو کعبے کی پشت پر ہم نے دوگانہ طواف کیا (مقام ابراہیم کے پاس جگہ نہ ہوگی) میں نے کہا تم دوزخ سے پناہ نہیں مانگتے انہوں نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے شعیب نے کہا پھر عبداللہ چلے اور حجر اسود کا استلام کیا پھر حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ اور اپنے ہاتھ اور رخسار کو اس سے لگا دیا پھر کہا میں نے ایسا ہی کرتے دیکھا جناب رسول ﷺ کو۔

## ۳۶ : بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ اِلَّا الطَّوَافَ

## باب حائضہ عورت حج کے ارکان تمام ادا کرے سوا طواف کے

۲۹۶۴ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ

۲۹۶۴ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے ہمارا ارادہ حج ہی کا تھا جب ہم سرف

Marfat.com

عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَرَى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرَفَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ سَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي قَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ۔

قَالَتْ وَضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ۔

میں پہنچے یا سرف کے قریب (ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر) تو مجھ کو حیض آیا آنحضرت ﷺ جب میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا تجھ کو کیا ہوا کیا حیض آیا میں نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی آدمؑ کی بیٹیوں پر تمام ارکان کو ادا کر صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کی اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے کی۔

تشریح ۞ اس پر اجماع ہے تمام علما. کا کہ حائضہ حج کے تمام ارکان ادا کرے سوا طواف کے اور امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً ایسا ہی روایت کیا اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے اور یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے (روضہ)۔

## ۳۷ : بَابُ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ

## باب حج مفرد کا بیان

۲۹۶۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

۲۹۶۵: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

تشریح ۞ حج کی تین قسمیں ہیں افراد قران تمتع افراد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے قران یہ ہے کہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے یعنی حج اور عمرے کی تمتع یہ ہے کہ میقات پر سے صرف عمرے کی نیت کرے حج کے مہینوں میں پھر مکہ میں جا کر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں تاریخ مکہ ہی سے حج کا احرام باندھے اس میں آسانی ہے اور اکثر حاجی ایسا ہی کیا کرتے ہیں اس میں ایک قربانی واجب ہے اسی طرح قران میں۔

۲۹۶۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ يَتِيْمًا فِي حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

۲۹۶۶: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۹۶۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

۲۹۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۹۶۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ

۲۹۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ اَفْرَدُوا الْحَجَّ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حج مفرد کیا (اس کی سند میں قاسم بن عبداللہ متروک ہے امام احمد نے کہا کہ وہ حدیثیں وضع کرتا ہے)۔

تشریح ﴿﴾ اختلاف ہے علماء کہ تینوں قسموں میں حج کی کون سی قسم افضل ہے بعض نے کہا قران بعضوں نے کہا تمتع بعضوں نے کہا افراد اور شوکانی نے تمتع کو افضل قرار دیا اور ثابت کیا اس کی فضیلت کو تفصیل کے ساتھ شرح منتقی میں اور یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قران کیا تھا لیکن آپؐ نے خود اشارہ کیا کہ قرآن سے تمتع افضل ہے اور اگر یہ اشارہ نہ ہوتا تو قران سب قسموں میں افضل ہوتا کیونکہ اس میں جمع ہے دو عبادتوں میں اب باب کی حدیثوں میں یہ مذکور ہے کہ حضرت ﷺ نے حج مفرد کیا لیکن دوسری صحیح حدیثوں میں صحیحین کے یہ تصریح ہے کہ آپؐ نے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھا یعنی قران کیا اور صحابہ نے اس میں اختلاف کیا حالانکہ آپ کا حج ایک ہی تھا اور علماء نے اس کی تحقیق میں جداگانہ رسالے لکھے ہیں سب سے زیادہ امام طحاوی نے اس مسئلہ میں ایک ہزار ورق سے زیادہ سیاہ کئے ہیں اور طبرانی اور مہلب اور ابن عبدالبر وغیرہم نے بھی اس میں کلام کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ آپؐ نے لوگوں کے لئے تینوں قسمیں جائز رکھیں اور خاص آپؐ سے جو مختلف روایتیں مروی ہیں ان میں یوں تطبیق کی ہے کہ مدینہ سے نکلتے وقت آپؐ کی نیت حج مفرد کی تھی پھر ذوالحلیفہ میں آپؐ نے قران کی نیت کی اور لبیک بحجۃ وعمرۃ پکارا پھر جب مکہ میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ مشرکین حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا برا جانتے تھے تو آپؐ نے ان کا رد کیا اور صحابہ کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا اور حج کا احرام فسخ کر دینے کا اور فرمایا اگر میں پہلے سے جانتا جو بعد کو جانا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور لوگوں کے ساتھ احرام کھول ڈالتا یعنی میں بھی تمتع کرتا (روضہ مختصرا)۔

## ۳۸: بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

## باب حج اور عمرے میں قران کرنے کا بیان

۲۹۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَكَّةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً۔

۲۹۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ کی طرف تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے لبیک عمرۃ وحجۃ یعنی آپ ﷺ نے قران کیا۔

تشریح ﴿﴾ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے حج مفرد کیا اور شیخین نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ آپؐ نے تمتع کیا تھا اور ہر ایک صحابہ کی روایت ٹھیک ہے اس معنی کو آپؐ نے ایک ہی حج کیا لیکن کوئی اس کو حج مفرد سمجھا کوئی تمتع اور قران میں چونکہ ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے تو تمیز مشکل تھی اور مکہ میں پہنچ کر جو آپؐ نے طواف اور سعی کی تو حج مفرد والے یہ کہیں گے کہ طواف قدوم کا تھا اور سعی حج کے لئے تھی اور قران اور تمتع والے یہ کہیں گے کہ یہ طواف اور سعی عمرے کی تھی غرض صحابہ کو یہ اختلاف اجتہاد رای کی وجہ سے پیدا ہوا۔

۲۹۷۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَبَّيْكَ!

۲۹۷۰: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

Marfat.com

بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ۔

۲۹۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصُّبَىَّ (رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) بْنَ مَعْبَدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَاَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَسَمِعَنِىْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَا لَهٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَكَاَنَّمَا حَمَلَا عَلَىَّ جَبَلًا بِكَلِمَتِهِمَا فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَا مَهُمَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَىَّ فَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ هِشَامٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالَ شَقِيْقٌ فَكَثِيْرٌ مَا ذَهَبْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ نَسْاَلُهٗ عَنْهُ ۔

۲۹۷۱: حضرت صبی بن معبد سے روایت ہے کہ میں پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا تو میں نے احرام باندھا حج اور عمرہ دونوں کا سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے یہ سنا کہ میں قادسیہ میں دونوں کا اہلال کر رہا تھا (یعنی لبیک میں حج اور عمرہ دونوں کا ذکر کرتا تھا) انہوں نے کہا یہ شخص تو اپنے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہے (نادان ہے) ان کے اس کہنے نے گویا میرے اوپر ایک پہاڑ پھینک دیا پھر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ملامت کی اور مجھ سے فرمایا تو نے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو پایا ہشام نے کہا شقیق نے کہا میں اور مسروق صبی بن معبد کے پاس بہت بار گئے ہم اس حدیث کو ان سے پوچھتے تھے۔

تشریح ❀ سلمان اور زید قران کو مکروہ جانتے ہوں گے تو حضرت عمرؓ نے ان کا رد کیا اور فرمایا کہ قران سنت ہے آنحضرت ﷺ کی اور خود حضرت عمرؓ اپنے اجتہاد سے تمتع کو منع جانتے تھے لیکن صحابہ کرام نے ان کی ممانعت کا خیال نہیں کیا اور تمتع کرتے رہے بعض کہتے ہیں حضرت عمرؓ تمتع کو صحابہ سے خاص جانتے تھے بعض کہتے ہیں استحباب کے خلاف سمجھتے تھے کیونکہ اللہ نے فرمایا **واتموالحج والعمرۃ للّٰہ** اور اس کا ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک عبادت کو جدا جدا پورا کرے لیکن حضرت عمر کی یہ رائے غلط تھی خود قران میں **فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج** اور جابر کی صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ انہوں نے عورتوں سے صحبت کی اور سب کام کئے پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتے تو میں بھی ایسا ہی کرتا یعنی تمتع کرتا اور کوئی دلیل نہیں ہے اس پر کہ تمتع خاص تھا صحابہ سے۔

حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَخَالِىْ يَعْلٰى قَالُوْا ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ الصُّبَىِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَاَسْلَمْتُ فَلَمْ اٰلُ اَنْ اَجْتَهِدَ فَاَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

صبی بن معبد سے روایت ہے میں تھوڑے دن گزرے تھے کہ نصرانی مذہب سے مسلمان ہوا تھا تو میں اسلام لایا اور میں نے کوشش کی عبادات بجالانے میں میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا پھر بیان کیا اس حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۲۹۷۲ : حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ

۲۹۷۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ نے مجھ

Marfat.com

الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔

سے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے قران کیا حج اور عمرے میں (اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف بھی ہے اور مدلس بھی اور اس نے حدیث کو عنعنہ کے ساتھ روایت کیا ہے)۔

## ۳۹ : بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

## باب قارن کے طواف کا بیان

۲۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَارِثٍ الْمُحَارِبِىُّ ثَنَا اَبِىْ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَطُفْ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ حِيْنَ قَدِمُوْا اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا۔

۲۹۷۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا جب مکہ میں آئے (اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف اور مدلس ہے)۔

۲۹۷۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ ابْنُ السَّرِىِّ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ طَافَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا۔

۲۹۷۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حج اور عمرے کے لئے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِىُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَدِمَ قَارِنًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔

۲۹۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ آئے قرآن کا احرام باندھے ہوئے تو انہوں نے طواف کیا بیت اللہ کا سات چکر اور سعی کی صفا اور مروہ میں پھر کہا کہ ایسا ہی کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

۲۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفٰى لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَقْضِىَ حَجَّهٗ وَيَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

۲۹۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے احرام باندھا حج اور عمرہ دونوں کا تو ان دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے لیکن وہ شخص حلال نہ ہوگا جب تک حج کو پورا نہ کرے اس وقت حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھلے گا۔

تشریح ۞ اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا قول ان ہی حدیثوں کے موافق ہے کہ قران میں حج اور عمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی لازم ہیں روضہ میں ہے کہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے اپنے باپ حضرت علیؓ کے ساتھ دو طواف اور دو سعی کئے اور حضرت علی نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا ہی کیا اس کو نسائی نے روایت کیا۔

## ۴۰ : بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

## باب تمتع کا بیان

Marfat.com

۲۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ( يَعْنِىْ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَنْزِلْ نَسْخُهُ قَالَ فِىْ ذَالِكَ بَعْدَ رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَاشَاءَ اَنْ يَقُوْلَ دُحَيْمًا ) ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا ثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَتَانِىْ آتٍ مِنْ رَبِّىْ فَقَالَ صَلِّ فِىْ هٰذَا الْوَادِىْ الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِىْ حَجَّةٍ۔

۲۹۷۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا دنوں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سا صحابہ وسلم نے اس سے منع نہ کیا اور نہ قرآن میں اس کا نسخ اترا لیکن ایک شخص نے (حضرت نے) اپنی رائے سے جو چاہا وہ اس باب میں کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جب عقیق میں تھے کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا میرے رب کے پاس سے اور بولا کہ نماز پڑھ اس مبارک وادی میں اور کہہ عمرہ ہے حج میں یہ بات دحیم یعنی عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی کی ہے۔

تشریح ﴿﴾ اور ترمذی نے روایت کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے پوچھا تمتع کو انہوں نے کہا وہ درست ہے وہ شخص بولا تمہارے باپ تو اس سے منع کرتے تھے انہوں نے کہا اگر میرے باپ ایک شے سے منع کریں اور آنحضرت ﷺ نے اس کو کیا ہو تو میرے باپ کے حکم کی پیروی کی جائے گی یا آنحضرت ﷺ کی وہ شخص بولا آنحضرت ﷺ کی ابن عمر نے کہا پس آنحضرت ﷺ نے تو تمتع کو کیا اور ابن عباس سے روایت کیا کہ تمتع کیا آنحضرت ﷺ نے اور ابوبکرؓ نے اور عمرؓ اور عثمانؓ نے اور پہلے جس نے تمتع سے منع کیا تھا وہ معاویہ تھے اب اختلاف تھے کہ حضرت عمرؓ نے کون سے تمتع سے منع کیا تھا بعضوں نے کہا اس سے منع کیا گیا تھا کہ حج کا احرام باندھ کر پھر اس کو فسخ کرے اور عمرہ کر دے اور بعضوں نے کہا حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے سے پھر اسی سال حج بھی کرنے سے منع کیا اور یہ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے افراد کو افضل جانا اور لوگوں کو اس طرف رغبت دلائی نہ یہ کہ وہ تمتع کرنا ناجائز یا حرام جانتے تھے قاضی عیاض نے کہا ظاہر یہ ہے کہ حضرت عمر اس تمتع سے منع کرتے تھے کہ حج کو فسخ کر کے آدمی عمرہ کر ڈالے اور اسی لئے وہ مارتے تھے لوگوں کو ایسا کرنے پر اور اس سے منع نہیں کرتے تھے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر حج کرے اسی سال میں اور یہ مارنا اس وجہ سے تھا کہ حضرت عمر اور دوسرے صحابہ کرام یہ سمجھے کہ آنحضرت ﷺ نے جو حج کا احرام فسخ کرایا اور لوگوں کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کے لئے فرمایا یہ اسی سال سے خاص تھا اور ان لوگوں سے خاص ابن عبدالبر نے کہا لیکن یہ تمتع کہ حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھنا یہ تو جائز ہے کتاب اللہ کی رو سے **فمن تمتع بالعمرة الی الحج** اس میں کسی کا خلاف نہیں اور قرآن بھی ایک قسم کا تمتع ہے میں کہتا ہوں مختار یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ وغیرہم نے اسی تمتع سے منع کیا جو مشہور ہے یعنی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھنے سے پھر اسی سال حج کرنے سے اور اس ممانعت کا یہ مطلب تھا کہ افراد تمتع سے افضل ہے اور حضرت عمرؓ کی کلام سے یہ بات نکلتی ہے کہ میں نے برا جانا کہ وہ ایک درخت کے تلے اپنی عورتوں سے صحبت کریں پھر اس وقت حج کو جائیں ان کے سروں سے پانی ٹپک رہا ہو کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمتع کو انہوں نے مکروہ سمجھا یعنی فضیلت میں افراد سے کم سمجھا نہ یہ کہ وہ منع ہے اور حضرت عمر کے بعد پھر علماء کا اجماع ہو گیا تمتع اور قران اور افراد ان میں سے ہر ایک کے جواز پر لیکن اختلاف رہا کہ افضل کیا ہے۔

Marfat.com

مترجم کہتا ہے تمتع کا کوئی معنی ہو خواہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا یا حج کے دنوں میں عمرہ کرنا دونوں صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں اور قرآن سے بھی تمتع کا جواز معلوم ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا احرام جب وہ حج کی نیت سے باندھ کر آئے تھے عمرہ کرا کر کھلوا ڈالا اس کو بعض لوگوں نے برا بھی جانا لیکن آپ نے فرمایا اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا اور اہل حدیث نے اتفاق کیا اس میں کہ حج کی تینوں قسموں میں تمتع سب سے افضل ہے باوجود ان سب باتوں کے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ حضرت عمر نے تمتع سے کیوں منع کیا اور نہ اس کی دلیل معلوم ہوئی کہ حضرت عمرؓ نے تمتع کا جواز ان صحابہ سے اور اس سال سے خاص کیوں سمجھا جو بات ایک بار کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ کیا ہو بلکہ یوں فرمایا ہو کہ اگر مجھ کو پیشتر سے معلوم ہوتا جواب معلوم ہوا تو میں بھی ایسا ہی کرتا اور اکثر صحابہ نے بلانکیر اس کو کیا ہو تو وہ قیامت تک جائز رہے اور اگر بالفرض حضرت عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ افراد تمتع سے افضل ہے تو یہ دوسری بات ہے لیکن جو کام جائز ہو اور افضل نہ ہو اس سے منع کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے اور مارنا تو اس کام پر کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا اب اگر معاویہ ایسا کام کرتے تو ان کے حالات سے کچھ بعید نہ تھا لیکن حضرت عمرؓ کی جلالت شان سے یہ امر بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے کام پر لوگوں کو ماریں جس کا جواز قرآن شریف اور حدیث صحیح اور اکثر صحابہ کرامؓ تعامل سے معلوم ہو چکا ہو ضرور حضرت عمرؓ کے پاس کوئی اس ممانعت کی دلیل ہو گی اور یہ کہنا حضرت عمرؓ کا کہ مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ صحبت سے فارغ ہو کر حج کو جائیں ان کے سروں سے پانی ٹپک رہا ہو ایک قیاسی بات ہے اور ایسے قیاسی اور ذہنی خیال سے حکم شرعی بدل نہیں سکتا اور حضرت عمرؓ کا یہ منصب نہیں تھا کہ وہ شارع علیہ السلام کے کسی حکم کو اپنی رائے یا تجویز سے بدل دیں خیر جو کچھ حضرت عمرؓ نے کیا اس کی وجہ ان ہی کو معلوم ہو گی لیکن ہم کو ہرگز حضرت عمرؓ کی تقلید جائز نہیں ہم کو وہی حکم دینا چاہئے جو قرآن شریف اور صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اسی لئے خود حضرت عمرؓ کے بیٹے عبداللہ نے جو زہد اور تقویٰ اور اتباع سنت میں بے نظیر تھا اپنے باپ کا قول ترک کیا اور حدیث کے موافق تمتع کے جواز کا فتویٰ دیا اور حضرت عثمان نے بھی جب حضرت عمرؓ کی تقلید میں تمتع سے منع کیا تو حضرت علیؓ نے علانیہ تمتع کیا اور جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے یہی کہا کہ میں اس کام کو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی لازم ہے ان حدیثوں سے تقلید ناجائز کی جڑ کٹ گئی جب حضرت عمرؓ کی اجتہاد جن کی اتباع کا حدیث صحیح میں حکم ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر حدیث کی مخالفت کی وجہ سے قابل لحاظ نہ ہوا اور صحابہ نے ان کے اجتہاد کو محض لائل اور لغو قرار دیا ہو تو بیچارے مجتہدین کس شمار و قطار میں ہیں اور ان کے اقوال کی وقعت حدیث کے خلاف کتنی ہو گی عاقل اس کو سمجھ لے گا۔

۲۹۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا فِیْ هٰذَا الْوَادِیْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِی الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۹۷۸: حضرت سراقہ بن جعشم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب وادی میں خطبہ سنایا آگاہ رہو کہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا قیامت تک۔

تشریح ❀ تو جب قران کرے یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے تو صرف اعمال حج بجالانے سے عمرہ بھی ادا ہو جائے گا عمرے کے لئے جداگانہ طواف اور سعی کرنا ضروری نہیں اور بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا جائز ہے اور جیسا مشرکین خیال کرتے تھے کہ ان دنوں میں عمرہ کرنا منع ہے یہ بات نہیں ہے۔

Marfat.com

۲۹۷۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَخِيْهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ الْحُصَيْنِ اِنِّيْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَعَلَّ اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِ اعْتَمَرَ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِهٖ فِي الْعُشْرِ ۔

۲۹۷۹: حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ عمران بن حصین نے مجھ سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں شائد اللہ تعالیٰ تجھ کو نفع دے اس نے آج کے بعد تو جان رکھ آنحضرتؐ کے گھر والوں میں سے ایک جماعت نے عمرہ کیا ذیحجہ کے دس دنوں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع نہ کیا اور نہ قرآن میں اس کا نسخ اترا لیکن ایک شخص نے (حضرت تے) اپنی رائے سے جو چاہا وہ اس باب میں کہا۔

۲۹۸۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ ۔ حَتّٰى لَقِيْتُهٗ بَعْدُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهٗ وَاَصْحَابُهٗ وَلٰكِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ يَظَلُّوْا بِهِنَّ مُعْرِسِيْنَ تَحْتَ الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْحُوْنَ بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُهُمْ ۔

۲۹۸۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے ایک شخص نے ان سے کہا تم اپنے بعض فتوؤں کو روک رکھو یا چھوڑ دو تم کو معلوم نہیں جو امیر المومنین (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تمہارے بعد حج کے احکام میں نئے حکم دیئے ہیں ابوموسیٰ نے کہا میں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں جانتا ہوں کہ تمتع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ عورتوں سے جماع کریں پیلو کے درخت کے تلے پھر حج کو جائیں ان کے سروں سے پانی ٹپک رہا ہو۔

تشریح ۞ اللہ معاف کرے حضرت عمرؓ کی خطا کو اور ان کے درجے بلند کرے اگر دل میں کوئی بات بری بھی معلوم ہو لیکن اس کو آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب نے کیا ہو تو اس سے منع کرنے کا حق نہیں پہنچتا اور یہ بات جو حضرت عمر نے کہی کہ جماع کرتے ہی حج کو جائیں صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کر دی تھی لیکن اس پر بھی آنحضرت ﷺ نے تمتع کو ہمیشہ کے لئے جائز رکھا اب یہ وہم بھی نہیں ہوسکتا کہ یہ حکم اس سال سے خاص تھا جیسے آگے آتا ہے جابرؓ کی روایت میں اور مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت عمرؓ نے حج میں تمتع کرنے سے کیوں منع کیا اور ضروری ہے اس میں ایسی تاویل کرنا جو حضرت عمرؓ کی جلالت شان کے خلاف نہ ہو وہ یہ کہ یہ ممانعت تنزیہاً تھی نہ تحریماً مگر اس صورت میں یہ نہیں بنتا کہ حضرت عمر لوگوں کو مارتے تھے حج کے تمتع پر اور یہ بھی ذہن میں نہیں آتا کہ جو امر جائز ہو اس سے تنزیہاً بھی کیونکر ممانت ہوسکتی ہے بالجملہ یہ مقام مشکل ہے اور شاید حضرت عمر کی ممانت کی کوئی اور علت ہو جس کو ہم سمجھ نہیں سکتے حضرت عمر کے ساتھ ہمارا یہی گمان ہے راضی ہو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان پر۔

## ۴۱ : بَابُ فَسْخِ الْحَجِّ

## باب حج کا احرام فسخ کر ڈالنا اور اس کو عمرہ کر دیا

Marfat.com

۲۹۸۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا نُخْلِطُهُ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمْنَا مَکَّةَ لِاَرْبَعِ لَیَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَیْتِ وَسَعَیْنَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَاَنْ نَحِلَّ اِلَی النِّسَاءِ فَقُلْنَا مَا بَیْنَمَا لَیْسَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ فَنَخْرُجُ اِلَیْهَا وَمَذَاکِیْرُنَا تَقْطُرُ مَنِیًّا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَبَرُّکُمْ وَاَصْدَقُکُمْ وَلَوْ لَا الْهَدْیُ لَاَحْلَلْتُ ـ

فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ اُمْتِعَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ ؟ فَقَالَ لَابَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ ـ

۲۹۸۱ : حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ صرف حج کا احرام عمرے کو اس میں شریک نہیں کیا (یعنی حج مفرد کا احرام باندھا قرآن اور تمتع نہیں کیا) پھر ہم مکہ میں پہنچے جب ذی الحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی کر لی صفا اور مروہ میں تو آنحضرتؐ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ کر ڈالیں اور حلال ہو کر اپنی عورتوں سے صحبت کریں ہم نے عرض کیا کہ اب عرفہ میں صرف پانچ دن باقی ہیں تو ہم عرفات کو اس حال میں نکلیں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپکتی ہوگی (یعنی جماع سے ابھی فارغ ہو کر) آنحضرتؐ نے فرمایا بے شک میں تم سب سے زیادہ نیک ہوں اور زیادہ سچا ہوں (یعنی جو بات میں تم سے کہتا ہوں اس کو بالتعامل کرو کیونکہ میری کوئی بات تقوی اور پرہیزگاری کے خلاف نہیں ہو سکتی) اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا (عمرہ کر کے اور حج کو فسخ کر دیتا) سراقہ بن مالک نے اس وقت عرض کیا کہ یہ متعہ ہمارے اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے آپؐ نے فرمایا نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

تشریح ۞ قیامت تک تمتع کرنا جائز ہے ہر ایک شخص کے لئے اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی حج کا احرام باندھے لیکن ہدی ساتھ نہ ہو تو وہ مکہ میں جا کر حج کی نیت فسخ کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے پھر ذوالحجہ کی ۸ تاریخ کو حج کا نیا احرام باندھے اور اس تاریخ تک سب کام کر سکتا ہے جو احرام کی حالت میں جائز نہ تھے اور ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی نے کہا کہ حج کا فسخ کرنا جائز نہیں ہے لیکن تمتع کرنا یعنی میقات سے صرف عمرے کی نیت کرنا پھر ۸ تاریخ حج کا احرام باندھنا یہ درست ہے وہ اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ ہمیشہ تک درست ہونے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ تمتع قیامت تک درست ہے لیکن حج کو فسخ کر کے عمرہ کو ڈالنا یہ اسی سال سے خاص تھا اور اہل حدیث نے ظاہر حدیث کی رو سے دونوں امروں کو جائز رکھا ہے قیامت تک ابن قیم نے اعلام میں کہ آنحضرت ﷺ نے فتویٰ دیا حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کا پھر فتویٰ دیا کہ یہ امر مستحب ہے ضرور اس کام کو کرنا چاہئے اور یہ حکم کسی دوسرے حکم سے منسوخ نہیں ہوا اور دین ہے اللہ کا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں حج کو فسخ کر ڈالنا اور عمرہ کر دینا اگر کوئی واجب کہے ان حدیثوں کی رو سے تو اس کا قول قوی ہوگا بہ نسبت اس کے قول کے جو اس سے منع کرتا ہے الی آخرہ۔

مترجم کہتا ہے ہم تو اپنے رسول ﷺ کے تابع اور پیرو ہیں دنیا اور آخرت میں ہمارے۔ جس کام کا حکم حضرت ﷺ دیں اگر سارا زمانہ اس کو خلاف تقویٰ کہے لیکن ہم اسی کو عین تقویٰ جانیں گے اور باعث ثواب اس کے کرنے کو ثواب سمجھیں گے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کی کفش برادری میں اس وقت حاضر ہوتے جب آپؐ دنیا میں تشریف رکھتے تھے اور آپؐ نے یہ حکم

Marfat.com

دیا تھا تو ہم فوراً احرام کھول ڈالتے اور ایک حج کیا سینکڑوں حجوں کو آپ کے ارشاد پر نثار کرتے اور احرام کھول کر تو کیا اگر آپ یہ حکم دیتے کہ احرام کی حالت میں عورتوں سے جماع کرو تو فوراً جماع کرتے ہم تقویٰ کیا جانیں پرہیزگاری کیا جانیں جو حکم آپ نے دیا وہی تقویٰ ہے وہی پرہیزگاری وہی سعادت وہی نیک بختی آپ تمام پرہیزگاروں اور متقیوں کے امام اور پیشوا تھے اور جہاں بھر کے متقی اور پرہیزگار آپ کی کفش برادری سے متقی اور پرہیزگار رہ سکتے ہیں ورنہ کوئی تقویٰ کوئی پرہیزگاری ان کے کام آنے والی نہیں لیے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید۔ کہ سالک بے خبر بنود راہ ورسم منزلہا۔

۲۹۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ لَانُرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا قَدِمْنَا وَدَنَوْنَا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ اَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ دُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَزْوَاجِهٖ۔

۲۹۸۲: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے ہماری نیت کچھ نہ تھی سوا حج کے جب ہم مکہ پہنچے یا مکہ کے نزدیک تو آپ نے حکم دیا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا مگر جن کے ساتھ ہدی تھی انہوں نے نہیں کھولا جب یوم النحر کا دن ہوا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے گائے کا گوشت لئے ہوئے لوگوں نے کہا یہ گائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ذبح کی۔

۲۹۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَاَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ اجْعَلُوْا حَجَّتَكُمْ عُمْرَةً فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ فَكَيْفَ نَجْعَلُهَا عُمْرَةً قَالَ انْظُرُوْا مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا فَرَدُّوْا عَلَيْهِ الْقَوْلَ فَغَضِبَ فَانْطَلَقَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا غَضْبَانَ ، فَرَاَتِ الْغَضَبَ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَتْ مَنْ اَغْضَبَكَ ؟ اَغْضَبَهُ اللّٰهُ قَالَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَالِىْ لَا اَغْضَبُ وَاَنَا اٰمُرُ اَمْرًا فَلَا اُتْبَعُ۔

۲۹۸۳: براء بن عازب سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب نکلے ہم نے حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ میں آئے تو آپ نے فرمایا اپنے حج کو عمرہ کر دو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم نے تو حج کا احرام باندھا تھا اس کو عمرہ کیوں کر دیں آپ نے فرمایا دیکھو جو میں حکم کرتا ہوں تم اس پر عمل کرو لوگوں نے پھر عرض کیا آپ غصے ہوئے بعد اس کے حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور آپ غصہ میں تھے انہوں نے آپ کے مبارک چہرے پر (تمام دنیا تصدق ایسے چہرے پر) غصہ دیکھا تو کہا جس شخص نے آپ کو غصہ دلایا اللہ تعالیٰ اس کو غصہ دلا دے آپ نے فرمایا میں کیسے غصہ میں نہ ہوں میں ایک کام کا حکم کرتا ہوں پھر لوگ اس کی پیروی نہیں کرتے کانا پھوسی کرتے ہیں (اس حدیث کی سند میں ابو اسحٰق اور ابو بکر بن عیاش دو راوی ہیں ان کا حافظہ آخر عمر میں جاتا رہا اس کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ حدیث اختلاط حافظہ کی ہے یا پہلے کی)۔

Marfat.com

تشریح ﴿ ﴾ اور اپنے رسم و رواج باپ دادا کے اقوال بزرگوں اور درویشوں اور مجتہدوں کے اقوال پر چلتے ہیں یا ان کے اقوال کی وجہ سے میرے قول پر چلنے میں تامل کرتے ہیں یا دیر کرتے ہیں یا کانا پھوسی کرتے ہیں یا بار بار مجھ سے تحقیق اور دریافت کرتے ہیں یہ سب باتیں دلیل ہیں ضعف ایمان کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کی حدیث کو سن کر اس پر عمل کرنے میں دیر کرے صرف اس خیال سے کہ وہ حدیث اس کے ملک کی رسم و رواج کے خلاف ہے یا اس کے ملک یا قوم کے یا مذہب کے عالموں اور درویشوں یا اگلے بزرگوں نے اس پر عمل نہیں کیا تو وہ غصہ دلاتا ہے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو اور جو اللہ کے رسول ﷺ کو غصہ دلائے اس کا کہیں ٹھکانا نہیں جب تک توبہ نہ کرے اگرچہ آنحضرت ﷺ اب وفات پا چکے ہیں مگر آپ کی خدمت قیامت تک باقی ہے اور حدیث کی کتابیں قیامت تک موجود ہیں آپ کی حدیث جب پہنچ جائے بشرطیکہ وہ صحیح ہو تو گو آپ خود زبان مبارک سے ارشاد فرما رہے ہیں مومن کا کام یہ ہے کہ اس کو سنتے ہی جان و دل سے قبول کر لے اور فوراً اس پر عمل کرے اگرچہ تمام جہان کے مولوی ملا گرو پیش پیر مرشد عالم مجتہد اس کے خلاف ہوں اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس پر عمل کرنے میں دل نہایت خوش اور ہشاش بشاش ہو اور ذرا بھی کدورت یا اور اداسی نہ ہو بلکہ اپنے تئیں بڑا خوش قسمت سمجھے کہ اس کو حدیث شریف پر عمل کرنے کی توفیق ہوئی اگر ایسا نہ کرے یعنی عمل ہی نہ کرے یا عمل تو کرے مگر ذرا لیت و لعل لے کے ساتھ یا کدورت یا اور اداسی کے ساتھ اس خیال سے کہ سارے جہان کے درویش اور مولوی اس کے خلاف ہیں آخر ان لوگوں کا بھی تو کچھ درجہ ہے اور کچھ سمجھ کر ہی ان لوگوں نے خلاف کیا ہوگا تو یقین جان لو کہ آنحضرت ﷺ کا ان پر غصہ ہے اور اس کا کوئی ٹھکانا نہیں جب آپ ہی ناراض ہوئے اور بالفرض سارے زمانہ کے مولوی یا درویش ہم سے خوش بھی ہوئے تو ہم ان کی خوشی کو کیا کریں گے پتھر پر ماریں گے ایسی تیسی میں پڑے ان کی خوشی وہ خوش ہوں یا ناخوش ہوں ہمارے آقا ہمارے مولیٰ ہمارے پیغمبر ہم سے خوش رہیں تو ہمارا بیڑا پار ہے یا اللہ مرتے ہی ہم کو ہمارے پیغمبر اور آل اصحاب و پیغمبر سے ملا دے ہم دنیا میں بھی انہی کے پیرو تھے اور عالم برزخ اور آخرت میں بھی انہی کی جوتیوں کے پاس رہنا چاہتے ہیں نہ دنیا میں ہم کو کسی اور سے غرض تھی نہ عقبیٰ میں ہم کو کسی اور کا ساتھ چاہئے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ صحابہ معصوم نہ تھے اور بعض صحابہ سے آپ کی مرضی کے خلاف کبھی بعضے کام صادر ہوتے تھے لیکن بعد اس کے وہ توبہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان کی خطا کو معاف کر دیتے تھے غفر اللہ لنا ولہم اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہے تمامی کا گلے میں پہن لو کرتہ محمد ﷺ کی غلامی کا مسلک سنت پہ سالک تو چلا چل بے دھڑک جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ۔

۲۹۸۴ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمِيْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْيَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ

۲۹۸۴ : حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے احرام باندھ کر پھر آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) ہو تو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اسماء نے کہا میرے ساتھ ہدی نہ تھی تو میں نے احرام کھول ڈالا اور زبیر (میرے خاوند) کے ساتھ ہدی تھی انہوں نے احرام نہیں کھولا

Marfat.com

هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحِلَّ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَجِئْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ۔

میں نے اپنے کپڑے پہنے اور زبیر کے پاس آئی انہوں نے کہا میرے پاس سے چلی جا (وہ ڈرے کہیں شہوت کا جوش ہو اور جماع کر بیٹھیں) میں نے کہا تم ڈرتے ہو اس سے کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی۔

تشریح ۞ یعنی میں صرف تمہارے پاس آئی ہوں کچھ تم سے لپٹتی نہیں کہ تم کو ڈر پیدا ہوا ان حدیثوں سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حج کے احرام کو فسخ کرایا اور ان کو تاکید کی اس کی بلکہ غصہ ہوئے جب انہوں نے احرام کھولنے میں دیر کی اسی لئے ابن قیم نے کہا کہ اگر کوئی اس کو واجب کہے تو ہو سکتا ہے یہ حدیثیں بہت اعلیٰ درجہ کی ہیں اور ان کے راوی تمام ائمہ اور ثقات ہیں اور ان میں یہ تصریح ہے کہ یہ حکم دائمی ہے اور عام ہے خود آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے ایسا منقول ہوا اور جن حدیثوں میں یہ ہے کہ یہ حکم خاص تھا ان لوگوں سے ان کی سند اعلیٰ درجہ کی نہیں ہے اور بعض حدیثوں میں آنحضرت ﷺ نے خود نہیں فرمایا کہ یہ حکم خاص ہے تم لوگوں سے بلکہ بعض صحابہ نے اپنے ذہن سے ایسا خیال کیا جو حدیث کے خلاف کسی طرح حجت نہیں ہو سکتا جیسا آگے آئے گا۔

## ۴۲ : بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ لَهُمْ خَاصَّةً

## باب جو لوگ کہتے ہیں کہ حج کا فسخ کرنا خاص تھا ان لوگوں سے ان کی دلیل

۲۹۸۵ : حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحٰرِثِ ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ فَسْخَ الْحَجِّ فِي الْعُمْرَةِ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ بَلْ لَنَا خَاصَّةً۔

۲۹۸۵ : ہلال بن حارث سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیا حج کا فسخ کرنا اور عمرہ کر لینا یہ خاص ہے ہم لوگوں کے لئے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم لوگوں کے لئے خاص ہے۔

تشریح ۞ ممکن ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ امر خاص ہے مسلمانوں سے کیونکہ مشرکین اشرح میں عمرہ کرنا برا جانتے تھے پس یہ خلاف نہ ہوگا اگلی حدیثوں کے اور علاوہ اس کے یہ روایت شاذ ہے بلکہ امام احمد نے کہا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے اور حارث بن ہلال مجہول ہے اور اگر معروف بھی ہو تو گیارہ صحابہ کرام کے مقابلہ میں ان کی روایت کی کیا حیثیت ہے اور اس کے راوی اس درجہ کے نہیں جیسے جابر کی حدیث کے راوی ہیں اور جابرؓ کی روایت کا اعتبار ہے حج کے باب میں اور اس کے راوی سب امام اور ثقہ ہیں اور ہلال بن حارث فقہائے صحابہ میں سے نہیں ہیں نہ کثیر الروایت ہیں نہ مشہور ہیں ساتھ کثرت علم اور فضل کے جیسے جابر ہیں۔

۲۹۸۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً۔

۲۹۸۶ : حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حج کا متعہ خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب سے۔

Marfat.com

تشریح ﴿﴾ یہ حضرت ابوذر کی رائے ہے جو صریح ارشاد نبوی کے مقابل حجت نہیں ہو سکتی علاوہ اس کے خود مخالفین نے بھی اس کو ترک کیا ہے کیونکہ وہ متعہ حج کے لئے جائز کہتے ہیں البتہ متعہ حج کو ان صحابہ کرام سے خاص کہتے ہیں۔

## ۴۳: بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

## باب صفا اور مروہ میں دوڑنے کا بیان

۲۹۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطَّوَّافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ ( فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا ) إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِيْ نَاسٍ مِنْ أَنْصَارٍ كَانُوْا إِذَا أَهَلُّوْا أَهَلُّوْا لِمَنَاةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَهَا اللّٰهُ فَلَعَمْرِيْ! مَا أَتَمَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۲۹۸۷: ہشام کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ عروہ نے خبر دی کہ میں نے حضرت عائشہ سے کہا میں سمجھتا ہوں اگر سعی نہ کروں صفا اور مروہ کے درمیان تو کچھ قباحت نہیں (اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا یعنی کچھ گناہ نہیں اس پر سعی کرنے میں) انہوں نے کہا اللہ تو یوں فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں سعی کرنے میں اگر تو جیسا سمجھتا ہے (کہ سعی واجب نہیں ہے اس آیت کی رو سے) ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا اس پر گناہ نہیں ہے اگر سعی نہ کرے اور یہ آیت انصار کے کچھ لوگوں کے حق میں اتری وہ جب لبیک پکارتے تو مناۃ (جو مشہور بت تھا عرب میں) کے نام سے پکارتے ان کو درست نہ ہوتا سعی کرنا صفا اور مروہ میں (ان کے اعتقاد کے موافق) جب وہ آنحضرت کے ساتھ حج کے لئے آئے تو انہوں نے اس کا ذکر کیا اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت اتاری (کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ان میں سعی کر۔ کچھ برا نہیں ہے جیسا تم اسلام سے پہلے سمجھتے تھے) اور قسم میری عمر کی اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ کے درمیان۔

تشریح ﴿﴾ تو سعی واجب ہے اور ارکان حج میں سے ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم جیسے مالک اور احمد اور اسحاق اور ابوثور اور اہل حدیث وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا وہ نفل ہے اور ابوحنیفہ نے کہا واجب ہے اگر ترک کرے تو دم دینا پڑے گا لیکن حج صحیح ہو جائے گا اور اہل حدیث اور شافعی کہتے ہیں کہ سعی فرض ہے اور رکن ہے حج کا پہلا رکن احرام ہے دوسرا طواف تیسرا سعی اور احمد اور شافعی نے حبیبہ سے مرفوعاً روایت کیا سعی کرو کیونکہ اللہ نے فرض کیا تم پر سعی کو اس کی سند میں عبداللہ بن مؤمل ضعیف ہے اور ابن خزیمہ اور طبرانی نے اس کو دوسرے طریق سے روایت کیا ابن عباس سے اور احمد نے صفیہ سے (روضہ)۔

۲۹۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ شَيْبَةَ

۲۹۸۸: حضرت صفیہ بنت شیبہ ام ولد شیبہ سے روایت کرتی ہے کہ انہوں نے (ام ولد شیبہ) نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعی کرتے تھے

Marfat.com

قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْاَبْطَحُ اِلَّا شَدًّا ۔

صفا اور مروہ کے درمیان اور فرماتے تھے ابطح کو طے نہ کیا جائے مگر دوڑ کر۔

تشریح ابطح ایک مقام ہے صفا اور مروہ کے درمیان وہاں دوڑ کر سعی کرنا چاہئے اب وہاں دونشانیاں بنادی ہیں حاجیوں کے پہچاننے کے لئے ان کو میلین اخضرین کہتے ہیں یہ سنت حضرت ہاجرہ سے نکلی وہ پانی کی تلاش میں یہاں سات بار دوڑی تھیں۔

۲۹۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ جُمْهَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ اَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى وَاِنْ اَمْشِ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۔

۲۹۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میں دوڑوں صفا اور مروہ کے درمیان تو میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دوڑتے ہوئے اور اگر میں چلوں تو میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چلتے ہوئے بھی اور میں بوڑھا کھوسٹ ہوں۔

تشریح دوڑ سکتا بھی نہیں مطلب ابن عمر کا یہ ہے کہ دوڑنا اور معمولی چال سے چلنا دونوں طرح سنت ہے اور اگر چلنا سنت بھی ہو تب بھی چلنے میں میرے لئے قباحت نہیں اس لئے کہ میں بوڑھا ہوں ناتواں۔

## ۴۴: بَابُ الْعُمْرَةِ

## باب عمرہ کا بیان

۲۹۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى الْخُشَنِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهِ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ ۔

۲۹۹۰: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے اس حدیث کی سند میں عمر بن قیس اور حسن بن یحییٰ دونوں ضعیف ہیں۔

تشریح حنفیہ کے نزدیک بھی یہی قول صحیح ہے کہ عمرہ مستحب ہے واجب نہیں ہے اور ترمذی نے جابر سے نکالا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کیا عمرہ واجب ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن عمرہ کرنا افضل ہے اور بعض حنفیہ نے اس کو واجب کہا ہے قاضی خان نے اسی قول کو صحیح کہا ہے (انجاح)۔

۲۹۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَعْلٰى ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيْبُهُ اَحَدٌ بِشَيْءٍ ۔

۲۹۹۱: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے جب آپؐ نے عمرہ کیا تو آپؐ نے طواف کیا ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ طواف کیا اور آپؐ نے نماز پڑھی اور ہم آپ کی آڑ کئے رہتے مکہ والوں سے ایسا نہ ہو کہ آپ کو صدمہ پہنچا دیں (کیونکہ مکہ والے اس وقت آپؐ کے دشمن تھے۔

## ۴۵: بَابُ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

## باب رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان

Marfat.com

۲۹۹۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَيَانٍ وَجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۲۹۹۲: حضرت وہب بن خنبش سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

تشریح ﴿﴾ خنبش بفتح خائے معجمہ اور سکون نون بروزن جعفر یہ ہرم کے باپ کا نام ہے وہ ایک صحابیؓ تھے جو کوفہ میں آکر رہے تھے۔

۲۹۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُوْ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ دَاوٗدَ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعَافِرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۲۹۹۳: حضرم ہرم بن خنبش سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۹۹۴ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۲۹۹۴: حضرت ابو معقل سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۹۹۵ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۲۹۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۹۹۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۲۹۹۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

## ۴۶ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ

## باب ذیقعدہ میں عمرہ کرنے کا بیان

۲۹۹۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ۔

۲۹۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ نہیں کیا مگر ذیقعدہ میں اس حدیث کی سند میں محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف ہیں۔

۲۹۹۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۲۹۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

Marfat.com

نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرَةً اِلَّا فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ۔

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ نہیں کیا مگر ذیقعدہ میں۔

## ۴۷ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِيْ رَجَبَ

## باب رجب میں عمرہ کرنے کا بیان

۲۹۹۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ ( يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ ثَابِتٍ ) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِىْ اَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِىْ رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَااعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ رَجَبٍ قَطُّ وَمَااعْتَمَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُ (تَعْنِى ابْنَ عُمَرَ).

۲۹۹۹ : حضرت عروہ سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس مہینہ میں عمرہ کیا انہوں نے کہا رجب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور آپؐ نے جب عمرہ کیا تو ابن عمرؓ آپؐ کے ساتھ تھے (لیکن وہ مہینہ بھول گئے اور غلطی سے رجب کہہ دیا)۔

## ۴۸ : بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

## باب تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا

۳۰۰۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو ابْنُ اَوْسٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهٗ اَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ۔

۳۰۰۰ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبدالرحمان بن ابی بکر کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ سوار کر کے لے جائیں اور ان کو عمرہ کرا دیں تنعیم میں سے۔

تشریح ﴿ ﴾ تنعیم ایک مقام ہے مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر اب لوگ عمرے کا احرام اکثر وہیں سے باندھتے ہیں۔

۳۰۰۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ تُوَافِىْ هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَلَوْلَا اَنِّىْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ

۳۰۰۱ : ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں عین بقرعید کے چاند پر آپؐ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ پکارے اور اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو میں بھی عمرے کا احرام پکارتا حضرت عائشہؓ نے کہا ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا بعضوں نے حج کا احرام باندھا میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا خیر ہم نکلے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے اتفاق ایسا ہوا کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں حائضہ تھی ابھی میں نے عمرہ کا احرام نہیں کھولا تھا میں نے آنحضرتؐ سے

Marfat.com

فَادْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَاسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ ، قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَارْدَفَنِي وَخَرَجَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَالِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ۔

شکایت کی ( کہ میرا حج فوت ہوا ) آپ نے فرمایا عمرے کو چھوڑ دے اور اپنا سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا جب محصب کی رات ہوئی ( یعنی بارہویں شب ذی الحجہ کی ) اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمن و بھیجا انہوں نے اپنے پیچھے بٹھالیا اونٹ پر اور تنعیم کو گئے میں نے عمرہ کا احرام باندھا ( اس عمرے کی قضا کی جو حیض آ جانے سے چھوڑ دیا تھا ) غرض اللہ نے ہمارا حج اور عمرہ دونوں کو پورا کرایا اور نہ ہدی ہم پر لازم ہوئی نہ صدقہ دینا پڑا نہ روزے رکھنا پڑے۔

## ۴۹ : بَابُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

## باب جس نے بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھا

تشریح ( ) عمرے کا احرام حرم سے باہر نکل کر باندھنا چاہئے یہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے قریب ہے اس لئے آپ نے حضرت عائشہ کو وہیں سے عمرہ کرانے کا حکم دیا اب ایک مسجد بھی اسی مقام میں ہے اس کو لوگ مسجد عائشہ کہتے ہیں اور وہاں پانی کا ایک حوض بھی ہے۔

۳۰۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُمَيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ غُفِرَ لَهٗ۔

۳۰۰۲ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بیت المقدس احرام باندھا عمرہ کا ( اور مکہ میں آ کر عمرہ ادا کیا اور احرام کھولا ) تو اس کی بخشش کی جائے گی ( یہ حدیث ضعیف ہے )۔

۳۰۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنُ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُمَيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَانَتْ لَهٗ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

قَالَتْ فَخَرَجْتُ ، اَيْ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِعُمْرَةٍ۔

۳۰۰۳ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرہ کا احرام باندھا بیت المقدس سے تو وہ کفارہ ہو جائے گا اس کے اگلے گناہوں کا ام سلمہ نے کہا میں بیت المقدس سے عمرہ کی نیت سے نکلی۔

Marfat.com

## ٥٠ : بَابُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے عمرے کئے

٣٠٠٤ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ۔

٣٠٠٤ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ دوسرے عمرہ قضا دوسرے سال تیسرے عمرہ جعرانہ سے کیا (جو مکہ سے نو میل ہے طائف کی طرف) چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

تشریح ۞ کیونکہ ہدی تو تمتع میں واجب ہے اگر ہدی نہ ملے تو روزے رکھے اور حضرت عائشہ کا تو حج مفرد ہوا بوجہ عمرہ چھوڑ دینے کے حج مفرد میں ہدی واجب نہیں ہے اور محصب ایک مقام ہے منا اور مکہ معظمہ کے درمیان بارہویں یا تیرہویں تاریخ جب حاجی منا سے لوٹتے ہیں تو تھوڑی دیر وہاں اترتے ہیں اس مقام کو ابطح بھی کہتے ہیں آنحضرت ﷺ بھی یہاں اترتے تھے اور اس کی وجہ ادا شکر کے سوا اور کچھ نہ تھی اور وہ ادائے شکر یہ تھا کہ قریش کے کافروں نے آپ کو اور بنی ہاشم کو اسی مقام میں تنگ کیا تھا اور آپس میں عہد کیا تھا کہ بنی ہاشم سے ہم کوئی معاملہ اور نکاح شادی نہ کریں گے جب تک وہ محمد کو ہمارے سپرد نہ کریں تو آپ نے شکریہ ادا کیا کہ یا تو ایک زمانہ وہ تھا جب کافروں کا اب غلبہ تھا یا ایک زمانہ یہ آیا کہ اللہ تعالیٰ نے سارا مکہ فتح کرا دیا اور اسلام کا ڈنکا ہر طرف بجنے لگا۔

## ٥١ : بَابُ الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى

### باب منیٰ کو جانے کا بیان

٣٠٠٥ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَةَ۔

٣٠٠٥ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ یعنی یوم الترویہ کو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر منیٰ میں پڑھی پھر صبح کو نویں تاریخ عرفات میں تشریف لے گئے۔

تشریح ۞ مشکوٰۃ میں انس سے مروی ہے کہ یہ سب عمرے ذیقعد میں تھے سوا اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا اور بعضوں نے کہا جعرانہ کا عمرہ شوال میں تھا غرض عمر بھر میں آپ نے یہی چار عمرے کئے ہیں بلکہ تین ہی عمرے کس کے لئے کہ حدیبیہ میں عمرہ پورا نہیں ہوا کافروں نے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا چنانچہ اسی سال دوسرے عمرے کی قضا کی لہٰذا کل آپ نے تین عمرے کئے اور ایک حج کیا۔

٣٠٠٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِمِنًى ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ اَنَّ

٣٠٠٦ : حضرت ابن عمرؓ پانچوں نمازیں منیٰ میں پڑھتے پھر ان کو خبر دیتے کہ آنحضرت بھی ایسا ہی کرتے (یعنی آٹھویں تاریخ ذی حجہ کو صبح ہی منیٰ کو روانہ ہو جاتے اور ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ۔

اور نویں تاریخ کی فجر وہیں پڑھتے (جیسے اوپر گزرا) اس کا مضمون بالکل صحیح ہے لیکن سند میں عبداللہ بن عمر ایک راوی ضعیف ہے۔

## ۵۲ : بَابُ النُّزُوْلِ بِمِنًى

## باب منا میں اترنے کا بیان

۳۰۰۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا نَبْنِىْ لَكَ بِمِنًى بَيْتًا قَالَ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔

۳۰۰۷ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک گھر نہ بنائیں منا میں آپ نے فرمایا نہیں منا میں جو آگے پہنچ جائے اسی کا ٹھکانا ہے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی منا کا میدان وقف ہے حاجیوں کے لئے وہ کسی کی خاص ملک نہیں ہے اور جو شخص پہلے پہنچے اور کہیں جگہ اتر جائے تو دوسرا اس کو وہاں سے اٹھا نہیں سکتا مکان بنانے میں ایک جگہ پر اپنا قبضہ اور حق کر لینا ہے کہ دوسرا وہاں اتر نہیں سکتا اس لئے آپ نے اس کی اجازت نہ دی۔

۳۰۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا نَبْنِىْ لَكَ بِمِنًى بَيْتًا يُظِلُّكَ ؟ قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔

۳۰۰۸ : ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کے لئے ایک گھر نہ بنائیں جو آپ ﷺ پر سایہ رکھے اخیر تک۔

## ۵۳ : بَابُ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ

## باب صبح سویرے منا سے عرفات کو جانے کا بیان

۳۰۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَمِنَّا مَنْ يُكَبِّرُ وَمِنَّا مَنْ يُهِلُّ فَلَمْ يَعِبْ هٰذَا عَلٰى هٰذَا وَلَا هٰذَا ، وَرُبَّمَا قَالَ هٰؤُلَاءِ عَلٰى هٰؤُلَاءِ :وَلَا هٰؤُلَاءِ عَلٰى هٰؤُلَاءِ۔

۳۰۰۹ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صبح ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آج ہی کے دن (یعنی نویں ذی الحجہ کو) منا سے عرفات کو گئے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا تھا کوئی تہلیل (لا الہ الا اللہ) نہ اس نے اس پر عیب کیا نہ اس نے اس پر یا یوں کہا کہ نہ انہوں نے عیب کیا ان پر نہ انہوں نے ان پر (مطلب یہ ہے) کہ ذکر الٰہی ہر ایک کرتا تھا کوئی ذکر ہو۔

## ۵۴ : بَابُ الْمَنْزِلِ بِعَرَفَةَ

## باب عرفات میں کہاں اترے

۳۰۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ

۳۰۱۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں وادی نمرہ میں اترتے تھے (وہ ایک مقام ہے مشہور عرفات میں اب وہاں ایک مسجد

Marfat.com

بِعَرَفَةَ فِي وَادِيْ نَمِرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ اَيَّ سَاعَةٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوْحُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ اِذَا كَانَ ذَالِكَ رُحْنَا فَاَرْسَلَ الْحَجَّاجُ رَجُلًا يَنْظُرُ اِلٰى سَاعَةِ يَرْتَحِلُ ، فَلَمَّا اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَرْتَحِلَ قَالَ : اَزَاغَتِ الشَّمْسُ قَالُوْا : لَمْ تَزِغْ بَعْدُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَزَاغَتِ الشَّمْسُ قَالُوْا لَمْ تَزِغْ بَعْدُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَزَاغَتِ الشَّمْسُ قَالُوْا لَمْ تَزِغْ بَعْدُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَزَاغَتِ الشَّمْسُ ؟ قَالُوْا نَعَمْ فَلَمَّا قَالُوْا قَدْ زَاغَتْ، ارْتَحَلَ قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِيْ رَاحَ ـ

ہے) جب حجاج میں عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو ابن عمرؓ سے پوچھوا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کے دن کون سے وقت پر نکلے تھے (نماز اور خطبہ کے لئے) ابن عمر نے کہا جب یہ وقت آئے گا تو ہم خود چلیں گے حجاج نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ دیکھتا رہے ابن عمرؓ کب نکلتے ہیں جب ابن عمرؓ نے کوچ کا ارادہ کیا تو پوچھا کیا سورج ڈھل گیا لوگوں نے کہا ابھی نہیں ڈھلا وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا کیا سورج ڈھل گیا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا کیا سورج ڈھل گیا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا کیا سورج ڈھل گیا لوگوں نے کہا ہاں جب لوگوں نے کہا سورج ڈھل گیا تو وہ چلے گئے۔

## ۵۵ : بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ

## باب عرفات میں کہاں ٹھہرے

۳۰۱۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ـ

۳۰۱۱: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا عرفات سب ٹھہرنے کی جگہ ہے اور یہی موقف ہے (یعنی ٹھہرنے کی جگہ)۔

۳۰۱۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا فِيْ مَكَانٍ تُبَاعِدُهُ مِنَ الْمَوْقِفِ فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ : كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ ـ

۳۰۱۲: حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ہم عرفات میں ایک مقام میں ٹھہرے ہوئے تھے لیکن ہم اس کو دور سمجھتے تھے ٹھہرنے کی جگہ سے اتنے میں (زید یا یزید یا عبداللہ) بن مربع ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے میں آنحضرتؐ کا ایلچی ہوں تمہاری طرف تم لوگ اپنے اپنے مقاموں میں رہو (یعنی جہاں ٹھہرے ہو وہیں رہو) تم آج وارث ہو حضرت ابراہیمؑ کے۔

تشریح ۞ اس معنی سے کہ ان کی سنت پر چلتے ہو معلوم ہوا ساری عرفات میں کہیں بھی ٹھہرنا کافی ہے اور ہر ایک میں یہ سنت ادا ہو جاتی ہے اگر چہ آنحضرت ﷺ کے موقف سے بھی دور ہو۔

۳۰۱۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ اِلَّا مَا

۳۰۱۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا سارا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور بطن عرفہ سے اٹھ جاؤ (وہاں نہ ٹھہرو وہ شیطان کی جگہ ہے لیکن بطن محسر میں نہ ٹھہرو (وہ عذاب کی جگہ ہے) اور ساری منا‌حر (قربانی) کی جگہ ہے مگر جمرہ

Marfat.com

وَرَاءَ الْعَقَبَةِ ۔

عقبہ کے پرے (کیونکہ وہاں پرمنا کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے۔

## ۵۶ : بَابُ الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۴ : حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنِ السَّرِيِّ السَّلَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ السَّلَمِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَاِنِّيْ آخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءِ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ! قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَيَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَذْعِهِ ۔

## باب عرفات کی دعا کا بیان

۳۰۱۴ : حضرت عباس بن مرداس سلمی سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنی امت کے لئے دعا کی مغفرت کی عرفہ کے تیسرے پہر کو تو آپ کو جواب ملا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہ میں نے بخش دی تیری امت کو مگر جوان میں ظالم ہو (کسی پر ظلم کرے یعنی ناجائز جبراً مال یا جان یا عزت کا) اس سے تو میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا آپؐ نے فرمایا اے مالک اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش دے (یعنی مظلوم کو جنت دے کر) اس کو راضی کر دے کہ وہ ظالم سے اپنا بدل معاف کر دے) لیکن اس شام کو (یعنی عرفہ کی شام کو) اس کا جواب نہیں ملا جب صبح ہوئی آپ کو مزدلفہ میں تو آپ نے پھر بھی دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی درخواست قبول فرمائی اور آپؐ ہنسے یا آپؐ نے تبسم فرمایا (خوشی سے) تو ابوبکر اور عمر نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس وقت میں کبھی نہیں ہنستے تھے (یعنی حج کے مقاموں میں کیونکہ یہ عبادت اور دعا کے مقام ہیں) تو آج کیوں ہنسے اللہ آپ کو ہنستا ہی رکھے آپ نے فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی اٹھائی اور اپنے سر پر ڈالنے لگا تو کہنے لگا ہائے خرابی ہائے تباہی تو مجھے ہنسی آ گئی جب میں نے اس کا تڑپنا دیکھا۔

تشریح ❀ تو معلوم ہوا کہ آپ کی امت امت مرحومہ اور مغفورہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہے گا آپ کی امت میں سے اس کے حقوق العباد بھی معاف کرا دے گا اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ جب ہر ایک قسم کے گناہ کی مغفرت کا اللہ نے وعدہ کر لیا ہے تو اب گناہ سے زیادہ ڈرنا اور پرہیز کرنا کیا ضروری ہے کیونکہ جیسے اس حدیث میں مغفرت کا وعدہ ہے ویسے ہی سینکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں ظالموں کے لئے سخت مواخذہ اور سخت عذاب کی وعید آئی ہے اور مغفرت اور تعذیب دونوں کا احتمال ہے پس موہوم امید پر گناہ کر بیٹھنا دانائی کے خلاف ہے دوسرے یہ کہ اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے لیکن روایت کیا اس کو ابو داؤد نے ادب میں اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں اور حافظ ابن حجر نے ایک رسالہ لکھا ہے قوۃ الحجاج فی عموم المغفرۃ للحجاج اور اس میں ثابت کیا ہے حاجیوں کے تمام گناہوں کا بخش دیا جانا اور اس حدیث کے اور کئی شاہد ذکر کئے ہیں اور ابن جوزی پر رد کیا ہے (شاہ عبدالغنی) اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن کنانہ ہے امام بخاری نے کہا ہے کہ اس حدیث کی صحیح نہیں ہے۔

Marfat.com

۳۰۱۵ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْمِصْرِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ ابْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْا عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ ؟

۳۰۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اتنے آدمی کسی دن اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد نہیں کرتا جتنے عرفہ کے دن کرتا ہے اور پروردگار آج کے دن نزدیک ہو جاتا ہے پھر اور نزدیک ہوتا ہے پھر اپنے بندوں کی وجہ سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

تشریح ﴿﴾ یعنی کسی چیز کی خواہش میں اس قدر بے کسی کے ساتھ اس میدان میں جمع ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیرے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں حکم ہوتا ہے میں نے ان کو بخش دیا۔

## ۵۷ : بَابُ مَنْ اَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ

## باب جو شخص عرفات میں دس تاریخ کی صبح سے پیشتر آ جائے

۳۰۱۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَعْمَرَ الدِّيْلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ وَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! كَيْفَ الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِهِنَّ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَطَاءِ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى مَا اَرٰى لِلثَّوْرِيِّ حَدِيْثًا اَشْرَفَ مِنْهُ۔

۳۰۱۶: عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھا جب آپ عرفات میں ٹھہرے تھے آپ کے پاس کچھ لوگ آئے نجد کے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کیوں کر ہے آپ نے فرمایا حج عرفات میں ٹھہرنا ہے پھر جو کوئی صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات میں (یعنی دسویں رات میں عرفات میں آ جائے اس کا حج پورا ہو گیا اور منا میں تین دن رہنے کے ہیں (۱۱۔۱۲۔۱۳) لیکن اگر کوئی تین دن کے بعد چلا جائے (۱۲ کو) تب بھی اس پر گناہ نہیں ہے اور جو ٹھہرا رہے اس پر بھی گناہ نہیں ہے پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا وہ لوگوں سے پکار کر یہ کہہ رہا تھا عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرفات میں آپ کے پاس کچھ لوگ نجد کے آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری محمد بن یحییٰ نے کہا میں ثوری کی کوئی حدیث اس سے بہتر نہیں پاتا۔

تشریح ﴿﴾ اگر چہ دسویں رات ہی کو سہی غرض دسویں کے طلوع فجر سے ایک ساعت بھی عرفات کا وقوف پا لے تو حج ہو گیا۔

Marfat.com

۳۰۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِی الشَّعْبِیَّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِیِّ اَنَّهُ حَجَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ بِجَمْعٍ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَنْضَيْتُ رَاحِلَتِیْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰهِ اِنْ تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ وَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهٗ وَتَمَّ حَجُّهٗ۔

۳۰۱۷: حضرت عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہے کہ انہوں نے حج کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تو اس وقت پہنچے جب لوگ مزدلفہ میں تھے عروہ نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی اونٹنی کو دبلا کیا (دور کا سفر کر کے) اور خود تکلیف اٹھائی قسم خدا کی میں نے تو کوئی ٹیلہ (اپنے ملک سے یہاں تک) نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج ہو گیا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوا اور عرفات میں ٹھہر کر لوٹے رات یا دن کو اس نے اپنا میل کچیل دور کیا اور اس کا حج پورا ہوا۔

## ۵۸: بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

## باب عرفات سے لوٹنے کا بیان

۳۰۱۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حِيْنَ دَفَعَ عَنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً، نَصَّ۔

۳۰۱۸: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کیوں کر چل رہے تھے جب عرفات سے لوٹے انہوں نے کہا آپ عنق (ذرا تیز چال) چلتے تھے (اونٹ پر) پھر جب خالی جگہ پا لیتے تو نص کرتے (یعنی دوڑاتے) یہ چال یعنی نص عنق سے زیادہ ہے وکیع نے ایسا ہی کہا۔

۳۰۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ قُرَيْشٌ نَحْنُ قَوَاطِنُ الْبَيْتِ لَا نُجَاوِزُ الْحَرَمَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ( ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ )۔

۳۰۱۹: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے قریش کے لوگ بولے ہم تو بیت اللہ کے رہنے والے ہیں حرم کے باہر نہیں جاتے (پس وہ عرفات کا وقوف نہیں کرتے تھے کیونکہ عرفات حل میں ہے لیکن قریش کے سوا اور سب لوگ عرفات کو جاتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری پھر وہیں سے لوٹو جہاں سے لوٹتے ہیں (یعنی عرفات سے (یہ حدیث موقوف ہے لیکن اس کا حکم رفع کا ہے اس لئے آیت کے شان نزول میں ہے)۔

## ۵۹: بَابُ النُّزُوْلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ

## باب اگر کچھ کام ہو تو عرفات اور مزدلفہ کے بیچ میں اتر سکتا ہے

۳۰۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۳۰۲۰: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ لوٹا (عرفات سے) جب آپؐ اس گھاٹی پر آئے جہاں امیر اترا کرتے ہیں تو آپؐ اترے اور پیشاب کیا اور وضو میں

Marfat.com

فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْاُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّاَ قُلْتُ الصَّلَاةَ ! قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلٰى جَمْعٍ اَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

عرض کیا نماز پڑھ لیجئے (مغرب کی) آپ نے فرمایا نماز آگے ہے (مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر پڑھنا چاہئے) جب مزدلفہ میں پہنچے تو اذان دی اقامت کہی پھر مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد کسی نے اپنا کجاوہ بھی نہیں کھولا (یعنی کچھ دیر نہیں کی) کہ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز پڑھی۔

## ٦٠ : بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ

## باب مزدلفہ میں دو نمازیں مغرب اور عشاء جمع کرنا

٣٠٢١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

٣٠٢١ : حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی مغرب اور عشاء کی حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں۔

٣٠٢٢ : حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَلَمَّا اَنَخْنَا قَالَ الصَّلَاةُ بِاِقَامَةٍ۔

٣٠٢٢ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھی جب ہم نے اونٹوں کو بٹھلا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو یعنی عشاء کی اور صرف تکبیر کہی عشا کے لئے۔

تشریح ﴿﴾ اذان نہ دی عینی نے کہا اس مسئلہ میں چھ قول ہیں ایک یہ دونوں نمازوں کے لئے اقامت کہی جائے اذان دی جائے دوسرے یہ کہ اقامت بھی صرف ایک بار کہی جائے اور اذان بالکل نہ دی جائے تیسرے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان دی جائے اور اقامت دونوں کے لئے کہی اور یہی صحیح قول ہے اہلحدیث اور شافعیہ اور حنابلہ کا یہی مذہب ہے چوتھے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت دی جائے اور دوسری کے لئے نہ اذان ہو نہ اقامت حنفیہ کا یہی مذہب ہے پانچویں یہ کہ دونوں کے لئے اذان اور اقامت ہو امام مالک کا یہی مذہب ہے چھٹی یہ کہ کسی نماز کے لئے نہ آزان دی جائے نہ اقامت اور اصل اس اختلاف کی یہ ہے کہ ابن عمر سے اس باب میں مختلف روایتیں آئی ہیں کہ ایک میں جمع بلا اذان اور بلا اقامت ایک اور میں با قامت واحدہ ایک اور میں باذان واحدہ اور اقامت واحدہ اور ایک میں باذان واحدہ و اقامتین واللہ اعلم اور امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کا یہ قول ہے کہ ظہر اور عصر تو ایک اذان اور دو اقامت سے جمع کی جائیں اور مغرب اور عشا ایک اذان اور ایک ہی اقامت سے۔

## ٦١ : بَابُ الْوُقُوْفِ بِجَمْعٍ

## باب مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان

٣٠٢٣ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ

٣٠٢٣ : حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ ہم نے حج کیا

Marfat.com

الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نُفِیْضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَالَ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ کَیْمَا نُغِیْرُ وَکَانُوْا لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَخَالَفَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

حضرت عمرؓ کے ساتھ جب ہم نے مزدلفہ سے لوٹنا چاہا تو انہوں نے کہا مشرک کہا کرتے تھے اے ثبیر (ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں منا کو جانے والے کو بائیں ہاتھ پر) چمک جا تاکہ ہم لوٹیں اور وہ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا خلاف کیا اور مزدلفہ سے لوٹے (منا کو) سورج نکلنے سے پہلے۔

تشریح ۞ جب عرفات سے لوٹ کر چلے نویں تاریخ کو تو راہ میں مغرب کی نماز پڑھی ہے بلکہ مغرب اور عشاء دونوں مزدلفہ میں آن کر پڑھے ملا کر عشا کے وقت میں پھر رات مزدلفہ ہی میں گزارے اور صبح ہوتے ہی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب سے پہلے روانہ ہو جائے غرض مزدلفہ میں رات کو رہنا سنت ہے اور جو لوگ مزدلفہ میں رات بسر نہیں کرتے وہ ایک بدعت کرتے ہیں جس سے حاکم کو منع کرنا چاہئے اور جو کوئی رات کو مزدلفہ میں نہ رہے اس پر ایک دم لازم ہوگا اور ابن خزیمہ اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مزدلفہ میں رات کو رہنا رکن ہے حج کا اس صورت میں اس کے ترک سے حج بالکل ہو جائے گا اور اس کا تدارک دم سے نہ ہو سکے گا اور رات کو رہنے سے یہ مطلب ہے کہ آدھی رات کے بعد مزدلفہ میں ٹھہرے اگرچہ ایک ساعت ہی سہی اگر اس سے پہلے چل دے گا تو دم لازم ہوگا لیکن اگر فجر ہونے سے پہلے پھر وہاں لوٹ آئے تو دم ساقط ہو جائے گا بہر حال رات کی نصف ثانی میں تھوڑی دیر یا فجر تک مزدلفہ میں ٹھہرنا ضروری ہے (روضہ)۔

۳۰۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَکِّیُّ عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَفَاضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَیْهِ السَّکِیْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ وَاَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَقَالَ لِتَاْخُذْ اُمَّتِیْ نُسُکَهَا فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاهُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا۔

۳۰۲۴: ابوالزبیر سے روایت ہے جابرؓ نے کہا کہ حضرت حجۃ الوداع میں لوٹے (مزدلفہ سے) اطمینان کے ساتھ اور لوگوں کو بھی اطمینان سے چلنے کا حکم دیا اور جب منا میں پہنچے تو (حکم دیا) ان کو ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلیوں کے بیچ میں آ جائیں یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریوں کا اور وادی محسر میں (جو مزدلفہ اور منا کے درمیان ہے وہاں اصحاب الفیل پر عذاب اترا تھا) جانور کو جلد چلایا اور فرمایا میری امت کے لوگ حج کے ارکان سیکھ لیں اب مجھے امید نہیں کہ اس سال کے بعد میں ان سے ملوں۔

تشریح ۞ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ وفات کا زمانہ قریب ہے ایسا ہی ہوا کہ حجۃ الوداع کے تھوڑے دنوں کے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔

۳۰۲۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ الْحِمْصِیِّ عَنْ بِلَالِ ابْنِ رَبَاحٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهُ

۳۰۲۵: بلال بن رباح سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ کی صبح کو بلال سے فرمایا اے بلال لوگوں کو خاموش کر پھر آپ نے فرمایا اللہ نے بہت فضل کیا تم

Marfat.com

غَدَاةَ جَمْعٍ يَا بِلَالُ اُسْكُتِ النَّاسَ اَوْ اَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ جَمْعِكُمْ هٰذَا فَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ وَاَعْطٰى مُحْسِنَكُمْ مَا سَاَلَ اِدْفَعُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ۔

پر اس مزدلفہ میں تو بخش دیا تم میں سے گنہگار شخص کو نیک شخص کے طفیل سے اور جو نیک تھا تم میں سے اس کو دیا جو کچھ اس نے مانگا (یعنی اس کی دعا قبول ہوئی) اب لوٹو اللہ کا نام لے کر اس حدیث کی سند میں ابو سلمہ مجہول ہے۔

## ۶۲: بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى لِرَمْيِ الْجِمَارِ

## باب جو شخص کنکریاں مارنے کے لئے مزدلفہ سے منیٰ کو پہلے چلا جائے

تشریح ﴿﴾ مزدلفہ سے لوگ اکثر فجر کی نماز پڑھ کر چلتے تھے لیکن منا میں پہنچنے تک جمرہ کے پاس جہاں کنکریاں مارتے ہیں ہجوم ہو جاتا ہے اور ہجوم میں عورتوں اور بچوں کو کنکریاں مارنے میں دقت اور تکلیف ہوتی ہے اس لحاظ سے اگر عورتوں اور بچوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے روانہ کر دیا جائے تو اس میں قباحت نہیں تا کہ وہ لوگوں سے پہلے سورج نکلتے ہی کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جائیں اور اگر عورتوں اور بچے سورج نکلنے سے پیشتر بھی کنکریاں مار لیں تو درست ہے لیکن بڑے آدمیوں کو سورج کے بعد مارنا چاہئے (درر یہہ)۔

۳۰۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ لَنَا مِنْ جَمْعٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ زَادَ سُفْيَانُ فِيْهِ وَلَا اِخَالُ اَحَدًا يَرْمِيْهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۳۰۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو یعنی عبدالمطلب کی اولاد میں سے چھوٹے بچوں کو کنکریاں مزدلفہ سے دے کر آگے روانہ کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری رانوں پر آہستہ سے مارتے تھے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹو جمرے پر کنکریاں مت مارنا یہاں تک کہ سورج نکل آئے سفیان نے اپنی روایت میں زیادہ کیا میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارتا ہو۔

تشریح ﴿﴾ یوم النحر کو یعنی دسویں تاریخ کو صرف جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہیں جس کو اب لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں اور اس دن سورج نکلتے ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں پھر ۱۱ '۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں مارتے ہیں لیکن تیسرے پہر کو اس کی وجہ یہ ہے کہ یوم النحر کو اور بہت سے کام کرنا ہوتے ہیں جیسے حلق اور قربانی وغیرہ تو اس دن سویرے کنکریاں مارنے سے فراغت حاصل کرنا ضروری ہے اور دونوں میں کوئی کام نہیں ان دنوں میں تیسرے پہر کو مارنا کافی ہے اور یہ کنکریاں مزدلفہ سے چن کر لانا چاہئے اس حساب سے کہ اگر صرف ۱۲ تاریخ تک ٹھہرنا چاہئے تو ۴۹ کنکریاں لانا کافی ہے اور جو ۱۳ تاریخ تک ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ۷۰ کنکریاں لائے اور یوم النحر کو سات کنکریاں مارے اور باقی دنوں میں اکیس اکیس ہر ہر جمرے پر سات سات کنکریاں اور ضروری ہے کہ یہ کنکریاں چھوٹی چنوں چنے کے برابر اگر کنکریاں مارے تو بھی درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے۔

Marfat.com

۳۰۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ۔

۳۰۲۷: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو آنحضرت ﷺ نے آگے بھیج دیا تھا (مزدلفہ سے منیٰ کو) اپنے گھر والوں کے کم طاقت لوگوں میں۔

۳۰۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ كَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَدْفَعَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ دُفْعَةِ النَّاسِ فَاَذِنَ لَهَا۔

۳۰۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ ایک بھاری عورت تھیں تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے اجازت چاہی مزدلفہ سے چلے جانے کی لوگوں کی روانگی سے پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔

## ٦٣ : بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ

## باب کتنی بڑی کنکریاں مارنا چاہئے

۳۰۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَهُوَ رَاكِبٌ عَلٰى بَغْلَةٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

۳۰۲۹: حضرت سلمان بن عمرو نے اپنی ماں سے روایت کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوم النحر میں دیکھا جمرہ عقبہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خچر پر سوار تھے اور فرماتے تھے اے لوگو جب تم کنکریاں مارو تو ایسی جو انگلیوں کے درمیان آ جائیں (یعنی چھوٹی جن کو عربی میں حصے الخذف کہتے ہیں)۔

۳۰۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقُطْ لِيْ حَصًى فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَجَعَلَ يَنْفُضُهُنَّ فِيْ كَفِّهِ وَيَقُوْلُ اَمْثَالَ هٰؤُلَاءِ فَارْمُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّهُ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ۔

۳۰۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی صبح کو فرمایا آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر تھے کہ میرے لئے کنکریاں چن دے میں نے آپ کے لئے سات کنکریاں چنیں جیسے خذف میں سے آپ ﷺ ان کو اپنی ہتھیلی میں ہلاتے تھے اور فرماتے تھے بس ایسی ہی کنکریاں پھینکو پھر آپ نے فرمایا اے لوگو بچو تم دین میں سختی کرنے سے (یعنی افراط اور غلو سے کیونکہ تم میں سے پہلے لوگ دین میں اسی غلو کرنے کی وجہ سے تباہ ہوئے۔

تشریح ۞ غلو یہ ہے کہ کسی کام کو حد سے بڑھا دینا اور اس میں ضرورت سے زیادہ سختی کرنا مثلاً کنکریاں پھینکنے کا حکم ہے تو چھوٹی کنکریاں کافی ہیں اب غلو یہ ہے کہ بڑے بڑے کنکر مارے یا پتھر اور اس کو زیادہ ثواب سمجھے دین نے ہر کام میں غلو کرنا منع ہے اور حماقت کی دلیل ہے یہ بھی غلو ہے کہ مثلاً کسی نے ایک مستحب یا سنت کو ترک کیا تو اس کو برا کہنے اور گالیاں دینا مارنے اگر کوئی سنت کو ترک کرے تو صرف نرمی سے اس کو حدیث سنا دینا کافی ہے اگر فرض کو ترک کرے تو سختی سے اس کو حکم کرنا چاہئے لیکن اس زمانہ میں یہ حال ہو گیا ہے کہ فرض ترک کرنے والوں کو کوئی برا نہیں کہتا ہے سب نمازی اور شراب خوار سے صحبت اور دوستی رکھتے ہیں لیکن اذان میں کوئی انگوٹھے نہ چومے یا مولود شریف میں قیام نہ

Marfat.com

نہ کرے تو اس کے دشمن ہو جاتے ہیں یہ بھی ایک انتہا کا غلو ہے اور ایسی ہی باتوں کی وجہ سے مسلمان تباہ ہو گئے اور جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

## ٦٤ : بَابُ مِنْ اَيْنَ تُرْمٰى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

## باب جمرہ عقبہ پر کہاں سے کنکریاں مارنا چاہیے

٣٠٣١ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

٣٠٣١: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن مسعودؓ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیب میں گئے اور کعبہ کی طرف منہ کیا اور جمرہ عقبہ کو اپنے دائیں ابرو پر کیا پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہا پھر کہا قسم اس معبود کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جن پر سورہ بقرہ اتری (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہوں نے یہیں سے کنکریاں ماریں۔

٣٠٣٢ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

٣٠٣٢: حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی ماں سے روایت کیا کہ میں نے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا یوم النحر میں جمرہ عقبہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی کے نشیب میں گئے اور جمرے کو مارا سات کنکریوں سے اور ہر کنکری پر تکبیر کہی پھر لوٹے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

حضرت ام جندب سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔

## ٦٥ : بَابُ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا

## باب جب جمرہ عقبہ کو مارے تو مارنے کے بعد پھر وہاں کھڑا نہ ہو (بلکہ اپنے ٹھکانے کی طرف یا اور کہیں چل دے

٣٠٣٣ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ

٣٠٣٣: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمرہ عقبہ کو مارا اور وہاں ٹھہرے نہیں (دعا کے لئے جیسے اور دونوں جمروں کے

Marfat.com

ابْنِ عُمَرَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ۔

پاس رمی کے بعد دعا کرتے ہیں) اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

۳۰۳۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مَضَى وَلَمْ يَقِفْ۔

۳۰۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے تو چلے جاتے وہاں ٹھہرتے نہیں تھے اس کی سند میں سوید بن سعید مختلف فیہ ہے۔

## ٦٦: بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا

## باب سوار ہو کر کنکریاں مارنا

تشریح ﴿ ﴾ یعنی آپ ﷺ کی سواری اور دنیا دار امیروں کی طرح نہ تھی کہ سامنے لوگوں سے کہیں ہٹو بچو دور ہو جاؤ کیونکہ وہ اونٹ چرانے کے لئے منا سے دور چلے جاتے ہیں ان کو روز رمی کے لئے منا میں آنا دشوار ہے اس لئے دو دن کی رمی ایک دن آ کر کر سکتے ہیں مثلاً یوم النحر کو رمی کر کے چلے جائیں پھر ۱۱ تاریخ کو نہ کریں ۱۲ تاریخ کو آ کر دونوں دن کی رمی ایک بار کر لیں۔

۳۰۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔

۳۰۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ کو مارا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر۔

۳۰۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ :وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔

۳۰۳۶: حضرت قدامہ بن عبداللہ عامری سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ کو مارا یوم النحر کو ایک اونٹنی پر سوار رہ کر جو سفید اور سرخ رنگ کی تھی نہ اس وقت کسی کو مارتے تھے اور نہ یہ کہتے تھے دور ہر جاؤ دور ہو جاؤ۔

## ٦٧: بَابُ تَاْخِيْرِ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ عُذْرٍ

## باب عذر سے کنکریاں مارنے میں دیر کرنا

۳۰۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَيَدْعُوْا يَوْمًا۔

۳۰۳۷: حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو اجازت دی کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن رمی نہ کریں۔

۳۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا عَبْدُ

۳۰۳۸: حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ، ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ ۔

اجازت دی کہ نحر کے دن رمی کر لیں پھر دو دن کی رمی ۱۲ تاریخ کو کریں یا گیارہ تاریخ کو بارہ تاریخ کی بھی رمی کر لیں امام مالک نے کہا جو راوی ہیں اس حدیث کے مجھ کو گمان ہے کہ اس حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ کہا کہ پہلے دن رمی کریں (یعنی یوم النحر پھر جس دن کوچ کرنے لگیں اس دن رمی کر لیں (دونوں دنوں کی)۔

## ۶۸ : بَابُ الرَّمْيِ عَنِ الصِّبْيَانِ

## باب بچوں کی طرف سے دوسرا شخص رمی کر سکتا ہے

۳۰۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَلَبَّيْنَا عَنِ الصِّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمْ ۔

۳۰۳۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم نے حج کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے ساتھ عورتیں تھیں اور بچے بھی تھے تو ہم نے بچوں کی طرف سے لبیک پکاری اور ان کی طرف سے رمی کی۔

تشریح ؎ ترمذی کی روایت میں ہے کہ ہم عورتوں کی طرف سے لبیک پکارتے اور بچوں کی طرف سے رمی کرتے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر اسی طریق سے اور اہل علم نے اس پر اجماع کیا کہ عورت خود لبیک کہے لیکن بلند آواز سے نہ کہے اور عورت کی طرف سے دوسرا لبیک نہیں کہہ سکتا حدیث سے یہ بھی نکلا کہ رمی جمار اگر خود نہ کر سکے کسی عذر کی وجہ سے مثلاً بیمار ہو تو دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے۔

## ۶۹ : بَابُ مَتٰى يَقْطَعُ الْحَاجُّ التَّلْبِيَةَ

## باب حاجی لبیک کہنا کب موقوف کرے

۳۰۴۰ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۔

۳۰۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمی کی جمرہ عقبہ کی (یوم النحر کو بس اس وقت سے لبیک موقوف کیا کیونکہ احرام پورا ہو گیا)

۳۰۴۱ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ اَسْمَعُهُ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَاهَا قَطَعَ التَّلْبِيَةَ ۔

۳۰۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ ﷺ کی سواری کے پیچھے سوار تھا تو میں ہمیشہ سنتا تھا آپ ﷺ لبیک کہتے تھے یہاں تک کہ آپ نے رمی کی جمرہ عقبہ کی جب اس کی رمی کی تو لبیک کہنا موقوف کر دیا۔

## ۷۰ : بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

## باب جب آدمی جمرہ عقبہ کی رمی کرے تو اب کون سی باتیں اس کو درست ہو گئیں

Marfat.com

۳۰۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَوَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ فَقَالَ لَهُ ، رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ! وَالطِّيْبُ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُضَمِّخُ رَاْسَهُ بِالْمِسْكِ اَفَطِيْبٌ ذٰلِكَ اَمْ لَا ۔

۳۰۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب تم جمرہ عقبہ کی رمی کر لو تو اب تم کو سب چیزیں درست ہو گئیں (جو حرم میں منع تھیں) مگر عورتیں ایک شخص بولا اے ابو العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خوشبو کا (یعنی یہ بھی ابھی درست نہیں ہوا) انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر پر کستوری لگاتے تھے (رمی کے بعد) تو مشک خوشبو ہے یا نہیں۔

۳۰۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

تشریح: مشک خوشبو ہے بلکہ سب خوشبوؤں سے بڑھ کر ہے اہلحدیث اور حنفیہ شافعیہ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یوم النحر کو جہاں جمرہ عقبہ کی رمی کی تو سب چیزیں درست ہو گئیں ایک عورت سے صحبت کرنا درست نہیں جب تک طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارت طواف الصدر نہ کرے طواف کے بعد پھر صحبت بھی درست ہو جائے گی اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ خوشبو بھی درست نہ ہوگی جب تک طواف سے فارغ نہ ہوئے فائدہ یوم النحر کو جب رمی سے فارغ ہو تو قربانی کرے اگر قربانی اس پر واجب ہو پھر سر منڈوائے یا بال کتروائے اور غسل کرلے اور کپڑے بدلے اور خوشبو لگائے اور مکہ میں جا کر بیت اللہ کا طواف کرے اس کو طواف الافاضہ اور طواف الصدر اور طواف الزیارت کہتے ہیں اور یہ ایک بڑا رکن ہے حج کا اور فرض ہے پھر منا میں لوٹ آئے اور ظہر کی نماز منی میں آ کر پڑھے ایسا ہی حدیث میں وارد ہے اور اب سب چیزیں حلال ہو گئیں یہاں تک کہ عورتوں سے صحبت کرنا بھی اور مستحب ہے کہ یہ طواف اور رمی اور نحر اور حلق سے بعد کیا جائے اگر کسی نے اس طواف کو یوم النحر کو ادا نہ کیا تو ۱۱ اور ۱۲ کو کر لے اس پر دم نہ ہوگا لیکن جب تک یہ طواف نہ کرے گا حج پورا نہ ہوگا اور عورتیں حلال نہ ہوں گی۔

۳۰۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِيْ مُحَمَّدٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِاِحْلَالِهٖ حِيْنَ اَحَلَّ ۔

ہے میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو لگائی احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت۔

## ۷۱ : بَابُ الْحَلْقِ

## باب سر منڈوانے کا بیان

۳۰۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۰۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخش دے سر منڈوانے والوں کو لوگوں نے عرض کیا اور کترانے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے سر منڈوانے والوں کو تین بار یہی فرمایا لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور بال کترانے

Marfat.com

وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ "وَالْمُقَصِّرِيْنَ".

۳۰۴۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا والوں کو۔

تشریح ﴿﴾ حلق یعنی سر منڈانا اور تقصیر یعنی بال کترانا دونوں جائز ہیں لیکن حلق افضل ہے یہ اس سے نکلتا ہے کیونکہ آپ نے تین بار دعا کی حلق کرانے والوں کے لئے عرض کیا حلق افضل ہے حج میں اور غیر حج میں حلق کو مکروہ رکھا ہے بوجہ مشابہت خوارج کے اور اکثر علماء نے مکروہ نہیں رکھا غیر حج میں بھی لیکن عمدہ یہ ہے کہ سر پر بال رکھے جیسے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا اب حلق اور تقصیر ایک رکن ہے حج اور حنفیہ کے نزدیک وہ رکن نہیں ہیں اور حلق اور قصر سارے سر کا ضروری نہیں صرف تین بالوں کا فرض ادا کرنے کے لئے کافی ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک چوتھائی سر کا ضروری ہے اور امام احمد کے نزدیک اکثر سر کا اور امام مالک کے نزدیک کل سر کا اور یہی ثابت ہے حدیث میں۔

۳۰۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

اللہ رحم کرے حلق کرانے والوں پر لوگوں نے عرض کیا اور قصر کرانے والوں پر یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا اللہ رحم کرے سر منڈوانے والوں پر لوگوں نے عرض کیا اور قصر کرانے والوں پر یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا اللہ رحم کرے سر منڈوانے والوں پر لوگوں نے عرض کیا اور کتروانے والوں پر یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا اور قصر کرانے والوں پر۔

۳۰۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لِمَ ظَاهَرْتَ الْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَاحِدَةً قَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوْا۔

۳۰۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کرانے والوں کے لئے تین بار دعا کی اور قصر کرانے والوں کے لئے ایک بار اس کی کیا وجہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلق کرانے والوں نے شک نہیں کیا۔

تشریح ﴿﴾ بلکہ جس حکم کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بار بیان کیا اسی پر عمل کیا قرآن شریف میں ہے محلقین رؤسکم و مقصرین تو پہلے حلق کا ذکر فرمایا۔

## ۷۲: بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَاْسَهٗ

## باب جس نے اپنے سر کی تلبید کی

تشریح ﴿﴾ تلبید کہتے ہیں بالوں کو جمالینا گوند وغیرہ سے تاکہ پریشان نہ ہوں اور گرد وغبار سے سر محفوظ رہے احرام کے وقت بعض لوگ ایسا کرتے ہیں۔

۳۰۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۰۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حفصہ نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب تک

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ ؟ قَالَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَاسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ۔

احرام نہ کھولا عمرے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تلبید کی تھی اپنے سر کی اور ہدی کی تقلید کی تھی میں جب تک نحر نہ کروں حلال نہیں ہو سکتا۔

تشریح ﴿ ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ تلبید جائز بلکہ مسنون ہے۔

۳۰۴۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَانَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

۳۰۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لبیک پکار رہے تھے سر کو تلبید کیے ہوئے۔

## ۷۳ : بَابُ الذِّبْحِ

## باب ذبح کرنے کا بیان

۳۰۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ ۔

۳۰۴۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ساری منیٰ قربانی کی جگہ ہے اور مکہ کی سب راہیں راستہ ہیں اور قربانی کی جگہ ہیں اور سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

## ۷۴ : بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ

## باب ایک شخص نے حج کے ایک رکن کو بھول کر دوسرے رکن سے پہلے ادا کیا تو کچھ قباحت نہیں ہے

۳۰۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ اِلَّا يُلْقِيْ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا: لَا حَرَجَ ۔

۳۰۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پوچھے گئے اس سے کہ ایک رکن دوسرے رکن پر مقدم ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا یعنی کچھ حرج نہیں ہے۔

۳۰۵۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ ۔

۳۰۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگ پوچھتے ہیں منا کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کچھ حرج نہیں ہے کچھ حرج نہیں ہے ایک شخص نے کہا میں نے حلق کیا ذبح سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہیں دوسرا بولا میں نے رمی کی شام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَمَّنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ اَوْ

۳۰۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا اگر کوئی ذبح کرے حلق سے پہلے یا حلق کرے ذبح سے پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۳ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَعَدَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لِلنَّاسِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ :اِنِّيْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنِّيْ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ قَبْلَ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ۔

۳۰۵۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی (تعلیم) کے لئے بیٹھے منیٰ میں نحر کے دن تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے حلق کیا ذبح سے پہلے آپ ﷺ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے پھر دوسرا شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نحر کیا رمی سے پہلے آپ ﷺ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے پھر اس دن جس بات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے جو پہلے کی گئی دوسری بات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔

تشریح ﴿﴾ صحیحین میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ جمرہ کے پاس کھڑے تھے ایک شخص آیا بولا میں نے حلق کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہیں دوسرا بولا میں نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہیں ہے تیسرا بولا میں نے طواف افاضہ کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہیں ہے غرض جس چیز سے اس دن سوال ہوا آپ نے فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں اور اہلحدیث کا عمل ان ہی حدیثوں پر ہے کہ ان اعمال کی اگر تقدیم و تاخیر سہو سے ہو جائے تو کچھ نقصان نہیں نہ دم لازم آئے گا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابوثور اور داؤد اور جمہور کا نخعی اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اس پر دم لازم ہوگا اور اگر قارن ہو تو دو دم دے اور صاحبین اہلحدیث کے موافق ہیں حنفیہ کہتے ہیں ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ جو حج میں کسی بات کو مقدم یا مؤخر کرے وہ ایک دم دے اور طحاوی نے بھی اس کو روایت کیا اہلحدیث کہتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے یعنی ابن عباس کا قول ہے تو اتنی احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابل کیونکر حجت ہوگی۔

## ۷۵ : بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ

## باب ایام تشریق میں کنکریاں (یعنی ۱۱۔۱۲۔۱۳) ذی الحجہ کو)

۳۰۵۴ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔

۳۰۵۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ ﷺ نے رمی کی جمرہ عقبہ کی چاشت کے وقت اس کے بعد جوری کی (یعنی ۱۱۔۱۲۔۱۳ کو) وہ زوال کے بعد کی۔

۳۰۵۵ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ

۳۰۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَرْمِی الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ مَا اِذَا فَرَغَ مِنْ رَمْیِهٖ صَلَّی الظُّهْرَ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمی کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا اس انداز سے کہ رمی کر کے جب فارغ ہوتے تو وقت ہوتا جب ظہر کی نماز پڑھتے۔

تشریح ۞ مطلب یہ ہے کہ رمی ایسے وقت پر کرتے کہ رمی سے فراغت اس وقت ہوتی جس وقت ظہر کا معمولی وقت ہوتا یعنی روز جس وقت ظہر کی نماز پڑھا کرتے وہ وقت آجاتا۔

## ۷۶ : بَابُ الْخُطْبَةِ یَوْمَ النَّحْرِ

## باب یوم النحر کے خطبہ کا بیان

۳۰۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَهَنَّادُ ابْنُ السَّرِیِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِیْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَلَا اَیُّ یَوْمٍ اَحْرَمُ ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ وَلَا یَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَبَدًا : وَلٰکِنْ سَیَکُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِیْ بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَیَرْضٰی بِهَا اَلَا وَکُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ مَا اَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ( کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ لَیْثٍ ) فَقَتَلَتْهُ هُذَیْلٌ ، اَلَا وَاِنَّ کُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ لَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ اَلَا یَا اُمَّتَاهُ ! هَلْ بَلَّغْتُ ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۳۰۵۶ : حضرت عمرو بن احوص سے روایت ہے کہ میں نے محمد سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں اے لوگو کون سا دن زیادہ حرمت کا ہے تین بار یہ فرمایا لوگوں نے کہا حج اکبر کا دن آپ نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت ہے اس مہینہ میں اس شہر میں آگاہ رہو جو کوئی قصور کرے گا اس کا مواخذہ اسی سے ہوگا (نہ اس کے باپ یا بیٹے سے) اور باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے نہ ہوگا نہ بیٹے کے قصور کا باپ سے آگاہ ہو شیطان ناامید ہو گیا کہ اب پھر پوجا جائے تمہارے اس شہر میں لیکن بعض کاموں میں جن کو تم حقیر جانتے ہو اس کی اطاعت کرو گے وہ اسی سے خوش ہو جائے گا (مثلاً آپس میں لڑنے اور نااتفاقی اور خصومت میں) آگاہ رہو ہر ایک خون جاہلیت کے زمانے کا باطل کر دیا گیا (یعنی اب اس کا مطالبہ اور مواخذہ نہ ہوگا اور پہلا خون جو میں جاہلیت کے زمانے کے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے جو دودھ پیا کرتا تھا بنی لیث کے قبیلہ میں اس کو ہذیل کے لوگوں نے مار ڈالا اور بنی ہاشم ہذیل سے اس خون کا دعویٰ رکھتے تھے) آگاہ رہو ہر ایک جاہلیت کے زمانہ کا سود لغو اور معاف ہے تم اپنا اصل مال لے لو نہ ظلم کرو نہ تم پر ظلم ہو آگاہ رہو اے میری امت میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا یا نہیں تین بار یہ فرمایا یا اللہ تو گواہ رہ تین بار یہ فرمایا کہ میں نے تیرا حکم تیرے بندوں کو پہنچا دیا)۔

تشریح ۞ حج اکبر کہتے ہیں حج کو اور حج اصغر عمرہ کو اور حج اکبر کا دن یوم النحر ہے یا عرفہ یا سارے دن حج کے اور عوام میں جو مشہور ہے کہ حج اکبر اس حج کو کہتے ہیں جس میں عرفہ جمعہ کے دن آئے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے

Marfat.com

لیکن بعض حدیثیں اس مضمون کی آئیں ہیں جن سے اس حج کی زیادہ فضیلت نکلتی ہے جس میں عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو۔

۳۰۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرَ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِوُلَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ۔

۳۰۵۷: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ آنحضرت مسجد خیف میں منا میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تازہ کرے اس شخص کو جو میری بات سنے پھر اس کو پہنچا دے اور دوسرے شخص کو) اس لئے کہ بعض ایسے لوگ ہیں جو فقہ کی بات سنتے ہیں لیکن وہ خود فقیہ نہیں ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ فقیہ کی بات سن کر اس کو پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہے تین باتیں ہیں جن میں مومن خیانت نہیں کرتا (یعنی تقصیر) ایک تو خالص اللہ کے لئے عمل کرنے میں (نہ ریا اور مکروہ کے لئے دوسرے مسلمان حاکموں کی خیر خواہی کرنے میں تیسرے مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنے میں اس لئے کہ مسلمانوں کی دعا ان کو پیچھے سے گھیر لیتی ہے (یعنی شیطان کا مکر جماعت پر نہیں چلتا جو جماعت سے الگ ہوا شیطان اس کو لے گیا اس حدیث کا مضمون صحیح ہے لیکن سند میں محمد بن اسحٰق مدلس ہے جس نے عنعنہ سے روایت کی ہے۔

۳۰۵۸ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْمُخَضْرَمَةِ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ يَوْمٍ هٰذَا وَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا وَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا هٰذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَشَهْرٌ حَرَامٌ وَيَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ اَلَا وَاِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا يَوْمِكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاُكَاثِرُ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوْا وَجْهِیْ اَلَا وَاِنِّیْ مُسْتَنْقِذٌ اُنَاسًا وَمُسْتَنْقَذٌ مِنِّیْ اُنَاسٌ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُصَيْحَابِیْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا

۳۰۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا اس وقت آپؐ اپنی کنکٹی اونٹنی پر سوار تھے عرفات میں آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے کون سا مہینہ ہے کون سا شہر ہے لوگوں نے کہا یہ حرام شہر ہے حرام مہینہ ہے حرام دن ہے آپؐ نے فرمایا تمہارے مال اور خون بھی ایسے ہی حرام ہیں ایک دوسرے پر جیسے اس مہینہ کی حرمت ہے تمہارے اس شہر میں اس دن میں آگاہ رہو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں حوض کوثر پر اور میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا تو میرا منہ کالا نہ کرنا (یعنی میرے بعد برے کام مت کرنا کہ قیامت کے دن اور امتوں کے مقابل میں شرمندہ ہوں بلکہ ایسے عمدہ کام کرنا کہ مجھ کو اور امتوں کے سامنے فخر حاصل ہو تم سے) آگاہ رہو بعض لوگوں کو میں چھوڑ آؤں گا (عذاب کے فرشتوں سے یا دوزخ سے شفاعت کر کے) اور بعض لوگ مجھ سے چھڑائے جائیں گے مجھ سے ان کو فرشتے چھین کر لے جائیں

Marfat.com

بَعْدَكَ۔

گے) میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں اے مالک فرماد ے گا تو نہیں جانتا جو انہوں نے نئی بدعتیں پیدا کیں تیرے بعد۔

تشریح ❀ یعنی تیری وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے مسلمانوں کو مارا اور اصحابہ سے مراد یہ ہے کہ میری امت کے لوگ ہیں۔

۳۰۵۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا: يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا هٰذَا بَلَدُ اللّٰهِ الْحَرَامُ قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا شَهْرُ اللّٰهِ الْحَرَامُ قَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ : وَدِمَائُكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ وَاَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ هٰذَا الْبَلَدِ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوْا: هٰذِهٖ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

۳۰۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم النحر کو جمرات کے پاس کھڑے ہوئے جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کیا (یعنی حجۃ الوداع میں) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یہ یوم النحر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے عرض کیا یہ بلد حرام ہے آپ ﷺ نے فرمایا کون سا مہینہ ہے لوگوں نے عرض کیا حرام مہینہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ حج اکبر کا دن ہے اور تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں بھی اسی طرح حرام ہیں تم پر جیسے اس شہر کی حرمت اس مہینے اس دن میں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں نے پہنچایا انہوں نے کہا ہاں تب آپ ﷺ نے فرمانا شروع کیا یا اللہ تو گواہ رہ پھر لوگوں کو رخصت کیا تب لوگوں نے کہا یہ وداع یعنی رخصت کا حج ہے۔

تشریح ❀ اس حج کے تھوڑے دنوں کے بعد آپ کی وفات ہوئی اس واسطے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

## ۷۷ : بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

## باب طواف الزیارت کا بیان

۳۰۶۰ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ۔

۳۰۶۰: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف الزیارت میں دیر کی رات تک۔

۳۰۶۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ۔

قَالَ عَطَاءٌ وَلَا رَمَلَ فِيْهِ !۔

۳۰۶۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمل نہیں کیا طواف الزیارت کے سات چکروں میں عطاء نے کہا طواف الزیارت میں رمل نہیں ہے بلکہ طواف القدوم میں ہے)۔

Marfat.com

## ۷۸ : بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ

## باب زمزم کا پانی پینا

۳۰۶۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسًا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قَالَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِيْ قَالَ وَكَيْفَ ، قَالَ اِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ اِنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ۔

۳۰۶۲: حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا انہوں نے کہا تو کہاں سے آیا وہ بولا زمزم کے پاس سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا تو نے اس میں سے پیا جیسا پینے وہ بولا کیوں کر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جب تو زمزم کا پانی پئے تو کعبہ کی طرف منہ کر اور اللہ کا نام لے اور تین بار دم لے اور سیر ہو کر پی پھر جب فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقوں کے درمیان نشان یہ ہے کہ وہ سیر ہو کر زمزم کا پانی نہیں پیتے۔

تشریح ۞ زمزم کا پانی ذرا کسیلا کھاری ہے منافق اس کو سیر ہو کر نہیں پیتے مومنین اس کو متبرک سمجھ کر خوب سیر ہو کر پی لیتے ہیں اور شفا حاصل کرتے ہیں۔

۳۰۶۳ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ ۔

۳۰۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت محمد مصطفیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے زمزم اس فائدے کے لئے ہے جس کے واسطے وہ پیا جائے اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن مؤمل ضعیف ہے ویسے اس کا مضمون صحیح ہے۔

تشریح ۞ اگر شفا کے لئے پئے تو شفا حاصل ہو گی اگر پیٹ بھر جائے گا کھانے کی احتیاج نہ ہو گی اگر تشنگی رفع کرنے کے لئے پئے تشنگی رفع ہو جائے گی بہر حال جس نیت سے پئے گا وہی فائدہ خدا چاہے تو حاصل ہو گا خواہ دنیا کا فائدہ ہو یا آخرت کا اس حدیث کو حاکم نے بھی روایت کیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صحیح کہا اور ابن حبان نے اور بہت سے دین کے اماموں نے زمزم کو مختلف اغراض سے پیا ہے اور جو غرض تھی وہ حاصل ہوئی عبداللہ بن مبارک نے کہا مجھ سے ابن ابی الموال نے حدیث بیان کی محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے پھر ذکر کیا اس حدیث کو عبداللہ نے کہا میں اس کو قیامت کے دن تشنگی رفع کرنے کے لئے پیتا ہوں اور زمزم کا پانی تمام پانیوں سے افضل ہے یہاں تک کہ کوثر کے پانی سے بھی کیونکہ زمزم کے پانی سے آنحضرت ﷺ کا سینہ دھویا گیا اور جس شخص کا پیٹ زمزم سے بھرے وہ علم سے بھر جائے گا۔

## ۷۹ : بَابُ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ

## باب کعبہ کے اندر جانے کا (یعنی داخلے کا) بیان

۳۰۶۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ

۳۰۶۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ جس دن

Marfat.com

ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ فَاَغْلَقُوْهَا عَلَيْهِمْ مِنْ دَاخِلٍ فَلَمَّا خَرَجُوْا سَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ صَلَّى عَلَى وَجْهِهِ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ۔

ثُمَّ لُمْتُ نَفْسِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ سَاَلْتُهُ كَمْ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مکہ معظمہ فتح ہوا کعبہ کے اندر گئے آپؐ کے ساتھ بلال تھے اور عثمان بن شیبہ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کرلیا (تا کہ زیادہ لوگ نہ آجائیں اور ہجوم سے طبیعت پریشان نہ ہو کہ عبادت نہ ہو سکے جب وہ باہر نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا آپؐ نے کہاں نماز پڑھی انہوں نے آپؐ نے اپنے منہ کے سامنے نماز پڑھی جب دونوں عمودوں (ستونوں) کے درمیان تشریف لے گئے دائیں طرف پھر میں نے اپنے تئیں ملامت کی کہ بلال سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ نے کتنی رکعتیں پڑھیں (ابن عمر یہ پوچھنا اس وقت بھول گئے)۔

۳۰۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيْعٌ ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِيْ وَاَنْتَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ وَرَجَعْتَ وَاَنْتَ حَزِيْنٌ ؟ فَقَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَ وَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ۔

۳۰۶۵ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میرے پاس سے نکلے آپ ﷺ خوش تھے اور بشاش پھر جب لوٹ کر میرے پاس آئے تو غمگین تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے تھے اور لوٹ کر آئے تو غمگین (اس کی وجہ کیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا میں کعبہ کے اندر گیا اور جب جا چکا تو میں نے آرزو کی کاش میں نے یہ کام نہ کیا ہوتا میں ڈرتا ہوں کہ میری امت کو تکلیف ہو میرے بعد۔

تشریح ﴿۱﴾ سبحان اللہ آپ کا فرمانا کیسا ٹھیک ہوا حاجی لوگ جتنی تکلیف داخلے میں اٹھاتے ہیں اتنی شاید کسی بات میں نہ اٹھاتے ہوں گے سال میں دو مرتبہ عام داخل ہوتا ہے اس میں تو کسی کو کعبہ کے اندر جانا ممکن ہی نہیں ہوتا بغیر سخت تکلیف اٹھائے ہوئے دھکے کھانا بدن چھلنا کپڑے پھٹنا ہاتھ پاؤں پر صدمہ آنا یہ امور ضرور ہوتے ہیں اور داخل خاص [illegible] فی حاجی ایک ریال لیتے ہیں میں اس داخلہ خاص میں گیا ہوں یہ بھی تکلیف سے خالی نہیں ہوتا دروازہ پر [illegible] ہیکل حبشی جس نے ریال دیا اس کو بازو پکڑ کر اٹھا لیتے ہیں بعض اوقات بازو اکھڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی [illegible] حاجی اس کے پاؤں سے لٹک جاتے ہیں اب وہ دو طرف کھینچا جاتا ہے غرض اس کی کشاکشی کے بعد جب اندر گیا تو ہجوم اور گرمی کے مارے نہ نماز پڑھی جاتی ہے نہ جی لگتا ہے مشکل سے دو رکعتیں پڑھ کر بھاگنے کو جی چاہتا ہے اب نکلنا اندر جانے سے بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے اکثر آدمی داخلے کے بعد بیمار ہو جاتے ہیں میں بھی جانے کو تو گیا لیکن اندر جا کر بہت پچھتایا کہ یہ ایک ریال اگر غریبوں کو دیتے تو اس سے زیادہ ثواب ہوتا اب رہا کعبہ کے اندر جانے کا ثواب تو وہ آسانی سے یوں حاصل ہو سکتا ہے کہ حطیم کے اندر چلا جائے وہاں نماز پڑھ لے حطیم کعبہ کے [illegible] داخل ہے۔

Marfat.com

## ٨٠ : بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

## باب منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنا

٣٠٦٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ اَيَّامَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ ـ

۳۰۶۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب (عم رسول اللہؐ) نے اجازت مانگی آنحضرتؐ سے منیٰ کے دنوں میں رات مکہ میں گزرانے کی کیونکہ زمزم کے پلانے کا کام ان کے سپرد تھا آپؐ نے ان کو اجازت دے دی۔

تشریح ۞ یہ اجازت خاص طور پر تھی عذر کی وجہ سے ورنہ ہر شخص کو منیٰ کے دنوں میں یہ ضرور ہے کہ رات منیٰ میں بسر کرے۔

٣٠٦٧ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا : قَالَ لَمْ يُرَخِّصِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ يَبِيْتُ بِمَكَّةَ اِلَّا لِلْعَبَّاسِ مِنْ اَجْلِ السِّقَايَةِ ـ

۳۰۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اجازت نہ دی کہ منا کے دنوں میں مکہ میں رات گزارے مگر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس لئے کہ پانی پلانے کا کام ان کے سپرد تھا (یعنی حجاج کو زمزم کا پانی دینا)۔

## ٨١ : بَابُ نُزُوْلِ الْمُحَصَّبِ

## باب محصب میں اترنے کا بیان

تشریح ۞ محصب اور ابطح ایک مقام کا نام ہے درمیان منا اور مکہ کے اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے۔

٣٠٦٨ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَعَبْدَةُ وَ وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ ـ

۳۰۶۸: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ابطح میں اترنا (منیٰ سے لوٹتے وقت) سنت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں اس لئے اترے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسانی ہو مدینہ کی طرف روانہ ہونے میں۔

تشریح ۞ اختلاف ہے علماء کا کہ محصب میں اترنا سنت ہے یا نہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ یہ سنت نہیں ہے۔

٣٠٦٩ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَدْلَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ النَّفْرِ مِنَ الْبَطْحَاءِ اِدْلَاجًا ـ

۳۰۶۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوچ کی رات کو بطحا کی طرف سے رات کو روانہ ہوئے (مدینہ کی طرف)۔

٣٠٧٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۰۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ

Marfat.com

ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ بِالْاَبْطَحِ۔ سب ابطح میں اترا کرتے تھے۔

## ۸۲ : بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

## باب رخصت کا طواف

تشریح ﴿﴾ یہ واجب ہے جمہور علماء کے نزدیک مکہ سے نکلتے وقت اور مالک اور ابوداؤد اور ابن منذر نے کہا وہ سنت ہے اور اگر کوئی ترک کرے تو کچھ گناہ نہیں سبل السلام میں ہے کہ اس طواف میں آنحضرت ﷺ نے رمل نہیں کیا اور رات کو سحر کے قریب یہ طواف کیا اور فجر کی نماز حرم میں پڑھی اس میں سورہ طور پڑھی پھر منادی کرائی کوچ کی اور مدینہ کو روانہ ہوئے ذوالحلیفہ میں رات کو رہے جب مدینہ کو دیکھا تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آیبون تایبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ پھر دن کو مدینہ میں داخل ہوئے (روضہ)۔

۳۰۷۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ۔

۳۰۷۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ ہر طرف کو جا رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی کوچ نہ کرے یہاں تک کہ آخری کام اس کا (مکہ میں) طواف ہو بیت اللہ کا۔

تشریح ﴿﴾ امام محمد نے کہا اس کو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے ہیں اور یہ واجب ہے آفاقی پر اور مستحب یہ ہے کہ مکہ سے نکلتے وقت کرلے اگر پہلے سے کرلے تو بھی جائز ہے اگر عورت حائضہ ہو یا نفاس والی ہو تو یہ طواف اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا (یعنی اس طواف کے لئے اس کو ٹھہرے رہنا ضروری نہیں چلی جائے یہی قول ہے ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا۔

۳۰۷۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْفِرَ الرَّجُلُ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ۔

۳۰۷۲ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمدؐ نے منع کیا اس سے کہ آدمی کوچ کرے اور اخیر اس کا کام بیت اللہ کے پاس نہ ہو (یعنی طواف الوداع نہ کرے) اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن اسمٰعیل مکی ہے اس کو امام احمد نے ضعیف کہا ہے۔

تشریح ﴿﴾ جب حاجی لوگ یہ طواف کرتے ہیں تو گویا کعبے سے رخصت ہوتے ہیں اکثر لوگوں پر اس وقت رقت طاری ہوتی ہے بعض زار و قطار روتے ہیں جیسے اپنے عزیز بچے یا ماں باپ سے جدا ہوئے جب یہ طواف کر چکے تو دوگانہ مقام ابراہیم کے پاس ادا کر کے ملتزم سے لپٹ کر دعا کرے اور حجر اسود کا اخیر بوسہ دے کر الٹے پاؤں پھر حسرت سے کعبہ کو دیکھتا ہوا اس کی جدائی پر روتا ہوا اور دل میں نیت کرے کہ خدا تعالیٰ پھر اس کو یہاں لائے۔

## ۸۳ : بَابُ الْحَائِضِ تَنْفِرُ قَبْلَ اَنْ تُوَدِّعَ

## باب رخصت کے طواف کرنے سے پہلے حائضہ جا سکتی ہے

۳۰۷۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۳۰۷۳ : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذَالِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْتَنْفِرْ۔

سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آیا طواف الافاضہ کے بعد (جو فرض ہے) میں نے اس کا ذکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہم کو اسی نے روک رکھا ہے میں نے عرض کیا وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں اس کے بعد ان کو حیض آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر روانہ ہو۔

۳۰۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَقُلْنَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرٰى ! حَلْقٰى ! مَا اَرَاهَا اِلَّا حَابِسَتَنَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ طَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ مُرُوْهَا فَلْتَنْفِرْ۔

۳۰۷۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ محمدؐ نے حضرت صفیہ کے متعلق پوچھا ہم نے عرض کیا ان کو حیض آیا آپؐ نے فرمایا بانجھ سرمنڈی یہ ترجمہ ہے محاورے کا عقری حلقی کا خفگی کے وقت عورت کو اس لقب سے یاد کرتے ہیں اصلی عقری کے معنی یہ ہیں کہ زخمی یا حلق میں چوٹ یا اپنی قوم کو تباہ کرانے والی زخمی کرانے والی یا بانجھ جس کی اولاد نہ ہو) اسی نے ہم کو روک رکھا ہے میں سمجھتا ہوں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ طواف الزیارت کر چکی ہیں یوم النحر کو آپؐ نے فرمایا تو پھر ہم کو رو کنے کی ضرورت نہیں حکم کرو اس کو روانہ ہونے کے لئے۔

تشریح ﴿﴾ ابن منذر نے کہا عامہ فقہاء کا قول اس حدیث کے موافق ہے کہ جب حائضہ طواف افاضہ کر چکی ہو تو طواف وداع اس پر لازم نہیں ہے اور ہم نے حضرت عمر اور ابن عمر اور زید بن ثابت سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے حکم کیا ہے حائضہ کو ٹھہرنے کا طواف وداع کے لئے گویا انہوں نے اس کو واجب سمجھا طواف (لا فاضہ کی طرح محلی)۔

## ۸۴: بَابُ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان*

۳۰۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهِ سَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِيْ فَحَلَّ زِرِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ حَلَّ زِرِّيَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ

۳۰۷۵: حضرت امام جعفر صادق نے اپنے والد امام باقر سے روایت کی کہ ہم جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے پوچھا کون لوگ ہیں میں نے کہا میں محمدؐ ہوں بیٹا علی کا بیٹا جناب امام حسین کا انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا میرے سر کی طرف (شفقت کی راہ سے) میری قمیص کے اوپر کی گھنڈی کھولی پھر نیچے کی کھولی پھر اپنا ہاتھ میری دونوں

* طویل حدیث ہے۔ اتنی طویل حدیث ابن ماجہ میں اور کوئی نہیں۔ اس کو جابر کی طویل حدیث کے نام سے ہی پکارا جاتا ہے۔ (احمد یار)

Marfat.com

وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَاَلْتُهُ وَهُوَ اَعْمٰى فَجَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاءُهٗ اِلٰى جَانِبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلّٰى بِنَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنَا عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فَعَقَدَ تِسْعًا وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ فَاَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ فَاَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ " قَالَ جَابِرٌ " نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ بَيْنَ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ مِثْلُ ذَالِكَ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلُ ذَالِكَ وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذَالِكَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهٗ مَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِيْ يُهِلُّوْنَ بِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ اِلٰى مَقَامِ

چھاتیوں کے درمیان رکھا ان دنوں میں جوان لڑکا تھا اور جب مرحبا تم جو چاہو وہ پوچھو میں نے ان سے پوچھا وہ نابینا تھے (بوجہ بڑھاپے کے بصارت جاتی رہی تھی) اتنے میں نماز کا وقت آ گیا وہ ایک بنی ہوئی چادر جس کو لپیٹے ہوئے تھے اوڑھ کر کھڑے ہوئے جب اس کو اپنے دونوں کندھوں پر ڈالتے تو اس کے دونوں کنارے اس کی طرف آ جاتے اس کی وجہ سے کہ وہ چادر چھوٹی تھی اور ان کی دوسری بڑی چادر کھونٹی پر رکھی ہوئی تھی خیر انہوں نے نماز پڑھائی (باوجودیکہ اور کپڑے جابر کے پاس موجود تھے لیکن انہوں نے ایک چھوٹے کپڑے میں نماز پڑھی اس سے یہ مسئلہ بتایا کہ ایک کپڑے میں نماز درست ہے) پھر میں نے ان سے کہا ہم سے حضرت محمدؐ کے حج کا حال بیان کرو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ۹ کا عدد ظاہر کرنے (۹ کا عدد عقد انامل میں مشہور ہے کہ خنصر اور بنصر اور وسطٰی کا سرا ہتھیلی سے لگا لے) اور کہا کہ حضرت محمد نو برس تک (مدینہ منورہ میں) ٹھہرے رہے آپؐ نے حج نہیں کیا پھر دسویں سال (ہجرت سے) لوگوں کو خبر دی کہ اس سال آپؐ حج کو تشریف لے جائیں گے یہ سن کر مدینہ منورہ میں بہت لوگ اطراف سے آئے (آپؐ کے ساتھ حج میں شریک ہونے کے لئے سب کی غرض یہ تھی کہ آپؐ کی پیروی کریں اور جو کام آپ کریں وہی کریں خیر آپؐ نکلے ہم بھی آپؐ کے ساتھ نکلے ذوالحلیفہ میں پہنچے وہاں اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) محمد بن ابی بکر کو جنیں انہوں نے آنحضرتؐ سے کہلا بھیجا میں کیا کروں آپؐ نے فرمایا غسل کر لے اور ایک لنگوٹ باندھ لے کپڑے کا اور احرام باندھ لے خیر آپؐ نے نماز پڑھی (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں پھر قصوا اونٹنی کا نام ہے وہ اونٹنی تھی (اس کو عضباء بھی اس لئے کہتے تھے) پر سوار ہوا جب وہ آپؐ کو لے کر سیدھی ہوئی میدان پر جابر نے کہا جہاں تک میری نگاہ جاتی تھی میں نے دیکھا سوار اور پیدل آپؐ کے سامنے تھے آپؐ کی دائیں طرف بھی ایسے ہی تھے بائیں طرف بھی ایسے ہی پیچھے آپؐ

Marfat.com

إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُوْلُ ( وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ) إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ " إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ " فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَهَلَّلَهُ وَحَمِدَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَالِكَ و قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ فَمَشَى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا ( يَعْنِي قَدَمَاهُ ) مَشَى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا فَلَمَّا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ قَالَ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ ، لَا بَلْ لِأَبَدِ أَ لِأَبَدِ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ : وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ فَقَالَتْ أَمَرَنِي أَبِي هٰذَا فَكَانَ

کے چاروں طرف سوار اور پیدل گھیرے ہوئے تھے جہاں تک نگاہ جاتی وہی لوگ نظر آتے مطلب یہ ہے کہ بہت آدمی ہمراہ رکاب تھے ) اور محمدؐ ہمارے درمیان تھے جیسے چاند تاروں میں یا سورج چراغوں میں ) آپؐ پر قرآن اترتا تھا آپؐ اس کے معنی کو سمجھتے تھے (یعنی تاویل کو اصلی معنی پر اور مطلب کو ) آپؐ جو کچھ کام کرتے تھے ہم بھی وہی کرتے تھے (یعنی ہم آپؐ کے مقلد تھے اور آپ حکم الٰہی کے تابع تھے ) آخر آپؐ نے توحید کو پکارا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لوگوں نے بھی یہی پکارا اور آنحضرتؐ نے ان کلموں پر زیادہ نہیں کیا آپؐ یہی پکارتے رہے جابر نے کہا ہماری نیت اس وقت حج ہی کی تھی ہم عمرے کو پہچانتے بھی نہ تھے (یعنی عمرے کا بالکل خیال نہ تھا) جب ہم آپؐ کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس آئے تو آپؐ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور تین پھیروں میں رمل کیا اور چاروں پھیروں میں معمولی چال سے چلے پھر (طواف پورا کر کے) مقام ابراہیم میں گئے اور فرمایا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى تو آپؐ نے اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم کو کیا امام جعفر صادق نے کہا میرے باپ کہتے تھے اور میں جانتا ہوں کہ وہ اس کو آنحضرتؐ ہی سے روایت کرتے تھے آپؐ دونوں رکعتوں میں (طواف کے ) قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے (خیر ادائے دوگانہ طواف کے بعد ) آپؐ لوٹے خانہ کعبہ کی طرف اور حجر اسود کو پھر بوسہ دیا پھر باب الصفا سے صفا پہاڑ کی طرف نکلے جب صفا سے نزدیک پہنچے تو یہ آیت پڑھی" إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ہم شروع کرتے ہیں (سعی کو) اس پہاڑ سے جس سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے (یعنی جس پہاڑ کا پہلے نام لیا) تو آپؐ نے شروع کیا صفا سے اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ دکھائی دینے لگا اس وقت اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ اور فرمایا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ

Marfat.com

عَلِیٌّ یَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰی فَاطِمَةَ فِی الَّذِیْ صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِیًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ ذَكَرَتْ عَنْهُ وَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَیْهَا فَقَالَ ، صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِیْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْیِ الَّذِیْ جَاءَ بِهٖ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ مِائَةً ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ وَتَوَجَّهُوْا اِلٰی مِنًی اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِمِنًی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ فَضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشُكُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اَوِ الْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَرَكِبَ حَتّٰی اَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَیْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنَّ كُلَّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَیْنِ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُهٗ دَمُ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ( كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَیْلٌ ) وَرِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُهٗ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ

وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ پھر دعا کی اس کے درمیان اور یہی کلمہ کہا تین بار پھر (صفا سے) اترے مروہ کی طرف جانے لگے جب آپ کے پاؤں وادی کے نشیب میں اترنے لگے تو آپ نے رمل کیا نشیب میں (یعنی دوڑ کر مونڈھے ہلا کر) چلے جب وہاں سے اوپر چڑھے تو پھر معمولی چال چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے مروہ پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا تھا جب آپ کا اخیر پھیرا (یعنی ساتواں) مروہ پر ختم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھ کو پہلے سے معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور حج کو عمرہ کر دیتا تو تم میں سے جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور اس کو (یعنی اس طواف اور سعی کو) عمرہ کر دے (حج کو فسخ کر ڈالے) یہ سن کر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر آنحضرت اور ان لوگوں نے جن کے ساتھ ہدی تھی پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑا ہوا اور بولا اے محمد کیا یہ حکم ہمارے اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ سن کر آپ نے انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (یعنی تشبیک کی) اور فرمایا عمرہ اس طرح حج میں داخل ہو گیا دوبارہ یہی فرمایا اور فرمایا نہیں یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا اور احرام کھول ڈالنا اگرچہ میقات سے حج کی نیت کی ہو) اور حضرت امیر المؤمنین علی آپ کی قربانی کے اونٹ لے کر آئے (یمن سے) انہوں نے دیکھا کہ حضرت سیدۃ النسا جناب فاطمہ زہرا نے احرام کھول ڈالا ہے (بموجب ارشاد نبوی) اور رنگین کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ لگایا ہے جناب امیر نے ان باتوں کو دیکھ کر جناب فاطمہ پر انکار کیا انہوں نے فرمایا میرے باپ (جناب رسالت مآب) نے مجھ کو ایسا ہی حکم کیا تو جناب امیر عراق میں (اپنے ایام خلافت میں) فرماتے تھے میں آنحضرت کے پاس گیا غصے میں تھا حضرت

Marfat.com

ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَاِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَالَمْ تَضِلُّوا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ جَبَلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ الْقَصْوَاءَ بِالزِّمَامِ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ ! كُلَّمَا اَتَى جَبَلًا مِنَ الْجِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيلًا حَتّٰى تَصْعَدَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ

فاطمہؓ پر ان کاموں کی وجہ سے (کہ حج کے دنوں میں احرام کھول ڈالنا زیب وزینت کرنا) اور میں نے آپؐ سے پوچھا ان کاموں کو جو حضرت فاطمہؓ نے کئے تھے اور میں نے برا کہا حضرت فاطمہ کو تو نبی پاکؐ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ فاطمہؓ سچ کہتی ہے سچ کہتی ہے اور تم نے جب حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا میں نے عرض کیا میں نے یوں کہا یا اللہ میں نے وہی نیت کی جو آنحضرتؐ نے کی آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی ہے تو اب تم احرام نہ کھولنا جابرؓ نے کہا تو قربانی کے اونٹ جو جناب امیر یمن سے لائے تھے اور جو جناب رسالت مآب مدینہ سے اپنے ساتھ لائے تھے سب ملا کر سو اونٹ تھے خیر غرض سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے سوائے جناب رسول اللہؐ کے اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی (جیسے جناب امیر وغیرہ) جب یوم الترویہ ہوا (یعنی ۸ تاریخ ذی الحجہ کی اس کو ترویہ کا دن کہتے ہیں اس وجہ سے کہ اس روز عرب لوگ اپنے اونٹوں کو پلا کر سیراب کر لیتے ہیں ترویہ کے معنی سیراب کرنا تو سب لوگ منا کی طرف متوجہ ہوئے اور سب نے حج کا احرام باندھا آنحضرت بھی سوار ہوئے اور منا میں جا کر ظہر اور عصر اور عشاء (آٹھویں تاریخ کی) اور فجر (نویں تاریخ کی) پڑھی فجر کی نماز کے بعد ذرا ٹھہرے یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور آپؐ نے حکم دیا کہ بالوں کا خیمہ نمرہ میں لگایا جائے (نمرہ ایک مقام ہے عرفات میں وہ حرم کی حد ہے) پھر آپؐ چلے اور قریش کو اس میں شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام (وہ ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں اس کو قزح کہتے ہیں اور مزدلفہ میں ٹھہرے کے جیسے قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے (کہ مزدلفہ میں جا کر ٹھہر جاتے اور کہتے ہم حرم کے لوگ ہیں حرم کے باہر نہیں جاتے باقی سب لوگ عرفات میں وقوف کرتے جو حرم سے باہر ہے لیکن آپؐ مزدلفہ سے پار ہو گئے یہاں تک کہ عرفات میں آئے دیکھا تو خیمہ نمرہ میں لگا ہوا ہے آپ وہیں اتر پڑے جب سورج ڈھل گیا تو حکم دیا قصواء پر زین

Marfat.com

الشَّعَرَ جَدًّا اَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّالظُّعُنِ يَجْرِيْنَ فَطَفِقَ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تُخْرِجُكَ اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَرَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ وَاَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا : بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! لَوْ لَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

لگایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے اور وادی کے نشیب میں آئے وہاں لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا تمہارے خون اور مال حرام ہیں جیسے یہ دن حرام ہے اس مہینے اور اس شہر میں آگاہ رہو جاہلیت کی ہر ایک بات لغو ہوگئی میرے اس پاؤں کے تلے اور جاہلیت کے زمانہ میں جو خون ہوئے تھے وہ بھی لغو ہو گئے (اب ان کا مواخذہ کسی سے نہ ہوگا) اور پہلا خون میں جس کو معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی سعد میں اس کو ہذیل نے مار ڈالا تھا اور پہلا سود جس کو میں معاف کرتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے (جو لوگوں کے ذمہ آتا ہو) وہ بالکل معاف کر دیا گیا اور ڈرو تم اللہ سے عورتوں کے باب میں تم نے ان کو اپنے قبضہ میں لیا اللہ کی امان اور عہد سے (فانکحوا ما طاب لکم) اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا اللہ کی کلام سے اب تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بچھونے کو روندنے نہ دیں اس شخص کو جس کو تم برا جانتے ہو (یعنی بغیر تمہاری اجازت کے کسی کو اپنے گھر میں نہ آنے دیں اور اس سے اختلاط اور خلوت نہ کریں) اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو لیکن ایسی سخت نہ مارو کہ ہڈی پسلی ٹوٹ جائے) اور ان کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ ان کو روٹی کپڑا دو دستور کے موافق اور میں تم میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر تم اس کو تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور تم پوچھے جاؤ (قیامت کے دن یا موت کے بعد) میرے حال سے تم کیا کہو گے انہوں نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ادا کر دیا اور دل سے ہم کو نصیحت کی یہ سن کر آپ نے اپنے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور اس کو جھکاتے تھے لوگوں کی طرف فرماتے تھے یا اللہ تو گواہ رہو یا اللہ تو گواہ رہو تین بار یہ فرمایا (اس سے صاف نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت فوق میں ہے ورنہ آسمان کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت نہ تھی) پھر بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت وغیرہ پھر آپ سوار ہوئے (اونٹ پر) یہاں تک کہ اس مقام پر آئے جہاں عرفات میں وقوف کرتے ہیں اور اپنی اونٹنی کا پیٹ صخرات کی طرف کیا اور حبل مشاۃ کو اپنے سامنے کیا (حبل کہتے ہیں رسی کو یہ راستہ بھی رسی کیطرح لمبا ہوتا ہے) اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور برابر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا اور تھوڑی زردی بھی جاتی رہی جب آفتاب ڈوب گیا تو حضرت اسامہ کو اپنے ساتھ بٹھلایا پیچھے اپنے پھر آپ عرفات سے لوٹے اور قصواء کی نکیل زور سے کھینچی یہاں تک کہ اس کا سر زمین کی پچھلی لکڑی کے پاس تھا اور آپ اشارہ کرتے لوگوں کو اے لوگو اطمینان سے آہستگی سے چلو جب کسی ریت کے ٹیلے پر آتے تو ذرا اس کی نکیل ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ اوپر چڑھ جاتی بھی اسی طرح زور سے کھینچ لیتے اس سے یہ غرض تھی کہ قصواء بہت

Marfat.com

بھاگے نہیں ورنہ لوگوں کو تکلیف ہوگی پھر آپؐ مزدلفہ میں تشریف لائے وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں ایک اذان سے اور ۲ اقامت سے اور ان کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی پھر آپؐ لیٹ رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی اس وقت فجر کی نماز پڑھی جب صبح پوری طرح کھل گئی ایک اذان اور ایک اقامت سے پھر قصواء پر سوار ہوئے اور مشعر حرام پر آئے (جو مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے اب اکثر حاجی وہاں نہیں جاتے یہ ان کی بڑی غلطی ہے) اس پر چڑھے اور الحمد اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا اور وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہوگئی اس وقت لوٹے سورج نکلنے سے پہلے اور فضل بن عباس کو اپنے ساتھ سوار کیا وہ بڑے خوبصورت بال والے سفید رنگ حسین آدمی تھے جب آپؐ لوٹے تو عورتیں جو اونٹوں پر سوار تھیں وہ گزرنے لگیں فضل نے ان عورتوں کی طرف دیکھنا شروع کیا (نوجوانی کی وجہ سے) آپؐ نے اپنا ہاتھ دوسری طرف سے آڑ کرلیا اور فضل اپنا منہ پھیر کر دوسری طرف سے عورتوں کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ آپ وادی محسر میں آئے وہاں ذرا اونٹنی کو تیز کیا پھر درمیانی راستے پر چلے جو جمرہ عقبہ پر مجھ کو نکالتا ہے یہاں تک کہ اس جمرے کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (یعنی جمرہ عقبہ پر) اور ے کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی اور کنکری حصی خذف کے برابر تھی حصی ہدف کا بیان اوپر گزرا) اور آپؐ نے وادی کے نشیب میں سے کنکریاں ماریں پھر آپ نحر کے مقام پر آئے اور ۶۳ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر کیا باقی اونٹ حضرت علیؓ کو دیئے انہوں نے ان کو نحر کر دیا اور ان کو اپنی ہدی میں شریک کرلیا پھر آپؐ نے حکم دیا ہر ایک اونٹ میں سے گوشت کا ایک پارچہ لانے کے لئے وہ لائے گئے اور ایک ہانڈی میں پکائے گئے پھر محمدؐ اور حضرت علیؓ دونوں نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا پھر آپؐ وہاں سے لوٹے خانہ کعبہ کے پاس آئے اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی اور عبد المطلب کے پاس آئے دیکھا تو وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں زمزم کا آپؐ نے فرمایا اے عبد المطلب کے بیٹو پانی نکالو اور پلاؤ اگر لوگ تم کو اس کام سے ہٹا نہ دیں یہ ڈر نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ پانی نکالتا (کیونکہ میں بھی عبد المطلب کی اولاد میں سے ہوں آپ کا مطلب یہ تھا کہ اگر میں اپنے ہاتھ سے پانی نکالوں تو لوگ اس کو بھی ایک حج کا رکن سمجھ کر ہجوم کریں گے اور ہر ایک اپنے ہاتھ سے پانی نکالے گا اور تم اس خدمت سے علیحدہ ہو جاؤ گے کیونکہ تمام لوگوں سے تم لڑ نہیں سکتے وہ ضرور تم پر غالب ہو جائیں گے پھر انہوں نے آپ کو بھی ایک ڈول دیا آپؐ نے اس میں پیا۔

تشریح ۞ اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ پھر آپ نے طواف الافاضہ کیا لیکن اس کا تکملہ یوں ہے کہ پھر آپ نے طواف الافاضہ کیا بعد اس کے منا کو لوٹ گئے اور ۱۱' ۱۲ کو وہاں ٹھہر کر شب کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے حج تمام ہوا اللہ کے فضل سے۔

۳۰۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِیْ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ عَلٰى اَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا

۳۰۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے لئے تین قسموں پر بعض لوگوں نے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام پکارا بعضوں نے حج مفرد کا بعضوں نے صرف عمرے کا پھر جس نے حج اور عمرے دونوں کا احرام

Marfat.com

وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَمَنْ كَانَ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْئٍ مِمَّا حُرِمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ. وَمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْئٍ مِمَّا حُرِمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلَّ مَا حُرِمَ عَنْهُ حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا۔

باندھا تھا (یعنی قران کیا تھا) اس نے تو احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ حج کے ارکان پورے ادا کئے اور جس نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا اس کا بھی یہی حال ہوا جس نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا اس نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ میں پھر حلال ہو گیا یہاں تک کہ نئے سرے سے حج کا احرام باندھے۔

تشریح ۞ اس حدیث کی سند عمدہ نہیں ہے اور ممکن ہے کہ حضرت عائشہ کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جس نے حج کا احرام باندھا وہ اس کو عمرہ کر دے اور احرام کھول ڈالے۔

۳۰۷۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِائَةَ بَدَنَةٍ مِنْهَا جَمَلٌ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ اَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ۔

قِيْلَ لَهٗ مَنْ ذَكَرَهٗ قَالَ جَعْفَرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

۳۰۷۷: حضرت سفیان سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے تین حج کئے (اپنی عمر میں) دو حج تو ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد (وہی مشہور ہے جس کو حج الوداع کہتے ہیں اور اس میں قرآن کیا تھا حج اور عمرے کا اور آنحضرتؐ اس حج میں جو قربانیاں لائے تھے دونوں مل کر سو قربانیاں ہو گئیں تھیں ان اونٹوں میں ایک ابو جہل کا بھی اونٹ تھا اس کے ناک میں ایک چھلہ تھا چاندی کا تو آنحضرتؐ نے ان اونٹوں میں سے ۶۳ کو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور باقی ۳۷ کو حضرت علیؓ نے نحر کیا لوگوں نے سفیان سے کہا یہ حدیث کس نے نقل کی انہوں نے کہا امام جعفر صادق نے اپنے والد سے انہوں نے جابر سے اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے اور حکم نے مقسم سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے۔

## ۸۵: بَابُ الْمُحْصَرِ

## باب جو شخص حج سے روکا جائے (کسی بیماری یا دشمن کی وجہ سے) وہ کیا کرے

۳۰۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَحَدَّثْتُ

۳۰۷۸: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جس کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے (احرام باندھنے کے بعد) تو وہ حلال ہو گیا (احرام کھل گیا) اب دوسرا حج کرے (اس کی قضا میں) عکرمہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ

Marfat.com

بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَا: صَدَقَ۔

تعالیٰ عنہ سے بیان کی ان دونوں نے کہا حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا۔

۳۰۷۹ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَالْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ حَبْسِ الْمُحْرِمِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ مَرِضَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

قَالَ عِكْرِمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَا صَدَقَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَوَجَدْتُهُ فِي جُزْءِ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ فَاَتَيْتُ بِهِ مَعْمَرًا فَقَرَاَ عَلَيَّ اَوْ قَرَاْتُ عَلَيْهِ۔

۳۰۷۹: حضرت عبداللہ بن رافع سے روایت ہے جو مولیٰ تھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے میں نے حجاج بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اگر محرم رک جائے کسی وجہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ حلال ہو گیا اب وہ سال آئندہ حج کرے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی ان دونوں نے کہا حجاج بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا میں نے اس حدیث کو ہشام دستوائی کی کتاب میں پایا پھر میں معمر کے پاس آیا انہوں نے یہ حدیث مجھ کو پڑھ کر سنائی یا میں نے پڑھ کر ان کو سنائی۔

تشریح ❁ دونوں طرح حدیث کا سماع جائز ہے کہ استاد پڑھے اور شاگرد سنے یا شاگرد پڑھے اور استاد سنے۔

## ۸۶ : بَابُ فِدْيَةِ الْمُحْصَرِ

## باب احصار کا فدیہ اور جنایت کا (قصور کا)

۳۰۸۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) قَالَ كَعْبٌ فِيَّ اُنْزِلَتْ : كَانَ بِي اَذًى مِنْ رَاْسِي فَحُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي ، فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى : اَتَجِدُ شَاةً : قُلْتُ لَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ( فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ) ، قَالَ فَالصَّوْمُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَالصَّدَقَةُ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ۔

۳۰۸۰ : حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا مسجد میں تو میں نے ان سے یہ آیت پوچھی ففدیۃ من صیام اور صدقۃ اونسک کعب نے کہا یہ آیت میرے باب میں اتری میرے سر میں بیماری تھی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا اور جوئیں پھیل رہی تھیں میرے منہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے اس قدر تکلیف ہو گی کیا ایک بکری تجھ کو مل سکتی ہے میں نے عرض کیا نہیں تب یہ آیت اتری ففدیۃ من صیام یعنی فدیہ ہے روزے سے یا صدقے سے یا قربانی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو روزہ تو تین دن تک ہے اور صدقہ چھ مسکینوں کو دینا چاہئے ہر ایک کو نصف صاع اناج اور قربانی ایک بکری ہے (ان میں سے جو کر سکے جب کوئی قصور ہو جائے احرام میں)۔

Marfat.com

۳۰۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ اٰذَانِي الْقَمْلُ اَنْ اَحْلِقَ رَاْسِي وَاَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ وَقَدْ عَلِمَ اَنْ لَيْسَ عِنْدِي مَا اَنْسُكُ۔

۳۰۸۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا جب جوؤں نے مجھ کو ایذا دی کہ میں سر منڈ واڈالوں اور تین دن روزہ رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ میرے پاس قربانی کے لئے کچھ نہیں ہے۔

## ۸۷: بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

## باب: محرم کو پچھنے لگانا درست ہے

۳۰۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

۳۰۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے سے تھے احرام باندھے ہوئے۔

۳۰۸۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الضَّيْفِ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَنْ رَهْصَةٍ اَخَذَتْهُ۔

۳۰۸۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے ایک درد کی وجہ سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تھا (ہڈی سرک جانے سے) (اس کی سند میں محمد بن ابی الضیف مجہول ہے)۔

## ۸۸: بَابُ مَا يَدَّهِنُ بِهِ الْمُحْرِمُ

## باب محرم کو کون سا تیل لگانا درست ہے

۳۰۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ رَاْسَهُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ۔

۳۰۸۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر میں خالص زیتون تیل لگاتے تھے احرام کی حالت میں جس میں پھول نہ بسائے جائیں (یہ حدیث غریب ہے فرقد کے علاوہ اور کسی نے بھی اس کو روایت نہیں کیا)۔

تشریح ﴿﴾ یعنی خوشبو نہ ہوتی اس میں مقت اس تیل کو کہتے ہیں جس میں پھول جوش کرتے ہیں خوشبو ہونے کے لئے اس حدیث سے نکلا کہ سادہ بے خوشبو کا تیل ہے جیسے تلی یا ازجیل یا بادام کا تیل احرام کی حالت میں لگا سکتے ہیں۔

## ۸۹: بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ

## باب اگر محرم ہو جائے (تو اس کا منہ نہ ڈھانپیں نہ اس کے بدن اور کفن میں خوشبو لگائیں

۳۰۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْ قَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا

۳۰۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کی گردن توڑ ڈالی اس کی اونٹنی نے وہ احرام باندھے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو غسل دو پانی اور بیری کے پتے سے اور کفن دو اس کے دو کپڑوں میں اور اس کے سر اور منہ مت ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک

Marfat.com

وَجْهَهُ وَلَا رَاسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

کہتا ہوا اٹھے گا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ :ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَعْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَ قَالَ لَا تُقَرِّبُوْهُ طِيبًا فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس میں یہ ہے کہ اس کو خوشبو مت لگاؤ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا)۔

## ۹۰ : بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ

## باب اگر محرم شکار کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے

۳۰۸۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِى عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى الضَّبُعِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشًا وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ ۔

۳۰۸۶ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مینڈھا دلایا بجو کے بدل جس کا شکار کرے محرم اور فرمایا بجو (کفتار) بھی ایک شکار ہے۔

تشریح ۞ محرم کو خشکی کا شکار کرنا جائز نہیں ہے مگر یہاں ضبع کے معنی لگڑ بگڑ ہے جو شکاری جانور ہے اور سابق ریاست بہاولپور میں لوگ اس کا شکار کرتے ہیں۔

۳۰۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ ثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِى بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ "ثَمَنُهُ"۔

۳۰۸۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شتر مرغ کے انڈے میں جس کو محرم تلف کرے اس کی قیمت دینا لازم ہوگا (اس کی سند میں علی بن عبدالعزیز مجہول ہے اور یزید بن سفیان ابوالمہزم ضعیف ہے)۔

## ۹۱ : بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

## باب محرم کو کون سے جانور مارنا جائز ہے

۳۰۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِى الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ، اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحِدَاةُ.

۳۰۸۸ : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ ناپاک جانور ہیں جو حل اور حرم دونوں جگہ مارے جائیں گے سانپ اور چت کبرا کوا (وہ نجاست کھاتا ہے) اور چوہا اور کاٹنے والا کتا اور چیل۔

۳۰۸۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ

۳۰۸۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ " اَوْ قَالَ فِيْ قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ اَلْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّاةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرِ " ـ

ان کے مار ڈالنے میں گناہ نہیں اگر چہ احرام باندھے ہو بچھو اور کوا اور چیل اور چوہا کاٹنے والا کتا۔

تشریح ۞ اور قیاس کیا ہے علماء نے اس پر اور موذی جانوروں کو جیسے چھچھوندر اور کاٹنے والے زہر دار کیڑے اور پھاڑنے والے درندے جیسے شیر یا بھیڑیا یا ریچھ یا اور بچہ وغیرہ۔

۳۰۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَالسَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ الْفُوَيْسِقَةَ ، فَقِيْلَ لَهُ لِمَ قِيْلَ لَهَا الْفُوَيْسِقَةُ ؟ قَالَ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَهَا وَقَدْ اَخَذَتِ الْفَتِيْلَةَ لِتُحْرِقَ بِهَا الْبَيْتَ ـ

۳۰۹۰ : حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محرم مار ڈالے سانپ اور بچھو اور حملہ کرنے والے درندے اور کاٹنے والے کتے کو اور بدکار چوہیا کو (لوگوں نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا چوہیا کو بدکار کیوں کہا انہوں نے کہا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لئے جاگتے رہے اس نے بتی لی تھی اس لئے کہ گھر میں آگ لگا دے اس کی سند میں یزید بن ابی زیادہ ضعیف ہے)۔

## ۹۲: بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ

## باب محرم کو کون کون سا شکار منع ہے

۳۰۹۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْبَاَنَا صَعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاٰى فِيْ وَجْهِيَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ ـ

۳۰۹۱ : حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں ابواء میں تھا یا دوران میں (نام ہیں مقام کے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو میں نے تحفہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گورخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پھیر دیا جب دیکھا کہ میرے چہرے پر ناراضگی ہے تو فرمایا ہم تیرا حصہ نہیں پھیرتے اور کسی وجہ سے لیکن ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

تشریح ۞ محرم کو خود بھی خشکی کا شکار کرنا درست نہیں اس طرح وہ جانور بھی درست نہیں جو اس کے لئے شکار کیا جائے اس طرح اگر شکار کا جانور زندہ محرم کو لا کر دیا جائے تو بھی اس کا کھانا درست نہیں ہے اور اسی وجہ سے آپ نے گورخر کو پھیر دیا اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جس شکار کو حلال ذبح کرے اس کا بھی کھانا محرم کو درست نہیں اور یہی مذہب ہے ثوری اور مالک کا لیکن ابوحنیفہؒ اور احمد کا یہ قول ہے کہ اس کا کھانا درست ہے اگر محرم کے لئے ذبح نہ ہوا ہو نہ محرم نے اس کے شکار میں مدد کی ہو جیسے آگے آئے گا۔

۳۰۹۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِ

۳۰۹۲ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت آیا آپ

Marfat.com

اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَحْمِ صَیْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَاْكُلْهُ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اس کی سند میں عبدالکریم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

## ۹۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ ذَالِكَ اِذَا لَمْ یُصَدْ لَهٗ

## باب اگر محرم کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو تو اس کا کھانا درست ہے

۳۰۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عِیْسٰی ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَعْطَاهُ حِمَارَ وَحْشٍ وَاَمَرَهٗ اَنْ یُفَرِّقَهٗ فِی الرِّفَاقِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ۔

۳۰۹۳: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک گورخر دیا اور حکم کیا کہ اپنے رفیقوں میں تقسیم کر دیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اس حدیث میں ابن عیینہ نے اختصار کیا ہے اور اختصار میں چند غلطیاں ہو گئیں ہیں۔

۳۰۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ یَحْیٰی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ اُحْرِمْ فَرَاَیْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَیْهِ وَاصْطَدْتُهٗ فَذَكَرْتُ شَانَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ اَحْرَمْتُ وَاَنِّیْ اِنَّمَا اصْطَدْتُهٗ لَكَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یَاْكُلُوْهُ وَلَمْ یَاْكُلْ مِنْهُ حِیْنَ اَخْبَرْتُهٗ اَنِّیْ اصْطَدْتُهٗ لَهٗ۔

۳۰۹۴: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلا حدیبیہ کے زمانہ میں آپ ﷺ کے اصحاب نے احرام باندھا لیکن میں محرم نہ تھا میں نے ایک گورخر کو دیکھا اس پر حملہ کیا اور اس کا شکار کیا پھر میں نے اس کا حال آنحضرت ﷺ سے بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا اور میں نے اس کو شکار کیا آپؐ کے لئے یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اس کا گوشت کھائیں لیکن آپؐ نے اس کا گوشت نہیں کھایا جب میں نے آپؐ سے یہ کہہ کر دیا کہ میں نے اس کو آپؐ کے لئے شکار کیا۔

تشریح ﴿ ﴾ کیونکہ محرم کے واسطے جو جانور شکار کیا جائے اس کو اس میں سے کھانا درست نہیں جیسے اوپر گزرا اور صحیحین کی روایت میں ہے آنحضرت ﷺ نے اس گورخر میں سے کھایا جس کو ابو قتادہ نے شکار کیا تھا شاید وہ دوسرا واقعہ ہوگا۔

## ۹۴: بَابُ تَقْلِیْدِ الْبُدْنِ

## باب قربانیوں کی تقلید

تشریح ﴿ ﴾ تقلید کہتے ہیں قربانیوں کے جانور کے گلے میں ہار یا اور کوئی چیز لٹکانا اس نشان کے لئے کہ یہ جانور ہدی کا ہے یعنی نذر کا جو مکہ میں ذبح کیا جاتا ہے اس نشان کا یہ فائدہ تھا کہ عرب لوگ ایسے جانور کو لوٹتے نہ تھے۔

۳۰۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

۳۰۹۵: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدی کا جانور بھیجتے تھے مدینہ سے میں آپ ﷺ کے ہدی کے

Marfat.com

اللّٰهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ -

جانوروں کے لئے بار بٹتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدی کے لئے۔

۳۰۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ -

۳۰۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں ہار بٹتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گلے میں وہ ہار ڈالتے پھر اس کو روانہ کر دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں مقیم رہتے اور جن باتوں سے محرم پرہیز کرتا ہے ان میں سے کسی بات سے پرہیز نہ کرتے۔

تشریح ⟨⟩ کیونکہ صرف ہدی بھیج دینے سے آدمی محرم نہیں ہوتا نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہدی کا بھیجنا حرم میں مستحب ہے اگر خود نہ جائے تو کسی اور کے ہاتھ بھیج دے اور جمہوری کا یہی قول ہے اگر ہدی کسی اور کے ہاتھ بھیج دے تو احرام کا حکم بھیجنے والے پر جاری نہ ہوگا البتہ اپنے ساتھ اگر ہدی لے کر جائیں تو محرم ہو جائے گا۔

## ۹۵: بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

## باب بکریوں کی تقلید کا بیان

۳۰۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا إِلَى الْبَيْتِ فَقَلَّدَهَا -

۳۰۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار بکریاں بھیجیں تو ان کے گلے میں ہار ڈالے۔

## ۹۶: بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ

## باب اونٹوں کا اشعار کرنا (یعنی ایک طرف سے ان کا کوہان چیر کر خون نکال ڈالنا یہ بھی نشانی ہے ہدی کے جانور کی)

۳۰۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي السَّنَامِ الْأَيْمَنِ وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ -
وَقَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَقَلَّدَ نَعْلَيْنِ -

۳۰۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشعار کیا ہدی کے اونٹ کا کوہان کے دائیں طرف اور اس میں سے خون صاف کر دیا علی بن محمد نے اپنی روایت میں کہا ذوالحلیفہ میں اور دو جوتیاں اس کے گلے میں لٹکائیں۔

تشریح ⟨⟩ اشعار سنت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا ہے ہدی کے اونٹ میں اور یہ بھی ایک نشان ہے ہدی کے جانور کا تاکہ عرب لوگ راہ میں اس سے معترض نہ ہوں جمہور علماء اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن ابوحنیفہ نے اشعار کو مکروہ رکھا ہے اور کہا ہے وہ ایک قسم کا مثلہ ہے اور تعجب ہے کہ ابوحنیفہ اس کام کو مکروہ کہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس خود اپنے ہاتھ سے کیا ہو اگر ابوحنیفہ نے واقعی ایسا کہا بھی ہو تو ان کا قول برخلاف احادیث صحیحہ کے دیوار پر

Marfat.com

پھینک دیا جائے گا وکیع بن جراح نے جب اشعار کی حدیث بیان کی تو ایک شخص بول اٹھا کہ ابوحنیفہ اس کو مثلہ کہتے ہیں وکیع نے کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تو ابوحنیفہؒ کا قول لاتا ہے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے پھر قید ہی میں رہے یہاں تک کہ تو توبہ کرے ایسی بے ادبی سے یہ نقل امام ترمذی نے اپنی جامع میں ذکر کی ہے اور ساری کتاب میں کہیں امام ابوحنیفہؒ کا نام نہیں لیا سوا اس مقام کے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدمائے اہلحدیث کو ہمیشہ ابوحنیفہؒ سے ایک قسم کا انحراف رہا ہے یہاں تک کہ اپنی کتابوں میں ان سے روایت تک نہیں کی نہ ان کا نام کبھی لیا ہے اور امام بخاری تو امام ابوحنیفہؒ کو بعض الناس سے تعبیر کرتے ہیں اور امام ترمذی اہل کوفہ سے اور اس کی کوئی وجہ نہیں بجز اس کے کہ ابوحنیفہؒ کو حدیث کی طرف ایسی توجہ نہ تھی جیسے اور علماء حدیث کو تھی اور اکثر مسائل میں انہوں نے قیاس اور رائے کی پیروی کی ہے اور احادیث صحیحہ ان کے قیاس اور رائے کے خلاف مروی ہوئیں اگرچہ ہمارا گمان ابوحنیفہؒ کے ساتھ یہی ہے کہ وہ دین کے اماموں میں سے ایک امام تھے اور انہوں نے عمداً کبھی حدیث کی مخالفت نہیں کی لیکن وہ کیا کرتے کہ ان کے زمانہ میں حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں اس وجہ سے ان کو بہت سے مسائل میں قیاس کی ضرورت پڑی لیکن انہوں نے صاف صاف یہ وصیت کر دی ہے کہ جو قول میرا حدیث کے خلاف پانا اس کو چھوڑ دینا بس اب ان پر کچھ الزام نہیں رہا الزام اور قصور ان حنفیوں کا ہے جو اپنے امام کی وصیت کے خلاف حدیث پر عمل نہیں کرتے اور امام کا قول اگرچہ غلط بھی ثابت ہو جب بھی اس کی پیروی کئے جاتے ہیں گویا یہ لوگ ابوحنیفہ کو ایک مجتہد دوسرے مجتہدوں کی طرح جن سے خطا بھی ہوتی ہے نہیں سمجھتے بلکہ ان کا قول وحی من اللہ جانتے ہیں کہ اس میں خطا کا احتمال نہیں اور یہ صریح شرک فی الرسالت ہے اور انکار ہے آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا معاذ اللہ من ذالک فتح الودود میں ہے کہ محققین حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک بھی اشعار مستحب ہے لیکن انہوں نے جو مکروہ کہا ہے وہ اشعار میں مبالغہ کرنے کو نہ مطلق اشعار کو جو اعتدال کے طور پر سنت کے موافق ہو انتہی اور حیرت ہم کو یہ ہے کہ مثلہ تو اس کا نام ہے کہ کوئی عضو جیسے کان یا ناک کاٹ ڈالا جائے اشعار میں کوئی عضو کاٹا نہیں جاتا بلکہ صرف ایک مقام کا خون نکال دیا جاتا ہے جیسے فصد یا حجامت میں ہوتا ہے اگر یہ مثلہ ہو تو ابوحنیفہؒ کے نزدیک فصد اور حجامت بھی ناجائز ہو گی اور مثلہ ہو گی حالانکہ کوئی حنفی اس کا قائل نہیں ہوا اگر بالفرض یہ مان لیں کہ اشعار مثلہ بھی ہے تو جب آنحضرت ﷺ نے اس کو کیا تو یہ مخصص ہو گی مثلہ کی حدیث کی اور کسی مومن کا دل گوارا نہ کرے گا کہ جس کام کو آنحضرت ﷺ نے کیا ہو اس کو کوئی مکروہ کہے بلکہ اگر کوئی جان بوجھ کر آنحضرت ﷺ کے کسی فعل کو مکروہ کہے تو اس پر کفر کا خوف ہے اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ نے ضرورت سے یہ فعل کیا تھا اس لئے مشرکین کا غلبہ تھا وہ مسلمانوں کے جانوروں کو لوٹ لیتے تھے صحیح نہیں ہے کس لئے کہ اشعار جس زمانہ میں منقول ہوا اس وقت مسلمانوں کی قوت اور شوکت بہت ہو گئی تھی اور مشرکین کو تعرض کی مجال نہ تھی چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جو پکے حنفی ہیں لمعات میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ حنفیوں کی یہ توجیہ نہایت بعید ہے۔

۳۰۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَلَّدَ وَاَشْعَرَ وَاَرْسَلَ بِهَا وَلَمْ

۳۰۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقلید کی ہدی کی اور اشعار کیا اور اس کو بھجوا دیا (مکہ میں) اور ان باتوں سے پرہیز

Marfat.com

يَجْتَنِبُ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

نہیں کیا جن سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

## ۹۷ : بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبَدَنَةَ

## باب جو شخص قربانی کے جانوروں پر جھول ڈالے

۳۱۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَنْ اُقَسِّمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا وَاَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا : وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ۔

۳۱۰۰: جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا آپؐ کے قربانی کے اونٹوں کی خبر گیری کا اور یہ بھی حکم دیا کہ میں ان کی جھولوں اور کھالوں کو بانٹ دوں (فقیروں اور مسکینوں کو) اور قصائی کی مزدوری ان میں سے نہ دوں یعنی جھول اور کھال قصاب کو اجرت میں نہ دی جائے بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ قصاب کو اجرت ہم دیں گے اپنے پاس سے۔

تشریح ۞ قربانی کی کھال اور جھول للہ بانٹ دینا چاہئے اور بعضوں نے کہا اگر قربانی کرنیوالا کھال کو اپنے گھر کے کام میں لگا دے جیسے بچھانے یا ڈول وغیرہ کے لئے تو بھی درست ہے لیکن قصائی کی اجرت میں کھال دینے کی طرح روا نہیں اور اس سے غرض یہ ہے کہ قربانی کے جانور کا ہر ایک جز اللہ ہی کے واسطے رہے اجرت میں دینا گویا اس کو بیچ کرنا ہے۔

## ۹۸ : بَابُ الْهَدْيِ مِنَ الْاِنَاثِ وَالذُّكُوْرِ

## باب ہدی میں نر اور مادہ دونوں درست ہیں

۳۱۰۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَهْدٰى فِي بُدْنِهِ جَمَلًا لِاَبِي جَهْلٍ بُرَتُهٗ مِنْ فِضَّةٍ۔

۳۱۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانوروں میں ابو جہل کا ایک اونٹ بھیجا جو بدر کی لڑائی میں غنیمت میں آیا تھا) جس کی ناک میں ایک چھلا تھا چاندی کا۔

تشریح ۞ حدیث میں جمل کا لفظ ہے جو نر اونٹ کو کہتے ہیں۔

۳۱۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَأَنَا مُوْسَى ابْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ : عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بُدْنِهِ جَمَلٌ۔

۳۱۰۲: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں میں ایک نر اونٹ بھی تھا اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر قربانی میں آپؐ اونٹنیاں بھیجتے اس وجہ سے کہ اونٹنی کی قدر زیادہ ہے عرب لوگوں میں اور اس کی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے تو اللہ کے واسطے قربانی میں اسی کو زیادہ ثواب ہے۔

## ۹۹ : بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُوْنِ الْمِيْقَاتِ

## باب میقات کے پرے سے ہدی کا لے جانا

۳۱۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيٰى

۳۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

Marfat.com

بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی ہدی کے جانور قدید سے خریدے۔

تشریح: قدید ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان وہ آگے ہے ذوالحلیفہ سے جو میقات ہے اہل مدینہ کا اس سے یہ نکلا کہ میقات سے آگے جا کر بھی ہدی لے جا سکتا ہے لیکن ابن ماجہ نے کہا یہ روایت غریب ہے اس کو صرف ابن نمیر نے روایت کیا ہے۔

## ۱۰۰: بَابُ رُكُوبِ الْبُدْنِ

## باب ہدی کے اونٹوں پر سوار ہونا جائز ہے

۳۱۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ : عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ " اَرْكَبْهَا " قَالَ : اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ " اَرْكَبْهَا " وَيْحَكَ ۔

۳۱۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا اونٹ کھینچ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ بولا یہ ہدی کا اونٹ ہے آپ ﷺ نے فرمایا سوار ہو جا کم بخت۔

تشریح: کیونکہ سوار ہونے میں اونٹ کو تکلیف نہیں ہوتی امام احمد اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے کہ بلا عذر بھی ہدی کے اونٹ پر سوار ہونا درست ہے اور شافعی کے نزدیک ضرورت کے وقت درست ہے اور ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک اس پر سوار ہونا واجب ہے اس لئے کہ آپؐ نے تاکید سے فرمایا سوار ہو جا کم بخت اور اس سے غرض یہ تھی کہ مشرکوں کے اعتقاد کا رد کیا جائے جو ہدی کے جانوروں پر سواری کو برا جانتے تھے اور بحیرہ اور سائبہ کی تعظیم کرتے تھے۔

۳۱۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِبَدَنَةٍ فَقَالَ " اَرْكَبْهَا " قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ " اَرْكَبْهَا "

قَالَ فَرَاَيْتُهُ رَاكِبَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُنُقِهَا نَعْلٌ ۔

۳۱۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ہدی کا ایک اونٹ گزرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے جو اس کو لے جا رہا تھا) اس پر سوار ہو جا وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے دیکھا وہ اس پر سوار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس کی گردن میں ایک جوتی لٹکتی تھی۔

## ۱۰۱: بَابُ فِي الْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ

## باب اگر ہدی کا جانور راہ میں ضائع ہو جائے

۳۱۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ذُؤَيْبًا الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ

۳۱۰۶: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذویب خزاعی کے ساتھ ہدی کے اونٹ بھیجا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اگر ان میں سے کوئی سقط ضائع ہو جائے اور تجھ کو اس کے مر جانے کا ڈر ہو تو اس کو نحر کر ڈال (تاکہ مردار نہ ہو) پھر اس

Marfat.com

اِذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْئٌ فَخَشِيْتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهَا : وَلَا تَطْعَمْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ ۔

کے کاٹ کی جوتی اس کے خون میں ڈبو دے اور اس کے پٹھے پر مار دے لیکن تو اس میں سے نہ کھانا تیرے ساتھ والوں میں سے کوئی کھائے ۔

تشریح ۞ بلکہ یہ نشان کر کے اس جانور کو راہ ہی میں چھوڑ دیا جائے تا کہ لوگ پہچان لیں کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور جو محتاج ہو وہ اس میں سے کھائے آپؐ نے ذویب اور اس کے ساتھیوں کو کھانے سے منع فرمایا اس خیال سے کہ لوگ تہمت نہ لگائیں کہ اپنے کھانے کی غرض سے اچھے تندرست جانور کو نحر کر ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ جو ہدی راہ میں تھک جائے اس کو اسی طرح نحر کر کے یہی نشان کر کے چھوڑ دینا چاہئے اور صاحب ہدی کو اس میں سے کھانا درست نہیں نہ اغنیاء کو اور جو ہدی حرم تک پہنچ جائے وہاں نحر کی جائے اس میں سے صاحب ہدی اور اغنیاء بھی کھا سکتے ہیں جیسے اوپر حدیث میں گزرا اور آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ نے ہدی کے جانوروں کا گوشت کھایا۔

۳۱۰۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهِ ، وَكَانَ صَاحِبَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِيْ دَمِهِ ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهُ وَخَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَلْيَاْكُلُوْهُ ۔

۳۱۰۷ : حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹ ہدی کے لئے جاتے تھے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہدی ضائع ہو جائے اس کو میں کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو نحر کر ڈال اور اس کی جوتی اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پٹھے پر مار دے (سرین پر) پھر اس کو چھوڑ دے لوگ اس میں سے کھائیں۔

## ۱۰۲ : بَابُ اَجْرِ بُيُوْتِ مَكَّةَ

## باب مکہ کے گھروں کی قیمت لینا یا کرائے پر دینا درست نہیں

۳۱۰۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا تُدْعَى رِبَاعُ مَكَّةَ اِلَّا السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ : وَمَنِ اسْتَغْنَى اَسْكَنَ ۔

۳۱۰۸ : حضرت علقمہ بن نضلہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وفات فرمائی اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے اور اس وقت تک مکہ کے گھروں کو سوائب کہتے تھے (یعنی بے قیمت گھر اور وقفی مکان جو چاہتا وہ ان میں رہتا اور جس کو حاجت نہ رہتی وہ خالی کر دیتا ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کے علاوہ علقمہ بن نضلہ صحابی نہیں ہیں بلکہ تبع تابعین سے ہیں۔

تشریح ۞ غرضیکہ مکہ کے گھروں کا نہ کوئی کرایہ لیتا نہ کوئی ان کو بیچتا اس سے مراد شاید وہ گھر ہیں جو حاجیوں کے ٹھہرنے کے لئے بنائے گئے تھے جیسے رباط اور سرائیں یہ مکان تو وقفی ہوتے ہیں ان کا کرایہ لینا یا ان کی بیع کرنا کسی حال میں جائز نہیں لیکن ذاتی مکانوں کی بیع ہو سکتی ہے چنانچہ عقیل نے ابو طالب کے کل مکانات فروخت کر ڈالے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں کسی مکان کی بیع جائز نہیں اور جو مکان مکہ میں بنے وہ کسی کی ملک نہیں ہو سکتے اس صورت میں مدت

Marfat.com

مکانوں کی مطلقاً بیع جائز نہ ہوگی واللہ اعلم۔

## ۱۰۳: بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

## مکہ کی فضیلت کا بیان

۳۱۰۹: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَدِيّ ابْنِ الْحَمْرَاءِ قَالَ لَهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى وَاللّٰهِ! لَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ۔

حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر تھے جزورہ میں (وہ ایک مقام ہے مکہ میں فرماتے تھے قسم خدا کی تو بے شک اللہ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور اللہ کو ساری زمین سے زیادہ تو پسند ہے اور اگر میں تجھ سے نکالا نہ جاتا (جبر سے مشرکوں کے) تو میں نہ نکلتا (بلکہ مکہ میں ہی رہتا)۔

۳۱۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا أَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنُ نَيَاقٍ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ! يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا: وَلَا يَأْخُذُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ۔

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِلْبُيُوتِ وَالْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

۳۱۱۰: حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ خطبہ پڑھتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا تو فرماتے تھے اے لوگو بے شک اللہ نے حرام کیا مکہ کو جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ حرام رہے گا قیامت تک وہاں درخت نہ کاٹا جائے گا (یہاں تک کہ کانٹا بھی اور وہاں کا شکار نہ ستایا جائے گا (یعنی کسی جانور کو ستائیں گے بھی نہیں مارنا کیا) اور وہاں کا لقطہ نہ اٹھایا جائے گا مگر جو اس کو بتلا دے لوگوں کو وہ اٹھا سکتا ہے لیکن اس کا خرچ کر لینا یا تصدق کرنا جائز نہ ہوگا برخلاف اور ملکوں کے لقطوں کا حضرت عباسؓ نے اس وقت عرض کیا مگر اذخر کا اکھیڑنا جائز کر دیجئے گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے وہ ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے تب آنحضرتؐ نے فرمایا مگر اذخر اس کا اکھیڑنا جائز ہے اس حدیث کی سند میں ابان بن صالح ضعیف ہے۔

۳۱۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عَيَّاشِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذَالِكَ هَلَكُوا۔

۳۱۱۱: حضرت عیاش بن ابی ربیعہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ امت ہمیشہ بہتری کے ساتھ رہے گی جب تک مکہ کی تعظیم کرتے رہیں گے جیسے حق ہے اس کی حرمت اور تعظیم کا پھر اس کو چھوڑ دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے (اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیادہ ہے آخر عمر میں اس کا حافظہ اچھا نہ رہا تھا)۔

## ۱۰۴: بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

## باب مدینہ منورہ کی فضیلت

Marfat.com

٣١١٢ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا ۔

٣١١٢ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ جائے گا مدینہ کی طرف جیسے سانپ سمٹ کر اپنی سوراخ میں سما جاتا ہے۔

تشریح ۞ اس طرح آخری زمانہ میں اسلام بھی سب ملکوں سے ہٹتا ہوا مدینہ میں آن کر دم لے گا سابق میں مدینہ ہی سے اسلام ساری دنیا میں پھیلا اخیر زمانہ میں سمٹ کر پھر مدینہ ہی میں آ جائے گا۔

٣١١٣ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یَمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا ۔

٣١١٣ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے یہ کر سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہ ایسا کرے اس لئے کہ میں گواہی دوں گا ان لوگوں کے لئے جو مدینہ میں مریں گے۔

تشریح ۞ سبحان اللہ مومن کو چاہئے کہ اخیر عمر میں یا جب امراض کا ہجوم ہو اور موت کا احتمال ہو مدینہ میں چلا جائے وہیں رہے اگر مرے اگر مدینہ کی نیت سے راہ میں بھی مر جائے تو امید ہے کہ حق تعالیٰ وہی ثواب دے نیت المومن خیر من عملہ اگر یہ نہ ہو سکے تو ہمیشہ مدینہ میں جانے کی نیت رکھے اور وہاں مرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے۔

٣١١٤ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ ! اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاهِیْمَ اللّٰهُمَّ وَاَنَا عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا ۔

قَالَ اَبُوْ مَرْوَانَ لَابَتَیْهَا حَرَّتَیِ الْمَدِیْنَةِ ۔

٣١١٤ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا اللہ ابراہیم تیرے دوست اور تیرے نبی ہیں اور تو نے مکہ کو حرام کیا ان کی زبان پر یا اللہ اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور میں حرام کرتا ہوں مدینہ کو اس کی دونوں کالی پتھریلی زمینوں کے درمیان یہ حدیث اپنے مضمون کے لحاظ صحیحین میں بھی ہے لیکن اس سند میں محمد بن عثمان ہے جو محدثین کے نزدیک مختلف فیہ ہے۔

تشریح ۞ جو دونوں طرف مدینہ کے کناروں پر ہیں ایک جماعت علماء اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ مدینہ کا حرم بھی حرمت میں مثل مکہ کے حرم کے ہے اور وہاں کا درخت بھی اکھیڑنا منع ہے اسی طرح وہاں کے شکار کا ستانا اور حنفیہ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ مدینہ کا حرم احکام میں مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے اور اس حدیث سے صرف تعظیم اس کی مراد ہے۔

٣١١٥ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ

٣١١٥ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ والوں سے برائی کرنے کا قصد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح سے گلا

Marfat.com

بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

دے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔

تشریح یعنی وہ ہلاک اور تباہ ہو جائے گا یہ فرمانا آپ کا سچ ہوا مسلم بن عقبہ جس نے مدینہ پر حملہ کیا تھا مدینہ سے لوٹتے وقت مرا اور یزید بن معاویہ جس نے مدینہ پر حملہ کرایا تھا چند ہی روز میں تباہ اور برباد ہوا۔

۳۱۱۶: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِكْنَفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ وَهُوَ عَلٰى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ وَعَيْرٌ عَلٰى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ النَّارِ۔

۳۱۱۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک احد پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں اور احد پہاڑ جنت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے اور عیر (وہ بھی ایک پہاڑ ہے) دوزخ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے۔

تشریح حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ پہاڑوں کو بھی شعور اور ادراک ہے طبرانی کی روایت میں ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو پکارتا ہے نام لے کر اور پوچھتا ہے کیا تجھ پر کوئی گزرا جو اللہ کو یاد کرتا ہے اگر وہ کہتا ہے ہاں تو یہ پہاڑ خوش ہوتا ہے لیکن عبداللہ بن لکنف انسؓ کی حدیث میں مجہول ہے علاوہ ازیں اس کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس بھی ہے۔

## ۱۰۵: بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

## باب کعبہ میں جو مال دفن ہے اس کا بیان

۳۱۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَاصِلِ الْاَحْدَبِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ بَعَثَ رَجُلٌ مَعِيَ بِدَرَاهِمَ هَدِيَّةً اِلَى الْبَيْتِ قَالَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ وَشَيْبَةُ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ فَنَاوَلْتُهُ اِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ اَلَكَ هٰذِهِ قُلْتُ لَا وَلَوْ كَانَتْ لِيْ لَمْ اٰتِكَ بِهَا قَالَ اَمَا لَئِنْ قُلْتُ ذٰلِكَ لَقَدْ جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَجْلِسَكَ الَّذِيْ جَلَسْتَ فِيْهِ فَقَالَ: لَا اَخْرُجُ حَتّٰى اَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْتُ مَا اَنْتَ فَاعِلٌ قَالَ: لَاَفْعَلَنَّ: قَالَ وَلِمَ ذَاكَ قُلْتُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰى مَكَانَهُ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا اَحْوَجُ مِنْكَ اِلَى الْمَالِ فَلَمْ يُحَرِّكَاهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ فَخَرَجَ۔

۳۱۱۷: شقیق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے میرے ہاتھ کچھ روپیہ بھیجے بیت اللہ کو تحفہ دینے کے لئے میں بیت اللہ کے اندر گیا دیکھا تو شیبہ (کلید بردار خانہ کعبہ کا) ایک کرسی پر بیٹھا ہے میں نے وہ روپے اس کو دیئے اس نے پوچھا کیا یہ روپیہ تیرے ہیں میں نے کہا نہیں اگر میرے ہوتے تو میں تمہارے پاس نہ لاتا (کیونکہ کعبہ کو روپیہ دینے سے کیا فائدہ میں فقیروں اور مسکینوں کو دیتا) شیبہ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو میں تم سے بیان کرتا ہوں حضرت عمرؓ اس جگہ بیٹھے جہاں تم بیٹھے ہو اور انہوں نے کہا میں باہر نہیں نکلوں گا یہاں تک کہ کعبہ کا مال تقسیم کر دوں گا مسلمان فقیروں کو میں نے ان سے کہا تم ایسا نہیں کرو گے انہوں نے کہا میں تو ضرور کروں گا پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے کیوں کہا میں نے کہا اس وجہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے اس مال کی جگہ دیکھی اور حضرت ابو بکرؓ نے بھی دیکھی اور ان دونوں کو تم سے زیادہ مال کی احتیاج تھی (کیونکہ ان کے زمانہ میں ایسی فتوحات نہیں ہوتی تھیں) لیکن انہوں نے اس مال کو نہیں سرکایا یہ سن کر حضرت عمرؓ اسی طرح باہر نکل گئے اور کعبہ کا مال نہیں کھدوایا۔

Marfat.com

## ۱۰۶ : بَابُ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ

## باب رمضان شریف کے روزے مکہ میں رکھنا کتنا ثواب ہے

۳۱۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ زَيْدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ ! رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَ وَقَامَ مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ : كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ اَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْمَا سِوَاهَا وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلِّ لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلِّ يَوْمٍ حُمْلَانَ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةٍ وَفِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةٌ ۔

۳۱۱۸ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کا مہینہ مکہ میں پائے اور روزے رکھے اور رات کو عبادت کرے جتنی اس سے ہو سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور شہروں میں اور ہر ایک روزے کے بدل ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور ہر ایک رات کے بدل ایک غلام کے آزاد کرنے کا اور ہر ایک دن کے بدل ایک گھوڑے کا ثواب ہوگا جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) سواری کے لئے دیا جائے اور ہر دن کو ایک نیکی لکھی جائے گی اور ہر رات کو ایک نیکی۔

تشریح ۞ گویا شیبہ نے شقیق کا رد کیا کہ کعبہ کو دینے سے صدقہ فقراء اور مساکین پر افضل نہیں ہے ورنہ آنحضرت ﷺ اور ابوبکرؓ کعبے کا مال نکال کر فقراء کو بانٹ دیتے لوگ کہتے ہیں کہ اب تک یہ خزانہ کعبہ کے تلے محفوظ ہے اور امام مہدی اس کو نکالیں گے واللہ اعلم۔

## ۱۰۷ : بَابُ الطَّوَافِ فِيْ مَطَرٍ

## باب بارش میں طواف کرنے کا بیان

۳۱۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ طُفْنَا مَعَ اَبِيْ عِقَالٍ فِيْ مَطَرٍ فَلَمَّا قَضَيْنَا طَوَافَنَا اَتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ : فَقَالَ طُفْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ مَطَرٍ فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوَافَ اَتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِئْتَنِفُوْا الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَكُمْ هٰكَذَا قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهٗ فِيْ مَطَرٍ ۔

۳۱۱۹ : داؤد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے طواف کیا ابو عقال کے ساتھ بارش میں جب ہم طواف کر چکے تو مقام ابراہیم کے پیچھے آئے اس وقت ابو عقال نے کہا میں نے انس بن مالک کے ساتھ طواف کیا بارش میں جب ہم طواف کر چکے تو مقام ابراہیم میں آئے وہاں دو رکعتیں پڑھیں انس نے ہم سے کہا اب نئے سرے سے اپنے عمل کا حساب سمجھو کیونکہ اگلے گناہ تمہارے بخش دیئے گئے اور ایسا ہی فرمایا ہم سے جناب رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ طواف کیا بارش میں۔

تشریح ۞ یہ حدیث ابن ماجہ کے افراد میں سے ہے اور عبدالرحیم اور اس کا باپ زید اس کی سند میں متروک ہیں اور ابن معین نے عبدالرحیم کو کذب کی نسبت کی ہے اور اس کے باپ کو ضعیف کہا ہے۔

تشریح ۞ یہ حدیث بھی ضعیف ہے اس لئے کہ ابو عقال جس کا نام ہلال بن زید ہے متروک ہے کیونکہ یہ انس سے موضوع روایات بیان کرتا ہے ابن حبان نے کہا اس کی حدیث سے کسی صورت بھی احتجاج نہ کرنا چاہئے۔

Marfat.com

## ١٠٨ : بَابُ الْحَجِّ مَاشِيًا

٣١٢٠ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْاَيْلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيْبٍ الزَّيَّاتِ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهُ مُشَاةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ وَقَالَ ارْبِطُوْا اَوْ سَاطَكُمْ بِاُزُرِكُمْ وَمَشٰى خِلْطَ الْهَرْوَلَةِ

## باب پیدل حج کرنا

۳۱۲۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے حج کیا پیدل مدینہ سے مکہ تک اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کمریں اپنے ازاروں سے باندھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے اس چال سے جس میں دوڑ ملی ہوئی تھی۔

تشریح ☆ اور کسی حدیث میں یہ ثابت نہیں کہ آپ حج میں کہیں دوڑ کر چلے ہوں سوا دو مقاموں کے ایک تو طواف القدوم کے پہلے تین پھیروں میں دوسرے بین المیلین صفا اور مروہ میں مترجم کہتا ہے یہ روایت بھی ضعیف ہے حمران بن اعین رافضی ہے اور ضعیف اس کی سند میں اور یحییٰ بن یمان کا حافظہ بدل گیا تھا اور حمزہ بن حبیب وہم کرتا ہے اور دوسری صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں آنے کے بعد صرف ایک ہی حج کیا اور یہ سوار ہو کر کیا تھا نہ پیدل۔ فقط

الحمد للہ کہ جلد اول رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ کی نصف ثانی میں سے تمام ہوئی اللہ تعالیٰ جلد ثانی کو بھی تمام کرا دے آمین یا رب العالمین۔

Marfat.com

Marfat.com

# سنن ابن ماجہ شریف مترجم

مکتبہ اسلامیہ
فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور
فون: 7223506-7230718

Marfat.com